اللہ
رسول
محمد

جہانگیری

صحیح ابن خزیمہ

2

امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

نام کتاب	صحیح ابن خزیمہ
مترجم	ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
کمپوزنگ	ورڈ زمیکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	اپریل 2015ء
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تا کہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

ترتیب

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

كتاب الإمامة في الصلاة

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

جمعہ کی فضیلت کے بارے میں مجموعہ ابواب

ابواب کا مجموعہ

روزے کے بارے میں روایات

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

ابواب کا مجموعہ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْفَرِيْضَةِ فِي السَّفَرِ

ابواب کا مجموعہ: سفر کے دوران فرض نماز ادا کرنا

بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 376: سفر کے دوران فرض نمازوں کی رکعات کی تعداد کا تذکرہ

جو ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد خاص ہے۔

943 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- ابوعوانہ -- بکیر بن اخنس -- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبانی حضر کی حالت میں چار رکعت اور سفر کی حالت میں دو رکعت اور خوف کے عالم میں ایک رکعت فرض قرار دی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُبَيِّنِ بِاَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ، اَرَادَ اَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبِ

باب 377: اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات کو بیان کرتی ہے کہ میں نے جو روایت ذکر کی ہے

جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے اس کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد خاص ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ سفر کے دوران مغرب کی نماز کے علاوہ فرض نماز کی دو رکعات ہوں گی۔

944 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَ اَحْمَدُ: اَخْبَرَنَا، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا دَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

نوٹ: جلد دوم کے آغاز سے جلد سوم کے اختتام تک احادیث کی تخریج شیخ شعیب ارناؤط کی تحقیق سے ماخوذ ہے۔

متن حدیث: فَرْضُ صَلَاةِ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ زِيْدَ فِيْ صَلَاةِ الْحَضَرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ بِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِاَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- احمد بن نصر اور عبداللہ بن صباح عطار --- محبوب بن حسن --- داؤد --- شعبی --- مسروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے سفر اور حضر کی حالتوں میں دو، دو رکعت نماز فرض تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قیام اختیار کیا' تو حضر کی حالت والی نماز میں دو، دو رکعت کا اضافہ کر دیا گیا' البتہ فجر کی نماز کو طویل قرأت کی وجہ سے (پہلی حالت میں) رہنے دیا گیا اور مغرب کی نماز کو (پہلی حالت میں رہنے دیا گیا)' کیونکہ یہ دن کے وتر ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُبِيْحُ الشَّيْءَ فِيْ كِتَابِهٖ

بِشَرْطٍ وَقَدْ يُبِيْحُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ الَّذِيْ اَبَاحَهُ فِي الْكِتَابِ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ ذِكْرُهُ اِنَّمَا اَبَاحَ فِيْ كِتَابِهٖ قَصْرَ الصَّلَاةِ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ عِنْدَ الْخَوْفِ مِنَ الْكُفَّارِ اَنْ يَّفْتِنُوا الْمُسْلِمِيْنَ، وَقَدْ اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْرَ وَاِنْ لَّمْ يَخَافُوْا اَنْ يَّفْتِنَهُمُ الْكُفَّارُ، مَعَ الدَّلِيْلِ اَنَّ الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ اِبَاحَةٌ لَا حَتْمٌ اَنْ يَّقْصُرُوا الصَّلَاةَ

باب 378: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی چیز کو کسی شرط کے ساتھ مباح قرار دیتا ہے

اور پھر اپنے نبی علیہ السلام کی زبانی' اس شرط کے بغیر اس چیز کو مباح قرار دیدیتا ہے' جسے اس نے اپنی کتاب میں مباح قرار دیا ہے۔

(اس کی مثال یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نماز کو قصر کرنے کو اس وقت مباح قرار دیا جب لوگ زمین میں سفر کر رہے ہوں اور انہیں کفار کے حوالے سے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ مسلمانوں کو کسی آزمائش کا شکار کر دیں گے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کی زبانی قصر کے حکم کو مباح قرار دیا اگرچہ لوگوں کو اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ کفار انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے۔

اس کے ہمراہ اس بات کی دلیل کہ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا مباح ہے۔

یہ بات ضروری نہیں کہ وہ نماز کو قصر ادا کریں۔

945 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: ثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيْسَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ح وَقَرَاْتُهُ عَلٰى بُنْدَارٍ، اَنَّ يَحْيٰى، حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ لِلنَّاسِ وَقَصْرِهِمْ لِلصَّلاةِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا) (النساء: 101)، وَقَدْ ذَهَبَ هٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج اور محمد بن ہشام-- ابن ادریس (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن خشرم-- عبداللہ ابن ادریس-- ابن جریج-- ابن ابوعمار-- یعقوب بن ابراہیم دورقی --بندار-- یحییٰ-- ابن جریج-- عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوعمار-- عبداللہ بن بابیہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ نماز قصر ادا کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم پر گناہ نہیں ہے اگر تم نماز قصر کر لیتے ہو اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

لیکن یہ صورت حال تو اب ختم ہو چکی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا' جس پر تم حیران ہوئے ہو۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک صدقہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے' تو تم اس کے صدقے کو قبول کر لو''۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِبْيَانَ عَدَدِ الصَّلاةِ فِي السَّفَرِ لَا اَنَّهُ عَزَّ ذِكْرُهُ بَيَّنَ عَدَدَهَا فِي الْكِتَابِ بِوَحْيٍ مِثْلِهِ مَسْطُوْرٍ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَجْمَلَ اللّٰهُ فَرْضَهُ فِي الْكِتَابِ وَوَلّٰى نَبِيَّهُ تِبْيَانَهُ عَنِ اللّٰهِ بِقَوْلٍ وَفِعْلٍ، قَالَ اللّٰهُ (وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ) (النحل: 44)

945- أخرجه مسلم (686) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي2730- 116/3-117 في تقصير الصلاة في السفر، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 25/1، ومسلم (686)، وابن ماجه (1065) في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، وابن خزيمة (945)، والطبري (10310) و (10311)، والبيهقي 134/3 من طريق عبد الله بن إدريس، به. وأخرجه الشافعي في "السنن المأثورة" (15)، وأحمد 36/1، والترمذي (3034) في التفسير: باب سورة النساء، وأبو داؤد (1199) و (1200) في الصلاة: باب قصر المسافر، والدارمي 354/1، والبغوي (1024)، والبيهقي 134/3 و140 و141، والطبري (10312)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 415/1، وأبو جعفر النحاس في "الناسخ والمنسوخ" ص 116، من طرق عن ابن جريج، به.

باب 379: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کواس بات کا ذمہ دار مقرر کیا ہے کہ وہ سفر کے دوران نماز (کی رکعات کی تعداد کو بیان کریں)

ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس وحی کے ذریعے سفر کے دوران نماز کی رکعات کی تعداد کا تذکرہ کیا ہو' جو وحی (کتابی شکل میں) موجود قرآن میں لکھی ہوئی ہو یعنی جلد کے درمیان لکھی ہوتی ہے۔

اور یہ اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے: جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اجمالی طور پر فرض قرار دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کواس بات کا ذمہ دار بنایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی وضاحت کر دیں۔ اپنے قول کے ذریعے بھی اور فعل کے ذریعے بھی۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہم نے تمہاری طرف ذکر (یعنی قرآن) نازل کیا ہے' تاکہ تم لوگوں کے لئے اس چیز کو بیان کردو' جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے''

946 - سندِحدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: يَا ابْنَ اَخِي، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا، فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- شعیب بن لیث -- اپنے والد -- ابن شہاب زہری -- عبداللہ بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

امیہ بن عبداللہ کہتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم قرآن میں حضر کی حالت کی نماز کا اور خوف کی نماز کا حکم تو پاتے ہیں' لیکن ہم قرآن میں سفر کی نماز کا حکم نہیں پاتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف حضرت محمد کو مبعوث کیا' ہم کسی بھی چیز کا علم نہیں رکھتے تھے' تو ہم ویسا ہی کرتے ہیں' جس طرح ہم نے حضرت محمد کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

947 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

946- اخرجه احمد 2/94، والنسائی 3/117 فی تقصیر الصلاة فی السفر، وابن ماجة (1066) فی إقامة الصلاة: باب تقصیر الصلاة فی السفر، من طرق عن اللیث بن سعد. واخرجه البیهقی فی "السنن" 3/136 من طریق یونس، عن ابن شهاب، بهذا الإسناد، وفیه "عبد الملك بن أبی بکر." واخرجه مالك 1/145-146 فی قصر الصلاة فی السفر، ومن طریقه احمد 2/65، عن ابن شهاب الزهری.

عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَكَانُوا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالوہاب بن عبدالحکم الوراق-- یحییٰ بن سلیم-- عبیداللہ بن عمر-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفر کیا ہے۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی نماز میں دو، دو رکعت پڑھتے تھے۔ یہ لوگ اس سے پہلے یا اس کے بعد میں کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد میں کوئی اور (نفل) نماز پڑھنی ہوتی، تو میں اسے ہی مکمل پڑھ لیتا۔

948 - توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِیْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ لِلْاٰمِنِ غَيْرِ الْخَائِفِ مِنْ اَنْ يَّفْتِنَهُ الْكُفَّارُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ

❁❁ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز کی چار رکعت ادا کی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت ادا کیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے: جو شخص امن کی حالت میں ہو، اور خوف کی حالت میں نہ ہو کہ اسے کفار آزمائش کا شکار کر دیں گے تو وہ شخص بھی قصر نماز ادا کرے گا۔

949 - توضیح روایت: وَكَذٰلِكَ خَبَرُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ صَلّٰى بِنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ اَكْثَرَ مَا كُنَّا وَآمَنَهُ، وَخَبَرُ اَبِیْ حَنْظَلَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قُلْتُ: اِنَّا آمِنُوْنَ قَالَ: كَذٰلِكَ سَنَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لِغَيْرِ الْخَائِفِ قَصْرَ الصَّلَاةِ فِی السَّفَرِ

❁❁ اسی طرح حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت پڑھائی ہیں، حالانکہ ہم تعداد میں بھی زیادہ تھے، اور زیادہ امن کی حالت میں تھے''۔

اسی طرح حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے کہا: ہم لوگ تو امن کی حالت میں ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سنت مقرر کی ہے۔

یہ روایت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے: جس شخص کو کوئی خوف نہ ہو، وہ سفر کے دوران نماز کو قصر کرے گا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ لِقَبُوْلِ الرُّخْصَةِ الَّتِيْ رَخَّصَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ اِتْيَانَ رُخَصِهِ الَّتِيْ رَخَّصَهَا لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

باب **380**: سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا مستحب ہے

تا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رخصت کو قبول کیا جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ وہ اپنے مومن بندوں کو جو رخصت عطا کرے' آدمی اس پر عمل کرے۔

950 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى رُخْصَةٌ، كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن زیاد -- عمارہ بن غزیہ -- حرب بن قیس -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصت کو قبول کیا جائے۔ جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کا ارتکاب کیا جائے''۔

بَابُ اِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ الصَّلَاةَ فِي الْمُدُنِ اِذَا قَدِمَهَا، مَا لَمْ يَنْوِ مَقَامًا يُوْجِبُ اِتْمَامَ الصَّلَاةِ

باب **381**: مسافر شخص جب کسی شہر میں آجائے اور اس کی وہاں اتنی اقامت کی نیت نہ ہو' جو پوری نماز ادا کرنے کو واجب کرتا ہے' تو پھر مسافر کے لئے قصر نماز ادا کرنا مباح ہوگا

951 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُوْسٰى يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ اُصَلِّيْ بِمَكَّةَ اِذَا لَمْ اُصَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ؟ فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بُنْدَارٌ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- خالد ابن حارث -- بندار -- محمد -- شعبہ -- قتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا میں مکہ میں کتنی رکعت ادا کروں جب میں جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتا؟ تو انہوں نے فرمایا: دو رکعت، یہ حضرت ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔

بندار کہتے ہیں: میں نے قتادہ کو موسیٰ بن سلمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔

952 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِيْ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ فَعَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ لِرِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِى، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسَافِرِ يُصَلِّيْ خَلْفَ الْمُقِيْمِ قَالَ يُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ،

وَلَسْنَا نَحْتَجُّ بِرِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ، اِلَّا اَنَّ خَبَرَ قَتَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ دَالٌّ عَلٰى خِلَافِ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ فِي الْمُسَافِرِ يُصَلِّيْ خَلْفَ الْمُقِيْمِ قَالَ: اِنْ شَاءَ سَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَاِنْ شَاءَ ذَهَبَ

❀❀ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے: جب مسافر شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا' تو اس پر مکمل نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے' جو لیث بن ابوسلیم نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ یہ اس مسافر شخص کے بارے میں ہے' جو مقیم کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا تھا: وہ اس (امام) کی نماز کے مطابق نماز ادا کرے گا۔

ہم لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے ذریعے استدلال نہیں کرتے ہیں' البتہ قتادہ نے موسیٰ بن سلمہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ سلیمان تیمی کی طاؤس کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے خلاف ہے' جو اس مسافر شخص کے بارے میں ہے' جو مقیم کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے وہ یہ کہتے ہیں: اگر وہ چاہے' تو دو رکعت کے بعد سلام پھیر سکتا ہے' اور اگر چاہے' تو نماز کو جاری رکھے۔ (اور امام کے ساتھ چار رکعت کے بعد سلام پھیرے)

953 - اسنادِ دیگر: قَالَ: ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- شعبہ -- سلیمان تیمی -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

954 - سندِ حدیث: وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا كَانَ بِمَكَّةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، اِلَّا اَنْ يَجْمَعَهُ اِمَامٌ فَيُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ، فَاِنْ جَمَعَهُ الْاِمَامُ يُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن یحییٰ -- عبدالصمد -- شعبہ -- عاصم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ میں ہوتے تھے تو دو دو رکعت ادا کرتے تھے البتہ جب وہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو وہ امام کی نماز کے مطابق نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا اَقَامَ بِالْبَلْدَةِ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنْ غَيْرِ اِزْمَاعٍ عَلٰى اِقَامَةٍ مَعْلُومَةٍ بِالْبَلْدَةِ عَلَى الْحَاجَةِ

باب 382: مسافر شخص جب کسی ضرورت کی وجہ سے کسی شہر میں متعین مدت تک اقامت اختیار کرنے کا پختہ ارادہ نہیں کرتا اور پھر اس شہر میں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہر جاتا ہے تو اس کے لئے قصر نماز ادا کرنا مباح ہے

955 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ضُرَيْسٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا عَاصِمٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا، فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا.

اسنادِ دیگر: قَالَ ابْنُ ضُرَيْسٍ: عَنْ عَاصِمٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ اور محمد بن یحییٰ بن ضریس-- ابو معاویہ-- عاصم-- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **19** دن قیام کیا اور دو رکعات ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تو ہم بھی **19** دن تک دو رکعات نماز ادا کرتے رہیں گے لیکن جب ہم اس سے زیادہ قیام کریں گے تو ہم چار رکعات نماز ادا کریں گے۔

ابن ضریس نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے یہ روایت عاصم سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ مَنْ خَالَفَ الْحِجَازِيِّيْنَ فِي اِزْمَاعِ الْمُسَافِرِ مَقَامَ اَرْبَعٍ اَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ

باب 383: اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے

955 – واخرجه البخاری (766) فی الأذان: باب الجهر فی العشاء، و (768) باب القراءة فی العشاء بالسجدة، و (1078) باب من قرأ السجدة فی الصلاة فسجد بها، ومسلم (578)، وابو داؤد (1408) فی الصلاة: باب السجود فی (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَأْ)، والنسائی 2/162 باب السجود فی الفريضة، والبغوی (767) من طريق ابی رافع، عن ابی هريرة.

جواس بارے میں اہل حجاز کے برخلاف موقف رکھتے ہیں جب مسافر کسی جگہ پر چار دن قیام کرنے کی نیت کرے تو اسے قصر نماز ادا کرنے کا حق ہوگا۔

956 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، عَنْ يَحْيٰى، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، ح وَثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، ح وَثَنَاه الصَّنْعَانِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا يَحْيٰى قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ:

متنِ حدیث: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا، فَسَاَلْتُهُ هَلْ اَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَقَامَ بِهَا عَشْرًا

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ اَحْمَدُ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَقُوْلَا: سَاَلْتُ اَنَسًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ اَحْفَظُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَزْمَعَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَسْفَارِهِ عَلٰى اِقَامَةِ اَيَّامٍ مَعْلُوْمَةٍ غَيْرَ هٰذِهِ السَّفْرَةِ الَّتِيْ قَدِمَ فِيْهَا مَكَّةَ لِحَجَّةِ الْوَدَاعِ؛ فَاِنَّهُ قَدِمَهَا مُزْمِعًا عَلَى الْحَجِّ، فَقَدِمَ مَكَّةَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالوارث ابن سعید -- یحییٰ کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم -- ابن علیہ -- یحییٰ بن ابواسحاق کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) ہمیں یہ حدیث بیان کی عمرو بن علی نے -- یزید بن زریع اور بشر بن مفضل -- یحییٰ بن ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویلِ سند ہے) ہمیں یہ حدیث بیان کی صنعانی -- بشر بن مفضل -- یحییٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک سفر کیا تو ہم واپس آنے تک دو رکعات ادا کرتے رہے۔

(یحییٰ کہتے ہیں:) میں نے ان سے سوال کیا۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں قیام کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں دس دن قیام کیا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

احمد بن عبدہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ ہمیں دو رکعات پڑھاتے رہے۔

احمد اور عمرو بن علی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے''۔ ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔ ''میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا''

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث میں کوئی ایسی روایت یاد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سفر کے علاوہ اور کسی سفر میں متعین مدت تک قیام کا ارادہ کیا ہو۔ یہ وہ سفر ہے جس میں آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تھے۔ حجۃ الوداع کرنے کے لئے جب آپ یہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ کا پختہ ارادہ حج کرنے کا تھا۔ آپ ﷺ ذوالحج کی چار تاریخ کی صبح تشریف لائے تھے۔

957 - سندِ حدیث: كَذٰلِكَ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ:

متنِ حدیث: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدِمَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَاَقَامَ بِمَكَّةَ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ، خَلَا الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ سَائِرًا فِيهِ مِنَ الْبَدْءِ الرَّابِعِ، اِلَى اَنْ قَدِمَهَا وَبَعْضَ يَوْمِ الْخَامِسِ مُزْمِعًا عَلَى هٰذِهِ الْاِقَامَةِ عِنْدَ قُدُومِهِ مَكَّةَ، فَاَقَامَ بَاقِي الرَّابِعِ وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ وَالسَّابِعَ وَالثَّامِنَ اِلَى مُضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ، وَهُوَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اسی طرح -- بندار -- محمد بن بکر -- ابن جریج -- عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ذوالحج کی چار تاریخ کی صبح (مکہ مکرمہ) تشریف لائے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ذوالحج کی چار تاریخ کی صبح مکہ مکرمہ تشریف لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں چار دن قیام کیا تھا۔ اس میں چار ذوالحج کے دن کا وہ حصہ شامل نہیں ہے جس کے دوران آپ مکہ تشریف لائے تھے۔ اسی طرح آپ کے قیام میں پانچویں دن کا کچھ حصہ بھی شامل نہیں ہوگا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف آوری کے موقع پر آپ نے اقامت اختیار کرنے کا پختہ ارادہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے چار ذوالحج کے باقی رہ جانے والے دن پانچ ذوالحج چھ ذوالحج سات ذوالحج اور آٹھ ذوالحج کے دن میں اس وقت تک یہاں قیام کیا جب تک دن کا کچھ حصہ گزر نہیں گیا اور یہ ترویہ کا دن ہے پھر آپ ترویہ کے دن مکہ سے تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

958 - سندِ حدیث: كَذٰلِكَ ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ: اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ، عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قُلْتُ: فَاَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَّةَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِمِنًى، وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ، ثُمَّ غَدَاةَ عَرَفَةَ، فَسَارَ اِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ، يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِهِ، ثُمَّ سَارَ اِلَى الْمَوْقِفِ، فَوَقَفَ عَلَى

الْمَوْقِفِ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ دَفَعَ حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمُزْدَلِفَةِ، فَجَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَبَاتَ فِیْهَا حَتّٰی اَصْبَحَ، ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَسَارَ وَرَجَعَ اِلٰی مِنًی، فَاَقَامَ بَقِیَّةَ یَوْمِ النَّحْرِ، وَیَوْمَیْنِ مِنْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ، وَبَعْضَ الثَّالِثِ مِنْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ بِمِنًی، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ رَمَی الْجِمَارَ الثَّلَاثَ، وَرَجَعَ اِلٰی مَکَّةَ، فَصَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ مِنْ اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ، ثُمَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، فَهٰذِهٖ تَمَامُ عَشَرَةِ اَیَّامٍ جَمِیْعُ مَا اَقَامَ بِمَکَّةَ وَمِنًی فِی الْمَرَّتَیْنِ وَبِعَرَفَاتٍ، فَجَعَلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ کُلَّ هٰذَا اِقَامَةً بِمَکَّةَ، وَلَیْسَ مِنًی وَلَا عَرَفَاتٌ مِنْ مَکَّةَ، بَلْ هُمَا خَارِجَانِ مِنْ مَکَّةَ وَعَرَفَاتٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ اَیْضًا، فَکَیْفَ یَکُوْنُ مَا هُوَ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ مِنْ مَکَّةَ؟

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ ذَکَرَ مَکَّةَ وَتَحْرِیْمَهَا: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَکَّةَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَهِیَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، لَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا، وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا . فَلَوْ کَانَتْ عَرَفَاتٌ مِنْ مَکَّةَ لَمْ یَحِلَّ اَنْ یُصَادَ بِعَرَفَاتٍ صَیْدٌ، وَلَا یُعْضَدُ بِهَا شَجَرٌ وَلَا یُخْتَلٰی بِهَا خَلَاءٌ ، وَفِیْ اِجْمَاعِ اَهْلِ الصَّلَاةِ عَلٰی اَنَّ عَرَفَاتٍ خَارِجَةٌ مِنَ الْحَرَمِ مَا بَانَ وَثَبَتَ اَنَّهَا لَیْسَتْ مِنْ مَکَّةَ، وَاَنَّ مَا کَانَ اسْمُ مَکَّةَ یَقَعُ عَلٰی جَمِیْعِ الْحَرَمِ فَعَرَفَاتٌ خَارِجَةٌ مِنْ مَکَّةَ لِاَنَّهَا خَارِجَةٌ مِنَ الْحَرَمِ وَمِنًی بَایِنٌ مِنْ بِنَاءِ مَکَّةَ وَعُمْرَانِهَا،

وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ اسْمُ مَکَّةَ یَقَعُ عَلٰی جَمِیْعِ الْحَرَمِ فَمِنًی دَاخِلٌ فِی الْحَرَمِ، وَاَحْسَبُ خَبَرَ عَائِشَةَ دَالًّا عَلٰی اَنَّ مَا کَانَ مِنْ وَرَاءِ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ لَیْسَ مِنْ مَکَّةَ، وَکَذٰلِكَ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اسی طرح --ابوموسیٰ-- اسحاق الازرق --سفیان ثوری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبدالعزیز نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ میں نے کہا: آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیں کہ جو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کا باقی دن منیٰ میں گزارا تھا اور عرفہ کی رات بھی اور عرفہ کے اگلے دن کی صبح بھی (منیٰ میں گزاری تھی) پھر آپ عرفات میں وقوف کے لئے روانہ ہو گئے۔ یہاں آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی پھر آپ موقوف کی جگہ کی طرف چلے گئے۔ آپ نے وقوف کی جگہ پر وقوف کئے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ مزدلفہ واپس تشریف لائے۔ تو آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔ آپ نے رات یہاں بسر کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو آپ نے مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کی پھر آپ روانہ ہوئے اور منیٰ میں واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے قربانی کے دن کا بقیہ حصہ اور ایام تشریق کے دو دن اور ایام تشریق کے تیسرا

دن کا کچھ حصہ منیٰ میں گزارا پھر ایام تشریق کے تیسرے دن جب سورج ڈھل گیا' تو آپ نے تینوں جمرات کو کنکریاں ماریں اور مکہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے ایام تشریق کے آخری دن ظہر اور عصر کی نماز اور پھر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی تو پھر آپ نے وادی محصب میں آرام فرمایا' تو یہ دس دن مکمل بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مجموعہ جس میں آپ نے مکہ میں اقامت اختیار کی اور منیٰ میں دو مرتبہ اور عرفات میں اقامت اختیار کی' تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سب کو مکہ میں اقامت قرار دیا ہے' حالانکہ منیٰ اور عرفات ''مکہ'' کا حصہ نہیں ہیں' بلکہ یہ دونوں مکہ سے باہر ہیں بلکہ عرفات تو حرم سے بھی باہر ہے' تو جو چیز حرم سے باہر ہو وہ مکہ میں کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ کا ذکر کیا تو اس کی حرمت کا ذکر کیا تھا' تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس دن قابل احترام قرار دیا تھا' جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا' تو یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کی وجہ سے قیامت تک قابل احترام رہے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا۔ یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا اور یہاں کی گھاس کو توڑا نہیں جائے گا''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اگر عرفات مکہ کا حصہ ہوتا' تو عرفات کے شکار کو کرنا بھی جائز نہ ہوتا اور وہاں کے درخت کو کاٹنا بھی جائز نہ ہوتا اور وہاں کی گھاس کو توڑنا بھی جائز نہ ہوتا' حالانکہ تمام مسلمانوں کو اس بات پر اتفاق ہے کہ عرفات حرم سے باہر ہے۔ اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے یہ مکہ کا حصہ نہیں ہے' تو اگر لفظ مکہ کا اطلاق تمام حرم پر بھی کیا جائے' تو بھی عرفات مکہ سے خارج شمار ہوگا' کیونکہ یہ حرم سے خارج ہے' جہاں تک منیٰ کا تعلق ہے' تو وہ بھی مکہ کی تعمیرات اور آبادی سے باہر ہے۔ یہ بات جائز ہے کہ لفظ مکہ کا اطلاق تمام حرم پر کیا جائے۔ تو پھر منیٰ حرم میں داخل ہوگا۔

میں یہ سمجھتا ہوں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے: عام آبادی سے ہٹ کر ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی عمارتیں مکہ کا حصہ شمار نہیں ہوں گی۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بھی (اس پر دلالت کرتی ہے)

959 - سندِ حدیث: اَمَّا خَبَرُ عَائِشَةَ فَاِنَّ اَبَا مُوْسٰی، وَعَبْدَ الْجَبَّارِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا.

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِیْ مُوْسٰی

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ اس کے بالائی حصے سے داخل ہوئے تھے' اور جب آپ باہر تشریف لے گئے' تو زیریں حصے کی طرف سے تشریف لے گئے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

960 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ

قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ اَبِیْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ اَبِیْ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوکریب-- ابواسامہ-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "کداء" کی طرف سے مکہ کے بالائی حصے سے داخل ہوئے تھے۔

ہشام بیان کرتے ہیں: میرے والدان دونوں راستوں سے داخل ہوجایا کرتے تھے' تاہم میرے والد اکثر اوقات "کداء" کی طرف سے (مکہ میں) داخل ہوتے تھے۔

961 - سندِ حدیث: فَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّ بُنْدَارَ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِىْ عِنْدَ الْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى.

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا دَالٌّ عَلٰى اَنَّ الثَّنِيَّةَ لَيْسَتْ مِنْ مَّكَّةَ وَالثَّنِيَّةُ مِنَ الْحَرَمِ، وَوَرَاءَ هَا اَيْضًا مِنَ الْحَرَمِ، وَكَدَا مِنَ الْحَرَمِ، وَمَا وَرَاءَ هَا اَيْضًا مِنَ الْحَرَمِ اِلَى الْعَلَامَاتِ الَّتِىْ اَعْلَمَتْ بَيْنَ الْحَرَمِ وَبَيْنَ الْحِلِّ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ: دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ مَّكَّةَ، فَلَوْ كَانَتِ الثَّنِيَّةُ مِنْ مَّكَّةَ وَكَدَا مِنْ مَّكَّةَ لَمَا جَازَ اَنْ يُّقَالَ: دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ وَمِنْ كَدَا. وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يُّحْتَجَّ بِاَنَّ جَمِيْعَ الْحَرَمِ مِنْ مَّكَّةَ، لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ،

فَجَمِيْعُ الْحَرَمِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ مَكَّةَ اِلَّا اَنَّ الْمُتَعَارَفَ عِنْدَ النَّاسِ اَنَّ مَكَّةَ مَوْضِعُ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، يَقُوْلُ الْقَائِلُ: خَرَجَ فُلَانٌ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى مِنًى، وَرَجَعَ مِنْ مِنًى اِلٰى مَكَّةَ، وَاِذَا تَدَبَّرْتَ اَخْبَارَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَنَاسِكِ وَجَدْتَ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ كَثِيْرًا فِى الْاَخْبَارِ، فَاَمَّا عَرَفَةُ وَمَا وَرَاءَ الْحَرَمِ فَلَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ مَّكَّةَ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَ

961- واخرجه مفرقا احمد 2/16 و22، والدارمی 2/70، والبخاری 1576في الحج: باب من أين يخرج من مكة، و 1574 باب دخول مكة نهارا أو ليلا، ومسلم 1257 في الحج: باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا والخروج منها من الثنية السفلى، والنسائی 5/200 في مناسك الحج: باب من أين يدخل مكة، وابن خزيمة 961 والبيهقی 5/71-72 من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه مفرقا أيضا احمد 2/14، والدارمی 2/71، ومسلم 1257 223 وابن ماجه 2940 في المناسك: باب دخول مكة، والبيهقی 5/71 من طرق عن عبيد الله به. وأخرجه مالك 1/324 في الحج: باب غسل المحرم، وأحمد 2/47-48، والبخاری 1575في الحج: باب من أين يدخل مكة، ومسلم 1259 227 وأبو داود 1865 و 1866 في المناسك: باب دخول مكة، والبيهقی 5/72، من طرق عن نافع، به.

مِنْ مِنًى يَوْمَ الثَّالِثِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ''بطحاء'' کے قریب بالائی گھاٹی کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے تھے اور زیریں گھاٹی کی طرف سے تشریف لے گئے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ بالائی گھاٹی کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ گھاٹی مکہ کا حصہ نہیں ہے' حالانکہ وہ گھاٹی حرم کا حصہ ہے۔ اور اس کے پرے بھی حرم کی حدود موجود ہے' جو ان علامات تک ہیں جن کے بارے میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ حرم اور حل کے درمیان میں ہے' تو یہ کہنا کیسے جائز ہوگا کہ نبی اکرم ﷺ مکہ سے مکہ میں داخل ہوئے۔ اگر وہ گھاٹی مکہ کا حصہ ہوتی اور کداء مکہ کا حصہ ہوتا' تو یہ بات جائز نہ ہوتی کہ یہ کہا جائے کہ نبی اکرم ﷺ گھاٹی کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے۔ یا کداء کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے اور یہ بھی جائز ہے کہ یہ استدلال کیا جائے کہ تمام حرم مکہ ہے' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

''بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اس دن قابل احترام دیا جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا''۔

تو تمام حرم کے لئے یہ بات جائز ہے کہ اس پر لفظ مکہ کا اطلاق کیا جائے' البتہ لوگوں کے نزدیک عام متعارف بات یہ ہے کہ مکہ ان تعمیرات کا نام ہے' جو ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ ایک شخص یہ کہتا ہے: فلاں شخص مکہ سے منیٰ میں چلا گیا۔ وہ شخص منیٰ سے مکہ آ گیا۔

جب آپ مناسک حج کے بارے نبی اکرم ﷺ سے منقول روایات کے بارے میں غور و فکر کریں گے' تو آپ اس کی مانند بہت سے الفاظ روایات میں پائیں گے' جہاں تک عرفہ اور حرم کی حدود سے پرے کا تعلق ہے' تو اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ یہ مکہ کا حصہ نہیں ہے' اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایام تشریق کے تیسرے دن منیٰ سے روانہ ہوئے تھے۔

962 - سندِ حدیث: اَنَّ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اَنَسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: ثُمَّ خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلَتِهِ تِلْكَ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- قتادہ بن دعامہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر' عصر' مغرب' عشاء کی نماز ادا کی۔ آپ وادی محصب میں رات کے وقت سو گئے' پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف آئے۔ آپ نے اس کا طواف کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اسی رات مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

982 - سندِ حدیث: قَالَ: كَذٰلِكَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، نَا اَفْلَحُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، فَذَكَرَتْ بَعْضَ صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ:

متنِ حدیث: فَاَذِنَ بِالرَّحِيلِ فِي اَصْحَابِهٖ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَطَافَ بِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ، فَرَكِبَ، ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ نَسْمَعْ اَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ يَجْعَلُ مَا وَرَاءَ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فِي الْمُدُنِ مِنَ الْمُدُنِ، وَاِنْ كَانَ مَا وَرَاءَ الْبِنَاءِ مِنْ حَدِّ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ، وَمِنْ اَرَاضِيهَا الْمَنْسُوْبَةِ اِلٰى تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ، لَا نَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا اَنَّ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَّدِيْنَةٍ يُرِيْدُ سَفَرًا، فَخَرَجَ مِنَ الْبُنْيَانِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ اَنَّ لَهٗ قَصْرَ الصَّلَاةِ، وَاِنْ كَانَتِ الْاَرَضُوْنَ الَّتِي وَرَاءَ الْبِنَاءِ مِنْ حَدِّ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ وَكَذٰلِكَ لَا اَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا اَنَّهٗ اِذَا رَجَعَ يُرِيْدُ بَلْدَةً فَدَخَلَ بَعْضَ اَرَاضِي بَلْدَةٍ، وَلَمْ يَدْخُلِ الْبِنَاءَ، وَكَانَ خَارِجًا مِنْ حَدِّ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ اَنَّ لَهٗ قَصْرَ الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَدْخُلْ مَوْضِعَ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ

وَلَا اَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا اَنَّ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ مِنْ اَهْلِهَا، اَوْ مَنْ قَدْ اَقَامَ بِهَا قَاصِدًا سَفَرًا يَقْصُرُ فِيْهِ الصَّلَاةَ، فَفَارَقَ مَنَازِلَ مَكَّةَ، وَجَعَلَ جَمِيْعَ بِنَائِهَا وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَاِنْ كَانَ بَعْدُ فِي الْحَرَمِ اَنَّ لَهٗ قَصْرَ الصَّلَاةِ، فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ فِي حَجَّتِهٖ، فَخَرَجَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَدْ فَارَقَ جَمِيْعَ بِنَاءِ مَكَّةَ، وَسَارَ اِلٰى مِنًى، وَلَيْسَ مِنًى مِنَ الْمَدِيْنَةِ الَّتِي هِيَ مَدِيْنَةُ مَكَّةَ، فَغَيْرُ جَائِزٍ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ اِذَا خَرَجَ الْمَرْءُ مِنْ مَّدِيْنَةٍ - لَوْ اَرَادَ سَفَرًا - بِخُرُوْجِهٖ مِنْهَا جَازَ لَهٗ قَصْرُ الصَّلَاةِ اَنْ يُّقَالَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بِنَائِهَا هُوَ فِي الْبَلْدَةِ، اِذْ لَوْ كَانَ فِي الْبَلْدَةِ لَمْ يَجُزْ لَهٗ قَصْرُ الصَّلَاةِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهَا، فَالصَّحِيْحُ عَلٰى مَعْنَى الْفِقْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُقِمْ بِمَكَّةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ كَوَامِلَ، يَوْمَ الْخَامِسِ وَالسَّادِسِ وَالسَّابِعِ، وَبَعْضَ يَوْمِ الرَّابِعِ، دُوْنَ لَيْلِهٖ، وَلَيْلَةِ الثَّامِنَةِ وَبَعْضِ يَوْمِ الثَّامِنِ، فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ اِزْمَاعٌ عَلٰى مُقَامِ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ بِلَيَالِيْهَا فِي بَلْدَةٍ وَاحِدَةٍ،

فَلَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ اِذَا تَدَبَّرْتَهٗ بِخِلَافِ قَوْلِ الْحِجَازِيِّيْنَ فِيْمَنْ اَزْمَعَ مُقَامَ اَرْبَعٍ، اَنَّهٗ يُتِمُّ الصَّلَاةَ؛ لِاَنَّ مُخَالِفِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مَنْ اَزْمَعَ مُقَامَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ فِي مَدِيْنَةٍ، وَاَرْبَعَةَ اَيَّامٍ خَارِجًا مِنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ فِي بَعْضِ اَرَاضِيهَا الَّتِي هِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى قَدْرِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَمِنًى فِي مَرَّتَيْنِ لَا فِي مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ، وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً فِي مَوْضِعٍ ثَالِثٍ مَا بَيْنَ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ كَانَ لَهٗ قَصْرُ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ هٰذَا عِنْدَهُمْ اِزْمَاعًا عَلٰى مُقَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ عَلٰى مَا زَعَمُوْا اَنَّ مَنْ اَزْمَعَ مُقَامَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَجَبَ عَلَيْهِ اِتْمَامُ الصَّلَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اسی طرح بندار --- ابوبکر حنفی --- افلح --- قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو روانگی کا حکم دیا' تو لوگ روانگی کے لئے تیار ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز سے پہلے خانہ کعبہ کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اس کا طواف کیا' پھر آپ باہر آئے سوار ہوئے اور مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے علم فقہ کے ماہر علماء میں سے کسی ایک کو بھی یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ انہوں نے کسی بھی شہر کی ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی عمارتوں سے پرے کے حصے کو شہر کا حصہ قرار دیا۔ اگر چہ ان عمارتوں سے پرے کی زمین اس شہر کی حدود میں شمار ہوتی ہو' اور وہاں کی زمین اس شہر کی طرف منسوب ہوتی ہو۔ ہمیں ان علماء کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہو کہ جو شخص سفر پر جانے کے لئے شہر سے باہر چلا جاتا ہے' اور ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی عمارتوں سے باہر چلا جاتا ہے اسے قصر کرنے کا اختیار ہے۔ اگر چہ ان عمارتوں سے پرے کی وہ زمین شہر کی حدود کا حصہ شمار ہوتی ہو۔

اسی طرح ان علماء کے بارے میں مجھے یہ بھی علم نہیں ہے کہ انہوں نے اس حوالے سے بھی اختلاف کیا ہو کہ جب کوئی شخص کسی شہر میں جانے کے ارادے سے واپس آتا ہے' اور وہ اس شہر کی (نواحی) زمین میں داخل ہو جاتا ہے' لیکن عمارتوں میں داخل نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی عمارتوں کی حدود سے باہر ہوتا ہے' تو اسے نماز قصر کرنے کا اختیار ہوگا' جب تک وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی عمارتوں (والی آبادی میں) داخل نہیں ہو جاتا۔

میرے علم کے مطابق ان حضرات نے اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں کیا ہے کہ جو شخص مکہ کا رہنے والا ہو' یا جس شخص نے سفر کے ارادے کے تحت قیام کیا ہو' اگر وہ مکہ سے باہر چلا جائے' تو وہ وہاں قصر نماز ادا کرے گا۔ جب وہ مکہ کی عمارتوں سے جدا ہو جائے گا اور وہاں کی تمام عمارتوں کو اپنے پیچھے کرے گا۔ اگر چہ وہ ابھی حرم کی حدود کے اندر ہو' پھر بھی اسے نماز قصر کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تھے' تو آپ ترویہ کے دن (مکہ سے باہر) تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے مکہ کی تمام عمارتوں سے علیحدگی اختیار کی تھی اور منیٰ کی طرف روانہ ہوئے تھے' اور منیٰ اس شہر میں شامل نہیں ہے' جسے مکہ شہر کہا جاتا ہے' تو فقہ کے اعتبار سے یہ بات جائز نہیں ہے کہ جب آدمی کسی شہر سے باہر چلا جائے۔ اگر اس کا سفر کرنے کا ارادہ ہو' تو شہر کی باہر جانے کی وجہ سے اسے اس بات کا اختیار ہوگا۔

کہ وہ نماز قصر کرے' تو یہ کہا جائے (یعنی یہ کہنا جائز نہیں ہوگا) کہ جب وہ شخص عمارتوں سے باہر چلا جائے' تو پھر بھی وہ شہر میں شمار ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ شہر میں ہوتا' تو اس کے لئے نماز کو قصر کرنا اس وقت تک جائز نہ ہوتا' جب تک وہ شہر سے باہر نہیں چلا جاتا۔

تو فقہ کے حوالے سے یہ بات صحیح ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تین مکمل دن اور تین مکمل راتوں تک قیام کیا تھا۔ یعنی پانچ ذوالحج' چھ ذوالحج اور سات ذوالحج' جبکہ چار ذوالحج کا کچھ حصہ قیام کیا تھا۔ جس میں چار ذوالحج صبح کی رات شامل نہیں تھی اور آٹھ ذوالحج کی رات کو قیام کیا تھا اور آٹھ ذوالحج کے کچھ حصے میں قیام کیا تھا' تو یہاں آپ نے ایک ہی شہر میں مسلسل چار دن اور چار راتوں تک قیام کرنے کا پختہ ارادہ نہیں کیا تھا' اگر آپ اس میں غور و فکر کریں' تو پھر یہ روایت اہل حجاز کے اس قول یک مخالف نہیں ہوگی کہ جو شخص کسی جگہ پر قیام کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے مخالفین یہ

کہتے ہیں: جو شخص کسی شہر میں دس دن قیام کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور چار دن اس شہر سے باہر کسی جگہ پر رہنے کا ارادہ کرتا ہے جو شہر کی حدود سے باہر ہے جو اتنی دور ہو جتنا مکہ اور منیٰ کے درمیان فاصلہ ہے اور وہ دو مرتبہ میں ایسا کرتا ہے۔ ایک مرتبہ میں ایسا نہیں کرتا اور پھر وہ ایک دن اور ایک رات ایک تیسری جگہ پر گزار دیتا ہے۔ جو اتنی دور ہو جتنا منیٰ اور عرفات کے درمیان فاصلہ ہے تو اب اس شخص کو نماز قصر کرنے کا اختیار ہوگا۔ ان کے نزدیک اس صورت میں اس شخص نے پندرہ دن قیام کرنے کا پختہ ارادہ نہیں کیا۔ اس کی بنیاد ان کا یہ گمان ہے کہ اگر وہ شخص کسی جگہ پر پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کرتا ہے تو اس پر مکمل نماز ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

بِذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي مَعْنَاهُ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ صِنَاعَةَ الْفِقْهِ، فَتَأَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرَ عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَزَعَمَ أَنَّ الْجَمْعَ غَيْرُ جَائِزٍ إِلَّا أَنْ يَجِدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّفَرُ

باب 384: سفر کے دوران مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنے کی اجازت

جو ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کا مفہوم بیان کرنے میں اس شخص نے غلطی کی ہے جو علم فقہ میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے اس کی تاویل اس کے ظاہری مفہوم کے حوالے سے کی ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے: (دو) نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر مسافر شخص کو سفر کی جلدی ہو تو وہ ایسا کرسکتا ہے۔

964 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَوْدًا وَّبَدْءًا لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ:

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- زہری -- سالم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرتے تھے۔

965 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

توضیحِ روایت: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی اور سعید بن عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن حکیم -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- سالم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے جب آپ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا، تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرتے تھے۔

یحییٰ بن حکیم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ ایسا کرلیا کرتے تھے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّيْرِ

باب **385**: ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنے اور مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنے کی اجازت ہے اگرچہ مسافر کو تیزی سے سفر کرنے کی ضرورت نہ ہو

966 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا قُرَّةُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، ثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرَهَا، وَذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ: قُلْتُ: مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- قرہ -- ابوزبیر -- ابوطفیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ سفر کررہے تھے۔ اس دوران آپ نے دونمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ یہ غزوہ تبوک کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نمازیں جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ یہ چاہتے تھے کہ آپ اپنی امت کو تنگی کا شکار نہ کریں۔

967 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا قُرَّةُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی -- عبدالرحمٰن -- قرہ -- ابوزبیر -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند یہ روایت منقول ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ .
وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ نَازِلًا فِي الْمَنْزِلِ غَيْرَ سَائِرٍ وَقْتَ الصَّلَاتَيْنِ

باب 386: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی اجازت ہے

اگرچہ آدمی نے اس وقت کسی پڑاؤ کی جگہ پر پڑاؤ کیا ہوا اور وہ ان نمازوں کے وقت میں سفر نہ کر رہا ہو

966 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ، خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ: فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ قَالَ: فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ إِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟ فَقَالَا: نَعَمْ، فَسَبَّهُمَا، وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ غَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ، فَاسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَفَرِهِ غَيْرُ سَائِرٍ وَقْتَ جَمْعِهِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ؛ لِأَنَّ قَوْلَهُ: أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، تُبَيِّنُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاكِبًا سَائِرًا فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ اللَّذَيْنِ جَمَعَ فِيهِمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَبَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَخَبَرُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لَيْسَ بِخِلَافِ هَذَا الْخَبَرِ؛ لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا حِينَ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ،

فَأَخْبَرَ بِمَا رَأَى مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، وَهُوَ نَازِلٌ فِي الْمَنْزِلِ غَيْرُ سَائِرٍ، فَخَبَّرَ بِمَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ، فَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جَدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّيْرُ جَائِزٌ، كَمَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَذَلِكَ جَائِزٌ لَهُ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا، وَإِنْ كَانَ نَازِلًا لَمْ يَجِدَّ بِهِ السَّيْرُ كَمَا فَعَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا غَيْرُ جَائِزٍ إِذَا لَمْ يَجِدَّ بِهِ السَّيْرُ لَا أَثَرًا عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَلَا مُخْبِرًا عَنْ نَفْسِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)---یونس بن عبدالاعلیٰ---ابن وہب---مالک---ابوزبیر مکی---ابوطفیل عامر بن واثلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے موقع پر روانہ ہوئے۔ انہوں نے ظہر اور عصر کی نمازیں اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک نماز کو مؤخر کر دیا' پھر آپ تشریف لائے آپ نے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کیا' پھر آپ تشریف لے گئے اور پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی۔ گویا آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو کل تم تبوک کے چشمے تک پہنچ جاؤ گے۔ تم وہاں اس وقت تک نہیں پہنچو گے' جب تک دن نہیں چڑھا ہوگا۔ جو شخص وہاں تک پہنچ جائے' وہ میرے آنے تک اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔

راوی کہتے ہیں: ہم وہاں پہنچ گئے۔ دو آدمی پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ ایک چشمے جتنا تھا۔ جس سے تھوڑا سا پانی نکل رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا۔ وہ انہیں کہا' پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اس چشمے سے چلو بھر کے تھوڑا تھوڑا پانی لے کر ایک چیز میں اکٹھا کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا' پھر وہ پانی دوبارہ اس چشمے میں ڈال دیا گیا' تو اس چشمے میں سے بہت زیادہ پانی جاری ہو گیا' تو لوگوں نے پانی پی لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے معاذ! اگر تمہاری زندگی لمبی ہوگی' تو تم دیکھو گے کہ یہاں کھجوروں کا ایک گھنا باغ ہو گا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ آپ چل نہیں رہے تھے۔ اس وقت جب آپ نے دو نمازیں اکٹھی ادا کی تھیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کو مؤخر کر دیا' پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی' پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر آپ تشریف لائے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے ان دونوں اوقات میں جن میں آپ نے مغرب اور عشاء اور ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکٹھے ادا کیا تھا۔ آپ ان اوقات میں سوار ہو کر چل نہیں رہے تھے' جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

یہ روایت بھی اس روایت کے مخالف نہیں ہے' کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں ملاحظہ کیا ہے کہ جب آپ کو تیزی سے سفر کرنا تھا' تو آپ نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔ تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فعل کو

دیکھا تھا۔ اس کے بارے میں بتادیا' جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور آپ اس وقت سفر نہیں کر رہے تھے' بلکہ ایک جگہ پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس فعل کو دیکھا تھا۔ اس بارے میں بتادیا' تو جب مسافر کو تیزی سے سفر کرنا ہو' تو اس کے لئے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہے۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل کیا ہے۔ اسی طرح مسافر کے لئے یہ بات بھی جائز ہے کہ وہ ان دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرے' اگر چہ وہ پڑاؤ کئے ہوئے ہو اور اسے تیزی سے سفر کرنا مقصود نہ ہو' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل بھی کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ جب آدمی کو تیزی سے سفر کرنا مقصود نہ ہو' تو اس کے لئے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہی نہیں ہوگا۔ نہ ہی یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔ نہ ہی یہ بات انہوں نے اپنی طرف سے بیان کی ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ

باب 387: عصر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا اور عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

969 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، مِثْلَ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَعْنِي

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَاِذَا اَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلَى اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيبُ الشَّفَقُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- جابر بن اسماعیل -- عقیل بن خالد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔ یعنی وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی دن تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا' تو ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے' اور جب آپ نے رات کے وقت تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا' تو مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔ آپ ظہر کی نماز کو عصر کے ابتدائی وقت تک مؤخر کر دیتے تھے' پھر ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر دیتے تھے' اور مغرب کی نماز مؤخر کر

969- اخرجه مسلم (704) (47) في صلاة المسافرين: باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، عن عمرو الناقد، وأبو عوانة 2/351 عن عيسى بن أحمد البلخي، والدارقطني 1/389، 390، والبيهقي في "السنن" 3/161، من طريق الحسن بن محمد بن الصباح. وأخرجه الدارقطني 1/390 من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث بن سعد، به، وانظر "التلخيص" 2/49، 50. وأخرجه مسلم (704) (48)، وأبو داؤد (1219) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائي 1/287 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء، وأبو عوانة 2/351، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/164، والبيهقي 3/161، والبغوي (1040).

دیتے تھے۔ مغرب اور عشاء کی نماز شفق غروب ہونے کے بعد ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

970 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: نَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَحَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، وَمُسَاحِقِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: فَغَابَتِ الشَّمْسُ، فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: الصَّلَاةُ قَالَ: فَسَارَ، فَقِيلَ لَهُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ هَذِهِ الصَّلَاةَ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُؤَخِّرَهَا قَالَ: فَسِرْنَا حَتَّى نِصْفِ اللَّيْلِ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ قَالَ: فَنَزَلَ، فَصَلَّاهَا.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ وَخَبَرِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ بَعْدَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ جَائِزٌ لَا عَلَى مَا قَالَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ: إِنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَنْ يُصَلَّى الظُّهْرُ فِي آخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَالْمَغْرِبُ فِي آخِرِ وَقْتِهَا قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ، وَكُلُّ صَلَاةٍ فِي حَضَرٍ وَسَفَرٍ عِنْدَهُمْ جَائِزٌ أَنْ تُصَلَّى عَلَى مَا فَسَّرُوا الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، إِذْ جَائِزٌ عِنْدَهُمْ لِلْمُقِيمِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا إِنْ أَحَبَّ فِي آخِرِ وَقْتِهَا، وَإِنْ شَاءَ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب اور عبد اللہ بن سعید اشج -- ابو خالد -- یحییٰ بن سعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حفص بن عاصم، مساحق بن عمرو کے ساتھ تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: سورج غروب ہو گیا' تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا' نماز (کا وقت ہو گیا ہے) راوی کہتے ہیں: لیکن وہ چلتے رہے۔ ان سے

970- وهو في مصنف عبد الرزاق برقم (4402) ومن طريقه أخرجه أحمد 2/80، والنسائي 1/289 في المواقيت: باب الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين. وأخرجه أبو داؤد (1207) في الصلاة، وأبو عوانة 2/349، 350، والبيهقي في "السنن" 3/159 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، به. وأخرجه الدارقطني 1/391و392 من طريق سفيان الثوري، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه مالك 1/144 في الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر، عن نافع، به، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4394)، والنسائي 1/289 في المواقيت: باب الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/161، والبيهقي 3/159، والبغوي (1039). وأخرجه أحمد 2/4و54و102و106، والترمذي (555) في الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين، وأبو عوانة 2/350، والطحاوي 1/162، والبيهقي 3/159 من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (4400) و (4401)، والبخاري (1668) في الحج: باب النزول بين عرفة وجمع، والنسائي 1/287و288، والدارقطني 1/390و291و392و393، وأبو عوانة 1/350، والطحاوي 1/161 و163، والبيهقي 3/159و160، وأخرجه الشافعي 1/117، وعبد الرزاق (4393)، وابن أبي شيبة 2/456، والبخاري

پھر کہا گیا: نماز انہوں نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا' تو آپ اس نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' تو میں بھی اس نماز کو مؤخر کرنا چاہتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر ہم سفر کرتے رہے۔ جب نصف رات ہوگئی یا جب نصف رات کے قریب کا وقت ہوا' تو پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اترے اور انہوں نے نماز ادا کی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت اور ابن شہاب کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز کو عصر کے وقت میں اور مغرب وعشاء کی نماز کو شفق غروب ہو جانے کے بعد عشاء کے وقت میں اکٹھا ادا کرنا جائز ہے۔ ایسا نہیں ہے' جیسا کہ بعض اہل عراق نے یہ بات بیان کی ہے: ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنے سے مراد یہ ہے کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کے ابتدائی وقت میں ادا کیا جائے جبکہ مغرب کو اس کے آخری وقت میں شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کیا جائے' تو ان کے نزدیک انہوں نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی جو وضاحت کی ہے۔ اس طریقے کے ساتھ حضر یا سفر کے دوران ہر نماز کو ادا کرنا جائز ہوگا' کیونکہ ان کے نزدیک یہ بات جائز ہے کہ مقیم شخص تمام نمازیں ان کے آخری وقت میں اگر چاہے' تو ادا کرسکتا ہے۔ اگر چاہے' تو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرلے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي الْمَطَرِ

باب 388: حضر میں بارش کے وقت دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی رخصت

971 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا، وَسَبْعًا جَمِيْعًا، قُلْتُ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ قَالَ: وَهُوَ مُقِيْمٌ مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ، وَلَا خَوْفٍ

اختلافِ روایت: نَا الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ، وَقَالَ سَعِيْدٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِهِ، وَهٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابوزبیر--سعید بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات اور سات رکعات--یعنی ظہر وعصر ایک ساتھ اور مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ یہ چاہتے تھے کہ آپ اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس وقت مقیم تھے' نہ تو آپ سفر کی حالت میں تھے' اور نہ ہی خوف کی

حالت میں تھے۔

یہی روایت ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔

سعید نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ آپ اپنی امت میں سے کسی شخص کو بھی حرج میں مبتلا نہ کرے۔

یہی روایت عبدالجبار نامی راوی نے ہمیں کئی مرتبہ بیان کی ہے۔

972 - سندِحدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا، فِىْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ

آراءِ فقہاء: قَالَ مَالِكٌ: اَرٰى ذٰلِكَ كَانَ فِىْ مَطَرٍ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ كُلُّهُمْ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِى الْحَضَرِ فِىْ غَيْرِ الْمَطَرِ غَيْرُ جَائِزٍ، فَعَلِمْنَا وَاسْتَيْقَنَّا اَنَّ الْعُلَمَاءَ لَا يُجْمِعُوْنَ عَلٰى خِلَافِ خَبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، لَا مُعَارِضَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاءُ الْحِجَازِ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِى الْمَطَرِ جَائِزٌ،

فَتَاَوَّلْنَا جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَضَرِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِىْ لَمْ يَتَّفِقِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى خِلَافِهِ، اِذْ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يَّتَّفِقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى خِلَافِ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّرْوُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرًا خِلَافَهُ، فَاَمَّا مَا رَوَى الْعِرَاقِيُّوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بِالْمَدِيْنَةِ فِىْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ، فَهُوَ غَلَطٌ وَّسَهْوٌ، وَخِلَافُ قَوْلِ اَهْلِ الصَّلَاةِ جَمِيْعًا،

وَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَمَعَ فِى الْحَضَرِ فِىْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ لَمْ يَحِلَّ لِمُسْلِمٍ عَلِمَ صِحَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ اَنْ يَّحْظُرَ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِى الْحَضَرِ فِىْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ، فَمَنْ يَّنْقُلُ فِىْ رَفْعِ هٰذَا الْخَبَرِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِىْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ وَّلَا مَطَرٍ، ثُمَّ يَزْعُمُ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلٰى مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، غَيْرُ جَائِزٍ، فَهٰذَا جَهْلٌ وَّاغْفَالٌ غَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ اَنْ يَّقُوْلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- امام مالک -- ابوزبیر -- مکی -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی

ہیں' جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں اور ایسا کسی خوف یا سفر کے بغیر کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ بارش کے موقع پر ہوا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: علماء کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضر کے دوران بارش کے علاوہ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کا علم ہے' اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایت کے خلاف بات پر اتفاق نہیں ہو سکتا۔ ایسی روایت جو نقل کے اعتبار سے مستند ہو' اور اس کے مدمقابل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی دوسری روایت منقول نہ ہو۔

حجاز کے علماء کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بارش کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہے' تو ہم حضر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازیں جمع کرنے کی ایسی تاویل کرتے ہیں' جس کے خلاف پر مسلمانوں کا اختلاف نہ ہو' کیونکہ یہ بات جائز نہیں ہے کہ مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف کسی بات پر متفق ہو جائیں' جبکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کے برخلاف کوئی دوسری روایت بھی نقل نہ کی ہو۔

جہاں تک اہل عراق کی نقل کردہ روایت اس کا تعلق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں کسی خوف اور بارش کے بغیر نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ وہ غلطی اور سہو ہے' اور یہ تمام اہل اسلام کے موقف کے خلاف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ثابت ہو جائے۔ کہ آپ نے کسی خوف اور بارش کے بغیر حضر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں' تو کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہوگی کہ وہ اس روایت کے صحیح ہونے کا علم رکھے اور پھر حضر کے دوران کسی خوف یا بارش کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کو ممنوع قرار دے۔ جن حضرات نے اس حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خوف' سفر اور بارش کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں' پھر وہ اس بات کا قائل ہے: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا' اس بنیاد پر کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک ساتھ ادا کیا تھا۔ یہ جائز نہیں ہے' تو جہالت اور غفلت ہے کسی عالم کے لئے ایسا کہنا جائز نہیں ہے۔

بَابُ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لِلصَّلَاتَيْنِ اِذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَوَّلَ مِنْهُمَا يُصَلِّيْ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ، وَالْاٰخِيرَةَ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ مِنْ غَيْرِ اَذَانٍ

باب 389: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں' تو دونوں نمازوں کے لئے اذان دی جائے گی' اور اقامت کہی جائے گی

اور اس بات کی دلیل کہ ان میں سے پہلی نماز کے لئے اذان بھی دی جائے گی' اور اقامت بھی کہی جائے گی' جبکہ بعد والی نماز کے لئے صرف اقامت کہی جائے گی اذان نہیں دی جائے گی۔

973 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ،

عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

متن حدیث: اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا انْتَهٰى اِلٰى جَمْعٍ اَذَّنَ وَاَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى اَقَامَ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- عبدالرحمٰن -- سفیان-- ابراہیم بن عقبہ -- کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات سے روانہ ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ پہنچے آپ نے اذان اور اقامت کہنے کا حکم دیا' پھر آپ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر ابھی لوگوں نے اپنی سواریوں سے سامان کو کھولا نہیں تھا کہ آپ نے دوبارہ اقامت کہنے کا حکم دیا۔ اور عشاء کی نماز ادا کی۔

بَابُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْاَذَانِ لِلصَّلَاةِ اِذَا فَاتَ وَقْتُهَا وَاِنْ صُلِّيَتْ جَمَاعَةً

باب 390: جب نماز کا وقت رخصت ہو جائے' تو نماز کے لئے اذان نہ دینا مباح ہے' اگرچہ اس نماز کو باجماعت ادا کیا جائے

974 - توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ، حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى كَانَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ،

وَفِي الْخَبَرِ اَنَّهُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ، ثُمَّ اَقَامَ الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقَامَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَاءَ

❀❀ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابوسعید نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
''غزوۂ خندق کے دن ہم نماز نہیں ادا کر سکے تھے' یہاں تک کہ رات ہوگئی''۔

میں یہ روایت دیگر مقامات پر نقل کر چکا ہوں اور اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا تو انہوں نے ظہر کے لئے اقامت کہی تھی۔ عصر کے لئے اقامت کہی تھی' پھر مغرب کے لئے اقامت کہی تھی' پھر عشاء کے لئے اقامت کہی تھی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ قَبْلَ الِارْتِحَالِ مِنَ الْمَنْزِلِ

باب 391: پڑاؤ کی جگہ سے کوچ کرنے سے پہلے نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنا مستحب ہے

975 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ، قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ؟ قَالَ: وَاِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--بندار--یحییٰ--شعبہ--حمزہ ضبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو وہاں سے اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کرلیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگرچہ نصف نہار کا وقت ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگرچہ نصف نہار کا وقت ہو۔

بَابُ نُزُوْلِ الرَّاكِبِ لِصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ فِي السَّفَرِ

فَرْقًا بَيْنَ الْفَرِيْضَةِ وَالتَّطَوُّعِ فِيْ غَيْرِ الْمُسَابَقَةِ وَالْتِحَامِ الْقِتَالِ وَمُطَارَدَةِ الْعَدُوِّ

باب 392: سفر کے دوران سوار شخص کا فرض نماز کے لئے سواری سے نیچے اترنا

تاکہ فرض اور نفل نماز میں فرق ہو جائے۔ یہ حکم اس صورتحال کے علاوہ ہے جب مسابقت ہو یا جنگ ہو رہی ہو یا دشمن کی طرف سے حملے کا اندیشہ ہو۔

976 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ، فَكَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّرْقِ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ نَسَبُهُ اِلٰى جَدِّهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبداللہ بن میمون--ولید بن مسلم الدمشقی--اوزاعی--یحییٰ بن ابوکثیر--محمد بن ثوبان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز اپنی سواری پر ہی ادا کر لیتے تھے۔ اس کا رخ مشرق کی طرف ہوتا تھا لیکن جب آپ فرض نماز کا ارادہ کرتے تھے تو سواری سے نیچے اتر کر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محمد نامی راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ہے جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ

صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

ابواب کا مجموعہ: بیماری لاحق ہونے پر فرض نماز (ادا کرنے کا طریقہ)

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ جَالِسًا اِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

باب **393**: جب بیمار شخص کھڑے ہونے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کا بیٹھ کر نماز ادا کرنا

977 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، نَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا نَعُوْدُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان بن عیینہ -- زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور علی بن خشرم اور عبداللہ بن محمد زہری اور احمد بن عبدہ -- سفیان -- ابن شہاب زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہاں روایت کے الفاظ عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ ہم آپ کی خدمت میں آپ کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ جَالِسًا اِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

باب **394**: جب بیمار شخص کھڑے ہونے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا طریقہ

978 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا: ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ

قَالَ: المخزومي: الْحَفَرِيُّ، وَقَالَ يُوْسُفُ: عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی اور یوسف بن موسیٰ --عمر بن سعد-- حفص بن غیاث-- حمید-- عبداللہ بن شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چارزانو بیٹھ کرنماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ مُضْطَجِعًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ وَلَا عَلَى الْجُلُوْسِ

باب 395: جب بیمار شخص کھڑے ہونے کی اور بیٹھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیٹ کرنماز ادا کرنے کا طریقہ

979 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ كِلَاهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ بِيَ النَّاصُوْرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَجَالِسًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ: كَانَتْ لِيْ بَوَاسِيْرُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- وکیع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن عیسیٰ-- ابن مبارک-- ابراہیم بن طہمان-- حسین معلم-- عبداللہ بن بریدہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے ناصور (بواسیر) کی شکایت تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: تم کھڑے ہو کرنماز ادا کرو۔ اگر کھڑے ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے تو بیٹھ کرنماز ادا کرو۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے' تو پہلو کے بل نماز ادا کرو۔

محمد بن عیسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: مجھے بواسیر کی شکایت تھی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔

بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةَ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا عِنْدَ الْخَوْفِ

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: 239)

باب 396: خوف کے وقت سواری کی حالت میں' پیدل چلتے ہوئے' خواہ قبلہ کی طرف رخ ہو' یا قبلہ کی طرف رخ نہ ہو' (ہر صورت میں) نماز ادا کرنا مباح ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "تو تم پیادہ حالت میں یا سوار ہو کر"۔

980 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، وَثَنَا الرَّبِيعُ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَقُومُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، وَتَكُونُ طَائِفَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا، فَاِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً اسْتَاْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ، وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، فَاِنْ كَانَ خَوْفًا اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ، وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ، اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

قَالَ نَافِعٌ: لَا اَرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَهُ اِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- امام مالک -- حسن بن محمد زعفرانی -- امام محمد بن ادریس شافعی -- امام مالک -- ربیع (یہاں تحویل سند ہے) امام شافعی - امام مالک - نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان سے جب نماز خوف کے بارے میں دریافت کیا جاتا' تو وہ یہ فرماتے تھے کہ امام کھڑا ہوگا۔ لوگوں کا ایک گروہ بھی کھڑا ہوگا' تو امام اسے ایک رکعت پڑھائے گا' جبکہ دوسرا گروہ ان لوگوں اور دشمن کے درمیان موجود رہے گا۔ وہ لوگ نماز ادا نہیں کریں گے۔ امام کے ساتھ والے لوگ جب ایک رکعت ادا کرلیں گے' تو وہ پیچھے ہٹ کر ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے۔ جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔ یہ لوگ سلام نہیں پھیریں گے' جن لوگوں نے نماز ادا نہیں کی تھی' وہ آگے آجائیں گے اور امام کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کرلیں گے' پھر امام نماز ختم کردے گا۔ اس نے دو رکعات پڑھ لی ہیں۔ اب دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کھڑا ہوگا اور وہ ایک رکعت انفرادی طور پر ادا کرلیں گے۔ اگر خوف اس سے زیادہ

980- وأخرجه ابن ماجه "1258" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، من طريق محمد بن الصباح، بهذا الإسناد . وزاد: "قال: يعني السجدة: الركعة." وجود إسناده الحافظ في "الفتح" "433":"2" وأخرجه مسلم "839" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، والنسائي "3/173" في صلاة الخوف، وابن أبي شيبة في "المصنف" "2/464"، والبيهقي "3/260"-"261" من طريق يحيى بن آدم، والطحاوي "1":"312"، والدارقطني "2/59"،والبيهقي "3/260" من طريق قبيصة بن عقبة، كلاهما عن سفيان الثوري، عن موسى بن عقبة، عن نافع، به وأخرجه احمد "2/132" من طريق ايوب بن موسى، عن نافع، به. وأخرجه البخاري "943" في الخوف: باب صلاة الخوف رجالًا وركبانًا، والبيهقي "3/255" من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد القرشي، قال: حدثني أبي، قال: حدثنا ابن جريج، عن موسى بن عقبة، عن نافع، به . وأخرجه موقوفًا مالك في "الموطأ" "1/184" في صلاة الخوف، ومن طريقه أخرجه البخاري "4535" في التفسير: باب (فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا) البقرة: من الآية "239"، وابن خزيمة "980" و"1366" و"1367"، والطحاوي "1/312"، والبيهقي "3/256"، والبغوي "1093".

شدید ہو تو وہ لوگ پیدل اپنے پاؤں پر (یعنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر) یا سوار ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے یا قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر نماز ادا کرلیں گے۔

نافع کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں میری رائے یہی ہے کہ انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہوگی۔

981 - اسنادِ دیگر: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً، وَقَالَ: قَالَ نَافِعٌ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- اسحاق بن عیسیٰ طباع -- امام مالک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَاشِيًا عِنْدَ طَلَبِ الْعَدُوِّ

باب 397: دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے پیدل چلتے ہوئے نماز ادا کرنے کی اجازت

982 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ نُبَيْحٍ الْهُذَلِيِّ، وَبَلَغَهُ اَنَّهُ يَجْمَعُ لَهُ، وَكَانَ بَيْنَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ قَالَ لِيْ: اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صِفْهُ لِيْ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَهُ اَخَذَتْكَ قُشَعْرِيرَةٌ، لَا عَلَيْكَ اَنْ لَّا اَصِفَ لَكَ مِنْهُ غَيْرَ هٰذَا قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَرَبَّ وَاَشْعَرَ قَالَ: انْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا دَنَوْتُ مِنْهُ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، صَلَاةُ الْعَصْرِ قَالَ: قُلْتُ اِنِّيْ لَاَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنِيْ مَا اَنْ اُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّيْتُ وَاَنَا اَمْشِيْ اُوْمِئُ اِيْمَاءً نَحْوَهُ، ثُمَّ انْتَهَيْتُ اِلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ مَا عَدَا اَنْ رَاَيْتُهُ اقْشَعْرَرْتُ، وَاِذَا هُوَ فِيْ ظُعُنٍ لَهُ - اَيْ فِيْ نِسَائِهِ - فَمَشَيْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَجْمَعُ لِهٰذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِيْ ذَاكَ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَفِيْ ذَاكَ قَالَ: قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: سَتَعْلَمُ قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتّٰى اِذَا اَمْكَنَنِيْ عَلَوْتُهُ بِسَيْفِيْ حَتّٰى بَرَدَ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَاَعْطَانِيْ مِخْصَرًا - يَقُوْلُ: عَصًا - فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ: مَا هٰذَا الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: مِخْصَرًا قَالُوْا: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ، اَلَا سَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ اَعْطَاكَ هٰذَا، وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ عُدْ اِلَيْهِ، فَاسْاَلْهُ قَالَ: فَعُدْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الْمِخْصَرُ اَعْطَيْتَنِيْهِ لِمَاذَا؟ قَالَ: اِنَّهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَقَلُّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْمُخْتَصِرُوْنَ

قَالَ: فَعَلَّقَهَا فِي سَيْفِهِ، لَا يُفَارِقُهُ، فَلَمْ يُفَارِقْهُ مَا كَانَ حَيًّا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَمَرَنَا أَنْ نَدْفِنَ مَعَهُ قَالَ: فَجُعِلَتْ وَاللَّهِ فِي كَفَنِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--ابومعمر--عبدالوارث--محمد بن اسحاق--محمد بن جعفر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن سفیان کی طرف بھیجا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تھی کہ وہ شخص آپ کے خلاف لشکر اکٹھا کر رہا ہے۔ وہ ''عرنہ'' اور عرفات کے درمیان تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم جاؤ اور اسے قتل کر دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے سامنے اس کا حلیہ بیان کر دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اسے دیکھو گے تو تم پر کپکپی طاری ہو جائے گی۔ تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں اس کے علاوہ تمہارے سامنے کوئی اور حلیہ بیان نہ کروں۔ راوی کہتے ہیں: وہ ایک طاقتور' ہوشیار' زیادہ بالوں والا آدمی تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں روانہ ہوا' جب میں اس جگہ کے قریب پہنچا' تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے سوچا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میرے اور اس کے درمیان معاملہ ہوا' تو میں نماز کو مؤخر کر دوں گا۔ تو میں نے اس کی طرف چلتے ہوئے اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لی' جب میں اس کے پاس پہنچا' تو اللہ کی قسم جیسے ہی میں نے اسے دیکھا' تو مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ وہ اس وقت اپنی بیویوں کے درمیان موجود تھا میں اس کے ساتھ چلنے لگا۔ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: عرب سے تعلق رکھنے والا ایک فرد ہوں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ان صاحب کے خلاف لشکر اکٹھا کر رہے ہو' میں اس حوالے سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ اس نے بتایا: میں یہ کام کر رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دل میں سوچا کہ تم کو پتہ چل جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں اس کے ساتھ چلتا رہا' یہاں تک کہ جب میرے لئے ممکن ہوا' تو میں اپنی تلوار کے ساتھ اس پر غالب آ گیا' یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا' پھر میں مدینہ منورہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک لاٹھی عطا کی۔ میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آیا' تو میرے ساتھیوں نے مجھ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ کیا چیز عطا کی ہے۔ میں نے بتایا: لاٹھی ہے لوگوں نے کہا: تم اس کا کیا کرو گے؟ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ کیوں دی ہے' اور تم اس کا کیا کرو گے؟ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس جاؤ اور ان سے یہ سوال کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ لاٹھی جو آپ نے مجھے عطا کی ہے یہ کس لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لاٹھی قیامت کے دن میرے اور تمہارے درمیان ہو گی اور اس دن بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس لاٹھی ہو گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی تلوار (کی میان) پر لٹکا لیا وہ اس سے کبھی جدا نہیں ہوتے تھے' جب تک وہ زندہ رہے وہ اس سے کبھی جدا نہیں ہوئے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا' تو انہوں نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ اس لاٹھی کو ہم ان کے ساتھ دفن کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ لاٹھی ان کے کفن میں رکھی گئی۔

983 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ، نَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ،

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ أَبْوَابَ صِفَاتِ الْخَوْفِ فِي آخِرِ كِتَابِ الصَّلَاةِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن ازہر--یعقوب--اپنے والد--ابن اسحاق--محمد بن جعفر بن زبیر--ابن عبداللہ بن انیس--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے خوف کی مختلف صورتوں سے متعلق ابواب "کتاب صلوٰۃ" کے آخر میں ذکر دیے ہیں۔

بَابُ النَّاسِي لِلصَّلَاةِ وَالنَّائِمِ عَنْهَا يُدْرِكُ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

باب 398: نماز کو بھول جانے والا شخص یا نماز کے وقت سویا جانے والا شخص

اگر نماز کا وقت رخصت ہونے سے پہلے اس کی ایک رکعت کو پالیتا ہے (تو وہ نماز کو پانے والا شمار ہوگا)

984 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَا: ثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی اور احمد بن مقدام عجلی--معتمر--معمر--ابن طاؤس--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی دو رکعات پالے، یا سورج نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالے، اس نے اس نماز کو پالیا"۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ غَيْرُ مُدْرِكِ الصُّبْحِ زَعَمَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَفَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَخَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصْطَفَى بِجَهْلِهِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى الَّذِي أَخْبَرَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مُدْرِكٌ الصَّلَاةَ عَالِمٌ بِأَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَجَعَلَهُ مُدْرِكًا لِلصَّلَاةِ، كَالْمُدْرِكِ رَكْعَةً أَوْ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَإِنْ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ وَقْتٍ إِلَى وَقْتِ صَلَاةٍ

باب 399: اس بات کا بیان' جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پانے والا شخص صبح کی نماز کو پانے والا شمار نہیں ہوگا

وہ اس بات کا قائل: کہ اب نماز کا وقت ختم ہوگیا ہے' اور ایک ایسا وقت آگیا ہے' جو کسی بھی نماز کا وقت نہیں ہے' تو اس شخص نے اس چیز کے درمیان فرق کر دیا ہے' جسے نبی اکرم ﷺ نے اکٹھا کیا تھا اور اس نے اپنی جہالت کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کی مخالفت کی ہے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے: سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت کو پانے والا شخص نماز کو پانے والا شمار ہوگا' اور نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا پتہ تھا کہ اب نماز کا وقت ختم ہوگیا ہے' اور ایک ایسا وقت آگیا ہے' جو کسی نماز کا وقت نہیں ہے' لیکن اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو نماز کو پانے والا شمار کیا ہے' اور یہ اس شخص کی مانند ہے' جو سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک یا دو رکعت کو پا لیتا ہے' اگرچہ وہاں ایک نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے' اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

985 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا رَوْحٌ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، ح وَثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَقَرَاْتُهُ، عَلَى الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، أنا مَالِكٌ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ

985- وهو في "الموطأ" 1/6 في وقوت الصلاة .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/51، وأحمد 2/462، والبخاري (579) في مواقيت الصلاة: باب من أدرك من الفجر ركعة، ومسلم (608) في المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، والترمذي (186) في الصلاة: باب ما جاء فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أنغرب الشمس، والنسائي 1/257 في المواقيت: باب من أدرك ركعتين من العصر، والدارمي 1/277-287 في الصلاة، وأبو عوانة 1/358، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/151، والبيهقي في "السنن" 1/367، 368، وابن خزيمة في "صحيحه" برقم (985) . وسيرد برقم (1583) من طريق القعنبي، عن مالك، به . أخرجه أبو داؤد (1121) في الصلاة: باب من أدرك من الجمعة ركعة، عن القعنبي عبد الله بن مسلمة، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/10 في وقوت الصلاة: باب من أدرك ركعة من الصلاة .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "مسنده" 1/51، والبخاري (580) في المواقيت: باب من أدرك من الصلاة ركعة، ومسلم (607) في المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، والنسائي 1/274 في المواقيت: باب من أدرك ركعة من الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/151، وفي "مشكل الآثار" 3/105، والبغوي في "شرح السنة" (400) .وأخرجه الحميدي (946) ، وأحمد 2/241، ومسلم (607) ، والترمذي (524) في الصلاة: باب ما جاء فيمن أدرك من الجمعة ركعة، وابن ماجة (1122) في الإقامة: باب فيمن أدرك من الجمعة ركعة، والدارمي 1/277، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/105، والبغوي في "شرح السنة" (401) ، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به .وأخرجه عبد الرزاق (3370) عن ابن جريج، عن الزهري، به . وأخرجه عبد الرزاق (2224) و (3369) ، ومن طريقه أحمد 2/254 و270، 271و280، ومسلم (608) ، وأبو عوانة 1/372، 373، وابن الجارود (152) ، عن معمر، عن الزهري، به.وأخرجه أحمد 2/260 عن عبد الأعلى .

يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَعَنِ الْاَعْرَجِ، يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاَبُو الْاَشْعَثِ قَالَا: ثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا، وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَمَعْنٰى اَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ، وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّرَاوَرْدِيِّ غَيْرَ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز دراوردی -- زید بن اسلم

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- بشر بن معاذ -- عبداللہ بن جعفر -- زید بن اسلم

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک -- زید بن اسلم

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- روح -- مالک -- زید بن اسلم

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ربیع بن سلیمان -- حسن بن محمد -- امام شافعی -- امام مالک -- زید بن اسلم -- عطاء بن یسار کے حوالے سے اور بسر بن سعید -- اعرج -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن ابوحازم -- سہیل بن ابوصالح --

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- محمد -- شعبہ -- سہیل بن ابوصالح

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- سہیل -- اپنے والد -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن عبدالاعلیٰ ابوالاشعث -- معتمر -- معمر -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن عبدہ -- زیاد بن عبداللہ قشیری -- محمد بن عمرو -- ابوسلمہ -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عبداللہ بن سعید بن ابوہند -- عبدالرحمٰن اعرج -- حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالے' اس نے اس نماز کو پالیا۔ جو شخص عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پالے، اس نے اس نماز کو پالیا''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان تمام روایات کا مفہوم ایک ہی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ دراوردی کے نقل کردہ ہیں' تاہم ابوموسیٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ روایت محمد بن جعفر سے منقول ہے۔ (اس کے الفاظ یہ ہیں)

''جو شخص عصر کی دو رکعات پالے''

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْمُدْرِكَ هٰذِهِ الرَّكْعَةَ مُدْرِكٌ لِوَقْتِ الصَّلَاةِ وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ اِتْمَامُ صَلَاتِهِ

باب 400: اس بات کی دلیل کہ اس ایک رکعت کو پانے والا شخص اس نماز کے وقت کو پانے والا شمار ہوگا' اور اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس نماز کو مکمل کرے

986 - سندِ حدیث: نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَنَا هَمَّامٌ، نَنَا قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- اسحاق بن منصور --- عبدالصمد --- ہمام --- قتادہ --- نضر بن انس --- بشیر بن نہیک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے' پھر سورج نکل آئے' تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو ملالے''۔

بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِي لَهَا، لَا يَسْتَيْقِظُ وَلَا يُدْرِكُهَا اِلَّا بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب 401: نماز کے وقت سویا رہ جانے والا شخص یا نماز کو بھول جانے والا شخص اگر نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد بیدار ہوتا ہے' یا بعد میں وہ اس کو پاتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہے)

987 - سندِ حدیث: نَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ قَالُوْا: نَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ، نَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ

السَّحَرُ قَبْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةِ، وَلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ، ثُمَّ فُلَانٌ كَانَ يُسَمِّيهِمْ اَبُوْ رَجَاءٍ، وَيُسَمِّيهِمْ عَوْفٌ، ثُمَّ عُمَرُ الرَّابِعُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ، حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِاَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِيْ نَوْمِهٖ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَاَى مَا اَصَابَ النَّاسَ، فَكَانَ رَجُلًا اَجْوَفَ جَلِيْدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْتِهٖ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ اَصَابَهُمْ، فَقَالَ: لَا ضَيْرَ اَوْ لَا يَضِيْرُ ارْتَحِلُوْا، فَارْتَحَلُوْا فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- یحییٰ بن سعید قطان اور ابن ابوعدی اور محمد بن جعفر اور سہل بن یوسف اور عبد الوہاب بن عبدالمجید ثقفی---عوف---ابورجاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ہم رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب صبح صادق ہونے والی تھی' تو ہمیں نیند آ گئی۔ اور مسافر کے نزدیک اس سے زیادہ اچھی چیز اور کوئی نہیں ہوتی۔ سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا۔ سب سے پہلے فلاں صاحب بیدار ہوئے' پھر فلاں صاحب بیدار ہوئے۔ (ابورجاء نامی راوی نے ان کے نام بیان کیے تھے۔ عوف نامی راوی نے بھی ان کے نام بیان کیے تھے) پھر چوتھے صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے' تو ہم آپ کو بیدار نہیں کرتے تھے' بلکہ آپ خود بیدار ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا۔ آپ کی نیند کے دوران آپ پر کون سی وحی نازل ہو رہی ہے؟ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو پیش آنے والی صورتحال دیکھی تو وہ ایک جرأت مند اور حوصلے والے شخص تھے۔ انہوں نے تکبیر کہنا شروع کی اور بلند آواز میں تکبیر کہنا شروع کی۔ وہ مسلسل تکبیر کہتے رہے' اور بلند آواز میں تکبیر کہتے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آواز کی وجہ سے بیدار ہو گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش آنے والی صورتحال کی شکایت کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی بات نہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔ تو لوگ وہاں سے روانہ ہوئے۔ تھوڑی دور آگے جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے اور آپ نے پانی منگوایا۔ آپ نے وضو کیا' پھر آپ (کے حکم کے تحت) نماز کے لئے اذان دی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ بِالْاِرْتِحَالِ وَتَرْكِ الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ

باب 402: اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کوچ کرنے کا حکم دیا تھا اور آپ نے اس جگہ نماز ادا نہیں کی تھی۔ (جہاں سوئے رہ جانے کی وجہ سے آپ کی نماز فجر قضا ہوئی تھی)

988 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ؛ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- یزید بن کیسان-- ابوحازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا ہم اس وقت بیدار ہوئے جب سورج نکل چکا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کے سر کو پکڑ لے کیونکہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے ایسا ہی کیا۔ کچھ آگے جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔ آپ نے وضو کیا پھر آپ نے دو رکعات (سنت) نماز ادا کی پھر صبح کی نماز کے لئے اقامت کہی۔

بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِي لَهَا يَسْتَيْقِظُ أَوْ يَذْكُرُهَا فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

باب **403**: نماز کے وقت سویا رہ جانے والا شخص نماز کو بھول جانے والا شخص اگر اس نماز کے وقت کے علاوہ میں بیدار ہوتا ہے یا اس نماز کو یاد کرتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہے؟)

989 - سندِحدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: ذَكَرُوا تَفْرِيطَهُمْ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ: نَامُوا، حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، وَلِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ: فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ وَأَنَا أُحَدِّثُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: يَا فَتَى، انْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ، فَإِنِّي شَاهِدُ الْحَدِيثِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا أَنْكَرَ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا

988- أخرجه أحمد 2/428، 429، ومن طريقه أبو عوانة 2/252، وأخرجه مسلم (680) (310) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائي 1/298 في المواقيت: باب كيف يقضي الفائت من الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/218 من طريق محمد بن أبي بكر، كلهم عن يحيى بن سعيد، عن يزيد بن كيسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/251 من طريق الوليد بن القاسم، عن يزيد بن كيسان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/64، وابن الجارود (240) من طريقين، عن أبي حازم، به. وسيورده المؤلف برقم (2069) من طريق الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، ويرد تخريجه هناك. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/402 عن روح بن الفرج

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- حماد بن زید -- ثابت -- عبداللہ بن رباح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نیند کے بارے میں کوتاہی کا تذکرہ کیا۔ حضرت ابوقتادہ نے بیان کیا۔ لوگ سوتے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیند میں کوتاہی نہیں ہوتی۔ کوتاہی جاگنے میں ہوتی ہے جب کسی شخص کو نماز بھول جائے تو جب اسے یاد آئے تو اسے ادا کرلے اور وہ اگلے دن میں اس نماز کے وقت میں اسے ادا کرے۔

عبداللہ بن رباح نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا: اے نوجوان! تم اس بات کا جائزہ لو تم کس طرح حدیث بیان کر رہے ہو؟ کیونکہ میں اس واقعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا لیکن حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس روایت کے کسی لفظ کا انکار نہیں کیا۔

990 - سندِ حدیث: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْحَابَهُ لَمَّا نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْهَا لِلْغَدِ لِوَقْتِهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن منصور -- ابوداؤد -- شعبہ -- ثابت -- عبداللہ بن رباح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز کے وقت سوئے رہ گئے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کل اس کے وقت میں ادا کرنا۔

989- أخرجه النسائي 1/294 في المواقيت: باب فيمن نام عن الصلاة، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (681) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، عن شيبان بن فروخ، وأبو داوُد (441) من طريق الطيالسي، وابن الجارود (153)، من طريق موسى بن إسماعيل، والدارقطني 1/386 من طريق علي بن الجعد . وشيبان بن فروخ، وأبو عوانة 2/257 والبيهقي في "السنن" 1/404و 2/216 من طريق يحيى بن أبي بكير، كلهم عن سليمان بن المغيرة، به. وأخرجه أحمد 5/298، وأبو داوُد (437) في الصلاة: باب في من نام عن الصلاة أو نسيها، والدارقطني 1/386، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/401 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، به. ومن طريق أبي داوُد أخرجه البغوي في "شرح السنة" (439). وأخرجه الترمذي (177) في الصلاة: باب ما جاء في النوم عن الصلاة، والنسائي 1/294 في المواقيت: باب فيمن نام عن الصلاة، عن قتيبة بن سعيد، عن أحمد بن عبدة الضبي، كلاهما عن حماد بن زيد، عن ثابت، به. ومن طريق النسائي أخرجه ابن حزم في "المحلى" 3/15. وأخرجه عبد الرزاق (2240) من طريقين عن قتادة، وأحمد 5/305 من طريق بكر بن عبد الله، وأبو داوُد (438)، والبيهقي 2/217 من طريق خالد بن سمير، ثلاثتهم عن عبد الله بن رباح، به.

990- وأخرجه أحمد 5/309، والنسائي 1/295 في المواقيت: باب إعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، من طريق أبي داوُد الطيالسي، بهذا الإسناد.

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِاِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ نَامَ عَنْهَا اَوْ نَسِيَهَا، مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا بَعْدَ قَضَائِهَا عِنْدَ الِاسْتِيقَاظِ اَوْ عِنْدَ ذِكْرِهَا، اَمْرُ فَضِيلَةٍ لَا اَمْرُ عَزِيمَةٍ وَفَرِيضَةٍ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ كَفَّارَةَ نِسْيَانِ الصَّلَاةِ اَوِ النَّوْمِ عَنْهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا النَّائِمُ اِذَا ذَكَرَهَا، وَاَعْلَمَ اَنْ لَّا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ

باب 404: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: جب آدمی نماز کے وقت سویا رہ جائے' یا اسے ادا کرنا بھول جائے

تو اس شخص کے بیدار ہونے پر' یا اس کے نماز کو یاد کرنے پر نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ حکم دیا ہے: وہ اگلے دن اس نماز کے وقت میں اسے ادا کرے' اور یہ حکم فضیلت کے حوالے سے ہے۔

عزیمت اور فرض کے طور پر حکم نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتا دی ہے کہ نماز کو بھول جانے یا نماز کے وقت سوئے رہ جانے کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی اس (نماز کو) ادا کرے۔

جب سونے والا (بیدار ہو جائے) یا دبھولنے والا اسے یاد کرلے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے: اس کا کفارہ صرف یہی ہے۔

991 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا الْحَجَّاجُ، وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْاَحْوَلِ الْبَاهِلِيِّ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ: كَفَّارَتُهَا يُصَلِّيهَا اِذَا ذَكَرَهَا

اختلافِ روایت: وَقَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ اَيْضًا: اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- یزید بن زریع -- حجاج -- احمد بن عبدہ -- یزید بن زریع -- حجاج احول باہلی -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نماز کے وقت سویا رہتا ہے' یا نماز سے غافل رہ جاتا ہے۔ (یعنی نماز ادا کرنا بھول جاتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب آدمی کو یاد آجائے' تو وہ اسے ادا کرلے۔

ابن عبدہ نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

''آدمی اسے اس وقت ادا کرلے' جب وہ اسے یاد آجائے''

992 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا

اسنادِ دیگر: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابوموسیٰ--عبدالاعلیٰ--سعید--قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز کو بھول جائے' یا نماز کے وقت سویا رہ جائے' تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی کو جب نماز یاد آ جائے' تو اسے ادا کر لے۔

یہ روایت علی بن خشرم نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مانند نقل کی ہے۔

993- سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--سلم بن جنادہ--وکیع--ہمام بن یحییٰ--قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کو بھول جائے' تو جب اسے یاد آئے' تو اسے ادا کر لے۔ اس کا کفارہ صرف یہی ہے''۔

993- أخرجه أحمد 3/243، وأبو عوانة 2/252 من طريق سريج بن النعمان، ومسلم (684) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة، والترمذي (178) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل ينسى الصلاة، والنسائي 1/293 في المواقيت: باب فيمن نسي صلاة، عن يحيى بن يحيى، وقتيبة بن سعيد، وبشر بن معاذ، وسعيد بن منصور، وابن ماجة (696) في الصلاة: باب من نام عن الصلاة أو نسيها عن جبارة بن المغلس، وأبو عوانة 2/252 من طريق الهيثم بن جميل، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/466 من طريق أبي الوليد الطيالسي، والبيهقي في "السنن" 2/218 من طريق يحيى، والبغوي في "شرح السنة" (393) من طريق قتيبة، كلهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/269، والبخاري (597) في المواقيت: باب من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها، ومسلم (684) (314)، وأبو داؤد (442) في الصلاة، وأبو عوانة 1/385 و2/252، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/466، وفي "مشكل الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 2/218 و456، والبغوي في "شرح السنة" (394) من طرق، عن همام، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (993). وأخرجه أحمد 3/100، ومسلم (684) (315)، الدارمي 1/280، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 2/456، وأبو عوانة 1/385 و2/260، والبغوي في "شرح السنة" (395)، من طرق عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، به. وأخرجه أحمد 3/267، والنسائي 1/293، 294 في المواقيت، وابن ماجة (695) في الصلاة، وأبو عوانة 1/385 و2/260 من طريق حجاج بن الحجاج الأحول، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (991). وأخرجه مسلم (684) (316)، وأبو عوانة 1/385 من طريق المثنى، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/63، 64 عن هشيم، عن أيوب، عن أبي العلاء، عن قتادة، به.

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَمَرَ بِاِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ يَنَامُ عَنْهَا اَوْ ذَكَرَهَا بَعْدَ النِّسْيَانِ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا قَبْلَ نَهْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الرِّبَا، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ اِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ مِنَ الْغَدِ بَعْدَ اَمْرِهِ كَانَ بِهَا، وَاَعْلَمَ اَصْحَابَهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْهٰى عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُ مِنْ عِبَادِهِ الرِّبَا، وَصَلَاتَانِ بِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ كَدِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ، وَوَاحِدٌ مَّا شَاءَ مِمَّا لَا يَجُوْزُ فِيْهِ التَّفَاضُلُ

باب 405: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: آدمی جب نماز کے وقت سویا رہ جائے' یا نماز کو ادا کرنا بھول جائے

تو اس نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے جو یہ حکم دیا ہے: جب وہ نماز اسے یاد آئے' تو اس سے اگلے دن اس نماز کے وقت میں اسے ادا کر لے' تو نبی اکرم ﷺ نے نماز کو اس وقت ادا کرنے کا حکم' اللہ تعالیٰ کے سود کا حکم نازل کرنے سے پہلے دیا تھا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اگلے دن ادا کرنے سے منع کر دیا' حالانکہ پہلے آپ نے اس کا حکم دیا تھا اور آپ نے اپنے اصحاب کو یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے (ایسا نہیں کیا) کہ خود تو سود سے منع کر دیا اور اپنے بندوں سے سود کو قبول کر لیا' یعنی دو نمازوں کو ایک نماز کے بدلے میں یوں قبول کر لے' جس طرح دو درہموں کے بدلے میں ایک درہم ہوتا ہے' یا جس طرح ایک ہوتا ہے' یا جس طرح ایک ہوتا ہے' جسے وہ چاہے' جو ان چیزوں سے تعلق رکھتا ہو' جس میں اضافی ادائیگی جائز نہیں ہے۔

994 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَرَيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسْنَا، فَغَلَبَتْنَا اَعْيُنُنَا، فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ اِلٰى وَضُوْئِهِ دَهِشًا، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّئُوْا، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ صَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا اَفَلَا نُعِيْدُهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ؟ فَقَالَ: يَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرِّبَا؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- یزید بن ہارون -- ہشام -- حسن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے۔ رات کا آخری حصہ آیا' تو ہم نے پڑاؤ کر لیا۔ ہماری آنکھ لگ گئی۔ سورج کی تپش نے ہمیں جگایا' تو ہر شخص خوفزدہ ہو کر وضو کرنے کے لئے اٹھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا' پھر انہوں نے وضو کیا' پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی' پھر انہوں نے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی۔ نبی

اکرم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کوتاہی کا شکار ہوئے ہیں۔ کیا ہم کل نماز کے وقت میں سے اسے دوبارہ ادا نہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے تمہیں سود سے منع کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ النَّاسِي لِلصَّلَاةِ يَذْكُرُهَا فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الثَّانِيَةِ وَالْبَدْءِ بِالْاُولٰى ثُمَّ بِالثَّانِيَةِ

باب 406: نماز کو بھول جانے والے ایسے شخص کا تذکرہ' جسے دوسری نماز کے وقت میں وہ نماز یاد آجائے' تو وہ پہلے' پہلی نماز ادا کرے' پھر دوسری نماز ادا کرے

995 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا قَبِيْصَةُ، عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْ حَدِيْثِ خَالِدٍ، وَوَكِيْعٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَفِيْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا، فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا.

توضیحِ روایت: مَعْنٰى اَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ،

وَهٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- خالد بن حارث -- ہشام -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوموسیٰ -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد -- یحییٰ بن ابوکثیر

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن علاء بن کریب -- قبیصہ -- شیبان بن عبدالرحمٰن

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن رافع -- حسین بن محمد -- شیبان -- یحییٰ بن ابوکثیر -- وکیع -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن -- جابر بن عبداللہ -- معاذ بن ہشام -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ وہ کفار قریش کو برا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں عصر کی نماز ادا نہیں کر سکا' یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی اسے ادا نہیں کر سکا' پھر آپ بطحان کی طرف تشریف لے گئے' وہاں آپ نے وضو کیا' پھر آپ نے سورج غروب ہو جانے کے بعد عصر کی نماز ادا کی' پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔

تمام راویوں کی نقل کردہ روایت کا مفہوم ایک جیسا ہے اور روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ فَوْتِ الصَّلَوَاتِ وَالسُّنَّةِ فِيْ قَضَائِهَا

اِذَا قُضِيَتْ فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الْاٰخِيرَةِ مِنْهَا وَالِاكْتِفَاءِ بِكُلِّ صَلَاةٍ مِنْهَا بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّلَوَاتِ اِذَا فَاتَ وَقْتُهَا لَمْ تُصَلَّ جَمَاعَةً وَاِنَّمَا تُصَلّٰى فُرَادٰى

باب 407: فوت شدہ نمازوں کا تذکرہ اور ان کی قضا کا طریقہ

جب ان کی قضا ان نمازوں میں سے آخری نماز کے وقت میں ادا کی جائے اور ان میں سے ہر ایک نماز کے لئے صرف اقامت پر اکتفا کیا جائے گا اور اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے جب کئی نمازیں فوت ہو جائیں تو انہیں جماعت کے ساتھ ادا نہیں کیا جائے گا بلکہ انہیں الگ الگ ادا کیا جائے گا۔

996 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، ثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

متنِ حدیث: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَوِيًّا، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِي الْقِتَالِ، فَلَمَّا كُفِيْنَا الْقِتَالَ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا) (الاحزاب: ۲۵) فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا، فَاَقَامَ - يَعْنِي الظُّهْرَ - فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْعَصْرَ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا

اسنادِ دیگر: ثَنَا بِهٖ بُنْدَارٌ مَرَّةً قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى وَعُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَفِيْهِ اَلْفَاظٌ لَيْسَ فِيْ خَبَرِهٖ حِيْنَ اَفْرَدَ الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- ابن ابوذئب -- سعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ خندق کے دن ہمیں محبوس کر دیا گیا۔ (یعنی لڑائی کی شدت کی وجہ سے ہم نماز ادا نہیں کر سکے) یہاں تک کہ مغرب کے بعد کا کچھ حصہ بھی گزر گیا۔ یہ جنگ کے بارے میں آگے آنے والی آیت نازل ہونے سے پہلے کا وقت ہے۔ جب جنگ کے حوالے سے ہماری کفایت ہوگئی۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور جنگ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے لئے کافی ہے اور اللہ قوی اور غالب ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی یعنی ظہر کی نماز کے لئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی۔ جس طرح آپ نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔ (پھر آپ کے حکم کے تحت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے) عصر

کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اسے اس کے وقت میں ادا کرتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کے لئے اقامت کہی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اس کو اس کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بَابُ الْاَذَانِ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ وَاِنْ كَانَتِ الْاِقَامَةُ تُجْزِءُ

باب 408: (نماز کا) وقت رخصت ہو جانے کے بعد نماز کے لئے اذان دینا اگر چہ صرف اقامت کہنا بھی جائز ہے

997 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالُوا: ثَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ: ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي نَوْمِهِمْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَقَالَ: ثُمَّ نَادَى بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور یحییٰ بن سعید اور ابن ابو عدی اور محمد بن جعفر اور سہل بن یوسف اور عبد الوہاب بن عبد المجید -- عوف -- ابو رجاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔ اس میں نماز کے وقت سوئے رہ جانے کا تذکرہ ہے پھر سورج نکل آیا۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر انہوں نے نماز کے لئے اذان دی تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

998 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَامَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَاَمَرَ بِلَالًا، فَاَذَّنَ، فَتَوَضَّئُوا، ثُمَّ صَلَّوُا الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّوُا الْغَدَاةَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فَاَمَرَ بِلَالًا، فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ، فَصَلّٰى بِنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم بزاز -- عبد الصمد بن نعمان -- ابو جعفر رازی -- یحییٰ بن سعید -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ اور (دیگر سب لوگ)

سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی پھر لوگوں نے وضو کیا۔ دو رکعات سنت ادا کی پھر لوگوں نے فجر کی نماز ادا کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی تو (نبی اکرم ﷺ نے) ہمیں نماز پڑھائی۔

بَابُ النَّاسِي لِصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ يَذْكُرُهَا بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

وَالرُّخْصَةِ لَهُ فِي التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا اسْتَيْقَظَ اَنَّ وَقْتَهَا حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ لَا وَقْتَ لَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ، وَاِنَّمَا اَرَادَ اَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ غَيْرُ سَاقِطٍ عَنْهُ بِنَوْمِهِ عَنْهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، بَلِ الْوَاجِبُ قَضَاؤُهَا بَعْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ، فَاِذَا قَضَاهَا عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ اَوْ بَعْدَهُ، كَانَ مُؤَدِّيًا لِفَرْضِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ نَامَ عَنْهَا

باب **409**: فرض نماز کو بھولنے والا ایسا شخص جسے وہ نماز اس نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد یاد آتی ہے

اس شخص کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ فرض سے پہلے نوافل ادا کرلے

اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے فرمان ''جو شخص نماز سے سویا رہ جائے تو جب وہ بیدار ہو تو اسے ادا کرلے''۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس نماز کا وقت وہ ہے جب وہ آدمی بیدار ہوا ہے اس کے علاوہ اور کوئی وقت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے نماز کے وقت سوئے رہ جانے کی وجہ سے نماز کا فرض اس سے ساقط نہیں ہوگا جب تک اس نماز کا وقت رخصت نہیں ہو جاتا بلکہ بیدار ہونے کے بعد اس کی قضا واجب ہوگی تو جب وہ شخص بیدار ہونے پر یا اس کے بعد اس کی قضا ادا کرلے گا تو وہ اس نماز کے فرض کو ادا کرنے والا شمار ہوگا جس نماز کے وقت وہ سویا رہ گیا تھا۔

999 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِيَاْخُذْ كُلُّ اِنْسَانٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهِ؛ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ، فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، وَصَلَّى الْغَدَاةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ، وَكَذٰلِكَ فِي خَبَرِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- یزید بن کیسان -- ابوحازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت پڑاؤ کیا۔ اور سو گئے' ہم اس وقت بیدار ہوئے جب سورج نکل آیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کے سر کو پکڑے' کیونکہ یہ ایک ایسی جگہ ہے' جہاں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا' تو ہم لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے پانی منگوایا' وضو کیا' پھر آپ نے دو رکعات (سنت) ادا کی' پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی تھیں' پھر آپ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

اسی طرح حسن نامی راوی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابُ اِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ اَيَّامَ حَيْضِهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا فَرَضَ الصَّلَاةَ فِي قَوْلِهِ (قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوا يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ) (ابراھیم: 31) وَفِي قَوْلِهِ (وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ) (البقرۃ: 43) عَلٰى بَعْضِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا عَلٰى جَمِيْعِهِمْ، اِذْ لَوْ كَانَ فَرْضُ الصَّلَاةِ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ فَرْضُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَائِضِ كَمَا هُوَ عَلٰى غَيْرِهَا، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَجْمَلَ اللّٰهُ فَرْضَهُ، وَوَلّٰى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَهُ عَنْهُ، فَاَعْلَمَ اَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ زَائِلٌ عَنِ الْمَرْاَةِ اَيَّامَ حَيْضِهَا

باب **410**: حیض والی عورت سے اس کے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کی فرضیت ساقط ہونا

اور اس بات کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں نماز کو فرض قرار دیا ہے۔

''میرے ان بندوں سے کہہ دو! جو ایمان لے آئے ہیں' وہ نماز قائم کریں''۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

''تم لوگ نماز قائم کرو''

تو اس سے مراد بعض اہل ایمان ہیں۔ تمام اہل ایمان مراد نہیں ہیں' کیونکہ اگر تمام اہل ایمان پر نماز فرض ہوتی' تو یہ حیض والی عورت پر بھی فرض ہوتی' جس طرح حیض والی عورت کے علاوہ پر فرض ہے' تو یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرض حکم کو ''مجمل'' طور پر بیان کیا ہے' اور اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وضاحت کرنے کا ذمہ دار بنایا ہے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: عورت سے اس کے حیض کے مخصوص ایام کے

دوران نماز کی فرضیت زائل ہو جاتی ہے۔

1000 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، اِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ جَزْلَةٌ: وَبِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِكَثْرَةِ اللَّعْنِ، وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيرَ، وَمَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ اَغْلَبَ لِذَوِي الْاَلْبَابِ وَذَوِي الرَّاْيِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ: مَا نُقْصَانُ عُقُولِنَا وَدِينِنَا؟ قَالَ: شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ، تَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ اَوِ الْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز بن محمد دراوردی -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں وعظ و نصیحت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! اہل جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ ایک سمجھدار خاتون نے عرض کی: اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکثرت لعنت کرنے کی وجہ سے اور شوہر کی ناشکری کرنے کی وجہ سے۔ میں نے ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی۔ جو عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہوتی ہے لیکن سمجھدار اور صاحب رائے مردوں کی عقل پر غالب آجاتی ہے۔ ایک خاتون نے عرض کی: ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے دو خواتین کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور تمہارے دین میں کمی حیض ہے۔ ایک عورت تین یا چار دن تک نماز ادا نہیں کر پاتی۔

بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ اِيجَابِ قَضَاءِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ حَيْضِهَا

باب **411**: حیض والی عورت کے حیض سے پاک ہو جانے کے بعد نماز کی قضا واجب ہونے کی نفی کا تذکرہ

1001 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، وَيَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ: اَتَقْضِي الْحَائِضُ لِلصَّلَاةِ؟ فَقَالَتْ: اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ قَالَتْ: وَذَكَرَتْ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ایوب -- ابوقلابہ اور یزید رشک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

معاذہ بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: حیض والی عورت نماز کی قضا کرے گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کیا تم حروریہ ہو۔ پہلے کسی عورت کو حیض آیا کرتا تھا تو اسے تو قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا۔

بَابُ اَمْرِ الصِّبْيَانِ بِالصَّلَاةِ وَضَرْبِهِمْ عَلٰى تَرْكِهَا قَبْلَ الْبُلُوْغِ كَيْ يَعْتَادُوْا بِهَا

باب 412: بچوں کو بالغ ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا حکم دینا اور نماز نہ پڑھنے پر ان کی پٹائی کرنا تاکہ وہ نماز کے عادی بن جائیں

1002 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، وَهٰذَا حَدِيْثُ عَلِيٍّ ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر اور عبدالجبار بن علاء اور ابن عبدالحکم-- حرملہ بن عبدالعزیز (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بچہ جب سات سال کا ہو جائے' تو اسے نماز کی تعلیم دو اور جب وہ دس سال کا ہو جائے تو نماز (نہ پڑھنے پر) اس کی پٹائی کرو''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ الصِّبْيَانِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ عَلٰى غَيْرِ الْاِيْجَابِ

باب 413: اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: بالغ ہونے سے پہلے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دینا واجب نہیں ہے

1003 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

1003- واخرجه أبو داؤد 4401 في الحدود: باب في المجنون يسرق او يصيب حدًا، والنسائي في الرجم من الكبرى كما في التحفة 7/413، والدارقطني 3/138-139، والبيهقي 8/264 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/258 و2/59، ووافقه الذهبي. واخرجه أبو داؤد 4399 و 4400، والبيهقي 8/264، والحاكم 4/389 من طريقين عن الأعمش، به. ولم يصرح برفعه. واخرجه احمد 1/154 و158، وابو داؤد 4402، والنسائي في الرجم كما في التحفة 7/367، والطيالسي، والبيهقي 8/264-265 من طرق عن عطاء بن السائب، عن أبي ظبيان، عن علي مرفوعًا. واخرجه النسائي من طريق إسرائيل، عن أبي حصين، عن ابي ظبيان، عن علي موقوفًا عليه. واخرجه الترمذي 1423، والنسائي في الرجم كما في التحفة 7/360، وأحمد 1/116 و118، والبيهقي 8/265، من طريقين، عن الحسن البصري عن علي مرفوعًا. واخرجه أبو داؤد 4403، والبيهقي 6/57 و7/359 من طريق خالد الحذاء، عن أبي الضحى، عن علي رفعه،

متنِ حدیث: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِیْ فُلَانٍ، قَدْ زَنَتْ، اَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَرَجَعَهَا عَلِيٌّ، وَقَالَ لِعُمَرَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: تَرْجُمُ هٰذِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَوَ مَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ قَالَ: صَدَقْتَ، فَخَلّٰى عَنْهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ اور محمد بن عبداللہ بن عبدحکم -- ابن وہب -- جریر بن حازم -- سلیمان بن مہران -- ابوظبیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بنوفلاں سے تعلق رکھنے والی ایک پاگل عورت کے پاس سے گزرے جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ اس عورت کو سنگسار کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ ایسا پاگل شخص جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو سویا ہوا شخص' جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا۔ بچہ' جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' آپ نے سچ کہا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الصَّلاةِ عَلَى الْبُسُطِ

(ابواب کا مجموعہ) بچھونوں پر نماز ادا کرنا

بَابُ الصَّلاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

باب 414: چٹائی پر نماز ادا کرنا

1004 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابومعاویہ -- اعمش -- ابوسفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا کی ہے۔

بَابُ الصَّلاةِ عَلَى الْبِسَاطِ اِنْ كَانَ زَمْعَةُ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِه

باب 415: بچھونے پر نماز ادا کرنا بشرطیکہ زمعہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا جائز ہو

1005 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا زَمْعَةُ، ح وَثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، انا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1004 – أخرجه الترمذي (332) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الحصير، عن نصر بن علي، بهذا الإسناد. ولفظه عنده "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلى على حصير." وأخرجه مسلم (519) (284) في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، من طريقين عن عيسى بن يونس، به –بلفظ المؤلف وزاد: ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحًا به. وأخرجه برقم (661) في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير، عن إسحاق بن إبراهيم، عن عيسى بن يونس – بقصة الصلاة على الحصير. وأخرجه أحمد 3/59، ومسلم (519) (285)، و (661)، وابن ماجه (1029) في إقامة الصلاة: باب الصلاة على الخمرة، وابن خزيمة (1004)، والبيهقي 2/421 من طرق عن الأعمش، به – لفظ مسلم كلفظ المؤلف، ولفظ البقية كالترمذي.

1005 – أخرجه الترمذي (331) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الخمرة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال: حديث ابن عباس حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/232 و273، وابن خزيمة (1005)، والبيهقي 2/436–437 من طريق زمعة بن صالح، عن سلمة بن وهرام، عن عكرمة.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی بِسَاطٍ

توضیح روایت: وَقَالَ نَصْرٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ: صَلّٰی ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰی بِسَاطٍ، وَقَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بِسَاطٍ.

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِی الْقَلْبِ مِنْ زَمْعَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--بندار--ابوعامر--زمعہ

(یہاں تحویلِ سند ہے)--نصر بن علی--ابواحمد--زمعہ--سلمہ بن وہرام--عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھونے پر نماز ادا کی ہے۔

نصر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بچھونے پر نماز ادا کی اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بچھونے پر نماز ادا کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے ذہن میں زمعہ نامی راوی کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَی الْفِرَاءِ الْمَدْبُوْغَةِ

باب 416: دباغت شدہ پوستین پر نماز ادا کرنا

1006 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَبِشْرُ بْنُ اٰدَمَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ، ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْحَصِیْرِ، وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوْغَةِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُوْ عَوْنٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--بندار اور بشر بن آدم--ابواحمد زبیری--یونس بن حارث--ابوعون--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی اور دباغت شدہ پوستین پر نماز ادا کرلیتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوعون نامی راوی محمد بن عبیداللہ ثقفی ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَی الْخُمْرَةِ

باب 417: کھجور سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز ادا کرنا

1007 - سندِ حدیث: نَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی، ثَنَا جَرِیْرٌ، ح وَثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْیَانُ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا یَحْیَی بْنُ حَكِیْمٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ.

هٰذَا حَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

توضیح روایت: وَقَالَ يُوْسُفُ: يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَةٍ لَهٗ قَدْ بُسِطَتْ فِيْ مَسْجِدِهٖ، وَاَنَا نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَ ثَوْبُهٗ ثَوْبِيْ، وَاَنَا حَائِضٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- سعید بن عبدالرحمٰن -- سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- یحییٰ -- شعبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یحییٰ بن حکیم -- ابوداؤد -- شعبہ -- ابواسحاق شیبانی -- عبداللہ بن شداد بن ہاد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ سعید بن عبدالرحمٰن نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔ یوسف نامی راوی بیان کرتے ہیں (سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز ادا کرتے تھے' جو آپ کی نماز کی جگہ پر بچھا دی جاتی تھی' جبکہ میں آپ کے پہلو میں سوئی ہوئی ہوتی تھی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو آپ کا کپڑا میرے کپڑے کے ساتھ لگ جاتا تھا' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

1008 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِيْ ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- اسماعیل بن علیہ -- عاصم -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ وَالْخِيَارِ لِلْمُصَلِّيْ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِيْهِمَا وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، كَيْ لَا يُؤْذِيَ بِهِمَا غَيْرَهٗ

باب **418**: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا' نمازی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے یا انہیں اتار کر نماز ادا کرے اور انہیں اپنے پاؤں کے درمیان میں رکھ لے' تا کہ ان کی وجہ سے کسی دوسرے کو تکلیف نہ ہو

1009 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عِيَاضُ عَبْدُ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ نَعْلَيْهِ، اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَلَا يُؤْذِ بِهِمَا غَيْرَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ--ابن وہب--عیاض عبداللہ قرشی اور دیگر حضرات سعید بن ابوسعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ جوتے پہن لے۔ یا انہیں اتار کر دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے۔ ان جوتوں کی وجہ سے کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے''۔

1010 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ، وَثَنَا يَعْقُوْبُ اَيْضًا ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ، وَهُوَ اَبُوْ مَسْلَمَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبدالاعلیٰ--یزید بن زریع--ابومسلمہ

(یہاں تحویلِ سند ہے)--یعقوب بن ابراہیم--بشر بن مفضل--ابومسلمہ--یعقوب--ابن علیہ--سعید بن یزید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--عبدالرحمٰن بن مہدی--شعبہ--ابومسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابومسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1011 - سندِ حدیث: نَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ، وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ ارْفَعِيْ عَنَّا حَصِيْرَكِ هٰذَا، فَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ يَفْتِنُ النَّاسَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--فضل بن سہل--عثمان بن عمر--یونس--ابن شہاب زہری--عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

1009- اخرجه الحاكم 1/259 من طريق بحر بن نصر الخولاني، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. واخرجه عبد الرزاق "1519" من طريق عبد بن زياد بن سمعان، اخبرني سعيد المقبري، به. وانظر ما قبله و "2187" و "2188".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اپنی چٹائی میرے پاس سے اٹھالو۔ مجھے یہ اندیشہ ہے۔ یہ لوگوں کو آزمائش کا شکار کر دے گی۔

1012 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى خُمْرَةٍ،

اختلافِ روایت: وَقَالَ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ وَيَسْجُدُ عَلَيْهَا

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: میں مسلسل یہ بات سنتا رہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کرتے تھے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کرتے تھے' اور آپ اس پر سجدہ کر لیتے تھے۔

1013 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، انا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ، لَا يَدَعُهَا فِيْ سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ.

توضیحِ روایت: هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ الْمُخَرِّمِيُّ مَرْفُوْعًا، فَاِنْ كَانَ حَفِظَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَرَفَعَهُ فَهٰذَا خَبَرٌ غَرِيْبٌ، كَذٰلِكَ خَبَرُ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ غَرِيْبٌ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن مبارک مخرمی -- معلّٰی بن منصور -- عبدالوارث -- ایوب -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ سفر یا حضر کے دوران کسی حالت میں بھی اسے چھوڑتے نہیں تھے۔

مخرمی نامی نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اگر انہیں اس کی سند یاد ہے' اور انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تو یہ روایت غریب ہے۔ اسی طرح یونس نے زہری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی غریب ہے۔

بَابُ وَضْعِ الْمُصَلِّيْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا خَلَعَهُمَا،

إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلٍّ، فَيَكُوْنُ نَعْلَاهُ عَنْ يَمِيْنِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ

باب 419: جب نمازی جوتے اتار دے تو وہ انہیں اپنے بائیں طرف رکھے

بشرطیکہ اس کے بائیں طرف کوئی نمازی موجود نہ ہو (کیوں کہ اگر بائیں طرف کوئی نمازی موجود ہوا تو بائیں طرف جوتے رکھنے کی صورت میں) اس نمازی کے دائیں طرف جوتے ہو جائیں گے جو (جوتے اتارنے والے کے) بائیں طرف ہوں گے۔

1014 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَقِرَاءَتُهُ عَلٰى بُنْدَارٍ، وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ، نَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ وَاضِعًا نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور بندار روایت کرتے ہیں اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) دورقی کے نقل کردہ ہیں --- یحییٰ --- ابن جریج --- محمد بن عباد بن جعفر --- عبداللہ بن سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنے جوتے اپنے بائیں طرف رکھ کر نماز ادا کی تھی۔

1015 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ:

متنِ حدیث: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَصَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- بندار --- عثمان بن عمر --- ابن جریج --- محمد بن عباد بن جعفر --- ابوسلمہ بن سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ فتح مکہ کے دن آپ نے نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے جوتے اتارے اور اپنے بائیں طرف رکھ لئے۔

بَابُ ذِكْرِ الزَّجْرِ عَنْ وَضْعِ الْمُصَلِّيْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

إِذَا كَانَ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلٍّ، يَكُوْنُ النَّعْلَانِ عَنْ يَمِيْنِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ

باب **420**: نمازی کے لئے اس بات کی ممانعت کہ وہ اپنے جوتے بائیں طرف رکھے

اگر اس کے بائیں طرف کوئی دوسرا نمازی موجود ہوتا ہے تو اس صورت میں یہ جوتے آدمی کے بائیں طرف موجود نمازی کے دائیں طرف ہو جائیں گے۔

1016 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ إِلَّا أَنْ لَّا يَكُوْنَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ، وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ.

توضیح روایت: وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: وَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِلَّا أَنْ لَّا يَكُوْنَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْيَمِيْنَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عثمان بن عمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عثمان بن عمر -- ابو عامر -- عبدالرحمن بن قیس -- یوسف بن ماہک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنے جوتے اپنے دائیں طرف یا بائیں طرف نہ رکھے البتہ اگر اس کے بائیں طرف کوئی شخص موجود نہ ہو تو (بائیں طرف رکھ سکتا ہے) اسے دونوں جوتے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لینے چاہئیں''۔

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''وہ شخص اپنے بائیں طرف جوتے نہ رکھے''۔ (البتہ کوئی شخص نہ ہو تو وہ رکھ سکتا ہے) یہاں راوی نے دائیں طرف کا تذکرہ نہیں کیا۔

1016- وأخرجه أبو داود (654) في الصلاة: باب المصلي إذا خلع نعليه أين يضعهما، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/432، والبغوي في "شرح السنة" (302)، عن الحسن بن علي، وأخرجه الحاكم 1/259 ومن طريقه البيهقي 2/432 أيضا من طريق الحسن بن مكرم، وابن خزيمة (1016) أيضا عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، ثلاثتهم عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد وتقدم برقم (2182) من طريق سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة، وبرقم (2183) و (2187) من طريق سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

بَابُ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ وَقَدْ اَصَابَهُمَا قَذَرٌ لَا يَعْلَمُ بِهِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُصَلِّيَ اِذَا صَلّٰى فِيْ نَعْلٍ وَثَوْبٍ طَاهِرٍ عِنْدَهُ، ثُمَّ بَانَ عِنْدَهُ اَنَّ النَّعْلَ اَوِ الثَّوْبَ كَانَ غَيْرَ طَاهِرٍ، اَنَّ مَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِهِ جَائِزٌ عَنْهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَتُهُ، اِذِ الْمَرْءُ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ عِنْدَهُ، لَا فِي الْمُغَيَّبِ عِنْدَ اللّٰهِ

باب 421: اگر کوئی نمازی جوتے پہن کر نماز ادا کرتا ہے اور ان پر کوئی گندگی لگی ہوتی ہے

جس کے بارے میں نمازی کو پتہ نہیں چلتا اور اس بات کی دلیل کہ جب نمازی کوئی ایسا جوتا یا کپڑا پہن کر نماز ادا کرے جو اس کے نزدیک پاک ہو پھر بعد میں یہ بات واضح ہو کہ وہ جوتا یا کپڑے پاک نہیں تھے تو اس نمازی کی جتنی نماز گزر چکی تھی وہ اس کی طرف سے جائز ہوگی اور اس نماز کا دوہرانا اس پر لازم نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسے کپڑے میں نماز ادا کرے جو اس کے نزدیک پاک ہو۔ نمازی اس چیز کا پابند نہیں ہے جو غیب ہے اور جس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

1017 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، اَيْضًا ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ نُعَامَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ بِهِمَا خَبَثًا، فَاِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَهُ، فَلْيَنْظُرْ فِيْهِمَا خَبَثٌ فَلْيَمْسَحْهُمَا بِالْاَرْضِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ،

توضیح روایت: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْوَلِيْدِ فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا، اَوْ اَذًى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- یزید -- ابن ہارون -- حماد بن سلمہ

(یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن یحییٰ -- ابوولید -- حماد بن سلمہ

1017 - واخرجه ابن أبي شيبة 2/417، والطيالسي "2154"، واحمد 3/20 و92، وابو داؤد "650" في الصلاة: باب الصلاة في النعل، والدارمي 1/320، والبيهقي 2/431، وابو يعلى "1194"، وابن خزيمة "1017" ايضا، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. "وما وقع في بعض النسخ أبي داؤد انه حماد بن زيد، فهو خطا من الناسخ." وصححه الحاكم 1/260 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "1516" عن معمر، عن أيوب، عن رجل حدثه عن أبي سعيد الخدري ...

(یہاں تحویلِ سند ہے) --- محمد بن یحییٰ --- ابونعمان --- حماد بن سلمہ --- ابونعامہ --- ابونضرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتارے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے تو انہوں نے بتایا: ان دونوں جوتوں پر گندگی لگی ہوئی ہے تو جب کوئی شخص مسجد میں آئے۔ تو وہ اپنے جوتے کو الٹا کر کے دیکھ لے۔ اگر اس میں اسے کوئی گندگی لگی ہوئی نظر آتی ہے تو اسے زمین کے ذریعے صاف کر لے اور پھر اس جوتے میں نماز ادا کر لے۔

روایت کے یہ الفاظ یزید بن ہارون کے نقل کردہ ہیں۔

محمد بن یحییٰ نے ابوولید کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے بتایا ہے ان جوتوں میں گندگی یا نجاست لگی ہوئی ہے۔ (یہ شک راوی کو ہے)

بَابُ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِي الْحَدَثِ، وَالْاَمْرِ بِالْمُضِيِّ فِيْ صَلَاتِهٖ

وَتَرْكِ الِانْصِرَافِ عَنِ الصَّلَاةِ اِذَا خُيِّلَ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ فِيْهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنْ يَّقِيْنَ الطَّهَارَةِ لَا يَزُوْلُ اِلَّا بِيَقِيْنِ حَدَثٍ وَاَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَفْسُدُ بِالشَّكِّ فِي الْحَدَثِ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ الْمُصَلِّيْ بِالْحَدَثِ

باب 422: وہ نمازی جسے وضوٹوٹنے کے بارے میں شک لاحق ہو جائے تو اسے یہ حکم ہے کہ وہ نماز کو جاری رکھے

اور نماز ختم نہ کرے۔ جب اسے یہ خیال آتا ہے کہ اسے نماز کے دوران حدث لاحق ہو گیا ہے

اور اس بات کی دلیل کہ طہارت کا یقین صرف اسی وقت زائل ہوگا' جب طہارت ختم ہونے کا یقین ہو اور حدث کے بارے میں شک لاحق ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی' جب تک نمازی کو حدث لاحق ہونے کا یقین نہ ہو۔

1018 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، اَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا، اَوْ يَجِدَ رِيحًا

1018- أخرجه ابن ماجه "1222" في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أحدث في الصلاة كيف ينصرف، والدارقطني 1/ 157 من طريق عمر بن شبة، بهذا الإسناد، وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة: إسناده صحيح رجاله ثقات. وأخرجه أبو داؤد "1114" في الصلاة: باب استئذان المحدث الإمام، والدارقطني 1/ 158 من طريق ابن جريج، أخبرني هشام، به، وصححه الحاكم 1/ 184 على شرطهما، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ماجه بإثر الحديث "1222" من طريق عمر بن قيس -وهو ضعيف- والدارقطني 1/ 158 من طريق محمد بن بشر العبدي، كلاهما عن هشام، به.

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- زہری -- عباد بن تمیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور وہ کسی چیز کو محسوس کرتا ہے (کہ شاید اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس وقت تک نماز کو ختم نہ کرے جب تک کہ وہ ہوا خارج ہونے کی آواز نہیں سنتا یا بو محسوس نہیں کرتا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالِانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا اَحْدَثَ الْمُصَلِّي فِيهَا

وَوَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْاَنْفِ كَيْ يَتَوَهَّمَ النَّاسُ اَنَّهُ رَاعِفٌ لَا مُحْدِثٌ حَدَثًا مِنْ دُبُرٍ

باب 423: جب نمازی کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو اسے نماز چھوڑ کر جانے کا حکم ہے

وہ اپنا ہاتھ ناک پر رکھ لے گا تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ شاید اس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ شرم گاہ کی طرف سے اسے کوئی حدث لاحق ہوا ہے۔

1019 - سندِ حدیث: نَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الْبِرْبَانِيُّ، نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى اَنْفِهِ وَلْيَنْصَرِفْ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حفص بن عمرو بربانی -- عمر بن علی -- ہشام بن عروہ -- حضرت انس رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: "جب کسی شخص کو حدث لاحق ہو جائے اور وہ اس وقت نماز ادا کر رہا ہو تو اسے اپنا ہاتھ اپنے ناک پر رکھ دینا چاہئے اور واپس چلے جانا چاہئے"۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

ابواب کا مجموعہ: نماز میں سہو کا لاحق ہونا

بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِيْ صَلَاتِهٖ

وَالْاَمْرِ بِاَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى، قَدْ يَحْسَبُ كَثِيْرٌ مِمَّنْ لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ وَالْمُجْمَلِ، وَلَا يَفْهَمُ الْمُخْتَصَرَ وَالْمُتَقَصَّى مِنَ الْاَخْبَارِ، اَنَّ الشَّاكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ جَائِزٌ لَهٗ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلَى الشَّكِّ بَعْدَ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب **424**: ایسے نمازی کا تذکرہ جسے اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے

اور اسے اس بات کا حکم ہے کہ وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔ یہ حکم ایک مختصر روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو تفصیلی نہیں ہے۔ ایسے بہت سارے لوگ جو "مفصل" اور "مجمل" کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے ہیں' وہ یہ گمان کرتے ہیں اور جو لوگ مختصر اور تفصیلی روایت کا فہم نہیں رکھتے ہیں۔ وہ یہ گمان کرتے ہیں' اپنی نماز کے بارے میں شک کا شکار ہونے والے شخص کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرنے کے بعد شک کی بنیاد پر اپنی نماز کو ختم کر دے۔

1020 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ سَعِيْدٌ: ثنا، وَقَالَ عَلِيٌّ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ

حدیثِ دیگر: وَهٰكَذَا مَعْنٰى خَبَرِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا، اَوْ اَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور علی بن خشرم-- ابن عیینہ-- زہری

(یہاں تحویلِ سند ہے)--عمرو بن علی--ابو عاصم--ابن جریج--ابن شہاب
(یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--عثمان بن عمر--ابن ابوذئب--ابن شہاب زہری کے حوالے سے محمد بن رافع--ابن ابوفدیک--ابن ابوذئب--ابن شہاب زہری--ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے' جب وہ آدمی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اس کی نماز کو اس کے لئے مشتبہ کر دیتا ہے یعنی آدمی کو یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے' تو جس شخص کو ایسی صورتحال درپیش ہو' تو وہ نماز کے آخر میں جب بیٹھا ہوا ہو' تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے''۔

روایت کا یہ مفہوم یحییٰ بن ابوکثیر اور محمد بن عمرو کی ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ اس روایت کی مانند ہے' جس میں آپ کے یہ الفاظ ہیں:
''یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اسے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار رکعات ادا کی ہیں' تو اسے بیٹھ کر دو سجدے کر لینے چاہئیں''۔

1021 - حدیث دیگر: وَفِی خَبَرِ عِیَاضٍ، عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَهَا فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

عیاض نامی راوی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔
''جب کسی کو سہو ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے''۔

1022 - حدیثِ دیگر: وَفِی خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمُعَاوِیَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَكَّ فِیْ صَلَاتِهٖ، فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ بِاَسَانِیْدِهَا فِیْ کِتَابِ الْکَبِیْرِ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ مُخْتَصَرَةٌ غَیْرُ مُتَقَصَّاةٍ

عبداللہ بن جعفر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو دو مرتبہ سجدہ کر لے''۔
میں نے یہ تمام روایات ان کی اسانید کے ساتھ ''کتاب کبیر'' میں نقل کر دی ہیں اور یہاں روایت کے یہ الفاظ مختصر ہیں۔ تفصیلی نہیں ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰی فِی الْمُصَلِّیْ شَكَّ فِیْ صَلَاتِهٖ

وَالْاَمْرِ بِالْبِنَاءِ عَلَی الْاَقَلِّ مِمَّا یَشُكُّ فِیْهِ الْمُصَلِّی، وَالدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ الشَّاكَّ فِیْ صَلَاتِهٖ بِسَجْدَتَیِ السَّهْوِ بَعْدَمَا یَبْنِیْ عَلَی الْاَقَلِّ، فَیُتِمُّ صَلَاتَهٗ عَلٰی یَقِیْنٍ اِذَا لَمْ

يَكُنْ لَهُ تَحَرٍّ

باب 425: اس روایت کا تذکرہ جوایسے نمازی کے بارے میں وضاحت کرتی ہے

جسے اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے اور اس کو اس بات کا حکم ہے کہ وہ کم تر مقدار کے اوپر بناء قائم کرے جس پر اسے شک لاحق ہوا ہے اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران شک کا شکار ہونے والے شخص کو دو مرتبہ سجدہ سہو کرنے کا حکم اس وقت دیا ہے جب وہ کم ترین مقدار پر بناء قائم کرتا ہے اور یقین کی بنیاد پر اپنی نماز کو مکمل کر لیتا ہے اگر وہ تحری نہیں کرتا۔

1023 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنِ سَعِيدِ الْاَشَجُّ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهٖ وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب اور عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد -- ابن عجلان -- زید بن اسلم -- عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ شک کو ایک طرف کرے اور یقین پر بنیاد قائم کرے۔ جب اسے نماز مکمل ہو جانے کا یقین ہو تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے اگر اس کی نماز مکمل ہو گئی تو وہ ایک رکعت اور دو سجدے نفل شمار ہوں گے۔ اگر اس کی نماز نامکمل ہو گئی تو یہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يَسْجُدُهُمَا الشَّاكُّ فِیْ صَلَاتِهٖ اِذَا بَنٰى عَلَى الْيَقِينِ فَيَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدَ السَّلَامِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِیْ جَمِيعِ الْاَحْوَالِ تَكُوْنَانِ بَعْدَ السَّلَامِ

1023- اخرجه ابو داؤد (1024)، وابن ماجه (1210) فی إقامة الصلاة: باب فيمن شك فی صلاته فرجع إلى اليقين، من طريق محمد بن العلاء، وابن ابی شيبة 2/25 كلاهما (محمد بن العلاء وابن ابی شيبة) عن أبی خالد الأحمر، به. وصححه ابن خزيمة (1023). واخرجه النسائی 3/27، والطحاوی 1/433 من طريقين عن محمد بن عجلان، به. وصححه ابن خزيمة (1024).

باب 426: اس بات کا بیان: یہ دو سجدے جنہیں نماز میں شک کا شکار ہونے والے شخص نے کیا ہے
اگر ان کی بنیاد یقین پر ہو تو آدمی سلام پھیرنے سے پہلے یہ دو سجدے کرے گا۔ سلام پھیرنے کے بعد نہیں کرے گا
یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: ہر صورت میں سجدۂ سہو سلام پھیرنے کے بعد ہی ہوگا۔

1024 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ، ح وَثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي هِشَامٌ وَّهُوَ ابْنُ سَعْدٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ، وَهٰذَا، حَدِيثُ الرَّبِيعِ، وَهُوَ اَحْسَنُهُمْ سِيَاقًا لِلْحَدِيثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى وَاحِدَةً اَمِ اثْنَتَيْنِ اَمْ ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُتِمَّ مَا شَكَّ فِيهِ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَاقِصَةً فَقَدْ اَتَمَّهَا، وَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ، وَاِنْ كَانَ اَتَمَّ صَلَاتَهُ فَالرَّكْعَةُ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن مثنی -- یحییٰ بن محمد بن قیس مدنی -- زید بن اسلم کے حوالے سے
(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب ابن لیث -- لیث -- محمد بن عجلان -- زید بن اسلم کے حوالے سے
(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- یزید بن ہارون -- ماجشون عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ -- زید بن اسلم کے حوالے سے (نقل کرتے ہیں)
(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- ہشام بن سعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)
زید بن اسلم نے انہیں حدیث بیان کی -- عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں:
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں؟ ایک یا دو تین یا چار تو جس کے بارے میں اسے شک ہو۔ اس حساب سے نماز کو مکمل کرے۔ اور پھر جب وہ (تشہد) میں بیٹھا ہوا ہو تو وہ دو مرتبہ سجدہ کرے اگر اس کی نماز ناقص تھی تو یہ (رکعت) اسے مکمل کر دے گی۔ اور یہ دو سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث بن جائیں گے اور اگر اس نے نماز مکمل کر لی تھی تو ایک رکعت اور دو سجدے اس کے لئے نفل بن جائیں گے۔

1025 - توضیح روایت: ثَنَا بِهِ الرَّبِيعُ مَرَّةً اُخْرٰى مِنْ كِتَابِهِ، وَقَالَ: فَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ السَّلَامِ
وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى، وَالدَّوْرَقِيُّ، وَيُوْنُسُ:

إِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِيْ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ،

ثُمَّ بَاقِي حَدِيْثِهِمْ مِثْلُ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ.

توضیح مصنف: قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ عِنْدِيْ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ اِذَا كَانَ مَالُهُ غَائِبًا عَنْهُ، فَاَخْرَجَ زَكَاتَهُ وَاَوْصَلَهَا اِلٰى اَهْلِ سُهْمَانَ الصَّدَقَةِ، نَاوِيًا اِنْ كَانَ مَالُهُ سَالِمًا فَهِيَ زَكَاتُهُ، وَاِنْ كَانَ مَالُهُ مُسْتَهْلَكًا فَهُوَ تَطَوُّعٌ، ثُمَّ بَانَ عِنْدَهُ وَصَحَّ اَنَّ مَالَهُ كَانَ سَالِمًا، اَنَّ مَالَهُ الَّذِيْ اَوْصَلَهُ اِلٰى اَهْلِ سُهْمَانَ الصَّدَقَةِ كَانَ جَائِزًا عَنْهُ فِي الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوضَةِ فِيْ مَالِهِ الْغَائِبِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ عَنِ الْمُصَلِّيْ هٰذِهِ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ صَلَّاهَا بِاِحْدَى اثْنَتَيْنِ، اِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ الَّتِيْ صَلَّاهَا ثَلَاثًا، فَهٰذِهِ الرَّكْعَةُ رَابِعَةٌ الَّتِيْ هِيَ فَرْضٌ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً فَهٰذِهِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةٌ، فَقَدْ اَجْزَتْ عَنْهُ هٰذِهِ الرَّكْعَةُ مِنَ الْفَرِيْضَةِ، وَهُوَ اِنَّمَا صَلَّاهَا عَلٰى اَنَّهَا فَرِيْضَةٌ اَوْ نَافِلَةٌ

❀❀ یہ روایت ربیع نامی راوی نے ایک مرتبہ اپنی کتاب کے حوالے سے ہمیں بیان کی تھی۔ جس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

"تو اسے جس پر یقین ہو اس پر بناء قائم کرے اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کرلے"۔

جبکہ ابوموسیٰ اور دورقی اور یونس نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات نماز ادا کی ہیں؟ یا چار رکعات ادا کی ہیں؟ تو وہ ایک رکعت ادا کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے"۔

پھر ان راویوں کی باقی حدیث ربیع کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

(کتاب کے راوی کہتے ہیں:) امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سے فرمایا: میرے نزدیک اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب مال والا شخص کا مال اس کے پاس نہ ہو۔ اور پھر وہ اپنی زکوٰۃ نکال کر زکوٰۃ کے مستحق لوگوں تک پہنچا دے اور نیت یہ کرے کہ اگر اس کا مال سلامت ہوا تو یہ اس کی زکوٰۃ ہوگی اور اگر اس کا مال ہلاک ہوا تو یہ اس کی طرف سے نفلی صدقہ ہو جائے گا' پھر اس کے سامنے یہ بات واضح ہو اور درست ہو کہ اس کا مال سالم تھا۔ اور یہ اس کا وہ مال ہے' جس کے بارے میں اس نے زکوٰۃ کے مستحقین تک زکوٰۃ پہنچا دی تھی۔ تو اپنے غائب شدہ مال میں لازم ہونے والی فرض زکوٰۃ کے حوالے سے ایسا کرنا' اس شخص کی طرف سے جائز ہوگا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کے لئے اس رکعت کو اس کے بارے میں جائز قرار دیا ہے' جس کی دو میں سے کوئی ممکنہ صورت ہو سکتی ہے' اس کی ادا کی گئی نماز تین رکعات تھی تو یہ چوتھی رکعت بن جائے گی' جس کو ادا کرنا فرض ہے' لیکن اگر اس کی نماز پہلے مکمل تھی' تو یہ رکعت نفل شمار ہوگی۔ تو یہ رکعت اس شخص کی طرف سے فرض کے طور پر بھی جائز ہوگی۔ حالانکہ اس نے یہ رکعت ایسی حالت میں پڑھی ہے کہ یہ فرض بھی ہو سکتی ہے۔ اور نفل بھی ہو سکتی ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ رُكُوعِ هٰذِهِ الرَّكْعَةِ وَسُجُودِهَا الَّتِي يُصَلِّيهَا لِتَمَامِ صَلَاتِهِ أَوْ نَافِلَتِهِ

باب 427: آدمی اپنی نماز یا نفل کو مکمل کرنے کے لئے جو رکعت ادا کرتا ہے اس کے رکوع اور سجدے کو اچھے طریقے سے کرنے کا حکم ہے

1026 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَخِي، ح وَثَنَا مُحَمَّدٌ، أَيْضًا ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى، ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَةً يُحْسِنُ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: وَجَدْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فِي كِتَابِ أَيُّوبَ مَوْقُوفًا.

توضیح راوی: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخُو عَاصِمٍ وَوَاقِدٍ، وَهُوَ أَكْبَرُهُمْ. قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ سَعِيدٍ الدَّارِمِيَّ يَقُولُ: عَاصِمٌ، وَعُمَرُ، وَزَيْدٌ، وَوَاقِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَفَرْقَدٌ، هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ إِخْوَةٌ، وَعَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ لَنَا الدَّارِمِيُّ هٰذَا فِي عَقِبِ خَبَرِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --اسماعیل بن ابواویس --اپنے بھائی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد --ایوب بن سلیمان --ابوبکر بن ابواویس --سلیمان بن بلال --عمر بن محمد بن زید --سالم بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ پتہ نہ چل پائے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تین یا چار رکعات؟ تو اسے ایک رکعت ادا کر لینی چاہئے' جس میں وہ اچھی طرح سے رکوع اور سجدہ کرے اور نماز کے آخر میں دو مرتبہ سجدہ (سہو) کرے''۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ایوب کی کتاب میں یہ روایت دوسری جگہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر پائی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عمر بن محمد نامی راوی' عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن خطاب ہے' جو عاصم اور واقد کے بھائی ہیں اور یہ ان سے عمر میں بڑے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے احمد بن سعید دارمی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عاصم، عمرو، زید، واقد، ابوبکر اور فرقد' یہ

سب سب بھائی ہیں۔ان میں سے عاصم نامی راوی عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن خطاب ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام دارمی نے اس روایت کے بعد یہ بات ہمیں بیان کی تھی۔

1027 - وَالَّذِیْ حَدَّثَنَاهُ قَالَ: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ، اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْعُمَرِیُّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَا الْحَجَّاجُ يَخْطُبُ وَابْنُ عُمَرَ شَاهِدٌ وَّمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، اِذْ قَالَ الْحَجَّاجُ: ابْنُ الزُّبَيْرِ نَكَّسَ كِتَابَ اللّٰهِ نَكَّسَ اللّٰهُ قَلْبَهُ قَالَ: وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَقْبِلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ ذَاكَ لَيْسَ بِيَدِكَ وَلَا بِيَدِهِ، قَالَ: فَسَكَتَ الْحَجَّاجُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا وَكُلَّ مُسْلِمٍ وَاِيَّاكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ اَنْ تَعْقِلَ، فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَضْحَكُ، فَحَكَاهُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ: ثُمَّ وَثَبَ فَاَجْلَسَهُ ابْنَاهُ، فَقَالَ: دَعُوْنِیْ فَاِنِّیْ تَرَكْتُ الَّتِیْ فِيْهَا الْفَضْلُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ: كَذَبْتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اسحاق بن منصور -- عاصم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حجاج خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود تھے۔ان کے ساتھ ان کے دونوں صاحبزادے بھی موجود تھے جن میں سے ان کے ایک ان کے دائیں طرف موجود تھے اور دوسرا بائیں طرف تھا۔اسی دوران حجاج نے یہ کہا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اللہ کی کتاب کو الٹا دیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے دل کو الٹا دے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بالکل سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ بات نہ تمہارے بس میں ہے نہ اس کے بس میں ہے۔راوی کہتے ہیں: تو حجاج خاموش ہو گیا' پھر اس نے کہا: اے بزرگوار! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور ہر مسلمان کو آپ کو بھی یہ علم دیا ہے: آپ عقل سے کام لیں۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہنسنے لگے۔

راوی نے یہ روایت عاصم کے حوالے سے حبیب نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے' تو ان کے دونوں بیٹوں نے انہیں بٹھا دیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم مجھے چھوڑ دو۔ میں نے وہ بات ترک کر دی ہے' جس میں فضیلت تھی۔وہ بات یہ ہے کہ میں (حجاج سے) یہ کہتا: تم نے جھوٹ کہا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّیْ يَشُكُّ فِیْ صَلَاتِهٖ وَلَهٗ تَحَرٍّ، وَالْاَمْرِ بِالْبِنَاءِ عَلَی التَّحَرِّیْ اِذَا كَانَ قَلْبُهٗ اِلٰی اَحَدِ الْعَدَدَيْنِ اَمْيَلَ، وَكَانَ اَكْثَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ قَدْ صَلّٰی مَا الْقَلْبُ اِلَيْهِ اَمْيَلُ

باب **428**: اس نمازی کا تذکرہ' جو اپنی نماز کے بارے میں شک کا شکار ہو جاتا ہے اسے تحری کرنے کا حق حاصل ہے

اور اسے اس بات کا حکم ہے کہ وہ اپنی تحری کی بنیاد پر بناء قائم کرے' اگر اس کا دل دو میں سے کسی ایک تعداد کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے' اور اس کا غالب گمان یہ ہے کہ اس نے اتنی رکعات ادا کی ہیں' جس کی طرف اس کا ذہن مائل ہے۔

1028 - سند حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا: ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِى ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، وَيَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثَنَا مَنْصُوْرٌ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، اَيْضًا ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، اَيْضًا نَحْوَهُ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

متن حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ فِى الصَّلَاةِ اَوْ نَقَصَ مِنْهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدَثَ فِى الصَّلَاةِ شَىْءٌ؟ قَالَ: مَا ذَاكَ؟ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِىْ صَنَعَ، فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِى الصَّلَاةِ شَىْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ، وَلٰكِنِّىْ بَشَرٌ، اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِىْ، وَاَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمْ، وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: قَالَ ابْنُ مَهْدِيّ: فَسَاَلْتُ سُفْيَانَ عَنْهُ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ مَنْصُوْرٍ، وَلَا اَحْفَظُهٗ. وَلَمْ يَذْكُرْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ فِىْ حَدِيْثِهٖ: التَّحَرِّىْ، وَقَالَ: فَاَيُّكُمْ سَهَا فِىْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيُسَلِّمْ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ اِذَا بَنٰى عَلَى التَّحَرِّىْ سَجَدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَهٰكَذَا اَقُوْلُ وَاِذَا بَنٰى عَلَى الْاَقَلِّ سَجَدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ، عَلٰى خَبَرِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَلَا يَجُوْزُ عَلٰى اَصْلِىْ دَفْعُ اَحَدِ الْخَبَرَيْنِ بِالْاٰخَرِ، بَلْ يَجِبُ اسْتِعْمَالُ كُلِّ خَبَرٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ. وَالتَّحَرِّىْ هُوَ اَنْ يَّكُوْنَ قَلْبُ الْمُصَلِّىْ اِلٰى اَحَدِ الْعَدَدَيْنِ اَمْيَلَ، وَالْبِنَاءُ عَلَى الْاَقَلِّ مَسْاَلَةٌ غَيْرُ مَسْاَلَةِ التَّحَرِّىْ، فَيَجِبُ اسْتِعْمَالُ كِلَا الْخَبَرَيْنِ فِيْمَا رُوِىَ فِيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ اور زیاد بن ایوب -- جریر -- منصور

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن عبدہ -- فضیل ابن عیاض -- منصور

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ اور یعقوب دورقی -- عبدالعزیز بن عبدالصمد ابوعبدالصمد -- منصور

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- عبدالرحمٰن -- زائدہ -- منصور

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- ابوداؤد -- زائدہ -- منصور -- ابراہیم -- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

1028 – وأخرجه أحمد 1/419 و438، والحميدى (96)، والبخارى (671) فى الأيمان: باب إذا حنث ناسيًا فى الأيمان، ومسلم (572) (90) فى المساجد: باب السهو فى الصلاة والسجود له، وابن ماجه (1211) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن شك فى صلاته فتحرى الصواب، وأبو عوانة 2/201 و201–202 و202، والبيهقى 2/14–15 من طرق عن منصور، بهذا الإسناد مختصرًا ومطولًا. وانظر ما بعده.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے نماز میں کوئی اضافہ کیا' شاید کمی کردی' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ جو آپ نے کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کو موڑا اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو مرتبہ سجدہ کرلیا' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے دوران نیا حکم آیا ہوتا' تو میں تمہیں پہلے ہی بتادیتا' لیکن میں بھی ایک انسان ہوں' میں اسی طرح بھول جاتا ہوں۔ جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو' تو جب میں بھول جاؤں' تو تم لوگ مجھے یاد کروادیا کرو اور تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں کوئی شک ہو' تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورت درست ہونے کے زیادہ قریب ہے' پھر وہ اس کی بنیاد پر نماز کو مکمل کرلے' پھر وہ سلام پھیردے اور دو مرتبہ سجدہ کرلے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ کے نقل کردہ ہیں: انہوں نے عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابوموسیٰ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں نے سفیان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ روایت منصور کے حوالے سے سنی ہے' تاہم مجھے یہ یاد نہیں ہے۔

احمد بن عبدہ نامی راوی نے اپنی روایت میں تحری کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں سہو ہوجائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تو وہ سلام پھیردے اور دو مرتبہ سجدہ سہو کرلے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت میں یہ بات ہے کہ جب وہ شخص اپنی تحری کی بنیاد پر بنا قائم کرے گا' تو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے گا اور میں بھی یہی کہتا ہوں کہ جب وہ کم ترین مقدار پر بناء قائم کرے گا' تو سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کرلے گا' جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت سے یہ بات ثابت ہے' اور میرے اصول کے مطابق دو روایات میں سے کسی ایک کو دوسری کی وجہ سے پرے کرنا جائز نہیں ہے' بلکہ ان میں سے ہر ایک روایت کو اپنے مخصوص موقع محل پر استعمال کرنا واجب ہے' اور تحری کرنے میں نمازی کا دل' دو مختلف قسم کی تعداد میں سے ایک کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے' اور کم ترین مقدار پر بنا قائم کرنا ایک مسئلہ ہے' جو تحری کے مسئلے کے علاوہ ہے۔ یہ دونوں روایات جس طرح کی صورتحال کے بارے میں نقل کی گئی ہیں۔ (ان کے مطابق) ان پر عمل کرنا واجب ہوگا۔

بَابُ ذِكْرِ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ سَاهِيًا

وَالْمُضِيِّ فِي الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوَى الْمُصَلِّيْ قَائِمًا، وَإِيجَابِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلٰى فَاعِلِهِ

باب **429**: دو رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی بھول کر کھڑے ہو جانا

ایسا شخص جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ نماز کو جاری رکھے گا اس پر دو مرتبہ سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا

1029 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَحْيَى بِنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، وَهٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَهُوَ جَالِسٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- اعرج -- ابن بحینہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- مخزومی -- سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- ابن شہاب زہری اور یحییٰ بن سعید کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبدالجبار -- سفیان -- یحییٰ بن سعید -- عبدالرحمٰن اعرج -- ابن بحینہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں۔

1029 - أخرجه البخاری "1230" فی السهو: باب من يكبر فی سجدتی السهو، ومسلم "570" "86" فی المساجد: باب السهو فی الصلاة والسجود له، والترمذی "391" فی الصلاة: باب ما جاء فی سجدتی السهو قبل التسليم، كلهم عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد، ومن طريق البخاری أخرجه البغوی فی شرح السنة "758" وأخرجه النسائی 3/34 فی السهو: باب التكبير فی سجدتی السهو، عن ابی الطاهر بن السرح، والطحاوی 1/438، وابو عوانة 2/193 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، عن الليث بن سعد، وعمرو بن الحارث، ويونس بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك فی الموطأ 1/96 فی الصلاة: باب من قام بعد الإتمام أو فی الركعتين، عن الزهری، به، ومن طريقه أخرجه الشافعی فی المسند 1/99، وأحمد 5/345، والبخاری "1224" فی السهو: باب ما جاء فی السهو إذا قام من ركعتی الفريضة، ومسلم "570" "85" فی المساجد: باب السهو فی الصلاة والسجود له، وأبو داؤد "1034" فی الصلاة: باب من قام من ثنتين ولم يتشهد، والدارمی 1/352-353، وابو عوانة 2/193، والبيهقی 2/333-334 و343، والبغوی "757" وأخرجه عبد الرزاق "3449" و"3450"، وابن أبی شيبة 2/30، وأحمد 5/345 و346، والبخاری "829" فی الأذان: باب من لم ير التشهد الأول واجبًا لأن النبی صلى الله عليه وسلم قام من الركعتين ولم يرجع، و "6670" فی الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسيًا فی الأيمان، وأبو داؤد "1035" فی الصلاة: باب من قام من ثنتين ولم يتشهد، وابن ماجة "1206" فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيًا.

زہری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ دو رکعات کے بعد نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے۔ آپ بیٹھے نہیں تو سلام پھیرنے سے پہلے جب آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا"۔

1030 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا عَمِّي، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ، فَقَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَسُبِّحَ بِهٖ، فَمَضٰى حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا التَّسْلِيمُ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن -- اپنے چچا -- ابن ابوحازم -- ضحاک بن عثمان -- اعرج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز پڑھائی۔ تو آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے۔ سبحان اللہ بھی کہا گیا لیکن نبی اکرم ﷺ نے نماز جاری رکھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور صرف سلام پھیرنا باقی رہ گیا تھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے جب آپ بیٹھے تھے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الْمُصَلِّيَ اِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ فَاسْتَوٰى قَائِمًا ثُمَّ ذُكِّرَ بِتَسْبِيحِ اَنَّهُ نَاسٍ لِلْجُلُوسِ، اَنَّ عَلَيْهِ الْمُضِيَّ فِي صَلَاتِهٖ، تَرْكَ الرُّكُوعِ اِلَى الْجُلُوسِ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

باب **430**: اس بات کے بیان کا تذکرہ: جب نمازی دو رکعت کے بعد کھڑا ہو اور سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اسے لوگوں کے سبحان اللہ کہنے کی وجہ سے یاد آئے کہ وہ بیٹھنا بھول گیا ہے تو اب اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو جاری رکھے اور وہ دوبارہ (بیٹھنے کی طرف) واپس نہ جائے اور ایسے شخص پر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

1031 - سندِ حدیث: نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ح وَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

توضیحِ روایت: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ فِي حَدِيثِهٖ: فَسَبَّحْنَا بِهٖ، فَلَمَّا اعْتَدَلَ مَضٰى وَلَمْ يَرْجِعْ قَالَ الْفَضْلُ: فَسَبَّحُوا بِهٖ، فَمَضٰى وَلَمْ يَرْجِعْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--فضل بن یعقوب جزری--محمد بن ابوعدی--شعبہ--یحییٰ بن سعید (یہاں تحویلِ سند ہے)--یحییٰ بن حکیم--یزید بن ہارون--یحییٰ بن سعید--عبدالرحمٰن بن ہرمز (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔یحییٰ بن حکیم نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تو ہم نے سبحان اللہ کہا'' لیکن جب آپ سیدھے کھڑے ہوگئے' تو آپ نے نماز جاری رکھی۔آپ واپس (بیٹھنے کی طرف) نہیں گئے۔

فضل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جاری رکھی۔آپ بیٹھنے کی طرف واپس نہیں گئے۔

1032 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ نَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَسَبَّحُوا بِهِ، فَاسْتَتَمَّ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حِيْنَ انْصَرَفَ، ثُمَّ قَالَ: اَكُنْتُمْ تَرَوْنِيْ اَجْلِسُ، اِنَّمَا صَنَعْتُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ مَنِيعٍ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا اَظُنُّ اَبَا مُعَاوِيَةَ اِلَّا وَهِمَ فِيْ لَفْظِ هٰذَا الْاِسْنَادِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن منیع اور زیاد بن ایوب--ابومعاویہ--اسماعیل--قیس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ایک مرتبہ وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑے ہوگئے۔لوگوں نے سبحان اللہ بھی کہا لیکن انہوں نے اپنی نماز کو مکمل کرلیا' پھر نماز ختم ہونے پر انہوں نے دو مرتبہ سجدہ سہو کرلیا۔انہوں نے یہ بات بیان کی: کیا تم لوگ یہ سمجھ رہے تھے میں بیٹھ جاؤں؟ میں ویسا ہی کروں گا' جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔روایت کے یہ الفاظ ابن منیع نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابومعاویہ نامی راوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ اسے اس کی سند کے کچھ الفاظ میں وہم ہوا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِذَا نَسِيَ الْمُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ

باب 431: جب نمازی نماز میں سے کوئی چیز بھول جائے' تو اسے سجدۂ سہو کرنے کا حکم ہے

1033 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ، اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

توضیح روایت: هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ مُوْسَى: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ.

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الشَّيْخُ يَخْتَلِفُ اَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ اسْمِهِ. قَالَ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَهٰذَا الصَّحِيْحُ حَسَبُ عِلْمِي

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ --روح --ابن جریج --عبداللہ بن مسافع --مصعب بن شیبہ --عقبہ بن محمد بن حارث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنی نماز کے بارے میں کوئی چیز بھول جائے' تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کرلے''۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ روایت اسی طرح عتبہ بن محمد بن حارث کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس شے کے بارے میں ابن جریج کے شاگردوں نے اس نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ حجاج بن محمد اور عبدالرزاق نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عقبہ بن محمد سے منقول ہے' اور میرے علم کے مطابق یہی بات صحیح ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ اَوِ الْعِشَاءِ

وَاِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلٰى مَا قَدْ صَلَّى الْمُصَلِّيْ قَبْلَ تَسْلِيمِهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ السَّلَامَ سَاهِيًا قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا تُفْسِدُ الصَّلَاةَ

باب 432: ظہر' عصر یا عشاء کی نماز میں بھول کر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دینا

آدمی کے دو رکعت کے بعد بھول کر سلام پھیرنے سے پہلے نمازی نے جتنی نماز ادا کی تھی۔ اس پر بنا قائم کرنا مباح ہے' اور اس بات کی دلیل کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنا' نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے۔

1034 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، وَهٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى، فَسَهَا، فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ: مَا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَمَا نَسِيْتُ، فَقَالَ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ مَا رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ غَيْرُ اَبِيْ كُرَيْبٍ وَهٰذَا يَعْنِيْ بِشْرَ بْنَ خَالِدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء ہمدانی اور بشر بن خالد عسکری -- یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ

الفاظ) محمد بن علاء کے نقل کردہ ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابواسامہ--عبیداللہ بن عمر--نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔ آپ کو سہو لاحق ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے۔ یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ نماز مختصر ہوئی ہے' نہ ہی میں بھولا ہوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ایسا ہی ہے' جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے نماز ادا کی اور آپ نے دو مرتبہ سجدہ کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابواسامہ کے حوالے سے یہ روایت صرف ابوکریب نے اور اس راوی نے یعنی بشر بن خالد نے نقل کی ہے۔

بَابُ اِيجَابِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلَى الْمُسَلِّمِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ سَاهِيًا

وَالدَّلِيْلِ اَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ اِنَّمَا يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ

باب **433**: نماز مکمل کرنے سے پہلے ہی بھول کر سلام پھیرنے والے شخص پر سجدہ سہو کرنا لازم ہو جاتا ہے

اور اس بات کی دلیل کہ ان دو سجدوں کو نمازی سلام پھیرنے کے بعد کرے گا۔ اس سے پہلے نہیں کرے گا

1035- سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَسَنِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَاَتٰى خَشَبَةً مَعْرُوْضَةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ بِيَدَيْهِ عَلَيْهَا، كَاَنَّهُ غَضْبَانُ قَالَ: وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوْا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ

1035- أخرجه أحمد 2/234- 235، والنسائي 3/20، وابن ماجه "1214" في إقامة الصلاة: باب فيمن سلم من ثنتين أو ثلاث ساهيًا، وأبو داؤد "1011"، والدارمي 1/351، والبيهقي 2/354 من طرق عن ابن عون، به. وأخرجه البخاري "1229" و"6051"، وأبو داؤد "1011"، والطحاوي 1/444 و445، والبيهقي 2/346 و353 من طرق عن ابن سيرين، به.

طُوْلٌ، فَكَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَسِيتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ: اَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَجَاءَ فَصَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ قَالَ: فَكَانَ رُبَّمَا قَالُوا لَهُ: ثُمَّ سَلَّمَ، فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار--سفیان--ابن ابولبید--ابوسلمہ--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی--بشر بن مفضل--ابن عون--محمد بن سیرین--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--معاذ بن معاذ بن معاذ--ابن عون--محمد--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--حسین بن حسن--ابن عون

(یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--ابن ابوعدی--ابن عون--محمد--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے)--سعید بن عبدالرحمٰن--سفیان--ایوب--ابن سیرین--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے)--یعقوب دورقی--بشر بن مفضل--سلمہ--ابن علقمہ--محمد--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔ آپ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد میں رکھی گئی لکڑی کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اپنے ہاتھ اس طرح اس کے اوپر رکھ دیئے جیسے آپ غصے کے عالم میں ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر چلے گئے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہوگئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' لیکن ان دونوں نے ہیبت کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہیں کی۔ حاضرین میں ایک ایسے صاحب بھی تھے' جن کے ہاتھ کچھ لمبے تھے۔ انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ بھول گئے۔ یا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھولا نہیں ہوں اور نماز بھی مختصر نہیں ہوئی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ایسا ہی ہے' جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز ادا کی جو آپ نے چھوڑ دی تھی' پھر آپ نے سلام پھیرا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی' پھر آپ نے اپنے عام سجدوں سے زیادہ لمبا سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر آپ نے تکبیر کہی۔ اپنے عام سجدوں سے زیادہ لمبا سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات لوگ راوی سے یہ کہتے پھر یہ الفاظ ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔ تو وہ کہتے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔

روایت کے یہ الفاظ صنعانی کے نقل کردہ ہیں۔

1036 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي

قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

توضیح روایت: يَعْنِیْ اَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ دَالٌّ عَلٰى اِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ كَانَتْ قَبْلَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِی الصَّلَاةِ، وَمَنْ فَهِمَ الْعِلْمَ، وَتَدَبَّرَ اَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَلْفَاظَ رُوَاةِ هٰذَا الْخَبَرِ، عَلِمَ اَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ جَهْلٌ مِنْ قَائِلِهِ فِیْ خَبَرِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ مَوْلٰى بَنِیْ اَبِیْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب --عمرو بن حارث -- قتادہ بن دعامہ--ابن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے یعنی جس دن حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ سلام پھیرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے یہ اس شخص کی غفلت پر دلالت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کرنے سے پہلے کا ہے۔ جو شخص بھی علم کا فہم رکھتا ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایات کے بارے میں غور و فکر کرتا ہو اور اس روایت کے راویوں کے الفاظ کے بارے میں غور و فکر کرتا ہو۔ وہ یہ بات جان لے گا یہ قول اس کے قائل کی جہالت کا نتیجہ ہے۔

ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی''

اسی طرح امام مالک نے داؤد نامی راوی کے حوالے سے ابوسفیان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی''۔

1037 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ مَوْلٰى لِبَنِیْ اَبِیْ اَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: قَدْ

1037– وهو في "الموطأ" برواية الليثي 1/94 وبرقم "137" برواية محمد بن الحسن. وفيهما: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ العصر. وليس فيهما: صلى لنا، وهي في المصادر المخرج منها عن مالك سوى عبد الرزاق وإحدى روايتي البيهقي. وأخرجه من طريق مالك: عبد الرزاق في "مصنفه" "3448"، والشافعي 1/121، ومسلم "573" "99" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والنسائي 3/22– 23 في السهو، والطحاوي 1/445، والبيهقي 2/335 و358– 359،

كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی--ابن وہب--امام مالک--داؤد بن حصین--ابوسفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو آپ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے۔ یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ تو ہوا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والی نماز مکمل کی اور پھر جب آپ بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ کیا۔

1038 - توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ.

اسنادِ دیگر: ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ اَنَّهُ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ فِيْهَا هٰذِهِ الْقِصَّةُ، فَكَيْفَ تَكُوْنُ قِصَّةُ ذِي الْيَدَيْنِ هٰذِهِ قَبْلَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ؟ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ عِنْدَ رُجُوْعِهِ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ لَمَّا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ اَنْ لَا يَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ، وَرُجُوْعُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ كَانَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، اِذِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَادَّعٰى اَنَّهُ قَتَلَ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَوْمَئِذٍ، قَدْ اَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ بَدْرٍ بِسِنِيْنَ، قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَقَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ابان بن یزید نامی راوی نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی''۔

اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

یہ روایت محمد بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: وہ اس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود

تھے جس کا یہ واقعہ ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ والا یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کرنے سے پہلے کا ہو جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کی سرزمین سے ان کے واپس آنے پر انہیں یہ بات بتائی تھی۔ جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا۔ (تو انہیں یہ بات بتائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں نیا حکم یہ دیا ہے:) لوگ نماز کے دوران کلام نہ کریں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حبشہ کی سرزمین سے واپس آنے کا واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے ابوجہل بن ہشام کو اس دن قتل کیا تھا میں یہ واقعہ ''کتاب الجہاد'' میں املاء کروا چکا ہوں۔

جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے کئی سال بعد مدینہ آئے تھے جب وہ مدینہ آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے مدینہ منورہ کا نگران حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا۔

1039 - سندحدیث: انا ابُو عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، نَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَقَدِ اسْتُخْلِفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ.

توضیح مصنف: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِىْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، وَخَرَّجْتُ قُدُوْمَهٗ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فِىْ كِتَابِ الْجِهَادِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار -- فضل بن موسیٰ -- خثیم بن عراک بن مالک -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں موجود تھے اور آپ کے پیچھے مدینہ منورہ کا نگران حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا گیا تھا۔

میں نے یہ روایت دوسری جگہ پر نقل کر دی ہے میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا واقعہ بھی ''کتاب الجہاد'' میں نقل کر دیا ہے۔

1040 - سندحدیث: وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَحِبْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ ثناه بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ.

توضیح مصنف: وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا صَحِبَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَبَعْدَهٗ، وَهُوَ يُخْبِرُ اَنَّهٗ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ يَّزْعُمُ اَنَّ خَبَرَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَاسِخٌ لِقِصَّةِ ذِى الْيَدَيْنِ لَوْ تَدَبَّرَ الْعِلْمَ وَتَرَكَ الْعِنَادَ وَلَمْ يُكَابِرْ عَقْلَهٗ عَلِمَ اسْتِحَالَةَ هٰذِهِ الدَّعْوٰى، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُتَاَخِّرُ مَنْسُوْخًا، وَالْمُتَقَدِّمُ نَاسِخًا، وَقِصَّةُ ذِى الْيَدَيْنِ بَعْدَ نَهْىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِى الصَّلَاةِ بِسِنِيْنَ،

كَيْفَ يَكُوْنُ الْمُتَاخِرُ مَنْسُوخًا وَّالْمُتَقَدِّمُ نَاسِخًا، عَلَى اَنَّ قِصَّةَ ذِى الْيَدَيْنِ لَيْسَ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِسَبِيلٍ، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ، اِذِ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْعَمْدِ مِنَ الْمُصَلِّي مُبَاحٌ، وَالْمُصَلِّي عَالِمٌ مُسْتَيْقِنٌ اَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ فَنُسِخَ ذٰلِكَ، وَزُجِرُوا اَنْ يَتَعَمَّدُوا الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى مَا كَانَ قَدْ اُبِيحَ لَهُمْ قَبْلُ،

لَا اَنَّهُ كَانَ اُبِيحَ لَهُمْ اَنْ يَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ سَاهِينَ نَاسِينَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنُسِخَ ذٰلِكَ وَهَلْ يَجُوزُ لِلْمُرَكَّبِ فِيهِ الْعَقْلُ، يَفْهَمُ اَدْنَى شَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَقُوْلَ: زَجَرَ اللّٰهُ الْمَرْءَ اِذَا لَمْ يَعْلَمْ اَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يَتَكَلَّمَ، اَوْ يَقُوْلُ نَهَى اللّٰهُ الْمَرْءَ اَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَجَرَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ، وَاِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ عِلْمِهِ اَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرُ مُبَاحٍ. وَمُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ اِنَّمَا تَكَلَّمَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ اَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُوْرٌ، فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا شَمَّتَ الْعَاطِسَ، وَرَمَاهُ الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ، وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ اِلَيَّ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بِهٰذَا الْكَلَامِ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ مَحْظُورٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَّمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ كَلَامَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرُ جَائِزٍ، وَلَمْ يَاْمُرْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَكَلَّمَ فِيهَا بِهٰذَا الْكَلَامِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ ذِى الْيَدَيْنِ اِنَّمَا تَكَلَّمَ عَلَى اَنَّهُ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَعَلَى اَنَّهُ قَدْ اَدَّى فَرْضَ الصَّلَاةِ بِكَمَالِهِ،

وَذُو الْيَدَيْنِ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ اَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْفَرْضِ اِذْ جَائِزٌ عِنْدَهُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرْضُ قَدْ رُدَّ اِلَى الْفَرْضِ الْاَوَّلِ اِلَى رَكْعَتَيْنِ، كَمَا كَانَ فِي الْاِبْتِدَاءِ اَلَا تَسْمَعُهُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَاَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهُ لَمْ يَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ، وَهُوَ عِنْدَ نَفْسِهِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ غَيْرُ مُسْتَيْقِنٍ اَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ فَاسْتَثْبَتَ اَصْحَابَهُ، وَقَالَ لَهُمْ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَنَ اَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ مِنْ تِلْكَ الصَّلَاةِ قَضَاهُمَا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَيَقِينِهِ بِاَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ،

فَاَمَّا اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَجَابُوْهُ وَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَسْاَلَتِهِ اِيَّاهُمْ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَهٰذَا كَانَ الْجَوَابُ الْمَفْرُوضُ عَلَيْهِمْ اَنْ يُجِيبُوْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَاِنْ كَانُوا فِي الصَّلَاةِ عَالِمِينَ مُسْتَيْقِنِينَ اَنَّهُمْ فِي نَفْسِ فَرْضِ الصَّلَاةِ اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بَيْنَ نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى وَبَيْنَ غَيْرِهِ مِنْ اُمَّتِهِ بِكَرَمِهِ لَهُ وَفَضْلِهِ بِاَنْ اَوْجَبَ عَلَى الْمُصَلِّينَ اَنْ يُجِيبُوْهُ وَاِنْ كَانُوا فِي الصَّلَاةِ فِي قَوْلِهِ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) (الأنفال: 24)، وَقَدْ قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَلِاَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَمَّا دَعَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى فَرَغَ

مِنَ الصَّلَاةِ: أَلَمْ تَسْمَعْ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ أَوْ نَحْوَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) (الأنفال: 24)

قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، فَبَيْنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَلَامِهِمُ الَّذِي تَكَلَّمُوا بِهِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَكَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ عَلَى الصِّفَةِ الَّتِي تَكَلَّمَ بِهَا، وَبَيْنَ مَنْ بَعْدَهُمْ فَرْقٌ فِي بَعْضِ الْأَحْكَامِ، أَمَّا كَلَامُ ذِي الْيَدَيْنِ فِي الِابْتِدَاءِ فَغَيْرُ جَائِزٍ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِمِثْلِ كَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ، إِذْ كُلُّ مُصَلٍّ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ يَعْلَمُ وَيَسْتَيْقِنُ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ مِنْ صَلَاتِهِ إِذِ الْوَحْيُ مُنْقَطِعٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُحَالٌ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنَ الْفَرْضِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلُّ مُتَكَلِّمٍ يَعْلَمُ أَنَّ فَرْضَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَرْبَعًا، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الِانْفِرَادِ، إِذَا تَكَلَّمَ بَعْدَ مَا قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ عَالِمٌ مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّ كَلَامَهُ ذٰلِكَ مَحْظُورٌ عَلَيْهِ، مَنْهِيٌّ عَنْهُ، وَأَنَّهُ مُتَكَلِّمٌ قَبْلَ إِتْمَامِهِ فَرْضَ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ ذُو الْيَدَيْنِ لَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ عَالِمًا، وَلَا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ الصَّلَاةِ، وَلَا كَانَ عَالِمًا أَنَّ الْكَلَامَ مَحْظُورٌ عَلَيْهِ، إِذْ كَانَ جَائِزٌ عِنْدَهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَنْ يَكُونَ فَرْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ قَدْ رُدَّ إِلَى الْفَرْضِ الْأَوَّلِ إِلَى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ فِي الِابْتِدَاءِ،

وَقَوْلُهُ فِي مُخَاطَبَتِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَالٌّ عَلَى هٰذَا، أَلَا تَسْمَعُهُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ وَقَدْ بَيَّنْتُ الْعِلَّةَ الَّتِي لَهَا تَكَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذِي الْيَدَيْنِ: لَمْ أَنْسَ، وَلَمْ تَقْصُرْ،

وَاعْلَمْتُ أَنَّ الْوَاجِبَ الْمُفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ كَانَ أَنْ يُجِيبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوا فِي الصَّلَاةِ، وَهٰذَا الْفَرْضُ الْيَوْمَ سَاقِطٌ غَيْرُ جَائِزٍ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُجِيبَ أَحَدًا، - وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ - بِنُطْقٍ، فَكُلُّ مَنْ تَكَلَّمَ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْوَحْيِ فَقَالَ لِمُصَلٍّ قَدْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَوَاجِبٌ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ عَالِمًا أَنَّ فَرْضَ تِلْكَ الصَّلَاةِ أَرْبَعٌ لَا رَكْعَتَانِ، وَكَذٰلِكَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ تَكَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّهُ لَمْ يُؤَدِّ فَرْضَ تِلْكَ الصَّلَاةِ بِكَمَالِهِ، فَتَكَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ مِنْهَا فِي رَكْعَتَيْنِ، أَوْ بَعْدَمَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَكَذٰلِكَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ أَجَابَ إِنْسَانًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلْ لِبَشَرٍ أَنْ يُجِيبَ فِي الصَّلَاةِ أَحَدًا فِي الصَّلَاةِ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِي خَصَّهُ اللّٰهُ بِهَا، وَهٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيلَةٌ، قَدْ خَرَّجْتُهَا بِطُولِهَا مَعَ ذِكْرِ احْتِجَاجِ بَعْضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلَى أَصْحَابِنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَأُبَيِّنُ قُبْحَ مَا احْتَجُّوا عَلَى أَصْحَابِنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ مِنَ الْمُحَالِ وَمَا يُشْبِهُ الْهَذَيَانَ، إِنْ وَفَّقَنَا اللّٰهُ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اسماعیل بن ابوخالد نے قیس بن ابوحازم کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا

یہ بیان نقل کیا ہے۔ میں تین سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا ہوں۔

بندار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے اسماعیل بن ابو خالد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بتائی ہے: وہ اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔

جو شخص اس گمان کا قائل ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ذوالیدین والے واقعہ کی ناسخ ہے۔ اگر وہ علم میں غور و فکر کرتا اور عناد کو ترک کر دیتا اور عقل سے مقابلہ نہ کرتا' تو اسے یہ بات پتہ چل جاتی کہ یہ دعویٰ کرنا ناممکن ہے' کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ بعد والی چیز منسوخ ہو' اور پہلے والی چیز ناسخ ہو۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا واقعہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کرنے سے کئی سال بعد کا ہے' تو بعد والا واقعہ منسوخ کیسے ہو سکتا ہے' اور پہلے والا ناسخ کیسے ہو سکتا ہے؟

مزید یہ کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ والے واقعے کا نبی اکرم ﷺ کے نماز کے دوران بات چیت سے منع کرنے (والے واقعے) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اس کی جنس سے ہی تعلق نہیں رکھتا' اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے نمازی کے لئے یہ بات مباح تھی کہ وہ جان بوجھ کر نماز کے دوران کلام کر لے جبکہ اسے اس بات کا علم اور یقین ہو کہ وہ نماز کی حالت میں ہے' پھر یہ حکم منسوخ قرار دیا گیا اور لوگوں کو اس بات سے روک دیا گیا کہ وہ نماز کے دوران جان بوجھ کر کلام کریں' حالانکہ یہ چیز پہلے ان کے لئے مباح تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ پہلے ان لوگوں کے لئے نماز کے دوران سہو کے طور پر' یا بھولنے کے طور پر کلام کرنا مباح ہوتا' جبکہ انہیں اس بات کا علم بھی نہیں نہ ہوتا کہ وہ نماز کی حالت میں ہیں' اور پھر اس حکم کو منسوخ قرار دیا گیا ہوتا۔

اب ان دونوں چیزوں کو ترکیب دینے والے شخص کے لئے کیا یہ بات جائز ہے' جبکہ اس میں عقل بھی موجود ہو اور وہ علم کا معمولی سا فہم بھی رکھتا ہو' (یہ کہنا کہ) اللہ تعالیٰ نے آدمی کو کلام کرنے سے اس صورت میں منع کیا ہے جب اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ وہ نماز کی حالت میں ہے۔

یا وہ شخص یہ کہے: اللہ تعالیٰ نے آدمی کو نماز کے دوران کلام کرنے سے اس صورت میں منع کیا ہے کہ آدمی کو اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کیا ہے۔

آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اسے اس بات کا علم ہو جائے کہ نماز کے دوران کلام کرنا ممنوع ہے' مباح نہیں ہے' تو پھر وہ نماز کے دوران کلام نہ کرے۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے کلام کیا تھا' لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ نماز کے دوران کلام کرنا ممنوع ہے۔ اسی لئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے نماز کے دوران' چھینکنے والے شخص کو جواب دیا تھا اور جب لوگوں نے انہیں گھور کے دیکھا تو وہ بولے: تمہاری ماں تمہیں روئے' تم لوگ میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟

تو جب انہوں نے نماز کے دوران یہ کلام کیا اور انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ نماز کے دوران کلام کرنا ممنوع ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی تعلیم دی کہ نماز کے دوران لوگوں (کے ساتھ بات چیت کی مانند) کلام کرنا ممنوع ہے' جائز نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس نماز کو دہرانے کا حکم نہیں دیا تھا جس نماز کے دوران انہوں نے یہ کلام کیا تھا۔

حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ والے واقعے میں نبی اکرم ﷺ نے اس خیال کے پیش نظر کلام کیا تھا کہ اب آپ نماز کی حالت میں نہیں ہیں۔ اور اپنی فرض نماز کو مکمل طور پر ادا کر چکے ہیں۔ جبکہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کلام کیا تھا۔ انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ ابھی ان پر ''بعض'' فرض کی ادائیگی باقی ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک اس بات کا امکان موجود تھا کہ فرض (نماز) کو پہلے والے فرض یعنی دو رکعات کی طرف لوٹا دیا گیا ہو جیسا کہ آغاز میں تھا۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کی تھی: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ جواب دیا تھا: نہ تو آپ ﷺ بھولے ہیں اور نہ ہی نماز مختصر ہوئی ہے۔

تو اس وقت میں نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا یقین نہیں تھا کہ ابھی آپ کے ذمے اُس نماز کے کچھ حصے کی ادائیگی باقی ہے' اسی لئے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تحقیق کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے' جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟

جب نبی اکرم ﷺ کو یہ یقین ہو گیا کہ آپ کے ذمے اس نماز کی دو رکعات کی ادائیگی باقی ہے' تو آپ نے ان دو رکعات کو ادا کیا۔ اس واقعے میں نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا علم اور یقین ہو جانے کے بعد کہ آپ پر اس نماز کے کچھ حصے کی ادائیگی باقی ہے' (اس کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے کوئی کلام نہیں کیا۔

جہاں تک آپ کے اصحاب کا تعلق ہے' جنہوں نے آپ کو جواب دیا تھا' جب نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ سوال کیا: ''کیا ایسا ہی ہے' جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو یہ وہ جواب تھا جسے دینا ان پر لازم تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ (کے بلانے یا دریافت کرنے) پر جواب دیں۔ اگرچہ وہ نماز کی حالت میں ہوں اور انہیں اس بات کا علم بھی ہو اور یقین بھی ہو کہ وہ فرض نماز ادا کر رہے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم کی وجہ سے اپنے نبی مصطفیٰ اور آپ کی امت سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد کے درمیان فرق کیا ہے۔ وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے نمازیوں پر یہ بات لازم قرار دی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ (کے بلانے پر) جواب دیں' اگرچہ وہ نماز کی حالت میں ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (کے بلاوے پر) جاؤ' جب وہ تمہیں بلائیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے' جب آپ نے ان دونوں صاحبان کو انفرادی طور پر (یعنی دو مختلف واقعات میں) بلایا تھا' اور وہ صاحب اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور نماز مکمل کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے (تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا) کیا تم نے وہ نہیں سنا جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے' یا اس کی مانند کلمات آپ نے ارشاد فرمائے تھے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (کے بلاوے پر) جاؤ' جب وہ تمہیں بلائیں"۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے یہ دونوں روایات دوسرے مقام پر نقل کر دی ہیں۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعے والے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو کلام کیا تھا اور اس کے بعد جو کلام کیا گیا' اس کے درمیان بعض احکام کے حوالے سے فرق ہے۔ اسی طرح اس دن حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے جس نوعیت کا کلام کیا تھا' اور اس کے بعد کے کلام کے درمیان بعض احکام کے حوالے سے فرق ہے۔

جہاں تک حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے کلام کا تعلق ہے' جو آغاز میں تھا تو اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نوعیت کا کلام کرنا لوگوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے کلام کی مانند کلام کریں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر وہ نمازی جو ظہر یا عصر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیتا ہے' وہ اس بات کا علم اور یقین رکھتا ہے کہ اُس کے ذمے اپنی نماز کی دو رکعات کی ادائیگی باقی ہے' کیونکہ نبی اکرم کے بعد وحی کے نزول کا سلسلہ ختم ہو گیا اور یہ بات ناممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرائض میں کوئی کمی ہو۔

تو کلام کرنے والا شخص یہ بات جانتا ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں چار رکعات ادا کرنا فرض ہے' ان میں سے ہر ایک انفرادی طور پر فرض ہے۔ جو شخص دو رکعات ادا کرنے کے بعد کلام کرتا ہے جبکہ اس کے ذمے دو رکعات کی ادائیگی باقی ہو اور وہ شخص اس بات کا علم اور یقین رکھتا ہو کہ اس کا یہ کلام کرنا اس کے لئے ممنوع ہے' اور اس سے روکا گیا ہے' اور اب وہ اپنی فرض نماز کو مکمل کرنے سے پہلے کلام کر رہا ہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیرا تھا تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کو نہ تو اس بات کا علم تھا اور نہ ہی انہیں اس بات کا یقین تھا کہ نماز کا کچھ حصہ ان کے ذمے باقی ہے۔ اسی طرح انہیں اس بات کا بھی علم نہیں تھا کہ کلام کرنا ان کے لئے ممنوع ہے۔ اس وقت میں ان کے نزدیک یہ بات جائز تھی (یعنی اس بات کا امکان موجود تھا) کہ اس نماز کی فرضیت پہلی فرضیت کی طرف لوٹ گئی ہو۔ یعنی دو رکعات ہو گئی ہو جیسا کہ آغاز میں تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے الفاظ بھی اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کی تھی: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟

میں وہ علت بیان کر چکا ہوں جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کلام کیا تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانے کے بعد تھا کہ میں بھولا نہیں ہوں اور نماز بھی مختصر نہیں ہوئی ہے۔

میں نے یہ بات بھی بتا دی ہے کہ ان لوگوں پر یہ بات لازم تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں' اگرچہ وہ نماز ادا کر رہے ہوں' لیکن آج یہ فرضیت (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینا) ساقط ہو چکا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ نماز کے دوران کلام کر کے کسی شخص کو جواب دے۔

تو ہر وہ شخص جو وحی کا سلسلہ ختم ہو جانے کے بعد کلام کرے گا اور دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیرنے والے نمازی سے

یہ کہے گا: کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو ایسے شخص پر اس نماز کو دہرانا لازم ہوگا' جبکہ اسے اس بات کا علم ہو کہ اس نماز میں چار رکعات فرض ہیں' دو رکعات فرض نہیں ہیں۔

اسی طرح کلام کرنے والے ہر ایسے شخص پر یہ بات لازم ہے' جسے اس بات کا یقین ہو کہ اس نے اس نماز کے فرض کو مکمل ادا نہیں کیا' اور پھر وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یا سلام پھیرنے کے بعد کلام کر لیتا ہے۔

اسی طرح جو شخص نماز کے دوران کسی انسان کو جواب دیتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی انسان کو اس بات کا حق نہیں دیا ہے: وہ نماز کے دوران کسی کو جواب دے۔ یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے۔

یہ مسئلہ طویل ہے۔ میں نے اس کے طول سمیت اسے نقل کیا ہے' اور بعض لوگوں کے ان دلائل کا تذکرہ کیا ہے' جو اس مسئلے کے بارے میں ہمارے اصحاب (یعنی محدثین یا شوافع) پر اعتراض کرتے ہیں۔

اور میں نے ان کے دلائل کی قباحت کو بھی بیان کروں گا جو وہ اس مسئلے کے بارے میں ہمارے اصحاب کے خلاف پیش کرتے ہیں' وہ ناممکن ہیں اور ہذیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی توفیق دی۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِیَ فِیْ قِصَّةِ ذِی الْيَدَيْنِ

اَدْرَجَ لَفْظَهُ الزُّهْرِیُّ فِیْ مَتْنِ الْحَدِيْثِ فَتَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَمْ يَكْتُبْ مِنَ الْحَدِيْثِ اِلَّا نُتَفًا اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ تِلْكَ اللَّفْظَةَ الَّتِیْ قَالَهَا الزُّهْرِیُّ فِیْ اٰخِرِ الْخَبَرِ، وَتَوَهَّمَ اَيْضًا اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِیْ زَادَ فِيْهِ الزُّهْرِیُّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ خِلَافُ الْاَخْبَارِ الثَّابِتَةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِی الْيَدَيْنِ بَعْدَمَا اَتَمَّ صَلَاتَهٗ

باب 434: اس روایت کا تذکرہ' جو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعے کے بارے میں نقل کی گئی ہے

زہری نے اس حدیث کے متن میں الفاظ شامل کر دیئے ہیں' تو جو شخص علم میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے صرف چند ایک احادیث نوٹ کی ہوئی ہیں اسے یہ غلط فہمی ہوئی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ بیان کئے ہیں' حالانکہ وہ الفاظ روایت کے آخر میں زہری کے بیان کئے ہوئے ہیں۔ اس شخص کو یہ بھی غلط فہمی ہوئی کہ وہ روایت جس میں زہری نے الفاظ زائد نقل کئے ہیں' یہ الفاظ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول مستند روایات کے خلاف ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعے والے دن نماز مکمل کرنے کے بعد سجدہ کیا تھا۔

1040 م- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ، مِنْ خُزَاعَةَ

حَلِيفُ لِبَنِي زُهْرَةَ: اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كُلٌّ لَمْ يَكُنْ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَي السَّهْوِ حِيْنَ يَقَّنَهُ النَّاسُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --اسماعیل بن ابوخالد--قیس بن ابوحازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو ذوالشمالین جن کا تعلق خزاعہ قبیلے سے تھا' جو بنوزہرہ کے حلیف ہیں۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا' پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کیا اور جب لوگوں نے آپ کو بتایا' تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو نہیں کیا۔

1041 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، نَا يُوْسُفُ، نَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ

اختلافِ روایت: وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَانْتَهٰى حَدِيْثُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--محمد بن یوسف--یوسف--اوزاعی--زہری--سعید بن میسب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

تاہم اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے' اور اس روایت کے الفاظ ان الفاظ تک ہیں۔

''تو آپ نے باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کیا''۔

1042 - سندِ حدیث: وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنْ اِحْدَاهُمَا، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ: اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ، وَلَمْ يُحَدِّثْنِي اَحَدٌ مِنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ

وَذٰلِكَ فِيمَا نَرٰى - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ - مِنْ اَجْلِ اَنَّ النَّاسَ يَقَّنُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَيْقَنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--ابو صالح--لیث--یونس--ابن شہاب زہری--ابن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی یا ظہر کی نماز ادا کی تو آپ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوشمالین خزاعی رضی اللہ عنہ جو بنو زہرہ کے حلیف ہیں۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے؟ یا بھول گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں' نہ ہی نماز مختصر ہوئی ہے' تو حضرت ذوشمالین رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ان میں سے کچھ تو ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' اور آپ نے نماز مکمل کی۔

ان راویوں میں سے مجھے کسی نے یہ بات نہیں بتائی کہ اس نماز کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتا دی تھی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین ہو گیا۔

1043 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ

اختلافِ روایت: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--ابو سعید جعفی--ابن وہب--یونس--ابن شہاب زہری--سعید بن مسیب اور عبید اللہ بن عبد اللہ اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابو بکر بن عبد الرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔

اس کے بعد محمد بن یحییٰ نے ابو صالح کی نقل کردہ روایت کی مانند الفاظ نقل کیے ہیں' تاہم روایت کے آخر میں انہوں نے زہری کا کلام نقل نہیں کیا ہے۔

1044 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ:

اختلاف روایت: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ سَهَا فِي صَلَاتِهِ، فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَاَبُو سَلَمَةَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد--سلیمان بن عبدالرحمٰن--ولید بن مسلم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبدالرحمٰن بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو نماز کے دوران سہو کا شکار ہو جاتا ہے' پھر وہ کلام کر لیتا ہے' تو انہوں نے بتایا: سعید بن مسیب اور ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔

اس کے بعد راوی نے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے بارے میں دیگر راویوں کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت ذکر کی ہے۔

1045 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا اَبُوْ صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَابْنِ اَبِي حَثْمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ فِي كِتَابِ الْعِلَلِ بَعْدَ ذِكْرِهِ اَسَانِيدَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ، وَقَالَ: بَيْنَ ظَهْرَانَي هٰذِهِ الْاَسَانِيدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد--ابوصالح--لیث--ابن شہاب زہری--ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن--سعید بن مسیب اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابن ابوحثمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعہ والے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ سہو نہیں کیا تھا۔

میں نے محمد بن یحییٰ کو "کتاب علل" میں اس روایت کی اسناد ذکر کرنے کے بعد یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: ان اسانید کے درمیان (یہ روایات ہیں)

1046 - اسنادِ دیگر: وَثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَاَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد--عبدالرزاق--معمر--ابن شہاب زہری--ابوسلمہ اور ابوبکر بن سلیمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (یعنی یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے)

1047 - اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: وَفِيمَا قَرَاْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، وَحَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ: بَلَغَنِي.

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد--عبداللہ بن نافع--مطرف--مالک--ابن شہاب زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابوبکر بن سلیمان کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے۔

1048 -اسنادِدیگر: وَثَنَا مُحَمَّدٌ، اَيْضًا قَالَ: وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا اَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِهٰذَا الْخَبَرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد--یعقوب بن ابراہیم بن سعد--اپنے والد--صالح--ابن شہاب زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابوبکر بن سلیمان کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد راوی نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

1049 -سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ: انا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَا فِي صَلَاتِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد--ابوالیمان--شعیب--ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوبکر بن سلیمان کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران سہو ہو گیا۔

1050 - اسنادِدیگر: وَثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا مُطَرِّفٌ، وَقَرَاْتُهُ، عَلَى ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَ ذٰلِكَ،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد--مطرف بن نافع--مالک--ابن شہاب زہری--سعید بن مسیب اورابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

1051 -اسنادِدیگر: ثَنَا مُحَمَّدٌ، وَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا اَبِي، عَنْ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَاَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ، سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْهُ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: وَهٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ عِنْدَنَا مَحْفُوْظَةٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اِلَّا حَدِيْثَ اَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، فَاِنَّهُ يَتَخَالَجُ فِي النَّفْسِ مِنْهُ اَنْ يَكُوْنَ مُرْسَلًا لِرِوَايَةِ مَالِكٍ، وَشُعَيْبٍ، وَصَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، وَقَدْ عَارَضَهُمْ مَعْمَرٌ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَقَوْلُهُ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ فِي اٰخِرِ الْخَبَرِ: وَلَمْ يَسْجُدْ

سَجْدَتَي السَّهْوِ حِينَ لَقَّنَهُ النَّاسُ، إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ، لَا مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَلَا تَرَى مُحَمَّدَ بْنَ يُوسُفَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِي قِصَّتِهِ، وَلَا ذَكَرَهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَلَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ ذَكَرْتُ حَدِيثَهُمْ، خَلَا أَبِي صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ فَإِنَّهُ سَهَا فِي الْخَبَرِ وَأَوْهَمَ الْخَطَأَ فِي رِوَايَتِهِ، فَذَكَرَ آخِرَ الْكَلَامِ الَّذِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ مُجَرَّدًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ وَلَمْ يَحْفَظِ الْقِصَّةَ بِتَمَامِهَا، وَاللَّيْثُ فِي خَبَرِهِ عَنْ يُونُسَ قَدْ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِتَمَامِهَا، وَاعْلَمْ أَنَّ الزُّهْرِيَّ إِنَّمَا قَالَ: لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، إِنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَئِذٍ، لَا أَنَّهُمْ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَئِذٍ، وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنَ الطُّرُقِ الَّتِي لَا يَدْفَعُهَا عَالِمٌ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَطُرُقَ أَخْبَارِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَطُرُقَ أَخْبَارِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَخَبَرَ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجْدَتَي السَّهْوِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ وَأَلْفَاظَهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد اور یعقوب بن ابراہیم بن سعد -- اپنے والد -- صالح -- ابن شہاب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہ روایت سعید بن میب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے بیان کی ہے وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ ابوسلمہ، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عبداللہ نے بھی مجھے یہ روایت سنائی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے محفوظ ہے۔ صرف ابوبکر بن سلیمان کی نقل کردہ روایت کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس کے بارے میں ہمیں یہ الجھن ہے کہ یہ ''مرسل'' نہ ہو کیونکہ امام مالک، شعیب اور صالح بن کیسان نے اسے نقل کیا ہے جبکہ معمر نے ان کے مقابلے میں روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ جو محمد بن کثیر نے امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کئے ہیں: اس روایت کے آخر میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سجدہ سہو نہیں کیا تھا۔ یہ اس وقت ہے جب لوگوں نے آپ کو تلقین کی تھی۔ یہ زہری کا کلام ہے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ نہیں ہیں۔ کیا آپ نے محمد بن یوسف کا جائزہ نہیں لیا۔ انہوں نے اپنے واقعہ میں یہ الفاظ ذکر نہیں کئے ہیں۔ نہ ہی ابن وہب نے یونس کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نہ ہی ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن عمرو کے

حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نہ ہی کسی ایسے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' جن کی حدیث میں ذکر کر چکا ہوں۔ صرف ابوصالح نے لیث کے حوالے ابن شہاب سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اور ان کو اس روایت میں سہو ہوا ہے۔ اور انہوں نے اسے نقل کرنے میں غلطی کی ہے' انہوں نے اس کے آخر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر جو کلام نقل کیا ہے وہ زہری کے الفاظ ہیں۔ (یعنی یہ بات کہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے دن سجدہ نہیں کیا تھا۔ انہیں یہ واقعہ مکمل طور پر یاد نہیں ہے۔ لیث نے اپنی روایت میں یونس کے حوالے سے یہ واقعہ مکمل طور پر نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: زہری نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سجدہ نہیں کیا تھا۔ یہ الفاظ ان میں سے کسی ایک راوی نے بیان نہیں کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سجدہ کیا تھا۔

ایسا نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سجدہ نہیں کیا تھا جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختلف طرق کے ساتھ تواتر کے ساتھ منقول ہے' جنہیں علم حدیث کا کوئی بھی شخص پرے نہیں کرسکتا کہ حضرت ذوالیدین کے واقعہ والے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ سجدہ سہو کیا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شعبہ کی نقل کردہ روایت جو انہوں نے سعد بن ابراہیم کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ میں املاء کرواچکا ہوں اور یحییٰ بن ابوکثیر کی ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طرق بھی املاء کرواچکا ہوں۔ اسی طرح محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کے طرق اور داؤد بن حصین نے ابوسفیان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے دن دومرتبہ سجدہ سہو کیا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ان روایات کو اور ان کے الفاظ کو "کتاب کبیر" میں نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ التَّسْلِيمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ سَاهِيًا

وَالدَّلِيْلِ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ سَاهِيًا وَّبَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَامِدًا، اِذْ مُخَالِفُوْنَا مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ يُتَابِعُوْنَا عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ السَّلَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ عَامِدًا وَّبَيْنَ السَّلَامِ سَاهِيًا، فَيُوْجِبُوْنَ عَلَى الْمُسْلِمِ عَامِدًا اِعَادَةَ الصَّلَاةِ، وَيُبِيحُوْنَ لِلْمُسْلِمِ نَاسِيًا فِي الصَّلَاةِ اِتْمَامَ الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى مَا قَدْ صَلّٰى قَبْلَ السَّلَامِ

باب 435: مغرب کی نماز میں دورکعت ادا کرنے کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نماز کے دوران بھول کر کلام کرنے اور نماز کے دوران جان بوجھ کر کلام کرنے میں فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عراق سے تعلق رکھنے والے ہمارے مخالفین نماز مکمل کرنے سے پہلے جان بوجھ کر سلام پھیرنے اور بھول کر سلام پھیرنے کے بارے میں ہماری پیروی کرتے ہیں۔ تو وہ لوگ بھی جان بوجھ کر سلام پھیرنے والے شخص

پر نماز دوبارہ ادا کرنے کو واجب قرار دیتے ہیں اور نماز کے دوران بھول کر سلام پھیرنے والے شخص کے لئے نماز کو مکمل کرنے کو مباح قرار دیتے ہیں اور سلام پھیرنے سے پہلے اس نے جو نماز ادا کی تھی اس پر بناء قائم کرنے (کو بھی مباح قرار دیتے ہیں)

1052 - سندِ حدیث: أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِیْ وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ، اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ وَقَدْ بَقِیَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم-- ابوشعیب --لیث-- یزید بن ابوحبیب --سوید بن قیس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔ آپ نے سلام پھیر کر نماز ختم کر لی لیکن ابھی نماز کی ایک رکعت باقی تھی۔

1053 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَهَا فَسَلَّمَ فِیْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِیْ رَكْعَتَيْنِ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَتَمَّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ وَسَاَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ، فَقِيْلَ لِیْ: تَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ: لَا، اِلَّا اَنْ اَرَاهُ، فَمَرَّ بِیْ رَجُلٌ فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا قَالُوْا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الْقِصَّةُ غَيْرُ قِصَّةِ ذِی الْيَدَيْنِ؛ لِاَنَّ الْمُعْلِمَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَهَا فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَمُخْبِرُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تِلْكَ الْقِصَّةِ ذُو الْيَدَيْنِ، وَالسَّهْوُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّةِ ذِی الْيَدَيْنِ اِنَّمَا كَانَ فِی الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَفِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اِنَّمَا كَانَ السَّهْوُ فِی الْمَغْرِبِ لَا فِی الظُّهْرِ، وَلَا فِی الْعَصْرِ. وَقِصَّةُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قِصَّةُ الْخِرْبَاقِ، قِصَّةٌ ثَالِثَةٌ؛ لِاَنَّ التَّسْلِيْمَ فِیْ خَبَرِ عِمْرَانَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ، وَفِیْ قِصَّةِ ذِی الْيَدَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَفِیْ خَبَرِ عِمْرَانَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْحُجْرَةِ، وَفِیْ خَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِی الْمَسْجِدِ، فَكُلُّ هٰذِهِ اَدِلَّةٌ اَنَّ هٰذِهِ الْقِصَصَ هِیَ ثَلَاثُ قِصَصٍ: سَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَسَهَا مَرَّةً اُخْرٰى فَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، وَسَهَا مَرَّةً ثَالِثَةً فَسَلَّمَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَتَكَلَّمَ فِی الْمَرَّاتِ الثَّلَاثِ، ثُمَّ اَتَمَّ صَلَاتَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- وہب بن جریر-- اپنے والد-- یحییٰ بن ایوب-- یزید بن ابوحبیب-- سوید بن قیس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ بھول گئے اور دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ اٹھے تو ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ آپ نے دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکعت مکمل کی۔

لوگوں نے حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس نے عرض کی تھی: یارسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا۔ آپ اس شخص کو جانتے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ میں نے اسے دیکھا تھا' پھر ایک صاحب وہاں سے گزرے' تو میں نے کہا: یہ وہ شخص ہے' تو لوگوں نے کہا یہ تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہ روایت بندار کی نقل کردہ ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ واقعہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ والے واقعہ کے علاوہ ہے' کیونکہ اس واقعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتانے والے کہ آپ کو سہو ہو گیا ہے' حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں' جبکہ اس واقعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتانے والے ذوالیدین تھے' اور حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا تھا وہ ظہر کی یا عصر کی نماز میں تھا' جبکہ اس واقعہ میں جو سہو ہوا ہے وہ مغرب میں ہے نہ ظہر میں ہے نہ عصر میں ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ والا واقعہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ والا واقعہ' یہ تیسرا واقعہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں تین رکعت کے بعد سلام پھیرا گیا تھا جبکہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ والے واقعے میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت عمران رضی اللہ عنہ والی روایت میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں تشریف لے گئے تھے' پھر آپ حجرے سے باہر تشریف لائے جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں رکھی گئی لکڑی کے پاس تشریف لے گئے تھے۔

تو یہ تمام دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں' یہ تین واقعات ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا تھا۔ آپ نے دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کو سہو ہوا تھا۔ آپ نے تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا تھا اور جب تیسری مرتبہ آپ کو سہو ہوا تھا' تو آپ نے مغرب کی نماز دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا تھا اور آپ نے ان تینوں واقعات میں کلام کیا تھا اور بعد میں نماز کو مکمل کیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الْجُلُوْسِ فِي الثَّالِثَةِ

وَالتَّسْلِيمِ مِنْهَا سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ اَوِ الْعِشَاءِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى اِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُسْلِمَ سَاهِيًا فِي الثَّالِثَةِ اِذَا تَكَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ غَيْرُ ذَاكِرٍ اَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهٖ اَنَّ عَلَيْهِ اِعَادَةَ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 436: تین رکعت کے بعد بیٹھنے کا تذکرہ اور تین رکعت کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا تذکرہ

(یعنی ظہر عصر اور عشاء کی نماز میں ایسا کرنے کا تذکرہ) اور اس بات کی دلیل جو اس شخص کی غفلت کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: تین رکعت کے بعد بھول کر سلام پھیرنے والا شخص اگر بھول کر کلام کر لیتا ہے اور اسے یہ بات یاد نہیں ہے کہ اس پر اس کی نماز کا کچھ حصہ باقی ہے تو اب اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔

1054 - سندِ حدیث: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ، نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ، ح وَثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا خَالِدٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، ثَنَا بِهٖ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيْطُ الْيَدَيْنِ، فَنَادَاهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ اِزَارَهٗ، فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ، فَصَلّٰى تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حبیب حارثی -- حماد بن زید -- خالد

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابو ہاشم زیاد بن ایوب -- اسماعیل بن ابراہیم -- خالد

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- خالد حذاء

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- صنعانی اور یعقوب بن ابراہیم -- معتمر بن سلیمان -- خالد حذاء

1054- اخرجه احمد 4/427، ومسلم (574) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو داؤد (1018) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والنسائي 3/26 في السهو: باب ذكر الاختلاف على أبي هريرة في السجدتين، و 66 باب السلام بعد سجدتي السهو، وابن ماجه (1215) في إقامة الصلاة: باب فيمن سلم من ثنتين أو ثلاث ساهيًا، وابن خزيمة (1054)، والبيهقي 2/359.

(یہاں تحویلِ سند ہے)-- بندار-- عبدالوہاب ثقفی-- خالد حذاء-- ابوقلابہ-- ابومہلب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا تھا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور حجرے میں تشریف لے گئے۔ تو حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' یہ لمبے ہاتھوں والے ایک صاحب تھے۔ انہوں نے بلند آواز میں عرض کی: کیا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں اپنے تہبند کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: آپ کو بتایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز (یعنی رکعت) ادا کی جو آپ نے چھوڑ دی تھی' پھر آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور سلام پھیرا۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "پھر آپ نے سلام پھیرا اور دو مرتبہ سجدہ کیا اور پھر آپ نے سلام پھیرا"۔

بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ خَمْسَ رَكَعَاتٍ سَاهِيًا

وَالْاَمْرِ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِذَا صَلّٰى خَمْسًا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُضِيفَ اِلَيْهَا سَادِسَةً، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ اَنَّهُ اِنْ كَانَ جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ اَضَافَ اِلَى الْخَامِسَةِ سَادِسَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ اِعَادَةُ الصَّلَاةِ، زَعَمُوا، وَهٰذَا الْقَوْلُ رَاٰیْ مِنْهُمْ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهِمَا اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُو فِي الرَّابِعَةِ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ جَلَسَ فِيْهَا اَوْ لَمْ يَجْلِسْ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ، فَاِنْ كَانَ جَلَسَ فِيْهَا مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَلَمْ يُضِفْ اِلَى الْخَامِسَةِ سَادِسَةً كَمَا زَعَمُوا، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَلَمْ يُعِدْ صَلَاتَهُ مِنْ اَوَّلِهَا، فَقَوْلُهُمْ عَلٰى كُلِّ حَالٍ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَسْتَدِلُّوْا لِمُخَالَفَتِهِمْ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّابِتَةَ بِسُنَّةٍ تُخَالِفُهَا، لَا بِرِوَايَةٍ صَحِيْحَةٍ وَّلَا وَاهِيَةٍ، وَهٰذَا مُحَرَّمٌ عَلٰى كُلِّ عَالِمٍ اَنْ يُّخَالِفَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْيِ نَفْسِهِ اَوْ بِرَاْيِ مَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **437**: اس نمازی کا تذکرہ' جو بھول کر پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے اسے حکم یہ ہے کہ وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے

جب اس نے پانچ رکعت ادا کی تھیں' وہ ان میں چھٹی رکعت شامل کیے بغیر ایسا کر لے گا اور اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو عراق سے تعلق رکھنے والے لوگ یہ گمان کرتے ہیں اگر وہ شخص چار رکعت کے بعد تشہد کی حالت میں بیٹھا تھا' تو وہ پانچویں رکعت کے بعد چھٹی رکعت بھی ساتھ ملائے گا' پھر اس کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے گا اور اگر وہ چار رکعت کے بعد تشہد کی مقدار میں نہیں بیٹھا تھا' تو اب اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں اور یہ بات ان کی اپنی رائے ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے: اس کی پیروی کی جائے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ چار رکعت کے بعد تشہد کی مقدار میں یا تو بیٹھے ہوں گے یا نہیں بیٹھے ہوں گے تو اگر آپ تشہد کی مقدار میں اس میں بیٹھے تھے اور آپ نے پانچویں رکعت کے ساتھ چھٹی رکعت نہیں ملائی جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے اور اگر آپ چار رکعت ادا کرنے کے بعد تشہد کی مقدار میں نہیں بیٹھے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے شروع سے اس نماز کو دہرایا بھی نہیں ہے تو ان لوگوں کا موقف ہر حال میں نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہوگا اور یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے برخلاف موقف دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی کسی بھی مستند سنت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کرتے ہیں جو اس روایت کے برخلاف ہو نہ کسی صحیح روایت کے ذریعے نہ کسی "واہی" روایت کے ذریعے اور ہر عالم کے لیے یہ بات حرام ہے کہ وہ اپنی رائے یا کسی اور کی رائے کی بنیاد پر نبی اکرم ﷺ کی سنت کے برخلاف (موقف پیش کرے)

1055 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا قُلْنَا صَلَّيْتَ بِنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، اَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابن نمیر-- اعمش --ابراہیم-- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ پانچ رکعات پڑھا دیں۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! ہم نے عرض کی: آپ نے ہمیں اتنی اتنی رکعات پڑھا دی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں۔ میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو اگر کسی شخص کو (نماز میں) سہو لاحق ہو تو وہ دو مرتبہ سجدہ کرلے۔

پھر نبی اکرم ﷺ مڑے پھر آپ نے دو مرتبہ سجدہ کیا۔

1056 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيْرَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ: فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--بندار--یحییٰ--شعبہ--حکم

(یہاں تحویل سند ہے)--ابوموسیٰ اور یعقوب بن ابراہیم--عبدالرحمٰن--شعبہ--حکم

(یہاں تحویل سند ہے)--بندار--محمد--شعبہ--حکم--زیاد بن ایوب--سعید بن عامر--شعبہ--حکم

(یہاں تحویل سند ہے)--احمد بن مقدام عجلی اور محمد بن یحییٰ قطعی--محمد بن بکر--شعبہ--مغیرہ-- ابراہیم--علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: آپ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں تو ان میں سے ایک صاحب نے عرض کی: نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟ آپ نے لوگوں سے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھادی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ کیا۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن بکر کے نقل کردہ ہے۔

1057 - سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن سعید دارمی--نضر بن شمیل--شعبہ--حکم اور مغیرہ--ابراہیم--علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات پڑھا دیں۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہوا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! پھر آپ نے دو مرتبہ سجدہ کیا۔

بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ سَاهِيًا

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُسَلِّمَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ قَدْ سَهَا فِي صَلَاتِهِ فَتَكَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ سَاهِيًا، أَنَّهُ لَا يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ الثَّابِتِ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب **438**: بھول کر کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا تذکرہ

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: نماز کے بعد سلام پھیرنے والا شخص اگر اپنی نماز کے بارے میں سہو کا شکار ہوا ہے اور وہ سلام پھیرنے کے بعد بھول کر کلام کر لیتا ہے تو اب وہ دو مرتبہ سجدہ سہو نہیں

کرے گا۔

یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ سنت کے خلاف ہے۔

1058 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، نَا حَفْصٌ يَعْنِيْ ابْنَ غِيَاثٍ، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- حفص بن غیاث -- اعمش -- ابراہیم -- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے اور کلام کرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

1059 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا: ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنْ كَانَ اَرَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِقَوْلِهٖ بَعْدَ الْكَلَامِ قَوْلَهٗ لَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالَ: اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، فَهٰذَا الْكَلَامُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْنٰى كَلَامِهٖ فِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ، وَاِنْ كَانَ اَرَادَ الْكَلَامَ الَّذِيْ فِي الْخَبَرِ الْاٰخَرِ لَمَّا صَلّٰى فَزَادَ اَوْ نَقَصَ، فَقِيْلَ لَهٗ، فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ؛ فَاِنَّ هٰذِهٖ لَفْظَةٌ قَدِ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا الْاَعْمَشُ فِيْ خَبَرِهٖ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

وَاَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ فِيْ خَبَرِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، ذَكَرَ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَاَمَّا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَاِنَّهُمَا ذَكَرَا فِيْ خَبَرِهِمَا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلَمْ يَثْبُتْ بِخَبَرٍ لَا مُخَالِفَ لَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ وَهُوَ عَالِمٌ ذَاكِرٌ بِاَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ سَاهِيًا بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ اَنَّهٗ قَدْ سَهَا سَهْوًا يَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ كَلَامِهٖ سَاهِيًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوہاشم زیاد بن ایوب اور یوسف بن موسیٰ -- ابومعاویہ -- اعمش -- ابراہیم -- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کلام کرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ "کلام کے بعد" اگر تو اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ

جب نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کے دوران پانچ رکعات ادا کرلیں اور کسی شخص نے یہ کہا کہ نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟

تو نبی اکرم ﷺ کا یہ کلام اسی نوعیت کا کلام ہے جو آپ نے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ والے واقعے میں کیا تھا۔

لیکن اگر ان کی مراد وہ کلام ہے جو دوسری روایت میں منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرتے ہوئے کوئی اضافہ یا کمی کردی جب آپ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "میں ایک انسان ہوں میں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو"۔

ان الفاظ کے بارے میں راویوں نے یہ اختلاف نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ الفاظ کس وقت ارشاد فرمائے تھے؟

جہاں تک اعمش کا تعلق ہے تو انہوں نے ابراہیم علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ ابوبکر نہشلی نے عبدالرحمٰن بن اسود کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان راویوں نے اپنی روایت میں) یہ ذکر کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے سجدۂ سہو کرنے سے پہلے یہ کلام کیا تھا۔

جبکہ منصور بن معتمر اور حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان دونوں راویوں نے اپنی روایت میں یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سجدۂ سہو سے فارغ ہو جانے کے بعد یہ کلام کیا تھا۔

تو اس بارے میں ایسی کوئی روایت ثابت نہیں ہے جس کے برخلاف کوئی روایت نہ ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا علم رکھتے ہوئے اور اس بات کو یاد رکھتے ہوئے کہ ابھی آپ پر سجدۂ سہو کی ادائیگی لازم ہے پھر بھی کلام کیا ہو۔

جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد بھول کر کلام کیا تھا۔ آپ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ آپ سے سہو ہو گیا ہے اور آپ پر سجدۂ سہو کی ادائیگی لازم ہے اور نبی اکرم ﷺ نے بھول کر کلام کر لینے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا تھا۔

بَابُ السَّلَامِ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ

باب 439: دو مرتبہ سجدۂ سہو کرنے کے بعد سلام پھیرنا

جب نمازی نے وہ دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں

1060 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، نَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِيْ ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ سَجْدَتَيِ الْوَهْمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ہشام -- اسماعیل ابن علیہ -- خالد -- ابوقلابہ -- ابومہلب (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں وہم لاحق ہونے پر دو مرتبہ سجدے کیے تھے۔

1061 - سندِحدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ فَصَلّٰى خَمْسًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا اَبَا شِبْلٍ، قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ، قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: فَكُنْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَاَنَا غُلَامٌ، فَقُلْتُ: بَلٰى، قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِيْ: وَاَنْتَ اَيْضًا يَا اَعْوَرُ تَقُوْلُ ذٰلِكَ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَاَقْبَلَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا، فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَسْوَسَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ زِيْدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: لَا قَالُوْا: فَاِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یوسف بن موسیٰ--جریر--حسن بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں: علقمہ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' تو پانچ رکعات پڑھا دی' تو جب انہوں نے سلام پھیرا' تو لوگوں نے کہا: اے ابوشبل! آپ نے تو پانچ رکعات پڑھا دی ہیں' تو انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ میں نے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: میں لوگوں میں سے ایک کونے میں تھا میں کم سن نوجوان تھا۔ میں نے کہا: جی ہاں! آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں' تو علقمہ نے مجھ سے کہا: اے کانے! کیا تم بھی یہی کہتے ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ سیدھے ہوئے اور انہوں نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا اور پھر انہوں نے سلام پھیر دیا' پھر انہوں نے یہ بات بتائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات پڑھادی تھیں۔ جب آپ نے نماز مکمل کی' تو لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! لوگوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھادی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مڑے آپ نے دو مرتبہ سجدہ کیا اور پھر آپ نے سلام پھیر دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں بھی انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو''۔

بَابُ التَّشَهُّدِ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ

باب **440**: جب نمازی نے سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا ہو' تو سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا

1062 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، وَسَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحُصْرِيُّ الْبَصْرِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ قَالُوْا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سِيرِيْنَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ:

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَسَلَّمَ

توضیح روایت: وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِيْ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بِهٖ بِالْبَصْرَةِ. وَثَنَا بِهٖ بِبَغْدَادَ مَرَّةً، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ، فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ . فَاَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فَاِنَّهٗ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فِيْ صَلَاتِهٖ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ. وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ اُخْرِجْ لَفْظًا غَيْرَ الْعَبَّاسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور ابوحاتم رازی اور سعید بن محمد بن ثواب حصری بصری اور عباس بن یزید بحرانی --محمد بن عبداللہ انصاری-- اشعث --محمد بن سیرین-- خالد حذاء-- ابوقلابہ-- ابومہلب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کرنے کے بعد تشہد پڑھا تھا اور پھر سلام پھیرا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ ابوحاتم کے نقل کردہ ہیں۔ انہوں نے بصرہ میں ہمیں یہ حدیث سنائی تھی۔ ایک مرتبہ انہوں نے بغداد میں ہمیں یہ حدیث سنائی تھی' تو یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کو سہو لاحق ہو گیا' تو آپ نے سلام پھیرنے اور کلام کرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا تھا۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کو نماز میں سہو لاحق ہو گیا' تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ نے تشہد پڑھا اور پھر آپ نے سلام پھیرا۔

سعید بن محمد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔ تو آپ نے تشہد پڑھا اور سلام پھیرا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے عباس نامی راوی کے علاوہ اور کسی کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ؛ اِذْ هُمَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ

باب **441**: سجدہ سہو کو "رسوا کرنے والی دو چیزوں" کا نام دینا' کیونکہ یہ دونوں شیطان کو رسوا کرتے ہیں

1063 - انا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمّٰى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

1063 – أخرجه أبو داود (1025) في الصلاة: باب إذا شك في الثنتين والثلاث من قال: يلقي الشك، والطبراني (12050) من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، بهذا الإسناد. ويشهد له حديث أبي سعيد الخدري، وسيرد عند المؤلف (2663).

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ--فضل بن موسیٰ--عبداللہ بن کیسان--عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدوں کو شیطان کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام دیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَسْبُوقَ بِرَكْعَةٍ اَوْ ثَلَاثٍ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

بِجُلُوْسِهِ فِي الْاُولٰى وَالثَّالِثَةِ اقْتِدَاءً بِاِمَامِهِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُدْرِكَ وِتْرًا مِنْ صَلَاةِ الْاِمَامِ تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، وَهَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لَوْ يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلّٰى كَانَتَا سَجْدَتَيِ الْعَمْدِ لَا السَّهْوِ؛ لِاَنَّ الْمُدْرِكَ وِتْرًا مِنْ صَلَاةِ الْاِمَامِ يَتَعَمَّدُ لِلْجُلُوْسِ فِي الْاُولٰى وَالثَّالِثَةِ، اِذْ هُوَ مَاْمُوْرٌ بِالِاقْتِدَاءِ بِاِمَامِهِ، جَالِسٌ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اُمِرَ بِالْجُلُوْسِ فِيْهِ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ سَاهِيًا مَنْ فَعَلَ مَا عَلَيْهِ فِعْلُهُ وَتَعَمَّدَ لِلْفِعْلِ؟ وَاِذَا بَطَلَ اَنْ يَكُوْنَ سَاهِيًا، اسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ بِاَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا اَوْ فَاَتِمُّوْا

باب 442: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: ایک یا تین رکعت والے مسبوق شخص پر سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں ہوتا جب وہ اپنے امام کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی یا تیسری رکعت کے بعد بیٹھا ہوا ہو

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: جو شخص امام کی نماز میں سے طاق تعداد کا مدرک ہو۔ اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے تو یہ دو سجدے اگر اس نمازی نے کئے ہیں تو یہ دونوں سجدے ''عمد'' کے سجدے ہوں گے۔ سہو کے نہیں ہوں گے کیونکہ امام کی نماز میں سے طاق کو پانے والا شخص پہلی اور تیسری رکعت میں جان بوجھ کر بیٹھے گا کیونکہ وہ اپنے امام کی پیروی کرنے کا پابند ہے تو وہ اس مقام پر بیٹھے گا جس مقام پر اسے بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے تو پھر وہ سہو کا شکار ہونے والا کیسے شمار ہوسکتا ہے اور وہ بھی ایک ایسے فعل کے حوالے سے جسے کرنا اس پر لازم نہیں ہے اور اس نے جان بوجھ کر یہ فعل کیا ہے اور جب یہ بات باطل ہوگئی کہ وہ سہو کا شکار ہونے والا نہیں ہے تو یہ بات ناممکن ہوگی کہ اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم ہو جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ بات منقول ہے۔

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو تم سکینت اور وقار کے ساتھ چل کر آؤ۔ تمہیں جتنی نماز ملے اسے ادا کرلو اور جو گزر چکی ہو اسے بعد میں قضا کرلو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مکمل کرلو''۔

1064 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا اَيُّوْبُ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَسُئِلَ: هَلْ اَمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ غَيْرَ اَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَا: ثُمَّ رَكِبْنَا فَاَدْرَكْنَا النَّاسَ، قَدْ تَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، وَهُوَ فِي الثَّانِيَةِ، فَذَهَبْتُ اُوذِنُهُ فَنَهَانِي، فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي اَدْرَكْنَا الَّتِي سَبَقَتْنَا

اختلاف روایت: وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: وَقَضَيْنَا الَّتِي سَبَقَتْنَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- زیاد بن ایوب -- اسماعیل بن علیہ -- ایوب
(یہاں تحویلِ سند ہے) -- مؤمل بن ہشام -- اسماعیل -- ایوب -- محمد بن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عمرو بن وہب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ ان سے سوال کیا گیا۔ کیا اس امت میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے) پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم لوگ سوار ہوئے اور لوگوں تک پہنچ گئے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آگے ہو کر لوگوں کو نماز کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے اور دوسری رکعت ادا کر رہے تھے میں آگے ہو کر انہیں اطلاع دینے لگا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کر دیا ہم نے وہ ایک رکعت ان کی اقتداء میں ادا کی جو مل گئی تھی۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

مؤمل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "جو رکعت گزر گئی تھی وہ ہم نے بعد میں ادا کی تھی"۔

1065 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا اِسْمَاعِيلُ، نَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَاْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَاْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا؛ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلَاةِ، فَهُوَ فِي صَلَاةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- اسماعیل -- علاء -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب نماز کے لئے تثویب کہی جائے تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ بلکہ تم آرام سے چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ۔ تمہیں جتنی نماز مل جائے اسے ادا کر لو جو گزر چکی ہو اسے بعد میں ادا کر لو کیونکہ جب کوئی نماز کے ارادے سے نماز کی طرف جاتا ہے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے"۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ

(ابواب کا مجموعہ)

ذِكْرِ الْوِتْرِ وَمَا فِيْهِ مِنَ السُّنَنِ

وتر کا تذکرہ اور اس میں جو سنتیں ہیں ان کا بیان

بَابُ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ وَالدَّالَّةِ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ

لَيْسَ بِفَرْضٍ لَا عَلٰى مَا زَعَمَ مَنْ لَّمْ يَفْهَمِ الْعَدَدَ، وَلَا فَرَّقَ بَيْنَ الْفَرْضِ وَبَيْنَ الْفَضِيلَةِ، فَزَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ فَرِيْضَةٌ، فَلَمَّا سُئِلَ عَنْ عَدَدِ الْفَرْضِ مِنَ الصَّلَاةِ زَعَمَ اَنَّ الْفَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ خَمْسٌ، فَقِيْلَ لَهٗ: وَالْوِتْرُ، فَقَالَ: فَرِيْضَةٌ، فَقَالَ السَّائِلُ: اَنْتَ لَا تُحْسِنُ الْعَدَدَ

باب **443**: ان احادیث کا تذکرہ جن میں اس بات کی نص موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وتر فرض نہیں ہے ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس شخص نے گمان کیا ہے جسے عدد کا فہم نہیں ہے اور جس نے فرض اور فضیلت کے درمیان فرق نہیں کیا اور یہ گمان کیا کہ وتر کی نماز فرض ہے جب اس سے فرض نمازوں کی تعداد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا فرض نمازیں پانچ ہیں اور اس سے دریافت کیا گیا: پھر وتر کے بارے میں دریافت کیا جائے تو اس نے کہا: یہ بھی فرض ہے تو سائل نے کہا: تمہیں گنتی بھی ٹھیک نہیں آتی

1066 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ اَمْلَيْتُ فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ خَبَرَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْاَلَةِ الْاَعْرَابِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِسْلَامِ، وَجَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ، فَقَالَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ،

فَاَعْلَمَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَا زَادَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْخَمْسِ فَهُوَ تَطَوُّعٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں اس کتاب کے آغاز میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کر چکا ہوں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب

دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا تم پر لازم ہے اس نے دریافت کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ کوئی اور نماز ادا کرنا بھی لازم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تم نفل نماز ادا کرلو تو بہتر ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتادی ہے: پانچ (فرض) نمازوں کے علاوہ ہر نماز نفل ہوگی۔

1067 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ، وَلَا كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ اَوْتِرُوْا؛ فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ غَيْرُ اَنَّ الْاَشَجَّ لَمْ يَذْكُرْ: يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ اَوْتِرُوْا

اسنادِ دیگر: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ فِيْ اِسْنَادِهِ، وَمَتْنِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور عبداللہ بن سعید اشج اور محمد بن ہشام-- ابوبکر بن عیاش-- ابواسحاق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تمہاری فرض نمازوں کی طرح وتر لازمی نہیں ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ نے وتر ادا کیے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن! تم لوگ وتر ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے، اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔

حدیث **1066**: اس بات پر سب کا اتفاق ہے وتر کی ادائیگی مطلوب ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر پڑھنا واجب ہے جبکہ صاحبین اور دیگر فقہاء کے نزدیک وتر پڑھنا سنت ہے۔

احناف اس بات پر متفق ہیں کہ وتر کے منکر کی تکفیر نہیں کی جائے گی کیونکہ ان کا وجوب اخبار آحاد سے ثابت ہے۔

امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی طرح ہر مسلمان عاقل اور بالغ شخص پر وتر ادا کرنا واجب ہے۔

احناف کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں جن کے درمیان فصل نہیں کی جائے گی۔ بلکہ تین رکعات ادا کر لینے کے بعد آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔

مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک وتر ایک رکعت ہے جس سے پہلے دو رکعت سنت ادا کی جائے گی۔ شوافع کی نزدیک وتر کی کم از کم تعداد ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعات ہیں۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں: وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے۔ اس لئے نماز عشاء سے پہلے وتر ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

احناف کے نزدیک وتر کا مستحب وقت رات کا آخری حصہ ہے۔ حنابلہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ احناف کے نزدیک وتر کی تینوں رکعات میں قرأت کرنا واجب ہے۔

احناف اور حنابلہ کے نزدیک سارا سال وتر میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

احناف کے نزدیک وتر کی تیسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

احناف کے نزدیک دعائے قنوت پست آواز میں پڑھی جائے گی۔

دعائے قنوت کے الفاظ کے بارے میں فقہاء کی رائے ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

تاہم اشج نامی راوی نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں۔ "اے اہل قرآن! تم وتر ادا کرو"۔

جبکہ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1068 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبِي جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ النَّجَّارِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الْوِتْرِ، قَالَ: اَمْرٌ حَسَنٌ جَمِيلٌ عَمِلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ اَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِعْلَامِهِ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اُمَّتِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَدَلَّتْ تِلْكَ الْاَخْبَارُ عَلٰى اَنَّ الْمُوجِبَ لِلْوِتْرِ فَرْضًا عَلَى الْعِبَادِ مُوجِبٌ عَلَيْهِمْ سِتَّ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، وَهٰذِهِ الْمَقَالَةُ خِلَافُ اَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخِلَافُ مَا يَفْهَمُهُ الْمُسْلِمُونَ، عَالِمُهُمْ وَجَاهِلُهُمْ وَخِلَافُ مَا تَفْهَمُهُ النِّسَاءُ فِي الْخُدُورِ وَالصِّبْيَانُ فِي الْكَتَاتِيبِ، وَالْعَبِيدُ وَالْاِمَاءُ، اِذْ جَمِيعُهُمْ يَعْلَمُونَ اَنَّ الْفَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ خَمْسٌ لَا سِتٌّ

1068 - عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نجاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ اچھا اور خوبصورت کام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد مسلمانوں نے اس پر عمل کیا ہے' تاہم یہ واجب نہیں ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے کتاب الکبیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول وہ تمام روایات نقل کردی ہیں' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی امت پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وتر کو فرض قرار دینے والا شخص بندوں پر دن اور رات میں چھ نمازیں لازم قرار دے گا اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات کے بھی خلاف ہے' اور اس علم کے بھی خلاف ہے' جس کا تمام مسلمانوں' ہر عالم اور جاہل شخص کو علم ہے' اور یہ اس بات کے بھی خلاف ہے۔ جسے پردہ نشین خواتین اور مدرسوں میں پڑھنے والے بچے بھی اور غلام اور کنیزیں بھی جانتے ہیں۔ یہ بات سب لوگ جانتے ہیں: پانچ نمازیں فرض ہیں چھ نمازیں فرض نہیں ہیں۔

1069 - آراءِ فقہاء: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ اِسْحَاقَ' حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا حَنِيفَةَ اَوْ سُئِلَ اَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْوِتْرِ . فَقَالَ: "فَرِيضَةٌ" فَقُلْتُ اَوْ فَقِيلَ لَهُ: فَكَمِ الْفَرْضُ؟ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ . فَقِيلَ لَهُ فَمَا تَقُولُ فِي الْوِتْرِ؟ قَالَ "فَرِيضَةٌ" فَقُلْتُ . اَوْ فَقِيلَ لَهُ: اَنْتَ لَا تُحْسِنُ الْحِسَابَ .

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار-- عبداللہ بن حمران-- عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ-- اپنے والد جعفر بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

عبدالوارث بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) امام

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے وتر کے بارے میں سوال کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ فرض نہیں۔ میں نے کہا: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان سے دریافت کیا گیا: فرض کتنے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ نمازیں، ان سے کہا گیا: وتر کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ فرض ہیں۔ میں نے کہا: راوی کہتے ہیں' یا پھر ان سے کہا گیا: آپ کا تو حساب بھی ٹھیک نہیں ہے۔

1070 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ، ح وَثنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، نَا يَعْقُوبُ وهو ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَابِلَةِ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا، فَلَمْ نَزَلْ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَصْبَحْنَا، فَدَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجَوْنَا أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْنَا فَتُصَلِّيَ بِنَا، فَقَالَ: كَرِهْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- مالک بن اسماعیل -- یعقوب
(یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن عثمان عجلی -- عبیداللہ بن موسیٰ -- یعقوب بن عبداللہ قمی -- عیسیٰ بن جاریہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر کی نماز پڑھائی۔ جب اگلی رات آئی' تو ہم لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے، ہمیں یہ امید تھی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے، ہم لوگ مسجد میں رہے' یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی' یا رسول اللہ! ہمیں یہ امید تھی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لا کر ہمیں نماز پڑھائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ تم پر وتر لازم ہو جائیں۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْوِتْرِ وَاسْتِحْبَابِهِ إِذِ اللَّهُ يُحِبُّهُ

باب **445**: وتر کی ترغیب دینا اور اس کا مستحب ہونا' کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے

1071 - سندِ حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ قَالَ زِيَادٌ: ثنا، وَقَالَ نَصْرٌ: انا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

1070 – أخرجه الطبراني في "الصغير" (525)، وابن خزيمة (1070)، من طريق يعقوب القمي، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في "المجمع" 3/172: فيه عيسى بن جارية وثقه ابن حبان، وضعفه ابن معين. وسيرد برقم (2415).

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ---نصر بن علی جہضمی اور زیاد بن یحییٰ حسانی ---عبد العزیز بن عبد الصمد---
ہشام---محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةٌ

باب 448: ان احادیث کا تذکرہ جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ نص موجود ہے کہ وتر ایک رکعت ہے

1072 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، نا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ اَبِي لَبِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُومِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالُوا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ مُؤَمَّلٌ: عَنْ اَيُّوبَ، وَقَالَ الْاٰخَرُونَ: اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، اَيْضًا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ مُؤَمَّلٌ: عَنْ اَيُّوبَ، وَقَالَ الْاٰخَرُونَ: اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، اَيْضًا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ، وَثَنَا بُنْدَارٌ، اَيْضًا نا عَبْدُ الْاَعْلَى، ثَنَا خَالِدٌ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ ذَكَرُوا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1072- أخرجه احمد 2/9، وابن أبي شيبة 2/273 و 291، ومسلم (749) (146) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، وابن ماجه (1320) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل ركعتين، والبيهقي 3/22، والبغوي (955) من طريق سفيان، عن الزهري، عن سالم، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (749) (147) ، والنسائي 3/227 و228 في قيام الليل، باب: كيف صلاة الليل، من طرق عن الزهري، عن سالم، به . وأخرجه أحمد 2/133، والطبراني (13184) و (13215) من طرق عن سالم، به. وأخرجه مسلم (749) (146) ، وابن ماجه (1320) ، والبيهقي 3/22 من طريقين عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، به. وأخرجه أحمد 2/141، والنسائي 3/227، والطبراني (13461) من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن طاووس، به . وأخرجه أحمد 2/10، والنسائي 3/227، وابن ماجه (1320) من طريق سفيان، عن ابن أبي لبيد، عن أبي سلمة، به.

متنِ حدیث: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ اَمْلَيْتُهَا فِي الرَّدِّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ بِرَكْعَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ اِلَّا لِخَائِفِ الصُّبْحِ، وَاَعْلَمْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مَا بَانَ لِذَوِي الْفَهْمِ وَالتَّمْيِيْزِ جَهْلَ قَائِلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی --سفیان-- ابن شہاب زہری--سالم--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) --عبدالجبار--سفیان--عمرو-- طاؤس--ابن ابولبید--ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) --مخزومی--سفیان--عمرو بن دینار-- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) --عبدالرحمٰن بن بشر--سفیان بن شہاب زہری--سالم--اپنے والد کے حوالے سے (یہاں تحویلِ سند ہے) عبداللہ بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (یہاں تحویلِ سند ہے) --طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) --عبدالجبار اور سعید بن عبدالرحمٰن--سفیان--عبداللہ بن دینار--احمد بن منیع اور مؤمل بن ہشام وزیاد بن ایوب-- اسماعیل ابن علیہ--مؤمل--ایوب (یہاں تحویلِ سند ہے) -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) --بندار--یحییٰ--عبیداللہ--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) --بندار--حماد بن علیہ--مؤمل--ایوب (یہاں تحویلِ سند ہے) --ایوب--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) --بندار--یحییٰ--عبیداللہ--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار-- حماد بن مسعدہ--عبداللہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن حجر--اسماعیل بن جعفر--عبداللہ بن دینار--حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں تحویلِ سند ہے) --بندار--عبدالوہاب ثقفی--خالد--بندار--(یہاں تحویلِ سند ہے) عبدالاعلیٰ--خالد

(یہاں تحویلِ سند ہے) --صنعانی--یزید بن زریع--خالد--عبداللہ بن شقیق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کی نماز دو' دو رکعات کر کے ادا کی جائے گی' جب تمہیں (صبح صادق) قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت وتر ادا کر لو''۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار نامی راوی کے ہیں' جو زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے اس روایت کے تمام طرق اس مسئلے کا جواب دیتے ہوئے املاء کروا دیئے ہیں' جس میں اس شخص کی تردید کی گئی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ایک رکعت وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ صرف اس شخص کے لئے جائز ہے' جسے صبح صادق ہونے کا اندیشہ ہو۔ میں نے اس مقام پر یہ بات بیان کی ہے' جس کے نتیجے میں ہر سمجھدار اور عقل مند شخص کو اس مؤقف کے قائل کی جہالت واضح ہو جائے گی۔

1073 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، اُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) انس بن سیرین بیان کرتے ہیں:

انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ کیا میں ان میں طویل قرأت کروں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

1074 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَفْصِلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّي اَخْشَى اَنْ يَقُولَ النَّاسُ: اِنَّهَا الْبُتَيْرَاءُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَسُنَّةَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ تُرِيدُ؟ هٰذِهِ سُنَّةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن مسکین یمامی -- بشر بن بکر -- اوزاعی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

مطلب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور وتر کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے ہدایت کی کہ وہ فصل کرے اس نے عرض کی: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ ایک ایسی نماز ہے' جس کی دم نہیں ہے۔ یعنی جو مکمل نہیں ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اللہ اور اس کے رسول کی سنت (پر عمل کرنا چاہتے ہو) یہ اللہ اور اس کے رسول کی سنت ہے۔

1075 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ، فَصَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ، وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن مسکین یمامی-- یحییٰ بن حسان --سلیمان بن بلال (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) شرحبیل بن سعد بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو بٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نیچے اترے اور آپ نے دس رکعات ادا کی' پھر آپ نے ایک رکعت وتر ادا کی' پھر آپ نے فجر کی دو رکعات ادا کیں' پھر آپ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔

میں نے اس باب سے متعلق تمام روایات ''کتاب الکبیر'' میں نقل کردی ہیں۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَصِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الْوِتْرِ إِذَا أَوْتَرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَهٰذَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

باب 448: پانچ رکعات وتر کا مباح ہونا اور وتر کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ' جب آدمی پانچ رکعات وتر ادا کرے اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے

1076 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ - يَعْنِي رَكَعَاتٍ - لَا يُسَلِّمُ فِيهِنَّ، فَيَجْلِسُ فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ وَقَالَ بُنْدَارٌ: وَيُوتِرُ مِنْهُنَّ بِخَمْسٍ، وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحییٰ-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے

1076 - أخرجه مسلم (737) (123) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والبيهقي 3/27 عن أبي بكر بن أبي شيبة، والبيهقي 3/28 من طريق إبراهيم بن موسى، كلاهما عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/50 و123، ومسلم (737) (123)، وأبو داؤد (1338) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي (459) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر بخمس، وابن خزيمة (1076) و (1077)، وأبو عوانة 2/325، والبيهقي 3/27 و28، والبغوي (960) و (961) من طرق عن هشام بن عروة، به.

ہیں۔

(یہاں تحویلِ سند ہے)--محمد بن علاء بن کریب--ابواسامہ--ہشام--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کرتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعات ادا کرتے تھے اوران کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہیں پھیرتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آخر میں بیٹھا کرتے تھے اور پھر سلام پھیرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابواسامہ کے نقل کردہ ہیں۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے پانچ رکعات وتر ادا کرتے تھے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے"۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّجْلِسُ اِلَّا فِي الْخَامِسَةِ اِذَا اَوْتَرَ بِخَمْسٍ

باب **449**:اس روایت کا تذکرہ جواس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانچ رکعات وتر ادا کرتے تھے تو پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے

1077 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ اِلَّا فِي الْخَامِسَةِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالرحمن بن بشر بن حکم--یحییٰ بن سعید--ہشام--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کرتے تھے جن میں سے پانچ رکعات وتر ہوتی تھیں۔آپ ان پانچ رکعات میں صرف پانچویں رکعت (کے بعد ہی) بیٹھتے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ اَوْ بِتِسْعٍ وَصِفَةِ الْجُلُوْسِ اِذَا اَوْتَرَ بِسَبْعٍ اَوْ بِتِسْعٍ

باب **449**:سات یا نو رکعات وتر ادا کرنا مباح ہے اور جب آدمی سات یا نو رکعات وتر ادا کرے تو پھر بیٹھنے کا طریقہ

1078 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ،

عَنْ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ۔ وَهٰذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ :

متن حدیث: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَأَتَى الْمَدِينَةَ لِيَبِيعَ بِهَا عَقَارًا لَهُ بِهَا، فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ، وَيُجَاهِدُ الرُّومَ حَتّٰى يَمُوتَ، فَلَقِيَ رَهْطًا مِنْ قَوْمِهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ قَوْمِهِ أَرَادُوا ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ، وَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَأَشْهَدَ عَلٰى مُرَاجَعَةِ امْرَأَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا، فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَائِشَةُ ائْتِهَا، فَاسْأَلْهَا، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا أَنَا بِقَارِبِهَا إِنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا، فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا، فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ مَعِي فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَحَكِيمٌ؟ فَعَرَفَتْهُ، قَالَ: نَعَمْ، أَوْ قَالَ: بَلٰى قَالَتْ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ قَالَ: فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ، وَقَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ، وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَجْلِسُ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُو ۔

اختلاف روایت: زَادَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ ۔ ثُمَّ يَنْهَضُ، وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ، فَيَقْعُدُ فَيَحْمَدُ رَبَّهُ وَيُصَلِّي عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ وَقَالَ بُنْدَارٌ وَهَارُونُ جَمِيعًا: فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ، فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا ۔ قَالَ بُنْدَارٌ: قُلْتُ لِيَحْيٰى: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: تَسْلِيمَةً، فَقَالَ: هٰكَذَا حِفْظِي عَنْ سَعِيدٍ، وَكَذَا قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ، عَنْ سَعِيدٍ: ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ۔ كَمَا قَالَ يَحْيٰى، وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- سعید بن ابوعروبہ -- بندار -- ابن ابوعدی -- سعید (یہاں تحویل سند ہے) -- ہارون بن اسحاق -- عبدہ -- سعید (یہاں تحویل سند ہے) -- بندار -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد -- قتادہ -- زرارہ بن اوفی -- سعد بن ہشام (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ یحییٰ بن سعید کے نقل کردہ ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی پھر وہ

1078 - اخرجه أحمد 6/53-54 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" 2/323-324 عن الحسن بن علي بن عفان، عن محمد بن بشر، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وهو في "مصنف" عبد الرزاق برقم (4714).

مدینہ منورہ آئے' تاکہ وہاں موجود اپنی جائیداد کو فروخت کریں اور اس رقم کو اسلحہ اور گھوڑوں کی خریداری میں استعمال کریں اور مرتے دم تک روم میں جہاد کرتے رہیں۔ ان کی ملاقات اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے افراد سے ہوئی' تو ان لوگوں نے بتایا: ان کی قوم کے کچھ افراد نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اسی بات کا ارادہ کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے لئے میری ذات میں نمونہ نہیں ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

اس پر سعد بن ہشام نے لوگوں کو اس بات پر گواہ بنایا کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرتے ہیں' پھر وہ واپس ہمارے پاس آئے' پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ ان کی ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی شخصیت کے بارے میں نہ بتاؤں' جو نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں تمام اہل زمین سے زیادہ علم رکھتی ہے۔ سعد بن ہشام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تم ان کی خدمت میں جاؤ اور ان سے دریافت کرو' پھر میرے پاس واپس آ کر مجھے بتانا کہ انہوں نے مجھے کیا جواب دیا ہے: (سعد بن ہشام کہتے ہیں:) میں حکیم بن افلح کے پاس آیا۔ میں انہیں ساتھ لے کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا تھا' تو حکیم نے کہا، میں ان کی خدمت میں نہیں جاؤں گا' کیونکہ میں نے انہیں اس بات سے منع کیا تھا کہ وہ ان دو گروہوں کے بارے میں کوئی رائے نہ دیں۔ انہوں نے میری بات نہیں مانی اور اس کے برخلاف کیا۔

سعد کہتے ہیں: میں نے انہیں قسم دی تو وہ میرے ساتھ آ گئے۔ جب وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم حکیم ہو؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پہچان لیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سعد بن ہشام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: ہشام کون؟ انہوں نے جواب دیا: عامر کے صاحب زادے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لئے دعائے رحمت کی اور یہ کہا: عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔ جب اللہ کو منظور ہوتا تھا۔ پھر آپ رات کے وقت بیدار ہوتے تھے پھر آپ مسواک اور وضو کرتے تھے' پھر آپ آٹھ رکعات نماز ادا کرتے تھے۔ آپ ان کے دوران صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور دعا مانگتے رہتے تھے۔

اس مقام پر ہارون نامی راوی نے اپنی روایت پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر آپ کھڑے ہو جاتے تھے سلام نہیں پھیرتے تھے۔ پھر آپ نویں رکعت ادا کرتے تھے' پھر آپ بیٹھ جاتے تھے۔ پھر اپنے پروردگار کی حمد بیان کرتے تھے۔ اس کے نبی پر درود بھیجتے تھے۔ پھر سلام پھیرتے تھے' جس میں آپ آواز ہمیں سنا دیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعت ادا کرتے تھے' تو اے میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعات ہو جاتی ہیں۔

یہاں بندار اور ہارون نامی دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا) جب نبی اکرم ﷺ کی عمر

زیادہ ہوگئی اور آپ کا جسم بھاری ہوگیا' تو آپ سات رکعات وتر ادا کرنے لگے اور پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا کر لیتے تھے' جو سلام پھیرنے کے بعد ہوتی تھی' تو اے میرے بیٹے! یہ نو رکعات ہو جاتی ہیں۔

ابن ابوعدی نے سعید کے حوالے سے ابوقتادہ کے حوالے' جو روایت نقل کی ہے۔ اس میں بندار نے ہمارے سامنے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پھر آپ ﷺ بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے''

بندار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: لوگ تو یہ کہتے ہیں آپ سلام پھیرتے تھے یعنی اس میں بلند آواز کا تذکرہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: سعید کے حوالے سے مجھے یہ روایت اسی طرح یاد ہے' اور ہارون نے عبدہ کے حوالے سے سعید سے نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ ''نبی اکرم ﷺ سلام پھیرتے ہوئے بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے''۔ یہ بالکل اسی طرح کے الفاظ ہیں' جس طرح یحییٰ نے بیان کیے ہیں۔

عبدالصمد نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ قتادہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''آپ بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے''۔

1079 - كَذٰلِكَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، نا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، ثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا اَسَنَّ وَثَقُلَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، يُقْرَاُ فِيهِنَّ بِالرَّحْمٰنِ وَالْوَاقِعَةِ قَالَ اَنَسٌ: وَنَحْنُ نَقْرَاُ بِالسُّوَرِ الْقِصَارِ (اِذَا زُلْزِلَتِ) (الزلزلة: 1)، وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (الكافرون: 1)، وَنَحْوِهِمَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اسی طرح ۔۔محمد بن یحییٰ ۔۔عبدالصمد۔۔ ہشام (یہاں تحویلِ سند ہے) ۔۔علی بن سہل رملی ۔۔مؤمل بن اسماعیل ۔۔عمارہ بن زادان ۔۔ ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نو رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم بھاری ہوگیا' تو آپ ﷺ سات رکعات وتر ادا کرنے لگے' پھر آپ ﷺ بیٹھ کر دو رکعات ادا کر لیتے تھے' ان میں آپ سورۂ رحمان اور سورۂ واقعہ کی تلاوت کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ تو چھوٹی سورتوں کی' سورہ زلزال اور سورہ کافرون اور ان جیسی چھوٹی سورتوں کی تلاوت کرتے ہیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ اِنْ اَحَبَّ الْمُصَلِّيْ اَوْ وَسَطَهُ اَوْ اٰخِرَهُ، اِذِ اللَّيْلُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ كُلُّهُ وَقْتُ الْوِتْرِ

باب **450**: رات کے ابتدائی حصے میں وتر کا مباح ہونا

اگر نمازی اس بات کو پسند کرتا ہو یا پھر درمیانی حصے میں یا پھر آخری حصے میں (وتر ادا کرنے کا مباح ہوا)، اس کی وجہ یہ ہے: رات کے وقت عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک سارا وقت وتر کی نماز کا وقت ہے

1080 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَوَّلِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- ابواسحاق -- عاصم بن ضمرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے۔ ابتدائی حصے میں بھی، درمیانی حصے میں بھی اور آخری حصے میں بھی۔

1081 - سندِ حدیث: نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي قَيْسٍ، حَدَّثَهُ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ، اٰخِرَ اللَّيْلِ اَوْ اَوَّلَهُ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا اَوْتَرَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بحر بن نصر -- عبداللہ بن وہب -- معاویہ بن صالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوقیس نے انہیں حدیث بیان کی انہوں نے نبی اکرم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت وتر ادا کرتے تھے؟ رات کے آخری حصے میں یا ابتدائی حصے میں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرتے تھے۔ بعض اوقات آخری حصے میں ادا کرتے تھے تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى وَمُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب **451**: رات کے آخری حصے میں وتر کا حکم دینا جو ایک ایسی روایت کے ذریعے مذکور ہے، جو مختصر ہے، جس میں تفصیل بیان نہیں کی گئی اور وہ مجمل ہے، جس کی وضاحت نہیں کی گئی

1081– اخرجه احمد 6/47، وعنه ابو داؤد (226) فى الطهارة: باب فى الجنب يؤخر الغسل، عن إسماعيل بن إبراهيم، وابو داؤد (226) من طريق معتمر، كلاهما عن برد بن سنان، بهذا الإسناد. واخرجه النسائى 1/125 فى الطهارة: باب ذكر الاغتسال أول الليل، من طريق حماد وسفيان، كلاهما عن برد، به –وفيه قصة الاغتسال فقط . واخرجه أحمد 6/73–74، ومسلم (307)، وأبو داؤد (1437)، والنسائى 1/199 .

1082 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيٰى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، وَالْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِجْعَلُوا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (یہاں تحویلِ سند ہے) -- دورقی اور حسن زعفرانی بن محمد -- محمد بن عبید -- عبیداللہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یحییٰ بن حکیم -- حماد بن مسعدہ -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''تم اپنے رات کی نماز کے آخر میں وتر کو رکھو''۔

بَابُ ذِكْرِ الْوَصِيَّةِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

قَدْ يَسْبِقُ عِلْمِيْ اِلٰى وَهْمِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُخْتَصَرِ وَالْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى، وَلَا يَسْتَدِلُّ بِالْمُفَسَّرِ مِنَ الْاَخْبَارِ عَلَى الْمُجْمَلِ مِنْهَا، اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ يَجْعَلَ اٰخِرَ صَلَاةِ اللَّيْلِ وِتْرًا يُضَادُّ اَمْرَهُ وَوَصِيَّتَهُ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب 452: سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی تلقین کا تذکرہ' جو مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو مفصل نہیں ہے' اور میرے علم کے مطابق جو شخص مختصر حدیث اور تفصیلی حدیث کے درمیان فرق نہیں کر سکتا اور مفصل روایات کے ذریعے مجمل روایات کے بارے میں استدلال نہیں کر سکتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کو رات کی آخری نماز قرار دینے کا جو حکم دیا ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے برخلاف ہے' اور اس تلقین کے برخلاف ہے کہ جو آپ نے سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی ہدایت کی ہے

1083 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ بِثَلَاثٍ، لَا اَدَعُهُنَّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَبَدًا، اَوْصَانِيْ بِصَلَاةِ الضُّحٰى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِخْبَارُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ خَرَّجْتُهَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی -- اسماعیل بن جعفر -- محمد بن ابوحرملہ -- عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو میں انہیں کبھی ترک نہیں کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چاشت کی نماز ادا کرنے کی، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی، اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی تلقین کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی ہے۔

میں اس روایت کو دوسری جگہ پر نقل کر چکا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ اَخْذًا بِالْوَثِيقَةِ وَالْحَزْمِ، تَخَوُّفًا اَنْ لَّا يَسْتَيقِظَ الْمَرْءُ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَيُوتِرَ اٰخِرَهُ. وَاَنَّهُ اِنَّمَا اَمَرَ بِالْوِتْرِ اٰخِرَ اللَّيْلِ مَنْ قَوِيَ عَلٰى قِيَامِ اٰخِرِ اللَّيْلِ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَى الْقِيَامِ اٰخِرَ اللَّيْلِ

باب 453: سابقہ دو ابواب میں میری ذکر کردہ مجمل الفاظ والی دو روایات کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حزم اور احتیاط کے پیش نظر سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کا حکم دیا ہے

جبکہ آدمی کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو کہ نماز ادا نہیں کر سکے گا

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے کا حکم اس شخص کو دیا ہے' جو رات کے آخری حصے میں قیام کرنے کی قوت رکھتا ہے' اور اس بات کی دلیل کہ جو شخص رات کے آخری حصے میں قیام کرنے کی قوت رکھتا ہے' اس کے لئے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنا افضل ہے

1084 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، انا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ: مَتٰى تُوتِرُ؟ قَالَ: اُوتِرُ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ، فَقَالَ لِعُمَرَ: مَتٰى تُوتِرُ؟ قَالَ: اَنَامُ، ثُمَّ اُوتِرُ قَالَ: فَقَالَ لِاَبِي بَكْرٍ: اَخَذْتَ بِالْحَزْمِ، اَوْ بِالْوَثِيقَةِ، وَقَالَ لِعُمَرَ: اَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا عَنْ حَمَّادٍ مُرْسَلٌ، لَيْسَ فِيهِ اَبُوْ قَتَادَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم بزاز -- یحییٰ بن اسحاق سیلحینی -- حماد بن سلمہ -- ثابت -- عبداللہ بن رباح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کس وقت وتر ادا کرتے ہو؟

انہوں نے عرض کی: میں سونے سے پہلے وتر ادا کر لیتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کس وقت وتر ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں سو جاتا ہوں پھر (بیدار ہو کر) وتر ادا کرتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے مضبوط (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پختہ چیز کو اختیار کیا ہے' آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم نے قوی چیز کو اختیار کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ روایت حماد کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔ اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

1085 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ الْمَكِّيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ: مَتٰى تُوتِرُ؟ قَالَ: اُوتِرُ ثُمَّ اَنَامُ قَالَ: بِالْحَزْمِ اَخَذْتَ، وَسَاَلَ عُمَرَ، فَقَالَ: مَتٰى تُوتِرُ؟، فَقَالَ: اَنَامُ ثُمَّ اَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَاُوتِرُ قَالَ: فِعْلِيْ فَعَلْتَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِيْ قِصَّةِ عُمَرَ قَالَ: فِعْلَ الْقَوِيِّ فَعَلْتَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ اور احمد بن سعید دارمی -- محمد بن عباد مکی -- یحییٰ بن سلیم -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کس وقت وتر ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں وتر ادا کر لیتا ہوں پھر میں سو جاتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے پختہ چیز کو اختیار کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کس وقت وتر ادا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں سو جاتا ہوں پھر میں رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہوں' پھر وتر ادا کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے فعل کی طرح عمل کرتے ہو۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قوت والے شخص کی طرح کا عمل کرتے ہو۔

1086 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِيْ ابْنَ يُوْنُسَ، ح وَثَنَا عَلِيٌّ، اَيْضًا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ اِدْرِيْسَ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا: ثَنَا الْاَعْمَشُ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ،

1085- أخرجه ابن ماجه 1/379-380 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر أول الليل، وابن خزيمة (1085)، والحاكم 1/301، والبيهقي 3/36 من طرق عن محمد بن عباد المكي، بهذا الإسناد. وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي! وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 1/398: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات. ! وفي الباب عن أبي قتادة عند أبي داؤد (1434)، والحاكم 1/301، وابن خزيمة (1084)، والبيهقي 3/35 وإسناده صحيح. وعن جابر عند أحمد 3/330، والطيالسي (1671)، وابن ماجه (1202)، وهو حسن في الشواهد، والحديث صحيح بهما.

ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يَسْتَيقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوتِرْ مِنْ اَوَّلِهٖ، وَلْيَرْقُدْ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ؛ فَاِنَّ صَلَاةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ، فَذٰلِكَ اَفْضَلُ هٰذَا حَدِيْثُ عِيْسٰى وَفِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّاَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم --عیسٰی بن یونس (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی --عبداللہ ابن ادریس (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- ابومعاویہ (یہاں تحویلِ سند ہے) --یعقوب دورقی --محمد بن عبید --اعمش (یہاں تحویلِ سند ہے) --ابوموسیٰ --یحییٰ بن حماد --ابوعوانہ --سلیمان اعمش --ابوسفیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' وہ اس کے ابتدائی حصے میں ہی وتر ادا کر لے اور سو جائے' اور جس شخص کو یہ امید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو جائے گا' تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے' کیونکہ رات کے آخری حصے میں ادا کی جانے والی نماز میں فرشتے شریک ہوتے ہیں اور یہ نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ عیسٰی نامی راوی کے ہیں۔ جریر اور ابوعوانہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِمُبَادَرَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِالْوِتْرِ اِذِ الْوِتْرُ وَقْتُهُ اللَّيْلُ، لَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَلَا بَعْضَ النَّهَارِ اَيْضًا.

باب **454**: صبح صادق ہونے سے پہلے ہی وتر ادا کر لینے کا حکم ہونا' کیونکہ وتر کا وقت رات کا وقت ہے' ایسا نہیں ہے کہ رات اور دن دونوں میں سے کسی بھی (وقت وتر ادا کیے جاسکتے ہیں) یا دن کے کچھ حصے میں ایسا کیا جاسکتا ہے

1087 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

1087- اخرجه احمد 2/37-38، وابو داؤد (1436) فی الصلاة: باب فی وقت الوتر، والترمذی (467) فی الصلاة: باب ما جاء فی مبادرة الصبح بالوتر، والطبرانی (13362) ، وابو عوانة 2/332، والبغوی (966) من طرق عن ابن ابی زائدة، بهذا الاسناد، وصححه ابن خزيمة (1087) ، والحاكم 1/301 ووافقه الذهبی .واخرجه احمد 2/38، ومسلم (750) فی صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنی مثنی، وابن خزيمة (1088) ، وابو عوانة 2/332، والبيهقی 2/478، والبغوی (967) من طرق عن ابن ابی زائدة.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- ابن ابوزائدہ -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

1088 - سندِحدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا: ثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، ثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ وَقَالَ اَحْمَدُ: بَادِرْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع اور زیاد بن ایوب -- ابن ابوزائدہ -- عاصم احول -- عبداللہ بن شقیق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

احمد نامی راوی نے لفظ''بادِر'' (یعنی جمع مذکر حاضر کی بجائے واحد مذکر حاضر کا صیغہ) استعمال کیا ہے۔

1089 - سندِحدیث: ثَنَا اَبُو مُوسٰى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى، نا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْتِرُوا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوا

اسنادِدیگر: ثنا اَبُو مُوسٰى، ثَنَا اَبُو عَامِرٍ، نا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو نَضْرَةَ الْعَوَقِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: اَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- عبدالاعلیٰ -- معمر -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابونضرہ

(یہاں تحویل سند ہے) ابوموسیٰ -- ابوعامر -- علی بن مبارک -- یحییٰ -- ابونضرہ العوقی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے وتر کے بارے میں دریافت کیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوِتْرِ رَاكِبًا فِي السَّفَرِ

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَتْ بِفَرِيْضَةٍ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي الْحَالَةِ الَّتِيْ كَانَ يُوْتِرُ عَلَيْهَا

باب 455: سفر کے دوران سوار ہوکر وتر ادا کرنے کی اجازت

اس روایت میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ وتر کی نماز فرض نہیں ہے

نبی اکرم ﷺ کسی بھی حالت میں فرض نماز سواری پر ادا نہیں کرتے تھے جبکہ آپ وتر سواری پر ادا کر لیتے تھے

1090 - سندِحدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَاَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، اَخْبَرَهُمْ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ --ابن وہب (یہاں تحویلِ سند ہے) --ابن عبدحکم --ابن وہب --یونس --ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سواری پر نفل ادا کر لیتے تھے۔ خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔ آپ ﷺ سواری پر وتر بھی ادا کر لیتے تھے' تاہم آپ فرض نماز سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔

بَابُ النَّائِمِ عَنِ الْوِتْرِ اَوِ النَّاسِيْ لَهٗ يُصْبِحُ قَبْلَ اَنْ يُّوْتِرَ

باب 456: وتر کے وقت سویا رہ جانے والا شخص' یا وتر کو بھول جانے والا شخص اگر وتر ادا کرنے سے پہلے صبح کر لیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

1090- أخرجه مسلم (700) (39) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والبيهقي 2/491 من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 1/243-244 في الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، و 2/61 في القبلة: باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة، وأبو داؤد (1224) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والطحاوي 1/428، وابن الجارود (270)، وابو عوانة 2/342، والبيهقي 2/6 و 491 من طرق عن عبد الله بن وهب، به. وأخرجه أحمد 2/137-138 و 138 من طريقين عن موسى بن عقبة، عن سالم بن عبد الله، به. وقد ذكر في الرواية الأولى عنه حكاية سالم فعل ابن عمر. وعلقه البخاري في "صحيحه" (1098) فقال: وقال الليث: حدثني يونس، عن ابن شهاب، فذكره، وفيه قول سالم بن عبد الله. ووصله الإسماعيلي في "المستخرج" - كما في "تغليق التعليق" 2/422- من طريقين عن أبي صالح، حدثنا الليث، حدثني يونس، عن ابن شهاب.. فذكره.

1091 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَا: نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي اَيْضًا، سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا نَافِعٌ،

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ، فَاِذَا كَانَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَتْ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوِتْرُ قَبْلَ الْفَجْرِ هٰذَا حَدِيثُ الْقُطَعِيِّ. وَقَالَ الْاٰخَرُونَ: فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ. وَقَالَ الرَّمَادِيُّ: فَقَدْ ذَهَبَتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ قطعی اوراحمد بن مقدام--محمد بن بکر--ابن جریج (یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن رافع--عبدالرزاق--ابن جریج (یہاں تحویل سند ہے)--احمد بن منصور رمادی--حجاج بن محمد--

ابن جریج کہتے ہیں--سلیمان بن موسیٰ--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص رات کی نماز ادا کر رہا ہو' اسے رات کی نماز کے آخر میں وتر ادا کرنے چاہئیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے' تو جب صبح صادق ہو جائے' تو رات کے نوافل اور وتر (کا وقت) رخصت ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

روایت کے یہ الفاظ قطعی کے نقل کردہ ہیں' دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''صبح صادق ہونے سے پہلے تم لوگ وتر ادا کرلو''۔

رمادی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''رات کی نماز اور وتر کا وقت رخصت ہو جاتا ہے''۔

1092 -- سندِحدیث: ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، انا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ وَلَمْ يُوتِرْ، فَلَا وِتْرَ لَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدہ بن عبداللہ خزاعی--ابوداؤد طیالسی--ہشام دستوائی--قتادہ--ابونضرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1092- اخرجه الحاكم 1/301-302، وعنه البيهقي 2/478 من طريق موسى بن إسماعيل، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. واخرجه الطيالسي (2163)، وعبد الرزاق (4589)، وأحمد 3/13 و35 و37 و71، ومسلم (754) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة من آخر الليل، والترمذي (468) في الصلاة: باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر، والنسائي 3/231 في قيام الليل: باب الأمر بالوتر قبل الصبح، وابن ماجه (1189) في إقامة الصلاة: باب من نام عن وتر أو نسيه، وابن خزيمة (1089)، والبيهقي 2/478 من طرق.

''جو شخص صبح کو پالے اور اس نے وتر ادانہ کئے ہوں' تو اس کے وتر نہیں ہوتے''۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَجْرِ

مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَمْ يَكْتُبْ مِنَ الْعِلْمِ مَا يُسْتَدَلُّ بِالْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ عَلَى الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي

باب 457: اس روایت کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے صبح صادق کے بعد وتر ادا کرنے کے بارے میں نقل کی گئی ہے' جو مجمل ہے' جو مفسر نہیں ہے' تو جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور اس نے احادیث کو نوٹ نہیں کیا ہے' اور جو مفسر احادیث کے ذریعے مجمل حدیث کے بارے میں استدلال نہیں کر سکتا' وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دوسری فجر طلوع ہونے کے بعد وتر ادا کئے تھے

1093 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، نا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَ الْعَبَّاسَ ذَوْدًا مِنَ الْاِبِلِ، فَبَعَثَنِي اِلَيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَكَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ الْوِسَادَةَ الَّتِي تَوَسَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ غَيْرَ كَبِيرٍ اَوْ غَيْرَ كَثِيرٍ، ثُمَّ قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوءَ، وَاَقَلَّ هِرَاقَةَ الْمَاءِ، ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، وَاَخْلَفَ بِيَدِهِ فَاَخَذَ بِاُذُنِي فَاَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَجَعَلَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ حَائِضًا، فَقَامَتْ فَتَوَضَّاَتْ، ثُمَّ قَعَدَتْ خَلْفَهُ تَذْكُرُ اللّٰهَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشَيْطَانُكِ اَقَامَكِ؟ قَالَتْ: بِاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلِي شَيْطَانٌ؟ قَالَ: اِي وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَلِي، غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ، فَاَسْلَمَ، فَلَمَّا انْفَجَرَ الْفَجْرُ قَامَ فَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى اَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابراہیم بن منقذ بن عبداللہ خولانی --- ایوب بن سوید --- عتبہ بن ابو حکیم --- ابوسفیان --- طلحہ بن نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ اونٹوں کا وعدہ کیا' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام پذیر تھے' جو میری خالہ اور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ سو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے جو تکیہ لیا تھا میں نے بھی وہی تکیہ لیا۔ نبی اکرم ﷺ زیادہ دیر نہیں سوئے' پھر آپ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا' تاہم آپ نے اس میں پانی کم بہایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھنا شروع کی۔ میں بھی اٹھا میں نے بھی وضو کیا اور آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو

آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے مجھے کان سے پکڑ کر پیچھے کیا اور اپنے دائیں طرف لا کر کھڑا کرلیا' پھر آپ نے دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا شروع کیا۔ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ان دنوں حیض کی حالت میں تھیں وہ کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے وضو کیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہارے شیطان نے تمہیں اٹھایا ہے؟ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کیا میرا کوئی شیطان ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرا بھی شیطان ہے' البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے' اور وہ مسلمان (یا فرمانبردار) ہو گیا ہے۔

جب صبح صادق ہوئی' تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے ایک رکعت وتر ادا کی پھر آپ نے فجر کی دو رکعات ادا کی پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ گئے' یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو نماز کے بارے میں اطلاع دی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَوْتَرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي بَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيهَا عِنْدَهُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ طُلُوعِهِ لَيْلٌ لَا نَهَارٌ، لَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ طُلُوعِهِ نَهَارٌ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْوِتْرِ، بَلْ اَمْسَكَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْوِتْرِ حَتّٰى اَضَاءَ الْفَجْرُ الثَّانِي الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ اِضَاءَةِ نَهَارٍ وَلَا لَيْلٌ

باب 458: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: جس رات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی تھی اس رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی فجر طلوع ہو جانے کے بعد وتر ادا کیے تھے

جس کے طلوع ہو جانے کے بعد رات باقی ہوئی ہے' ابھی دن شروع نہیں ہوتا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وتر دوسری فجر طلوع ہو جانے کے بعد ادا نہیں کیے تھے' جس کے بعد دن نکل آتا ہے' اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعات وتر سے فارغ ہونے کے فوراً بعد ادا نہیں کی تھیں' بلکہ وتر کو ادا کرنے کے بعد آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ جب دوسری فجر روشن ہو گئی جس کے بعد دن کی روشنی آتی ہے رات باقی نہیں رہتی (تو پھر آپ نے سنتیں ادا کی تھیں)

1094 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ، اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنْطَلَقْتُ اِلٰى خَالَتِي، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ يُصَلِّي فِيهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَلَبِثَ يَسِيرًا حَتّٰى اِذَا عَلِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُصَلِّیَ بِصَلَاتِهِ فَاَخَذَ بِنَاصِيَتِي فَجَرَّنِي حَتّٰى جَعَلَنِيْ عَلٰى يَمِينِهِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى، رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ الْاَوَّلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى تِسْعَ رَكَعَاتٍ، يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَهِيَ التَّاسِعَةُ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسَكَ حَتّٰى اَضَاءَ الْفَجْرُ جِدًّا، ثُمَّ قَامَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ جَنْبَهُ فَنَامَ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ اَلْفَاظَ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِي، وَالْفَجْرُ هُمَا فَجْرَانِ، فَالْاَوَّلُ طُلُوْعُهُ بِلَيْلٍ، وَالْاٰخَرُ هُوَ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ نَهَارٌ، وَقَدْ اَمْلَيْتُ فِي الْمَسْاَلَةِ الَّتِيْ كُنْتُ اَمْلَيْتُهَا عَلٰى بَعْضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلٰى اَصْحَابِنَا اَنَّ الْوِتْرَ بِرَكْعَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ، الْاَخْبَارُ الَّتِيْ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ، وَبَيَّنْتُ عِلَلَهَا فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَسْتُ اَحْفَظُ خَبَرًا ثَابِتًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ، وَقَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ تِلْكَ الْمَسْاَلَةِ عِلَّةَ خَبَرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ، وَبَيَّنْتُ اَسَانِيْدَهَا وَاَعْلَمْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ اَنَّ ذِكْرَ الْقُنُوْتِ فِيْ خَبَرِ اُبَيٍّ غَيْرُ صَحِيْحٍ عَلٰى اَنَّ الْخَبَرَ عَنْ اُبَيٍّ اَيْضًا غَيْرُ ثَابِتٍ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ دُعَاءً يَقُوْلُهُ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن منصور مروزی --نضر بن شمیل --عباد بن منصور --عکرمہ بن خالد مخزومی --سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اپنی خالہ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور نماز ادا کرنے لگے۔ میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا کہ میں آپ کی نماز کی اقتداء کرنا چاہتا ہوں تو آپ نے مجھے پیشانی سے پکڑا اور اپنے بائیں طرف سے لا کر دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کو دو رکعات کر کے ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ جب پہلی صبح (فجر کاذب) ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو آپ نے نو رکعات ادا کیں' آپ ہر دو' دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیتے تھے اور آپ نے ایک رکعت یعنی نویں رکعت کے ذریعے وتر ادا کئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے' یہاں تک کہ صبح صادق اچھی طرح روشن ہو گئی تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے فجر کی دو رکعات ادا کی' پھر نبی

اکرم ﷺ نے اپنا پہلو رکھا اور سو گئے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے' پھر اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول اس روایت کے تمام الفاظ میں نے کتاب الکبیر میں نقل کر دیے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) سعید بن جبیر کی روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے پہلی فجر کے طلوع ہو جانے کے بعد اور دوسری فجر کے طلوع ہونے سے پہلے وتر ادا کیے تھے' کیونکہ فجر دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک رات میں طلوع ہو جاتی ہے' اور دوسری فجر کے طلوع ہو جانے کے بعد دن شروع ہو جاتا ہے' میں نے یہ مسئلہ وہاں املاء کروایا ہے' جہاں میں نے اس شخص کے اعتراض کے بارے میں یہ بحث املاء کروائی ہے' جس نے ہمارے اصحاب پر یہ اعتراض کیا ہے ایک رکعت وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے' اور نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت میں صرف تین رکعات وتر کا تذکرہ ہے۔ میں نے اس مقام پر ان روایتوں کی علت کا تذکرہ کر دیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی بھی مستند روایت ایسی نہیں ہے' جو وتر میں قنوت ادا کرنے کے بارے میں ہو۔ میں نے یہ مسئلہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے وتر میں قنوت ادا کرنے کے بارے میں' نقل کردہ روایت کی علت کے ضمن میں بیان کر دیا ہے۔ میں نے اس روایت کی اسانید بیان کی ہیں' اور اس مقام پر یہ بات بتائی ہے: حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں قنوت کا تذکرہ درست نہیں ہے۔ اس کی بنیاد یہ ہے: حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت تین رکعات وتر کے بارے میں ثابت شدہ نہیں ہے۔

یہ روایت یزید بن ابومریم کے حوالے سے ابوحوراء کے حوالے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک دعا کی تعلیم دی تھی' تاکہ وہ اسے وتر کی دعائے قنوت میں پڑھتے (وہ روایت درج ذیل ہے)

1095 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا يَحيَى - يَعْنِيُ ابْنَ آدَمَ نا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ اَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْقُنُوتِ. ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوتِ الْوِتْرِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ وَكِيعٍ، غَيْرُ اَنَّ يُوْسُفَ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ لَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: اِنَّكَ تَقْضِيْ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْفَاءَ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَذِلُّ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ. ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ. وَهٰذَا

الْخَبَرُ رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ فِيْ قِصَّةِ الدُّعَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ وَلَا الْوِتْرَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن رافع --- یحییٰ بن آدم --- اسرائیل --- ابواسحاق --- برید بن ابومریم --- ابوحوراء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کچھ کلمات یاد رکھے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعائے قنوت کی جگہ انہیں پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

یہ روایت یوسف بن موسیٰ اور زیاد بن ایوب نے اپنی اپنی سند کے ساتھ بھی نقل کی ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات کی تعلیم دی تھی جنہیں میں وتر کی دعائے قنوت میں پڑھوں۔ (وہ یہ ہیں) ''اے اللہ جنہیں تو نے ہدایت دی ہے ان میں مجھے بھی ہدایت دے جنہیں تو نے عافیت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی عافیت عطا کر اور جن کا تو والی ہے ان میں سے میرا بھی والی بن جا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت رکھ دے اور تو نے جو فیصلہ دیا ہے اس کے شر سے مجھے بچالے فیصلہ تو ہی دے سکتا ہے۔ تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا جا سکتا۔ جس کا تو والی ہو وہ ذلیل نہیں ہوسکتا اور جس کو تو اپنا دشمن قرار دیدے وہ عزت والا نہیں ہوسکتا۔ اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے''۔

روایت کے یہ الفاظ وکیع نامی راوی کے ہیں۔ یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جس کا تو والی ہو وہ ذلیل نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے حرف ''و'' نقل نہیں کیا۔

ابن رافع نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''بے شک تو ہی فیصلہ دے سکتا ہے''

انہوں نے حرف ''ف'' ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''بے شک وہ ذلیل نہیں ہوتا''۔

انہوں نے بھی حرف ''و'' ذکر نہیں کیا۔ یوسف بن موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے۔

اس روایت کو شعبہ بن حجاج نے دعا کے واقعہ کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے نہ تو دعائے قنوت کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی وتر کا ذکر کیا ہے۔

1096 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مَرْيَمَ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ: عَلَامَ تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ فِي الدُّعَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ، وَلَا الْوِتْرَ.

وَشُعْبَةُ اَحْفَظُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلَ يُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ، وَاَبُو اِسْحَاقَ لَا يُعْلَمُ اَسَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ بُرَيْدٍ، اَوْ دَلَّسَهُ عَنْهُ، اللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا يَدَّعِیْ بَعْضُ عُلَمَائِنَا اَنَّ كُلَّ مَا رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنْ مَنْ رَوٰى عَنْهُ اَبُوْهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ هُوَ مِمَّا سَمِعَهُ يُوْنُسُ مَعَ اَبِيْهِ مِمَّنْ رَوٰى عَنْهُ، وَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ، اَوْ قَنَتَ فِی الْوِتْرِ لَمْ يَجُزْ عِنْدِیْ مُخَالَفَةُ خَبَرِ النَّبِیِّ، وَلَسْتُ اَعْلَمُهُ ثَابِتًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- ابن ابومریم -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- یزید بن زریع -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- برید بن ابومریم -- ابوحوراء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابوحوراء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات یاد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس دعا کی تعلیم دی تھی۔

''اے اللہ! جنہیں تو نے ہدایت نصیب کی' ان میں ہمیں بھی ہدایت عطا کر''

اس کے بعد اس دعا کے بارے میں وکیع کی نقل کردہ روایت کی مانند الفاظ ہیں' تاہم اس روایت میں قنوت اور وتر کا تذکرہ نہیں ہے۔

تو شعبہ نامی راوی یونس بن اسحاق جیسے کئی راویوں سے زیادہ بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

اور ابواسحاق نامی راوی کے بارے میں یہ بات ہی پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے برید نامی راوی سے اس حدیث کا سماع کیا ہے' یا ان کے حوالے سے اس روایت کو تدلیس کے طور پر نقل کر دیا ہے؟

''اے اللہ! صرف یہی ہو سکتا ہے' جس طرح ہمارے بعض علماء نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ ہر وہ روایت جسے یونس نے اس شخص کے حوالے سے نقل کیا ہو' جس سے یونس کے بعد ابواسحاق نے بھی روایت نقل کی ہے۔

اور جو ان روایات میں شامل ہوگی' جو یونس نے اپنے والد کے ہمراہ اس شخص سے سنی ہے' جن کے حوالے سے اس نے روایت نقل کی ہے۔

اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت ثابت ہو جائے کہ آپ نے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ یا آپ نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا حکم دیا ہے' تو میرے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے' تاہم میرے علم کے مطابق یہ حدیث ثابت شدہ نہیں ہے۔

1097 - وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِیُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ اِلَّا اَنْ يَدْعُوَ لِقَوْمٍ عَلٰى قَوْمٍ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ عَلٰى قَوْمٍ اَوْ يَدْعُوَ لِقَوْمٍ، قَنَتَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثناه عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، نا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ: وَقَدْ رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ - شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ

الْكُوفَةِ - صَلَاتَهُ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: سُنَّةٌ مَّاضِيَةٌ. ثناه مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ كُرَيْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ. وَهٰذَا الشَّيْخُ الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ وَهِمَ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَوْلِهٖ: فِي الْوِتْرِ، وَاِنَّمَا هُوَ فِي الْفَجْرِ لَا فِي الْوِتْرِ، فَلَعَلَّهُ انْمَحٰى مِنْ كِتَابِهٖ مَا بَيْنَ الْفَاءِ وَالْجِيمِ فَصَارَتِ الْفَاءُ شِبْهَ الْوَاوِ، وَالْجِيمُ رُبَّمَا كَانَتْ صَغِيرَةً تُشْبِهُ التَّاءَ فَلَعَلَّهُ لَمَّا رَاَى اَهْلَ بَلَدِهٖ يَقْنُتُونَ فِي الْوِتْرِ، وَعُلَمَاؤُهُمْ لَا يَقْنُتُونَ فِي الْفَجْرِ، تَوَهَّمَ اَنَّ خَبَرَ الْبَرَاءِ اِنَّمَا هُوَ مِنَ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ. نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ، فَقَالَ: سُنَّةٌ مَّاضِيَةٌ. فَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اَحْفَظُ مِنْ مِائَتَيْنِ مِثْلِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ، فَخَبَّرَ اَنَّ سُؤَالَ زُبَيْدِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى اِنَّمَا كَانَ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ لَا فِي الْوِتْرِ، فَاَعْلَمَهُ اَنَّهُ سُنَّةٌ مَّاضِيَةٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا الْبَرَاءَ. وَقَدْ رَوَى الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ - وَهُمَا اِمَامَا اَهْلِ زَمَانِهِمَا فِي الْحَدِيثِ، - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ: اَنَّ النَّبِيَّ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) زہری --- سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت اس وقت پڑھتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم کے حق میں یا کسی قوم کے خلاف دعا کرنا ہوتی تھی۔

جب آپ کسی قوم کے خلاف یا کسی قوم کے حق میں دعا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ فجر کی نماز میں دوسری رکعات میں (رکوع سے) سر اٹھانے کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

عمرو بن علی اور محمد بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت زہری سے نقل کی ہے جبکہ اس روایت کو علاء بن صالح نے نقل کیا ہے جو کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص ہیں۔

انہوں نے نماز کے بارے میں روایت زبیر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے نقل کی ہے کہ زبیر نے عبدالرحمٰن سے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو عبدالرحمٰن نے جواب دیا: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے: یہ ایک جاری سنت ہے۔

یہ روایت محمد بن علاء نے اپنی سند کے ساتھ علاء بن صالح سے نقل کی ہے۔

علاء بن صالح نامی اس عمر رسیدہ شخص کو۔ روایت کے ان الفاظ میں وہم ہوا ہے۔

''وتر میں''

کیونکہ یہ دعائے قنوت فجر کی نماز میں ہوتی ہے فجر کی نماز میں نہیں ہوتی ہے۔

اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ان کی تحریر میں ''ف'' اور ''جیم'' کے درمیان والی عبارت مٹ گئی ہو۔

تو حرف "ف" حرف "واو" کے ساتھ مشابہت اختیار کر گیا ہوا اور حرف "جیم" کو اگر چھوٹا لکھا ہوا ہو تو بعض اوقات یہ "ت" کے ساتھ مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے اپنے شہر کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے ہیں اور ان کے علماء فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے ہیں' تو انہیں یہ غلط فہمی ہوئی کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

سلم بن جنادہ نے اپنی سند کے ساتھ زبید یامی کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ جاری رہنے والی سنت ہے۔

تو سفیان ثوری' علاء بن صالح جیسے دو سو آدمیوں سے بڑے "حافظ الحدیث" ہیں۔

تو اس روایت میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ زبید نے ابن ابی لیلیٰ سے سوال کیا تھا' جو فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں تھا' وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں نہیں تھا۔

تو ابن ابی لیلیٰ نے انہیں یہ بتایا: یہ جاری رہنے والی سنت ہے' تاہم انہوں نے بھی حضرت براء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

سفیان ثوری اور شعبہ یہ دونوں اپنے زمانے کے علم حدیث کے امام ہیں' انہوں نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی"۔

1098 - سندِ حدیث: ثَنَاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَنَتَ فِي الْفَجْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان اور شعبہ -- عمرو بن مرہ -- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی۔

1099 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی، حَدَّثَنِی الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ نا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، اَنْبَاَهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ. فَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَلٰى مَا رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ. وَاَعْلٰى خَبَرٍ يُحْفَظُ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ

كَعْبٍ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَوْقُوفًا، أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْنُتُونَ بَعْدَ النِّصْفِ، يَعْنِي مِنْ رَمَضَانَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عمرو بن مرہ -- ابن ابولیلیٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ منقول ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے''۔

تو یہ روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہے۔

اور یہ ویسی نہیں ہے جس طرح علاء بن صالح نے نقل کی ہے۔

اور وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں یاد رکھی جانے والی سب سے بلند تر روایت وہ ہے جو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد کے بارے میں ہے اور یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

اس میں یہ مذکور ہے: وہ لوگ نصف (مہینہ) گزر جانے کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

ان کی مراد یہ ہے: وہ رمضان کے مہینے میں ایسا کیا کرتے تھے۔

1100 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ،

متنِ حدیث: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ، وَكَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ، أَنَّ عُمَرَ، خَرَجَ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَخَرَجَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدٍ الْقَارِيءِ، فَطَافَ بِالْمَسْجِدِ وَأَهْلُ الْمَسْجِدِ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ، فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ إِنِّي أَظُنُّ لَوْ جَمَعْنَا هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ، وَأَمَرَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَنْ يَقُومَ لَهُمْ فِي رَمَضَانَ، فَخَرَجَ عُمَرُ عَلَيْهِمْ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، فَقَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هِيَ، وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ، - يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ - فَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ، وَكَانُوا يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي النِّصْفِ: اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، وَلَا يُؤْمِنُونَ بِوَعْدِكَ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَأَلْقِ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَأَلْقِ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، إِلَهَ الْحَقِّ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَدْعُو لِلْمُسْلِمِينَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ لَعْنَةِ الْكَفَرَةِ، وَصَلَاتِهِ عَلَى النَّبِيِّ، وَاسْتِغْفَارِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَمَسْأَلَتِهِ: اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ رَبَّنَا، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَهْوِي سَاجِدًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ربیع بن سلیمان مرادی --- عبداللہ بن وہب --- یونس --- ابن شہاب زہری --- عروہ بن زبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری جو حضرت عمر بن خطاب کے عہد حکومت میں حضرت عبداللہ بن ارقم کے ہمراہ بیت المال کے نگران تھے۔ (وہ بیان کرتے ہیں:)

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینے میں رات کے وقت باہر نکلے تو عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بھی ان کے ساتھ نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کا چکر لگایا۔ اہل مسجد اس وقت ٹولیوں کی شکل میں تھے کوئی مسجد میں تنہا نماز ادا کر رہا تھا' کوئی شخص نماز ادا کر رہا تھا اور کچھ لوگ اس کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے اکٹھا کر دوں' تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ کیا اور انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ رمضان کے مہینے میں ان لوگوں کو (تراویح کی) نماز پڑھایا کریں۔

پھر ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے' تو اس وقت لوگ اپنے قاری کی اقتداء میں (تراویح کی) نماز ادا کر رہے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عمدہ بدعت ہے۔

تاہم جس (نماز کے وقت) تم سوئے رہ جاتے ہو' وہ اس سے افضل ہے' جسے تم کھڑے ہو کر ادا کر رہے ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد رات کی آخری (یعنی تہجد کی) نماز تھی۔

جبکہ لوگ رات کے ابتدائی حصے میں (تراویح) ادا کر رہے تھے' تو نصف مہینہ گزرنے کے بعد ان لوگوں نے کفار پر لعنت کرنا شروع کر دی اور یہ کہا:

''اے اللہ! تو ان کافروں پر لعنت کر! جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے وعدے پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے اور ان کے دلوں میں رُعب ڈال دے اور ان پر اپنی سختی اور عذاب نازل کر۔ اے حقیقی معبود!''

پھر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے اور مسلمانوں کے حق میں جہاں تک ممکن ہوتا تھا' بھلائی کی دعا کرتے تھے' پھر وہ اہل ایمان کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ کفار پر لعنت بھیج کر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اور مومن مردوں اور مومن خواتین کے لئے دعائے مغفرت کر کے فارغ ہو جاتے تھے' تو پھر یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' ہم تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں' تیری بارگاہ میں سجدہ کرتے ہیں' اور تیری طرف لپکتے ہیں' اور تیری طرف جلدی کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم تیری رحمت کی امید کرتے ہیں' اور تیرے عذاب سے بہت ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب اس شخص تک پہنچنے والا ہے' جو تیرا دشمن ہے''۔

اس کے بعد وہ لوگ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

بَابُ الزَّجْرِ اَنْ یُّوتِرَ الْمُصَلِّیْ فِی اللَّیْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَیْنِ اِذِ الْمُوتِرُ مَرَّتَیْنِ تَصِیرُ صَلَاتُهٗ بِاللَّیْلِ شَفْعًا لَا وِتْرًا

باب **459**: اس بات کی ممانعت کہ نمازی ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا کرے' کیونکہ دو مرتبہ وتر ادا کرنے والا شخص اپنی رات کی نماز کو جفت کر لے گا یہ طاق نہیں رہے گی

1101 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ:

متنِ حدیث: زَارَنَا اَبِیْ فِیْ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَاَمْسٰی عِنْدَنَا وَاَفْطَرَ، وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّیْلَةِ، وَاَوْتَرَ بِنَا، ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰی مَسْجِدِهٖ، فَصَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ حَتّٰی بَقِیَ الْوِتْرُ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اَوْتِرْ بِاَصْحَابِكَ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام -- ملازم بن عمرو -- عبداللہ بن بدر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینے میں ایک مرتبہ میرے والد ہم سے ملنے کے لئے آئے۔ وہ شام تک ہمارے پاس رہے' انہوں نے افطاری کی اس رات انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ انہوں نے ہمیں وتر کی نماز بھی پڑھائی پھر وہ اپنی مسجد چلے گئے' وہاں انہوں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی' یہاں تک کہ وتر کی نماز باقی رہ گئی' پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو آگے کیا اور فرمایا: تم اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھا دو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جاتے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الصَّلَاةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب **460**: وتر کے بعد نماز ادا کرنے کی اجازت

1102 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، نا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، نا هِشَامٌ، ح وَثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ یَحْیٰی، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ:

1101- وأخرجه أبو داؤد (1439) في الصلاة: باب في نقض الوتر، والنسائي 3/229-230 في قيام الليل: باب نهي النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الوترين في ليلة، والترمذي (470) في الصلاة: باب ما جاء لا وتران في ليلة، وابن خزيمة (1101)، والبيهقي 3/36 من طريق عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/23 عن عفان، عَنْ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بدر، عن سراج بن عقبة، عن قيس بن طلق، به. وأخرجه الطيالسي (1095)، والطبراني (8247) من طريق أيوب بن عتبة، عن قيس بن طلق، به.

متن حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى.

اختلاف روایت: وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ: وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، فَاِذَا سَلَّمَ كَبَّرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ مِنَ الْفَجْرِ

❋❋ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- ابن ابوعدی -- ہشام (یہاں تحویل سند ہے)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- یزید بن ہارون -- ہشام بن ابوعبداللہ -- یحییٰ -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (رات کی نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

آپ آٹھ رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ وتر ادا کرتے تھے' پھر آپ دو رکعات بیٹھ کر ادا کرتے تھے' جب آپ رکوع میں جانے لگتے' تو آپ کھڑے ہو جاتے تھے' پھر آپ رکوع میں جاتے تھے' پھر آپ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات ادا کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

دورقی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے' پھر جب آپ سلام پھیر دیتے تھے' تو آپ تکبیر کہہ کر بیٹھ کر دو رکعت ادا کرتے تھے''

پھر آپ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1103 - سند حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، نا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، نا اَبُوْ مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: زُرْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَوَافَقْتُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ طَوِيْلٍ، فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَلَمَّا عَلِمَ اَنِّيْ اُرِيْدُ الصَّلَاةَ مَعَهٗ اَخَذَ بِيَدِيْ فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، فَاَوْتَرَ بِتِسْعٍ اَوْ سَبْعٍ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَوَضَعَ جَنْبَهٗ حَتّٰى سَمِعْتُ ضَفِيْزَهٗ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَانْطَلَقَ، فَصَلّٰى.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ، كَمَا اَخْبَرَتْ عَائِشَةُ، وَيُحْتَمَلُ اَنْ

يَكُوْنَ اَرَادَ بِهِمَا رَكْعَتَي الْفَجْرِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- بشر بن مفضل -- ابومسلمہ -- ابونضرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات گئے کھڑے ہوئے آپ نے اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔

میں بھی اٹھا میں نے بھی وضو کیا' پھر میں آیا اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ چلا کہ میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا چاہتا ہوں' تو آپ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا پھر آپ نے نو' یا شاید سات رکعات ادا کیں۔

پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں پھر آپ نے اپنا پہلو رکھا' (اور سو گئے) یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے لینے کی آواز سنی' پھر جب نماز کا وقت ہوا' تو آپ تشریف لے گئے اور آپ نے (فجر کی) نماز پڑھائی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ دو رکعات جن کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک روایت میں کیا ہے اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ان کی مراد وہ دو رکعات ہوں' جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد ادا کرتے تھے' جیسا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے۔

اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے مراد فجر کی وہ دو رکعات لی ہوں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے فرائض سے پہلے ادا کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ

باب 461: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد جو دو رکعات ادا کرتے تھے ان میں قرأت کا تذکرہ

1104 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا اَبُوْ دَاوُدَ، نا اَبُوْ حَرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ الْاَنْصَارِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَاْسِهِ طَهُوْرُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُوْمُ فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّاُ، وَيُصَلِّي، وَيَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ، وَيُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخَذَ اللَّحْمَ، جَعَلَ

1104- واخرجه بمعناه ابو داؤد (1352) فی الصلاة: باب فی صلاة اللیل، والنسائی 3/220-221 فی قیام اللیل: باب کیف یفعل اذا افتتح الصلاة قائماً، من طریق هشام، عن الحسن، بهذا الإسناد. واخرجه النسائی 3/242 باب کیف الوتر بتسع، من طریق قتادة عن الحسن، به مختصراً.

الثَّمَانِ سِتًّا، وَيُوتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، يَقْرَأُ فِيهِمَا بِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَإِذَا زُلْزِلَتْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- بندار--- ابوداؤد--- ابوحرہ--- حسن--- سعد بن ہشام انصاری--- انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں سوال کیا---

سعد بن ہشام انصاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ سو جاتے تھے آپ کے سرہانے آپ کے وضو کا پانی اور مسواک رکھی ہوتی تھی' پھر آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے تھے' وضو کرتے تھے اور نماز ادا کرتے لگے تھے۔

پہلے آپ دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا کرتے تھے' جن میں آپ برابر کی قرأت کرتے تھے اور آپ نویں رکعت کے ذریعے انہیں وتر کر لیتے تھے۔

پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا' تو آپ آٹھ کی جگہ چھ رکعات ادا کرنے لگے اور ساتویں رکعت کو وتر بنا لیتے تھے۔

پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ان میں سورہ کافرون اور سورہ زلزال کی تلاوت کرتے تھے۔

1105 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، نا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، يَقْرَأُ بِ الرَّحْمٰنِ، وَالْوَاقِعَةِ قَالَ أَنَسٌ: وَنَحْنُ نَقْرَأُ بِالسُّوَرِ الْقِصَارِ إِذَا زُلْزِلَتْ، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَنَحْوِهِمَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- علی بن سہل رملی--- مؤمل بن اسماعیل--- عمارہ بن زاذان--- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات وتر ادا کرتے تھے' جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم فربہ ہو گیا' تو آپ نے سات رکعات وتر ادا کرنا شروع کر دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے' جن میں آپ سورہ رحمٰن اور سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم دو چھوٹی سورتوں کی تلاوت کرتے ہیں' یعنی سورہ زلزال اور سورہ کافرون جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْوِتْرِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيعِ مَنْ يُرِيدُ الصَّلَاةَ بَعْدَهُ

وَاَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ لَمْ يَكُونَا خَاصَّةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ اُمَّتِهِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ، اَمْرَ نَدْبٍ وَفَضِيلَةٍ، لَا اَمْرَ اِيجَابٍ وَفَرِيضَةٍ

باب 462: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: وتر کے بعد نماز ادا کرنا مباح ہے

یہ ان تمام افراد کے لئے مباح ہے' جو وتر کے بعد نماز ادا کرنا چاہتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد جو دو رکعات ادا کرتے تھے' یہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کہ یہ حکم آپ کی اُمت کے لئے نہ ہو' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے وتر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کا ہمیں حکم دیا ہے' اور یہ ایسا حکم ہے' جو استحباب اور فضیلت کے طور پر ہے' ایجاب اور فرضیت کے طور پر نہیں ہے

1106 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ، فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ، وَاِلَّا كَانَتَا لَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- معاویہ بن صالح -- شریح بن عبید -- عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سفر مشقت اور بوجھ ہوتا ہے' تو جب کوئی شخص وتر ادا کرے' تو وہ دو رکعات ادا کرے' (بعد میں) اگر وہ بیدار ہو جائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ یہ دونوں اس کے لئے (کافی) ہیں۔

1106 - وقد جاء في هامش أصل "الموارد" (انظر المطبوعة ص 176) : من خط شيخ الإسلام ابن حجر رحمه الله: "سقط (عن أبيه) من الأصل ولا بد منه، وكذلك رويناه في حديث حرملة رواية ابن المقرء عن ابن قتيبة عنه." قلت: وهي قد ذكرت في جميع المصادر التي خرجت الحديث. وأخرجه الدارمي 1/374، وأخرجه الطبراني (1410) ، والطحاوي 1/341، والبزار (292) ، والدارقطني 2/36 من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح.

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ

(ابواب کا مجموعہ)

فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرنا' اور ان میں موجود سنتوں (کا تذکرہ)

بَابُ فَضْلِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذْ هُمَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا

باب **463**: فجر کی دو رکعات کی فضیلت کہ یہ دونوں ساری دنیا سے زیادہ بہتر ہیں

1107 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيدٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَالدَّوْرَقِيُّ قَالُوا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، ح وَثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا

اختلافِ روایت: وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: هُمَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ عقدی اور محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی-- یزید بن زریع-- سعید (یہاں تحویلِ سند ہے)-- بندار اور یحییٰ بن حکیم اور دورقی -- یحییٰ بن سعید-- سعید بن ابوعروبہ اور سلیمان تیمی (یہاں تحویلِ سند ہے)-- ہارون بن اسحاق ہمدانی-- عبدہ-- سعید بن ابوعروبہ-- قتادہ-- زرارہ بن اوفی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سعد بن ہشام نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

1107- واخرجه احمد 6/50-51، ومسلم (725) (97) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والبيهقي 2/470 من طرق عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1107). واخرجه احمد 6/149 و265، والنسائي 3/252 في قيام الليل: باب المحافظة على الركعتين قبل الفجر، وأبو عوانة 2/273 من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد، والحاكم 1/306-307. وأخرجه ابن ابي شيبة 2/241، ومسلم (725) (96)، والترمذي (416) في الصلاة: باب ما جاء في ركعتي الفجر من الفضل، والطيالسي (1498)، والبيهقي 2/470. والبغوي (881) من طريقين عن قتادة، به. ولفظه عند الطيالسي "أحب إلي من حمر النعم".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعات ساری دنیا سے زیادہ بہتر ہیں''۔

صنعانی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ فجر کی دو رکعات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔

''یہ دونوں ساری دنیا سے زیادہ بہتر ہیں''

یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''فجر کی دو رکعات میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں''

محمد بن حسن نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ الْمُسَارَعَةِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **464**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے فجر سے پہلے دو رکعات کی طرف جلدی کرنا

1108 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِى ابْنَ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَلَا اِلٰى غَنِيْمَةٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --حفص بن غیاث --ابن جریج --عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) عبید بن عمیر نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی بھلائی اور غنیمت کی طرف، فجر کی دو رکعات سے زیادہ تیزی سے جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ عَائِشَةَ اِنَّمَا اَرَادَتْ بِقَوْلِهَا: الْخَيْرُ النَّوَافِلَ دُوْنَ خَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، اِذِ اسْمُ الْخَيْرِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْفَرِيْضَةِ وَالنَّافِلَةِ جَمِيْعًا

باب **465**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں اپنے الفاظ ''زیادہ بہتر'' سے مراد نوافل میں زیادہ بہتر لیا ہے' یہ مراد نہیں ہے کہ فرائض میں سب سے بہتر ہے' کیونکہ لفظ ''زیادہ بہتر'' بعض اوقات فرض اور نفل دونوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

1108- وأخرجه ابن أبی شيبة 2/240-241، ومسلم (724) (95).

1109 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالُوا: نَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ مُعَاهَدَةً عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی اور عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم اور یحییٰ بن حکیم-- یحییٰ بن سعید-- ابن جریج-- عطاء-- عبید بن عمیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی بھی نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہیں کرتے تھے' جتنی شدت کے ساتھ آپ فجر کی دو رکعات کا اہتمام کرتے تھے۔

یحییٰ بن حکیم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: عبید بن عمر نے مجھے خبر دی۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ أَمْرَ نَدْبٍ وَاسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرَ فَرِيضَةٍ وَإِيجَابٍ

باب 466: فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونا' ندب اور استحباب کے طور پر ہے فرض اور ایجاب کے طور پر نہیں ہے

1110 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا مَرْحُومٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَعْرَابِيٍّ لَيْلَةً، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَاسْجُدْ سَجْدَةً، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی-- مرحوم بن عبدالعزیز-- خالد-- عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک دیہاتی کے درمیان رات کے وقت موجود تھا۔ اس دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کی نماز کیسے ادا کی جانی چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دو کر کے اور جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت ادا کر لو اور پھر تم فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرو۔

1109- أخرجه النسائي في الصلاة كما في "التحفة" 11/484 عن يعقوب الدورقي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1169) في التهجد: باب تعاهد ركعتي الفجر، ومسلم (724) (94) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، وأبو داؤد (1254) في الصلاة: باب ركعتي الفجر، والبيهقي 2/470 من طرق عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه البيهقي 2/470، والبغوي (880) من طريقين عن ابن جريج، به.

بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب 467: فجر کی دو رکعات (سنت) کا وقت

1111 - سندِ حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اَضَاءَ الْفَجْرُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- عمرو بن دینار -- ابن شہاب زہری -- سالم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق روشن ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعات سنت ادا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْفِيفِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذِ اتِّبَاعُ السُّنَّةِ اَفْضَلُ مِنَ الِابْتِدَاعِ عَلٰى مَا يَاْمُرُ الْقُصَّاصُ مِنْ تَطْوِيلِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب 468: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے فجر سے پہلے کی دو رکعات کو مختصر ادا کرنا مستحب ہے

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا ایسی بدعت کے ارتکاب سے افضل ہے جس کا عوامی واعظین حکم دیتے ہیں کہ فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعات کو طویل ادا کرنا چاہئے

1112 - قَالَ: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ، اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، اُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَيْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- حماد بن زید -- انس بن سیرین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: فجر سے پہلے کی دو رکعات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا میں ان دونوں میں طویل قرأت کروں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے کی دو رکعات ادا کرتے تھے حالانکہ اذان گویا ابھی آپ کے کانوں میں ہوتی تھی۔

1113 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ

يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، وَثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَهٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ

متنِ حدیث: اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اِنِّىْ لَاَقُوْلُ: قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ؟

اختلافِ روایت: وَقَالَ اَبُوْ عَمَّارٍ فِىْ حَدِيْثِهِ: حَتّٰى اَقُوْلَ: هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِشَیْءٍ؟

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ولید -- عبدالوہاب ثقفی -- یحییٰ بن سعید -- محمد بن عبدالرحمٰن -- عمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: -- ابوعمار -- عبداللہ بن نمیر (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد -- یحییٰ بن سعید -- محمد بن عبدالرحمٰن -- عمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے کی دو رکعات کو ادا کرتے ہوئے انہیں مختصر ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ میں یہ سوچتی تھی آپ نے ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے؟

ابوعمار نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہاں تک کہ میں یہ سوچتی تھی کہ آپ نے ان دو رکعات میں کوئی تلاوت بھی کی ہے''؟

بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب 469: فجر سے پہلے کی دو رکعات میں سورہ اخلاص اور سورہ کافرون کی تلاوت کرنا مستحب ہے

1114 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، نا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ، ثَنَا الْجُرَيْرِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، لَا يَدَعُهُمَا قَالَتْ: وَكَانَ يَقُوْلُ: نِعْمَتِ السُّوْرَتَانِ يُقْرَاُ بِهِمَا فِیْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ يَا اَيُّهَا

1113- أخرجه أحمد 6/235، وابن أبي شيبة 2/244، والبيهقي 3/43 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي (181)، وأحمد 6/164، 165، و186، والبخاري (1171) في التهجد: باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، وأبو داؤد (1255) في الصلاة: باب في تخفيفهما، والنسائي 2/156 في الافتتاح: باب تخفيف ركعتي الفجر، والطحاوي 1/297، والبيهقي 3/43، والبغوي (882) من طرق عن يحيى بن سعيد، به . وصححه ابن خزيمة (1113) . وأخرجه الطيالسي (1581)، والبخاري (1171)، ومسلم (724) (93)، والطحاوي 1/297 من طرق عن شعبة، عن محمد بن عبد الرحمٰن، به.

1114- وأخرجه أحمد 6/239، وابن ماجه (1150) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ في الركعتين قبل الفجر، من طريق يزيد بن هارون، به . وقوى إسناده الحافظ في "الفتح" 3/47.

الْكَافِرُونَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- اسحاق بن یوسف الازرق-- جریری--عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں::

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''فجر سے پہلے کی دو رکعات میں ادا کی جانے والی سب سے بہترین دو سورتیں یہ ہیں۔ سورہ کافرون اور سورہ اخلاص''۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِیْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهُمَا بِآيَةٍ وَاحِدَةٍ سِوَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ لَا يُجْزِءُ اَنْ يَقْرَاَ فِیْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّطَوُّعِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ سِوَى الْفَاتِحَةِ

باب 470: فجر کی دو رکعات میں یوں قرأت مباح ہے کہ اس میں سے ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ ایک آیت کی تلاوت کر لی جائے اور یہ بات اس شخص کے مؤقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: نفل نماز کی ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ تین آیات سے کم کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے

1115 - سندِحدیث: ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِیْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ) (البقرة: 136)، اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، وَفِی الْاُخْرٰى (قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ) (آل عمران: 64)، اِلٰى قَوْلِهٖ: (اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ) (آل عمران: 64)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ہارون بن اسحاق ہمدانی-- ابوخالد--عثمان بن حکیم-- ابن یسار--سعید بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات میں اکثر یہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

''تم یہ فرمادو! ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر' جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے' اور جو چیز ابراہیم کی طرف نازل کی گئی تھی''

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

جبکہ دوسری رکعت میں یہ آیت تلاوت کرتے تھے۔

''تم فرمادو! اے اہل کتاب تم لوگ آگے آؤ' اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ بے شک ہم مسلمان ہیں''

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِذَا فَاتَتَا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب 471: اس بات کی اجازت ہے اگر آدمی کی صبح کی نماز کی دو رکعات رہ گئی ہوں تو وہ صبح کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے یہ دو رکعات ادا کرلے

1116 – سندِ حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ قَالَا: ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو،

متنِ حدیث: اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

اختلافِ روایت: ثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ قَيْسٍ جَدِّ سَعْدٍ، اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَكْعَتَا الْفَجْرِ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا، فَهُمَا هَاتَانِ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی اور نصر بن مرزوق -- اسد بن موسیٰ -- لیث بن سعد -- یحییٰ بن سعید -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) قیس بن عمرو

(یہاں تحویل سند ہے) ابوحسن عمر بن حفص -- سفیان -- سعد بن سعید -- محمد بن ابراہیم -- قیس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

1116– واخرجه عبد الرزاق (4016) ، ومن طريقه أحمد 5/447 عن ابن جريج، قال: سمعت عبد ربه (وتحرف في "المسند" إلى "عبد الله"، وهو ثقة من رجال الستة) ابن سعيد أخا يحيى بن سعيد يحدث عن جده ...وقال أبو داوُد في "سننه" بإثر الحديث (1268) : واخرجه الدارقطني 1/383–384 من طريق الربيع بن سليمان ونصر بن مرزوق، عن أسد بن موسى، به .وأخرجه الشافعي 1/52، والحميدي (868) ، والطبراني /18 (938) ، والبيهقي 2/456 من طريق ابن عيينة، وابن أبي شيبة 2/254، وأبو داوُد (1267) في الصلاة: باب من فاتته متى يقضيها، وابن ماجة (1154) في الإقامة: باب فيمن فاتته الركعتان قبل الفجر متى يقضيهما، والدارقطني 1/384، 385، والطبراني /18 (937) ، والحاكم 1/275، والبيهقي 2/483، من طريق ابن نمير، والترمذي (422) في الصلاة: باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر، واخرجه الطبراني /18 (939) من طريق أيوب بن سهل، عن ابن جريج، عن عطاء ، عن قيس .وأخرجه ابن حزم في "المحلى" 3/112–113 من طريق الحسن بن ذكوان، عن عطاء ، عن رجل من الأنصار.

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی۔ انہوں نے فجر سے پہلے کی دو رکعات ادا نہیں کی تھیں جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا' تو وہ اٹھے اور انہوں نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کی طرف دیکھتے رہے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ان پر انکار نہیں کیا۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی پھر وہ اٹھ کر دو رکعات ادا کرنے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سی رکعات ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ فجر کی دو سنتیں ہیں۔ میں انہیں ادا نہیں کر پایا تھا' تو یہ وہی دونوں ہیں۔

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِذَا نَسِيَهُمَا الْمَرْءُ

باب 472: آدمی جب ان دو رکعات (سنت کو) ادا کرنا بھول جائے' تو سورج نکلنے کے بعد ان کی قضا کرے

1117 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَعَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، - وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، - حَدَّثَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ عَاصِمٍ، نا هَمَّامٌ، نا قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

مَتنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيُصَلِّهِمَا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن نصر بن علی جہضمی اور عبدالقدوس بن محمد بن شعیب بن حبحاب -- (یہاں تحویل سند ہے) -- عمرو بن عاصم -- ہمام -- قتادہ -- نضر بن انس -- بشیر بن نہیک (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص فجر کی دو رکعات ادا کرنا بھول جائے' تو جب سورج نکل آئے' تو انہیں ادا کر لے"۔

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِذَا نَامَ الْمَرْءُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

1117- واخرجه ابن خزيمة (1117) عن عبد القدوس بن محمد، بهذا الإسناد. واخرجه الترمذي (423) في الصلاة: باب ما جاء في إعادتهما بعد طلوع الشمس، وابن خزيمة (1117)، والحاكم 1/274، والبيهقي 2/484، والدارقطني 1/382-383 من طرق عن عمرو بن عاصم، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، ولفظ رواية الحاكم "من لم يصل ركعتي الفجر حتى تطلع الشمس فليصلها".

باب 473: سورج نکلنے کے بعد فجر کی دو رکعات (سنت کی قضا کرنا) جب آدمی ان سے (یعنی ان کی ادائیگی کے وقت) سویا رہ گیا ہو اور سورج نکلنے کے بعد بیدار ہوا ہو

1118 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِيَاْخُذْ كُلُّ اِنْسَانٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهِ؛ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ حِيْنَ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، وَصَلَّى الْغَدَاةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- یزید بن کیسان -- ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا (اور سو گئے) ہم اس وقت بیدار ہوئے' جب سورج نکل چکا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کے سر کو پکڑے' یہ پڑاؤ کی ایک ایسی جگہ ہے' جہاں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:)' تو ہم نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور آپ نے وضو کیا' پھر آپ نے (دو رکعات) سنتیں ادا کیں۔

پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی گئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب 474: فجر کی دو رکعات کے بعد دعا مانگنا

1119 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا اٰدَمُ، يَعْنِي ابْنَ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا قَيْسٌ، يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ مُمْسِيًا، وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي، وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِي، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي، وَتَرُدُّ بِهَا الْفَيْءَ، وَتُصْلِحُ بِهَا دِيْنِي، وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِي، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي، وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي، وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي، وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي اِيْمَانًا صَادِقًا، وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا

شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ، وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ، وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللّٰهُمَّ أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي، وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي، وَضَعُفَ عَمَلِي، وَافْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ، فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ، وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ، كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ، اللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي، وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِي، وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ، أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ، وَأَسْأَلُكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ، حَرْبًا لِأَعْدَائِكَ، سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ، نُحِبُّ بِحُبِّكَ النَّاسَ، وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الِاسْتِجَابَةُ أَوِ الْإِجَابَةُ - شَكَّ ابْنُ خَلَفٍ - وَهٰذَا الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ، وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ، الرُّكَّعِ السُّجُودِ، الْمُوفِينَ بِالْعُهُودِ، إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ، وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ، سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ الَّذِي أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ فَعَلِمَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَنُورًا فِي قَبْرِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنُورًا فِي بَصَرِي، وَنُورًا فِي شَعْرِي، وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي، وَنُورًا فِي دَمِي، وَنُورًا فِي عِظَامِي، وَنُورًا بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، اللّٰهُمَّ زِدْنِي نُورًا، وَأَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن خلف عسقلانی--آدم--ابن ابوایاس--قیس بن ربیع--محمد بن ابولیلیٰ--داؤد بن علی--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں شام کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے۔

جب آپ نے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرلیں' تو آپ نے یہ دعا مانگی۔

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کا سوال کرتا ہوں' جس کے ذریعے' تو میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور اس کی وجہ سے' تو میرے معاملات کو سمیٹ دے اور میری بکھری ہوئی چیزوں کو اکٹھا کردے اور اس کے ذریعے' تو گمراہی کو پرے کر دے اور اس کے ذریعے' تو میرے دین کی اصلاح کردے اور اس کے ذریعے میری غیر موجود چیزوں کی حفاظت کر اور اس کے ذریعے میری موجود چیزوں کو بلند کردے اور اس کے ذریعے میرے عمل کا تزکیہ کردے اور اس کے ذریعے میرے چہرے کو روشن کر دے اور اس کے ذریعے مجھ ہدایت القا کردے اور اس کے ذریعے مجھے ہر برائی سے بچالے' اے اللہ! تو مجھے سچا ایمان عطا کر اور ایسا

یقین عطا کر! جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا کر! جس کے ذریعے میں دنیا اور آخرت میں تیری بزرگی کے شرف تک پہنچ جاؤں۔ اے اللہ! میں تجھ سے مرنے کے وقت کامیابی اور شہداء کی مہمان نوازی اور سعادت مند لوگوں کی زندگی اور انبیاء کے ساتھ اور دشمنوں کے خلاف مدد کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اپنی حاجت کو پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے کوتاہ ہے اور میرا عمل ضعیف ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے اُمور کا فیصلہ دینے والے اور سینوں کو شفا دینے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو سمندروں کے درمیان میں بچالیتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب سے اور ہلاکت کی پکار سے اور قبر کی آزمائش سے بچالے۔ اے اللہ! جس چیز کے بارے میں میری رائے کوتاہ ہے اور جس کے بارے میں میرا عمل کمزور ہے۔

اور جس تک میری نیت نہیں پہنچ سکی جس کا تعلق بھلائی سے ہے جس بھلائی کا تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کے ساتھ بھی وعدہ کیا ہوُیا جو ایسی بھلائی ہو کہ تو اپنی مخلوق میں سے کسی بھی ایک کو عطا کرے۔ (میں وہ تجھ سے مانگتا ہوں) میں اس کے بارے میں تیری طرف رغبت کرتا ہوں۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو ہمیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پانے والا بنادے۔ گمراہ شدہ شخص اور گمراہ کرنے والا نہ بنا تو اپنے دشمنوں کے لئے ہمیں جنگ بنادے اور اپنے دوستوں کے لئے سلامتی بنادے۔ ہم تیری محبت کی وجہ سے لوگوں سے محبت رکھتے ہیں اور جو شخص تیری مخالفت کرتا ہے۔ ہم تیری دشمنی کی وجہ سے اس سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اے اللہ! یہ دعا ہے اسے قبول کرنا تیرے ذمہ ہے''۔

(یہاں ایک لفظ) کے بارے میں ابن خلف نامی راوی کو شک ہے: یہ کوشش ہے اور تجھ پر ہی توکل ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ اے اللہ! اے مضبوط رسی والے! اے درست حکم والے! میں تجھ سے قیامت کے دن امن کا سوال کرتا اور ہمیشہ رہنے والے دن میں جنت کا سوال کرتا ہوں جس میں ان مقرب اور حاضر رہنے والے (لوگوں یا فرشتوں) کا ساتھ ہو جو رکوع اور سجدے کی حالت میں ہوتے ہیں اور جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ بے شک تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور تو جو چاہتا ہے ویسا ہی کرتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ غلبہ جس کے سامنے جھکتا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور اس کے ذریعے عظمت حاصل کی۔ پاک ہے وہ ذات کہ صرف اسی کی پاکی بیان کی جاسکتی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو ہر چیز کے بارے میں علم رکھتی ہے۔ پاک ہے فضل اور نعمتیں عطا کرنے والی ذات۔ پاک ہے قدرت اور کرم کرنے والی ذات، اے اللہ! تو میرے دل میں نور کردے۔ میری قبر میں نور کردے میری سماعت میں نور کردے میری بصارت میں نور کردے، میرے بالوں میں نور کردے، میری جلد میں نور کردے، میرے گوشت میں نور کردے، میرے خون میں نور کردے، میری ہڈیوں میں نور کردے، میرے سامنے نور کردے، میرے پیچھے نور کردے، میرے دائیں طرف نور کردے، میرے بائیں طرف نور کردے، میرے اوپر نور کردے، میرے نیچے نور کردے، اے اللہ! میرے نور میں اضافہ کردے اور مجھے نور عطا کر اور میرے لئے نور کردے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب 475: فجر کی دو رکعات کے بعد لیٹ جانا مستحب ہے

1120 - سندِ حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ

فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: أَمَا يَكْفِي أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى يَضْطَجِعَ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ تُنْكِرُ مِمَّا يَقُولُ شَيْئًا قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ اجْتَرَأَ، وَجَبُنَّا، فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: مَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- عبدالواحد بن زیاد -- اعمش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص فجر کی دو رکعات ادا کرے تو اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے"۔

اس پر مروان بن حکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم میں سے کسی ایک شخص کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ چل کر مسجد کی طرف جائے اور پھر لیٹ جائے تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں۔

جب اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بکثرت (باتیں بیان کر دیتے ہیں)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: انہوں نے جو بات کہی ہے کیا آپ اس میں سے کسی بات کو منکر سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں لیکن وہ جرأت سے کام لیتے ہیں اور ہم بزدلی دکھا جاتے ہیں جب اس بات کی اطلاع حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میرا گناہ صرف یہ ہے: میں نے (روایات کو) یاد رکھا ہے اور وہ لوگ بھول گئے ہیں۔

1121 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ وَهُوَ أَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

1120- أخرجه الترمذي (420) في الصلاة: باب ما جاء في الاضطجاع بعد ركعتي الفجر، ومن طريقه البغوي (887) عن بشر بن معاذ العقدي، بهذا الإسناد. أورد الترمذي في روايته القسم المرفوع منه دون ذكر القصة. وأخرجه أحمد 2/415، وأبو داود (1261) في الصلاة: باب الاضطجاع بعدها، ومن طريقه البيهقي 3/45 من طريق عبد الواحد بن زياد، به - اختصره أحمد، ونحوه أبو داؤد.

متن حدیث: زُرْتُ خَالَتِی، فَوَافَقْتُ لَیْلَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ، وَقَالَ: ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی سَمِعْتُ صَفِیْرَهٗ، ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ فَصَلّٰی

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- اسماعیل بن علیہ -- سعید بن یزید ابومسلمہ -- ابونضرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اپنی خالہ کو ملنے کے لئے آیا۔ اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تھے۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔

''پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ لیٹ گئے' یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے' پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ نے (فجر کی) نماز ادا کی''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

وَالدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اَمْرَ نَدْبٍ وَاِرْشَادٍ لَا اَمْرَ فَرْضٍ وَاِیْجَابٍ، وَالرُّخْصَةِ فِی الْحَدِیْثِ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

باب 476: فجر کی دو رکعات کے بعد لیٹنے کی اجازت ہے' اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعات کے بعد لیٹنے کا حکم جو دیا ہے

یہ استحباب اور ارشاد کے طور پر ہے' یہ فرض اور واجب نہیں ہے' نیز فجر کی دو رکعات کے بعد بات چیت کرنے کی اجازت ہے

1122 - سندِ حدیث: نَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ، فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ، وَاِنْ کُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ حَتّٰی یَقُوْمَ لِلصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- سالم ابونضر -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات ادا کر لیتے تھے' اگر میں اس وقت جاگ رہی ہوتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بات چیت کر لیتے تھے اور اگر میں سوئی ہوتی تھی' تو آپ لیٹ جاتے تھے' یہاں تک کہ آپ (فجر کی) نماز کے لئے اٹھتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا تُصَلَّيَانِ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ

باب 477: اس بات کی ممانعت کہ آدمی اقامت کے بعد فجر کی دو رکعات ادا کرے

یہ بات اس شخص کے مؤقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: یہ دو رکعات اس وقت ادا کی جا سکتی ہیں' جب امام فرض نماز ادا کر رہا ہو

1123 - مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: ثَنَا غُنْدَرٌ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ بُنْدَارٌ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ وَرْقَاءَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

اسنادِ دیگر: ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

1123- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك .واخرجه النسائي 2/116 في الإمامة: باب ما يكره من الصلاة عند الإقامة، عن نصر بن سويد، عن عبد الله بن مبارك، بهذاالإسناد .واخرجه أحمد 2/517، ومسلم "710" "64" في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن، والترمذي "421" في الصلاة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، وابن ماجة "1151" في الإقامة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، وأبو عوانة 1/32، والبيهقي 2/482، من طريق روح بن عبادة، وأحمد 2/531، وابن ماجة "1151" من طريق أزهر بن القاسم، ومسلم "710" "64"، وأبو داؤد "1266" في الصلاة: باب إذا أدرك الإمام ولم يصل ركعتي الفجر، والبيهقي 2/482 من طريق عبد الرزاق، والدارمي 1/337، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/371 من طريق أبي عاصم، كلهم عن زكريا بن إسحاق، بهذا الإسناد.واخرجه أحمد 2/331 و455، ومسلم "710"، وأبو عوانة 2:32-33، وأبو داؤد "1266"، والنسائي 2/116، 117، والدارمي 1/338، والبيهقي 2/482، والبغوي في "شرح السنة" "804"، والطبراني في "الصغير" "21" و "529"، والخطيب في "تاريخ بغداد" 5/197 و7/195 و12/213 و13/59 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1123" وأخرجه عبد الرزاق "3987" عن ابن جريج، والثوري، عن عمرو بن دينار، أن عطاء بن يسار أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول: إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا المكتوبة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/77، ومسلم من طريق ابن عيينة، وأيوب، عن عمرو بن دينار، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة موقوفا عليه . قلت: والمرفوع أصح كما قال الترمذي، لأنه زيادة، وهي مقبولة من الثقات، ويعضد المرفوع طريق آخر عن أبي هريرة، أخرجه أحمد 2/352، والطحاوي 1/372 من طريقين عن عياش بن عباس القتباني، عن أبي تميم الزهري، عن أبي هريرة مرفوعا: "إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا التي أقيمت." وأبو تميم الزهري: لا يعرف. وتقدم برقم "2190" من طريق مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، به، بلفظ: "إذا أخذ المؤذن في الإقامة ... فانظره.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن بشار اور عمرو بن علی اور محمد بن عمرو بن عباس --- غندر --- محمد بن جعفر --- شعبہ --- ورقاء --- عمرو بن دینار --- عطاء بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1124 - سندِحدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ اُصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ، فَرَآنِي وَاَنَا اُصَلِّيهِمَا، فَنَهَانِي فَجَذَبَنِي، وَقَالَ: تُرِيدُ اَنْ تُصَلِّيَ لِلصُّبْحِ اَرْبَعًا؟ قِيلَ لِاَبِي عَامِرٍ يَعْنِي صَالِحَ بْنَ رُسْتُمَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ ثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ: نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْتُ اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَجَذَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اَتُصَلِّي الْغَدَاةَ اَرْبَعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- سلم بن جنادہ قرشی --- وکیع --- صالح بن رستم --- ابن ابوملیکہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز کھڑی ہوگئی میں نے دو رکعات ادا نہیں کی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں انہیں ادا کرنے لگا ہوں' تو آپ نے مجھے منع کر دیا اور آپ نے مجھے کھینچ لیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات پڑھنا چاہتے ہو؟

ابوعامر نامی راوی یعنی صالح بن رستم نامی راوی سے کہا گیا: کیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان منقول ہے۔

''نماز کھڑی ہوگئی' میں اس وقت دو رکعات ادا کرنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچ لیا اور فرمایا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات پڑھنا چاہتے ہو؟''

1124- واخرجه احمد 1/238، والطبراني (11227)، والحاكم 1/307، والبيهقي 2/482 من طرق عن ابي عامر الخزاز، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. واخرجه البزار (518) عن إبراهيم بن محمد التيمي، عن يحيى بن سعيد القطان، عن أبي عامر الخزاز، عن أبي يزيد، عن عكرمة، عن ابن عباس، فذكر نحوه. وقال: رواه بعضهم عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس، ولا نعلم رواه بهذا الإسناد إلا يحيى عن أبي عامر. وقال الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/75: رواه الطبراني في "الكبير" والبزار بنحوه وأبو يعلى، ورجاله ثقات. وفي الباب عن مالك بن بحينة عند البخاري (663) في الأذان: باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، ومسلم (711) في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع الأذان، والنسائي 2/117

1125 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبَّادٌ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيَّ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، نا الْفَزَارِيُّ يَعْنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي الْاَحْوَلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: يَا فُلَانُ، اَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ،

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- حماد بن زید (یہاں تحویل سند ہے) -- احمد بن عبدہ -- عباد ابن عباد مہلبی (یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن عبدہ -- عبدالواحد بن زیاد (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن عبداللہ بن یزید مقری -- فزاری -- مروان بن معاویہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن منیع -- ابومعاویہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن یحییٰ قطعی -- محمد بن بکر -- شعبہ -- عاصم احول (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ اس شخص نے دو رکعات ادا کیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی' تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے کون سی نماز کو اپنی نماز شمار کیا ہے؟ وہ نماز جو تم نے تنہا پڑھی ہے' یا وہ نماز جو تم نے ہمارے ساتھ پڑھی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ حماد بن زید کے نقل کردہ ہیں۔

1126 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ يَعْنِي الْاَنْصَارِيَّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَاَى نَاسًا يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ بِالْعَجَلَةِ، فَقَالَ: اَصَلَاتَانِ مَعًا، فَنَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ.

اسنادِ دیگر: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ، نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ اَنَسٍ بِمِثْلِهِ اِلٰى قَوْلِهِ: اَصَلَاتَانِ مَعًا، لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ مُرْسَلًا، وَرَوٰى اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ شَرِيكٍ كِلَا الْخَبَرَيْنِ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ جَمِيعًا. حَدَّثَنَا بِهِمَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا اِبْرَاهِيمُ

بْنُ طَهْمَانَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مُنْفَرِدَيْنِ، خَبَرُ أَنَسٍ مُنْفَرِدًا، وَخَبَرُ أَبِي سَلَمَةَ مُنْفَرِدًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- محمد بن عمار انصاری-- شریک بن عبداللہ ابن ابونمر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف لائے جب جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو تیزی کے ساتھ دو رکعات نماز ادا کرتے ہوئے ملاحظہ کیا' تو فرمایا: کیا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کر دیا کہ جب نماز کھڑی ہو چکی ہو' تو مسجد میں (تنہا نفل یا سنت) نماز ادا کی جائے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت منقول ہے۔ جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی؟''

اس میں مزید الفاظ منقول نہیں ہیں۔

محمد بن اسحاق نے یہ الفاظ اپنی سند کے ساتھ ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیے ہیں۔

جبکہ ابراہیم نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ دونوں روایات نقل کی ہیں یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے' اور ابوسلمہ سے بھی منقول ہے۔

محمد بن عقیل نے اپنی سند کے ساتھ یہ دونوں روایات الگ سے نقل کی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت الگ سے نقل کی ہے' اور ابوسلمہ سے منقول روایت الگ نقل کی ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلاۃِ التَّطَوُّعِ بِاللَّیْلِ

(ابواب کا مجموعہ) رات کے وقت نوافل ادا کرنا

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ نَسَخَ فَرْضَ قِيَامِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا كَانَ فَرْضًا وَّاجِبًا

باب 478: اس روایت کا تذکرہ، جس میں رات کے قیام کی فرضیت منسوخ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے حالانکہ پہلے یہ فرض اور واجب تھا

1127 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَقَرَاَ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ، نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، وَثَنَا بُنْدَارٌ اَيْضًا، نَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ عَلَى حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَهُوَ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاسْتَاْذَنَّا، فَاَدْخَلَنَا عَلَيْهَا، فَقُلْنَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ نَبِّئِيْنِي عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ - تَعْنِي قَوْلَهُ (وَاِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيْمٍ) (القلم: 4) - قَالَ: بَلَى قَالَتْ: فَاِنَّ خُلُقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، نَبِّئِيْنِي عَنْ قِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ (يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ) (المزمل: 1) قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى قَالَتْ: فَاِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الْقِيَامَ فِي اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ حَوْلًا، حَتّٰى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ، وَاَمْسَكَ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ التَّخْفِيْفَ فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيْضَةٍ، ثُمَّ ذَكَرُوا الْحَدِيْثَ، وَفِي آخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِحَدِيْثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- سعید بن ابوعروبہ -- بندار -- ابن ابوعدی -- سعید (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- عبدہ -- سعید (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- معاذ

1127: نفل کے طور پر ادا کی جانے والی نمازوں میں سے ایک نماز "تہجد" کی نماز ہے۔

اسے رات کے آخری حصے میں ادا کرنا مستحب ہے۔

ایک حدیث سے یہ بات ثابت ہے: تمام نفل نمازوں سے افضل "نماز تہجد" ہے۔

بن ہشام--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' یہاں تحویلِ سند ہے)--احمد بن مقدام--محمد بن سواء--سعید--قتادہ --زرارہ بن اوفی--سعد بن ہشام (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: میں حکیم بن افلح کے پاس آیا پھر میں اور وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی' پھر ہمیں ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ہم نے عرض کی: اے ام المومنین! آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتایئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے قرآن کی تلاوت نہیں کی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تھا۔

''(اے رسول!) بے شک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو''

تو سعد نے کہا: جی ہاں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن ہی تھے۔

میں نے کہا: اے اُم المومنین! آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے بارے میں بتائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے اس سورت کی تلاوت نہیں کی۔

''اے چادر اوڑھنے والے''

راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں قیام کو فرض قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال تک رات کے وقت نوافل ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ ان لوگوں کے پاؤں پھٹ گئے' لیکن اللہ تعالیٰ نے بارہ ماہ تک اس سورت کی اختتامی آیات نازل نہیں کیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سورت کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل کیا اور قیام کرنا نفل قرار پایا' جو پہلے فرض تھا۔

اس کے بعد راویوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔

سعد بن ہشام کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ میں نے انہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ حدیث سنائی' تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْفَرْضَ قَدْ يُنْسَخُ فَيُجْعَلُ الْفَرْضُ تَطَوُّعًا، وَجَائِزٌ اَنْ يُّنْسَخَ التَّطَوُّعُ ثَانِيًا فَيُفْرَضَ الْفَرْضُ الْاَوَّلُ كَمَا كَانَ فِي الِابْتِدَاءِ فَرْضًا

باب **479**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: بعض اوقات کوئی فرض منسوخ ہو جاتا ہے

اور اس فرض کو نفل قرار دیدیا جاتا ہے' اور یہ بات جائز ہے کہ وہ نفل بھی دوسری مرتبہ منسوخ ہو جائے اور پہلے والے فرض کو اسی طرح فرض قرار دیدیا جائے' جس طرح وہ ابتداء میں فرض تھا

1128 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ يَعْنِيْ ابْنَ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

متن حدیث: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَاَصْبَحَ نَاسٌ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ كَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ، عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يُنَادُوْنَ الصَّلَاةَ، فَكَمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ، قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ؛ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمْ، وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا .

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --عثمان بن عمر --یونس --ابن شہاب زہری -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن رافع --عبدالرزاق -- ابن جریج --ابن شہاب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز ادا کی۔ لوگوں نے آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ صبح لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی۔ جب تیسری رات آئی' تو مسجد میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے نماز پڑھائی۔ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

جب چوتھی رات آئی' تو مسجد لوگوں سے بھر چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے بلند آواز میں نماز، نماز کہنا شروع کر دیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے گئے' یہاں تک کہ آپ فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔

جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا' آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''امابعد! تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ تھا کہ رات کے وقت نوافل پڑھنا تم پر فرض ہو جائے گا اور تم لوگ اسے ادا نہیں کر پاؤ گے''۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا كَانَ الْمَرْءُ قَدِ اعْتَادَهُ

باب 480: جب آدمی رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی عادت بنالے تو پھر اس کے لئے رات کی نماز کو ترک کرنا مکروہ ہے

1129 - سندِحدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَلِيلٍ الْمُقْرِءُ، وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ اللَّخْمِيُّ التِّنِّيسِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَ يُونُسُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- بشر بن بکر -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر (یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن یزید بن علیل مقری اور احمد بن عیسیٰ بن یزید لخمی تنیسی -- عمرو بن ابوسلمہ -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- عمر بن حکم بن ثوبان -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا' جو پہلے رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا' پھر اس نے رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک کر دیا۔

یونس نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! تم نہ ہو جانا''۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا لَا فَرْضًا

باب 481: رات کے وقت قیام کرنا' اگرچہ نفل ہے' فرض نہیں ہے' پھر بھی اسے ترک کرنا مکروہ ہے

1130 - سندِحدیث: نَا اَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نَا مَنْصُورٌ، ح وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا اَبُو دَاوُدَ، نَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا نَامَ الْبَارِحَةَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِيْ اُذُنِهِ، اَوْ فِيْ اُذُنَيْهِ .

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- عبدالعزیز بن عبدالصمد -- منصور (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عمرو بن علی اور یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عبدالعزیز بن عبدالصمد -- منصور (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یحییٰ بن حکیم -- ابوداؤد -- ابواحوص -- منصور -- ابووائل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: فلاں شخص صبح کی نماز کے وقت سویا رہ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک ایسا شخص ہے' جس کے کان میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کردیا ہے''۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ اللَّيْلِ يَحِلُّ عُقَدَ الشَّيْطَانِ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا عَلَى النَّائِمِ فَيُصْبِحُ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ بِحَلِّ عُقَدِ الشَّيْطَانِ عَنْ نَفْسِهِ

باب **482**: رات کے وقت نوافل ادا کرنا مستحب ہے' اور یہ شیطان کی لگائی ہوئی اس گرہ کو کھول دیتا ہے' جو شیطان سوئے ہوئے شخص پر لگاتا ہے' اور آدمی صبح کے وقت خوش وخرم اور ہشاش بشاش ہوتا ہے کیونکہ اس کی ذات سے شیطان کی گرہ کھل چکی ہوتی ہے

1131 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ اِذَا هُوَ نَامَ، كُلُّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَتَانِ، فَاِذَا صَلّٰى

1131- وهو في "الموطا" .1/176 ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1142) في التهجد: باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصل بالليل، وابو داؤد (1306) في الصلاة: باب قيام الليل . وأخرجه أحمد 2/243، ومسلم (776) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل اجمع حتى أصبح، والنسائي 3/203-204 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن خزيمة (1131) من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (3269) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والبيهقي 3/15-16 من طريق يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

انحَلَّتِ الْعُقَدُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ .

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدَّوْرَقِيِّ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور عبدالجبار بن علاء -- سفیان بن عیینہ -- ابوزناد -- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے:

''شیطان کسی شخص کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے' اس وقت جب آدمی سو جاتا ہے''۔

ہر گرہ لگاتے ہوئے وہ یہ کہتا ہے: تم آرام کرو' رات لمبی ہے' جو شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کرتا ہے' تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں اور جب وہ نماز ادا کرتا ہے' تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کے وقت وہ شخص ہشاش بشاش اور خوش و خرم ہوتا ہے ورنہ وہ کاہل اور سست ہوتا ہے''۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ ذِكْرِ اللهِ وَالْوُضُوءِ تَحِلَّانِ الْعُقَدَ كُلَّهَا الَّتِي يَعْقِدُهَا الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ النَّائِمِ

باب 483: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: جب آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بعد اور وضو کرنے کے بعد رات کے وقت دو نوافل ادا کرتا ہے' تو یہ دو رکعات ان تمام گرہوں کو کھول دیتی ہیں' جو شیطان نے سوئے ہوئے شخص کی گدی پر باندھی ہوتی ہیں

1132 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ قُرَّةَ بْنُ حَبِيبِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَطَرٍ الرَّمَّاحُ، نَا أَبِي، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَامَ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ، فَإِنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللهَ، حُلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ حُلَّتْ عُقْدَتَانِ فَإِنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، حُلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا، فَحُلُّوا عُقَدَ الشَّيْطَانِ، وَلَوْ بِرَكْعَتَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن قرہ بن حبیب بن یزید بن مطر رماح -- اپنے والد کے حوالے سے -- شعبہ -- یعلی بن عطاء -- عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بندہ سو جاتا ہے' تو شیطان اس پر تین گرہیں لگا دیتا ہے' اگر وہ رات کے وقت بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کرے' تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں اور اگر وہ دو رکعات ادا کرے' تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں' تو تم لوگ شیطان کی تمام گرہیں کھول دیا کرو' اگرچہ دو رکعات کے ساتھ ہی ایسا کرو''۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَعْقِدُ عَلَى قَافِيَةِ النِّسَاءِ كَعَقْدِهِ عَلَى قَافِيَةِ الرِّجَالِ بِاللَّيْلِ، وَأَنَّ الْمَرْأَةَ تَحِلُّ عَنْ نَفْسِهَا عُقَدَ الشَّيْطَانِ بِذِكْرِ اللَّهِ وَالْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ كَالرَّجُلِ سَوَاءً

باب **484**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: شیطان خواتین کی گدی پر بھی اسی طرح گرہ لگاتا ہے جس طرح وہ رات کے وقت مردوں کی گدی پر گرہ لگاتا ہے اور عورت اپنی ذات سے شیطان کی گرہ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر، وضو اور نماز کے ذریعے کھول سکتی ہے اور اس بارے میں وہ مرد کی مانند ہے

1133 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، نا أَبِي، نا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى إِلَّا عَلَى رَأْسِهِ جَرِيرٌ مَعْقُودٌ حِينَ يَرْقُدُ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى إِلَّا عَلَيْهِ جَرِيرٌ مَعْقُودٌ حِينَ يَرْقُدُ بِاللَّيْلِ، بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَأَصْبَحَ خَفِيفًا طَيِّبَ النَّفْسِ، قَدْ أَصَابَ خَيْرًا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْجَرِيرُ: الْحَبْلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عمر بن حفص بن غیاث -- اپنے والد کے حوالے سے -- اعمش -- ابوسفیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مرد یا عورت جب سوتا ہے تو اس کے سر پر ایک رسی باندھ دی جاتی ہے اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو وہ کھل جاتی ہے اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں''۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مرد اور عورت جب رات کے وقت سوتے ہیں تو ان پر رسی باندھ دی جاتی ہے''۔

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''تو صبح کے وقت وہ ہلکا پھلکا اور ہشاش بشاش ہوتا ہے اور وہ بھلائی کو پا لیتا ہے''۔

(امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں) لفظ ''جریر'' کا مطلب رسی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

باب 485: اس بات کا بیان: فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے نوافل ہیں

1134 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ يُوْسُفُ: يَرْفَعُهُ - قَالَ:

متنِ حدیث: سُئِلَ اَيُّ صَلَاةٍ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ؟ وَاَيُّ الصِّيَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلَاةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، وَاَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ اور محمد بن عیسیٰ -- جریر -- عبدالملک بن عمیر -- محمد بن منتشر -- حمید بن عبدالرحمن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: آپ سے سوال کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے اور رمضان کے روزوں کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز وہ ہے جو نصف رات کے وقت ادا کی جائے۔ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں"۔

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ اِذْ هُوَ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ وَقُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَكْفِيْرُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ

باب 486: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب دینا' کیونکہ یہ صالحین کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا باعث ہے اور برائیوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور گناہوں سے روکتا ہے

1135 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ

1135 - واخرجه مسلم "773" في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، والترمذي في الشمائل "272"، وابن خزيمة "1135"، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. واخرجه احمد 1/385 و396 و415 و440، والبخاري "1135" في التهجد: باب طول القيام في الصلوات، من طرق عن الأعمش، به.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن سہل بن عسکر -- عبداللہ بن صالح -- زکریا بن یحییٰ بن ابان -- ابوصالح -- معاویہ بن صالح -- ربیعہ بن یزید -- ابوادریس خولانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگوں پر رات کے نوافل ادا کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے' اور یہ (عمل) تمہارے لئے تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے' اور یہ برائیوں کو ختم کر دیتا ہے' اور گناہوں سے روکتا ہے''۔

بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَجِعًا مَرِيْضًا إِذَا قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ مَعَ الْوَجَعِ وَالْمَرَضِ

باب 487: رات کے وقت نوافل ادا کرنا' اگرچہ آدمی کو تکلیف ہو' یا وہ بیمار ہو' جبکہ وہ اس تکلیف یا بیماری کے ہمراہ قیام کرنے کی قدرت رکھتا ہو

1136 - سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ شَيْئًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَثَرَ الْوَجَعِ عَلَيْكَ لَبَيِّنٌ قَالَ: أَمَا إِنِّي عَلَى مَا تَرَوْنَ بِحَمْدِ اللهِ قَدْ قَرَأْتُ الْبَارِحَةَ السَّبْعَ الطِّوَالَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن سہل رملی -- مؤمل بن اسماعیل -- سلیمان بن مغیرہ -- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلیف محسوس کی' صبح ہوئی' تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! تکلیف کا اثر آپ پر واضح نظر آ رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کا شکر ہے' تم لوگ میری جو حالت دیکھ رہے ہو' اس کے ساتھ میں نے گزشتہ رات ''سبع طوال'' کی تلاوت کی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَاعِدًا إِذَا مَرِضَ الْمَرْءُ أَوْ كَسِلَ

باب 488: جب آدمی بیمار ہو' یا تھکا ہوا ہو' تو رات کی نماز بیٹھ کر ادا کرنا مستحب ہے

1137 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي مُوْسَى يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ؛ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَذَرُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا

اختلاف روایت: ثَنَا بِهٖ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَقَالَ: اِذَا مَلَّ اَوْ كَسِلَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الشَّيْخُ عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ عِنْدِي الَّذِي يَقُوْلُ لَهُ الْمِصْرِيُّوْنَ وَالشَّامِيُّوْنَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَيْسٍ، رَوٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَارًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوداؤد-- شعبہ-- یزید بن خمیر-- عبداللہ بن ابوموسیٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

عبداللہ بن ابوموسیٰ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: تم رات کے وقت نوافل ادا کرنا ترک نہ کرنا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک نہیں کیا تھا جب آپ بیمار ہوتے تھے یا تھکاوٹ کا شکار ہوتے تھے' تو بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

علی بن مسلم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جب آپ بے چینی یا تھکاوٹ کا شکار ہوتے تھے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبداللہ نامی یہ شخص میرے نزدیک وہ ہے' جسے اہل مصر اور اہل شام عبداللہ بن ابوقیس کہتے ہیں۔

معاویہ بن صالح نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

1138 - توضیح مصنف: وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّهُنَّ حَدَّثْنَهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ دَلَّ نَبِيَّهٗ عَلٰى دَلِيْلٍ، فَقَالَ لَهُنَّ: اُدْلُلْنَنِي عَلٰى مَا دَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ نَبِيَّهٗ، فَقُلْنَ: اِنَّ اللّٰهَ دَلَّ نَبِيَّهٗ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، نا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِي قَيْسٍ

❁❁ ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم نے یہ روایت نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں عبداللہ بن قیس نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' جو کئی امہات المومنین سے منقول ہے۔

ان اُمہات المومنین نے انہیں یہ بتایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی ایک رہنمائی والی چیز کی طرف کی' تو عبداللہ بن ابوقیس نے ان امہات المومنین کی خدمت میں عرض کی کہ آپ میری رہنمائی بھی اس چیز کی طرف کریں' جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی رہنمائی کی تھی' تو ان امہات المومنین نے بتایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی طرف اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کی تھی۔

یہ روایت محمد بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن ابوقیس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِيْقَاظِ الْمَرْءِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

باب 489: رات کی نماز کے لئے آدمی کو بیدار کرنا مستحب ہے

1139 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، نا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ

اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ حَکِیْمُ بْنُ حَکِیْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَیْفٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ قَالَ:

متن حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ وَعَلٰی فَاطِمَةَ مِنَ اللَّیْلِ، فَقَالَ لَنَا: قُوْمَا فَصَلِّیَا، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی بَیْتِهٖ فَلَمَّا مَضٰی هَوِیٌّ مِنَ اللَّیْلِ رَجَعَ، فَلَمْ یَسْمَعْ لَنَا حِسًّا، فَقَالَ: قُوْمَا فَصَلِّیَا قَالَ: فَقُمْتُ، وَاَنَا اَعْرُكُ عَیْنِیْ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّیْ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا، اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰهِ اِذَا شَاءَ یَبْعَثُنَا بَعَثَنَا، فَوَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَضْرِبُ بِیَدِهٖ عَلٰی فَخِذِهٖ، وَهُوَ یَقُوْلُ: مَا نُصَلِّیْ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا؟ (وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا) (الکہف:54)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علی بن محرز -- یعقوب ابن ابراہیم بن سعد -- اپنے والد کے حوالے سے -- ابن اسحاق -- حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف -- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی کہ ان والد حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت میرے اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے آپ نے ہم سے فرمایا: تم دونوں اٹھ کر نماز ادا کرو پھر آپ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔

جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا' تو آپ پھر واپس تشریف لائے آپ نے ہماری آہٹ محسوس نہیں کی تو ارشاد فرمایا: تم دونوں اٹھ کر نماز ادا کرلو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اٹھا اور میں اپنی آنکھیں مل رہا تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم ہم صرف وہی نماز ادا کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نصیب میں لکھی ہوگی۔

ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں' جب وہ ہمیں بیدار کرنا چاہتا ہے' تو ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے آپ اپنا ہاتھ اپنے زانوں پر مارتے ہوئے یہ ارشاد فرمارہے تھے:

ہم صرف وہی نماز ادا کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نصیب میں لکھی ہوگی۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور انسان سب سے زیادہ بحث کرنے والا ہے''۔

1139- واخرجه البخاري (4724) في التفسير: باب (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)، وابو عوانة 2/292 من طريقين عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد ورواية البخاري مختصرة، وفي الحديث عندهم "ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة." واخرجه أحمد 1/91 و112، وابنه عبد الله في زياداته على "المسند" 1/77، والبخاري (1127) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل، و (7347) في الاعتصام: باب (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)، و (7465) في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم (775) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل اجمع حتى أصبح، والنسائي 3/205 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن خزيمة (1139) و (1140)، وأبو عوانة 2/292، والبيهقي 2/500 من طرق عن الزهري، به. وقع عند ابن خزيمة في الرواية الثانية "عن الحسن بن علي" وهو وهم، والصواب "عن الحسين بن علي."

1140 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى اَبُوْ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، اَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، حَدَّثَهُ كَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ رَافِعٍ: اِنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلا تُصَلُّوْنَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ، وَيَقُوْلُ: (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف: **54**)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --حجین بن مثنی ابوعمیر --لیث بن سعد --عقیل --ابن شہاب زہری-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن رافع نے ہمارے سامنے اس کی سند یوں ہی بیان کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ نماز ادا نہیں کرتے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں اگر وہ ہمیں بیدار کرنا چاہتا ہے تو بیدار کر دیتا ہے۔ میں نے یہ کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا' پھر میں نے واپس جاتے ہوئے آپ کو سنا آپ اپنے زانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے یہ فرما رہے تھے:

''انسان سب سے زیادہ بحث کرنے والا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ اَقَلِّ مَا يُجْزِءُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب **490**: رات کے قیام میں قرأت کی اس کم ترین مقدار کا تذکرہ' جو جائز ہوتی ہے

1141 - سندِحدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی --سفیان --منصور --ابراہیم --عبدالرحمٰن بن یزید --علقمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت (سونے سے پہلے) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرلے تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ قِرَاءَةِ مِائَةِ آيَةٍ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ، إِذْ قَارِءُ مِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَا يُكْتَبُ مِنَ الْغَافِلِينَ

باب 491: رات کی نماز میں ایک سو آیات کی تلاوت کرنے والے شخص کا شمار ''غافلین'' میں نہیں ہوتا

1142 - سندِحدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَافَظَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، اَوْ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعَةٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن سعید داری --علی بن حسن بن شقیق --ابوحمزہ --اعمش --ابوصالح کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ان فرض نمازوں کی حفاظت کرتا رہے وہ ''غافلین'' میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص رات کے وقت سو آیات کی تلاوت کرے اس کا نام ''غافلین'' میں نہیں لکھا جائے گا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا نام قانتین میں لکھا جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

سب سے افضل کلام چار کلمات ہیں:

سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر (پڑھنا)

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ مِائَتَيْ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ إِذْ قَارِئُهَا يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ

باب 492: رات کے وقت دوسو آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کہ ان کی تلاوت کرنے والا شخص ''قانتین'' اور ''مخلصین'' میں شمار کیا جاتا ہے

1143 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ سَلْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى فِىْ لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلّٰى فِىْ لَيْلَةٍ بِمِائَتَىْ آيَةٍ فَاِنَّهُ يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِينَ الْمُخْلِصِينَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- سعد بن عبدالحمید -- عبدالرحمٰن بن ابوزناد -- موسیٰ بن عقبہ -- ابن سلمان -- اپنے والد ابوعبداللہ سلمان الاغر کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایک رات میں سو آیات کی تلاوت کرے' تو وہ ''غافلین'' میں نہیں لکھا جائے گا اور جو ایک رات میں دو سو آیات کی تلاوت کر لے اس کا نام ''قانتین مخلصین'' میں لکھا جائے گا''۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ اَلْفِ آيَةٍ فِىْ لَيْلَةٍ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَاِنِّىْ لَا اَعْرِفُ اَبَا سَوِيَّةٍ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

باب **493**: رات کے وقت ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی فضیلت' بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو' کیونکہ میں ابوسویہ نامی راوی کی عدالت یا جرح کے بارے میں کوئی علم نہیں رکھتا

1144 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا سَوِيَّةَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَرَاَ بِاَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- ابوسویہ -- ابن حجیرہ نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (رات کے) نوافل میں دس آیات کی تلاوت کر لے وہ ''غافلین'' میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص سو آیات کی

1144- وأخرجه ابن السني (701) عن أحمد بن داوُد الحرّاني، حدثنا حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. ووقع في المطبوع منه "أن أبا الأسود" وهو تحريف. وأخرجه أبو داوُد (1398) في الصلاة: باب تحزيب القرآن، عن أحمد بن صالح .

تلاوت کر لے وہ ''قانتین'' میں لکھا جائے گا اور جو ایک ہزار آیات کی تلاوت کر لے وہ ''مقنطرین'' میں لکھا جائے گا''۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقَبْلَ السُّدُسِ الْاٰخِرِ

باب 494: رات کی نماز کی فضیلت اور (رات کے) آخری چھٹے حصے سے پہلے نماز ادا کرنے کی فضیلت

1145 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مُنْذُ سَبْعِيْنَ سَنَةً يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--عمرو بن اوس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے ایک تہائی رات تک نوافل ادا کرتے تھے۔ چھٹے حصے میں سوجاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ تھا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِيْ نِصْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ رَجَاءَ الْاِجَابَةِ

باب 495: قبولیت کی اُمید رکھتے ہوئے' رات کے آخری نصف حصے میں دعا مانگنا مستحب ہے

1146 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ قَالَ:

متنِ حدیث: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَيَنْزِلُ، فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ مِنْ ذَنْبٍ؟، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ--ابواسحاق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے' یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے (تو آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے) اور فرماتا ہے: کیا کوئی سوال کرنے والا ہے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی گناہوں کی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟

ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یہ صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

1147 - سندِ حدیث: ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ يَحْيَى وَهُوَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ، وَاَبُو طَلْحَةَ هُوَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ مِنْ دَعْوَةٍ اَقْرَبُ مِنْ اُخْرَى، اَوْ سَاعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بحر بن نصر بن سابق خولانی -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- ابو یحییٰ سلیم بن عامر اور ضمرہ بن حبیب اور ابوطلحہ ہو نعیم بن زیاد ابوامامہ باہلی کہتے ہیں:

حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس وقت ''عکاظ'' میں پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی دعا دوسری دعا کے مقابلے میں' یا کوئی گھڑی دوسری گھڑی کے مقابلے میں زیادہ قریب ہوتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری نصف حصے میں ہوتا ہے' اگر تم سے ہو سکے کہ تم اس وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکو' تو ہو جاؤ''۔

بَابُ فَضْلِ اِيْقَاظِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَالْمَرْاَةِ زَوْجَهَا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

باب **496**: رات کی نماز کے لیے مرد کا اپنی بیوی کو اور عورت کا اپنے شوہر کو بیدار کرنے کی فضیلت

1148 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ قُدَامَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: ثَنَا يَحْيَى قَالَ بُنْدَارٌ قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، وَقَالَ اَبُوْ قُدَامَةَ: عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهُ، فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبَى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوقدامہ اور محمد بن بشار -- یحییٰ -- ابن عجلان -- قعقاع -- ابوصالح کے

1148- واخرجه احمد 2/250 و436، وابو داؤد (1308) في الصلاة: باب قيام الليل، و (1450) باب الحث على قيام الليل، والنسائي 3/205 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن ماجه (1336) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، والبيهقي 2/501 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/309 ووافقه الذهبي.

حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کے وقت بیدار ہو کر نماز ادا کرتا ہے وہ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے اگر وہ عورت بات نہیں مانتی تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات کے وقت بیدار ہو کر نماز ادا کرتی ہے اور وہ اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے اور اگر وہ بات نہیں مانتا تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے''۔

بَابُ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

باب 497: رات کی نماز کے لئے اٹھتے وقت مسواک کرنا

1149 - سندِ حدیث: نَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَا: ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ: ثَنَا حَصِينٌ، وَقَالَ هَارُوْنُ: عَنْ حَصِينٍ، ح وَثَنَا اَبُوْ حَصِينِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ، ثَنَا عَبْثَرٌ، ثَنَا حَصِينٌ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

وَقَالَ هَارُوْنُ، وَاَبُو حَصِينٍ: اِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی اور علی بن منذر -- ابن فضیل -- حصین (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوحصین بن احمد بن یونس -- عبثر -- حصین -- ابووائل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب نمازِ تہجد ادا کرنے کے لئے بیدار ہوتے تھے تو آپ مسواک کے ذریعے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔

یہاں ہارون اور ابوحصین نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد ادا کرنے کے لئے اٹھتے تھے''

بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

باب 498: رات کی نماز کا آغاز دو مختصر رکعات کے ذریعے کرنا

1150 - سندِ حدیث: نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَيْمِيُّ، نا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل بن بشر بن منصور سلیمی -- عبدالاعلیٰ -- ہشام -- محمد (کے حوالے

سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص رات کے وقت کھڑا ہو (کر نوافل ادا کرے) تو اسے اپنی نماز کے آغاز میں دو مختصر رکعات ادا کرنی چاہئیں''۔

بَابُ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب 499: رات کی نماز کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنا' اور دعا مانگنا

1151 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَوَعِيدُكَ حَقٌّ، وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالْقُبُوْرُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ بِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

اختلافِ روایت: وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- سلیمان احول-- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے اٹھتے' تو آپ یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! تمام حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین اور ان میں موجود چیزوں کو نور عطا کرنے والا ہے۔ حمد

1151- واخرجه عبد الرزاق (2565)، واحمد 1/358، والحميدى (495)، والدارمى 1/348-349، والبخارى (1120) فى التهجد: باب التهجد بالليل، و (6317) فى الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (769) فى صلاة المسافرين: باب الدعاء فى صلاة الليل، والنسائى 3/209-210 فى قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، وابن ماجه (1355) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الدعاء إذا قام الرجل من الليل، والطبرانى (10987)، وابو عوانة 2/299 و300، والبيهقى 3/4 من طرق عن سفيان، به. واخرجه احمد 1/366، والبخارى (7385) فى التوحيد: باب قوله تعالى: (وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ)، و (7442) باب قوله تعالى: (وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ (22) اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)، و (7499) باب قوله تعالى: (يُرِيدُونَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ)، ومسلم (769)، والبيهقى 3/5 من طريق ابن جريج، عن سليمان الأحول، به.

تیرے لئے مخصوص ہے تو آسمانوں' زمین اوران میں موجود چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے۔حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو آسمانوں، زمین اوران میں موجود چیزوں کا بادشاہ ہے۔حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے۔تیری وعید حق ہے۔قبر کا عذاب حق ہے۔جنت حق ہے جہنم حق ہے۔قبریں حق ہیں اور محمد ﷺ حق ہے۔

اے اللہ میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا۔میں نے تجھ پر توکل کیا اور تیری طرف رجوع کیا۔ میں تیری مدد سے جھگڑا کرتا ہوں اور تجھے ہی ثالث مقرر کرتا ہوں' تو میرے گزشتہ اور آئندہ' پوشیدہ اور اعلانیہ امور کی مغفرت کردے' تو ہی آگے کرنے والا ہے' تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔صرف' تو ہی معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

عبدالکریم نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: ''صرف' تو ہی معبود ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت حاصل نہیں ہوسکتی''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَحْمَدُ بِهٰذَا التَّحْمِيْدِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ لِافْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ لَا قَبْلُ

باب **500**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی ''حمد'' ان الفاظ میں بیان کرتے تھے

اور آپ ﷺ ان الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے جب آپ ﷺ رات کی نماز کا آغاز کرتے تھے اور آپ ایسا تکبیر کہنے کے بعد کرتے تھے اس سے پہلے نہیں کرتے تھے

1152 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، نا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عِمْرَانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ قَالَ بَعْدَمَا يُكَبِّرُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، وَاِلَيْكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبدالاعلی--بشر ابن مفضل--عمران ابن مسلم--قیس بن سعد--طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

1152- اخرجه مسلم (769)، والطبراني (11012)، وابو عوانة 2/301 من طريق شيبان بن فروخ، بهذا الاسناد. واخرجه ابو داؤد (772)، وابن خزيمة (1152)، والطبراني (11012) من طريقين عن عمران بن مسلم، به.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے تھے' تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے' تو آسمانوں اور زمین کو نور عطا کرنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے ہے' تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے ہے' تو آسمانوں' زمین اور ان میں موجود چیزوں کا پروردگار ہے' تو حق ہے تیرا فرمان حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے جہنم حق ہے۔ قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا۔ میں نے تجھے ثالث مقرر کیا۔ میں تیری بارگاہ میں جھگڑا پیش کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کر کے جاتا ہے۔
اے اللہ! تو میرے گزشتہ اور آئندہ پوشیدہ اور اعلانیہ اُمور کی مغفرت کر دے' تو میرا معبود ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ

عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى جَهْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْمُرْجِئَةِ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ لِلْعَاطِسِ اَنْ يَّرُدَّ عَلَى الْمُشَمِّتِ فَيَقُوْلَ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى الَّذِیْ قَدْ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِالنُّبُوَّةِ قَدْ سَاَلَ اللّٰهَ الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يَّسْاَلَ الْمُسْلِمُ الْهِدَايَةَ

باب **501**: رات کی نماز کے آغاز میں اللہ تعالیٰ سے حق کی ہدایت کا سوال کرنا مستحب ہے

کیونکہ اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اور مرجئہ فرقے سے تعلق رکھنے والے شخص کے جاہل ہونے کی دلیل: جو اس بات کا قائل ہے: چھینکنے والے شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ چھینک کا جواب دینے والے شخص کو جواب دیتے ہوئے یہ کہے
''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت نصیب کرے اور تمہارے معاملات کو ٹھیک کر دے''
حالانکہ نبی اکرم ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز کیا ہے' انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگی ہے' کیونکہ حق کے حوالے سے اس میں اختلاف کیا گیا ہے' اور وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کہ کوئی مسلمان ہدایت کی دعا مانگے

1153 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ، نا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، نا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ: بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جَبْرَائِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ،

فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ، فَإِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- ابوموسیٰ --- عمرو بن یونس --- عکرمہ ابن عمار --- یحییٰ بن ابوکثیر --- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب نوافل ادا کرنے لگتے تھے' تو آپ اپنی نماز کا آغاز کس چیز سے کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے لگتے تھے' تو آپ اپنی نماز کے آغاز میں یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے' تو اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ دے گا' جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں' جس کے بارے میں اختلاف کیا جاتا ہے' تو اس کے بارے میں حق کی طرف میری رہنمائی کر دے۔ بے شک' تو جسے چاہتا ہے۔ صراط مستقیم کی طرف ہدایت عطا کر دیتا ہے''۔

بَابُ فَضْلِ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

باب 502: رات کی نماز میں اور دیگر نمازوں میں طویل قیام کی فضیلت

1154 - سندِحدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَثَنَا اَبُو مُوسَى، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ: ذَاتَ لَيْلَةٍ - وَقَالُوا: فَاَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ، قِيلَ: وَمَا هَمَمْتُ؟ قَالَ: هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- یوسف بن موسیٰ --- جریر --- اعمش --- (یہاں تحویلِ سند ہے) --- ابوموسیٰ اور یعقوب بن ابراہیم دورقی --- عبدالرحمٰن --- سفیان --- اعمش --- ابووائل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

ثوری نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

1153- وأخرجه مسلم (770) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داؤد (767) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (770)، والترمذي (3420) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، والنسائي 3/212-213 في قيام الليل: باب بأي شيء تستفتح صلاة الليل، وابن ماجه (1357) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، من طرق عن عمر بن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/156، وأبو داؤد (768)، وأبو عوانة 2/304- 305 و305، والبغوي (952) من طرق عن عكرمة بن عمار، به.

''رات کے وقت''۔

پھر ان تمام راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے طویل نماز ادا کی' یہاں تک کہ میں نے ایک برا خیال کیا۔ ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے کیا خیال کیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ خیال کیا میں بیٹھ جاتا ہوں اور نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھنے دیتا ہوں۔

1155 - سندِحدیث: ثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ. وَيَعْلَى قَالَا: ثَنَا الْاَعْمَشُ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بِسْطَامٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوہاشم زیاد بن ایوب -- ابومعاویہ اور یعلی -- اعمش (یہاں تحویلِ سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- اعمش -- (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابراہیم بن بسطام زعفرانی -- ابوعلی حنفی -- مالک بن مغول -- اعمش -- ابوسفیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب 503: رات کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنا

1156 - سندِحدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ، وَهُوَ بِعَرَفَةَ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جِئْتُ مِنَ الْكُوفَةِ، وَتَرَكْتُ بِهَا رَجُلًا يُمْلِي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ قَالَ: فَغَضِبَ عُمَرُ، وَانْتَفَخَ حَتّٰى كَادَ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ، فَقَالَ: مَنْ هُوَ وَيْحَكَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: فَمَا زَالَ يُسَرّٰى عَنْهُ الْغَضَبُ وَيُطْفَاُ حَتّٰى عَادَ اِلٰى حَالِهِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ، مَا اَعْلَمُ بَقِيَ اَحَدٌ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ، وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْ ذٰلِكَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ اَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذٰلِكَ فِي الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، وَاِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَاَنَا مَعَهُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي، وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ، فَلَمَّا كِدْنَا اَنْ نَعْرِفَ الرَّجُلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ الرَّجُلُ يَدْعُو فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ سَلْ تُعْطَهْ مَرَّتَيْنِ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ

لَاَغْدُوَنَّ اِلَيْهِ فَلَاُبَشِّرَنَّهُ قَالَ: فَغَدَوْتُ اِلَيْهِ لِاُبَشِّرَهُ، فَوَجَدْتُ اَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِي اِلَيْهِ، فَبَشَّرَهُ، وَلَا وَاللّٰهِ مَا سَابَقْتُهُ اِلٰى خَيْرٍ قَطُّ اِلَّا سَبَقَنِي.

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ اَبِي مُوْسٰى، غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَانْتَفَخَ، وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: فَمَا زَالَ يَسْرِي عَنْهُ، وَقَالَ: وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: لَا يَزَالُ، وَقَالَ: يَسْتَمِعُ قِرَاءَتَهُ، وَقَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَاَغْدُوَنَّ اِلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ --ابومعاویہ --اعمش --سلم بن جنادہ --ابومعاویہ --اعمش --ابراہیم --علقمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت عرفہ میں موجود تھے۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں کوفہ سے آیا ہوں اور میں نے وہاں ایک شخص کو چھوڑا ہے جو زبانی طور پر قرآن پاک املاء کرواتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور یوں پھول گئے جیسے وہ پالان کے دونوں حصوں کے درمیان کی جگہ کو بھر دیں گے۔

انہوں نے دریافت کیا: تمہارا ستیاناس ہو وہ کون شخص ہے تو اس شخص نے بتایا: وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ کم ہوا اور بجھ گیا یہاں تک کہ وہ پہلی حالت کی طرف واپس آ گئے جس پر وہ پہلے تھے۔

پھر انہوں نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو اس بات کا ان سے زیادہ حق دار ہو۔ میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رات کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کرتے رہتے تھے۔ آپ مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں بات چیت کرتے تھے۔

ایک مرتبہ رات کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے میں بھی ان کے ساتھ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ کے ساتھ ہم بھی آ گئے ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا نماز ادا کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر کر اس کی قرأت سننے لگے قریب تھا کہ ہم اس شخص کو پہچان جاتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قرآن کو اسی طرح تازہ بہ تازہ تلاوت کرے جس طرح یہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد کی طریقے کے مطابق اس کی تلاوت کرے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص بیٹھ کر دعا مانگنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور ان کے پاس جا کر انہیں خوشخبری دوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں انہیں خوشخبری دینے کے لئے ان کے پاس گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے اس کے پاس پہنچ کر اسے خوشخبری دے چکے تھے۔

اللہ کی قسم! میں نے بھلائی کے جس بھی کام میں ان سے آگے نکلنے کی کوشش کی اس میں وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) ہی مجھ سے آگے رہے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

''وہ بھول گئے''

سلم بن جنادہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ بات چیت کرتے رہتے تھے''۔

اس راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے''۔ اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ ''وہ مسلسل ایسا کرتے رہتے تھے''۔

اس راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ غور سے اس کی قرأت سننے لگے''۔

اس راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں صبح ضرور ان کے پاس جاؤں گا''۔

1157 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا اَبِي، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: مَا صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَاُ فِي بَعْضِ حُجَرِهِ فَيَسْمَعُ مَنْ كَانَ خَارِجًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلی-- یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر --لیث (یہاں تحویلِ سند ہے) --سعید بن عبداللہ بن عبدحکم-- اپنے والد کے حوالے سے --لیث-- خالد بن یزید-- سعید بن ابوہلال-- مخرمہ بن سلیمان-- کریب' جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

کریب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز کیسے ادا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اپنے کسی حجرے میں نماز ادا کر رہے ہوتے تو جو شخص باہر ہوتا وہ آپ کی تلاوت سن سکتا تھا۔

1157- والبيهقي 3/11 من طريقين عن يحيى بن عبد الله بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/271، وأبو داؤد (1327) في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، ومن طريقه البيهقي 3/10-11 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد.

بَابُ التَّرْتِيلِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب 504: رات کی نماز میں ترتیل کے ساتھ قرأت کرنا

1158 - سندِ حدیث: ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نا شُعَيْبٌ، نا اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ، فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهُ؟ كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ، وَنَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعِتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب -- لیث -- عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ -- یعلیٰ بن مملک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور آپ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ اُم سلمہ نے فرمایا: تمہارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ کیا واسطہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ اتنی دیر کے لیے سو جاتے تھے جتنی دیر آپ نے (نفل) نماز ادا کی ہوتی تھی۔

پھر آپ اتنی دیر تک (نفل) نماز ادا کرتے رہتے تھے جتنی دیر آپ سوئے رہتے تھے' پھر آپ اتنی دیر کے لیے سو جایا کرتے تھے جتنی دیر آپ نے (نفل) نماز ادا کی ہوتی تھی' یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِبَعْضِهَا فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب 506: رات کی نماز کے کچھ حصے میں بلند آواز میں قرأت کرنا

اور کچھ حصے میں پست آواز میں قرأت کرنا مباح ہے

1159 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، ح وَثنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ صَوْتَهُ طَوْرًا وَخَفَضَهُ طَوْرًا، وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

1159- واخرجه ابو داؤد (1328) في الصلاة: باب صلاة الليل مثنى مثنى، وابن خزيمة (1159) من طريقين عن عمران بن زائدة، به.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- علی بن خشرم --- عیسیٰ ابن یونس (یہاں تحویل سند ہے) --- یوسف بن موسیٰ --- عبداللہ بن نمیر ہمدانی --- عمران بن زائدہ بن نشیط --- اپنے والد کے حوالے سے --- ابوخالد والبی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابوخالد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے تو کبھی بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور کبھی پست آواز میں قرأت کرتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات کا تذکرہ کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1160 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ، وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَيْسٍ، حَدَّثَهُ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، اَكَانَ يَجْهَرُ اَمْ يُسِرُّ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اَسَرَّ. فَزَادَ بَحْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ: فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبداللہ بن ہاشم --- عبدالرحمٰن ابن مہدی --- معاویہ --- عبداللہ بن ابوقیس اور --- بحر بن نصر --- عبداللہ بن وہب --- معاویہ بن صالح --- عبداللہ بن ابوقیس --- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا:

عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کس طرح قرأت کرتے تھے۔ کیا آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے یا پست آواز میں قرأت کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طرح کرلیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے۔

بحر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَاسْتِحْبَابِ تَرْكِ رَفْعِ الصَّوْتِ الشَّدِيدِ بِهَا

وَالْمُخَافَتَةِ بِهَا، وَابْتِغَاءِ جَهْرٍ بَيْنَ الْجَهْرِ الشَّدِيدِ وَبَيْنَ الْمُخَافَتَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا) (الإسراء: 110) وَهٰذِهِ الْآيَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي كُنْتُ اَعْلَمْتُ اَنَّ اسْمَ الشَّيْءِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ اَجْزَائِهِ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَدْ اَوْقَعَ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ فِيهَا، وَالْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَائِهَا لَا كُلُّهَا، وَاِنَّمَا اَعْلَمْتُ هٰذَا لِيُعْلَمَ اَنَّ اسْمَ الْاِيْمَانِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ شُعَبِهِ

باب 507: رات کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنے کا طریقہ

اس بارے میں مستحب یہ ہے: آواز کو زیادہ بلند بھی نہ کیا جائے اور بالکل پست بھی نہ رکھا جائے' بلکہ آواز اتنی بلند کی جائے' جو زیادہ بلند آواز اور پست آواز کے درمیان میں ہو' اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم اپنی نماز میں آواز کو زیادہ بلند نہ کرو اور زیادہ پست بھی نہ رکھو' بلکہ اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو''۔

یہ آیت کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتی ہے' جس کے بارے میں' میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات کسی شے کے اسم کا اطلاق اس کے بعض اجزاء پر ہوتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت میں قرأت پر لفظ ''صلوٰۃ'' کا اطلاق کیا ہے' حالانکہ قرأت' صلوٰۃ کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے یہ پوری صلوٰۃ نہیں ہے میں نے یہ بات اس لئے بیان کی ہے' تاکہ یہ بات پتہ چل جائے کہ لفظ ''ایمان'' کا اطلاق بعض اوقات اس کے کسی ایک شعبے پر بھی ہوتا ہے

1161 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ، نا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ قَالَ: قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ، وَمَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ بِهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ، وَاَحْتَسِبُ بِهِ قَالَ: فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ .

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ فِيْ كِتَابِ الْاِمَامَةِ ذِكْرَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الإسراء: 110)

1161- اخرجه ابو داؤد 1329 فی الصلاة: باب فی رفع الصوت بالقراء ة فی صلاة الليل، عن الحسن بن الصباح، والترمذی 447 فی الصلاة: باب ما جاء فی قراء ة الليل، عن محمود بن غيلان، والحاكم 1/310 من طريق جعفر بن محمد بن شاكر.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم-- یحییٰ بن اسحاق سیلحینی --حماد بن سلمہ-- ثابت بنانی --عبداللہ بن رباح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور پست آواز میں قرأت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا تم نماز ادا کر رہے تھے اور پست آواز میں قرأت کر رہے تھے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں جس کے ساتھ مناجات کر رہا ہوتا ہوں اسے آواز سنا دیتا ہوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے عمر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا تم بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کے ذریعے ثواب کے حصول کا طلب گار تھا اور میں سوئے ہوئے شخص کو بیدار کرنا چاہتا تھا اور میں اس کے ذریعے ثواب کے حصول کا طلب گار تھا۔

راوی کہتے ہیں: آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ بلند کرلو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ پست رکھو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے ''کتاب الامامۃ'' میں اس آیت کے نزول کے متعلق روایات نقل کردی ہیں۔
''اور تم اپنی نماز (یعنی قرأت) کو زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَ ةِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا تَأَذَّى بِالْجَهْرِ بَعْضُ الْمُصَلِّينَ غَيْرَ الْجَاهِرِ بِهَا

باب 507: نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنے کی ممانعت' جب بلند آواز میں قرأت کرنے کی وجہ سے بعض ایسے نمازیوں کو تکلیف ہو جو بلند آواز میں قرأت نہیں کرتے ہیں

1162 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: نَا مَعْمَرٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: اعْتَكَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَ ةِ،

اختلافِ روایت: زَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ، وَقَالَا: فَكَشَفَ السُّتُورَ، وَقَالَ: أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ الْقِرَاءَ ةَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: أَوْ فِي الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور عبدالرحمٰن بن بشر-- عبدالرزاق --معمر-- اسماعیل بن امیہ --ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا۔ آپ نے لوگوں کو نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتے ہوئے سنا۔

عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے خیمہ میں موجود تھے۔

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردے کو ہٹایا اور ارشاد فرمایا: خبردار! تم میں سے ہر ایک شخص اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہے اس لئے تم ایک دوسرے کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ اور ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند آواز میں قرأت نہ کرو۔

محمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اپنی نماز میں''

بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ كُلَّ لَيْلَةٍ

اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ هٰذَا يَجُوْزُ الاحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ فَاِنِّىْ لَا اَعْرِفُهٗ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ

باب 508: ساری رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کرتے رہنا مستحب ہے

تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی جائے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے: ابولبابہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا جائز ہو کیونکہ ان کی عدالت یا جرح کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے

1163 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِىْ ابْنَ زَيْدٍ، نَا اَبُوْ لُبَابَةَ: سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ، وَكَانَ يَقْرَاُ كُلَّ لَيْلَةٍ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ-- حماد بن زید --ابولبابہ: کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل نفلی روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ کوئی (نفلی) روزہ ترک نہیں کریں گے پھر آپ نفلی روزے رکھنا ترک کر دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ کوئی روزہ نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ اَنَّهٗ خِلَافُ بَعْضِ اَخْبَارِ عَائِشَةَ فِىْ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب 509: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی رکعات (کی تعداد) کا تذکرہ جو مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے مفصل نہیں ہے تو جو شخص علم میں مہارت نہیں رکھتا وہ یہ گمان کرتا ہے

یہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ان روایات کے خلاف ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی (رکعات کی تعداد) مذکور ہے

1164 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَاهُ الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- ابوجمرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

1165 - سندِحدیث: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بَعْدَ الْعَتَمَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن سعید جوہری -- یحییٰ بن سعید اموی -- یحییٰ بن سعید انصاری -- شرحبیل بن سعد

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الَّذِیْ قَدْ يُخَيَّلُ اِلٰى بَعْضِ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ اَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْتُهُ

باب **510**: اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی ہے جو علم میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ذکر کردہ اس روایت کے خلاف ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے

1166 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ سَعِيْدٍ

1164- واخرجه احمد 1/324 و338، والطيالسى (2741)، والبخارى (1138) فى التهجد: باب كيف صلاة النبى صلى الله عليه وسلم، وكم كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي من الليل؟ ومسلم (764) فى صلاة المسافرين: باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، والترمذى (442) فى الصلاة: باب منه، وفى "الشمائل" (263)، والنسائى فى الصلاة، كما فى "التحفة" 5/262، والطحاوى 1/286، وابن خزيمة (1164)، والطبرانى (12964) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

الْمَقْبُرِيّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ:

متن حدیث: اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی--ابن وہب--امام مالک--سعید مقبری--ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کس طرح نماز ادا کرتے تھے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ (رات کے نوافل میں) گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ چار رکعات ادا کرتے تھے۔ تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات ادا کرتے تھے' تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ تین رکعات ادا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سونے لگے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری دونوں آنکھیں سوجاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ ثَالِثٍ اَخَالُهُ يَسْبِقُ اِلٰى قَلْبِ بَعْضِ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ اَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا قَبْلُ فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

باب 511: ایک ایسی روایت کا تذکرہ' جس کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ جو شخص علم میں مہارت نہیں رکھتا وہ اِس کی وجہ سے اس بات کا قائل ہوگا: یہ روایت ان دونوں روایات کے برخلاف ہے' جنہیں میں اس سے پہلے والے دو ابواب میں ذکر کر چکا ہوں

1167 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ

1166- وهو في "الموطا" 1/120. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/36 و73 و104، وعبد الرزاق (4711)، والبخاري (1147) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره، و (2013) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، و (3569) في المناقب: باب كان النبي صلى الله عليه وسلم تنام عيناه ولا ينام قلبه، ومسلم (738) (125) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، وأبو داؤد (1341) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/234 في قيام الليل: باب كيف الوتر بثلاث، والترمذي (439) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، والطحاوي 1/282، وابن خزيمة (1166)، وأبو عوانة 2/327، والبيهقي 1/122 و2/495-496 و3/6 و7/62، وفي "دلائل النبوة" 1/371-372، والبغوي (899). وسيرد من طريق مالك مختصرًا برقم (2613).

قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ

** (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن منیع -- ہشیم -- خالد -- عبداللہ بن شقیق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے' جن میں وتر شامل ہوتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الثَّلَاثَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا لَيْسَتْ بِمُتَضَادَّةٍ وَلَا مُتَهَاتِرَةٍ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً عَلٰى مَا اَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ نَقَصَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّي اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ عَلٰى مَا اَخْبَرَ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ثُمَّ نَقَصَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ. عَلٰى مَا اَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ

باب 512: اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: میں نے جو تین روایات ذکر کی ہیں یہ متضاد نہیں ہیں اور ایک دوسرے کے مدمقابل نہیں ہیں اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے

جیسا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دو رکعات کم کر دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کرنے لگے' جیسا کہ ابوسلمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز میں دو رکعات اور کم کر دیں اور آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کرنے لگے عبداللہ بن شقیق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

1168 - سند حدیث: ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، نا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ الْغُدَانِيُّ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: الْاَشَلُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

متن حدیث: اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اَنَّهُ صَلَّى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُبِضَ حِينَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ، آخِرُ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ الْوِتْرُ، ثُمَّ رُبَّمَا جَاءَ اِلٰى فِرَاشِهِ هٰذَا، فَيَاْتِيهِ بِلَالٌ، فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: نَاْخُذُ بِالْاَخْبَارِ كُلِّهَا الَّتِي اَخْرَجْنَاهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ، فِي عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، وَاخْتِلَافُ الرُّوَاةِ فِي عَدَدِهَا كَاخْتِلَافِهِمْ فِي هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ، قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَعْضِ اللَّيَالِي اَكْثَرَ مِمَّا يُصَلِّي فِي بَعْضٍ، فَكُلُّ مَنْ اَخْبَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ مِنْ اَزْوَاجِهِ، اَوْ غَيْرِهِنَّ مِنَ النِّسَاءِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ عَدَدًا مِنَ الصَّلَاةِ، اَوْ صَلّٰى بِصِفَةٍ، فَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الصَّلَاةَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي، بِذٰلِكَ الْعَدَدِ، وَبِتِلْكَ الصِّفَةِ، وَهٰذَا الْاِخْتِلَافُ مِنْ جِنْسِ الْمُبَاحِ، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ اَيَّ عَدَدٍ اَحَبَّ مِنَ الصَّلَاةِ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّاهُنَّ، وَعَلَى الصِّفَةِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّاهَا، لَا حَظْرَ عَلٰى اَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--مؤمل بن ہشام یشکری--اسماعیل ابن علیہ--منصور بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

مسروق بیان کرتے ہیں: وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت (نوافل میں) تیرہ رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ گیارہ رکعات ادا کرنے لگے آپ نے دو رکعات ترک کر دیں پھر جس وقت آپ کا وصال ہوا' تو آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

آپ کی نماز کے آخر میں وتر کی نماز ہوتی تھی پھر بعض اوقات آپ اپنے بستر پر تشریف لے آتے تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کو نماز کے بارے میں بتاتے تھے۔ (یعنی نماز کے لئے بلاتے تھے)

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہم ان روایات کے مطابق عمل کرتے ہیں' جن کو ہم نے "کتاب الکبیر" میں نقل کیا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نماز کی رکعات کی تعداد کے بارے میں ہے۔

ان رکعات کی تعداد کے بارے میں راویوں نے یوں اختلاف کیا ہے' جس طرح انہوں نے ان روایات کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جن کا ذکر میں نے اس کتاب میں کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض راتوں میں بعض راتوں کے مقابلے میں زیادہ رکعات ادا کی ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جس نے بھی خبر دی ہے' یا آپ کی ازواج میں سے یا ازواج کے علاوہ جن خواتین نے بھی یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اتنی تعداد میں رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

یا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی صفت بیان کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعداد اور اس صفت کے مطابق بعض راتوں میں نماز ادا کی ہوگی اور یہ اختلاف مباح قسم کا ہے۔

آدمی کے لئے یہ بات جائز ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں جو روایات منقول ہیں کہ آپ اس نماز کو یوں ادا کرتے تھے یا اس کا جو طریقہ نبی

اکرم ﷺ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ اسے ادا کرتے تھے ان میں سے جتنی تعداد کو وہ پسند کرتا ہو اتنی تعداد میں رات کو نوافل ادا کرلے۔ اس حوالے سے کسی شخص کے لئے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

بَابُ قَضَاءِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ إِذَا فَاتَتْ لِمَرَضٍ أَوْ شُغْلٍ أَوْ نَوْمٍ

باب 513: رات کی نماز بیماری یا کسی مصروفیت یا سونے کی وجہ سے رہ جائے تو دن کے وقت اس کی قضا کرنا

1169 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا، وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ ابن یونس -- شعبہ -- قتادہ -- زرارہ بن اوفی -- سعد بن ہشام (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ (جب کوئی نفل نماز) ادا کرتے تھے تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے اور جب آپ رات کے وقت سو جانے یا بیماری کی وجہ سے نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات نفل پڑھا کرتے تھے۔

1170 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، أَيْضًا ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، أَيْضًا نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، هٰذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- ابن ابوعدی ان دونوں نے -- سعید (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد -- یہ دونوں قتادہ -- زرارہ بن اوفی -- سعد بن ہشام (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کوئی نفل (نماز ادا کرنا) شروع کرتے تھے تو آپ کو یہ بات پسند

1169- اخرجه مسلم (746) (141) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض، والبغوي (987) من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. انظر (2552) و (2642). واخرجه مسلم (746)، وأبو داؤد (1342) و (1343) و (1344) و (1345) في الصلاة: باب في صلاة الليل، وعبد الرزاق (4714)، وابن خزيمة (1170)، وأبو عوانة 2/321-322 و 323-325 من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد، أخرجه عبد الرزاق (4751) عن إبراهيم بن محمد، عن ابان بن عياش، عن زرارة بن أوفى، به.

تھی کہ آپ اسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں اور جب کبھی آپ ﷺ نیند یا بیماری یا تکلیف کی وجہ سے رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

یہ روایت یحییٰ بن سعید کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ الَّذِي يَكُونُ الْمَرْءُ فِيهِ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ إِذَا فَاتَتْ بِاللَّيْلِ فَصَلَّاهَا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ

باب 514: دن کے اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی رات کی نماز کو پا لینے والا شمار ہوگا جبکہ اس کی رات کی (نفل نماز) فوت ہو چکی ہو اور وہ شخص نماز کو دن کے اس وقت میں ادا کر لے

1171 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِءِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ.

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ، عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- ابن وہب -- یونس بن یزید -- ابن شہاب زہری -- سائب بن یزید اور عبیداللہ بن عبداللہ -- اہ ان عبد الرحمٰن بن عبدالقارء -- عمر بن خطاب تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے معمول کے وظیفے یا اس میں سے کچھ حصے کو ادا کیے بغیر سو جائے تو اگر وہ اسے (اگلے دن) فجر اور ظہر کی نماز کے درمیانی وقت میں پڑھ لے تو اسے اسی طرح اجر ملے گا جس طرح اسے رات کے وقت پڑھنے پر ملتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ النَّاوِي قِيَامَ اللَّيْلِ فَيَغْلِبُهُ النَّوْمُ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

باب 515: اس شخص کا تذکرہ جو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی نیت کرتا ہے لیکن نوافل ادا کیے بغیر سو جاتا ہے

1172 - سندِ حدیث: ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي اَنْ يَقُومَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، وَقَدِ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِي اِسْنَادِ هٰذَا الْخَبَرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی -- حسین ابن علی جعفی -- زائدہ -- سلیمان -- حبیب بن ابوثابت -- عبدہ بن ابولبابہ -- سوید بن غفلہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ رات کے وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر اس کی آنکھ لگ جائے' یہاں تک کہ صبح ہو جائے' تو اسے اس کی نیت کے مطابق اجر و ثواب ملے گا اور اس کی نینداس کے پروردگار کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میرے علم میں حسین بن علی کے علاوہ ایسا کوئی شخص نہیں ہے کہ اس نے زائدہ کے حوالے سے اس کی سند بیان کی ہو۔ (یعنی اسے مرفوع حدیث کے طور پر ذکر کیا ہو)۔

اس روایت کی سند کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

1173 - فَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِسَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيهَا فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَنَامَ، كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ، وَكُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ.

توضیح مصنف: وَهٰذَا التَّخْلِيطُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ قَالَ مَرَّةً: عَنْ زِرٍّ، وَقَالَ مَرَّةً عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، كَانَ يَشُكُّ فِي الْخَبَرِ، اَهُوَ عَنْ زِرٍّ اَوْ عَنْ سُوَيْدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- حبیب بن ابوثابت -- عبدہ بن ابولبابہ -- زر بن حبیش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنے ذہن میں یہ سوچے کہ وہ رات کے وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر اس کی آنکھ لگ جائے اور وہ سو جائے تو یہ نیند اس کے لئے صدقہ ہوگی اور اس نے جتنی نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا تھا اس کے لئے اتنا (اجر و ثواب) نوٹ کر لیا جائے گا۔

یہاں عبدہ بن ابولبابہ نامی راوی سے تخلیط ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ روایت زر نامی راوی سے منقول ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے سوید بن غفلہ سے منقول ہے۔

انہیں اس روایت کے بارے میں شک ہے کہ کیا یہ زر سے منقول ہے یا سوید سے منقول ہے۔

1174 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، اَوْ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، - شَكَّ عَبْدَةُ - عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَوْ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهُ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْمُهَا فَيَنَامُ عَنْهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرَ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً تَصَدَّقَ بِهَا عَلَيْهِ.

توضیح مصنف: وَعَبْدَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ بَيَّنَ الْعِلَّةَ الَّتِي شَكَّ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ، اَسَمِعَهُ مِنْ زِرٍّ اَوْ مِنْ سُوَيْدٍ، فَذَكَرَ اَنَّهُمَا كَانَا اجْتَمَعَا فِي مَوْضِعٍ فَحَدَّثَ اَحَدُهُمَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَشَكَّ مِنَ الْمُحَدِّثُ مِنْهُمَا، وَمَنِ الْمُحَدَّثُ عَنْهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- عبدہ بن ابولبابہ -- زر بن حبیش یا شاید سوید بن غفلہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہو اگر وہ (کسی دن) انہیں ادا کیے بغیر سو یا رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی نماز کا اجر نوٹ کر لیتا ہے اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اس پر کرتا ہے۔

عبدہ نامی راوی پر اللہ تعالیٰ رحم کرے انہوں نے وہ علت بیان کر دی ہے جس کی وجہ سے انہیں اس کی سند میں شک ہے کہ کیا انہوں نے یہ روایت زر سے سنی ہے یا سوید سے سنی ہے۔

انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ دونوں حضرات ایک جگہ پر اکٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں میں سے ایک نے یہ روایت بیان کی تھی پھر ان دونوں سے حدیث بیان کرنے والے شخص کو اس بارے میں شک ہوا کہ اس نے ان دونوں میں سے کس سے یہ روایت نقل کی ہے۔

1175 - سندِ حدیث: ثَنَا بِهٰذَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ اِلٰى سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ نَعُوْدُهُ فَحَدَّثَ سُوَيْدٌ، اَوْ حَدَّثَ زِرٌّ - وَاَكْبَرُ ظَنِّي اَنَّهُ سُوَيْدٌ - عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَوْ عَنْ اَبِي ذَرٍّ، وَاَكْبَرُ ظَنِّي اَنَّهُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ قَالَ:

اختلاف روایت: لَيْسَ عَبْدٌ يُرِيدُ صَلَاةً، وَقَالَ: مَرَّةً مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَنْسَى فَيَنَامُ، إِلَّا كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ، وَكُتِبَ لَهُ مَا نَوَى.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنْ كَانَ زَائِدَةُ حَفِظَ الْإِسْنَادَ الَّذِي ذَكَرَهُ، وَسُلَيْمَانُ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيبٍ، وَحَبِيبٌ مِنْ عَبْدَةَ، فَإِنَّهُمَا مُدَلِّسَانِ، فَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ عَبْدَةُ حَدَّثَ بِالْخَبَرِ مَرَّةً قَدِيمًا، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِلَا شَكٍّ، ثُمَّ شَكَّ بَعْدُ أَسَمِعَهُ مِنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، أَوْ مِنْ سُوَيْدٍ، وَهُوَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، لِأَنَّ بَيْنَ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، وَبَيْنَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ مِنَ السِّنِّ مَا قَدْ يُنْسِي الرَّجُلَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ يَحْفَظُهُ، فَإِنْ كَانَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدَةَ فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَهُ قَبْلَ مَوْلِدِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، لِأَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ لَعَلَّهُ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، قَدْ سَمِعَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ مِنَ ابْنِ عُمَرَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْمَحْفُوظِ مِنْ هَذِهِ الْأَسَانِيدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- اس سند کے ساتھ عبدالجبار بن علاء -- سفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عبدہ کہتے ہیں: میں زر بن حبیش کے ساتھ سوید بن غفلہ کے پاس گیا' تا کہ ہم ان کی عیادت کریں' تو سوید نے یا شاید زر نے یہ حدیث بیان کی اور میرا غالب گمان یہ ہے: سوید نے یہ حدیث بیان کی جو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم میرا غالب گمان یہ ہے: یہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: جو بھی بندہ نماز ادا کرتا ہے' اور ایک مرتبہ انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے۔ رات کے وقت نماز ادا کرتا ہے' اور پھر (کسی دن) وہ بھول جاتا ہے' اور سو جاتا ہے' تو اس کی نینداس کے لئے صدقہ ہوتی ہے' اور اس نے جو نیت کی تھی اس کا ثواب اس کے لئے نوٹ کر لیا جاتا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) زائدہ نے جو سند ذکر کی ہے' اگر تو انہوں نے اسے یاد رکھا ہے' تو سلیمان نے بھی یہ روایت حبیب سے سنی ہے' اور حبیب نے عبدہ سے سنی ہے۔ یہ دونوں راوی تدلیس کرتے ہیں' تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ ایک مرتبہ عبدہ نے پہلے سوید بن غفلہ کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کسی شک کے بغیر یہ روایت نقل کی ہو اور پھر بعد میں انہیں شک ہو گیا ہو کہ انہوں نے روایت زر بن حبیش سے سنی ہے' یا سوید سے سنی ہے' یا یہ روایت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' یا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس کی وجہ یہ ہے: حبیب بن ابو ثابت ثوری اور ابن عیینہ کے درمیان اتنا زمانہ ہے' جس میں آدمی ایسی بہت سی باتیں بھول جاتا ہے' جو پہلے اسے یاد ہوتی تھیں۔

تو اگر حبیب بن ابو ثابت نے یہ روایت عبدہ سے سنی ہے' تو زیادہ مناسب یہ ہے: انہوں نے ابن عیینہ کی پیدائش سے پہلے یہ حدیث سنی ہو' کیونکہ حبیب بن ابو ثابت نامی راوی عبدہ بن ابو لبابہ سے بڑا ہو سکتا ہے' کیونکہ حبیب بن ابو ثابت نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث کا سماع کیا ہے۔

باقی ان میں سے کون سی سند محفوظ ہے؟ یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ تُخَصَّ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

باب 516: دیگر تمام راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کی رات کو نوافل ادا کرنے کے لئے مخصوص کرنے کی ممانعت

1176 - سندِ حدیث: ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ، وَلَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی -- حسین بن علی -- زائدہ -- ہشام -- ابن سیرین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنوں میں سے صرف جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے مخصوص نہ کرو اور دوسری راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کی رات کو نوافل ادا کرنے کے لئے مخصوص نہ کرو''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالِاقْتِصَادِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَكَرَاهَةِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُهُ مِنَ التَّطَوُّعِ

باب 517: نوافل میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہے اور نوافل کے حوالے سے اپنے آپ کو ایسی چیز کا پابند کرنا مکروہ ہے جس کی آدمی طاقت نہیں رکھتا

1177 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى صَلَاةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا قَامَ حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ، اَمَا اِنِّي لَوْ كُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهَا لَاَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ مُشَافَهَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- سعید بن ابوعروبہ -- قتادہ -- زرارہ بن اوفی -- سعد بن ہشام (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

1176- واخرجه الحاكم 1/311 من طريق موسى بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد، وصححه على شرطهما ووافقه الذهبي .واخرجه مسلم "1144" "148" في الصيام: باب كراهة صيام يوم الجمعة منفرداً، والبيهقي 4/302 من طريق حسين بن علي، بِه .واخرجه أحمد 2/394 من طريق عوف، عن محمد بن سيرين، بِه .وفي الباب عن أبي الدرداء عند أحمد 6/444 .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نفل نماز ادا کرنا شروع کرتے' تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ اسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں۔

میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک رات میں پورا قرآن نہیں پڑھا اور نہ ہی آپ کبھی صبح تک نوافل ادا کرتے رہے اور نہ ہی آپ نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھے ہیں۔

سعد بن ہشام نامی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث سنائی' تو انہوں نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ٹھیک کہا ہے' اگر میں ان کی خدمت میں حاضر ہو سکتا' تو میں ان کے پاس جاتا اور ان سے براہ راست یہ حدیث سن لیتا۔

1178 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ قَالَتْ: وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن خشرم--عیسیٰ بن یونس--شعبہ--قتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تھے' تو آپ اسے باقاعدگی کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح صادق تک مسلسل نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں پورا مہینہ (نفلی) روزے رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

1179 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ بُرَيْدَةُ:

متنِ حدیث: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ اَمْشِيْ لِحَاجَةٍ، فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي، فَظَنَنْتُهُ يُرِيدُ حَاجَةً، فَجَعَلْتُ اَكُفُّ عَنْهُ، فَلَمْ اَزَلْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ حَتّٰى رَآنِي، فَاَشَارَ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُ، فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي جَمِيعًا، فَاِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ بَيْنَ اَيْدِينَا يُصَلِّي، يُكْثِرُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُودَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُرٰى يُرَائِي؟، فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَاَرْسَلَ يَدَهُ وَطَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيُصَوِّبُهُمَا وَيَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، فَاِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هٰذَا الدِّينَ يَغْلِبْهُ.

اختلافِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ مُؤَمَّلٍ. لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ: فَاِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هٰذَا الدِّينَ يَغْلِبْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یعقوب دورقی--ابن علیہ (یہاں تحویلِ سند ہے)--مؤمل بن ہشام--

اسماعیل ابن علیہ--عیینہ بن عبدالرحمٰن--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں کسی کام سے باہر نکلا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چلتے ہوئے پایا میں نے گمان کیا کہ شاید آپ کو بھی کوئی ضرورت ہے میں آپ سے پیچھے رہنے لگا۔ میں ایسا کرتا رہا لیکن آپ نے مجھے دیکھ لیا آپ نے مجھے اشارہ کیا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم ایک ساتھ چلنے لگے اس دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا جو بکثرت رکوع و سجود کرتے ہوئے نماز ادا کر رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے یہ دکھاوے کے لئے ایسا کر رہا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: پھر اس شخص نے اپنے ہاتھ چھوڑے اور تین مرتبہ اس نے دونوں ہاتھوں کے درمیان تطبیق کی اور اس نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور انہیں نیچے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے۔ تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ جو شخص اس دین کے معاملے میں شدت سے کام لے گا تو یہ اس پر غالب آ جائے گا۔

روایت کے یہ الفاظ مؤمل نامی راوی کے ہیں۔ دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

"جو شخص اس دین کے معاملے میں سختی سے کام لے گا تو یہ دین اس پر غالب آ جائے گا"

1180 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَاِذَا كَسِلَتْ، اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَكَتْ بِهِ، فَقَالَ: حُلُّوهُ، ثُمَّ قَالَ: لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یعقوب بن ابراہیم--ابن علیہ--عبدالعزیز بن صہیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دو ستونوں کے درمیان رسی لٹکی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ہے وہ نوافل ادا کرتی ہیں جب وہ

1180- أخرجه ابن خزيمة (1180) عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/101، ومسلم (784) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك، وأبو داؤد (1312) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/270 من طرق عن إسماعيل بن علية، به. وفي إحدى روايتي أبي داوٗد "هذه حمنة بنت جحش تصلي." وأخرجه البخاري (1150) في التهجد: باب ما يكره من التشديد في العبادة، ومسلم (784)، والنسائي 3/218-219 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، وابن ماجه (1371) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، وأبو عوانة 2/297-298، والبغوي (942)، والخطيب في "الأسماء المبهمة" (197)

تھک جاتی ہیں یا جب رکاوٹ آنے لگتی ہے تو وہ اسے پکڑ لیتی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک نوافل ادا کرے جب تک وہ چاق و چوبند ہو جب وہ سست ہو جائے یا رکاوٹ آنے لگے تو پھر اسے بیٹھ جانا چاہئے۔

1181 - سندِ حدیث: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْتَمِرٍّ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حَبِيبِ بْنُ مُسْلِمِ بْنُ يَحْيٰى، مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ بَنِيْ رِفَاعَةَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالُوا: لِمَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالُوا: تُصَلِّيْ قَائِمَةً، فَإِذَا اَعْيَتِ اعْتَمَدَتْ عَلَيْهِ، فَحَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فَإِذَا اَعْيٰى فَلْيَجْلِسْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن مستمر بصری -- ابوحبیب بن مسلم بن یحییٰ -- مؤذن مسجد بنی رفاعہ -- شعبہ -- عبدالعزیز بن صہیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

لوگوں نے بتایا: یہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس کے ساتھ کیا کرتی ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ کھڑی ہو کر نماز ادا کرتی ہیں جب وہ تھک جاتی ہیں تو اس کا سہارا لے لیتی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھول دیا اور ارشاد فرمایا: کوئی بھی آدمی نماز ادا کرتا رہے لیکن جب وہ تھک جائے تو وہ بیٹھ جائے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَتِهَا وَطُوْلِ الْقِيَامِ فِيْهَا يَشْكُرُ اللّٰهَ لِمَا يُوْلِي الْعَبْدَ مِنْ نِعْمَتِهِ وَاِحْسَانِهِ

باب 518: نماز ادا کرنا، بکثرت نماز ادا کرنا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرنا کہ اس نے اپنی نعمت اور احسان کے ذریعے بندے کو اس بات کی توفیق دی ہے یہ مستحب ہے

1182 - سندِ حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: تَكَلَّفُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ -- ابوعوانہ -- زیاد بن علاقہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اتنی طویل (نفل) نماز ادا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو جاتے تھے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ اتنی مشقت برداشت کرتے ہیں حالانکہ آپ کی بخشش ہو چکی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

1183 - سندِحدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم اور سعید بن عبدالرحمٰن اور عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- زیاد بن علاقہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اتنی طویل نفل نماز) ادا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو جاتے تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی اللہ تعالیٰ نے' تو آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

1184 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ح وَثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْمُ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ جَاءَكَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

هٰذَا لَفْظُ الْمُحَارِبِيِّ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا دِلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الشُّكْرَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يَكُوْنُ بِالْعَمَلِ لَهُ؛ لِاَنَّ الشُّكْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ، وَقَدْ يَكُوْنُ بِاللِّسَانِ قَالَ اللّٰهُ (اعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا)، فَاَمَرَهُمْ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يَّعْمَلُوْا لَهُ شُكْرًا، فَالشُّكْرُ قَدْ يَكُوْنُ بِالْقَوْلِ وَالْعَمَلِ جَمِيعًا، لَا عَلٰى مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ اَنَّ الشُّكْرَ اِنَّمَا يَكُوْنُ بِاللِّسَانِ فَقَطْ، وَقَوْلُهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَقُوْلُ اِنَّهُ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ اَنْ يُّقَالَ: يَكُوْنُ فِيْ مَعْنٰى كَانَ؛ لِاَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا) (الفتح:1)، وَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَائِلِ، وَلَمْ يَقُلْ اَيْضًا: وَعَدَنِيْ اَنْ يَّغْفِرَ؛ لِاَنَّهُ قَدْ غَفَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن اسماعیل احمسی --عبدالرحمٰن بن محمد محاربی (یہاں تحویلِ سند ہے)-- ابوعمار-- فضل بن موسیٰ-- محمد بن عمرو-- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اتنے طویل) نوافل ادا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو جاتے تھے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ ایسا کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی طرف یہ حکم آ چکا ہے کہ اس نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ

بنوں؟

روایت کے یہ الفاظ محاربی کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے لئے کسی عمل کو کر کے اس کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے' کیونکہ شکر تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔

بعض اوقات یہ زبان کے ذریعے ہوتا ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اے داؤد کی اولاد تم شکر کے طور پر عمل کرو''

تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا ہے: وہ شکر کے طور پر اس کے لئے عمل کریں' تو بعض اوقات شکر الفاظ اور عمل دونوں کے ذریعے ہوتا ہے ایسا نہیں ہے' جیسا کہ عام لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ شکر صرف زبان کے ذریعے ہوتا ہے۔

اسی طرح روایت کے یہ الفاظ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے۔ یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں' جس کے بارے میں' میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ لغت میں یہ بات جائز ہے کہ لفظ ''یکون' لفظ'' کان'' کے معنیٰ میں ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے یہ فرمایا ہے۔

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کر دی ہے''

تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کہنے والے کی بات کو مسترد نہیں کیا اور نہ ہی آپ نے یہ کہا: میرے پروردگار نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری مغفرت کر دے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے: پروردگار مغفرت کر چکا تھا۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ

(ابواب کا مجموعہ)

فرض نماز سے پہلے اوراس کے بعدادا کی جانے والی نفل نمازیں

بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ بِلَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

باب 519: فرض نمازوں سے پہلے اوراس کے بعد نوافل ادا کرنے کی فضیلت

جو مجمل الفاظ کے ذریعے منقول ہے جو مفسر نہیں ہے

1185 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ

حدیث **1185**: نفل کا لغوی معنی کسی چیز کا زائد ہونا ہے۔

احناف کی اصطلاح میں فرض، واجب اور سنت کے علاوہ نماز کو "نفل" کہا جاتا ہے۔

شوافع کے نزدیک فرائض کے علاوہ تمام اعمال "نفل" ہیں۔ کیونکہ یہ فرائض سے "زائد" ہیں۔

احادیث میں کیونکہ سنت کے لئے بھی نفل کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے احناف نے نوافل کی دو بنیادی قسمیں بیان کی ہیں:

[I] مسنون نوافل [II] مندوب نوافل

مسنون نوافل سے مراد سنت مؤکدہ ہیں۔ جن پر نبی اکرم ﷺ نے مواظبت اختیار کی اور آپ نے کبھی کبھار انہیں صرف اس لئے ترک کیا' تاکہ ان کے فرض نہ ہونے کا اظہار ہو سکے۔

مندوب نوافل سے مراد سنت غیر مؤکدہ ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے کبھی ادا کیا اور کبھی ترک کر دیا۔

سنت مؤکدہ میں سب سے زیادہ تاکید فجر سے پہلے کی دو سنتوں کے بارے میں ہے۔

ظہر اور جمعہ کی نماز سے پہلے' ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سنت ادا کرنا بھی سنت مؤکدہ ہے۔

ظہر کے فرائض کے بعد دو رکعت سنت ادا کی جائیں' بعض حضرات نے ظہر کے بعد چار رکعات ادا کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

مغرب کے فرضوں کے بعد دو رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔ ان میں طویل قرأت کرنا مسنون ہے۔

جبکہ عصر سے پہلے اور عشاء سے پہلے ایک سلام کے ساتھ چار رکعات ادا کرنا سنت غیر مؤکدہ ہے۔

1185- وأخرجه أحمد 6/327، والدارمي 1/335، ومسلم (728) (103) في صلاة المسافرين: باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، والطيالسي (1591)، وأبو عوانة 2/261 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/426، ومسلم (728) (101) و (102)، وأبو داوُد (1250) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع، وابن خزيمة (1185) و (1186) و (1187)، وأبو عوانة 2/261-262

اَبِیْ ھِنْدَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ، حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْيَانَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى فِیْ يَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ بُنِیَ لَهٗ بَيْتٌ فِی الْجَنَّةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور زیاد بن ایوب -- ہشیم -- داؤد بن ابوہند -- نعمان بن سالم -- عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص روزانہ فرض کے علاوہ بارہ رکعات نوافل ادا کرے تو اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔

1186 - سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ يُقَالُ لَهٗ: النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- محبوب بن حسن -- داؤد بن ابوہند -- طائف کے رہنے والے ایک صاحب نعمان بن سالم -- عمرو بن اوس -- عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص روزانہ اللہ تعالیٰ کے لیے نماز ادا کرے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

1187 - سند حدیث: نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدَ، حَدَّثَنِی النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا حَدَّثَتْنَاهُ اُمُّ حَبِيْبَةَ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: وَمَا رَاَيْتُهٗ قَالَ ذَاكَ اِلَّا لِتَسَارِّ اِلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَتْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى فِیْ يَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِیَ لَهٗ بَيْتٌ فِی الْجَنَّةِ. قَالَ عَنْبَسَةُ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ. قَالَ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ. قَالَ النُّعْمَانُ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرٍو. قَالَ دَاوُدُ: اَمَّا نَحْنُ فَاِنَّا نُصَلِّیْ وَنَتْرُكُ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ: هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَسْقَطَ هُشَيْمٌ مِنَ الْاِسْنَادِ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ، وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَهُوَ فِی الْبَابِ الثَّانِیْ، وَمَا رَوَاهُ مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی -- ابن علیہ -- داؤد بن ابوہند -- نعمان بن سالم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عمرو بن اوس کہتے ہیں عنبسہ بن ابوسفیان نے کہا: کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناؤں جو سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں بیان کی تھی۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں!۔ راوی کہتے ہیں: ان کے بارے میں میرا خیال یہ ہے: انہوں نے یہ بات اس لئے کہی تھی تاکہ ہم تیزی سے ان کی طرف متوجہ ہو جائیں پھر انہوں نے بتایا: سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعات نوافل ادا کرتا ہے اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے''

عنبسہ کہتے ہیں: جب سے میں نے سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی زبانی یہ بات سنی ہے میں نے ان رکعات کو کبھی ترک نہیں کیا۔

عمرو بن اوس کہتے ہیں: جب سے میں نے عنبسہ کی زبانی یہ بات سنی ہے میں نے ان رکعات کو کبھی ترک نہیں کیا۔

نعمان نامی راوی کہتے ہیں: جب سے میں نے عمرو کی زبانی یہ بات سنی ہے میں نے ان رکعات کو کبھی ترک نہیں کیا۔

داؤد نامی راوی کہتے ہیں: جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم کبھی انہیں پڑھ لیتے ہیں اور کبھی ترک کر دیتے ہیں۔

ابن عیینہ نے بھی یہی الفاظ کہے ہیں یا اس کی مانند الفاظ کہے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ہشیم نامی راوی نے اس کی سند میں عمرو بن اوس کا تذکرہ نہیں کیا اور مستند روایت وہ ہے جو ابن علیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَیْ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَعَ بَيَانِ عَدَدِ هٰذِهِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ، قَدْ كُنْتُ اَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ اَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ: يَوْمًا تُرِيْدُ بِلَيْلَتِهٖ، وَتَقُوْلُ: لَيْلَةً تُرِيْدُ بِيَوْمِهَا قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ: (آيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا) (آل عمران: 41) وَقَالَ فِيْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ: (آيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا) (مريم: 10) فَبَانَ اَنَّهٗ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فِيْ آلِ عِمْرَانَ: ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَیْ بِلَيَالِيْهَا، وَصَحَّ اَنَّهٗ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فِيْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ: ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا، اَیْ بِاَيَّامِهِنَّ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً) (الأعراف: 142) وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ اَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ بِاَيَّامِهِنَّ، وَقَالَ: (وَاَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ) (الأعراف: 142)، وَالْعَرَبُ اِذَا اَفْرَدَتْ ذِكْرَ الْاَيَّامِ قَالَتْ: عَشَرَةُ اَيَّامٍ، وَاِذَا اَفْرَدَتْ ذِكْرَ اللَّيَالِيْ قَالَتْ: عَشْرَ لَيَالٍ، فَظَاهِرُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ وَاَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ نَسَقًا عَلَى الثَّلَاثِيْنَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا قَبْلُ، وَاِنَّمَا اَرَادَ اللّٰهُ اَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرِ لَيَالٍ اَیْ بِاَيَّامِهِنَّ

باب 520: میں نے مجمل الفاظ والی روایت نقل کی ہے اس کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہر دن میں'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہر دن اور ہر رات ہے حالانکہ آپ نے فرائض سے پہلے اور ان کے بعد ادا کی جانے والی ان رکعات کی تعداد بیان کر دی ہے

میں نے اپنی کتاب ''معانی القرآن'' میں یہ بات بیان کر دی ہے کہ بعض اوقات عرب لفظ دن بولتے ہیں اور اس سے مراد رات بھی لیتے ہیں

اور کبھی وہ رات بولتے ہیں اور اس سے مراد دن لیتے ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہارے لئے نشانی یہ ہے: تم تین دن تک لوگوں کے ساتھ صرف اشارے میں بات کرو گے''

جبکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہارے لئے نشانی یہ ہے: تم صحیح وسالم ہونے کے باوجود تین دن تک لوگوں کے ساتھ کلام نہیں کرو گے''

تو اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سورۂ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کے فرمان تین دن سے مراد ان کی تین راتیں بھی ہیں اور یہ بات مستند طور پر ثابت ہے

سورہ مریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان

''ہم نے موسیٰ کے لئے تیس راتیں'' اس سے مراد ان کے دن بھی ہیں

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے موسیٰ کے لئے تیس راتوں کی میعاد مقرر کی''

ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ اس سے مراد تیس دن ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے دس کے ہمراہ اسے مکمل کر دیا''

عرب جب انفرادی طور پر دنوں کا تذکرہ کرتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں

''عشرۃ ایام''

اور جب وہ انفرادی طور پر راتوں کا تذکرہ کرتے ہیں' تو وہ یہ کہتے ہیں ''عشر لیال''

تو ان الفاظ کے ذریعے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ آیت کے یہ الفاظ:

''ہم نے دس کے ذریعے انہیں مکمل کر دیا''

اس کا تعلق ان تیس راتوں کے ساتھ ہوگا' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان

''ہم نے دس کے ذریعے انہیں مکمل کر دیا''

اس میں راتوں کے ساتھ دن بھی شامل ہیں

1188 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا شُعَيْبٌ، نا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ

الْهَمْدَانِيّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيّ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اُخْتِهِ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنْ صَلّٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب -- لیث -- محمد بن عجلان -- ابواسحاق ہمدانی -- عمرو بن اوس ثقفی -- عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص روزانہ بارہ (رکعات نفل) ادا کرے اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنادے گا۔ چار رکعات ظہر سے پہلے، چار رکعات ظہر کے بعد، دو رکعت عصر سے پہلے، دو رکعات مغرب کے بعد، دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے۔

1189 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ، نا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ وَهُوَ ابْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ صَلّٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن احمد الجنید بغدادی -- یونس بن محمد -- فلیح -- سہیل بن ابوصالح -- ابواسحاق -- میتب ابن رافع -- عنبسہ ابن ابوسفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بارہ رکعات ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا چار رکعات ظہر سے پہلے، چار رکعات اس کے بعد، دو رکعات عصر سے پہلے، دو رکعات مغرب کے بعد اور دو رکعات فجر سے پہلے۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا

باب **521**: ظہر کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نوافل ادا کرنے کی فضیلت

1188 – واخرجه الحاكم 1/311، وعنه البيهقي 2/473 عن ابي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، بهذا الاسناد. واخرجه ايضا الحاكم 1/311، وعنه البيهقي 2/473 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الاسناد. وأخرجه النسائي 3/262 في قيام الليل: باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة، من طريق الربيع بن سليمان، عن ابي الأسود، عن بكر بن مضر، عن ابن عجلان، به. وأخرجه الترمذي (415) في الصلاة: باب ما جاء في ركعتي الفجر من الفضل، ومن طريقه البغوي (866) عن محمود بن غيلان.

1190 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسَى يُحَدِّثُ، ح وَثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ اَصَابَتْهُ شِدَّةٌ قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ اُخْتِيْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ - وَقَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ - مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحیٰی بن حکیم -- ابوعامر -- سعید بن عبدالعزیز تنوخی -- سلیمان بن موسیٰ (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن معمر -- ابوعاصم -- سعید بن عبدالعزیز -- سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

محمد بن ابوسفیان کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب ان پر نزع کا عالم طاری ہوا اور انہیں شدت محسوس ہوئی تو انہوں نے بتایا: میری بہن سیّدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص چار رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا رہے۔

ابن معمر نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور ظہر کے بعد کی چار رکعات ادا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ جہنم کے لئے اسے حرام قرار دیدے گا''۔

1191 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا عَمْرٌو يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ، ثَنَا صَدَقَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ صَلَاةِ الْهَجِيْرِ، وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حُرِّمَ عَلٰى جَهَنَّمَ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن مرزوق -- عمرو ابن ابوسلمہ -- صدقہ -- نعمان بن منذر -- مکحول -- عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد چار رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا رہے اسے جہنم کے لئے حرام قرار دیدیا جاتا ہے۔

1192 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، نا الْهَيْثَمُ يَعْنِيْ ابْنَ حُمَيْدٍ، اَخْبَرَنَا النُّعْمَانُ يَعْنِيْ ابْنَ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِمِثْلِهِ سَوَاءً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 522: عصر کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کی فضیلت

1193 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الْمُثَنَّى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: رَحِمَ اللَّهُ امرءًا صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ

❋ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سلمہ بن شبیب -- ابوداؤد طیالسی -- محمد بن مسلم قرشی -- جدی ابومثنیٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما -- احمد بن عبداللہ بن علی بن سوید بن منجوف -- ابوداؤد -- محمد بن مسلم بن مہران -- اپنے دادا حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے''۔

بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب 523: مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل ادا کرنے کی فضیلت

1194 -- سندِ حدیث: ثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِي إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ صَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ

❋ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمر حفص بن عمرو ربالی -- زید بن حباب -- اسرائیل بن یونس -- میسرہ بن حبیب -- منہال بن عمرو -- زر بن حبیش -- حذیفہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز) ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

1195 - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

1193- والحديث في "مسند الطيالسي" (1936) عن محمد بن المثنى، عن أبيه، عن جده، عن ابن عمر .. ومن طريقه بهذا السند أخرجه البيهقي 2/473. وأخرجه ابو داؤد (1271) في الصلاة: باب الصلاة قبل العصر، والترمذي (430) في الصلاة: باب ما جاء في الأربع قبل الظهر، وحسنه، والبغوي (893)، والبيهقي 2/473 من طريق أحمد بن إبراهيم الدورقي وغير واحد، عن أبي داود، بإسناد المؤلف. وأخرجه أحمد 2/117، من طريق أبي داود الطيالسي، به.

الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُنَّ بِشَيْءٍ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، ح وَثَنَاه حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، غَيْرَ اَنَّ الرَّبَالِيَّ قَالَ: لَا يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُمَا بِسُوْءٍ

1195- (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) عمر بن ابوخثعم یمامی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرے جن کے درمیان وہ کوئی کلام نہ کرے صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو یہ اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوگا''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''وہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے''۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ

باب **524**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض نمازوں سے پہلے اور اس کے بعد نفل نمازیں ادا کرنے کا تذکرہ

1196 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، نا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ وَكِيعٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالرحمٰن -- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابوخالد -- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- ابواسحاق -- عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد (دو رکعات سنت) ادا کیا کرتے تھے صرف فجر اور عصر

کے بعد ایسا نہیں کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ وکیع نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

1197 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهِ - انْتَهٰى حَدِيْثُ اَحْمَدَ، وَزَادَ مُؤَمَّلٌ - قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيْهَا اَحَدٌ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ قَالَ: اَرَاهُ قَالَ: خَفِيفَتَيْنِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ بَيْتِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام اور احمد بن منیع -- اسماعیل -- ایوب -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ (آپ) ظہر سے پہلے دو رکعات' اس کے بعد دو رکعات، مغرب کے بعد دو رکعات' اپنے گھر میں اور عشاء کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں' ادا کیا کرتے تھے۔

یہاں تک روایت کے الفاظ احمد نامی راوی کے نقل کردہ تھے۔

مؤمل نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کچھ ایسے اوقات بھی ہوتے تھے' جن میں کوئی بھی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی تھی اور مؤذن نماز کے لئے اذان دینے لگتا تھا۔

1197- وأخرجه عبد الرزاق (4811)، وأحمد 2/6، والبخاري (1180) في التهجد: باب الركعتان قبل الظهر، والترمذي (425) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر، و (432) و (433) باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، وفي "الشمائل" (277)، وابن خزيمة (1197)، والبيهقي 2/471، والبغوي (867) من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد - طوله بعضهم واختصره بعضهم. وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/166 عن نافع، عن ابن عمر. فذكره، وقال فيه "وركعتين بعد الجمعة" ولم يذكر ركعتي الفجر. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والبخاري (937) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها، وأبو داؤد (1252) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، والنسائي 2/119 في الإمامة: باب الصلاة بعد الظهر، والبغوي (868). وأخرجه من طريقه مسلم (882) (71) بذكر الجمعة فقط. وأخرجه البخاري (1172) في التهجد: باب التطوع بعد المكتوبة، ومسلم (729) في صلاة المسافرين: باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، وأبو عوانة 2/263، والبيهقي 2/471 من طريقين عن عبيد الله بن عمر.

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بتایا تھا: نبی اکرم ﷺ ان دو رکعات کو مختصر ادا کرتے تھے اور جمعے کی نماز کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرتے تھے۔

1198 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذَكَرَتْ لِيْ حَفْصَةُ: وَلَمْ اَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- سعید بن عبدالرحمن مخزومی --- سفیان --- عمرو بن دینار --- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعات اس کے بعد دو رکعات، مغرب کے بعد دو رکعات، عشاء کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی' میں نے خود یہ نہیں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ صبح صادق ہو جانے کے بعد بھی دو رکعات ادا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ

باب **525**: فرض نمازوں سے پہلے اور اس کے بعد گھروں میں نوافل ادا کرنا مستحب ہے

1199 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا فِيْ بَيْتِيْ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ، فِيْهِنَّ الْوِتْرُ، وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ

1198 - وهو في "مصنف عبد الرزاق" (4812)، ومن طريقه أخرجه الترمذي (434) في الصلاة: باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه الحميدي (674)، والبخاري (1165) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، من طريق عُقيل، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد. زاد البخاري والحميدي في روايتهما "وركعتين بعد الجمعة"، ولم يذكر البخاري في روايته الركعتين قبل الفجر، وانظر الحديث (2454).

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی اور ابو ہاشم زیاد بن ایوب--ہشیم--خالد--عبد اللہ بن شقیق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ تشریف لے جاتے تھے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے' پھر آپ میرے گھر میں واپس تشریف لاتے تھے اور دو رکعات ادا کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے تھے' پھر میرے گھر میں تشریف لاتے تھے اور دو رکعات ادا کرتے تھے۔

پھر آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تھے' پھر میرے گھر میں تشریف لا کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے' جن میں وتر بھی شامل ہوتے تھے' پھر جب صبح صادق ہو جاتی تھی' تو آپ دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ تشریف لے جاتے تھے اور آپ فجر کی نماز پڑھایا کرتے تھے۔

بَابُ الْاَمْرِ اَنْ يَّرْكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوْتِ بِلَفْظِ اَمْرٍ

قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ اَنَّ مُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ عَاصٍ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّصَلِّيَهَا فِي الْبُيُوْتِ

باب 526: اس بات کا حکم ہے کہ آدمی مغرب کے بعد کی دو رکعات گھر میں ادا کرے

یہ ایک ایسے امر کے ذریعے ثابت ہے' جس کے بارے میں علم میں مہارت نہ رکھنے والے شخص نے یہ گمان کیا ہے: ان دو رکعات کو مسجد میں ادا کرنے والا شخص گناہ گار شمار ہوگا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعات کو گھروں میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے

1200 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، نا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى بِهِمُ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ارْكَعُوْا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ . قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ مَحْمُوْدًا وَّهُوَ اِمَامُ قَوْمِهِ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَجْلِسُ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَقُوْمَ قُبَيْلَ الْعَتَمَةِ، فَيَدْخُلَ الْبَيْتَ، فَيُصَلِّيَهُمَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --فضل بن یعقوب جزری--عبدالاعلیٰ--محمد بن اسحاق--عاصم بن عمر بن قتادہ--محمود بن لبید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عبدالاشہل کے ہاں تشریف لائے آپ نے ان لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان دو رکعات کو تم لوگ اپنے گھر میں ادا کیا کرو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی قوم کے امام تھے وہ انہیں مغرب کی نماز پڑھا دیتے تھے اور مسجد سے تشریف لے جاتے تھے اور مسجد کے صحن میں بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ وہ عشاء کی نماز سے کچھ دیر پہلے اٹھا کرتے تھے اور گھر تشریف لے جاتے تھے اور وہاں ان دو رکعات کو ادا کرتے تھے۔

1201 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَلَمَّا صَلَّى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- ابراہیم بن ابووزیر-- محمد بن موسیٰ فطری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سعد بن اسحاق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبداشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی۔

آپ نے نماز ادا کرلی تو لوگ اٹھ کر نوافل ادا کرنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ نماز اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَنْ تُصَلَّى الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوتِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِذَلِكَ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرَ إِيجَابٍ، إِذْ صَلَاةُ النَّوَافِلِ فِي الْبُيُوتِ أَفْضَلُ مِنَ النَّوَافِلِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب 527: اس روایت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی وضاحت کرتی ہے: مغرب کے بعد کی دو رکعات گھر میں ادا کی جانی چاہئیں

اور اس بات کی دلیل کہ اس بات کا حکم استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے کیونکہ گھروں میں نوافل ادا کرنا مساجد میں نوافل ادا کرنے سے افضل ہے

1202 -- سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حَرَامٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي، وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ تَرَى، مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ، وَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا

الْمَكْتُوبَةَ.

متن حدیث: هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- بندار --- عبدالرحمٰن ابن مہدی --- معاویہ بن صالح --- علاء بن حارث --- حرام --- عمہ عبداللہ بن سعد (یہاں تحویلِ سند ہے) --- عبداللہ بن ہاشم --- عبدالرحمٰن --- معاویہ (یہاں تحویلِ سند ہے) --- بحر بن نصر خولانی --- عبداللہ بن وہب --- معاویہ بن صالح --- علاء --- بن حارث --- حرام بن حکیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر اور مسجد میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں پتہ ہے کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے' لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں نماز ادا کروں' البتہ فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اسْتَحَبَّ الصَّلَاةَ فِي الْبَيْتِ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ خَلَا الْمَكْتُوبَةِ اِذِ الصَّلَاةُ فِي الْبَيْتِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ مِنْهَا

باب 527 اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز کے علاوہ (یعنی نفل نماز کو) مسجد میں ادا کرنے کی بجائے' گھر میں ادا کرنے کو مستحب قرار دیا ہے' کیونکہ گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا' مسجد میں (نفل) نماز کرنے سے افضل ہے

1203 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ هِنْدَ، عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: اَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- محمد بن بشار --- محمد بن جعفر --- عبداللہ بن سعید بن ابوہند (یہاں تحویلِ سند ہے) --- سلم بن جنادہ --- وکیع --- عبداللہ بن سعید بن ابوہند --- ہند --- سالم ابونضر --- بسر بن سعید --- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کی سب سے بہترین نماز وہ ہے' جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے' البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے''۔

بندار نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تمہاری افضل نماز وہ ہے' جو تم لوگ اپنے گھروں میں ادا کرو' البتہ فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے''۔

1204 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا عَفَّانُ، نَا وُهَيْبٌ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا اَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر قیسی--عفان--وہیب--موسیٰ بن عقبہ--سالم ابونضر--بسر بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو' کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے' جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے' البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے''۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ التَّطَوُّعِ غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

(ابواب کا مجموعہ)

ان نوافل کا بیان' جوان نوافل کے علاوہ ہیں' جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

بَابُ الْاَمْرِ بِصَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوتِ وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْبُيُوتِ قُبُورًا فَيُتَحَامَى الصَّلَاةَ فِيهِنَّ وَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

باب **529**: گھر میں نفل نماز ادا کرنے کا حکم ہے' اور گھروں کو قبرستان بنانے کی ممانعت ہے کہ ان میں نماز ادا کرنے سے گریز کیا جائے اور یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے' قبرستان میں نماز ادا کرنا ممنوع ہے

1205 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنی (نفل نمازیں) اپنے گھروں میں ادا کرو اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَمَرَ بِاَنْ يَّجْعَلَ بَعْضَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوتِ لَا كُلِّهَا اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يَجْعَلُ فِي بَيْتِ الْمُصَلِّي مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ: اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ دَالٌّ عَلَى اَنَّهُ اِنَّمَا اَمَرَ بِاَنْ يَّجْعَلَ بَعْضَ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ لَا كُلَّهَا

باب **530**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے: بعض نفل نمازیں گھروں میں ادا کی جائیں' ایسا نہیں ہے کہ تمام نفل نمازیں گھر میں ادا کی جائیں

اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نمازی کے نماز ادا کرنے کی وجہ سے اس کے گھر میں بھی بھلائی رکھ دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے

''اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں بھی ادا کیا کرو''

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے: بعض نمازیں گھروں میں ادا کی جائیں تمام نمازیں گھروں میں ادا کرنے کا حکم نہیں دیا

1206 – سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا قَضٰی اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فِی الْمَسْجِدِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهٖ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا

اسنادِ دیگر: رَوٰی هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، لَمْ يَذْكُرُوا اَبَا سَعِيْدٍ، ثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ، نا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: ثَنَا الْاَعْمَشُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ --عبدالرحمٰن --سفیان --اعمش --ابوسفیان --جابر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز ادا کرے' تو اسے اپنی نماز کا کچھ حصہ' اپنے گھر کے لیے بھی رکھنا چاہیے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا''۔

اس روایت کو ابوخالد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ان راویوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِكْرَامِ الْبُيُوْتِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فِيْهَا

باب **531**: گھر میں بعض (نفل نمازیں) ادا کر کے گھر کی عزت افزائی کرنا

1207 – سندِ حدیث: ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِیُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ

1206 – اخرجه احمد 3/316، ومسلم (778) فی صلاة المسافرین: باب استحباب صلاة النافلة فی بیته وجوازها فی المسجد، والبیهقی 2/189 من طریق أبی معاویة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزیمة (1206). واخرجه احمد 3/316، من طریق عبد الله بن نمیر، واخرجه احمد 3/59، وابن ماجه (1376) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فی التطوع فی البیت، وابن خزیمة (1206)، والبیهقی 2/189 من طریق سفیان وزائدة، عن الأعمش، عن أبی سفیان، عن جابر، عن أبی سعید الخدری. فجعله من مسند أبی سعید. واخرجه احمد 3/59 عن موسی، عن ابن لهیعة، عن أبی الزبیر، عن جابر، عن أبی سعید.

فَرُّوْخَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْرِمُوا بُيُوتَكُمْ بِبَعْضِ صَلَاتِكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ مصری--ابن ابومریم--ابن فروخ--ابن جریج--عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی بعض (نفل نمازوں) کے ذریعے اپنے گھروں کی عزت افزائی کرو''۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيْ عَقِبِ كُلِّ وُضُوْءٍ يَتَوَضَّاهُ الْمُحْدِثُ

باب 532: جب بے وضو شخص وضو کرے، تو ہر مرتبہ وضو کرنے کے بعد نوافل ادا کرنے کی فضیلت

1208 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: قَالَ: ثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ، ح وَثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ بِشْرٍ، ثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ، نا اَبُوْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ مَنْفَعَةً فِي الْاِسْلَامِ، فَاِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ: مَا عَمِلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الْاِسْلَامِ عِنْدِيْ عَمَلًا اَرْجَى مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا قَطُّ فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ لِرَبِّيْ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یعقوب بن ابراہیم دورقی اور موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی--ابواسامہ--ابوحیان اور دورقی--ابوحیان (یہاں تحویلِ سند ہے)--عبدہ بن عبداللہ خزاعی--محمد ابن بشر--ابوحیان--ابوزرعہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فجر کی نماز کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! اسلام قبول کرنے کے بعد تم مجھے اپنے ایسے عمل کے بارے میں بتاؤ جس کے بارے میں تمہیں سب سے زیادہ فائدے کی امید ہو۔

کیونکہ میں نے گزشتہ رات تمہارے جوتوں کی آہٹ جنت میں اپنے آگے سنی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کے بارے میں مجھے زیادہ فائدے کی امید ہو البتہ یہ ہے: میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو وہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو میں اس وضو کے ساتھ اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کر لیتا ہوں۔ جتنی بھی اس نے میرے نصیب میں لکھی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الذَّنْبِ يُحْدِثُهُ الْمَرْءُ لِتَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةُ كَفَّارَةً لِمَا اَحْدَثَ مِنَ الذَّنْبِ

باب 533: گناہ کے ارتکاب کے وقت نماز ادا کرنا مستحب ہے

تا کہ وہ نماز اس کے کیے ہوئے گناہ کا کفارہ بن جائے

1209 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي اِلَى الْجَنَّةِ، اِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِي، فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَذْنَبْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا اَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِهٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --علی بن حسن بن شقیق -- حسین بن واقد --عبد اللہ بن بریدہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن صبح نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اے بلال! کس وجہ سے تم مجھ سے پہلے جنت تک چلے گئے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہاری چاپ اپنے سے آگے سنی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہوں' تو دو رکعات ادا کر لیتا ہوں۔

اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوتا ہے' تو میں اسی وقت وضو کر لیتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی وجہ ہوگی۔

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيعًا

باب 534: نفل نماز میں ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا

اس بارے میں رات کے نوافل اور دن کے نوافل کا حکم ایک جیسا ہے

1210 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- محمد اور عبد الرحمٰن --شعبہ-- یعلی ابن عطاء --علی ازدی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات اور دن کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی۔
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ وَالدَّالَّةِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ تَطَوُّعَ النَّهَارِ اَرْبَعًا لَا مَثْنٰى

فِيْ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ، وَفِيْ اَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ وَفِيْ خَبَرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا ضُحًى، فَيَبْدَاُ بِالْمَسْجِدِ، فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ قَوْلِهٖ لِجَابِرٍ لَمَّا اَتَاهُ بِالْبَعِيْرِ لِيُسَلِّمَهُ اِلَيْهِ: اَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ: مَنْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ، وَلَهُ عَبْدٌ اَوْ فَرَسٌ وَبِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ نَهَارًا لَا لَيْلًا وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ: حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَفِيْ خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى اَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ، وَالْعَصْرَ وَفِيْ خَبَرِ بِلَالٍ: مَا اَذْنَبْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، فَيَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ وَفِيْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ وَفِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ، فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ خَبَرِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ، حَتّٰى اِذَا مَرَّ مَسْجِدَ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَفِيْ خَبَرِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ سُبْحَةَ الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ، وَفِيْهِ: رَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَطُّ اِلَّا اَنْ يَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ، فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ ذَرٍّ: يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ صَدَقَةٌ، وَقَالَ فِي الْخَبَرِ: وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَا الضُّحٰى وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَتَيِ الضُّحٰى، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَفِيْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ، فَاَمَرَ بِنَاحِيَةِ بَيْتِهِمْ، فَنُضِحَ، وَفِيْهِ بِسَاطٌ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَفِي كُلِّ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ كُلِّهَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ التَّطَوُّعَ بِالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى لَا أَرْبَعًا كَمَا زَعَمَ مَنْ لَّمْ يَتَدَبَّرْ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ، وَلَمْ يَطْلُبْهَا، فَيَسْمَعُهَا مِمَّنْ يَفْهَمُهَا. فَأَمَّا خَبَرُ عَائِشَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، فَلَيْسَ فِي الْخَبَرِ أَنَّهُ صَلَّاهُنَّ بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَابْنُ عُمَرَ، قَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَلَوْ كَانَتْ صَلَاةُ النَّهَارِ أَرْبَعًا لَا رَكْعَتَيْنِ، لَمَا جَازَ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُضِيفَ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ لِيُتِمَّ أَرْبَعًا، وَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أَرْبَعًا، لِأَنَّهُ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ لَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَلَمْ نَسْمَعْ خَبَرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ صَلَاةَ تَطَوُّعٍ، فَإِنْ خُيِّلَ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَّمْ يُنْعِمِ الرَّوِيَّةَ أَنَّ خَبَرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، إِذْ ذَكَرَتْ أَرْبَعًا فِي الْخَبَرِ، قِيلَ لَهُ: فَقَدْ رَوَى سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ فِي ذِكْرِهَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ كَاللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْهَا فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ، أَفَيَجُوزُ أَنْ يَتَأَوَّلَ مُتَأَوِّلٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْأَرْبَعَاتِ بِاللَّيْلِ، كُلَّ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْهَا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَهُمْ لَا يُخَالِفُونَا أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى خَلَا الْوِتْرِ، فَمَعْنٰى خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عِنْدَهُمْ كَخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْهَا عِنْدَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْأَرْبَعَ بِتَسْلِيمَتَيْنِ لَا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ. وَفِي خَبَرِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتْ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا، وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

باب **535**: ان روایات کا تذکرہ' جن میں اس بات پر نص موجود ہے' اور وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں' جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: دن کے نوافل چار رکعات کی صورت میں ادا کیے جائیں گے دو رکعات کی صورت میں ادا نہیں کیے جائیں گے

❁❁ نبی اکرم ﷺ سے منقول ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرے''۔

نبی اکرم ﷺ سے منقول روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے۔

(آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس شخص کو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لینی چاہئیں''۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے' تو دن کے وقت چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد تشریف لے جاتے تھے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واقعے میں یہ الفاظ ہیں کہ جب وہ اپنا اونٹ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تاکہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اٹھو اور دو رکعات نماز ادا کرلو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''جو شخص دو رکعات ادا کرے جن کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو' تو اسے ایک غلام (آزاد کرنے) اور ایک گھوڑا (اللہ کی راہ میں) دینے کا ثواب ملے گا''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء میں دن کے وقت دو رکعات ادا کی تھیں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ادا نہیں کی تھی۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے بھی دو رکعت ادا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے صرف فجر اور عصر کے بعد ایسا نہیں کرتے تھے''۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''میں' جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہوں' تو دو رکعات ادا کر لیتا ہوں''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور وضو کر کے دو رکعات ادا کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کر کے وہاں سے رخصت ہوتے

تھے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں واپس تشریف لاتے تھے اور دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالائی حصے کی طرف سے تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں دو رکعات ادا کیں ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی"۔

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کے وقت دو رکعت ادا کی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی ہے اس میں ایک بات چاشت کے وقت دو رکعات ادا کرنا ہے۔

عبداللہ بن شقیق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے تھے' تو دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے"۔

روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"ان تمام صدقوں کا بدلہ چاشت کی دو رکعات ہیں"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"جو شخص چاشت کے وقت کی دو رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا رہے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں"۔

انس بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک گھرانے میں تشریف لے گئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا کریں) تو مہربانی ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر کے کنارے کے بارے میں حکم دیا' وہاں پانی چھڑک دیا گیا اور وہاں ایک چٹائی بچھا دی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) ان تمام روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے چار (کر کے ادا) نہیں کیے جائیں گے۔ جیسا کہ اس شخص کا گمان ہے جس نے ان روایات میں غور وفکر نہیں کیا۔ اور اسے (صحیح طور پر) حاصل نہیں کیا اور اس شخص سے حاصل نہیں کیا جو ان (احادیث کا) فہم رکھتا ہو۔

جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کا تعلق ہے جو ہم ذکر کر چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کی تھیں لیکن اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک سلام کے ساتھ ادا کیا تھا؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی تھیں۔

اگر دن کی نماز دو کی بجائے چار رکعات ہوتیں تو آدمی کے لئے ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرنا جائز نہ ہوتا اور اس پر یہ لازم ہوتا کہ وہ ان کے ساتھ مزید دو رکعات شامل کرے تا کہ وہ مکمل چار رکعات ہو جائیں اور اس پر یہ بھی لازم ہوتا کہ وہ فجر کی سنتوں میں چار رکعات ادا کرے کیونکہ یہ دن کی نماز ہے رات کی نماز نہیں ہے۔

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی ایسی روایت نہیں سنی جو نقل کے اعتبار سے ثابت ہو (جس میں یہ مذکور ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے وقت نفلی نماز میں چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی ہوں۔

اگر کسی ایسے شخص کو جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اسے یہ خیال آئے کہ عبداللہ بن شقیق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے چار رکعات ایک سلام کے ذریعے ادا کی تھیں"۔

انہوں نے اس روایت میں چار رکعات کا ذکر کیا ہے۔

تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا سعید مقبری نے ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی جس میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نماز کا ذکر کیا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات ادا کرتے تھے"۔

یہ الفاظ رات کی نماز کے بارے میں ہے یہ ان الفاظ کی طرح ہیں جن کا ذکر عبداللہ بن شقیق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے کیا ہے کہ ظہر میں چار رکعات ادا کیں۔

تو کیا یہ بات جائز ہوگی کوئی تاویل کرنے والا یہ تاویل کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت چار رکعات ادا کرتے تھے یہ چار رکعات ایک سلام کے ذریعے ہوتی تھیں۔ وہ اس بارے میں ہمارے مخالف نہیں ہیں کہ وتر کے علاوہ رات کی ہر نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی۔

تو ابوسلمہ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کردہ روایت کا مفہوم ان کے نزدیک یہ ہے جو عبداللہ بن شقیق کی ان کے حوالے سے نقل کردہ روایت کا ہے۔

ہمارے نزدیک نبی اکرم ﷺ یہ چار رکعات ایک سلام کے ساتھ نہیں' بلکہ دو سلاموں کے ساتھ ادا کرتے تھے۔
عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
''جب سورج اس طرف سے یوں ہو' جیسے عصر کے وقت اس طرف ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ ظہر کے وقت دو رکعات ادا کرتے تھے' اور جب وہ اس طرف یوں ہو' جیسے ظہر کے وقت اس طرف ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ چار رکعات ادا کرتے' آپ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' آپ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' آپ دو رکعات کے بعد مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مسلمانوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے''۔

1211 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَدْ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، فَاَمَّا ذِكْرُ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَالْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ، فَهٰذِهِ مِنَ الْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ دَلَّتْ عَلَيْهِ الْاَخْبَارُ الْمُفَسِّرَةُ، فَدَلَّ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى، اَنَّ كُلَّ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ مِنَ التَّطَوُّعِ، فَاِنَّمَا صَلَاهُنَّ مَثْنٰى مَثْنٰى عَلٰى مَا خَبَّرَ اَنَّهَا صَلَاةُ النَّهَارِ وَاللَّيْلِ جَمِيْعًا، وَلَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اَرْبَعًا بِتَسْلِيْمٍ كَانَ هٰذَا عِنْدَنَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، فَكَانَ الْمَرْءُ مُخَيَّرًا بَيْنَ اَنْ يُصَلِّيَ اَرْبَعًا بِتَسْلِيْمَةٍ بِالنَّهَارِ، وَبَيْنَ اَنْ يُسَلِّمَ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. وَقَوْلُهُ فِيْ خَبَرِ عَلِيٍّ: وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ، اَحَدُهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَشَهُّدٍ، اِذْ فِي التَّشَهُّدِ التَّسْلِيْمُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَهٰذَا مَعْنًى يَبْعُدُ، وَالثَّانِيْ اَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ الَّذِيْ هُوَ فَصْلٌ بَيْنَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُمَا مِنَ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا هُوَ الْمَفْهُوْمُ فِي الْمُخَاطَبَةِ؛ لِاَنَّ الْعُلَمَاءَ لَا يُطْلِقُوْنَ اسْمَ الْفَصْلِ بِالتَّشَهُّدِ مِنْ غَيْرِ سَلَامٍ يَفْصِلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُمَا، وَمُحَالٌ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ اَنْ يُقَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ اَرْبَعًا، يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، اَوِ الْعَصْرَ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، اَوِ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، اَوِ الْعِشَاءَ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، وَاِنَّمَا يَجِبُ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ اَرْبَعَةً مَوْصُوْلَةً لَا مَفْصُوْلَةً، وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبَ يَجِبُ اَنْ يُصَلِّيَ ثَلَاثًا مَوْصُوْلَةً لَا مَفْصُوْلَةً، وَيَجِبُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْوَصْلِ وَبَيْنَ الْفَصْلِ، وَالْعُلَمَاءُ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ لَا يَعْلَمُوْنَ الْفَصْلَ بِالتَّشَهُّدِ مِنْ غَيْرِ تَسْلِيْمٍ يَكُوْنُ بِهٖ خَارِجًا مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَبْتَدِاُ فِيْمَا بَعْدَهَا، وَلَوْ كَانَ التَّشَهُّدُ يَكُوْنُ فَصْلًا بَيْنَ

الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدُ، لَجَازَ لِلْمُصَلِّي إِذَا تَشَهَّدَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ، يَجُوزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَهَا، أَنْ يَقُومَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ مُتَعَمِّدًا إِلَى التَّطَوُّعِ عَلَى الْعَمْدِ، وَكَذَلِكَ كَانَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَطَوَّعَ مِنَ اللَّيْلِ بِعَشْرِ رَكَعَاتٍ وَأَكْثَرَ بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ يَتَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، لَوْ كَانَ التَّشَهُّدُ فَصْلًا بَيْنَ مَا مَضَى وَبَيْنَ مَا بَعْدُ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهَذَا خِلَافُ مَذْهَبِ مُخَالِفِينَا مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- بندار--- محمد--- شعبہ--- ابواسحاق--- عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' اس کے بعد انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا (پھر راوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے)

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ خبر دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن میں دو مرتبہ دو' دو رکعات ادا کرتے تھے' اور انہوں نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور عصر سے پہلے چار رکعات کا جو ذکر کیا ہے' تو یہ الفاظ ''مجمل'' ہیں' جن پر وضاحتی روایات دلالت کرتی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کردہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے' رات اور دن کی (غیر فرض) نماز دو' دو کر کے ادا کی جاتی ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دو' دو کر کے ادا کیا کرتے تھے' جیسا کہ انہوں نے یہ خبر دی ہے: دن اور رات کی تمام (غیر فرض) نمازیں اسی طرح ادا کی جاتی ہیں۔

اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات ثابت ہو جائے' کہ آپ نے دن کے وقت چار رکعات ایک سلام کے ساتھ ادا کی ہیں' تو ہمارے نزدیک یہ مباح چیز کے بارے میں اختلاف شمار ہوگا' اور آدمی کو اس بارے میں اختیار ہوگا کہ وہ دن میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعات ادا کر لے' یا دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں ان کے یہ الفاظ ''آپ دو رکعات کے بعد مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مؤمنین پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے''۔

یہ الفاظ دو طرح کے معانی کا احتمال رکھتے ہیں۔

ان میں سے ایک احتمال یہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کے بعد تشہد کے ذریعے فصل کرتے تھے' کیونکہ تشہد میں ہی فرشتوں اور ان کے پیروکار مسلمانوں پر سلام بھیجا جاتا ہے۔ اور یہ معنی بعید ہے۔

دوسرا احتمال یہ ہے' آپ دو رکعات کے بعد سلام پھیر کر فصل کرتے تھے' جو ان دو رکعات اور ان کے بعد ادا کی جانے والی نماز میں فصل کر دیتا ہے۔

روایت کے الفاظ سے یہی مفہوم سامنے آتا ہے کیونکہ علماء سلام کے بغیر پڑھے جانے والے تشہد کو "فصل" کا نام نہیں دیتے، جو دو رکعات اور ان کے بعد ادا کی جانے والی نماز میں فصل پیدا کر دے۔

فقہی اعتبار سے یہ بات ناممکن ہے کہ یہ کہا جائے: ظہر کی چار رکعات ادا کی جائیں جن میں سلام کے ذریعے فصل کیا جائے اور عصر کی چار رکعات ادا کی جائیں جن میں سلام کے ذریعے فصل کیا جائے یا مغرب کی تین رکعات ادا کی جائیں جن میں سلام کے ذریعے فصل کیا جائے یا عشاء کی چار رکعات ادا کی جائیں جن میں سلام کے ذریعے فصل کیا جائے۔ کیونکہ یہ بات ضروری ہے آدمی ظہر عصر اور عشاء کی چاروں رکعات ملا کر پڑھے ان کے درمیان فصل نہ ہو اسی طرح مغرب کی نماز میں یہ ضروری ہے کہ اس کی تینوں رکعات ایک ساتھ ادا کی جائیں ان میں فصل نہ ہو اور یہ بھی ضروری ہے ملا کر پڑھنے اور فصل کرنے کے درمیان فرق کیا جائے۔

فقہی اعتبار سے علماء اس بات سے واقف نہیں ہیں سلام پھیرے بغیر صرف تشہد پڑھ کر فصل کیا جا سکتا ہے یوں آدمی نماز سے باہر آ جائے گا اور اس کے بعد پھر سے نماز پڑھنا شروع کرے گا۔

اگر تشہد دو رکعات اور ان کے بعد والی نماز کے درمیان فصل ہوتا تو نمازی کے لئے یہ بات جائز ہوتی کہ وہ کسی نماز میں تشہد پڑھ لینے کے بعد نفل پڑھنا شروع کر دے۔ جب کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے کھڑا ہو چکا ہو اور وہ جان بوجھ کر (یعنی ارادے کے ساتھ) نفل نماز کا آغاز کرے۔

اسی طرح اس کے لئے یہ بھی جائز ہوتا کہ وہ رات کے نوافل میں دس یا اس سے زیادہ رکعات ایک ہی سلام کے ذریعے ادا کر لے البتہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتا رہے۔

اگر تشہد پہلے والی اور (تشہد کے) بعد والی نماز کے درمیان فصل ہوتا (تو یہ صورتیں جائز ہونی چاہیے تھیں) اور یہ بات ہمارے مخالف عراقی علماء کے مسلک کے بھی خلاف ہے۔

1212 - وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ:

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى، وَتَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَبَاءَسُ، وَتَمَسْكَنُ، وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ، وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ، اللَّهُمَّ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ خِدَاجٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ

❁❁ شعبہ بن حجاج -- عبدربہ بن سعید -- انس بن ابوانس -- عبداللہ بن نافع بن عمیاء -- عبداللہ بن حارث بن نوفل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت مطلب بن ابوداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی تم ہر دو رکعات کے بعد تشہد پڑھو گے اور عاجزی انکساری اور محتاجی کا اظہار کرو گے۔ اور تم دونوں ہاتھ بلند کرو گے اور اللھم، اللھم کہو گے۔

جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو یہ نامکمل ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1213 - توضیح مصنف: وَخَالَفَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ شُعْبَةَ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْخَبَرِ فَرَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَدَّثَنَاهُ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، فَإِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ: الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى مِثْلَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي هٰذَا الْخَبَرِ زِيَادَةُ شَرْحِ ذِكْرِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِيَقُولَ: اللّٰهُمَّ، اللّٰهُمَّ، وَفِي خَبَرِ اللَّيْثِ قَالَ: تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ، تَسْتَقْبِلُ بِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ. وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَهٰذَا دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ، وَالدُّعَاءِ، وَالْمَسْأَلَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الْمَثْنَى، فَأَمَّا الْخَبَرُ الَّذِي احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ النَّاسِ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُنَّ بِتَسْلِيمَةٍ؛ فَإِنَّهُ رُوِيَ بِإِسْنَادٍ لَا يَحْتَجُّ بِمِثْلِهِ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) لیث بن سعد نے اس روایت کی سند میں شعبہ کی روایت کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔ لیث نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

تو اگر روایت کے یہ الفاظ ثابت ہو جاتے ہیں۔

''نماز دو دو رکعات کر کے ادا کی جائے گی''۔

تو یہ اس روایت کی مانند ہوگا' جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اور اس روایت میں اس بات کی زیادہ وضاحت موجود ہے کہ آدمی اللھم، اللھم کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرے گا۔

جبکہ لیث نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''پھر آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں بلند کرے گا انہیں اپنے چہرے کے سامنے کرے گا اور پھر یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!''

تشہد کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے دونوں ہاتھ بلند کرنا نماز کی سنتوں میں سے نہیں ہے۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات کے بعد سلام پھیرنے کے بعد دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنے اور سوال کرنے کا حکم دیا تھا۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے' جس کے ذریعے بعض لوگ اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کی جائیں گی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک سلام کے ذریعے ادا کیا تھا۔

تو یہ روایت ایسی سند کے ساتھ منقول ہے کہ جو شخص احادیث کی معرفت رکھتا ہو وہ ایسی سند کے ساتھ استدلال نہیں کرسکتا۔

1214 - سندِحدیث: حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزْعَةَ، عَنِ الْقَرْثَعِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ، - وَكَانَ مِنْ قَدِيمِ حَدِيثِهِ - عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزْعَةَ، عَنِ الْقَرْثَعِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَا يُسَلَّمُ فِيهِنَّ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ.

اسنادِدیگر: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ شُعْبَةَ. فَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ فَإِنَّهُ طَوَّلَ الْحَدِيثَ، فَذَكَرَ فِيهِ كَلَامًا كَثِيرًا. فَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدٌ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ، عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

توضیح مصنف: وَعُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ لَيْسَ مِمَّنْ يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ عِنْدَ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِرُوَاةِ الْأَخْبَارِ. وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، وَلَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ بِشَيْءٍ قَطُّ. وَسَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يَحْكِي عَنْ هِلَالِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ خَالِدٍ السَّمْتِيَّ يَقُولُ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ: هٰذَا الَّذِي تَرْوِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتَهُ كُلَّهُ؟ قَالَ: مِنْهُ مَا سَمِعْتُهُ، وَمِنْهُ مَا أَقِيسُ عَلَيْهِ قَالَ: قُلْتُ: فَحَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ، فَإِنِّي أَعْلَمُ بِالْقِيَاسِ مِنْكَ

وَرَوَى شَبِيهًا بِهٰذَا الْخَبَرِ الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ: لَا يُسَلِّمُ بَيْنَهُنَّ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر --محمد بن یزید واسطی (یہاں تحویلِ سند ہے) --سلم بن جنادہ --وکیع --عبیدہ بن معتب ضبی --ابراہیم --سہم بن منجاب --قزعہ --قرثع --ابوایوب -- (یہاں تحویل سند ہے) --بندار --ابوداؤد --شعبہ --عبیدہ --ابراہیم --سہم بن منجاب --قزعہ --قرثع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظہر سے پہلے کی چار ایسی رکعات جن کے درمیان سلام نہ پھیرا گیا ہو'اُن کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''۔

روایت کے یہ الفاظ شعبہ کے نقل کردہ ہیں۔

محمد بن یزید نے اس روایت کو طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اُنہوں نے اس میں بہت سا کلام ذکر کیا ہے۔

یہ روایت بندار نے --محمد --شعبہ --عبیدہ بن معتب --ابن منجاب --ایک شخص --قرثع ضبی --حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

عبیدہ بن معتب ان افراد میں سے نہیں ہے، جس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا اس شخص کے نزدیک جائز ہو، جو علم حدیث سے واقفیت رکھتا ہے۔

میں نے ابوموسیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے کبھی یحییٰ بن سعید یا عبدالرحمان بن مہدی کو سفیان کے حوالے سے عبیدہ بن معتب سے کچھ بھی نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔

ابوقلابہ، ہلال بن یحییٰ کے حوالے سے، یوسف بن خالد سمتی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عبیدہ بن معتب سے کہا: یہ جو تم ابراہیم سے روایات نقل کرتے ہو، یہ سب تم نے ان سے سنی ہوئی ہیں؟ اس نے جواب دیا: ان میں سے کچھ میں نے ان سے سنی ہیں اور کچھ کو ان پر قیاس کرلیا ہے۔

سمتی کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر تم مجھے وہ روایات بیان کرو جو تم نے سنی ہیں، کیونکہ قیاس کے بارے میں، میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

اسی نوعیت کی ایک روایت اعمش نے، میتب بن رافع -- علی بن صلت -- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: "ان کے درمیان سلام نہ پھیرا گیا ہو"۔

1215 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَثَنَا اَبُو مُوْسٰى، نا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِى اَيُّوْبَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَسْتُ اَعْرِفُ عَلِيَّ بْنَ الصَّلْتِ هٰذَا، وَلَا اَدْرِى مِنْ اَيِّ بِلَادِ اللّٰهِ هُوَ، وَلَا اَفْهَمُ اَلَقِيَ اَبَا اَيُّوْبَ اَمْ لَا؟ وَلَا يَحْتَجُّ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْاَسَانِيدِ عِلْمِيْ اِلَّا مُعَانِدٌ اَوْ جَاهِلٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ابوموسیٰ -- ابواحمد -- شریک -- اعمش -- (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- مؤمل بن اسماعیل -- سفیان -- اعمش -- میتب بن رافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں علی بن صلت نامی راوی اس سے میں واقف نہیں ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ یہ کون سے علاقے کا رہنے والا ہے، اور یہ بھی نہیں پتہ کہ اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے، یا نہیں کی ہے۔

میرے علم کے مطابق اس طرح کی سند کے ساتھ وہی شخص استدلال کرسکتا ہے، جو معاند ہو، یا جاہل ہو۔

بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ شَيْئًا

باب 536: صلوٰۃ التسبیح کا بیان بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ اس کی سند کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ اُلجھن ہے

1216 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، أَمْلَى بِالْكُوفَةِ، نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبُو شُعَيْبٍ الْعَدَنِيُّ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: الْقِنْبَارِيُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَصْلِي فَارِسِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّاهُ، أَلَا أُعْطِيكَ، أَلَا أُجِيزُكَ، أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ، إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةٍ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ قُلْتَ وَأَنْتَ قَائِمٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ وَتَقُولُ وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً.

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا لَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالرحمن بن بشر بن حکم--موسیٰ بن عبدالعزیز ابوشعیب عدنی--حکم بن ابان--عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے چچاجان کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں آپ کو ایسی دس باتوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے پرانے نئے، غلطی سے کیے گئے اور جان بوجھ کر کیے گئے صغیرہ کبیرہ خفیہ اور اعلانیہ تمام گناہوں کی مغفرت کردے گا۔

وہ دس باتیں یہ ہیں آپ چار رکعات ادا کریں۔

جن میں سے ہرایک رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورت کی تلاوت کریں جب آپ پہلی رکعت میں تلاوت کر

کے فارغ ہوجائیں تو آپ قیام کی حالت میں "سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر "پندرہ مرتبہ پڑھیں پھر آپ رکوع میں چلے جائیں اور آپ رکوع میں یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں اور جب آپ رکوع سے سر کو اٹھائیں اور ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھیں پھر آپ سجدے میں چلے جائیں اور ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھیں پھر آپ سجدے میں جائیں اور ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھیں پھر آپ اپنا سر اٹھائیں اور ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھیں تو یہ ایک رکعت میں **75** مرتبہ ہوجائیں گی اسی طرح چار رکعات ادا کرلیں اگر آپ روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں تو ایسا کریں۔

اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو ہفتے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔ اس سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

یہ روایت محمد بن رافع نے ہمیں بیان کی ہے وہ کہتے ہیں ابراہیم بن حکم نے مجھے خبر دی ہے۔

بَابُ صَلَاةِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ

باب **537**: رغبت دلانے والی اور ڈرانے والی نماز کا تذکرہ

1217 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ حَكِيمٍ، اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: سَاَلْتُ رَبِّی ثَلَاثًا، فَاَعْطَانِی اثْنَتَيْنِ، وَمَنَعَنِی وَاحِدَةً، سَاَلْتُ رَبِّی اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِی بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِی بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم-- عبداللہ بن نمیر-- عثمان ابن حکیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "عالیہ" سے تشریف لا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنو معاویہ کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دو رکعات ادا کیں۔ ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں طویل دعا مانگی اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگی تھیں اس نے دو چیزیں مجھے عطا کر دی ہیں اور ایک چیز عطا نہیں کی ہے میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ وہ میری امت کو قحط سالی کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہیں کرے گا تو اس نے مجھے یہ چیز عطا کر دی۔

میں نے اس سے یہ دعا مانگی کہ وہ میری امت کو ڈبو کر ہلاک نہیں کرے گا' تو اس نے مجھے یہ چیز بھی عطا کر دی۔
میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ میری امت آپس میں افتراق کا شکار نہیں ہو گی۔ پروردگار نے یہ چیز مجھے عطا نہیں کی۔

1218 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، ثنا اَبِي، نا الْاَعْمَشُ، عَنْ رَجَاءٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ اَلْتَمِسُهُ، اَسْاَلُ كُلَّ مَنْ مَرَرْتُ بِهِ، فَيَقُوْلُ: مَرَّ قَبْلُ، حَتّٰى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ، وَقَدْ اَطَالَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ رَاَيْتُكَ طَوَّلْتَ تَطْوِيْلًا مَا رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَهَا هٰكَذَا قَالَ: اِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، سَاَلْتُ اللّٰهَ ثَلَاثًا، فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي غَرَقًا فَاَعْطَانِيهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيهَا، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُلْقِيَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّ عَلَيَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سعید بن یحییٰ بن سعید اموی -- اپنے والد کے حوالے سے -- اعمش -- رجاء انصاری -- عبداللہ بن شداد بن ہاد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا جو بھی شخص میرے پاس سے گزرتا میں اس سے دریافت کرتا تو وہ یہی جواب دیتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر پہلے یہاں سے گزرے ہیں۔

میں نے چلتے ہوئے ایک جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (مکمل کر لی) تو میں نے عرض کی: میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے طویل (نماز ادا کی ہے) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی طویل نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک ایسی نماز ادا کی ہے' جس میں امید بھی تھی اور خوف بھی تھا۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں اس نے مجھے دو عطا کر دی ہیں اور ایک چیز عطا نہیں کی ہے۔

میں نے اس سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ میری امت کو ڈبو کر ہلاک نہیں کرے گا' تو اس نے مجھے یہ چیز عطا کر دی۔

میں نے اس سے یہ دعا مانگی کہ وہ ان لوگوں پر ان کے ایسے دشمن کو مسلط نہیں کرے گا' جو (کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتا ہو) تو اس نے یہ چیز بھی عطا کر دی۔

میں نے یہ دعا مانگی کہ وہ ان میں اختلاف پیدا نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا نہیں کی۔

1219 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ ذٰلِكَ، وَهُوَ خَيْرٌ، وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ: فَادْعُهُ، وَقَالَا: فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ قَالَ بُنْدَارٌ:

فَیُحْسِنُ، وَقَالَا: وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَیَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ فَتَقْضِیْ لِیْ، اللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ،

اختلافِ روایت: زَادَ اَبُوْ مُوْسٰی: وَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ قَالَ: ثُمَّ كَاَنَّهٗ شَكَّ بَعْدُ فِیْ: وَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار اور ابوموسیٰ --عثمان بن عمر --شعبہ --ابوجعفر مدنی --عمارہ بن خزیمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عثمان بن حنیف بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت نصیب کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے اس دعا کو موخر کر دیتا ہوں اور یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔

یہاں ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم اس سے دعا مانگو''۔

پھر دو راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا۔

یہاں بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا''۔

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اور اسے دو رکعات ادا کرنے کا اور یہ دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی رحمت ہیں ان کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے وسیلے سے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس ضرورت کے بارے میں جو مجھے درپیش ہے کہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ! میرے بارے میں ان کی شفاعت کو قبول فرمالے''۔

ابوموسیٰ راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ان کے بارے میں میری سفارش کو قبول کرلے۔

پھر اس کے بعد گویا کہ انہیں ان الفاظ کے بارے میں شک ہوا۔

''ان کے بارے میں میری سفارش کو قبول کرلے''۔

بَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

باب 538: نماز استخارہ

1220 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا حَیْوَةُ، اَنَّ الْوَلِیْدَ بْنَ اَبِی الْوَلِیْدِ، اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَیُّوْبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ، ثُمَّ

صَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فِي فُلَانَةَ، - تُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا - خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي، فَاقْدِرْهَا لِي، وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْضِ لِي بِهَا، أَوْ قَالَ: اقْدِرْهَا لِي

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ--ابن وہب--حیوہ--ولید بن ابوولید--ایوب بن خالد بن ابوایوب انصاری--اپنے والد--اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تم شادی کا پیغام دینے کا خیال ذہن میں رکھو پھر اچھی طرح وضو کرو پھر جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہے وہ نماز ادا کرو اور پھر تم اپنے پروردگار کی حمد و بزرگی بیان کرو اور پھر یہ کہو۔

''اے اللہ! بے شک تو قدرت رکھتا ہے' تو علم رکھتا ہے' اور میں علم نہیں رکھتا۔ تو غیب کا علم رکھتا ہے' اگر فلاں عورت کے بارے میں' تو میرے بارے میں یہ جانتا ہے' یہاں وہ شخص اس عورت کا نام لے' کہ وہ میرے لیے میرے دین میری دنیا اور میری آخرت میں بہتر ہے' تو اسے میرا مقدر کردے اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری عورت میرے دین میری دنیا اور آخرت میں میرے لیے زیادہ بہتر ہے' تو اسے میرا نصیب کردے''۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں)

''اسے میرے مقدر میں لکھ دے''۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ الضُّحَى وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ

(ابواب کا مجموعہ) چاشت کی نماز اور اس کی سنتوں کا بیان

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلَاةِ الضُّحَى

باب **539**: چاشت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے کی تلقین

1221 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ اَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: اَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَبَدًا، اَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل ابن جعفر-- محمد ابن ابوحرملہ-- عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی اگر اللہ نے چاہا تو میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) مجھے چاشت کی نماز ادا کرنے کی' سو جانے سے پہلے وتر ادا کرنے کی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی تلقین کی تھی۔

1222 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ: بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَلَا اَنَامُ اِلَّا عَلَى الْوِتْرِ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن خالد عسکری-- محمد بن کثیر-- اوزاعی-- یحییٰ بن ابوکثیر--

1222- أخرجه أبو داؤد الطيالسي (2392)، وأحمد 2/459، والبخاري (1178)، في التهجد: باب صلاة الضحى في الحضر، ومسلم (721) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والنسائي 3/229 في قيام الليل: باب الحث على الوتر قبل النوم، والبيهقي 4/293 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/459، والبخاري (1981) في الصوم: باب صيام البيض، ومسلم (721)، والنسائي 3/229، والبيهقي 3/36 و4/293 من طريقين عن أبي عثمان النهدي، به. وأخرجه مسلم (721)، والدارمي 2/18-19، والبيهقي 3/47 من طريقين عن أبي هريرة.

ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ اور یہ کہ وتر ادا کیے بغیر سوتا نہیں ہے اور چاشت کی دو رکعات ادا کرتی ہیں۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰى اِذْ هِيَ صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ

باب 540: چاشت کی نماز کی فضیلت' کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے

1223 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ، عَنِ الْعَوَّامِ هُوَ ابْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ: اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ، وَاَنْ لَّا اَدَعَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى فَاِنَّهَا صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- علی بن حسین درہمی --- یزید ابن ہارون --- عوام ہو ابن حوشب --- سلیمان بن ابوسلیمان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی میں انہیں ترک نہیں کروں گا یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں یہ کہ میں چاشت کی دو رکعات کو ترک نہ کروں کیونکہ یہ اوابین کی نماز ہے اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا۔

1224 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحَافِظُ عَلٰى صَلَاةِ الضُّحٰى اِلَّا اَوَّابٌ . قَالَ: وَهِيَ صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُتَابِعْ هٰذَا الشَّيْخُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى اِيْصَالِ هٰذَا الْخَبَرِ، رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ مُرْسَلًا، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَوْلَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- محمد بن یحییٰ --- اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ رقی --- خالد بن عبداللہ اور --- محمد بن عمرو --- ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

چاشت کی نماز باقاعدگی کے ذریعے صرف اواب ہی ادا کرے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: یہ اوابین کی نماز ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) شیخ اسماعیل بن عبداللہ کی اس روایت کو موصول روایت کے طور پر نقل کرنے میں متابعت نہیں کی گئی ہے۔

دراوردی نے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو کے حوالے سے یہ روایت ابوسلمہ کے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰی وَالْبَيَانِ اَنَّ رَكْعَتَيِ الضُّحٰی تُجْزِءُ مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ كُتِبَتْ عَلٰی سُلَامَی الْمَرْءِ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ

باب **541**: چاشت کی نماز کی فضیلت اور اس بات کا بیان: چاشت کی نماز کی دو رکعات اس صدقے کی جگہ کافی ہوتی ہیں' جو آدمی پر روزانہ ہر جوڑ کی طرف سے ادا کرنا لازم ہوتا ہے

1225 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، نَا مَهْدِیٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَی بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَی بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ: يُصْبِحُ اَحَدُكُمْ وَعَلٰی كُلِّ سُلَامٰی مِنْهُ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَهْلِيْلٍ وَتَحْمِيْدَةٍ وَتَكْبِيْرَةٍ وَتَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ وَنَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَتُجْزِءُ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ رَكْعَتَا الضُّحٰی

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالوارث بن عبدالصمد-- اپنے والد-- مہدی ابن میمون-- واصل-- یحییٰ بن عقیل-- یحییٰ بن یعمر-- ابواسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب آدمی صبح کرتا ہے' تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' تو ایک مرتبہ 'لا الہ الا اللہ کہنا یا الحمد للہ کہنا یا اللہ اکبر کہنا یا سبحان اللہ کہنا' صدقہ ہوتا ہے۔ نیکی کا حکم دینا یا برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے۔ اور ان سب کی جگہ چاشت کی دو رکعات (تمام جوڑوں کے صدقے کی جگہ کافی ہیں)"

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ السُّلَامٰی وَهِیَ الْمَفَاصِلُ الَّتِیْ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ الَّتِیْ تُجْزِءُ رَكْعَتَا الضُّحٰی مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ عَلٰی تِلْكَ الْمَفَاصِلِ كُلِّهَا

باب **542**: ان جوڑوں کی تعداد کا تذکرہ' جن پر صدقہ ادا کرنا لازم ہوتا ہے جس کی جگہ چاشت کی دو رکعات کافی ہوتی ہیں

یعنی اس صدقے کی جگہ جوان جوڑوں پر لازم ہوتا ہے

1226 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِي الْاِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ صَدَقَةً قَالَ: وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا اَوِ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فَاِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابوعمار حسین بن حریث--علی بن حسین--اپنے والد کے حوالے سے--عبد اللہ بن بریدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

انسان کے **360** جوڑ ہیں اور آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ ان میں سے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے۔

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں پڑی ہوئی تھوک کو دفن کر دینا یا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا (بھی صدقہ ہے)

اگر تم اس کی بھی قدرت نہیں رکھتے' تو چاشت کی دو رکعات تمہارے لیے کافی ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الضُّحَى

باب **543**: چاشت کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے

1227 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى قَوْمٍ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ الضُّحَى فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ حِينَ اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ . وَثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْوَهُ

1227– أخرجه مسلم (748) (143) في صلاة المسافرين: باب صلاة الأوابين حين ترمض الفصال، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/367 و372، ومسلم (748) (143)، والبيهقي 3/49 من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن علية، به. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (155)، وابن خزيمة 2/230، وأبو عوانة 2/270 من طريقين عن أيوب السختياني، به. وأخرجه أحمد 4/366 و374-375، والطيالسي (687)، ومسلم (748) (144)، وابن خزيمة (1227)، والطبراني في "الكبير" (5108) و (5109) و (5110) و (5111) و (5112) و (5113)، وأبو عوانة 2/271، والبيهقي 3/49، والبغوي (1010) من طريقين عن القاسم الشيباني، به.

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بشر بن معاذ عقدی-- یزید ابن زریع --سعید-- قتادہ-- قاسم بن عوف شیبانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے۔ وہ لوگ مسجد قبا میں سورج روشن ہونے کے بعد چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اوابین کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب (دھوپ اتنی تیز ہو چکی ہو کہ اونٹنیوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى رَجَاءَ الْإِجَابَةِ

باب **544**: چاشت کی نماز میں قبولیت کی امید رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا مستحب ہے

1228 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ الْقُرَشِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، نا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، نا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَهُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ صَلّٰى سُبْحَةَ الضُّحٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنِّيْ صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، فَسَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَقْتُلَ اُمَّتِيْ بِالسِّنِيْنَ فَفَعَلَ، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا فَفَعَلَ، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا فَاَبٰى عَلَيَّ

اختلافِ روایت: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَنْ لَّا يَبْتَلِيَ اُمَّتِيْ بِالسِّنِيْنَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب-- عمی-- عمرو ابن حارث-- بکیر-- ضحاک قرشی-- انس اور-- احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی-- ابن ابومریم-- بکر بن مضر-- عمرو بن حارث-- بکیر بن اشج-- ضحاک بن عبداللہ قرشی نے انہیں حدیث بیان کی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفر کے دوران آٹھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک ایسی نماز ادا کی ہے جس میں امید اور خوف دونوں تھے۔

میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگی تھیں اس نے مجھے دو چیزیں عطا کی ہیں ایک چیز عطا نہیں کی۔

میں نے اس سے سوال کیا کہ میری امت قحط سالی کی وجہ سے ہلاکت کا شکار نہ ہو تو اس نے ایسا کر دیا۔

میں نے اس سے یہ مانگا تھا کہ وہ ان پر دشمن کو غالب نہ کرے تو اس نے ایسا کر دیا۔

میں نے اس سے یہ مانگا کہ وہ انہیں فرقوں میں تقسیم نہ کرے تو اس نے میری یہ دعا قبول نہیں کی۔

احمد بن عبدالرحمن کہتے ہیں (روایت میں یہ الفاظ ہیں)
''کہ وہ میری امت کو قحط سالی کی آزمائش میں مبتلا نہیں کرے گا''۔

بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ

باب 545: سفر سے واپسی پر چاشت کی نماز ادا کرنا

1229 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، نا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ غَيْبَةٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن ابراہیم صواف -- سالم بن نوح عطار -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز صرف اس وقت ادا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیر موجودگی (یعنی سفر) سے واپس تشریف لاتے تھے۔

1230 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَطُّ إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْمُخْبِرَ وَالشَّاهِدَ الَّذِي يَجِبُ قَبُولُ خَبَرِهِ وَشَهَادَتِهِ مَنْ يُخْبِرُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَسَمَاعِهِ وَكَوْنِهِ، لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ، وَإِنَّمَا يَقُولُ الْعُلَمَاءُ: لَمْ يَفْعَلْ فُلَانٌ كَذَا، وَلَمْ يَكُنْ كَذَا عَلَى الْمُسَامَحَةِ وَالْمُسَاهَلَةِ فِي الْكَلَامِ، وَإِنَّمَا يُرِيدُونَ أَنَّ فُلَانًا لَمْ يَفْعَلْ كَذَا عِلْمِي، وَأَنَّ كَذَا لَمْ يَكُنْ عِلْمِي، وَابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ غَيْبَةٍ أَيْ لَمْ أَرَهُ صَلَّى، وَلَمْ يُخْبِرْنِي ثِقَةٌ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ غَيْبَةٍ

وَهَكَذَا خَبَرُ عَائِشَةَ، رَوَاهُ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَالْجُرَيْرِيُّ جَمِيعًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ

1230- أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "المصنف" 2/407، وأحمد 6/204، والترمذي في "الشمائل" (285)، والبغوي (1003) من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/171، ومسلم (717) (76) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والنسائي 4/152 في الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، من طرق عن كهمس بن الحسن، به. وأخرجه الطيالسي (1554) عن أبي شعيب الصلت بن دينار، عن عبد الله بن شقيق، به. وانظر "الفتح" 3/52-53 و55-56.

لِعَائِشَةَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ. حَدَّثَنَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا كَهْمَسٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي فِي خَبَرِ كَهْمَسٍ وَالْجُرَيْرِيِّ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّهَا تَكَلَّمَتْ بِهَا عَلَى الْمُسَامَحَةِ وَالْمُسَاهَلَةِ، وَإِنَّمَا مَعْنَاهَا مَا قَالُوا فِي خَبَرِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى صَلَاةَ الضُّحٰى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَقْدَمُ فِيهِ مِنَ الْغَيْبَةِ، سَأَذْكُرُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَالْخَبَرُ الَّذِي يَجِبُ قَبُوْلُهُ، وَيُحْكَمُ بِهِ هُوَ خَبَرُ مَنْ أَعْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحٰى لَا خَبَرُ مَنْ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يُصَلِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یعقوب دورقی--معتمر--خالد--عبداللہ ابن شقیق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے' تو دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے' جس کے بارے میں' میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر بیان کر چکا ہوں کہ ایسا خبر دینے والا شخص اور ایسا گواہ جس کی نقل کردہ روایت یا جس کی گواہی کو قبول کرنا لازم ہے' جو کسی چیز کو سننے' دیکھنے یا اس کے ہونے کی خبر دیتا ہے۔ وہ شخص نہیں' جو کسی چیز کی نفی کرتا ہے۔

علماء یہ فرماتے ہیں کہ فلاں نے ایسا نہیں کیا یا ایسا نہیں تھا تو یہ درگزر کرنے اور چشم پوشی کے حوالے سے کلام ہوتا ہے۔

ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ میرے علم کے مطابق فلاں شخص نے ایسا نہیں کیا۔ یا فلاں بات میرے علم کے مطابق نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لایا کرتے تھے۔

تو اس سے مراد یہ ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی ثقہ راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے' البتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تھے (تو اس کا معاملہ مختلف ہے)

جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے' جسے کئی راویوں نے عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' البتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تھے (تو ادا کیا کرتے تھے)

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ جنہیں کہمس اور جریری نے نقل کیا ہے۔ یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں، جس کے بارے میں، میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ بعض اوقات یہ کلمات درگزر کرنے اور سہولت فراہم کرنے کے طور پر بولے جاتے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے خالد نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

میں نے جو تاویل کی ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر سے واپس آنے والے دن کے علاوہ بھی چاشت کی نماز ادا کی ہے اور میں اس موضوع سے متعلق روایات اس کتاب میں ان کے مخصوص مقام پر عنقریب ذکر کروں گا اگر اللہ نے چاہا۔

وہ روایت جسے قبول کرنا، اور جس کے مطابق فیصلہ دینا لازم ہے یہ اس شخص کی نقل کردہ روایت ہوگی، جس نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی ہے۔

اس شخص کی نقل کردہ روایت قبول نہیں کی جائے گی، جس نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا نہیں کی ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي الْجَمَاعَةِ وَفِيهِ بَيَانُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى الضُّحَى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَقْدَمُ فِيهِ مِنَ الْغَيْبَةِ

باب 546: چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنا، اس میں اس بات کا بیان موجود ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز اس دن کے علاوہ بھی ادا کی تھی جس دن آپ غیر موجودگی کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے تھے

1231 – سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحَى، فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلَّوْا فِي بَيْتِهِ.

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي بَيْتِهِ يَعْنِي بَيْتَ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور محمد بن یحییٰ -- عثمان بن عمر -- یونس -- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ، حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کی نماز ادا کی لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے بھی حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کے گھر نماز ادا کی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ان کے گھر سے مراد حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کا گھر ہے۔

بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الضُّحَى وَهٰذَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ اَنَّ الْحُكْمَ لِلْمُخْبِرِ الَّذِيْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ، لَا مَنْ يَّنْفِي الشَّيْءَ

باب **547**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چاشت کے وقت نماز ادا کرنا، یہ اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ حکم اس بیان کرنے والے کی روایت پر لگتا ہے' جو کسی چیز کے ہونے کے بارے میں بتاتا ہے' اس شخص پر نہیں لگتا' جو کسی چیز کی نفی کرتا ہے

1232 -- سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى. قَالَ الْمُخَرِّمِيُّ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِيْ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ: سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ قَالَ فِي الْخَبَرِ: اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَهٰذِهِ صَلَاةُ الضُّحَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ مخرمی -- ابو عامر -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- ہشام بن عبدالملک -- شعبہ -- ابواسحاق -- عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ مختصر طور پر منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میرے نزدیک یہ روایت عاصم بن ضمرہ کی نقل کردہ اس روایت کا اختصار ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔

یہ روایت میں اس سے پہلے املا کروا چکا ہوں۔ اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں۔

''جب سورج اس طرف (یعنی مشرق کی سمت میں) اس جگہ پر ہوتا جہاں عصر کے وقت (مغرب کی سمت میں) ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کیا کرتے تھے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) تو یہ چاشت کی نماز ہوگی۔

بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَعْلَمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى الضُّحَى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَقْدَمُ فِيهِ مِنْ غَيْبَةٍ

باب **548**: سفر کے دوران چاشت کی نماز ادا کرنا

یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں یہ بات بیان کر چکا ہوں: نبی اکرم ﷺ نے اس دن کے علاوہ بھی چاشت کی نماز ادا کی تھی' جس دن میں آپ (مدینہ منورہ) سے غیر موجودگی کے بعد واپس تشریف لائے تھے

1233 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ:

متنِ حدیث: مَا اَخْبَرَنِي اَحَدٌ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ، فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً اَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار--محمد بن جعفر--شعبہ--عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے کسی نے یہ بات نہیں بتائی کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے صرف سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی اکرم ﷺ نے غسل کیا' پھر آپ ﷺ نے آٹھ رکعات ادا کیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تاہم آپ ﷺ نے رکوع اور سجود مکمل کیے تھے۔

1233– اخرجه في الموطأ 1/152 في قصر الصلاة في السفر: باب صلاة الضحى . ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 6/343 و423 و425، والبخاري 280 في الغسل: باب التستر في الغسل عند الناس، و 357 في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفاً به، و 3171 في الجزية: باب أمان النساء وجوارهن، و 6158 في الأدب: باب ما جاء في زعموا، ومسلم 336 70 في الحيض: باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، وفي صلاة المسافرين 1/498 336 82 باب استحباب صلاة الضحى، والترمذي 2735 في الاستئذان: باب ما جاء في مرحباً، والنسائي 1/126 في الطهارة: باب ذكر الاستتار عند الاغتسال، والدارمي 1/339 في الصلاة: باب صلاة الضحى، والبيهقي في السنن 1/198، والطبراني 24/418 1017 .واخرجه مالك 1/152 مختصراً عن موسى بن ميسرة، عن أبي مرة، به، ومن طريقه أخرجه مطولاً عبد الرزاق 4861 ، واحمد 6/425 مختصراً .واخرجه ابن ابي شيبة 2/409، واحمد 1/346 و 343 من طريق سعيد المقبري، عن ابي مرة، به .واخرجه مسلم 336 72 في الحيض: باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، والبيهقي في السنن 1/198 .

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ رَكَعَاتِ اللَّاتِي صَلَّاهُنَّ صَلَاةَ الضُّحَى

باب **549**: اس بات کی دلیل کا بیان: نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت جو آٹھ رکعات ادا کرتے تھے ان میں سے ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے

1234 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، ثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ كَانَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبد الرحمٰن بن وہب -- عمی -- عیاض بن عبد اللہ -- مخرمہ بن سلیمان -- کریب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کی تھیں۔ آپ ﷺ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے رہے تھے۔

بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي صَلَاةِ الضُّحَى

باب **550**: چاشت کی نماز میں قیام، رکوع اور سجدے کو ایک جتنا کرنا

1235 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَمِّي، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلَى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنْ ذٰلِكَ اِلَّا اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَتْنِي: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى بَعْدَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاَمَرَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، لَا اَدْرِي اَقِيَامُهُ فِيهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوعُهُ اَمْ سُجُودُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ: فَلَمْ اَرَهُ

1235- وهو في صحيح مسلم 1/498 في المسافرين 336 81 عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/346 عن هارون، ومسلم 336 81 أيضاً عن محمد بن سلمة المرادي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 4858 وأحمد 6/341 و342 و425، والطبراني في الكبير 24/422 1025 و 1026 و 1027 و 1028 و 1029 و 1030 و 1031 و 1032 و 1033 و 1034 و 1035 و 1036 و 1037، والحميدي 332 و 333، وابن ماجة 1379، والبيهقي 3/48، من طرق عن عبد الله بن الحارث، عن أم هانىء، وانظر الحميدي 331، والطيالسي 1620، وابن أبي شيبة 2/409.

سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب بن مسلم -- اپنے چچا -- یونس -- ابن شہاب زہری -- عبیداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں دریافت بھی کیا اور میں اس بات کا خواہشمند تھا کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے یہ بتائے کہ نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی نماز ادا کی ہے تو مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو مجھے اس بارے میں بتاتا صرف سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا ایسی شخصیت ملی تھیں انہوں نے مجھے بتایا: نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے آپ ﷺ نے حکم دیا تو آپ ﷺ کے لیے کپڑے کو پردے کے طور پر تان دیا گیا پھر آپ ﷺ نے غسل کیا پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

مجھے نہیں معلوم کہ اس نماز کے دوران آپ ﷺ کا قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع زیادہ طویل تھا۔ یا سجدہ زیادہ طویل تھا۔ یہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب تھے۔

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس سے پہلے اور اس کے بعد کبھی یہ نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا

(ابواب کا مجموعہ) نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنا

بَابُ تَقْصِيرِ اَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ فِي التَّطَوُّعِ

باب **551**: کھڑے ہو کر نفل نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنے والے کا اجر کم ہو جاتا ہے

1236 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نا اَبُوْ خَالِدٍ، اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُكْتِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

صَلَاةُ الْقَائِمِ اَفْضَلُ وَصَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابوخالد -- حسین بن مکتب -- عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو کر ادا کرنے والے کی (نفل) نماز افضل ہوتی ہے' اور بیٹھ کر (نفل) نماز ادا کرنے والے کی نماز کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں اجر و ثواب (کے اعتبار سے) نصف ہوتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى فِي الصَّلَاةِ قَاعِدًا فَجَعَلَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا كَالصَّلَاةِ قَائِمًا فِي الْاَجْرِ

باب **552**: اس بات کا بیان: اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص اپنے نبی علیہ السلام کو نماز کے بارے میں یہ اجازت دی ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتے ہیں ان کا بیٹھ کر نماز ادا کرنا اجر کے حوالے سے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی مانند ہوگا

1237 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، ثنا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، ح وَثنا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا قُلْتُ حُدِّثْتُ أَنَّكَ تَقُولُ: إِنَّ صَلَاةَ الْجَالِسِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ قَالَ: أَجَلْ، وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ،

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى، لَمْ يَقُلْ بُنْدَارٌ: قَالَ: أَجَلْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور (یہاں تحویل سند ہے) -- ابوموسیٰ -- یحییٰ بن سعید -- سفیان -- منصور (یہاں تحویل سند ہے) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- سفیان -- منصور -- ہلال بن یساف -- ابویحییٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کی: مجھے تو یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے اجر و ثواب کے اعتبار سے نصف ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں لیکن میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بندار نامی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''جی ہاں''۔

بَابُ التَّرَبُّعِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِسًا

باب **553**: جب آدمی بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو چار زانو بیٹھ کر نماز ادا کرنا

1238 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ح وَثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی -- ابوداؤد حفری (یہاں تحویل سند ہے) -- یوسف بن موسیٰ -- ابوداؤد عمر بن سعد -- حفص بن غیاث -- حمید -- عبداللہ بن شقیق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانوں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1238- اخرجه النسائي 3/224 في قيام الليل: باب كيف صلاة القاعد، وابن خزيمة (1238)، والحاكم 1/275، والبيهقي 5/305 من طرق عن أبي داوُد الحفري، بهذا الإسناد. إلا أنهم لم يقيدوا حميدًا بالطويل كما وقع عند المصنف، وقال النسائي: "لا أعلم أحدًا روى هذا الحديث غير أبي داوُد، وهو ثقة، ولا أحسب هذا الحديث إلا خطأ" كذا وقع في النسخة المطبوعة من "المجتبى" ولفظه في "السنن الكبرى" رواية ابن الأحمر: "لا أعلم احدًا روى هذا الحديث غير أبي داوُد عن حفص" قال مغلطاي: وزيادة "ولا أحسبه إلا خطأ" وقع في بعض نسخ المجتبى، وفي بعضها لم يزد على هذا.

بَابُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ بِالْمَرْءِ عِلَّةٌ مِنْ مَّرَضٍ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّلَاةِ قَائِمًا

باب 554: بیٹھ کر نوافل ادا کرنا مباح ہے اگرچہ آدمی کو بیماری کے حوالے سے کوئی علت نہ ہو جس کی وجہ سے وہ کھڑے ہونے پر قادر نہ ہو

1239 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ قَالَا: ثنا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ مِنْ اَكْثَرِ صَلَاتِهٖ جَالِسًا .

اختلافِ روایت: وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، وَابْنُ صُدْرَانَ: حَتّٰى كَانَ كَثِيْرٌ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن سنان قزاز اور محمد بن صدران -- ابوعاصم -- ابن جریج -- عثمان بن ابوسلیمان -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے زیادہ (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا کرتے رہے۔

ابن رافع اور ابن صدران نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر نمازیں بیٹھ کر ادا ہوتی تھیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يُكْثِرُ مِنَ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ مَرَضٌ بَعْدَمَا اَسَنَّ وَحَطَمَهُ النَّاسُ

باب 555: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر نوافل بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے اگرچہ آپ کو کوئی بیماری نہیں تھی لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تھے اور لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا تھا

1240 – سندِحدیث: ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ح وَثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، ح وَثنا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نا جَرِيْرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا دَخَلَ فِي السِّنِّ، فَاِذَا بَقِيَ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ رَكَعَ

روایت دیگر: غَيْرَ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَأُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى اِذَا دَخَلَ فِي السِّنِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- وکیع -- ہشام بن عروہ (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن حجر سعدی-- جریر (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر-- ہشام بن عروہ -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (نفل) نماز ادا کیا کرتے تھے جب کسی سورت کی تیس سے چالیس تک آیات باقی رہ جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے ان کی تلاوت کرتے تھے اور پھر رکوع میں جاتے تھے۔

تاہم علی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز بیٹھ کر ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (ادا کرنے لگے)

1241 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيٰى، ثَنَا كَهْمَسٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ. وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: قَالَتْ: نَعَمْ، بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحییٰ --کہمس (یہاں تحویلِ سند ہے) --یعقوب بن ابراہیم-- ابن علیہ-- جریری--عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

1240 - أخرجه مالك 1/137، وعبد الرزاق (4096) و (4097)، وأحمد 6/46 و178، والحميدي (192)، والبخاري (1118)، في تقصير الصلاة: باب إذا صلى قاعدًا ثم صح أو وجد خفة تمّم ما بقي، و (1148) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم في رمضان وغيره، ومسلم (731) (111) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، وابو داؤد (953) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والنسائي 3/220 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، وابن ماجه (1227) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، وابن خزيمة (1240)، والطحاوي 1/338، والبيهقي 2/490، والبغوي (979) من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه البخاري (4837) في التفسير: باب (ليغفر لك اللّٰه ما تقدم من ذنبك وما تأخر ...) من طريق أبي الأسود، عن عروة، به نحوه. وأخرجه مالك 1/138، ومن طريقه البخاري (1119)، ومسلم (731) (112)، والنسائي 3/220، وأبو داؤد (954)، والترمذي (374) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، والطحاوي 1/339، والبيهقي 2/490 من طريق أبي سلمة، عن عائشة. وأخرجه مسلم (731) (113)، والنسائي 3/220، وابن ماجه (1226)، وابو يعلى (4885)، وابن خزيمة (1244)، والبيهقي 2/491.

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

پھر جب لوگوں نے آپ ﷺ کو بوڑھا کر دیا تو اس کے بعد آپ ﷺ (بیٹھ کر نماز ادا کرنے لگے)

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں! لوگوں نے آپ ﷺ کو بوڑھا کر دینے کے بعد آپ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ التَّرَتُّلِ فِي الْقِرَاءَةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِسًا

باب 556: جب آدمی بیٹھ کر نماز ادا کرے تو ترتیب کے ساتھ نماز ادا کرنا

1242 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ جَالِسًا، حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ جَالِسًا، فَيَقْرَاُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا، حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا. لَمْ يَقُلِ ابْنُ هَاشِمٍ: فِيْ سُبْحَتِهٖ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلی -- ابن وہب -- امام مالک -- ابن شہاب زہری -- (یہاں تحویل سند ہے) -- عبداللہ بن ہاشم -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- مالک -- ابن شہاب زہری -- سائب بن یزید -- مطلب بن ابووداعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی کوئی نفل نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے وصال سے ایک سال پہلے آپ ﷺ نوافل بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کسی سورت کی تلاوت کرتے تھے' تو اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے' یہاں تک کہ وہ اپنے سے طویل سورت سے زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ابن ہاشم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے "آپ ﷺ نفل نماز"

بَابُ اِبَاحَةِ الْجُلُوْسِ لِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ لِبَعْضٍ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

باب 557: ایک ہی رکعت میں قرأت کے کچھ حصے میں بیٹھ جانا' اور کچھ حصے میں کھڑے رہنا مباح ہے

1242- وهو في "الموطأ" 1/137 ومن طريق مالك اخرجه: أحمد 6/285، ومسلم (733) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، والنسائي 3/223 في قيام الليل: باب صلاة القاعد في النافلة، والترمذي (373) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، وابن خزيمة (1242)، والطبراني 23/(339)، والبيهقي 2/490، وأخرجه عبد الرزاق (4089) وأحمد 6/285، ومسلم (733)، والطبراني 23/(338) و (340) و (341) و (342) و (344) من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

1243 - سندِحدیث: نَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ مَرَّةً اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ جَالِسًا، وَكَانَ اِذَا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ آیَةً قَامَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ رَكَعَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی مرہ -- جریر -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے ان کی تلاوت کرتے تھے اور پھر رکوع میں جاتے تھے۔

1244 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ، نَا ابْنُ عُلَیَّةَ، نَا الْوَلِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِشَامٍ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَزِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا یَقْرَاُ الْاِنْسَانُ اَرْبَعِیْنَ آیَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی -- ابن علیہ -- ولید بن ابو ہشام (یہاں تحویل سند ہے) -- مؤمل بن ہشام اور زیاد بن ایوب -- اسماعیل -- ولید بن ابو ہشام -- ابوبکر بن محمد -- عمرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر قرأت کیا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں کوئی شخص چالیس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صِفَةِ صَلَاتِهِ جَالِسًا حَسِبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَنَّهُ خِلَافُ هٰذَا الْخَبَرِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

باب **558**: اس روایت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں نقل کی گئی ہے جس کی وجہ سے بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے

1245 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، وَزِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ، فَقَالَتْ: كَانَ یُصَلِّیْ

لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا جَالِسًا، فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور زیاد بن ایوب -- ہشیم -- خالد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل قیام کیا کرتے تھے اور (نماز کے دوران) طویل وقت کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں تلاوت کیا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں ہی رکوع اور سجدے میں چلے جاتے تھے' اور جب بیٹھ کر تلاوت کیا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہی رکوع اور سجدے میں چلے جاتے تھے۔

1246 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- بدیل اور ایوب -- عبداللہ بن شقیق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل قرأت والی نماز ادا کیا کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں نماز ادا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

1247 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ سَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا فَقَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، فَقَالَ: كَذَبَ حُمَيْدٌ وَكَذَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ، فَكَانَ يَقْرَأُ السُّوَرَ فَإِذَا بَقِيَ مِنْهَا آيَاتٌ قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ، هَكَذَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: السُّوَرُ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: قَدْ اَنْكَرَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ خَبَرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، اِذْ ظَاهِرُهُ كَانَ عِنْدَهُ خِلَافَ خَبَرِهِ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَهُوَ عِنْدِي غَيْرُ مُخَالِفٍ لِخَبَرِهِ؛ لِاَنَّ فِي رِوَايَةِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ: فَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَعَلٰى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ هٰذَا الْخَبَرُ لَيْسَ بِخِلَافِ خَبَرِ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ لِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا خَالِدٌ دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ اِذَا كَانَ جَمِيعُ الْقِرَاءَةِ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، وَاِذَا كَانَ جَمِيعُ الْقِرَاءَةِ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ صِفَةَ صَلَاتِهِ اِذَا كَانَ بَعْضُ الْقِرَاءَةِ قَائِمًا، وَبَعْضُهَا قَاعِدًا، وَاِنَّمَا ذَكَرَهُ عُرْوَةُ وَاَبُو سَلَمَةَ وَعَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ اِذَا كَانَتِ الْقِرَاءَةُ فِي الْحَالَتَيْنِ جَمِيعًا بَعْضُهَا قَائِمًا وَبَعْضُهَا قَاعِدًا، فَذَكَرَ اَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ اِذَا كَانَتْ قِرَاءَتُهُ فِي الْحَالَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، وَلَمْ يَذْكُرْ عُرْوَةُ، وَلَا اَبُو سَلَمَةَ، وَلَا عَمْرَةُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي يَقْرَاُ فِيهَا قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيَرْكَعُ قَائِمًا، وَذَكَرَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُهَا قَائِمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب-- ابوخالد--حمید--عبداللہ بن شقیق-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

عبداللہ بن شقیق' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل قیام والی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت سے رکوع میں چلے جاتے تھے۔

ابوخالد نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت ہشام بن عروہ کو بتائی گئی تو انہوں نے فرمایا عمرہ نامی راوی نے غلط بیانی کی ہے' اور عبداللہ بن شقیق نے بھی غلط بیانی کی ہے۔

میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہو جانے کے بعد بیٹھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

جب ان میں سے کچھ آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جایا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ نے اس کے یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

''متعدد سورتیں''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہشام بن عروہ نے عبداللہ بن شقیق کی نقل کردہ روایت کو ''منکر'' قرار دیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ روایت' ان کی اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کے خلاف ہے' حالانکہ میرے (یعنی امام

ابن خزیمہ) کے نزدیک یہ اس کے خلاف نہیں ہے۔

کیونکہ خالد کی عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت میں یہ مذکور ہے: جب نبی اکرم ﷺ قیام کی حالت میں قرأت کرتے تھے تو آپ رکوع اور سجدے میں قیام سے جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع اور سجدے میں چلے جاتے تھے۔

ان الفاظ کی بنیاد پر یہ روایت عروہ اور عمرہ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہوگی کیونکہ خالد نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں جب (نبی اکرم ﷺ) کی تمام قرأت بیٹھنے کی حالت میں ہوتی تھی تو آپ بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب آپ ﷺ کی تمام قرأت قیام کی حالت میں ہوتی تھی تو آپ قیام سے رکوع میں چلے جاتے تھے عبداللہ بن شقیق نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کی صفت بیان کرتے ہوئے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی کچھ قرأت قیام کی حالت میں ہوتی تھی اور کچھ بیٹھ کر ہوتی تھی (اس وقت آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟)

جبکہ عروہ ابوسلمہ اور عمرہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ کی قرأت دونوں حالتوں میں ہوتی تھی کچھ قیام کی حالت میں اور کچھ بیٹھ کر تو انہوں نے یہ ذکر کیا جب نبی اکرم ﷺ کی قرأت ان دونوں حالتوں میں ہوتی تھی تو آپ رکوع میں قیام کی حالت سے جاتے تھے۔

عروہ ابوسلمہ اور عمرہ نے (اس روایت میں) یہ ذکر نہیں کیا نبی اکرم ﷺ اس نماز کا آغاز کیسے کرتے تھے؟ جس میں آپ (کچھ) قرأت کھڑے ہو کر اور (کچھ قرأت) بیٹھ کر کرتے تھے اور پھر حالت قیام سے رکوع میں جاتے تھے۔

ابن سیرین نے عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل کی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ اس نماز کا آغاز قیام کی حالت میں کرتے تھے۔

1248 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا، فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا، فَعَلَى هَذَا الْخَبَرِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا ثُمَّ قَعَدَ وَقَرَأَ انْبَغَى لَهُ أَنْ يَقُومَ فَيَقْرَأَ بَعْضَ قِرَاءَتِهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ، فَإِذَا افْتَتَحَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا قَرَأَ جَمِيعَ قِرَاءَتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ قَاعِدٌ اتِّبَاعًا لِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- وکیع --یزید بن ابراہیم-- ابن سیرین-- عبداللہ بن شقیق عقیلی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے اور بیٹھ کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے۔ جب

آپ ﷺ قیام کی حالت میں نماز کا آغاز کرتے تھے تو قیام کی حالت سے ہی رکوع میں جاتے تھے اور جب آپ ﷺ بیٹھ کر نماز کا آغاز کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جایا کرتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) تو یہ روایت ان تمام روایات کی وضاحت کرتی ہے اس روایت کی بنیاد پر حکم یہ ہوگا کہ جب آدمی قیام کی حالت میں نماز کا آغاز کرے اور پھر وہ بیٹھ جائے اور تلاوت کرے تو اس کے لیے مناسب یہ ہے: پھر وہ کھڑا ہو کر اپنی قرأت کا کچھ حصہ تلاوت کرے اور پھر رکوع میں جائے جبکہ وہ قیام کی حالت میں ہو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز کا آغاز کرتا ہے تو تمام قرأت بیٹھنے کے دوران کرے اور پھر بیٹھا ہوا ہی رکوع میں چلا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کے فعل کی اتباع کرتے ہوئے وہ ایسا کرے۔

بَابُ تَقْصِيرِ اَجْرِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ عَنْ اَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

باب 559: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں لیٹ کر نماز ادا کرنے والے کے اجر کا کم ہونا

1249 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَاَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا: نا اَبُو خَالِدٍ حُسَيْنٌ الْمُكْتِبُ، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ حُسَيْنٍ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ النَّائِمِ عَلٰى نِصْفِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ اَعْلَمْتُ قَبْلُ اَنَّ الْعَرَبَ تُوقِعُ اسْمَ النَّائِمِ عَلَى الْمُضْطَجِعِ وَعَلَى النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ، وَاِنَّمَا اَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ وَصَلَاةُ النَّائِمِ الْمُضْطَجِعَ لَا زَائِلَ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ، اِذْ زَائِلُ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ لَا يَعْقِلُ الصَّلَاةَ فِيْ وَقْتِ زَوَالِ الْعَقْلِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب اور ابوسعید اشج نا ابوخالد حسین مکتب -- بندار -- یحییٰ -- حسین (یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن مقدام -- یزید ابن زریع -- حسین المعلم -- عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سونے (یعنی لیٹ کر) نماز ادا کرنے والے (کی نماز) بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کی نماز کا (اجر و ثواب کے اعتبار سے) نصف ہوتی ہے۔

1249 - أخرجه ابن أبي شيبة 2/52، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" 18/ (590) عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/433 و435 و442 و443، والبخاري (1115) في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، و (1116) باب صلاة القاعد بالإيماء، والنسائي 3/223-224 في قيام الليل: باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم، وأبو داؤد (951) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والترمذي (371) في الصلاة: باب ما جاء أن صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، وابن ماجه (1231) في إقامة الصلاة: باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، والطبراني 18/ (589) و (591) و (592)، وابن خزيمة (1249) من طرق عن حسين المعلم، به - وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه بمعناه البخاري (1117) في تقصير الصلاة: باب إذا لم يطق قاعدًا صلى على جنب، وأبو داؤد (952)، والترمذي (372)، وابن ماجه (1223).

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات عرب لیٹنے والے شخص پر لفظ ''سونے والے'' کا اطلاق کرتے ہیں اور یہ لفظ اس سونے والے پر بھی استعمال کرتے ہیں' جس کے ہوش وحواس نیند کی وجہ سے ختم ہو چکے ہوتے ہیں' تو یہاں نبی اکرم ﷺ نے اپنے ان الفاظ: ''سونے والے کی نماز'' سے مراد یہ لیا ہے کہ لیٹنے والے کی نماز۔ اس سے مراد وہ شخص نہیں ہے نیند کی وجہ سے جس کی عقل رخصت ہو چکی ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جس کی عقل نیند کی وجہ سے رخصت ہو چکی ہوا سے نماز کا شعور ہی نہیں ہوگا کیونکہ اس وقت اس کی عقل زائل ہو چکی ہوگی۔

بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْعَامَّةُ إِذِ الْعَامَّةُ إِنَّمَا تَأْمُرُ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعًا أَنْ يُصَلِّيَ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعًا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبٍ

باب 560: لیٹ کر نماز ادا کرنے کا طریقہ

جو عام لوگوں کی سوچ کے برخلاف ہے' کیونکہ عام لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ لیٹ کر نماز ادا کرنے والے کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ گدی کے بل چت لیٹ کر نماز ادا کرے

حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے لیٹ کر نماز ادا کرنے والے کو یہ حکم دیا ہے: وہ پہلو کے بل نماز ادا کرے

1250 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ح وَثنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ بِيَ الْبَاصُورُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَجَالِسًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ.

اختلافِ روایت: وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: كَانَتْ بِيَ بَوَاسِيرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عیسیٰ-- ابن مبارک (یہاں تحویلِ سند ہے) --سلم بن جنادہ-- وکیع --ابراہیم بن طہمان-- حسین معلم-- عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے باصور کی شکایت ہوئی میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے' تو بیٹھ کر نماز ادا کرو اور اگر تم اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کرو)

ابن مبارک کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا تھا: مجھے بواسیر کی شکایت ہو گئی تھی۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

(ابواب کا مجموعہ) سفر کے دوران نوافل ادا کرنا

بَابُ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ لِلْمُسَافِرِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ التَّطَوُّعَ لِلْمُسَافِرِ بِالنَّهَارِ

باب **561**: مسافر کا دن کے وقت نوافل ادا کرنا

یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے مسافر کیلئے دن کے وقت نوافل کی ادائیگی کو مکروہ قرار دیا ہے

1251 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اُمِّ هَانِئٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ الضُّحَى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ. قَدْ خَرَّجْتُهُ قَبْلُ

حدیث نمبر **1251**: (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن چاشت کی نماز میں آٹھ رکعات ادا کی تھیں۔

میں یہ روایت اس سے پہلے نقل کر چکا ہوں۔

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

باب **562**: سفر کے دوران فرض نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا

1252 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَاْخُذْ كُلُّ اِنْسَانٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهِ؛ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ. قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ-- یزید بن کیسان-- ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا (اور سو گئے) تو ہم اس وقت

بیدار ہوئے جب سورج نکل چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کے سر کو پکڑ لے کیونکہ یہ پڑاؤ کی ایک ایسی جگہ ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے ایسا ہی کیا کچھ آگے جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا آپ ﷺ نے وضو کیا اور پھر آپ ﷺ نے (دو رکعات سنت) ادا کیں پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں یہ واقعہ کسی دوسری جگہ پر نقل کر چکا ہوں جس میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے تھے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔

1253 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِی، وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِیْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا، فَلَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ تَزِيغُ الشَّمْسُ، فَلَمْ اَرَهُ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ.

اسنادِ دیگر: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، وَاَبُو يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ فُلَيْحٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ،

اختلافِ روایت: غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَلَمْ اَرَهُ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبد اللہ بن عبد حکم -- اپنے اور شعیب -- لیث -- یزید بن ابو حبیب -- صفوان بن سلیم -- ابو بسرہ غفاری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اٹھارہ مرتبہ سفر کیا میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کو سورج ڈھل جانے کے وقت والی دو رکعات ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے ظہر سے پہلے کی دو رکعات کو ترک کیا ہو''۔

1254 - وَقَدْ رَوَى الْكُوفِيُّوْنَ اُعْجُوبَةً عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اِنِّیْ خَائِفٌ اَنْ لَّا تَجُوزَ رِوَايَتُهَا اِلَّا تَبِيْنُ عِلَّتُهَا، لَا اَنَّهَا اُعْجُوبَةٌ فِی الْمَتْنِ، اِلَّا اَنَّهَا اُعْجُوبَةٌ فِی الْاِسْنَادِ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، رَوَوْا عَنْ نَافِعٍ، وَعَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِی الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ بَعْدَهَا شَیْءٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعِشَاءَ اَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْغَدَاةَ رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِی السَّفَرِ، الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَیْءٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ:

هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ لَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ، وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْغَدَاةَ رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَهَا رَكْعَتَيْنِ.

اسنادِدیگر: ناه اَبُو الْخَطَّابِ، نا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، نا ابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، وَعَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَرَوَى هٰذَا الْخَبَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِنْهُمْ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، وَفِرَاسٌ، وَحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، مِنْهُمْ مَنِ اخْتَصَرَ الْحَدِيثَ، وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ بِطُولِهِ.

توضیح مصنف: وَهٰذَا خَبَرٌ لَا يَخْفَى عَلَى عَالِمٍ بِالْحَدِيثِ اَنَّ هٰذَا غَلَطٌ وَسَهْوٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُنْكِرُ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ، وَيَقُولُ: لَوْ كُنْتُ مُتَطَوِّعًا مَا بَالَيْتُ اَنْ اُتِمَّ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ

❁❁ کوفہ والوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک عجیب وغریب روایت نقل کی ہے میں اس اندیشے کا شکار ہوں کہ ایسی روایت کو نقل کرنا جائز ہی نہیں ہوتا' البتہ اس کی علت نقل کرنے کے لیے نقل کیا جائے (تو حکم مختلف ہوگا)

یہ روایت اپنے متن کے اعتبار سے حیران کن نہیں ہے' بلکہ اس واقعے کی سند کے اعتبار سے حیران کن ہے۔ ان لوگوں نے نافع اور عطیہ بن سعد عوفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

میں نے حضر اور سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں میں نے حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔

عصر کی چار رکعات ادا کی ہیں' جس کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی۔ مغرب میں تین رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔

عشاء کی چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ اور صبح کی دو رکعات اور ان سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں۔

میں نے سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی دو رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں عصر کی دو رکعات ادا کی ہیں' لیکن اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی۔

مغرب کی تین رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

یہ دن کے وتر ہیں' حضر یا سفر کے دوران ان میں کوئی کمی نہیں ہوگی (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) اور عشاء کی دو رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں' جبکہ صبح کی نماز میں دو رکعات اور ان سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں۔

یہ روایت ابوخطاب نامی راوی نے اپنی سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

اس روایت کو ایک جماعت نے اہل کوفہ کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

ان میں اشعث بن سوار، فراس، حجاج بن ارطاۃ شامل ہیں۔

ان میں سے بعض حضرات نے اس حدیث کو مختصر طور پر نقل کیا ہے' اور بعض حضرات نے اس کو طویل حدیث کے طور پر نقل کیا

ہے۔

اور علم حدیث کے عالم کے لیے اس روایت کے حوالے سے یہ بات مخفی نہیں ہوگی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کے منقول ہونے کا بیان غلط اور سہو پر مشتمل ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنے کا انکار کیا کرتے تھے۔

وہ یہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں نے نفل نماز ہی ادا کرنی ہے تو پھر میں (فرض) نماز ہی پوری ادا کرلیا کروں اور انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

1255 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- ابن ابوذئب -- عثمان بن عبداللہ بن سراقہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اس (فرائض) سے پہلے یا بعد میں کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

1256 - سندِ حدیث: وَحَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ، نا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ رَأَى حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَمَعَهُمْ فِي ذَلِكَ السَّفَرِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَقِيلَ: إِنَّ خَالَكَ يَنْهَى عَنْ هَذَا، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ، لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا، قُلْتُ: أُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَ: صَلِّ بِاللَّيْلِ مَا بَدَا لَكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) بندار -- عثمان ابن عمر -- ابن ابوذئب -- عثمان بن عبداللہ بن سراقہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عثمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حفص بن عاصم کو سفر کے دوران نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس سفر میں ان لوگوں کے ساتھ تھے انہیں کہا گیا کہ آپ کے ماموں تو اس بات سے منع کرتے ہیں تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم (فرض) نماز سے پہلے یا بعد سفر کے دوران (کوئی سنت یا نفل) ادا نہیں کرتے تھے۔

میں نے دریافت کیا: کیا میں رات کے وقت نوافل ادا کرلیا کروں' تو انہوں نے فرمایا رات کے وقت تمہیں جتنا مناسب لگے نوافل ادا کرلیا کرو۔

1257 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نا عِيسَى بْنُ حَفْصٍ، ح نا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ نا أَبِي: وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طِنْفِسَةٍ لَهُ، فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُوْنَ - يَعْنِيْ يُصَلُّوْنَ - قَالَ: مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: قُلْتُ: يُسَبِّحُوْنَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا، صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ، فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُنْكِرُ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ، وَيَقُوْلُ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، فَكَيْفَ يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَوَّعُ بِرَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ يُنْكِرُ عَلٰى مَنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَالِمٌ وَحَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ أَعْلَمُ بِابْنِ عُمَرَ وَأَحْفَظُ لِحَدِيْثِهِ مِنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عیسیٰ بن حفص -- (یہاں تحویل سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عیسیٰ بن حفص بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ یہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا انہوں نے ظہر اور عصر کی نماز کی دو دو رکعات ادا کیں۔

پھر وہ اپنے قالین کے پاس تشریف لائے' تو انہوں نے کچھ لوگوں کو نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: یہ لوگ نوافل پڑھ رہے ہیں' تو انہوں نے فرمایا اگر میں نے اس (فرض نماز) سے پہلے یا بعد میں کچھ اور ادا کرنا ہوتا تو میں اس نماز کو ہی مکمل ادا کر لیتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات سے زیادہ (اور کوئی نماز ادا) نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

یہ روایت یحییٰ بن حکیم نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران فرض کے بعد نوافل ادا کرنے کا انکار کرتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں اگر میں نے نوافل ہی ادا کرنے ہوں' تو پھر میں نماز ہی مکمل پڑھ لیتا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

سفر کے دوران (فرض نماز کے بعد) دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھیں اور پھر اس شخص کے فعل کا انکار کریں جو اس فعل کے مطابق عمل کر رہا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے۔

سالم اور حفص بن عاصم نامی راوی عطیہ بن سعد کے مقابلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایات کے زیادہ بڑے عالم اور زیادہ حافظ تھے۔

1258 - وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ:

متن حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُسَبِّحُ فِى السَّفَرِ سَجْدَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلَا بَعْدَهَا حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، وَكَانَ لَا يَتْرُكُ الْقِيَامَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

1258-وقد محمد بن یحییٰ--ابو یمان--شعیب--ابن شہاب زہری کے حوالے سے--سالم بن عبداللہ

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے البتہ آپ نصف رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے آپ نصف رات کے وقت نوافل کو کبھی ترک نہیں کیا کرتے تھے۔

1259 - سندِ حدیث: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِىْ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ تَرْكِهِ السُّبْحَةَ فِى السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ سَبَّحْتُ مَا بَالَيْتُ اَنْ اُتِمَّ الصَّلَاةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: هَلْ سَاَلْتَ اَنْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا سَاَلَهُ عَنْهُ حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ؟ قَالَ سَالِمٌ: لَا، اِنَّا كُنَّا نَهَابُهُ عَنْ بَعْضِ الْمَسْاَلَةِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَخَبَرُ سَالِمٍ وَحَفْصٍ يَدُلَّانِ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهْمٌ. وَابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى وَاهِمٌ فِىْ جَمْعِهِ بَيْنَ نَافِعٍ وَعَطِيَّةَ فِىْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِى التَّطَوُّعِ فِى السَّفَرِ، اِلَّا اَنَّ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ نَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّحْتَجَّ بِالْاِنْكَارِ عَلَى الْاِثْبَاتِ. وَابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَاِنْ لَّمْ يَرَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَطَوِّعًا فِى السَّفَرِ، فَقَدْ رَآهُ غَيْرُهُ يُصَلِّىْ مُتَطَوِّعًا فِى السَّفَرِ، وَالْحُكْمُ لِمَنْ يُّخْبِرُ بِرُؤْيَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا لِمَنْ لَّمْ يَرَهُ، هٰذِهِ مَسْاَلَةٌ قَدْ بَيَّنْتُهَا فِىْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن یحییٰ--ابو یمان--شعیب--ابن شہاب زہری--عاصم بن عبداللہ--کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سفر کے دوران نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اگر میں نے نوافل ہی ادا کرنے ہوتے تو پھر میں نماز ہی مکمل پڑھ لیتا۔

زہری کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں کوئی سوال کیا تھا جس کے

بارے میں حفص بن عاصم نے ان سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے بتایا: جی نہیں ہم ان سے کوئی سوال کرتے ہوئے مرعوب ہو جایا کرتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) تو سالم اور حفص کی نقل کردہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے: عطیہ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔

اور ابن ابی لیلیٰ نامی راوی کو سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کو نافع اور عطیہ کے درمیان جمع کرنے میں وہم ہوا ہے' تاہم یہ اس نوعیت کی صورتحال ہے' جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بات جائز نہیں ہے کہ اس بات کے مقابلے میں انکار کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران کبھی نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' لیکن دوسرے حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو حکم اس شخص کے بیان پر لگے گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (کوئی فعل سرانجام دیتے ہوئے) دیکھنے کی خبر دے گا۔ اس شخص کے بیان پر نہیں لگے گا' جس نے آپ کو (کوئی فعل سرانجام دیتے ہوئے) نہیں دیکھا۔

یہ وہ مسئلہ ہے' جو میں اپنی کتابوں میں دوسرے مقامات پر بیان کر چکا ہوں۔

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ تَوْدِيعِ الْمَنَازِلِ

باب 563: کسی پڑاؤ سے کوچ کرتے وقت سفر کے دوران نوافل ادا کرنا

1260 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ، - وَكَانَ لَهُ مُرُوءَةٌ وَعَقْلٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابوصفوان ثقفی-- عبدالسلام بن ہاشم-- عثمان بن سعد الکاتب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو وہاں سے رخصت ہونے سے پہلے دو رکعات ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْاَرْضِ

باب 564: سفر کے دوران رات کے وقت زمین پر نوافل ادا کرنا

1261 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ، وَاَوْتَرَ

بِوَاحِدَةٍ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَخْبَارُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ فِي نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن مسکین یمانی-- یحییٰ بن حسان--سلیمان ابن بلال--شرحبیل بن سعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو بٹھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس رکعات ادا کیں اور ایک رکعت وتر ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رکعات دو دو کر کے ادا کی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت ادا کی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعات ادا کیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران فجر کی دو سنتیں پڑھی تھیں۔اور وہ روایات جنہیں ہم نے کتاب الکبیر میں نقل کیا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ جانے اور سورج نکلنے کے بعد بیدار ہونے کے بارے میں ہیں۔ان میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فجر کی دو سنتیں ادا کی تھیں اور پھر فجر کی نماز ادا کی تھی۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عَلَى الدَّوَابِّ

(ابواب کا مجموعہ) سفر کے دوران سواری پر نفل نماز ادا کرنا

بَابُ اِبَاحَةِ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالْمُصَلِّي الرَّاحِلَةُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ حُكْمَ الْوِتْرِ حُكْمُ الْفَرِيْضَةِ، وَاَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ كَصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

باب **565**: سفر کے دوران سواری پر وتر ادا کرنا مباح ہے اگر چہ سواری پر نماز ادا کرنے والے شخص کسی کا رخ بھی سمت میں ہو یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: وتر کا حکم بھی فرض نماز کی مانند ہے اور سواری پر وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے جس طرح سواری پر فرض نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے

1262 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- سالم بن عبداللہ بن عمر -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی نوافل ادا کر لیا کرتے تھے۔ خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر وتر بھی ادا کر لیتے تھے تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهٖ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ مِمَّنْ زَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

باب **566**: اس روایت کا تذکرہ جس سے استدلال کرتے ہوئے اس شخص نے غلطی کی ہے جو علم میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے: سواری پر وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے

1263 - حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَإِذَا أَرَادَ الْمَكْتُوبَةَ أَوِ الْوِتْرَ أَنَاخَ فَصَلَّى بِالْأَرْضِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ دَالٌّ عَلَى خِلَافِ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ، وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ جَائِزٍ عَلَى الرَّاحِلَةِ، وَهَذَا غَلَطٌ وَإِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهِ، وَلَيْسَ هَذَا الْخَبَرُ عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَ مَنْ يُمَيِّزُ بَيْنَ الْأَخْبَارِ يُضَادُّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ، بَلِ الْخَبَرَانِ جَمِيعًا مُتَّفِقَانِ مُسْتَعْمَلَانِ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَخْبَرَ بِمَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ، وَيَجِبُ عَلَى مَنْ عَلِمَ الْخَبَرَيْنِ جَمِيعًا إِجَازَةُ كِلَا الْخَبَرَيْنِ. قَدْ رَأَى ابْنُ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَأَدَّى مَا رَأَى، وَرَأَى جَابِرٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَأَوْتَرَ بِالْأَرْضِ، فَأَدَّى مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَائِزٌ أَنْ يُوتِرَ الْمَرْءُ عَلَى رَاحِلَتِهِ كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَائِزٌ أَنْ يُنِيخَ رَاحِلَتَهُ فَيَنْزِلَ فَيُوتِرَ عَلَى الْأَرْضِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيعًا، وَلَمْ يَزْجُرْ عَنْ أَحَدِهِمَا بَعْدَ فِعْلِهِ، وَهَذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ. وَلَوْ لَمْ يُوتِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَرْضِ، وَقَدْ أَوْتَرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَانَ غَيْرَ جَائِزٍ لِلْمُسَافِرِ الرَّاكِبِ أَنْ يَنْزِلَ فَيُوتِرَ عَلَى الْأَرْضِ، وَلَكِنْ لَمَّا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيعًا، كَانَ الْمُوتِرُ بِالْخِيَارِ فِي السَّفَرِ إِنْ أَحَبَّ أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَإِنْ شَاءَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ سُنَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْجُورًا إِذَا أَمْكَنَ اسْتِعْمَالُهُ، وَإِنَّمَا يُتْرَكُ بَعْضُ خَبَرِهِ بِبَعْضٍ إِذَا لَمْ يُمْكِنِ اسْتِعْمَالُهَا جَمِيعًا، وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَدْفَعُ الْآخَرَ فِي جَمِيعِ جِهَاتِهِ، فَيَجِبُ حِينَئِذٍ طَلَبُ النَّاسِخِ مِنَ الْخَبَرَيْنِ وَالْمَنْسُوخِ مِنْهُمَا، وَيُسْتَعْمَلُ النَّاسِخُ دُونَ الْمَنْسُوخِ، وَلَوْ جَازَ لِأَحَدٍ أَنْ يَدْفَعَ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ بِخَبَرِ جَابِرٍ كَانَ أَجْوَزَ لِآخَرَ أَنْ يَدْفَعَ خَبَرَ جَابِرٍ بِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ؛ لِأَنَّ أَخْبَارَ ابْنِ عُمَرَ فِي وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَكْثَرُ أَسَانِيدَ، وَأَثْبَتُ، وَأَصَحُّ مِنْ خَبَرِ جَابِرٍ، وَلَكِنْ غَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَنْ يَدْفَعَ أَحَدَ هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ بِالْآخَرِ بَلْ يُسْتَعْمَلَانِ جَمِيعًا عَلَى مَا بَيَّنَّا، وَقَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی -- محمد بن مصعب -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

1263 - اخرجه عبد الرزاق (4510) و (4516)، والدارمي 1/356، والبخاري (400) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، و (1094) في تقصير الصلاة: باب صلاة التطوع على الدواب وحيثما توجهت به، و (1099) باب ينزل للمكتوبة، والبيهقي 2/6 من طرق عن يحيى بن ابي كثير، به . قال الحافظ في "الفتح" 1/503: والحديث دال على عدم ترك استقبال القبلة في الفريضة، وهو إجماع، لكن رخص في شدة الخوف.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران نماز ادا کر لیتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا رخ جس بھی سمت میں ہوتا' تاہم جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز یا وتر کی نماز ادا کرنا ہوتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری کو بٹھا کر وہ نماز زمین پر ادا کرتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے خلاف پر دلالت کرتی ہے۔ ان لوگوں نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے' سواری پر وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے' حالانکہ یہ اس بات کے قائل کی غلطی اور غفلت ہے' ہمارے نزدیک' اور جو بھی شخص روایات میں تمیز کر سکتا ہے' اس کے نزدیک یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہے' بلکہ یہ دونوں روایات متفقہ ہیں اور ان دونوں پر عمل کیا جائے گا۔

ان دونوں صاحبان میں سے ہر ایک نے اس چیز کی اطلاع دی ہے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جس شخص کو ان دونوں روایات کا علم ہوتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ان دونوں کو درست قرار دے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے جو دیکھا وہ نقل کر دیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو بٹھا کر زمین پر وتر ادا کیے۔ تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کرتے ہوئے دیکھا' وہ نقل کر دیا۔ تو یہ بات جائز ہے کہ آدمی سواری پر وتر ادا کر لے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیے ہیں' اور یہ بھی جائز ہے کہ آدمی اپنی سواری بٹھا کر' نیچے اتر کر زمین پر نفل ادا کرے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں طریقوں پر عمل کیا ہے' اور آپ نے ان میں سے کوایک عمل کرنے کے بعد' دوسرے سے منع نہیں کیا۔ تو یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر وتر ادا نہ کرتے' صرف سواری پر ہی ادا کرتے' تو مسافر کے لئے یہ جائز نہ ہوتا کہ وہ نیچے اتر کر زمین پر نفل ادا کرے' لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طریقوں پر عمل کیا ہے' تو اب سفر کے دوران وتر ادا کرنے والے کو اختیار ہے' اگر وہ چاہے تو سواری پر وتر ادا کر لے' اور اگر چاہے تو نیچے اتر کر زمین پر وتر ادا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس بھی سنت پر عمل کیا جا سکتا ہو' اسے ترک نہیں کیا جائے گا' کسی ایک حدیث کو' کسی دوسری روایت کی وجہ سے اس وقت ترک کیا جاتا ہے' جب ان دونوں پر عمل کرنا ممکن نہ ہو' اور ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسری کو ہر حوالے سے پیچھے کر رہی ہو' ایسی صورت میں دونوں روایات میں سے منسوخ کو چھوڑ کر ناسخ کو حاصل کرنا لازم ہو جاتا ہے اور منسوخ کی بجائے ناسخ پر عمل کیا جاتا ہے۔

اگر کسی شخص کے لئے یہ بات جائز ہو کہ وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی بنیاد پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کو پرے کر دے۔ تو پھر دوسرے شخص کے لئے تو یہ بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی بنیاد پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو پرے کر دے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر وتر ادا کرنے کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کی اسناد زیادہ ہیں' زیادہ مستند ہیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے زیادہ صحیح ہیں۔

تاہم کسی عالم کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ان دونوں میں سے کسی ایک روایت کو دوسری کی وجہ سے ترک کر دے بلکہ ان دونوں پر اس صورت میں عمل کیا جائے گا جو ہم نے بیان کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے تمام طرق میں نے کتاب "الکبیر" میں نقل کر دیئے ہیں۔

بَابُ إِبَاحَةِ صَلاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالرَّاكِبِ

باب 567: سفر کے دوران سواری پر نفل نماز ادا کرنا مباح ہے' خواہ سواری کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو

1264 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

اختلافِ روایت: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ: يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ. وَقَالَا: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوکریب اور عبداللہ بن سعید-- ابوخالد --عبیداللہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی نماز ادا کر لیتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

عبداللہ بن سعید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر لیتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرلیا کرتے تھے۔

1265 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، نَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- عبدالاعلیٰ-- معمر-- ابن شہاب زہری-- عبداللہ بن عامر-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس سواری کا رخ جس سمت میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا صَلّٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ اِذَا كَانَتْ مُتَوَجِّهَةً نَحْوَ الْقِبْلَةِ

باب **568**: اس بات کا بیان جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر نفل نماز ادا کی تھی اور یہ نماز آپ نے اس وقت ادا کی تھی جب اس سواری کا رُخ قبلہ کی طرف تھا

1266 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا اِلٰى تَبُوْكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حسین درہمی اور حسین بن عیسیٰ بسطامی -- انس بن عیاض -- امام جعفر صادق ان کے والد (امام محمد باقر) اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی سواری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، جس کا رخ تبوک کی طرف تھا۔

1267 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيٰى، نا عَبْدُ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا مِنْ مَّكَّةَ، فَنَزَلَتْ: (اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- عبدالملک ابن ابوسلیمان -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر رہے تھے، جس کا رخ مکہ کے علاوہ (کسی دوسری طرف تھا) تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم جس طرف بھی رخ کرو گے اللہ کی ذات اسی طرف ہوگی''۔

بَابُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْحُمُرِ وَيَخْطِرُ بِبَالِيْ

فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْحِمَارَ لَيْسَ بِنَجِسٍ وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ اِذِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّجِسِ غَيْرُ جَائِزٍ

باب 569: سفر کے دوران گدھے پر نفل نماز ادا کرنا مباح ہے

اس روایت کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے کیونکہ یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے:
گدھا نجس نہیں ہے اگرچہ اس کا گوشت نہیں کھایا جاتا لیکن کسی بھی نجس چیز پر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے

1268 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ - اَوْ عَلٰى حِمَارَةٍ - وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ نَحْوَ خَيْبَرَ يَعْنِي التَّطَوُّعَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ الْبَصْرِيُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- محمد بن دینار -- عمر بن یحییٰ -- سعید بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گدھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گدھی پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خیبر کی طرف تھا۔

(راوی کہتے ہیں: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا کر رہے تھے)

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ راوی محمد بن دینار طاحی بصری ہیں۔

بَابُ الْاِيْمَاءِ بِالصَّلَاةِ رَاكِبًا فِي السَّفَرِ

باب 570: سفر کے دوران سواری کی حالت میں اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنا

1269 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) (البقرة: 115) اَنْ تُصَلِّيَ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ فِي السَّفَرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا، يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن منذر -- ابن فضیل -- عبدالملک -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے

1268 -- وهو في "الموطأ" 1/150 -- 151. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/7 و57، والشافعي في "السنن" (79)، ومسلم (700) (35) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، وأبو داؤد (1226) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والنسائي 2/60 في المساجد: باب الصلاة على الحمار، وأبو عوانة 2/343، والبيهقي 2/4. وأخرجه عبد الرزاق (4519)، وأحمد 2/49 و57 و75 و83 و128، وأبو عوانة 2/343 من طرق عن عمرو بن يحيى، به.

نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' یہ آیت نازل ہوئی:

''تم جس طرف بھی رخ کرو گے اللہ کی ذات اسی طرف ہوگی''۔

اس سے مراد یہ ہے: سفر کے دوران تمہاری سواری کا رخ جس سمت میں ہو تم اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نوافل ادا کر رہے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کے ذریعے اشارہ کر رہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے۔

بَابُ صِفَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ رَاكِبًا

باب 571: سوار ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے رکوع اور سجدہ کرنے کا طریقہ

1270 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يُصَلِّي النَّوَافِلَ فِي كُلِّ وَجْهٍ، وَلٰكِنَّهُ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَيُومِئُ اِيْمَاءً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن مقدام عجلی--محمد بن بکر--ابن جریج--ابو زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نوافل ادا کر رہے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں زیادہ جھکتے تھے۔ اور اشارہ کیا کرتے تھے۔

1270– اخرجه عبد الرزاق (4521) عن ابن جريج، بهذا الإسناد. واخرجه عبد الرزاق (5422)، واحمد 3/332 و379 و388– 389، وابو داؤد (1227) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والترمذي (351) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الدابة حيث ما توجهت به، والبيهقي 2/5 من طريق سفيان، عن أبي الزبير، به نحوه.

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَوْقَاتِ الَّتِي يُنْهٰى عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيهِنَّ

(ابواب کا مجموعہ) ان اوقات کا بیان جن میں نوافل ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب **572**: صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے کی ممانعت اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے کی ممانعت، جو ایسے الفاظ کے ذریعے مذکور ہے جو الفاظ عام ہیں لیکن ان کی مراد خاص ہے

1271 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رُفَيْعًا اَبَا الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ: حَدَّثَنِي رِجَالٌ اَحْسَبُهُ قَالَ: مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ عُمَرُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنِي نَفَرٌ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ عُمَرُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) — محمد بن بشار — محمد ابن جعفر (یہاں تحویل سند ہے) — صنعانی — خالد ابن حارث — شعبہ — قتادہ — رفیع ابوعالیہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے کئی افراد نے یہ بات بتائی ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے) انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات نے مجھے یہ بات بتائی ہے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور ان حضرات میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ (انہوں نے یہ بات بتائی ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اور صبح کی نماز یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔

صنعانی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: مجھے ایک گروہ نے یہ حدیث بیان کی ہے جن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

1272 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَّهُوَ ابْنُ زَاذَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عُمَرُ، وَكَانَ مِنْ اَعْجَبِهِمْ اِلَيَّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- ہشیم -- منصور ابن زاذان -- قتادہ -- ابوعالیہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے کئی صحابہ کرام کو جن میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ میرے نزدیک ان حضرات میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ لَا الْمَكْتُوْبَةَ وَجَمِيْعَ التَّطَوُّعِ

باب 573: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

"صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہیں ہوتی"

اس سے مراد بعض نفل نمازیں ہیں' یہاں فرض نماز یا تمام نفل نمازیں مراد نہیں ہیں

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا دَالَّةٌ، وَاِجْمَاعُ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا عَلٰى اَنَّ النَّاسِيَ اِذَا نَسِيَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً، فَذَكَرَهَا بَعْدَ الصُّبْحِ اَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ، اَنَّ عَلَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ الصُّبْحِ، وَقَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ الْعَصْرِ؛ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهٰى عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، اِذْ لَوْ كَانَ نَهْيُهٗ عَنْ جَمِيْعِ الصَّلَاةِ فَرْضِهَا وَتَطَوُّعِهَا لَمْ يَجُزْ اَنْ تُصَلّٰى فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا لَهَا، فَذَكَرَهَا فِيْ اَحَدِ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ، وَالدَّلِيْلُ الثَّانِيْ اَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ لَا كُلَّهَا، سَاُبَيِّنُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔

"جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے' تو اسے اس وقت ادا کرے جب وہ اسے یاد آ جائے"۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے اور تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق بھی ہے کہ نماز کو بھول جانے والا شخص اگر فرض نماز کو بھول جاتا ہے اور اسے وہ نماز صبح کی نماز کے بعد یا عصر کی نماز کے بعد یاد آتی ہے تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے ہی اس نماز کو ادا کرے اگر اسے یہ نماز صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد یاد آتی ہے۔ اور اگر اسے عصر کے بعد یہ یاد آتی ہے تو وہ سورج غروب ہونے سے پہلے اسے ادا کرلے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے نفل نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اگر نبی اکرم ﷺ کی ممانعت تمام نمازوں کے لیے یعنی فرض اور نفل تمام نمازوں کے لیے ہوتی' تو پھر صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے فرض نماز ادا کرنا' اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے کوئی فرض نماز ادا کرنا جائز نہ ہوتا۔

اگرچہ آدمی اس نماز کو بھول گیا ہو اور اسے یہ نماز ان دو اوقات میں سے کسی ایک وقت میں اسے یاد آئی ہو۔

اس کی دوسری دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس سے بعض نفل نمازیں مراد لی ہیں تمام نمازیں مراد نہیں ہیں۔

میں اس بات کو اس کتاب میں اس کے مخصوص مقام پر بیان کروں گا اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحَرِّی الصَّلاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ السَّكْتَ لَا يَكُوْنُ خِلَافَ النُّطْقِ وَلَا يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ عَلٰى مَا يَتَوَهَّمُهُ بَعْضُ مَنْ يَّدَّعِي الْعِلْمَ، اِذْ لَوْ جَازَ الِاحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ لَكَانَ فِي قَوْلِهٖ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِبَاحَةُ الصَّلَاةِ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاِنْ كَانَ الْمُصَلِّيْ مُتَحَرِّيًا بِصَلَاتِهٖ طُلُوعَ الشَّمْسِ

باب **574**: سورج طلوع ہونے کے قریب یا سورج غروب ہونے کے قریب تحری کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ سکوت کے ذریعے کلام پر استدلال نہیں کیا جاسکتا' جیسا کہ علم کے دعویدار بعض حضرات اس غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں

اگر سکوت کو کلام کے مقابلے میں دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز ہو' تو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

''صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہیں ہوتی''

اس کے ذریعے سورج نکلنے کے وقت ادا کرنا مباح ہوتا

اگرچہ سورج کے نکلنے کے وقت نماز ادا کرنے والا شخص تحری کر کے اس نماز کو ادا کرتا

1273 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيٰى، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا

1273- اخرجه البخاری (582) فی المواقیت: باب الصلاة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، عن مسدد، والنسائی 1/279 فی المواقیت: باب النهی عن الصلاة بعد العصر، عن عمرو بن علی، والبیهقی فی "السنن" 2/453 من طریق مسدد، کلاهما عن یحیی بن سعید القطان.

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، نا هِشَامٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ، وَلَا غُرُوبَهَا، فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بَرَزَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَمْسِكُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى يَسْتَوِيَ، فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَمْسِكُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى يَغِيبَ

اختلاف روایت: وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ وَقَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ: فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن علاء بن کریب-- ابن بشر-- ہشام-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سورج طلوع ہونے کے وقت یا اس کے غروب ہونے کے وقت قصد کے ساتھ (یعنی اس وقت کی نماز تاخیر سے) ادا نہ کرو کیونکہ وہ (سورج) شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے' جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے' تو نماز ادا کرنے سے رک جاؤ' یہاں تک کہ وہ مکمل باہر آ جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے' تو تم نماز ادا کرنے سے رک جاؤ' یہاں تک کہ وہ مکمل غروب ہو جائے۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

ابوکریب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے ہمراہ طلوع ہوتا ہے''۔

1274 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِي صُفْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: لَا تُصَلُّوا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ، وَلَا حِيْنَ تَغْرُبُ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ

توضیح مصنف: وَفِيْ خَبَرِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا دِلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ قَدْ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَكَذَا خَبَرُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: حَتّٰى تَرْتَفِعَ خَرَّجْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- سماک -- مہلب بن ابوصفرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورج نکلنے کے وقت اور اس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کرو کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے' اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے''۔

صنابحی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بے شک جب سورج نکلتا ہے' تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے' تو وہ سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت میں نماز ادا کرنے سے جو منع کیا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے نکلنے کے بعد اس کے بلند ہونے تک (کے وقت میں) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی طرح حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے''۔

میں نے یہ دونوں روایات دوسری جگہ پر نقل کر دی ہیں۔

حدیث 1274: فقہاء کے نزدیک درج ذیل پانچ اوقات میں نماز ادا کرنا ممنوع ہے۔

(i) فجر کے فرائض کر لینے کے بعد سے لے کر اس وقت تک جب سورج طلوع ہونے کے بعد اتنا بلند ہو جائے کہ دھوپ آنکھوں میں چبھنے لگے۔

(ii) سورج طلوع ہونے کے وقت' جب تک وہ طلوع ہونے کے بعد ایک نیزے جتنا بلند نہیں ہو جاتا۔

(iii) استواء کے وقت' یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف ڈھل جائے۔

(iv) سورج کے زرد ہو جانے کے بعد سے لے کر اس کے غروب ہونے تک۔

(v) عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک۔

طلوع آفتاب' غروب آفتاب اور وقت استواء

احناف اس بات کے قائل ہیں: ان تینوں اوقات میں نماز ادا کرنا مطلق طور پر ممنوع ہے۔ فرض' واجب' نفل سب کا حکم یکساں ہے' خواہ وہ قضاء نماز ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ ادا کرنا' سجدہ تلاوت کرنا' سجدہ سہو کرنا بھی ممنوع ہیں۔

البتہ دو صورتوں کا حکم مختلف ہے' جمعہ کے دن وقت استواء میں نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں۔ یہ امام ابو یوسف کا قول ہے اور سورج غروب ہونے کے قریب اسی دن کی عصر کی نماز' جو اس وقت تک ادا نہیں کی تھی' وہ ادا کی جا سکتی ہے۔

فجر کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کے بارے میں احناف کی یہ رائے ہے: ان اوقات نفل نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ وہ فجر یا عصر کی سنتیں ہوں' تحیۃ المسجد ہو' نذر کی نماز ہو' طواف کے بعد ادا کیے جانے والے دو نوافل ہوں۔ سجدہ سہو ہو یا نماز جنازہ ہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَوُّعِ نِصْفَ النَّهَارِ

حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَعْلَمْتُ اَنَّ الِاحْتِجَاجَ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ غَيْرُ جَائِزٍ، اِذْ لَوْ جَازَ الِاحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ لَجَازَ الِاحْتِجَاجُ بِاَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَنْ يُقَالَ: قَدْ سَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْاَخْبَارِ عَنِ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ اِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، فَيُقَالُ: الصَّلَاةُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ جَائِزَةٌ اَوْ يُقَالُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ خِلَافُ الْاَخْبَارِ الَّتِي فِيهَا النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ اِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ

باب **575**: نصف النہار کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت جب تک سورج ڈھل نہیں جاتا

یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ کلام کے مقابلے میں سکوت کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ اگر سکوت کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاسکتا

(فرمان نبوی ہے)

''صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے''

تو یہ کہا جاسکتا کہ روایات میں نبی اکرم ﷺ نے اس نفل نماز سے ممانعت کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے' جب کوئی شخص عین زوال کے وقت کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' تو اس بنیاد پر یہ کہا جاسکتا تھا: اس وقت میں نماز ادا کرنا جائز ہے یا پھر یہ کہا جاسکتا تھا: یہ روایات ان روایات کے خلاف ہیں' جن میں عین زوال کے وقت سجدہ کرنے کی ممانعت منقول ہے

1275 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَاَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَمِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تَاْمُرُنِي اَنْ لَا اُصَلِّيَ فِيهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَاَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ - وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى يَنْتَصِفَ النَّهَارُ، فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ فَاَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ

1275- وله شاهد من حديث عمرو بن عبسة عند احمد 4/112، ومسلم (832) في صلاة المسافرين: باب إسلام عمرو بن عبسة، والنسائي 1/279-280 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد العصر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/152، والبغوي (777).

حَتّٰی تَمِیلَ الشَّمْسُ، فَاِنَّهٗ حِينَئِذٍ تُسَعَّرُ جَهَنَّمُ، وَشِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى يُصَلَّى الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَاقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

اختلافِ روایت: قَالَ يُونُسُ: قَالَ: صَلَوَاتٌ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى يُصَلَّى الصُّبْحُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَلَوْ جَازَ الِاحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ كَمَا يَزْعُمُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ الدَّلِيلُ عَلَى الْمَنْصُوصِ لَجَازَ اَنْ يُحْتَجَّ بِاَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِبَاحَةُ الصَّلَاةِ عِنْدَ بُرُوزِ حَاجِبِ الشَّمْسِ قَبْلَ اَنْ تَرْتَفِعَ، وَبِإِبَاحَةِ الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَزُولَ، وَلٰكِنْ غَيْرُ جَائِزٍ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ الْفِقْهَ، وَيَتَدَبَّرُ اَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَانِدُ الِاحْتِجَاجَ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ، وَلَا بِمَا يَزْعُمُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ الدَّلِيلُ عَلَى الْمَنْصُوصِ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذَا الْجِنْسِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ دَالٌّ عِنْدَهُ عَلٰى اَنَّ الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ فَالصَّلَاةُ جَائِزَةٌ، وَزَعَمَ اَنَّ هٰذَا هُوَ الدَّلِيلُ الَّذِي لَا يُحْتَمَلُ غَيْرُهُ، وَمَذْهَبُنَا خِلَافُ هٰذَا الْاَصْلِ، نَحْنُ نَقُولُ: إِنَّ النَّصَّ اَكْثَرُ مِنَ الدَّلِيلِ، وَجَائِزٌ اَنْ يُنْهٰى عَنِ الْفِعْلِ إِلٰى وَقْتٍ وَغَايَةٍ، وَقَدْ لَا يَكُونُ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ إِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَالْغَايَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَ مُبَاحٌ بَعْدَ مُضِيِّ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَتِلْكَ الْغَايَةِ، إِذَا وُجِدَ نَهْيٌ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، وَلَمْ يَكُنِ الْخَبَرَانِ إِذَا رُوِيَا عَلٰى هٰذِهِ الْقِصَّةِ مُتَهَاتِرَيْنِ مُتَكَاذِبَيْنِ مُتَنَاقِضَيْنِ عَلٰى مَا يَزْعُمُ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ وَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ الَّذِي اَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ، مِنْ قَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ) (البقرة: 230)، فَحَرَّمَ اللّٰهُ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا عَلَى الْمُطَلِّقِ فِي نَصِّ كِتَابِهٖ (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ) (البقرة: 230)، وَهِيَ إِذَا نَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ لَا تَحِلُّ لَهٗ وَهِيَ تَحْتَ زَوْجٍ ثَانٍ، وَقَدْ يَمُوتُ عَنْهَا اَوْ يُطَلِّقُهَا اَوْ يَنْفَسِخُ النِّكَاحُ بِبَعْضِ الْمَعَانِي الَّتِي يَنْفَسِخُ النِّكَاحُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ قَبْلَ الْمَسِيسِ، وَلَا يَحِلُّ اَيْضًا لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ حَتّٰى يَكُونَ مِنَ الزَّوْجِ الثَّانِي مَسِيسٌ، ثُمَّ يَحْدُثُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالزَّوْجِ مَوْتٌ اَوْ طَلَاقٌ اَوْ فَسْخُ نِكَاحٍ، ثُمَّ تَعْتَدُّ بِهٖ، فَلَوْ كَانَ التَّحْرِيمُ إِذَا كَانَ إِلٰى وَقْتٍ غَايَةٍ كَالدَّلِيلِ الَّذِي لَا يُحْتَمَلُ غَيْرُهٗ اَنْ يَكُونَ الْمُحَرَّمُ إِلٰى وَقْتٍ غَايَةٍ صَلّٰى لَا بَعْدَ الْوَقْتِ لَا يُحْتَمَلُ غَيْرُهٗ، لَكَانَتِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا إِذَا تَزَوَّجَهَا زَوْجًا غَيْرَهٗ حَلَّتْ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَبْلَ مَسِيسِ الثَّانِي إِيَّاهَا، وَقَبْلَ اَنْ يَحْدُثَ بِالزَّوْجِ مَوْتٌ اَوْ طَلَاقٌ مِنْهُ، وَقَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَمَنْ يَفْهَمُ اَحْكَامَ اللّٰهِ يَعْلَمُ اَنَّهَا لَا تَحِلُّ بَعْدُ: (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ) (البقرة: 230)، وَحَتّٰى يَكُونَ هُنَاكَ مَسِيسٌ مِنَ الزَّوْجِ إِيَّاهَا، اَوْ مَوْتُ زَوْجٍ اَوْ طَلَاقُهٗ، اَوِ انْفِسَاخُ النِّكَاحِ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ عِدَّةٌ تَمْضِي، هٰذِهِ مَسْاَلَةٌ طَوِيلَةٌ سَاُبَيِّنُهَا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَاعْتَرَضَ بَعْضُ مَنْ لَا يُحْسِنُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ، فَادَّعٰى فِي هٰذِهِ

الْاٰيَةِ مَا اَنْسَانَا قَوْلَ مَنْ ذَكَرْنَا قَوْلَهُ، فَزَعَمَ اَنَّ النِّكَاحَ هٰهُنَا الْوَطْءُ، وَزَعَمَ اَنَّ النِّكَاحَ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ عَقْدٌ وَوَطْءٌ، وَزَعَمَ اَنَّ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) اِنَّمَا اَرَادَ الْوَطْءَ، وَهٰذِهِ فَضِيحَةٌ لَمْ نَسْمَعْ عَرَبِيًّا قَطُّ مِمَّنْ شَاهَدْنَاهُمْ، وَلَا حُكِيَ لَنَا عَنْ اَحَدٍ تَقَدَّمَنَا مِمَّنْ يُحْسِنُ لُغَةَ الْعَرَبِ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَلَا مِمَّنْ قَبْلَهُمْ اَطْلَقَ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ، اَنْ يَقُوْلَ جَامَعَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا، وَلَا سَمِعْنَا اَحَدًا يُجِيزُ اَنْ يُقَالَ، وَطِئَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا، وَاِنَّمَا اَضَافَ اِلَيْهَا النِّكَاحَ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ كَمَا تَقُوْلُ الْعَرَبُ، تَزَوَّجَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجًا، وَلَمْ نَسْمَعْ عَرَبِيًّا يَقُوْلُ وَطِئَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا وَلَا جَامَعَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا، وَمَعْنَى الْاٰيَةِ عَلٰى مَا اَعْلَمْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُحَرِّمُ الشَّيْءَ فِيْ كِتَابِهِ اِلٰى وَقْتٍ وَغَايَةٍ، وَقَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الشَّيْءُ حَرَامًا بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَيْضًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- ابن عبدالحکم -- ابن وہب -- عیاض بن عبداللہ -- سعید بن ابوسعید مقبری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا رات اور دن کی گھڑیوں میں سے کوئی گھڑی ایسی بھی ہے' جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دیں کہ میں اس میں نماز ادا نہ کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم صبح کی نماز ادا کرلو تو نماز ادا کرنے سے رک جاؤ' یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔

یہاں ابن عبدالحکم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے' پھر نماز میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے' اور نماز قبول ہوتی ہے' یہاں تک کہ جب نصف النہار کا وقت ہو جائے' تو جب نصف النہار کا وقت ہو جاتا ہے' تو نماز ادا کرنے سے رک جاؤ' یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے کیونکہ اس وقت میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے' اور گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

جب سورج ڈھل جائے' تو نماز میں حاضری اور موجودگی اور قبولیت ہوتی ہے' یہاں تک کہ عصر کی نماز ادا کر لی جائے' جب عصر کی نماز ادا کر لی جائے' تو تم نماز ادا کرنے سے رک جاؤ' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

یونس نامی راوی نے لفظ ''صلوات'' استعمال کیا ہے' جبکہ عبدالحکم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''پھر نماز میں موجودگی اور حاضری اور قبولیت ہوتی ہے' یہاں تک کہ صبح کی نماز ادا کر لی جائے''۔

اگر سکوت کے ذریعے گویائی پر استدلال کرنا جائز ہوتا جیسا کہ بعض اہل علم یہ گمان کرتے ہیں' یہ منصوص پر دلیل ہے' تو یہ جائز ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ذریعے یہ استدلال کیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک' اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' (تو استدلال یہ ہو کہ) سورج کے کنارے کے ظاہر ہونے کے وقت' اور اس کے بلند ہونے سے پہلے' نماز ادا کرنا جائز ہو' یا سورج کے استواء کے وقت اور اس کے ڈھل جانے سے پہلے نماز ادا کرنا مباح ہو' لیکن یہ اس کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے' جو شخص فقہ کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں غور و فکر کرتا ہے' اور سکوت کے ذریعے گویائی پر استدلال کی ضد نہیں کرتا اور بعض اہل علم کی طرح یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ (سکوت) منصوص پر دلیل ہے۔

اس مسئلے میں ہمارے مخالفین کے مذہب کی بنیاد پر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''صبح کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہیں ہوتی'' ان حضرات کے نزدیک اس بات پر دلالت کرتا ہے: جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

وہ (مخالف) یہ گمان کرتا ہے یہ وہ دلیل ہے جو دوسرے (معنی) کا احتمال نہیں رکھتی ہے۔

ہمارا مذہب اس اصول کے برخلاف ہے ہم یہ کہتے ہیں: نص دلالت سے زیادہ (واضح) ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی فعل سے ایک مخصوص وقت یا انتہا تک کے لئے منع کیا گیا ہو (اور بعد میں وہ جائز ہو) اور کبھی اس مخصوص وقت اور انتہا کے گزرنے تک اس فعل کی ممانعت اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ وہ مخصوص وقت اور انتہائی حد کے گزرنے کے بعد وہ فعل مباح ہو گیا ہے۔ جب اس مخصوص وقت کے بعد اس فعل سے ممانعت پائی جا رہی ہو۔

تو اس بارے میں نقل کی جانے والی دونوں روایات ایک دوسرے کے خلاف ایک دوسرے کو جھوٹ قرار دینے والی یا ایک دوسرے کی نقیض نہیں ہوں گی جیسا کہ اس مسئلہ کے بارے میں ہمارے مخالفین کا گمان ہے۔

اپنی کتاب ''معانی القرآن'' میں میں نے اسی نوعیت کے ایک مسئلہ کی وضاحت کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اگر وہ (مرد) اس (عورت) کو طلاق دیدے تو وہ (عورت) اس (مرد) کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک کسی دوسرے مرد کے ساتھ شادی نہیں کر لیتی''۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی نص میں تین طلاق یافتہ عورت کو طلاق دینے والے کے لئے اس وقت تک حرام قرار دیا ہے۔ جب تک وہ عورت دوسری شادی نہیں کر لیتی وہ عورت جب دوسری شادی کر لے تو بھی وہ اس وقت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی جب وہ عورت دوسرے شوہر کی بیوی ہو یا دوسرے شوہر کے اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ عورت بیوہ ہو جائے یا دوسرا شوہر اسے طلاق دیدے یا ان دونوں کے درمیان کسی بھی صورت میں نکاح فسخ ہو جائے (لیکن یہ دوسرے شوہر کے اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے ہو) وہ عورت پہلے شوہر کے لئے اس وقت تک بھی حلال نہیں ہوگی جب تک دوسرا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا اور پھر اس کے بعد (اس دوسرے شوہر) کا انتقال نہیں ہو جاتا یا وہ طلاق نہیں دے دیتا یا ان دونوں کا نکاح فسخ نہیں ہو جاتا اور اس کے بعد وہ عورت عدت بسر نہیں کر لیتی۔

مخصوص وقت تک کی یہ حرمت اگر ایسی دلیل کی مانند ہوتی جو دوسرے معنی کا احتمال نہیں رکھتی تو جس کے لئے ایک مخصوص وقت تک نماز ادا کرنا حرام قرار دیا گیا تھا اس کے لئے اس وقت کے فوراً بعد نماز ادا کرنا جائز ہوتا اسی طرح اگر یہ دوسرے معنی کا احتمال نہیں رکھتی تو تین طلاق یافتہ عورت جب دوسری شادی کر لیتی تو وہ فوراً پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جاتی اور یہ دوسرے شوہر کے اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے ہوتا اور یہ دوسرے شوہر کے انتقال اس کے طلاق دینے یا اس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے ہوتا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا فہم رکھتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ وہ عورت دوسری شادی کر لینے کے بعد بھی (پہلے شوہر کے لئے)

اس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک دوسرا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا' اور پھر دوسرے شوہر کا انتقال نہیں ہو جاتا' یا وہ طلاق نہیں دے دیتا' یا ان دونوں کے درمیان نکاح فسخ نہیں ہو جاتا اور پھر (عورت کی) عدت نہیں گزر جاتی۔

یہ ایک طویل مسئلہ ہے' ان شاء اللہ میں اسے کتاب العلم میں بیان کروں گا۔

جو شخص علم اور فقہ میں مہارت نہیں رکھتا' اس نے اعتراض کیا اور اس آیت کے بارے میں ایک ایسا دعویٰ کیا' کہ ہم اس شخص کا قول بھول گئے' جس کا قول ہم نے ذکر کیا ہے۔

یہ شخص یہ گمان کرتا ہے: یہاں استعمال ہونے والے لفظ (''تنکح'' میں) نکاح سے مراد ''وطی'' ہے' اس کا یہ کہنا ہے' لفظ ''نکاح'' کے دو مطلب ہیں' عقد اور وطی' اور اس کا یہ بھی کہنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''حتی تنکح زوجا غیرہ'' میں (تنکح) سے مراد ''وطی'' کرنا ہے۔

یہ رسوائی کی بات ہے' ہم نے جن لوگوں کو دیکھا' ان میں سے ہم نے کسی عرب کو نہیں سنا' اور پہلے زمانے کے لوگوں میں سے جو مسلمان لوگ عربی میں مہارت رکھتے تھے' ان میں سے کسی کے بارے میں ہم تک یہ حکایت نہیں پہنچی اور نہ ہی ان سے پہلے والوں میں سے کسی نے یہ الفاظ استعمال کیے ''عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ جماع کیا''۔

نہ ہی ہم نے کسی کو یہ کہنا درست قرار دیتے ہوئے سنا ہے ''عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ وطی کی''

اس مقام پر نکاح کی نسبت عورت کی طرف کی گئی ہے' جس طرح عرب یہ کہتے ہیں: ''عورت نے مرد کے ساتھ شادی کر لی''

ہم نے کسی عربی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: ''عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ وطی کر لی'' یا یہ ''عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ مجامعت کر لی''

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ آیت کا مفہوم یہ ہے' اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی چیز کو ایک مخصوص وقت اور غایت تک کے لئے حرام قرار دیتا ہے' لیکن بعض اوقات وہ چیز اس مخصوص وقت کے بعد بھی حرام ہی رہتی ہے (جس کا سبب دوسرے احکام ہوتے ہیں)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ نَهْيٌ خَاصٌّ لَا عَامٌّ، اِنَّمَا اَرَادَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ لَا كُلَّهُ، وَقَدْ اَعْلَمْتُ قَبْلُ فِي الْبَابِ الَّذِي تَقَدَّمَ اَنَّهُ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا النَّهْيِ نَهْيًا عَنْ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ

باب 576: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک جس نماز کو ادا کرنے سے منع کیا ہے' یہ مخصوص ممانعت ہے' عام ممانعت نہیں ہے

نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے بعض نوافل مراد لئے ہیں' تمام نوافل مراد نہیں ہیں اور میں اس سے پہلے کے باب میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس ممانعت کے ذریعے فرض نماز سے ممانعت مراد نہیں لی ہے

1276 - سندِحدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَلَّى بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی جہضمی -- عبداللہ بن داؤد -- طلحہ بن یحییٰ -- عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی تھیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد (ان رکعات کو) ادا نہیں کر سکے تھے۔

1277 - سندِحدیث: ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ صَلَاةٍ هٰذِهِ؟ مَا كُنْتَ تُصَلِّيهَا قَالَ: اِنَّهُ قَدِمَ وَفْدٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيمٍ فَشَغَلُوْنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ اَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَطَوَّعَ بِرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَضَاءَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَوْ كَانَ نَهْيُهُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ عَنْ جَمِيعِ التَّطَوُّعِ، لَمَا جَازَ اَنْ يَقْضِيَ رَكْعَتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَيَقْضِيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، وَاِنَّمَا صَلَّاهُمَا اسْتِحْبَابًا مِنْهُ لِلدَّوَامِ عَلٰى عَمَلِ التَّطَوُّعِ؛ لِاَنَّهُ اَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ اَدْوَمُهَا، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- صنعانی محمد بن عبدالاعلیٰ -- معتمر -- محمد -- ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون سی نماز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس نماز کو ادا نہیں کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنو تمیم کا وفد آ گیا تھا انہوں نے مجھے دو رکعات ادا نہیں کرنے دیں جو میں ظہر کے بعد ادا کیا کرتا تھا۔

میں نے اس روایت کے تمام طرق "کتاب الکبیر" میں نقل کر دیے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد ان دو رکعات کو نفل کے طور پر ادا کیا تھا' جو ان دو رکعات کی قضا تھی' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد ادا کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کا نمازِ عصر کے بعد نماز سے منع کرنا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' اگر یہ تمام نفلی نمازوں کے بارے میں ہوتا تو یہ بات جائز نہیں تھی کہ آپ ﷺ ظہر کے بعد جو دو رکعات ادا کیا کرتے تھے ان کی قضا ادا کرتے اور اس کی قضا عصر کے بعد ادا کرتے۔

نبی اکرم ﷺ نے ان دو رکعات کو اس لیے ادا کیا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ ﷺ جس نفلی عمل کو کریں اسے باقاعدگی کے ساتھ کرتے رہیں۔

کیونکہ آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سب سے افضل عمل وہ ہے' جسے باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے''۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ خود بھی جب کوئی عمل کرتے تھے' تو آپ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ ﷺ اسے باقاعدگی سے کرتے رہیں۔

1278 - وَالدَّلِيلُ عَلَى مَا ذَكَرْتُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ،

متن حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فِي بَيْتِهَا قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا، وَكَانَ اِذَا صَلَّى صَلَاةً اَثْبَتَهَا

✽✽ والدلیل علی ماذکرت ان علی بن حجر -- اسماعیل بن جعفر -- محمد ابن ابوحرملہ -- ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا

میں نے جو بات ذکر کی ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے' جسے علی بن حجر نے اپنی سند کے ساتھ ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا: جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے گھر میں ادا کیا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے انہیں ادا کیا کرتے تھے۔

اگر آپ ﷺ کسی مصروفیت کی وجہ سے انہیں ادا نہیں کر پاتے تھے یا انہیں ادا کرنا بھول جاتے تھے' تو آپ ﷺ عصر کے بعد انہیں ادا کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ باقاعدگی کے ساتھ انہیں ادا کیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ جب بھی کوئی نفل نماز ادا کرتے' تو اسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

1279 - توضیح مصنف: وَفِي خَبَرِ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ السُّوَائِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّجُلَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ: اِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا، ثُمَّ جِئْتُمَا وَالْاِمَامُ يُصَلِّي فَصَلِّيَا مَعَهُ، تَكُونُ لَكُمَا نَافِلَةً سَاُخَرِّجُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِتَمَامِهِ ناه يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ السُّوَائِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَدْ اَمَرَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي رَحْلِهِ اَنْ يُّصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ، وَاَعْلَمَ اَنَّ صَلَاتَهُ تَكُوْنُ مَعَ الْإِمَامِ نَافِلَةً فَلَوْ كَانَ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ نَهْيًا عَامًّا لَا نَهْيًا خَاصًّا، لَمْ يُجِزْ لِمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْلِ اَنْ يُّصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ فَيَجْعَلَهَا تَطَوُّعًا، وَاَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً، فِيْهَا دِلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْإِمَامَ اِذَا اَخَّرَ الْعَصْرَ اَوِ الْفَجْرَ اَوْ هُمَا، اِنَّ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعًا لِوَقْتِهِمَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَ الْإِمَامِ وَيَجْعَلُ صَلَاتَهُ مَعَهُ سُبْحَةً، وَهٰذَا تَطَوُّعٌ بَعْدَ الْفَجْرِ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ، وَقَدْ اَمْلَيْتُ قَبْلُ خَبَرَ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ، وَهُوَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ، وَبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْ يَّمْنَعُوْا اَحَدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ

❁❁ جابر بن یزید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو افراد سے فرمایا جب تم دونوں اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو' اور پھر تم دونوں آ ؤ اور اس وقت امام نماز ادا کر رہا ہو' تو تم اس کی اقتداء میں نماز ادا کرو یہ نماز تم دونوں کے لیے نفل ہو جائے گی۔

انشاء اللہ میں اس روایت کو عنقریب مکمل طور پر نقل کروں گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں اس شخص کو یہ حکم دیا ہے' جو اپنی رہائشی جگہ پر فجر کی نماز ادا کر چکا تھا۔

یہ حکم دیا ہے: وہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے اور آپ ﷺ نے یہ بات بتائی ہے: وہ امام کے ساتھ جو نماز ادا کرے گا وہ نماز نفل ہو گی۔

اگر فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کسی بھی نماز کو ادا کرنا منع ہوتا اور اس کی ممانعت عام ہوتی اس کی ممانعت مخصوص نہ ہوتی' تو جو شخص اپنی رہائشی جگہ پر فجر کی نماز ادا کر چکا ہو اس کے لیے یہ بات جائز نہ ہوتی کہ وہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر کے اس نماز کو نفل قرار دیدے۔

1279– أخرجه الطيالسي (1247)، وأبو داؤد (575) و (576) في الصلاة: باب فيمن صلى في منزله ثم أدرك الجماعة يصلي معهم، والطحاوي 1/363، والدارقطني 1/413، والطبراني /22 (610) و (611) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3934)، وأحمد 4/160 و161، والترمذي (219) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي وحده، ثم يدرك الجماعة، والنسائي 2/112– 113 في الإمامة: باب إعادة الفجر مع الجماعة لمن صلى وحده، والدارقطني 1/413 – 414 و414، والحاكم 1/244 – 245، والطبراني /22 (608) و (609) و (612) و (613) و (614) و (615) و (616) و (617) من طرق عن يعلى بن عطاء، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو نمازوں کو تاخیر کے ساتھ ادا کیا کریں گے تو تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا اور ان لوگوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنالینا''۔

اس روایت میں بھی اس بات پر دلالت موجود ہے اگر امام عصر کی نماز یا فجر کی نماز یا یہ دونوں نمازیں تاخیر سے ادا کرتا ہے تو آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ان دونوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرے اور پھر امام کی اقتداء میں بھی یہ نماز ادا کرے اور امام کی اقتداء میں اپنی نماز کو نفل قرار دیدے تو یہ فجر اور عصر کے بعد نفل ادا کرنے کی مانند ہو جائے گا۔

میں اس سے پہلے قیس بن قہد کی نقل کردہ روایت کو املاء کروا چکا ہوں وہ بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو عبد مناف اور بنو عبد المطلب کو اس بات سے منع کیا تھا کہ وہ بیت اللہ کے پاس کسی بھی شخص کو رات یا دن کے کسی بھی وقت میں نماز ادا کرنے سے منع کریں۔

1280 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَاهُ يُخْبِرُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ عَطَاءٍ هٰذَا:

متنِ حدیث: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنْ كَانَ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَلَا اَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ اَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ

اختلافِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، غَيْرَ اَنَّ اَحْمَدَ بْنَ الْمِقْدَامِ قَالَ: اِنْ كَانَ لَكُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، وَقَالَ: اَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبد الجبار بن علاء اور احمد بن منیع -- سفیان -- ابوزبیر -- عبد اللہ بن باباہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع -- عبد الرزاق -- ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن مقدام -- محمد بن بکر -- ابن جریج -- ابوزبیر -- عبد اللہ بن باباہ (کے

1280- اخرجه الحميدي (561)، وأحمد 4/80، وأبو داؤد (1894) في المناسك: باب الطواف بعد العصر، والترمذي (868) في المناسك: باب ما جاء في الصلاة بعد العصر وبعد الصبح لمن يطوف، والنسائي 1/284 في المواقيت: باب إباحة الصلاة في الساعات كلها بمكة، و 5/223 في المناسك: باب إباحة الطواف في كل الأوقات، وابن ماجة (1254) في الإقامة: باب ماجاء في الصلاة بمكة في كل الأوقات، والدارمي 2/70، والدارقطني 1/423، والطبراني (1600)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/186، والبيهقي في "السنن" 2/461 و5/92، والبغوي في شرح السنة (780) من طرق عن سفيان بن عيينة بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/448 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق (9004)، ومن طريقه أحمد 4/80، والطبراني (1599)، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، به. ومن طرق عن ابن جريج به أخرجه أحمد 4/81 و 84.

حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنوعبد مناف! اے بنوعبدالمطلب! اگر (خانہ کعبہ سے متعلق) امور کا معاملہ تمہارے پاس ہو تو میں یہ بات ہرگز نہ پاؤں کہ تم کسی شخص کو اس کے پاس رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں نماز ادا کرنے سے منع کرو۔

ابن جریج کی نقل کردہ روایت کے یہ الفاظ ہیں تاہم احمد بن مقدام نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اگر تمہارے پاس اس بارے میں کوئی اختیار ہو''۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا دَاوَمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ بَعْدَمَا صَلَّاهُمَا مَرَّةً لِفَضْلِ الدَّوَامِ عَلَى الْعَمَلِ

باب 577: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعات ادا کی تھیں

اور اس کے بعد آپ ان دو رکعات کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے رہے تھے' کیونکہ کسی بھی عمل کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرنا فضیلت رکھتا ہے

1201 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْاَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَاَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ؟ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِيْ عَمَّارٍ وَقَالَ يُوْسُفُ: قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً فَاَمَّا الدَّوْرَقِيُّ فَاِنَّهُ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَلَمْ يَقُلْ: هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْاَيَّامِ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث اور یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یوسف بن موسیٰ جریر -- منصور -- ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے عرض کی: اے ام المومنین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح عمل کیا کرتے تھے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایام کو مخصوص کر لیتے تھے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باقاعدگی والا ہوتا تھا اور تم میں سے کون شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس کی استطاعت رکھتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوعمار کے نقل کردہ ہیں۔ یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی نہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باقاعدگی والا ہوتا تھا۔
جہاں تک دورقی نامی راوی کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔
(علقمہ کہتے ہیں:) میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے تھے؟
اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔
''کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں کو (نفل نماز کے لیے) مخصوص کرلیتے تھے''۔

1282 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:
متنِ حدیث: كَانَ عِنْدِيْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهٖ؟ فَقُلْتُ: فُلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا قَالَتْ: وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب--ابواسامہ--ہشام--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون میرے پاس موجود تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ عورت کون ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں عورت ہے' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی نماز کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار تم پر وہ چیز لازم ہے' جس کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے کرنے والا باقاعدگی سے سرانجام دے۔

1283 - سندِحدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:
متنِ حدیث: كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَاوَمَ وَاِنْ قَلَّ، وَكَانَ النَّبِيُّ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَقَالَ

1283- اخرجه الطبرانى 29/50 . واخرجه احمد 6/84 ، واخرجه احمد 6/189و244، والبخارى 1970 فى الصوم: باب صوم شعبان، ومسلم 2/811 782 فى الصيام: باب صيام النبى، وأحمد 6/233 من طريق أبان بن يزيد، كلاهما عن يحيى بن أبى كثير، بهذا الإسناد. واخرجه احمد 6/176 و180، والبخارى 6465 فى الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل.

أَبُو سَلَمَةَ: (اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ) (المعارج: 23)

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن خشرم--عیسیٰ--اوزاعی--یحییٰ--ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جسے آدمی باقاعدگی کے ساتھ کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

ابوسلمہ کہتے ہیں (اس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے)

''یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز کے بارے میں باقاعدگی اختیار کرتے ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ غَيْرَ مُرْتَفِعَةٍ، فَدَانَتْ لِلْغُرُوْبِ

باب 578: اس وضاحتی روایت کا تذکرہ جو میری ذکر کردہ روایت کے بعض مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے اس وقت منع کیا ہے جب سورج بلند نہ رہا ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو

1284 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَا: ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالٍ وَهُوَ ابْنُ يَسَافٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ مُرْتَفِعَةً

--یعقوب بن ابراہیم دورقی اور محمود بن خداش--جریر بن عبدالحمید--منصور--ہلال ابن یساف--وہب بن اجدع--علی

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عصر کے بعد کوئی نماز ادا نہ کی جائے البتہ (جب سورج چمکدار اور بلند ہو) تو ادا کی جاسکتی ہے''۔

1285 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ،

1284- اخرجه ابن ابي شيبة 2/348، 349، واحمد 1/80، 81 والنسائي 1/280 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، عن إسحاق بن إبراهيم، ثلاثتهم عن جرير بن عبد الحميد.

1285- واخرجه احمد 1/129، والبيهقي في "السنن" 2/459 من طريق عبد الرحمن، بهذا الإسناد. واخرجه الطيالسي (108) (وتحرف فيه "يساف" إلى سنان) واحمد 1/141، وابن الجارود (281)، وأبو داؤد (1274)، والبيهقي 2/459 من طريق شعبة.

عَنْ هِلَالٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تُصَلُّوْا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ--عبدالرحمٰن--سفیان اور شعبہ--منصور--ہلال--

وہب بن اجدع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عصر کے بعد کوئی نماز ادانہ کرو البتہ تم اس وقت نماز ادا کر سکتے ہو جبکہ سورج بلند ہو''۔

1286 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ

وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي مُوْسٰى سَوَاءً . قَالَ سُفْيَانُ: لَا

اَدْرِي بِمَكَّةَ يَعْنِي اَمْ غَيْرِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: وَهْبُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَدِ

ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الشَّعْبِيُّ اَيْضًا، وَهِلَالُ بْنُ يَسَافٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--حسن بن محمد--اسحاق الازرق--سفیان--ابواسحاق--عاصم ابن ضمرہ

کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفیان کہتے ہیں مجھے یہ نہیں معلوم کہ یہ حکم مکہ کے ساتھ خاص ہے یا اس کے علاوہ کے لیے بھی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت غریب ہے میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہب بن اجدع سے

مجہول ہونے کا علم اٹھ جاتا ہے کیونکہ اس سے امام شعبی نے بھی روایت نقل کی ہے اور ہلال بن یساف نے بھی روایت نقل کی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب **579**: سورج غروب ہونے کے وقت اور مغرب کی نماز سے پہلے نماز ادا کرنا مباح ہے

1287 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ،

1287- والبيهقي في "السنن" 2/475 عن ابي العلاء محمد بن كريب، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد . واخرجه ابن ابي شيبة /2 356، واحمد 5/54، ومسلم (838) في صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة، والترمذي (185) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل المغرب، وابن ماجة (1162) في الإقامة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب، من طريق وكيع، كهمس، به .واخرج مسلم ايضًا (838) ، والدارقطني 1/266 من طريق ابي اسامة، عن كهمس، به .واخرجه البخاري (627) في الأذان: باب بين كل اذانين صلاة لمن شاء ، والبيهقي في "السنن" 2/472، والبغوي (430) من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن كهمس، به .واخرجه أحمد 4/86، والنسائي 1/28 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة، من طريق يحيى بن سعيد، عن كهمس، به .واخرجه احمد 5/54و 56 عن محمد بن جعفر، و 5/57، وابو عوانة 2/32 و265 عن يزيد بن هارون، والدارقطني 1/266 من طريق عون بن كهمس، به، وابو عوانة 2/32 و264

ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا الْجُرَيْرِيُّ، وَكَهْمَسٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ، ثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ اَخْضَرَ، ثَنَا كَهْمَسٌ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ اَبِي كُرَيْبٍ، وَاَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ، زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ: فَكَانَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يُصَلِّي قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب-- ابن مبارک-- کہمس بن حسن (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار-- یزید بن ہارون-- جریری اور کہمس (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار-- سالم بن نوح عطار-- سعید الجریری (یہاں تحویلِ سند ہے) --احمد بن عبدہ--سلیم ابن اخضر--کہمس --عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی۔ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: (یہ اس کے لیے ہے) جو چاہے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوکریب اور احمد بن عبدہ کے نقل کردہ ہیں۔ ابوکریب نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

ابن بریدہ مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

1288 - سندِ حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: يُرِيدُ شَيْئًا كَثِيرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ--عمرو بن عامر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

1288- أخرجه البخاري (625) في الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/280 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الدارمي 1/336، والبخاري (503) في الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، والنسائي 2/28-29 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة، من طرق عن عمرو بن عامر، به. وأخرجه مسلم (837) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب، والبيهقي 2/475

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مؤذن اذان دے دیتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے تاکہ نوافل ادا کریں یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے تھے تو وہ حضرات مغرب سے پہلے دو دو رکعات ادا کر رہے ہوتے تھے۔ حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "شیء" سے مراد زیادہ چیز (یعنی زیادہ وقفہ) ہے۔

1289 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا اَبُوْ مَعْمَرٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ خَشِيَ اَنْ يَّحْسَبَهَا النَّاسُ سُنَّةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا اللَّفْظُ مِنْ اَمْرِ الْمُبَاحِ اِذْ لَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَمْرِ الْمُبَاحِ لَكَانَ اَقَلُّ الْاَمْرِ اَنْ يَّكُوْنَ سُنَّةً اِنْ لَّمْ يَكُنْ فَرْضًا، وَلٰكِنَّهُ اَمْرُ اِبَاحَةٍ، وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ لِاَمْرِ الْاِبَاحَةِ عَلَامَةً مَتٰى زَجَرَ عَنْ فِعْلٍ، ثُمَّ اَمَرَ بِفِعْلِ مَا قَدْ زَجَرَ عَنْهُ، كَانَ ذٰلِكَ الْاَمْرُ اَمْرَ اِبَاحَةٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ زَاجِرًا عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ بَيَّنْتُ، فَلَمَّا اَمَرَ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ صَلَاةَ تَطَوُّعٍ كَانَ ذٰلِكَ اَمْرَ اِبَاحَةٍ، وَاَمْرُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالِاصْطِيَادِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ مِنَ الْاِحْرَامِ اَمْرُ اِبَاحَةٍ، اِذْ كَانَ اصْطِيَادُ صَيْدِ الْبَرِّ فِي الْاِحْرَامِ مَنْهِيًّا عَنْهُ، لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: (غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ) (المائدة: 1)، وَبِقَوْلِهِ: (وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) (المائدة: 96)، وَبِقَوْلِهِ: (لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ) (المائدة: 95) فَلَمَّا اَمَرَ بَعْدَ الْاِحْلَالِ بِاصْطِيَادِ صَيْدِ الْبَرِّ كَانَ ذٰلِكَ الْاَمْرُ اَمْرَ اِبَاحَةٍ، قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا الْجِنْسَ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحیٰی -- ابو معمر -- عبدالوارث -- حسین المعلم -- عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کر لو"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کر لو۔

تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ حکم اس کے لیے ہے) جو چاہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشے کے تحت یہ بات فرمائی کہ کہیں لوگ اسے سنت نہ سمجھ لیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ الفاظ مباح قرار دینے کے لیے ہیں کیونکہ اگر یہ حکم مباح قرار دینے کے لیے نہ ہو تو کسی بھی حکم کا کم از کم مرتبہ یہ ہے اگر وہ فرض نہیں ہے تو پھر اسے سنت قرار دیا جائے۔

لیکن یہ حکم مباح قرار دینے کے لیے ہے' اور میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر یہ بات بتا چکا ہوں کہ کسی چیز کو مباح قرار دینے کا حکم ہونا اس بات کی علامت ہے کہ جب اس نے کسی فعل سے منع کیا ہو اور پھر وہ اس فعل کو کرنے کا حکم دیدے جس سے وہ منع کر چکا تھا تو اس حکم کو مباح قرار دینے کا حکم قرار دیا جائے گا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے پہلے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا تھا۔ اس کا مفہوم وہی ہے' جو میں بیان کر چکا ہوں' پھر جب آپ ﷺ نے سورج غروب ہو جانے کے بعد نفل نماز ادا کرنے کا حکم دیا تو یہ مباح قرار دینے کے لیے حکم ہے' اور اللہ تعالیٰ نے احرام کھول کر حلال ہوتے وقت جو شکار کرنے کا حکم دیا ہے یہ حکم بھی مباح قرار دینے کے لیے ہے کیونکہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے احرام کے دوران خشکی کا شکار کرنے کو حرام قرار دیا تھا۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''شکار کو حلال کرنے والا نہ ہو' جبکہ تم احرام کی حالت میں ہو''۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور تم پر خشکی کے شکار کو حرام قرار دیا گیا ہے' جب تک تم احرام کی حالت میں ہو''۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور تم اس وقت شکار نہ کرو جب تم احرام کی حالت میں ہو''۔

تو جب اللہ تعالیٰ نے احرام کھولنے کے بعد خشکی کا شکار کرنے کا حکم دیا تو یہ حکم اس کام کو مباح قرار دینے کے لیے ہے۔
میں کتاب ''معانی القرآن'' میں اس نوعیت کی مثالیں بیان کر چکا ہوں۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ فَضَائِلِ الْمَسَاجِدِ وَبِنَائِهَا وَتَعْظِيمِهَا

(ابواب کا مجموعہ) مساجد‘ان کی تعمیر اوران کی تعظیم کی فضیلت

بَابُ ذِكْرِ بِنَاءِ اَوَّلِ مَسْجِدٍ بُنِيَ فِي الْاَرْضِ وَالثَّانِيْ وَذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ بَيْنَ اَوَّلِ بِنَاءِ مَسْجِدٍ وَالثَّانِيْ

باب 580: زمین پر تعمیر کی گئی‘ سب سے پہلی اور دوسری مسجد کا تذکرہ

اوراس مقدار کا تذکرہ‘ جو پہلی مسجد اور دوسری مسجد کی تعمیر کے درمیان ہے

1290 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ نَجْلِسُ فِي الطَّرِيْقِ فَيَعْرِضُ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ، وَاَعْرِضُ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَرَاَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ: اَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ: مَسْجِدُ الْحَرَامِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- یوسف بن موسیٰ --- جریر --- اعمش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابراہیم تیمی کہتے ہیں میں اور میرے والد راستے میں بیٹھ کر قرآن کا دور کر رہے تھے راوی کہتے ہیں: انہوں نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدے میں چلے گئے میں نے ان سے کہا کیا آپ راستے میں سجدہ کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے عرض کی: زمین پر سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی تھی‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام‘ میں نے دریافت کیا‘ پھر کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تم وہاں نماز ادا کرلو کیونکہ وہ جگہ مسجد (یعنی نماز ادا کرنے کی جائز جگہ) ہوگی۔

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ إِذَا كَانَ الْبَانِي يَبْنِي الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ لَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً

باب 581: مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت جبکہ تعمیر کرنے والا شخص اس مسجد کو اللہ کی رضا کے لئے تعمیر کرے دکھاوے اور شہرت کے لئے ایسا نہ کرے

1281 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابوبکر حنفی -- عبدالحمید ابن جعفر -- اپنے والد کے حوالے سے -- محمود بن لبید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنادیتا ہے''۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْمَسْجِدِ وَإِنْ صَغُرَ الْمَسْجِدُ وَضَاقَ

باب 582: مسجد کی فضیلت اگرچہ وہ مسجد چھوٹی اور تنگ ہو

1282 - سندِحدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَعِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرِيٌّ مِنْ جِنٍّ وَلَا اِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ اِلَّا آجَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ بَنٰى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ يُوْنُسُ: مِنْ سَبُعٍ وَلَا طَائِرٍ، وَقَالَ: كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ اور عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- ابراہیم بن نشیط -- عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حسین -- عطاء بن ابورباح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کنواں کھودتا ہے تو اس میں سے جنوں، انسانوں اور پرندوں سے تعلق رکھنے والا جو بھی جاندار کچھ پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن اس کا اجر عطا کرے گا اور جو شخص اتنی مسجد بناتا ہے جو تیتر کے انڈے دینے کے لیے بنائے گئے گڑھے جتنی ہوتی ہے یا اس سے بھی چھوٹی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنادیتا ہے''۔

یونس نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔
''جو بھی درندہ اور جو بھی پرندہ''۔
انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔
''اس گڑھے جتنی''۔

بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ اِذْ هِيَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ

باب 583: مساجد کی فضیلت' کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ سب سے محبوب جگہ ہے

1293 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِكْتَلٍ، وَاَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی -- ابن ابومریم -- عثمان بن مکتل اور انس بن عیاض -- حارث بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب -- عبدالرحمٰن بن مہران (جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے پسندیدہ حصہ زمین کی مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے ناپسندیدہ حصہ بازار ہیں''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ

باب 584: محلوں میں مسجد تعمیر کرنے کا حکم

1294 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ

❁❁ -- عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم -- مالک بن سعیر بن خمس -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا ہے۔

بَابُ تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

باب 585: مساجد میں خوشبو (پھیلانا)

1295 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّهَا بِيَدِهِ - يَعْنِي النُّخَامَةَ اَوِ الْبُزَاقَ - ثُمَّ لَطَخَهَا بِالزَّعْفَرَانِ، دَعَا بِهِ قَالَ: فَلِذٰلِكَ صُنِعَ الزَّعْفَرَانُ فِي الْمَسَاجِدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد بن سہل بن عسکر -- عبدالرزاق -- معمر -- ایوب -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے کھرچ دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی بلغم یا تھوک کو۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر زعفران لگایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منگوایا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اسی لیے مساجد میں زعفران لگایا جاتا ہے۔

1296 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا، فَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحْسَنَ هٰذَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ غَرِيبٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- عائذ بن حبیب -- حمید طویل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت والی دیوار پر بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت آئی اس نے اسے کھرچ دیا اور اس کی جگہ پر خلوق (زعفران والی مخصوص قسم کی خوشبو) لگادی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کتنا اچھا کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت انتہائی غریب ہے۔

بَابُ فَضْلِ اِخْرَاجِ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ

باب 586: مسجد سے گندگی کو باہر نکالنے کی فضیلت

1297 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ

الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ---- عبدالوہاب بن حکم ---- عبدالمجید بن ابوداؤد ---- ابن جریج ---- مطلب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری امت کے اجر وثواب پیش کیے گئے' یہاں تک کہ اس تنکے کا اجر بھی پیش کیا گیا' جسے کوئی شخص مسجد سے باہر نکال دیتا ہے۔

میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے' تو میں نے اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کوئی شخص قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد کرنے کے بعد اسے بھلا دے''۔

بَابُ ذِكْرِ بَدْءِ تَحْصِيبِ الْمَسْجِدِ كَانَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَسَاجِدَ اِنَّمَا تُحَصَّبُ حَتّٰى لَا يُقَذِّرَ الطِّيْنُ وَالْبَلَلُ الثِّيَابَ اِذَا مُطِرُوْا، اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

باب 587: مسجد میں کنکریاں بچھانے کے آغاز کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ مسجد میں کنکریاں اس لئے بچھائی جاتی ہیں' تا کہ جب بارش ہو جائے' تو مٹی اور کیچڑ سے لوگوں کے کپڑے خراب نہ ہوں' بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو

1298 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ - كَانَ يَنْزِلُ فِيْ بَنِيْ قُشَيْرٍ - حَدَّثَنِيْ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا بَدْءُ هٰذَا الْحَصَا فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: مُطِرْنَا مِنَ اللَّيْلِ، فَجِئْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحْمِلُ فِيْ ثَوْبِهِ الْحَصَا، فَيُلْقِيْهِ، فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: نِعْمَ الْبِسَاطُ هٰذَا قَالَ: فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ

قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ بَدْءُ هٰذَا الزَّعْفَرَانِ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَاِذَا هُوَ بِنُخَاعَةٍ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا، وَقَالَ: مَا اَقْبَحَ هٰذَا قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ الَّذِيْ تَنَخَّعَ فَحَكَّهَا، ثُمَّ طَلٰى عَلَيْهَا الزَّعْفَرَانَ قَالَ: اِنَّ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ

قَالَ: قُلْتُ: مَا بَالُ اَحَدِنَا اِذَا قَضٰى حَاجَتَهُ نَظَرَ اِلَيْهَا اِذَا قَامَ عَنْهَا؟ فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَكَ يَقُوْلُ لَهُ: انْظُرْ اِلٰى مَا بَخِلْتَ بِهِ اِلٰى مَا صَارَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--عبدالصمد--عمر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
ابو ولید کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: مسجد میں کنکریاں بچھانے کا آغاز کیسے ہوا؟ تو انہوں نے بتایا: ایک رات بارش ہوگئی ہم نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں آئے تو آدمی اپنے کپڑے میں کنکریاں اٹھا کر لے آتا اور اسے وہاں ڈال دیتا اور نماز ادا کر لیتا جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیوں کیا ہے؟ لوگوں نے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بچھانے کی اچھی چیز ہے راوی کہتے ہیں: لوگوں نے اسے اختیار کرلیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ زعفران لگانے کا آغاز کیسے ہوا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے تو مسجد کی قبلہ کی سمت والی دیوار پر بلغم لگا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا اور ارشاد فرمایا: یہ کتنی بری چیز ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر ایک شخص آیا جس نے وہ بلغم پھینکی تھی اس نے اسے کھرچا اور اس کی جگہ پر زعفران لگا دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص قضائے حاجت کرنے کے بعد وہاں سے اٹھتے ہوئے اس کی طرف دیکھتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے اس بات کا جائزہ لو کہ جو چیز تمہیں عطیے کے طور پر دی گئی تھی وہ کیا بن گئی ہے۔

بَابُ تَقْمِيمِ الْمَسَاجِدِ وَالْتِقَاطِ الْعِيدَانِ وَالْخُرَقِ مِنْهَا وَتَنْظِيفِهَا

باب **588**: مساجد میں جھاڑو دینا' اور تنکے اور کپڑوں کے ٹکڑے مساجد سے اٹھا لینا اور انہیں صاف ستھرا رکھنا

1299 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، ثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَتْ، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَ عَنْهَا بَعْدَ اَيَّامٍ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ: فَهَلَّا آذَنْتُمُوْنِي، فَاَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ ضبی --حماد ابن زید--ثابت--ابو رافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ اس کا انتقال ہوگیا۔ چند دن بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی غیر موجودگی کو محسوس کیا' تو اس بارے میں دریافت کیا' آپ کو بتایا گیا اس کا انتقال ہوگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کی قبر پر تشریف لے گئے' پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

1300 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَلْتَقِطُ الْخِرَقَ وَالْعِيْدَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی --- خالد بن مخلد --- محمد بن جعفر --- علاء بن عبدالرحمٰن --- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون مسجد میں سے کپڑوں کے ٹکڑے اور لکڑیاں (یعنی تنکے وغیرہ) چنا کرتی تھی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو اس عورت کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّوَالِّ فِي الْمَسْجِدِ

باب 589: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کی ممانعت

1301 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَاَبُو مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَهُوَ ابْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، ح وَثَنَا اَبُو عَمَّارٍ، نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدْتَ، اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيعٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- بندار اور ابوموسیٰ --- مؤمل --- سفیان --- علقمہ ابن مرثد --- سلیمان بن بریدہ --- اپنے والد کے حوالے سے (یہاں تحویلِ سند ہے) --- ابوعمار --- وکیع بن جراح --- سعید بن سنان ابوسنان شیبانی (یہاں تحویلِ سند ہے) --- سلم بن جنادہ --- وکیع --- سعید بن سنان --- علقمہ بن مرثد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تو ایک شخص نے کہا۔ کون شخص سرخ اونٹ کی طرف (میری رہنمائی) کرے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ پاؤ۔ مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالدُّعَاءِ عَلٰى نَاشِدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا يُؤَدِّيَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب 590: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے والے شخص کو یہ بددعا دینا: اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے واپس نہ دے

1302 - سند حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، نا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّهُ شَهِدَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَهُ: لَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ؛ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا

توضیح مصنف: قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ سَالِمٌ الدَّوْسِيُّ يُقَالُ لَهُ: سَبَلَانُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلی -- ابن وہب -- حیوہ -- محمد بن عبدالرحمٰن -- ابوعبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی شخص کو مسجد میں کسی گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے' تو وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ چیز نہ لوٹائے' کیونکہ مساجد اس مقصد کے لئے نہیں بنی ہیں''۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1303 - سندِ حدیث: نَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَغَضِبَ وَسَبَّهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا كُنْتَ فَحَّاشًا يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- عاصم احول کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا' تو انہوں نے غصے کا اظہار کیا اور اسے برا کہا۔ ایک شخص نے ان سے کہا: اے حضرت عبداللہ بن مسعود! آپ تو سختی سے بات نہیں کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اس طرح کرنے والے شخص کے ساتھ ہم اسی طرح کا رویہ اختیار کریں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب 591: مساجد میں خرید و فروخت کرنے کی ممانعت

1304 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّرٰى وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ الشِّعْرُ، وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ الضَّالَّةُ، وَعَنِ الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

--- بندار اور یعقوب بن ابراہیم --- یحییٰ بن سعید --- ابن عجلان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے، شعر سنانے، گم شدہ چیز کا اعلان کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ کر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا تَرْبَحَ تِجَارَتُهُمَا وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْبَيْعَ يَنْعَقِدُ وَاِنْ كَانَا عَاصِيَيْنِ بِفِعْلِهِمَا

باب 582: مسجد میں خرید وفروخت کرنے والے کو یہ بددعا دینے کا حکم کہ ان کی تجارت میں انہیں فائدہ نہ ہو اور اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ وہ سودا منعقد ہو جائے گا اگرچہ وہ دونوں افراد اپنے فعل کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے

1305 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا النُّفَيْلِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا: لَا اَدَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَوْ لَمْ يَكُنِ الْبَيْعُ يَنْعَقِدُ لَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ مَعْنًى

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- محمد بن یحییٰ --- نفیلی --- عبدالعزیز بن محمد --- یزید بن خصیفہ --- محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کوئی چیز فروخت کر رہا ہے۔ یا خرید رہا ہے تو تم یہ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ کرے اور جب ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کر رہا ہو تو تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ چیز نہ دے"۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اگر مسجد میں کی جانے والی خرید وفروخت منعقد نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ: "اللہ تعالیٰ تمہاری اس تجارت میں فائدہ نہ دے"، کا کوئی معنی نہ ہوتا۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ - عِلْمِي - خَاصٌّ

باب 593: مساجد میں شعر سنانے کی ممانعت

جو عام لفظ کے ذریعے منقول ہے' لیکن میرے علم کے مطابق اس کی مراد مخصوص ہے

1306 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، نَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ وَالِابْتِيَاعِ، وَاَنْ تُنْشَدَ الضَّوَالُّ، وَعَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ، وَعَنِ التَّحَلُّقِ لِلْحَدِيْثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَعْنِيْ فِي الْمَسْجِدِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابوخالد--ابن عجلان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) خرید و فروخت کرنے' گم شدہ چیز کا اعلان کرنے' شعر سنانے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے بات چیت کرنے کے لئے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں: یعنی مسجد کے بارے میں یہ حکم ہے)

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ بَعْضِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا عَنْ جَمِيْعِهَا اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اَنْ يَّهْجُوَ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ، وَدَعَا لَهٗ اَنْ يُّؤَيَّدَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا دَامَ مُجِيْبًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 594: اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں بعض مخصوص قسم کے اشعار سنانے سے منع کیا ہے تمام اشعار سنانے سے منع نہیں کیا

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے اس بات کو مباح قرار دیا تھا کہ وہ مسجد میں مشرکین کی ہجو بیان کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا دی تھی کہ روح القدس کے ذریعے ان کی تائید ہوتی رہے' جب تک وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دے رہے ہیں

1307 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: مَا حَفِظْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِيِّ اِلَّا عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ، وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ

خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟ قَالَ: نَعَمْ

اسنادِ دیگر: قَالَ: وَثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا مِثْلَهُ،

اختلافِ روایت: وَقَالَ سَعِيدٌ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، وَقَالَ الْحَسَنُ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--زہری--سعید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو مسجد میں شعر سنا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں گھور کر دیکھا تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا میں شعر سنایا کرتا تھا اور اس وقت اس مسجد میں وہ شخصیت ہوتی تھی۔ جو آپ سے بہتر ہیں پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ کی اور بولے: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

''تم میری طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر''، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں!

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

سعید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میں یہاں شعر سنایا کرتا تھا یہاں وہ شخصیت موجود ہوتی تھی جو آپ سے بہتر ہیں''۔

حسن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میں یہاں شعر سنایا کرتا تھا۔ (یہاں وہ شخصیت موجود تھی) جو آپ سے بہتر ہیں''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا لَمْ يُدْفَنْ

باب 595: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت' جبکہ اسے دفن نہ کیا جائے

1308 - سندِ حدیث: نَا أَبُو قُدَامَةَ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي، حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابوقدامہ-- وہب بن جریر-- مہدی بن میمون-- واصل مولی ابن

عینیہ --- یحییٰ بن عقیل --- یحییٰ بن یعمر --- ابواسود دیلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے ایک چیز راستے میں سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا پایا' اور ان کے برے اعمال میں سے ایک چیز مسجد میں ایسے بلغم کو پایا جسے دفن نہ کیا گیا ہو''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِدَفْنِ الْبُزَاقِ فِی الْمَسْجِدِ لِيَكُوْنَ كَفَّارَةً لِلْبَزْقِ

باب 596: مسجد میں تھوک کو دفن کرنے کا حکم ہونا' تاکہ یہ تھوکنے کا کفارہ بن جائے

1309 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، وَشُعْبَةَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

اختلافِ روایت: وَفِي خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَوَكِيعٍ قَالَ: التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- یعقوب بن ابراہیم دورقی --- ابوداؤد --- شعبہ --- دورقی --- ابن علیہ --- ہشام دستوائی (یہاں تحویلِ سند ہے) --- زیاد بن ایوب --- محمد ابن یزید واسطی --- ہشام دستوائی اور شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) --- سلم بن جنادہ --- وکیع --- ہشام (یہ سب حضرات) قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسجد میں تھوکنا برائی ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

ابن علیہ اور وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''مسجد میں تھوکنا''

بَابُ الْاَمْرِ بِاِعْمَاقِ الْحَفْرِ لِلنُّخَامَةِ فِی الْمَسْجِدِ

باب 597: مسجد میں تھوکی گئی چیز کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم

1310 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ عَامِرٍ، نا اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَهُوَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ دَخَلَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ فَبَزَقَ فِيهِ اَوْ تَنَخَّمَ فَلْيَحْفِرْ فِيهِ فَلْيُبْعِدْ، فَلْيَدْفِنْهُ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ يَخْرُجْ بِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابو عامر -- ابو مودود عبد العزیز بن ابو سلیمان -- عبد الرحمن بن ابو حدرد اسلمی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس مسجد میں داخل ہو اور پھر اس میں تھوک دے یا بلغم پھینک دے تو وہ یہاں گڑھا کھودے اور اسے گہرا کھودے اور اس (بلغم کو) کو اس میں دفن کر دے اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو پھر اسے اپنے کپڑے میں تھوکنا چاہئے اور پھر اسے ساتھ لے کر مسجد سے باہر چلا جائے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا اَمَرَ بِدَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّهُ اَمَرَ بِهِ كَيْ لَا يَتَاَذّٰى بِذٰلِكَ النُّخَامَةِ مُؤْمِنٌ اَنْ تُصِيبَ جِلْدَهُ اَوْ ثَوْبَهُ فَيُؤْذِيَهُ

باب **598**: اس روایت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے مسجد میں تھوک کو دفن کرنے کا حکم ہے

اور اس بات کی دلیل کہ اس بات کا حکم اس لئے دیا گیا ہے' تاکہ اس تھوک کی وجہ سے کسی مومن کو یہ تکلیف نہ ہو کہ وہ تھوک اس کی جلد پر یا اس کے کپڑے پر لگ کر اسے اذیت پہنچائے

1311 - سندِ حدیث: نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، نَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُغَيِّبْ نُخَامَتَهُ، اَنْ تُصِيبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ اَوْ ثَوْبَهُ فَيُؤْذِيَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) -- فضل بن یعقوب جزری -- عبد الاعلیٰ -- محمد ابن اسحاق -- عبد اللہ بن محمد ابن ابو عتیق -- عامر بن سعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں تھوک دے' تو اپنے تھوک کو (زمین کھود کر) چھپا دے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی مومن کے جسم یا کپڑے پر لگ کر اسے تکلیف پہنچائے''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَخُّمِ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

باب **599**: مسجد میں قبلہ کی سمت تھوکنے کی ممانعت

1312 - سندِ حدیث: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلَى، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَنَنَا الْجَوْهَرِيُّ، اَيْضًا نا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو اَحْمَدَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَمْ يَرْفَعْهُ اُولَئِكَ -

متن حدیث: مَنْ تَنَخَّمَ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ بُعِثَ وَهِيَ فِيْ وَجْهِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ابراہیم بن سعید جوہری -- مروان بن معاویہ اور ابن نمیر اور یعلی -- ابن سوقہ -- نافع -- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (یہاں تحویلِ سند ہے) -- جوہری -- حسین بن محمد ابواحمد -- عاصم بن عمر -- محمد بن سوقہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جبکہ بعض راویوں نے اس حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

''جو شخص مسجد کی قبلہ کی سمت میں تھوک دے تو جب اسے (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا' تو وہ تھوک اس کے چہرے پر لگی ہوگی''۔

1313 - ثناه الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ، نا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: يُبْعَثُ صَاحِبُ النُّخَامَةِ فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ فِيْ وَجْهِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ہمیں یہ حدیث بیان کی حسن بن محمد زعفرانی -- شبابہ -- عاصم بن محمد -- محمد بن سوقہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبلہ کی طرف تھوکنے والے شخص کو قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا' تو وہ تھوک اس کے چہرے پر ہوگی''۔

1314 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یوسف بن موسیٰ -- جریر -- ابواسحاق شیبانی -- عدی بن ثابت -- زر بن حبیش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی سمت میں تھوک دیتا ہے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ تھوک اس کی آنکھوں کی درمیان ہوگی''۔

بَابُ حَكِّ النُّخَامَةِ مِنْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

باب 600: مسجد کے قبلہ کی سمت والی دیوار سے تھوک کو کھرچ دینا

1315 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَّ بُزَاقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَكَّ مِنَ الْقِبْلَةِ بُصَاقًا أَوْ نُخَامًا أَوْ مُخَاطًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب-- ابواسامہ (یہاں تحویلِ سند ہے) --سلم بن جنادہ--وکیع --ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت (والی دیوار) سے بلغم کو کھرچ دیا تھا۔

ابوکریب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت سے تھوک یا لعاب یا بلغم کو کھرچ دیا تھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُرُورِ بِالسِّهَامِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ قَبْضٍ عَلَى نُصُولِهَا

باب 601: تیروں کو ان کے پھل کی طرف سے پکڑے بغیر مسجد سے لے کر گزرنے کی ممانعت

1316 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ: أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ: نَعَمْ، هٰذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن-- سفیان-- علی بن خشرم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں۔ میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے تیر لے کر گزرنے والے شخص سے یہ فرمایا تھا: تم اسے پھل کی طرف سے پکڑ کر رکھو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

روایت کے یہ الفاظ مخزومی کے نقل کردہ ہیں۔

1317 - سندِحدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَلَّا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنِصَالِهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان--شعیب--لیث--ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ--

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''آپ نے ایک شخص کو یہ حکم دیا تھا' جو مسجد میں سے تیر لے کر گزر رہا تھا۔آپ نے یہ فرمایا: تم اسے پھل کی طرف سے پکڑ کر لے کر گزرو''۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا اَمَرَ بِالْإِمْسَاكِ عَلٰى نِصَالِ السَّهْمِ اِذَا مَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 602: اس علت کا تذکرہ جس وجہ سے تیروں کو ان کے پھل کی وجہ سے پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے' جب آدمی انہیں لے کر مسجد سے گزرے

1318 - سندِ حدیث: نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيْءٌ، اَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ عَلٰى نُصُوْلِهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی--ابواسامہ--برید--ابوبردہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص ہماری اس مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر موجود ہوں' تو وہ اس کے پھل کی طرف سے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ان میں سے کچھ کسی مسلمان کو لگا دے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ اس کے پھل کی طرف سے اسے مٹھی میں رکھے''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِيْطَانِ الرَّجُلِ الْمَكَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ

وَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَنْ سَبَقَ اِلَيْهِ، لَيْسَ اَحَدٌ اَحَقَّ بِمَوْضِعٍ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ) (الجن: 18)

باب 603: مسجد میں اپنے بیٹھنے کے لئے کسی جگہ کو مخصوص کر لینے کی ممانعت

اور اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ مسجد میں جو شخص پہلے آ جائے گا وہ (اپنی پسند کی جگہ پر) بیٹھ جائے گا کسی بھی شخص کو مسجد کی کسی بھی جگہ کے بارے میں' کسی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق حاصل نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک مساجد اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں''

1319 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، وَابُو عَاصِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ:

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ اَوِ الْمَقَامَ كَمَا يُوطِنُهُ الْبَعِيرُ يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ اور ابو عاصم-- عبدالحمید بن جعفر-- اپنے والد کے حوالے سے-- تمیم بن محمود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگ مارنے، درندے کی طرح بازو بچھا کر بیٹھنے، اور اونٹ کی طرح کسی جگہ کو اپنے بیٹھنے کے لیے مخصوص کرنے سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی مسجد میں ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَوْسِعَةِ الْمَسَاجِدِ اِذَا بُنِيَتْ

باب **604**: مساجد کی تعمیر کے وقت انہیں کشادہ رکھنے کا حکم

1320 - سندِ حدیث: نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دِرْهَمٍ، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْنُونَ مَسْجِدًا، فَقَالَ لَهُمْ: اَوْسِعُوهُ تَمْلَئُوهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- عبدہ بن عبداللہ خزاعی-- زید ابن حباب-- محمد بن درہم-- کعب بن عبدالرحمٰن انصاری-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ انصاریوں کے پاس تشریف لائے۔ وہ لوگ مسجد تعمیر کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کشادہ رکھنا اور اسے بھر دینا۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّبَاهِي فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَتَرْكِ عِمَارَتِهَا بِالْعِبَادَةِ فِيهَا

باب **605**: مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنے کی کراہت جبکہ اس میں عبادت کے حوالے سے اسے آباد کرنے کو ترک کر دیا جائے

1321 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ بِبَغْدَادَ وَاَصْلُهُ بَصْرِيٌّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ:

متن حدیث: انطلقنا مع انس نريد الزاوية قال: فمررنا بمسجد فحضرت صلاة الصبح، فقال انس: لو صلينا في هذا المسجد، فإن بعض القوم يأتي المسجد الآخر قالوا: اي مسجد؟ فذكروا مسجدا قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يأتي على الناس زمان يتباهون بالمساجد لا يعمرونها إلا قليلا - او قال: يعمرونها قليلا

توضیح مصنف: قال ابو بكر: الزاوية قصر من البصرة على شبه من فرسخين

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عمرو بن عباس -- سعید بن عامر -- ابو مرثد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوقلابہ جرمی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ ہم زاویہ جا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم ایک مسجد کے پاس سے گزرے۔ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم اس مسجد میں نماز ادا کر لیں۔ (تو یہ بہتر ہوگا) کیونکہ بعض لوگ اس مسجد میں جاتے ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا: کون سی مسجد میں؟ تو حضرت انس نے کسی دوسری مسجد کا ذکر کروائی۔ حضرت انس نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جب وہ مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کریں گے اور ان میں سے تھوڑے لوگ انہیں آباد کریں گے۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں ان میں سے تھوڑے لوگ انہیں آباد کریں گے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) زاویہ ایک محل ہے جو بصرہ سے تقریباً دو فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ التَّبَاهِيَ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب 606: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: مساجد کی تعمیر میں فخر و مباہات کا اظہار قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے

1322 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ بِالْمَسَاجِدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- مؤمل بن اسماعیل -- حماد بن سلمہ -- ایوب -- ابوقلابہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے۔ لوگ مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کے سامنے فخر کریں گے''۔

1323 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ، نا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

وَاَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- محمد بن عبداللہ خزاعی -- حماد -- قتادہ -- انس اور ایوب -- ابوقلابہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد کے حوالے سے ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار نہیں کریں گے''۔

بَابُ صِفَةِ بِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ كَانَ عَلٰى عَهْدِهٖ

باب 607: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کی تعمیر کا تذکرہ

1324 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، ح وَثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيْدِ النَّسَوِیُّ، نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِیْ ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا اَبِیْ، عَنْ صَالِحٍ، اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ:

متن حدیث: اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ، وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ، وَعُمُدُهٗ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ، وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهٖ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ، وَالْجَرِيْدِ، وَاَعَادَ عُمُدَهٗ خَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهٗ عُثْمَانُ، فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً، وَبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ، وَجَعَلَ عُمُدَهٗ حِجَارَةً مَنْقُوْشَةً، وَسَقَفَهٗ بِالسَّاجِ

اختلاف روایت: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: وَعُمُدُهٗ خَشَبُ النَّخْلِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَصَّةَ

-- محمد بن یحییٰ -- یعقوب بن ابراہیم بن سعد (یہاں تحویل سند ہے) -- علی بن سعید نسوی -- یعقوب ابن ابراہیم -- اپنے والد کے حوالے سے -- صالح -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی اور کھجور کے تنے اس کے ستون تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا' تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے (عہد خلافت میں) اس میں اضافہ کیا۔ انہوں نے اس کی تعمیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی تعمیر کی طرح کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں پر کی۔ انہوں نے اس کے ستون لکڑی کے بنائے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی۔ انہوں نے اس میں اضافہ کیا اور بہت زیادہ اضافہ کیا۔ انہوں اس کی دیواریں پختہ اینٹوں کی بنائیں جن پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے اور چونے کے ذریعے بنائی۔ انہوں نے اس کے ستون نقش ونگار والے پتھروں کے بنائے اور اس کی چھت ساگوان کی لکڑی سے بنائی۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ اس کے بعد کا واقعہ انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ اِذْ هِيَ مِنْ حُقُوْقِ الْمَسَاجِدِ

باب 608: مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرنا کیونکہ یہ مساجد کے حقوق میں سے ہے

1325 - سندِ حدیث: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْاَمْرُ اَمْرُ فَضِيْلَةٍ لَا اَمْرُ فَرِيْضَةٍ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ قَالَ الرَّجُلُ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، فَاَعْلَمَ اَنَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَتَطَوُّعٌ لَا فَرْضٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- حسین بن عیسیٰ بسطامی -- محمد بن ابوفدیک مدنی -- کثیر بن زید -- مطلب بن حنطب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعات ادا نہیں کر لیتا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ باب طویل ہے۔ میں نے ''کتاب الکبیر'' میں اسے نقل کر دیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ حکم فضیلت والے عمل کا حکم ہے۔ یہ فرض کے طور پر حکم نہیں ہے' اور اس کی دلیل یہ ہے: حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ آپ نے پانچ نمازوں کا تذکرہ کیا' تو سائل نے دریافت کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی نماز ادا کرنا فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں' البتہ اگر تم نفل نماز ادا کرو۔ (تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرما دی ہے: پانچ نمازوں کے علاوہ ہر نماز نفل ہوگی وہ فرض نہیں ہوگی۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْمُرُورِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُصَلِّي فِيهَا وَالْبَيَانِ أَنَّهُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب 609: مساجد میں نماز ادا کیے بغیر مساجد میں سے گزرنا مکروہ ہے

اور اس بات کا بیان: ایسا کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے

1326 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ يُوسُفُ: ابْنُ الْمُسَيِّبِ الْبَجَلِيُّ، وَقَالَا: قَالَ: ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ لَا يُسَلِّمَ الرَّجُلُ إِلَّا عَلَى مَنْ يَعْرِفُ، وَأَنْ يُبَرِّدَ الصَّبِيُّ الشَّيْخَ

اختلافِ روایت: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ اور احمد بن عثمان بن حکیم الاودی وہ کہتے ہیں -- حسن بن بشر -- یوسف: ابن مسیب بجلی -- حکم بن عبدالملک -- قتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ ایک شخص کی ملاقات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اس نے کہا: اے ابن مسعود! آپ پر سلام ہو تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''بے شک قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے ایک شخص مسجد میں سے گزرے گا اور وہ اس میں دو رکعات ادا نہیں کرے گا اور (یہ کہ) ایک شخص صرف اسی کو سلام کرے گا۔ جسے وہ جانتا ہوگا۔ (اور یہ کہ) ایک بچہ بوڑھے کو ٹھنڈا کر دے گا۔

احمد بن عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ جُلُوسِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 610: جنبی شخص اور حیض والی عورت کا مسجد میں بیٹھنا منع ہے

1327 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْأَفْلَتُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ

لَهُمْ فِي ذٰلِكَ رُخْصَةٌ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ، فَقَالَ: وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--معلی بن اسد--عبدالواحد بن زیاد--افلت بن خلیفہ--جسرہ بنت دجاجہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اس وقت آپ کے اصحاب کے گھروں کے رخ مسجد کی طرف سے شروع ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھروں کے رخ مسجد سے دوسری طرف کر دو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لائے' تو لوگوں نے کچھ نہیں کیا تھا۔ انہیں یہ امید تھی کہ شاید ان کے لئے اس بارے میں اجازت کا حکم نازل ہو جائے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں ان لوگوں کے پاس تشریف لائے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان گھروں کے رخ مسجد سے دوسری طرف کر دو' کیونکہ میں مسجد کو حیض والے شخص اور جنبی شخص کے لئے حلال قرار نہیں دیتا۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِی الْمَسْجِدِ غَيْرِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

(ابواب کا مجموعہ) نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ مسجد میں کیے جانے والے مباح افعال

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ اِنْزَالِ الْمُشْرِكِينَ الْمَسْجِدَ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اِذَا كَانَ ذٰلِكَ اَرْجَا لِاِسْلَامِهِمْ وَاَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ اِذَا سَمِعُوا الْقُرْآنَ وَالذِّكْرَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا) (التوبة: 28)

باب **611**: مسجد حرام کے علاوہ کسی بھی مسجد میں مشرکین کو ٹھہرانے کی اجازت ہے

جبکہ ان کے بارے میں یہ امید ہو کہ جب وہ قرآن اور ذکر کو سنیں گے تو وہ مسلمان ہو جائیں گے اور ان کے دل نرم ہو جائیں گے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں''

1328 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، ح وَثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ:

متنِ حدیث: اَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابو ولید (یہاں تحویلِ سند ہے) -- زعفرانی -- عفان بن مسلم -- حماد -- حمید -- حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا' یہاں تک کہ ان کے دل نرم ہو گئے۔

بَابُ اِبَاحَةِ دُخُولِ عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ وَاَهْلِ الذِّمَّةِ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَيْضًا

باب **612**: مشرکین کے غلاموں اور ذمیوں کا (عام) مسجد میں اور مسجد حرام میں بھی داخل ہونا مباح ہے

1329 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ،

متن حدیث: اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: (اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا) (التوبة: 28) قَالَ: اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدًا اَوْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عبدالرزاق --ابن جریج کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''بے شک مشرکین نجس ہیں' تو وہ مسجد حرام کے قریب اس سال کے بعد نہ آئیں''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' البتہ اگر وہ مشرک غلام ہو' یا کوئی ذمی ہو (تو اس کا حکم مختلف ہے)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 613: مسجد میں سونے کی رخصت

1330 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كُنْتُ اَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَعْزَبُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --یحییٰ --عبیداللہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد میں ہی رہا کرتا تھا اس وقت میں کنوارہ تھا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مُرُوْرِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ جُلُوْسٍ فِيْهِ

باب 614: جنبی شخص کے مسجد میں بیٹھے بغیر وہاں سے گزرنے کی رخصت

1331 - سندِ حدیث: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ اَحَدُنَا يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ جُنُبٌ مُجْتَازًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسین بن حسن --ہشیم --ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے کوئی ایک شخص مسجد سے گزرتا تھا اور وہ اس وقت جنابت کی حالت میں ہوتا تھا' تو وہ وہاں سے گزر جایا کرتا تھا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ضَرْبِ الْخِبَاءِ وَاتِّخَاذِ بُيُوْتِ الْقَصَبِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 615: مسجد میں خیمہ لگانے اور خواتین کے لئے بانسوں کا گھر بنانے کی رخصت

1332 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، نَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

عائشۃ:

متن حدیث: اَنَّ وَلِيدَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوهَا، وَكَانَتْ عِنْدَهُمْ، فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ سُيُورٍ حُمْرٍ، فَوَقَعَ مِنْهَا، فَمَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاتَّهَمُوهَا بِهِ، فَفَتَّشُوهَا حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ، فَأَلْقَتِ الْوِشَاحَ، فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ، فَقَالَتْ لَهُمْ: هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ، وَاَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ، وَهَا هُوَ ذِي كَمَا تَرَوْنَ، فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَتْ، فَكَانَ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ خِبَاءٌ اَوْ حِفْشٌ قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَجْلِسُ إِلَيَّ، فَلَا تَكَادُ تَجْلِسُ مِنِّي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ: وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا إِلَّا اَنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِي فَقُلْتُ لَهَا: مَا بَالُكِ لَا تَجْلِسِينَ مِنِّي مَجْلِسًا إِلَّا قُلْتِ هَذَا؟ قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي الْحَدِيثَ،

توضیح مصنف: قَدْ خَرَّجْتُ ضَرْبَ الْقِبَابِ فِي الْمَسَاجِدِ لِلِاعْتِكَافِ فِي كِتَابِ الِاعْتِكَافِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبادہ واسطی -- ابواسامہ -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک سیاہ فام لڑکی ایک عرب قبیلے کی کنیز تھی۔ ان لوگوں نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ لڑکی ان لوگوں کے پاس ہی رہا کرتی تھی۔ ان قبیلے والوں کی ایک لڑکی نکلی۔ اس نے سرخ چمڑے سے بنا ہوا ہار پہنا ہوا تھا۔ وہ ہار گر گیا۔ ایک چیل نے اسے گوشت سمجھ کر اسے اچک لیا۔ لوگوں نے اس ہار کو تلاش کیا وہ انہیں نہیں ملا تو انہوں نے اس سیاہ فام لڑکی پر الزام عائد کیا انہوں نے اس کی تلاشی لی یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کی بھی تلاشی لی۔ ابھی وہ اس کی تلاشی لے رہے تھے۔ چیل وہاں سے گزری۔ اس نے وہ ہار پھینک دیا جو ان کے درمیان آ کر گرا تو سیاہ فام لڑکی نے ان سے کہا یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں تم لوگوں نے مجھ پر الزام لگایا تھا۔ میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ لو یہ رہا وہ جسے تم دیکھ رہے ہو پھر وہ سیاہ فام عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئی۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے لئے مسجد میں خیمہ یا ایک کچا سا گھر بنا دیا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ سیاہ فام لڑکی میرے پاس آیا کرتی تھی۔ میرے پاس بیٹھا کرتی تھی۔ وہ جب بھی میرے پاس بیٹھتی تھی تو وہ یہ شعر پڑھا کرتی تھی۔

''ہار والا دن میرے پروردگار کی عجیب نشانیوں میں سے ایک ہے' کیونکہ اسی نے مجھے کفر کی سرزمین سے نجات عطا کی''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس سے کہا کیا وجہ ہے؟ تم جب بھی میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ شعر کہتی ہو تو اس عورت نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں نے کتاب الاعتکاف میں مسجد میں اعتکاف کے لئے خیمہ لگانے سے متعلق روایات نقل کر دی ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ضَرْبِ الْأَخْبِيَةِ لِلْمَرْضَى فِي الْمَسْجِدِ وَتَمْرِيضِ الْمَرْضَى فِي الْمَسْجِدِ

باب 616: مسجد میں خیمہ لگانے کی رخصت اور مسجد میں بیمار کی تیمارداری کرنا

1333 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

متنِ حدیث: أَنَّ سَعْدًا رُمِيَ فِي أَكْحَلِهِ، فَضَرَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ قَالَ: فَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ، وَأَخْرَجُوهُ، وَفَعَلُوا وَفَعَلُوا، وَإِنِّي أَظُنُّ أَنْ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَافْجُرْ هَذَا الْكَلْمَ حَتَّى يَكُونَ مَوْتِي فِيهِ قَالَ: فَبَيْنَاهُمْ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذِ انْفَجَرَ كَلْمُهُ فَسَالَ الدَّمُ مِنْ جُرْحِهِ حَتَّى دَخَلَ خِبَاءَ الْقَوْمِ، فَنَادَوْا: يَا أَهْلَ الْخِبَاءِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ، فَنَظَرُوا فَإِذَا لَبَّتُهُ قَدِ انْفَجَرَ مِنْ كَلْمِهِ، وَإِذَا الدَّمُ لَهُ هَدِيرٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد-- عفان-- حماد-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بازو کی رگ میں تیر لگ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مسجد میں خیمہ لگوا دیا' تاکہ آپ قریب سے ان کی عیادت کر لیا کریں' پھر ان کا زخم بھر گیا' تو انہوں نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے: میں تیری راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کروں۔ جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا تھا اور انہیں ان کی آبائی سرزمین سے باہر نکال دیا تھا اور انہوں نے یہ کیا تھا اور وہ کیا تھا' اب میرا یہ گمان ہے کہ اب ہمارے اور ان کے درمیان مزید جنگ نہیں ہوگی لہٰذا' تو اس زخم کو جاری کر دے' تاکہ میری موت اسی کی وجہ سے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو اسی رات ان کا زخم پھوٹ پڑا اور ان کے زخم سے خون بہنے لگا' یہاں تک کہ وہ دوسرے لوگوں کے خیمے میں آ گیا' تو انہوں نے بلند آواز میں کہا۔ (اے خیمے والو! یہ تمہاری طرف سے ہمارے پاس کیا آ رہا ہے' جب ان لوگوں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو ان کے خون کی رگ پھوٹ پڑی تھی۔ اس میں سے خون نکلنے کی آواز آ رہی تھی"

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَتَكْفِيرِ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا بِهَا

باب 617: مسجد بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت اور اس وجہ سے گناہوں اور خطاؤں کا ختم ہونا

1334 - سندِ حدیث: نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْجَهْمِ الْأَنْمَاطِيُّ، نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا أَيُّوبُ يَعْنِي ابْنَ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ بُنْيَانِ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ، وَمُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَا يَاْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ اَحَدٌ لَا يُرِيدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ اِلَّا خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ اُعْطِيَهُمَا، وَاَنَا اَرْجُو اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اُعْطِيَ الثَّالِثَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبید اللہ بن جہم الانماطی --- ایوب بن سوید --- ابوزرعہ سیبانی یحییٰ بن ابوعمرو --- ابن دیلمی --- عبداللہ بن عمرو --- (یہاں تحویل سند ہے) ابراہیم بن منقذ بن عبداللہ خولانی --- ایوب ابن سوید --- ابوزرعہ یحییٰ بن ابوعمرو سیبانی --- ابوبسر عبداللہ بن دیلمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام جب بیت المقدس کی تعمیر کر کے فارغ ہوئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ انہیں ایسا فیصلہ کرنے کی صلاحیت نصیب ہو جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو ایسی بادشاہت نصیب ہو جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے اور یہ کہ جو اس مسجد بیت المقدس میں صرف وہاں نماز ادا کرنے کے لئے آئے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل آئے۔ جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جہاں تک (پہلی) دو چیزوں کا تعلق ہے۔ وہ انہیں دیدی گئی تھیں، مجھے امید ہے کہ انہیں تیسری چیز دیدی گئی ہوگی۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْوُسْطٰى الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا عَلَى التَّكْرَارِ

وَالتَّاكِيدِ بَعْدَ دُخُولِهَا فِي جُمْلَةِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا، وَهٰذَا مِنْ وَاوِ الْوَصْلِ الَّتِي نَقُوْلُ اِنَّمَا عَلَى مَعْنَى التَّكْرَارِ وَالتَّاكِيدِ، لَا مِنْ وَاوِ الْفَصْلِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ تَكُوْنَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى لَيْسَتْ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) فَالصَّلَاةُ الْوُسْطٰى كَانَتْ دَاخِلَةً فِي الصَّلَوَاتِ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ فِي اَوَّلِ الذِّكْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: (وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) عَلٰى مَعْنَى التَّكْرَارِ وَالتَّاكِيدِ، وَقَدِ اسْتَقْصَيْتُ هٰذَا الْجِنْسَ فِي كِتَابِ الْاِيْمَانِ عِنْدَ ذِكْرِ اعْتِرَاضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلَيْنَا فَادَّعٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْاِيْمَانِ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ بِوَاوِ اسْتِئْنَافٍ فِي قَوْلِهِ: (وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (البقرة: 82)

باب 618: نماز وسطیٰ کا تذکرہ، جس کی حفاظت کرنے کا اللہ تعالیٰ نے تکرار اور تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے حالانکہ پہلے اس کا تذکرہ ان تمام نمازوں میں کیا گیا ہے یہاں واؤ "وصل" کے لئے استعمال ہوا ہے جس کے بارے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ ان مشرکین کے دلوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز ادا نہیں کرنے دی۔

1337 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:
متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ - اَوْ قَالَ: بُيُوْتَهُمْ - نَارًا
اختلافِ روایت: وَقَالَ الْاَشَجُّ: بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا، ثُمَّ صَلّٰى بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ، زَادَ سَلْمٌ: بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابن نمیر -- اعمش -- سلم بن جنادہ -- ابومعاویہ -- اعمش -- مسلم -- شتیر بن شکل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز ادا کرنے نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے''۔
اشج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عشاؤں کے درمیان یہ نماز ادا کی۔
سلیم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ نے مغرب اور عشاء کے درمیان یہ نماز ادا کی۔

1338 - سندِحدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- عبدالوہاب بن عطاء -- سلیمان تیمی -- ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''درمیانی نماز عصر کی نماز ہے''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السَّهَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب **619**: عشاء کی نماز کے بعد جاگنے کی ممانعت' جو عام الفاظ کے ذریعے ثابت ہے' جس کی مراد مخصوص ہے

1339 - سندِحدیث: نَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ

اَبِی بَرْزَۃَ:

متن حدیث:اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَلَا یُحِبُّ الْحَدِیْثَ بَعْدَھَا

اختلافِ روایت:قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ خَبَرِ شَقِیْقٍ: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: جَدَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعَتَمَۃِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ہلال بن بشر--عبدالوہاب بن عبدالمجید--خالد--ابومنہال کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے سوجانے کو ناپسند کرتے تھے اور آپ ان کے بعد بات چیت کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)شقیق نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد ہمارے بات چیت کرنے کو برا سمجھتے تھے۔

1340 - سندِ حدیث:نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ، وَثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی، ثَنَا جَرِیْرٌ، کِلَاهُمَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ شَقِیْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَعْمَرٍ یَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: یَعْنِیْ بِالْجَدْبِ الذَّمَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید--محمد بن فضیل--یوسف بن موسیٰ--جریر--دونوں نے عطاء بن سائب--شقیق--عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔لفظ ''جدب'' کا مطلب ''مذمت کرنا'' ہے۔

بَابُ ذِکْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ کَرَاهَۃَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِیْ غَیْرِ مَا یَجِبُ عَلَی الْمَرْءِ اَنْ یُّنَاظِرَ فِیْہِ، یَسْمُرُ فِیْہِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِیْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ

باب **620**:اس بات کی دلیل کا تذکرہ:عشاء کی نماز کے بعد وہ بات چیت کرنا مکروہ ہے

جن باتوں پر غور وفکر کرنا آدمی پر لازم نہ ہو تاہم مسلمانوں کے اُمور کے بارے میں آدمی عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرسکتا ہے

1341 - سندِ حدیث:نَا اَبُوْ مُوْسٰی، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ، نا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَۃَ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَا:

متن حدیث:جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَۃَ، فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، جِئْتُ مِنَ الْکُوْفَۃِ وَتَرَکْتُ بِهَا رَجُلًا یُمْلِی الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِہٖ، فَغَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ

يَسْمُرُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذَاكَ فِي الْاَمْرِ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ابوموسیٰ --- ابومعاویہ --- اعمش اور --- سلم بن جنادہ --- ابومعاویہ --- اعمش --- ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ اس وقت عرفہ میں وقوف کئے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں کوفہ سے آیا ہوں۔ میں نے وہاں ایک شخص کو چھوڑا ہے جو زبانی طور پر قرآن پاک املاء کروا دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے۔ آپ مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں بھی اسی طرح (رات کے وقت) گفتگو کیا کرتے تھے۔

1342 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَتّٰى يُصْبِحَ مَا يَقُوْمُ فِيْهَا اِلَّا اِلٰى عُظْمِ صَلَاةٍ ثناه بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بَعْدَ الْعِشَاءِ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لِيَتَّعِظُوْا مِمَّا قَدْ نَالَهُمْ مِنَ الْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مِنَ الْعِقَابِ فِي الْاٰخِرَةِ لَمَّا عَصَوْا رُسُلَهُمْ، وَلَمْ يُؤْمِنُوْا فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا يَعْلَمُ اَنَّ السَّامِعَ يَنْتَفِعُ بِهِ مِنْ اَمْرِ دِيْنِهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْمُرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي الْاَمْرِ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، مِمَّا يَرْجِعُ اِلٰى مَنْفَعَتِهِمْ عَاجِلًا وَّآجِلًا دِيْنًا وَّدُنْيَا، وَكَانَ يُحَدِّثُ اَصْحَابَهُ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لِيَنْتَفِعُوْا بِحَدِيْثِهِ، فَدَلَّ فِعْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّ كَرَاهَةَ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِمَا لَا مَنْفَعَةَ فِيْهِ دِيْنًا، وَلَا دُنْيَا، وَيَخْطِرُ بِبَالِيْ اَنَّ كَرَاهَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِاشْتِغَالَ بِالسَّمَرِ؛ لِاَنَّ ذٰلِكَ يُثَبِّطُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ؛ لِاَنَّهُ اِذَا اشْتَغَلَ اَوَّلَ اللَّيْلِ بِالسَّمَرِ ثَقُلَ عَلَيْهِ النَّوْمُ آخِرَ اللَّيْلِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ، وَاِنِ اسْتَيْقَظَ لَمْ يَنْشَطْ لِلْقِيَامِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں بتاتے رہے' یہاں تک کہ صبح ہوگئی' اس دوران آپ صرف بڑی (یعنی فرض) نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے''۔

یہ روایت بعض دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات عشاء کے بعد صحابہ کرام کو بنی اسرائیل کے بارے میں بتایا کرتے تھے تاکہ وہ اس چیز کو اچھی طرح جان لیں کہ بنی اسرائیل نے جب رسولوں کی نافرمانی کی اور (ان پر) ایمان نہیں لائے' تو انہیں دنیا میں کیسی سزا ملی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جو عذاب تیار کیا ہوا ہے' وہ اس کے ہمراہ (مزید) ہے۔

تو آدمی کے لئے یہ بات جائز ہے وہ عشاء کے بعد سامعین کے ساتھ ایسی کوئی سی بھی گفتگو کرسکتا ہے جس کے بارے میں اسے علم ہو کہ سامع کو دینی اعتبار سے اس گفتگو سے فائدہ ہوگا۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات عشاء کی نماز کے بعد مسلمانوں کے ان امور کے بارے میں بات چیت کیا کرتے تھے جن کا انہیں جلد یا بدیر دینی یا دنیاوی طور پر فائدہ ہونا ہوتا تھا۔

آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بنی اسرائیل کے بارے میں بھی بات چیت کرتے تھے تاکہ وہ آپ کی گفتگو سے نفع حاصل کریں۔

تو نبی اکرم ﷺ کا یہ فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے عشاء کے بعد ایسی بات چیت کی ممانعت ہے جس کا کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ نہ ہو۔

میرا یہ خیال ہے نبی اکرم ﷺ (عشاء کے بعد) رات کے وقت گفتگو کرنے کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کیونکہ یہ چیز رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ کیونکہ جب آدمی رات کے ابتدائی حصے میں گفتگو میں مشغول رہے گا۔ تو رات کے آخری حصے میں اسے گہری نیند آئے گی اور وہ بیدار نہیں ہوسکے گا۔ اور اگر بیدار ہو بھی جائے تو نوافل کی ادائیگی کے لئے چاق و چوبند نہیں ہوگا۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ

(ابواب کا مجموعہ) نمازِ خوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْاِمَامِ فِيْ شِدَّةِ الْخَوْفِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ رَكْعَةً وَاحِدَةً

لِتَكُوْنَ لِلْاِمَامِ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ وَتَرْكِ الطَّائِفَتَيْنِ قَضَاءَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى جَوَازِ فَرِيْضَةٍ لِلْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الْاِمَامِ الْمُصَلِّيْ نَافِلَةً

باب 621: خوف کی شدت میں امام کا مقتدیوں میں سے ہر ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھانا

تاکہ امام کی دو رکعات ہو جائیں اور ہر ایک گروہ کی ایک رکعت ہو اور دونوں گروہوں کا دوسری رکعت کی قضا نہ کرنا' اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: مقتدی شخص نفل نماز ادا کرنے والے امام کی اقتداء میں فرض نماز ادا کر سکتا ہے

1343 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا

حدیث **1343**: جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز خوف مشروع ہے۔

کفار سے جنگ کے دوران اس نماز کی ادائیگی کا حکم قرآن وسنت سے ثابت ہے۔

سورہ مبارکہ نساء کی آیت **102** میں اس کا حکم مذکور ہے۔

مستند احادیث سے یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم ﷺ نے چار مواقع پر نماز خوف ادا کی تھی۔

(i) غزوہ ذات الرقاع کے موقعہ پر (یہ غزوہ خندق کے بعد ہوا تھا)

(ii) بطن نخل میں' (یہ نجد میں بنو غطفان کے علاقہ میں ایک جگہ ہے)

(iii) عسفان میں' (یہ مکہ مکرمہ سے کچھ فاصلے پر ہے)

(iv) ذی قرد میں' (جو مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر ہے)

جمہور فقہاء کے نزدیک سفر اور حضر دونوں حالتوں میں نماز خوف ادا کرنا جائز ہے۔

فقہاء کے نزدیک دشمن کے حملے کا خوف' نماز خوف کا سبب ہے' اور اس کے لئے دشمن کی موجودگی شرط ہے۔

نماز خوف قتال یعنی لڑائی کے ساتھ خاص نہیں ہے' بلکہ کوئی بھی ایسی صورت حال جس میں جان جانے کا خوف ہو اس میں نماز خوف ادا کی جا سکتی ہے۔ جیسے سیلاب' آگ لگ جانا' درندے کی موجودگی' کسی بھی نقصان دہ چیز کی موجودگی' لیکن یہ شرط ہے کہ ان سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔

احادیث میں نماز خوف کے سولہ طریقے مذکور ہیں۔ ان میں سے کچھ "صحیح مسلم" میں اکثر "سنن ابی داؤد" میں ۸ طریقے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

يَحْيَى، حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ

كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا، قَالَ: فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ

الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هَؤُلَاءِ مَكَانَ هَؤُلَاءِ، وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا

شَيْئًا. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى، وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، وَلَمْ يَقُلْ: وَلَمْ

يَقْضُوا

●● (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- یحییٰ بن سعید -- سفیان -- اشعث بن سلیم -- اسود بن ہلال -- ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ طبرستان میں سعید بن العاص کے ساتھ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم لوگوں میں سے کس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے! راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنوائیں۔ ایک صف ان کے پیچھے اور ایک دشمن کے مد مقابل کھڑی ہوگئی جو لوگ ان کے پیچھے کھڑے تھے ان کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت نماز پڑھائی پھر وہ لوگ واپس دوسرے لوگوں کی جگہ چلے گئے تو دوسرے لوگ آ گئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی اور ان حضرات نے (اپنی دوسری رکعت ادا نہیں کی)۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

بندار نامی راوی کہتے ہیں: اشعث بن ابوشعثاء سے یہ روایت منقول ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: انہوں نے دوسری رکعت نہیں ادا کی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) ''صحیح ابن حبان'' میں مذکور ہیں۔

جن میں سے سات طریقے زیادہ مشہور ہیں۔ تاہم فقہاء نے یہ وضاحت کی ہے: جس بھی طریقہ پر عمل کرنا نماز ادا کرنے کے حوالے سے زیادہ محتاط ہو اور اس میں دشمن پر بھی زیادہ بہتر طور پر نظر رکھی جا سکے اسی پر عمل کیا جائے گا۔

اگر خوف زیادہ شدید ہو تو نماز خوف باجماعت ادا کرنے کی بجائے تمام سپاہی انفرادی طور پر نماز ادا کر لیں گے اگر وہ سواری سے نیچے نہیں اتر سکتے تو سواریوں پر نماز ادا کریں گے جس میں وہ اشارے کے ذریعے رکوع و سجود کریں گے۔

اگر وہ قبلہ کی طرف رخ کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو پھر جدھر ان کا رخ ہو گا اسی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لیں گے۔

1343- أخرجه أبو داود (1246) في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، عن مسدد، والنسائي 3/168 في صلاة الخوف، عن عمرو بن علي، والبيهقي 3/261 من طريق محمد بن أبي بكر. وأخرجه عبد الرزاق (4249)، وابن أبي شيبة 2/461، 462، وأحمد 5/385، 399، والنسائي 3/167، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/310، والبيهقي في "السنن" 3/261 من طرق، عن سفيان، به. وصححه الحاكم 1/335، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/406، والبيهقي في "السنن" 3/261، 262 من طريق أبي إسحاق، عن سليم بن عبد الله السلولي، عن حذيفة، وسليم.

1344 - قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ يَعْنِي مُحَمَّدًا، وَأَبُو مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي قَرَدٍ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو مُوسَى: مِثْلَ صَلَاةِ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ بُنْدَارٌ الْحَدِيثَ مِثْلَ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَلَمْ يَقْضُوا. وَقَالَ أَبُو مُوسَى فِي عَقِبِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ سُفْيَانُ

❁❁ وہ کہتے ہیں:-- محمد اور ابوموسیٰ -- یحییٰ بن سعید -- سفیان -- ابوبکر بن ابوجہم -- عبیداللہ بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ذی قرد'' میں نماز ادا کی۔

ابوموسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز کی مانند ہے۔

بندار نامی راوی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی مانند روایت نقل کی ہے اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''انہوں نے دوسری رکعت ادا نہیں کی''

ابوموسیٰ نامی راوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے بعد یہ الفاظ کہے ہیں: سفیان کہتے ہیں۔

1345 - وَحَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلَاةِ حُذَيْفَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ فِي عَقِبِ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ ذَلِكَ فَحَدَّثَنِي بِنَحْوِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- رکین بن ربیع -- قاسم بن حسان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے طریقے کے مطابق' طریقہ منقول ہے' اور بندار نامی راوی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کے بعد یہ بات نقل کی ہے۔ سفیان نامی راوی کہتے ہیں۔ رکین بن ربیع نے قاسم بن حسان کا یہ قول نقل کیا ہے۔ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا: انہوں نے مجھے اسی کی مانند بتایا۔

1346 - سند حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ -- ابوعوانہ -- بکیر بن اخنس -- مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبانی ''حضر'' میں چار رکعات اور ''سفر'' میں دو رکعت اور ''خوف'' میں ایک رکعت فرض قرار دی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً

وَلَمْ يَقْضِ الطَّائِفَتَانِ شَيْئًا، وَالْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَاَنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي حَرَسَتْ مِنَ الْعَدُوِّ كَانَتْ اَمَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَلْفَهُ

باب 622: اس بات کا بیان: نبی اکرم ﷺ نے ہر ایک گروہ کو اس نماز کی ایک رکعت پڑھائی تھی اور دونوں گروہوں نے کسی بھی چیز کی قضاء نہیں کی تھی' جبکہ دشمن نبی اکرم ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان موجود تھا اور وہ گروہ جو دشمن سے حفاظت کر رہا تھا وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کی طرف تھا آپ کے پیچھے کی طرف نہیں تھا

1347 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَصَفٌّ خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- محمد بن جعفر -- محمد بن یحییٰ قطعی -- محمد بن بکر -- شعبہ -- حکم -- یزید الفقیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

1346 – وأخرجه مسلم "687" في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 3/168 "– 169" في صلاة الخوف، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/237" و"254"، وابن أبي شيبة "2/464"، والطبري "10336" و "10337"، ومسلم "687"، وأبو داؤد "1247" في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، والطحاوي "1/309"، وابن خزيمة "1346"، والطبراني "11/11041" والبيهقي "3" /"135"، من طرق عن أبي عوانة، به. وأخرجه مسلم "687". والنسائي "3/118"–"119" في تقصير الصلاة في السفر، وأحمد "1/243"، والبيهقي "3/263" و"264"، والطبراني "11/11042"، وابن أبي شيبة "2/264" وقد تحرف فيه بكير إلى بكر، والطبري "10338" و "10339" من طريق أيوب بن عائذ عن بكير، به. وأخرجه الطبراني "11/11043" من طريق الحارث الغنوي، عن بكير، به.

1347 – وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" "2/462" وأحمد "3/298"، والطبري "10340"، من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/173" في صلاة الخوف، وابن خزيمة "1347" و"1348"، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن خزيمة "1348"، وابن أبي شيبة مختصرا "2/463"، من طريق مسعر بن كدام عن يزيد، به. وأخرجه النسائي "3/175" والطيالسي "1789"، والطحاوي "1/310"، والبيهقي "3/263"، وابن خزيمة "1364"، وابن أبي شيبة مختصرا "2/463"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو نماز خوف پڑھائی تو ایک صف آپ کے آگے کھڑی ہوگئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوگئی جو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے انہیں ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے تو یہ لوگ آگے آگئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہوگئے۔ وہ لوگ آگئے اور ان لوگوں کی جگہ پر آ کر کھڑے ہوگئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہوئیں اور ان لوگوں کی ایک رکعت ہوئی۔

1348 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، ثَنَا الْحَكَمُ، وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ،

اختلافِ روایت: وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ سَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: پھر آپ نے سلام پھیر لیا۔

1349 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَالْخَوْفُ اَقَلُّ مِمَّا ذَكَرْنَا

اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَافْتِتَاحِ كِلْتَا الطَّائِفَتَيْنِ الصَّلَاةَ مَعَ الْاِمَامِ وَرُكُوْعِهِمَا مَعَ الْاِمَامِ مَعًا

باب **623**: نمازِ خوف کا طریقہ جبکہ خوف اس سے کم ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

اور جب دشمن مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان ہو تو دونوں گروہ امام کی اقتداء میں نماز کا آغاز کریں گے اور وہ دونوں امام کے ساتھ ہی رکوع کریں گے

1350 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ

1350 – وأخرجه ابن ماجه "1260" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، وابن خزيمة "1350" من طريق أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" "2/360" من طريق أبي معمر، حدثنا عبد الوارث به، وسيرد عند المؤلف برقم "2877" وفيه تصريح أبي الزبير بالسماع من جابر.

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ حَتَّى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أُولَئِكَ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ، وَتَخَلَّلَ أُولَئِكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، رَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ، فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ أُولَئِكَ سَجْدَتَيْنِ، كُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَجَدُوا بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، وَكَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--احمد بن عبدہ--عبدالوارث بن سعید--ایوب--ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز خوف پڑھائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قریب موجود صف والے لوگ سجدے میں چلے گئے اور دوسرے لوگ کھڑے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے اٹھے۔ ان لوگوں نے اپنے طور پر دو سجدے کیے پھر آگے والی صف پیچھے ہٹ گئی اور ان لوگوں کے ساتھ جا کر کھڑی ہوگئی اور وہ لوگ ان کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے ان کی جگہ والی صف کی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قریب موجود صف والے سجدے میں چلے گئے۔ ان لوگوں نے اپنے سر اٹھائے' تو ان لوگوں نے دو سجدے کیے۔ ان سب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کیا تھا' لیکن دو سجدے انفرادی طور پر کیے تھے۔ اس وقت دشمن قبلہ کی سمت میں موجود تھا۔

بَابٌ فِيْ صِفَةِ الْخَوْفِ اَيْضًا

وَالْخَوْفُ اَشَدُّ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا، وَاِبَاحَةِ افْتِتَاحِ الصَّفِّ الثَّانِي صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قُعُودٌ وَافْتِتَاحِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قِيَامٌ

باب 624: نماز خوف کا ایک اور طریقہ' جبکہ خوف اس سے زیادہ شدید ہو

جس کا ہم پہلے والے باب میں ذکر کر چکے ہیں تو دوسری صف والوں کے لیے بیٹھ کر امام کی اقتداء میں نماز کا آغاز کرنا مباح ہے' جبکہ پہلی صف والے قیام کی حالت میں امام کی اقتداء میں نماز کا آغاز کریں گے

1351 - سندِ حدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ اَبُو سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ:

1351 - وأخرجه الطحاوي "1/318" من طريق أحمد بن عبد الله البرقي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1357" من طريق زكريا بن يحيى بن أبان، والحاكم "1/336" من طريق محمد بن إدريس الرازي، كلاهما عن ابن أبي مريم به، وصححه الحاكم، وتعقبه الذهبي بقوله: شرحبيل: قال ابن أبي ذئب: كان متهمًا، وقال الدارقطني: ضعيف

متن حدیث: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ وَرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِي خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُعُودٌ وُجُوهُهُمْ كُلُّهُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ، فَرَكَعَ، فَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي خَلْفَهُ، وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ، ثُمَّ سَجَدَ، فَسَجَدُوا أَيْضًا، وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ، ثُمَّ قَامَ وَقَامُوا، وَنَكَصُوا خَلْفَهُمْ حَتّٰى كَانُوا مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ قُعُودٌ، وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، وَالْآخَرُونَ قُعُودٌ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا، فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- زکریا بن یحییٰ بن ابان اور احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم برقی -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- یزید بن ہاد -- شرحبیل ابوسعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نماز خوف کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک گروہ دوسرے گروہ کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کا رخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو دونوں گروہوں نے تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو وہ گروہ رکوع میں چلا گیا جو آپ کے پیچھے موجود تھا۔ دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو ان لوگوں نے سجدہ کیا جبکہ دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے تو پھر انہوں نے اپنے پیچھے والوں کو الٹا دیا یہاں تک کہ یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر آگئے جو بیٹھے ہوئے تھے پھر دوسرا گروہ آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے جبکہ دوسرے لوگ بیٹھے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا پھر دونوں گروہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے انفرادی طور پر ایک رکعت اور دو سجدے ادا کیے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَالْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ

وَهٰذَا أَيْضًا الْجِنْسُ الَّذِي أَعْلَمْتُ مِنْ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ فَرِيضَةً خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّي نَافِلَةً، إِذْ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا وَلِلْمَأْمُومِينَ فَرِيضَةً

باب 625: نمازِ خوف کا ایک طریقہ جب دشمن قبلہ سے پیچھے ہو تو امام ہر ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائے گا

اور یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ فرض نماز ادا کرنے والے مقتدی کی نماز نفل نماز ادا کرنے والے امام کی اقتداء میں جائز ہوتی ہے

کیونکہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک گروہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل کے طور پر نماز پڑھائی تھی اور ان مقتدیوں کی وہ فرض نماز تھی

1352 – سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، أَخْبَرَنِي

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ:

متنِ حدیث: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن سہل بن عسکر -- یحییٰ بن حسان -- معاویہ بن سلام -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ نے دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعات ادا کیں' اور ہر گروہ نے دو رکعات ادا کیں۔

1353 - سندِ حدیث: نَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَائِفَةٌ تَحْرُسُ، فَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ هٰؤُلَاءِ الْمُصَلُّونَ، وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

توضیحِ مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُنَا فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل -- یونس -- حسن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نماز خوف کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' جبکہ دوسرا گروہ حفاظت کرتا رہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' پھر یہ نماز ادا کرنے والے لوگ چلے گئے' تو دوسرے لوگ آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں اور پھر سلام پھیر دیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محدثین نے حسن بصری کے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

1352- وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" "2/464"-"465" وقد تحرف فيه "أبان بن يزيد" الى "أهبان بن زيد" .... وعلقه البخاري "4136" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، عن أبان به، بأطول مما هنا، ووصله مسلم "843" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، عن عفان، عن أبان . وانظر "تغليق التعليق" "4/120"-"121" وأخرجه أحمد "3/364"، والبغوي "1095"، والبيهقي "3/259" من طريق عفان، به. وأخرجه الطحاوي "1/315" من طريق موسى بن إسماعيل، عن أبان، به . وأخرجه مسلم "843"، وابن خزيمة "1352" من طريق يحيى بن حسان، عن معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه ابن خزيمة "1353"، والدارقطني "2/60" و"61"، والبيهقي "3/259"، وابن أبي شيبة "2/264" من طرق عن الحسن، عن جابر بنحوه. وانظر "2882" و"2883"

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ

وَالرُّخْصَةِ لِلطَّائِفَةِ الْأُولَى فِي تَرْكِ اسْتِقْبَالِهَا الْقِبْلَةَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى لِتَحْرُسَ الطَّائِفَةَ الثَّانِيَةَ مِنَ الْعَدُوِّ وَقَضَاءِ الطَّائِفَتَيْنِ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ

باب 826: نمازِ خوف کا ایک اور طریقہ جبکہ دشمن قبلہ سے پیچھے ہو

تو پہلے گروہ کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ پہلی رکعت سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ کی طرف رُخ کو ترک کر دیں تا کہ وہ دوسرے گروہ کی دشمن سے حفاظت کر سکیں

اور پھر دونوں گروہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد دوسری رکعت کی قضاء کر لیں گے

1354 - سندِ حدیث: نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ خَلْفَهُ رَكْعَةً، وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلَّوْا فَوَاجَهُوا الْعَدُوَّ، وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ابوموسیٰ محمد بن مثنی --- عبد الاعلیٰ --- معمر --- ابن شہاب زہری --- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نمازِ خوف پڑھائی۔ آپ نے اپنے پیچھے موجود گروہ کو ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل موجود تھا' پھر وہ لوگ جنہوں نے نماز ادا کر لی تھی وہ جا کر دشمن کے مدمقابل ہو گئے' اور دوسرے لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور ان لوگوں نے ایک رکعت ادا کی اور دوسرے لوگوں نے بھی ایک رکعت ادا کی۔

1355 - سندِ حدیث: نَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَنَا مَعْمَرٌ، بِنَحْوِهِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1354- وهو في "مصنف عبد الرزاق" "4241" واخرجه من طريقه احمد "2/147"، ومسلم "839" في صلاة الخوف، والدارقطني "2/59"، والبيهقي "3/260". واخرجه البخاري "4133" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، والترمذي "564" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، والنسائي "3/171" في صلاة الخوف، والبيهقي "3/260"، وأبو داؤد "1243" في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ثم يسلم فيقوم كل صف فيصلون لأنفسهم، والبغوي "1092" من طريق يزيد بن زريع، وابن خزيمة "1354" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن معمر، بهذا الإسناد. واخرجه البخاري "942" في الخوف، باب صلاة الخوف، و"4132" في المغازي، والدارمي "1/357"-"358"، والنسائي "3/171"، والبيهقي "3/260"، والطحاوي "1/312" من طريق شعيب بن أبي حمزة، ومسلم "839"، والطحاوي "1/312" من طريق فليح بن سليمان، كلاهما عن الزهري، به. واخرجه النسائي "3/172"-"173" من طرق عن الزهري، عن عبد الله بن عمر، بنحوه. والبيهقي "3/263".

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ اَيْضًا اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَاِتْمَامِ الطَّائِفَةِ الْاُولَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب 627: نمازِ خوف کا ایک اور طریقہ جبکہ دشمن قبلہ سے پیچھے ہو تو پہلا گروہ امام سے پہلے ہی دوسری رکعت مکمل کرلے گا

1356 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُو مُوسَى قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ:

متنِ حدیث: يَقُومُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ، وُجُوهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً قَالَ اَبُو مُوسَى: ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ، وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَيَرْكَعُونَ لِاَنْفُسِهِمْ، وَيَسْجُدُونَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، وَيَذْهَبُونَ اِلَى مَقَامِ اُولَئِكَ، وَيَجِيءُ اُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ، وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، فَهِيَ لَهُ اثْنَتَانِ، وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ يَرْكَعُونَ قَالَ اَبُو مُوسَى: لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ

اختلافِ روایت: هَذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ اِلَّا مَا ذَكَرْتُ مِمَّا خَالَفَهُ اَبُو مُوسَى فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ، اِنَّمَا زَادَ اَبُو مُوسَى: لِاَنْفُسِهِمْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ فَقَطُ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُولُ: سَاَلْتُ يَحْيَى عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور ابوموسیٰ -- یحییٰ بن سعید -- یحییٰ بن سعید انصاری -- قاسم بن محمد -- صالح بن خوات کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نمازِ خوف کے بارے میں بیان کرتے ہیں: امام قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے گا اور ان لوگوں میں سے ایک گروہ امام کی اقتداء میں کھڑا ہو جائے گا' جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل ہوگا۔ امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا۔

یہاں ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور رکوع کریں گے۔

جبکہ بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ لوگ بذاتِ خود رکوع اور سجدہ کریں گے۔ وہ اپنی جگہ پر رہتے ہوئے دو سجدے کریں گے' پھر یہ ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ جائیں گے' تو امام انہیں رکوع کروائے گا اور دو سجدے کروائے گا یوں امام کی دو رکعات ہو جائیں گی اور ان لوگوں کی ایک رکعت ہوگی' پھر وہ لوگ رکوع کریں گے۔

یہاں ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ ایک مرتبہ رکوع کریں گے اور دو سجدے کریں گے۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں تاہم میں نے یہ بات ذکر کر دی ہے کہ روایت کے کون سے الفاظ میں ابوموسیٰ کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: ''وہ لوگ خود سے'' انہوں نے صرف دو جگہ پر یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) انہوں نے بندار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے یحییٰ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی۔

1357 - قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَى يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اختلافِ روایت: قَالَ بُنْدَارٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَقَالَ لِيْ يَحْيَى: اكْتُبْهُ اِلَى جَنْبِهِ، وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَلٰكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى: قَالَ لِيْ يَحْيَى سَمِعْتَ مِنِّيْ حَدِيْثَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَاكْتُبْهُ اِلَى جَنْبِهِ بِنَحْوِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بندار نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ یحییٰ بن سعید کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔ یحییٰ نے مجھ سے کہا اس کے ایک طرف ایک بات نوٹ کرلو۔

مجھے یہ روایت یاد نہیں ہے' تاہم یہ یحییٰ بن سعید کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

ابوموسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: یحییٰ نے مجھ سے کہا: کیا تم نے نماز خوف کے بارے میں یحییٰ بن سعید کی نقل کردہ روایت مجھ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو انہوں نے فرمایا: تم اس کے پہلو میں یہ لکھ لو اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

بَابُ انْتِظَارِ الْاِمَامِ الطَّائِفَةَ الْاُوْلٰى جَالِسًا لِتَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِهِ الطَّائِفَةَ الثَّانِيَةَ جَالِسًا قَبْلَ التَّسْلِيمِ لِيَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ

باب **628**: امام کا بیٹھ کر پہلے گروہ کے دوسری رکعت کو مکمل کرنے کا انتظار کرنا' اور امام کا سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھ کر دوسرے گروہ کا انتظار کرنا' تاکہ وہ دوسری رکعت کو مکمل کرلیں

1358 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، وَاَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، وَهٰذَا حَدِيْثُ الْمُخَرِّمِيِّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ: تَقُوْمُ طَائِفَةٌ وَّرَاءَ الْاِمَامِ وَطَائِفَةٌ خَلْفَهُ، فَيُصَلِّيْ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يَقْضُوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُوْنَ اِلٰى مَكَانِ اَصْحَابِهِمْ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ

اَصْحَابُهُمْ اِلٰی مَکَانِ هٰؤُلَاءِ، فَیُصَلِّیْ بِهِمْ رَکْعَةً وَسَجْدَتَیْنِ، ثُمَّ یَقْعُدُ مَکَانَهٗ حَتّٰی یُصَلُّوْا رَکْعَةً وَسَجْدَتَیْنِ ثُمَّ یُسَلِّمُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی اور ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) مخرمی کے نقل کردہ ہیں' --روح بن عبادہ --شعبہ اور مالک بن انس-- یحییٰ بن سعید-- قاسم-- صالح بن خوات کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں: ایک گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہوگا اور ایک گروہ اس کے پیچھے اقتداء میں کھڑا ہوگا' تو جو لوگ اس کے پیچھے (اقتداء میں) کھڑے ہوئے ہیں وہ انہیں ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے گا وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ ایک رکعت اور دو سجدے ادا کر کے دو رکعات (مکمل کریں گے) پھر یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ آجائیں گے اور ان کے ساتھی ان کی جگہ آجائیں گے' پھر امام ان لوگوں کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے گا' پھر امام اپنی جگہ پر بیٹھا رہے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ خود ایک رکعت اور دو سجدے ادا کریں گے' پھر امام سلام پھیر دے گا۔

1359 - ثنا ــ قَالَا، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا -

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی طرح منقول ہے۔

1360 - سندِ حدیث: ثَنَا الْمُخَرِّمِیُّ، اَیْضًا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ

1358 - وهو فی "الموطأ" 1/183 "1"-"184 عن یحیی بن سعید بهذا الإسناد، ومن طریق مالك أخرجه أبو داوٗد "1239" فی الصلاة: باب من قال: إذا صلی رکعة وثبت قائمًا، أتموا لأنفسهم رکعة، والبیهقی "3/254"، والطحاوی "1/313". وأخرجه أحمد "3/448" من طریق روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/448"، والطبرانی "5631" من طریق شعبة، به. وأخرجه البخاری "4131" فی المغازی: باب غزوة ذات الرقاع، من طریق مسدد، والترمذی "565" فی الصلاة: باب ما جاء فی صلاة الخوف، والدارمی "1/358"، وابن ماجه "1259"، فی إقامة الصلاة: باب ما جاء صلاة الخوف، وابن خزیمة "1356"، والبیهقی "3/253"، والطبری "10350" من محمد بن بشار، وسقط یحیی بن سعید القطان من المطبوع من "سنن البیهقی." وأخرجه ابن أبی شیبة "2/466"، والطبری "10349" من طریق یزید بن هارون، والبخاری "4131" من طریق ابن أبی حازم، والطبری "10348" من طریق عبد الوهاب، ثلاثتهم عن یحیی بن سعید الأنصاری، به.

1359 - وأخرجه أحمد "3/448"، والطبری "10347" من طریق روح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/448" من طریق محمد بن جعفر، ومسلم "841" فی صلاة المسافرین: باب صلاة الخوف، والبیهقی "3/253"، والطبری "10346" من طریق معاذ العنبری، والبخاری "4131" فی المغازی: باب غزوة ذات الرقاع، والدارمی "1/358"، والترمذی "566"، وابن ماجه "1259"، وابن خزیمة "1357"، والطبرانی "5632"، والنسائی 3/170 "3"-"171 فی صلاة الخوف، والطحاوی "1/310"، والبیهقی 3/253 "-"254 و"254"، والطبری "10351" من طریق یحیی بن سعید القطان، ثلاثتهم عن شعبة، به. وأخرجه الشافعی فی "الرسالة" ص"183"، "244"، وابن خزیمة "1360"، والبیهقی "3/253" من طریق عبد الله بن عمر، عن أخیه عبید الله بن عمر بن حفص العمری، عن القاسم بن محمد، عن صالح بن خوات بن جبیر الأنصاری، عن أبیه. وأخرج مالك "1/183" فی صلاة الخوف: باب صلاة الخوف، ومن طریقه الشافعی فی "الرسالة" ص"182"، "244"، والبخاری "4129" فی المغازی، ومسلم "842"، وأبو داوٗد "1238"، والنسائی "3/171"، والطحاوی 1/312 "1"-"313"، والطبری "10345"، والبغوی "1094".

الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ اَبِيهِ بِنَحْوِهِ هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ الْمَخْزُومِيُّ فِي عَقِبِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- مخزومی -- یحییٰ بن سعید اموی -- عبداللہ بن عمر -- قاسم -- صالح بن خوات -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ اَيْضًا، وَالرُّخْصَةِ لِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنْ تُكَبِّرَ مَعَ الْاِمَامِ

وَهِيَ غَيْرُ مُسْتَقْبِلَةِ الْقِبْلَةِ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَانْتِظَارِ الْاِمَامِ قَائِمًا بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُولٰى لِلطَّائِفَةِ الَّتِي كَبَّرَتْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَهُمْ بِهَا الْاِمَامُ وَانْتِظَارِ الطَّائِفَةِ الْاُولٰى قَاعِدًا بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، لِتَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ لِيَجْمَعَهُمْ جَمِيعًا بِالسَّلَامِ فَيُسَلِّمُونَ اِذَا سَلَّمَ اِمَامُهُمْ

باب 629: نمازِ خوف کا ایک اور طریقہ' دونوں گروہوں میں سے ہر ایک گروہ کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ امام کے ساتھ تکبیر کہے' جبکہ ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور دشمن اس وقت قبلے سے پیچھے ہو اور امام کا پہلی رکعت سے فارغ ہونے کے بعد قیام کی حالت میں اس گروہ کا انتظار کرنا' جس نے قبلہ کی طرف رخ کیے بغیر تکبیر کہی تھی تو یہ لوگ پہلے وہ رکعت ادا کریں گے' جسے امام پہلے ادا کر چکا ہے' اور پہلا گروہ سلام پھیرنے سے پہلے دو رکعات سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھ کر انتظار کرے گا تاکہ وہ لوگ دوسری رکعت ادا کر لیں' تاکہ وہ سب لوگ ایک ساتھ سلام پھیریں پھر جب امام سلام پھیرے گا' تو وہ سب لوگ بھی سلام پھیر دیں گے

1361 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، نَا حَيْوَةُ، نَا اَبُو الْاَسْوَدِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ: هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ قَالَ: مَتٰى؟ قَالَ: كَانَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَّطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، ظُهُورُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوا مَعَهُ جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ، وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً، وَرَكَعَ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، وَالْاٰخَرُونَ قِيَامٌ مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ فَذَهَبُوا اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوا

فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرَى، فَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّمَنْ مَّعَهُ، ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيْعًا، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ، رَكْعَتَانِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عبداللہ بن یزید مقری --حیوہ --ابواسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عروہ بن زبیر یہ بات بیان کرتے ہیں: مروان بن حکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ خوف ادا کی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! مروان نے دریافت کیا: کب' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: غزوہ نجد کے سال' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا ہو گیا۔ ان لوگوں کی پشت قبلہ کی طرف تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔ ان لوگوں نے آپ کے ہمراہ تکبیر کہی۔ وہ لوگ جو آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اور وہ لوگ جو دشمن کے مدمقابل کھڑے تھے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو جو لوگ آپ کے قریب کھڑے تھے۔ انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو آپ کے قریب والے لوگوں نے بھی سجدہ کیا' جبکہ دوسرے لوگ قیام کی حالت میں رہے یعنی جو دشمن کے مدمقابل کھڑے ہوئے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ کے قریب موجود گروہ بھی کھڑا ہو گیا یہ لوگ دشمن کی طرف چلے گئے اور ان کے مدمقابل آ گئے جبکہ وہ والا گروہ جو دشمن کے مدمقابل تھا انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران پہلے کی طرح قیام کی حالت میں تھے' پھر یہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کیا اور سجدہ کیا' پھر وہ گروہ جو دشمن کے مدمقابل تھا۔ وہ آ گیا انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ان لوگوں نے بھی سلام پھیرا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہوئیں' اور ان دو گروہوں میں سے ہر ایک شخص کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

1362 - سندِ حدیث: نَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ، نا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

1362- واخرجه ابو داؤد "1241" في الصلاة: باب من قال يكبرون جميعًا، من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. واخرجه أحمد "2/320"، والنسائي "3/173" في صلاة الخوف، والطحاوي "1/314"، والبيهقي "3/264"، وابن خزيمة "1361" من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، والطحاوي "1/314"، وأحمد "2/320" من طريق عبد الله بن يزيد، عن ابن لهيعة، واخرجه ابو داؤد "1240"، والحاكم 1/338"-"339، وعند. . . . . البيهقي "3" / "264 من طريق حيوة وابن لهيعة، عن أبي الأسود به" واخرجه ابو داؤد "1241"، والطحاوي "1/314"، والبيهقي "3/264"

متن حدیث: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَسْاَلُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ قَالَ: فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، وَذَكَرَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ: وَاَخَذَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي صَلَّتْ خَلْفَهُ اَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ مَشَوَا الْقَهْقَرٰى عَلٰى اَدْبَارِهِمْ حَتّٰى قَامُوا مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ، وَزَادَ فِي اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: فَقَامَ الْقَوْمُ وَقَدْ شَرِكُوْهُ فِي الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوازہر-- یعقوب بن ابراہیم-- اپنے والد کے حوالے سے-- ابن اسحاق --محمد بن عبدالرحمٰن بن اسود بن نوفل-- عروہ بن زبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا جب مروان بن حکم نے نمازِ خوف کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے یہ حسب سابق ہے' تاہم راوی نے دوسری رکعت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جس گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی۔ انہوں نے اپنا اسلحہ پکڑ لیا اور پھر وہ الٹے قدموں چلتے ہوئے دشمن کے مدمقابل آ کر کھڑے ہو گئے۔

انہوں نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں' پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے جبکہ وہ نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ اَيْضًا

وَانْتِظَارِ الْاِمَامِ الطَّائِفَةَ الْاُوْلٰى بَعْدَ سَجْدَةٍ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى لِيَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ وَانْتِظَارِ الثَّانِيَةِ حَتّٰى تَرْكَعَ رَكْعَةً لِتَلْحَقَ بِالْاِمَامِ فَتَسْجُدَ مَعَهُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يَنْتَظِرُهُمُ الْاِمَامُ قَائِمًا لِتَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَجَمْعِ الْاِمَامِ الطَّائِفَتَيْنِ جَمِيْعًا بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَيَكُوْنُ فَرَاغُ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِيْنَ جَمِيْعًا مِنَ الصَّلَاةِ مَعًا

باب 639: نمازِ خوف کا ایک اور طریقہ

امام کا پہلی رکعت کا ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے گروہ کا انتظار کرنا' تاکہ وہ دوسرا سجدہ کر لیں

اور پھر دوسرے گروہ کا انتظار کرنا' تاکہ وہ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد امام کے ساتھ مل جائے اور پھر امام کے ساتھ دوسرا سجدہ کریں

پھر امام قیام کی حالت میں ان لوگوں کا انتظار کرے گا' تاکہ وہ لوگ دوسرا سجدہ کر لیں اور پھر امام دونوں گروہوں کو

دوسری رکعت پڑھائے گا' تاکہ امام اور تمام مقتدی نماز سے ایک ساتھ فارغ ہوں

1363 - سندِ حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ، فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَرَاءَهُ، وَقَامَتْ طَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ قَالَتْ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعُوا، ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَسَجَدُوا لِاَنْفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلَى اَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى، حَتّٰى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ قَالَ اَحْمَدُ: الْاُخْرَى، وَقَالَا جَمِيعًا: فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا، ثُمَّ رَكَعُوا لِاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَهُ الثَّانِيَةَ، فَسَجَدُوا - وَزَادَ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ: فَسَجَدُوا مَعَهُ - ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتِهِ، وَسَجَدُوا لِاَنْفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا، وَقَالَا: فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا قَالَ اَبُو الْاَزْهَرِ: ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَرَفَعُوا مَعَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: وَرَفَعُوا مَكَانَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، وَقَالَا جَمِيعًا: كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيعًا جِدًّا، لَا يَاْلُو اَنْ يُخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمُوا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَرَكَهُ النَّاسُ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علی بن محرز اور احمد بن ازہر -- یعقوب بن ابراہیم -- اپنے والد کے حوالے سے -- ابن اسحاق -- محمد بن جعفر بن زبیر -- عروہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الرقاع میں نمازِ خوف ادا کی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا ہو گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی' تو ان لوگوں نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے پیچھے صف میں کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو ان لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو ان لوگوں نے بھی سر اٹھالیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے' تو ان لوگوں نے انفرادی طور پر دوسری مرتبہ سجدہ کیا' اور پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور اپنی ایڑھیوں کے بل چلتے ہوئے اپنے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا۔

1363 - وأخرجه البيهقي "3/265" وأخرجه أحمد "6/275" وابن خزيمة "1363" والحاكم 1/336 - 337، والبيهقي "3/265" من طرق عن يعقوب بن إبراهيم، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! وانظر حديث أبي هريرة الآتي برقم "2878".

یہاں احمد نامی راوی نے لفظ دوسرا نقل کیا ہے۔

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صف بنائی' پھر ان لوگوں نے تکبیر کہی پھر ان لوگوں نے انفرادی طور پر رکوع کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری مرتبہ سجدہ کیا' پھر ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

احمد بن ازہر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ اپنی رکعت کے لئے کھڑے ہوئے' تو ان لوگوں نے انفرادی طور پر دوسری مرتبہ سجدہ کیا' پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے' پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صف بنائی' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی' تو ان سب لوگوں نے رکوع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا' تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

ابوازہر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے سر اٹھایا' تو ان لوگوں نے بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سر اٹھایا۔

محمد بن علی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: انہوں نے اپنی جگہ پر رہتے ہوئے سر اٹھایا۔

اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے سر اٹھایا۔

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بڑی تیزی کے ساتھ یہ عمل کیا تھا۔ آپ نے ممکنہ طور پر جہاں تک ہوسکتا تھا نماز کو مختصر پڑھایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا' تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو یہ لوگ اپنی پوری نماز میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔

بَابُ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْخَوْفِ

وَقَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ، اَنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى: (فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) (النساء: 102) تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ: اَيْ صَلَّيْتَ لَهُمْ، وَالْمَعْنَى الثَّانِيْ اَيْ اَمَرْتَ بِاِقَامَةِ الصَّلَاةِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ، وَاَعْلَمْتُ اَنَّ هٰذَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا: اَنَّ الْعَرَبَ تُضِيْفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ، كَمَا تُضِيْفُهُ اِلَى الْفَاعِلِ، فَاِذَا اَمَرَ الْاِمَامُ الْمُؤَذِّنَ بِالْاِقَامَةِ جَازَ اَنْ يُقَالَ: اَقَامَ الصَّلَاةَ اِذْ هُوَ الْاٰمِرُ بِهَا، فَاُقِيْمَ بِاَمْرِهِ

باب 631: نمازِ خوف کے لئے اقامت کہنا

میں نے کتاب معانی القرآن میں یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''تم ان کے لئے نماز قائم کرو''۔ دو معانی کا احتمال رکھتا ہے' ایک یہ کہ تم انہیں نماز پڑھاؤ اور دوسرا یہ کہ تم انہیں نماز قائم کرنے کی ہدایت کرو کیونکہ لوگوں کو نماز کے لئے اکٹھے ہونا چاہئے' اور میں نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ اس معنیٰ کو مراد لینے کی صورت میں یہ اس قسم سے تعلق رکھتا ہوگا جس کے بارے میں' میں اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کرچکا ہوں کہ عرب بعض اوقات فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کردیتے ہیں' جس طرح وہ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں' تو جب امام مؤذن کو اقامت

کہنے کا حکم دے تو یہ کہنا جائز ہوگا' اس نے نماز کی اقامت کہی' کیونکہ اس نے اس کا حکم دیا ہے اور اس کے حکم کے تحت اقامت کہی گئی ہے۔

1304 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، نا يَزِيْدُ يَعْنِىْ ابْنَ زُرَيْعٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنِىْ يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ،

متن حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُ عَنِ الصَّلَاةِ فِى السَّفَرِ، اَقْصُرُهُمَا؟ قَالَ: لَا، اِنَّ الرَّكْعَتَيْنِ فِى السَّفَرِ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ، وَاِنَّمَا الْقَصْرُ وَاحِدَةٌ عِنْدَه الْقِتَالِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالَّذِىْ خَلْفَهُ رَكْعَةً، وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِىْ وُجُوْهِ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ، فَسَلَّمَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ اُولٰئِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُ جَابِرٍ: اِنَّ الرَّكْعَتَيْنِ فِى السَّفَرِ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ، اَرَادَ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ عَنْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) احمد بن مقدام عجلی --- یزید ابن زریع --- عبدالرحمٰن بن عبداللہ --- مسعودی یزید فقیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یزید فقیر بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا۔ ان سے سفر کے دوران نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا میں ان دو رکعات کو بھی قصر کروں گا انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ سفر کے دوران دو رکعات ادا کرنا قصر نہیں ہے۔ قصر یہ ہے: جنگ کے وقت ایک رکعت پڑھی جائے' پھر انہوں نے یہ بات بتائی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ نماز کے لئے اقامت کہی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک دشمن کے مدمقابل کھڑا ہو گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے کھڑے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ آپ نے ان کے ہمراہ دو سجدے کئے' تو یہ لوگ چلے گئے اور ان لوگوں کی جگہ آ گئے۔ جو دشمن کے مدمقابل تھے' پھر وہ والا گروہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور ان کے ساتھ دو سجدے کئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا۔ ان (کھڑے ہوئے لوگوں نے) بھی سلام پھیر دیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا سفر کے دوران دو رکعات ادا کرنا قصر نہیں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: یہ دو رکعات مسافر کی نماز سے قصر نہیں ہوں گی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقِتَالِ وَالْكَلَامِ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَبْلَ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ، إِذَا خَافُوا غَلَبَةَ الْعَدُوِّ

باب 632: جب دشمن کے غالب آجانے کا اندیشہ ہو تو نمازِ خوف ادا کرتے ہوئے نماز مکمل کرنے سے پہلے جنگ کرنے اور کلام کرنے کی رخصت

1365 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ السَّلُولِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ، وَكَانَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا، مُرْ أَصْحَابَكَ فَيَقُومُوا طَائِفَتَيْنِ، طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ خَلْفَكَ، فَتُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُونَ جَمِيعًا، ثُمَّ تَرْكَعُ وَيَرْكَعُونَ ثُمَّ تَرْفَعُ فَيَرْفَعُونَ جَمِيعًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيكَ، وَتَقُومُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ قَامَ الَّذِينَ يَلُونَكَ وَخَرَّ الْآخَرُونَ سُجَّدًا، ثُمَّ تَرْكَعُ فَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيكَ، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى قَائِمَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الَّذِينَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، ثُمَّ تُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَتَأْمُرُ أَصْحَابَكَ إِنْ هَاجَمَهُمْ هَيْجٌ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبداللہ بن رجاء -- اسرائیل -- ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سلیم بن عبد سلولی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ طبرستان میں سعید بن العاص کے ساتھ تھے۔ ان کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام تھے۔ انہوں نے ان صحابہ کرام سے دریافت کیا: آپ میں سے کون نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف میں شریک تھا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں، تم اپنے ساتھیوں سے کہو کہ دو گروہوں میں کھڑے ہو جائیں۔ ان میں سے ایک گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا ہو جائے۔ ایک گروہ کو اپنے پیچھے کر لو پھر تم تکبیر کہو تو سب لوگ تکبیر کہیں گے، پھر تم رکوع میں جاؤ، تو سب لوگ رکوع میں جائیں گے، پھر تم اٹھو تو سب لوگ اٹھیں پھر تم سجدے میں جاؤ، تو وہ گروہ سجدے میں جائے۔ جو تمہارے قریب کھڑا ہے، اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا رہے، پھر جب تم اپنا سر اٹھالو تو وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو تمہارے قریب کھڑے ہوئے ہیں اور دوسرے لوگ سجدے میں چلے جائیں اور پھر تم رکوع میں جاؤ، تو وہ سب لوگ رکوع میں جائیں پھر تم سجدے میں جاؤ، تو وہ والا گروہ سجدے میں جائے، جو تمہارے پیچھے کھڑا ہے اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا رہے، پھر تم سجدے سے سر اٹھالو تو وہ لوگ سجدے میں جائیں، جو دشمن کے مدمقابل کھڑے ہیں پھر تم ان سب سمیت سلام پھیر دو، تم اپنے ساتھیوں کو حکم دو، اگر دشمن تم پر حملہ کر دے پھر ان کے لئے نماز کے دوران ہی جنگ کرنا، اور کلام کرنا جائز ہوگا۔

بَابُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ رُكْبَانًا وَّمُشَاةً فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: 239)

باب 633: خوف کی شدت کے وقت سوار ہو کر یا پیدل چلتے ہوئے نمازِ خوف ادا کرنا مباح ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اگر تمہیں خوف ہو' تو تم پیدل ہو' یا سوار ہو''

1366 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

اختلافِ روایت: اَنَّهُ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ، اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةَ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا

قَالَ نَافِعٌ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَوٰى اَصْحَابُ مَالِكٍ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْهُ، فَقَالُوا: قَالَ نَافِعٌ: لَا اَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَهُ اِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --اسحاق بن عیسیٰ بن طباع --مالک --نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان سے نمازِ خوف کے بارے میں دریافت کیا گیا: پھر اس کے بعد (راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) جس میں ان کے یہ الفاظ ہیں' اگر خوف اس سے زیادہ شدید ہو۔ وہ لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے' یا سوار رہتے ہوئے' قبلہ کی منہ کر کے یا قبلہ کی طرف رخ کیے بغیر نماز ادا کر لیں گے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) امام مالک رحمہ اللہ کے شاگردوں نے یہ روایت ان کے حوالے سے نقل کی ہے۔ نافع کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

1367 - اسنادِ دیگر: ثَنَاهُ يُوْنُسُ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، ح وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الشَّافِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَثَنَا الرَّبِيعُ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، عَنْ مَالِكٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن وہب کے حوالے سے امام مالک سے' ایک روایت کے مطابق امام شافعی کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ الْمَغْرِبَ بِالْمَأْمُومِينَ صَلَاةَ الْخَوْفِ

باب 634: امام کا مقتدیوں کو مغرب کی نماز، نمازِ خوف کے طور پر پڑھانا

1368 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ، ثَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر بن ربعی قیسی -- عمرو بن خلیفہ بکراوی -- اشعث -- حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مغرب کی نماز کی تین رکعات پڑھائیں پھر آپ نے نماز ختم کر لی پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں بھی تین رکعات پڑھائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ رکعات ہو گئیں اور لوگوں کی تین رکعات ہوئیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ السِّلَاحِ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ اِذَا كَانَ بِالْمُصَلِّي اَذًى مِنْ مَطَرٍ اَوْ كَانَ مَرِيضًا

باب 635: جب نمازی کو بارش یا بیماری کی وجہ سے تکلیف ہو تو نمازِ خوف کے دوران ہتھیار رکھنے کی اجازت

1369 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِي يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِنْ مَطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى) (النساء: 102) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: كَانَ جَرِيحًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منصور رمادی اور محمد بن یحییٰ -- حجاج بن محمد -- ابن جریج -- یعلی ابن مسلم -- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

"اگر تمہیں بارش کے حوالے سے تکلیف ہو یا تم لوگ بیمار ہو"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے (تو آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی)۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

(ابواب کا مجموعہ) نمازِ کسوف کا بیان

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَاَنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ

باب 636: سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم

اور اس بات کی دلیل کہ یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں

1379 – سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حدیث **1379**: اس نماز کے لئے دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں "کسوف" اور "خسوف"

بعض حضرات کے نزدیک یہ دونوں لفظ "مترادف" ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک "کسوف" سورج گرہن کے لئے استعمال ہوتا ہے اور "خسوف" چاند گرہن کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اس قول کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے: و خسف القمر (سورہ القیامہ)

جو امام لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھاتا ہے' وہی انہیں نماز کسوف میں دو رکعات پڑھائے گا' جس میں دو رکوع ہوں گے' چار رکوع نہیں ہوں گے۔

امام مالک اور شافعی کے نزدیک دوسری نمازوں کی طرح یہ نماز بھی' کوئی بھی شخص پڑھا سکتا ہے۔ امام مالک اور شافعی کے نزدیک نماز کسوف کی دو رکعات' چار رکوع کے ہمراہ ادا کی جائیں گی۔ امام احمد کا مختار مذہب بھی یہی ہے۔

مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ نے صرف ایک ہی مرتبہ نماز کسوف ادا کی' جب آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم ؓ کا وصال ہوا' (اور اسی دن یا اگلے دن) سورج گرہن ہو گیا۔

نماز کسوف ادا کرنا سنت ہے' امام ابو حنیفہ ؒ اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کے لئے اذان اور اقامت شرط نہیں ہیں۔

یہ نماز مستحب وقت میں ادا کی جائے گی' مکروہ وقت میں ادا نہیں کی جائے گی۔

قاضی خان میں ہے: اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ نماز ادا کر لینے کے بعد خطبہ دیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور جمہور فقہاء کے نزدیک اس نماز میں پست آواز میں قرأت کی جائے گی' امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی۔ امام طحاوی کا مختار قول یہی ہے اور امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ان دونوں رکعات میں طویل قرأت کرے گا۔ پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا' جب تک گرہن ختم نہیں ہو جاتا۔

چاند گرہن ہونے کی صورت میں' احناف کے نزدیک لوگ تنہا' تنہا نماز ادا کریں گے' امام مالک بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

متن حدیث: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي قَوْلِهِ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا دِلَالَةٌ عَلَى حُجَّةِ مَذْهَبِ الْمُزَنِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِي خَالَفَهُ فِيهَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا فِي الْحَالِفِ إِذَا كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَقَالَ: إِذَا وَلَدْتُمَا وَلَدًا فَأَنْتُمَا طَالِقَتَانِ قَالَ الْمُزَنِيُّ: إِذَا وَلَدَتْ إِحْدَاهُمَا وَلَدًا طَلُقَتَا إِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ الْمَرْأَتَيْنِ لَا تَلِدَانِ جَمِيعًا وَلَدًا وَاحِدًا، وَإِنَّمَا تَلِدُ وَاحِدًا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، فَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا، إِنَّمَا أَرَادَ إِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ إِحْدَاهُمَا فَصَلُّوا، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ، كَمَا لَا تَلِدُ امْرَأَتَانِ وَلَدًا وَاحِدًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحییٰ-- اسماعیل-- قیس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو' تو نماز ادا کرو''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''جب تم انہیں دیکھو' تو نماز ادا کرو'' یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' جو اس مسئلے کے بارے میں امام مزنی کا مذہب ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے بعض محدثین نے ان کے برخلاف رائے دی ہے کہ جو شخص حلف اٹھائے اور اس کی دو بیویاں ہوں اور وہ یہ کہے کہ جب تم دونوں بچوں کو جنم دو گی' تو تم دونوں کو طلاق ہے۔

امام مزنی کہتے ہیں: جب ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی بچے کو جنم دے گی' تو ان دونوں عورتوں کو طلاق ہو جائے گی' کیونکہ ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ دو عورتیں ایک ساتھ ایک بچے کو جنم نہیں دے سکتی ہیں۔ ایک بچے کو صرف ایک ہی عورت جنم دے سکتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ: ''جب تم ان دونوں کو دیکھو' تو نماز ادا کرو''۔ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے' جب تم ان میں سے کسی ایک کو گرہن کی حالت میں دیکھو' تو نماز ادا کرو' کیونکہ ہر کوئی یہ بات جانتا ہے کہ سورج اور چاند ایک ہی وقت میں ایک ساتھ گرہن نہیں ہو سکتے۔ جس طرح دو عورتیں ایک ہی بچے کو جنم نہیں دے سکتی ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ كُسُوفَهُمَا تَخْوِيفٌ مِنَ اللّٰهِ لِعِبَادِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا) (الإسراء: 59)

باب 637: اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ان دونوں کا گرہن ہونا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) امام شافعی فرماتے ہیں: یہ نماز بھی باجماعت ادا کی جائے گی۔
رات کے وقت اگر تیز روشنی پھیل جائے' یا ستارے منتشر ہونے لگیں' دن میں انتہائی تاریکی چھا جائے' انتہائی تیز ہوا چلنے لگے' زلزلہ آ جائے' بجلی گر جائے' بارش یا ژالہ باری مسلسل ہوتی رہے' تو یہ اور اس طرح کی دیگر قدرتی آفات کے ظہور کے وقت بھی لوگ تنہا تنہا نماز ادا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کو خوف دلانے کے لئے ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہم جو بھی نشانیاں بھیجتے ہیں' تو وہ خوف دلانے کے لئے ہوتی ہیں''

1371 - سندِ حدیث: نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ:

متنِ حدیث: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَقَامَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّيْ بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَاَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهِ، وَدُعَائِهِ، وَاسْتِغْفَارِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی --ابواسامہ --برید ابن عبداللہ --ابو بردہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' تو آپ گھبرا کر کھڑے ہو گئے -اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں قیامت نہ آ جائے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مسجد تشریف لے آئے' پھر آپ نے طویل ترین قیام والی' رکوع اور سجود والی نماز ادا کی' میں نے آپ کو اتنی طویل نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نشانیاں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے- یہ کسی کے جینے یا مرنے کی وجہ سے رونما نہیں ہوتی ہے- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلانے کے لئے انہیں بھیجتا ہے' جب تم ان میں سے کسی ایک کو دیکھو' تو اللہ کے ذکر' اس سے دعا مانگنے' اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف تیزی سے جاؤ-

بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْاَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ اِلٰى اَنْ يَّنْجَلِيَ

باب 638: گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کے ہمراہ منبر پر خطبہ دینا اور تسبیح تحمید اور تکبیر پڑھنے کا حکم' جب تک گرہن ختم نہیں ہو جاتا

1372 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

1371- أخرجه البخاري "1059" في الكسوف: باب الذكر في الكسوف، ومسلم "912" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة"، من طريق محمد بن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "912" من طريق عبد الله بن براد، والنسائي 3/153"-"154 في الكسوف: باب الأمر بالاستغفار في الكسوف، وابن خزيمة "1371" من طريق موسى بن عبد الرحمن المسروقي، كلاهما عن أبي أسامة، به.

متن حدیث: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاحْمَدُوْا اللّٰهَ، وَكَبِّرُوْا، وَسَبِّحُوْا، وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ كُسُوْفُ أَيِّهِمَا انْكَسَفَ قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبداللہ بن بزیع--ابوبحر عبدالرحمٰن بن عثمان بکراوی--سعید بن ابوعروبہ--حماد--ابراہیم--علقمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا' تو لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے) کے انتقال کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند' اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' جب تمہیں انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو اللہ کی حمد بیان کرو۔ اس کی کبریائی بیان کرو اور اس کی پاکی بیان کرو اور نماز ادا کرتے رہو' یہاں تک کہ اس کا گرہن ختم ہو جائے۔ ان دونوں میں سے جسے گرہن لگا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور آپ نے دو رکعات نماز پڑھائی۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ فِي الْكُسُوفِ

باب 639: گرہن کے وقت دعا مانگتے ہوئے اور تسبیح' تکبیر اور تحمید کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

1373 -- سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَمَا أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِي عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهَا وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْتَهَيْتُ وَهُوَ قَائِمٌ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ، وَيُكَبِّرُ، وَيَحْمَدُ، وَيَدْعُو حَتّٰى انْجَلَتْ، وَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ، وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--سالم بن نوح--سعید بن ایاس ابومسعود جریری--حیان بن عمیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' میں تیر درست کر رہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہوگیا' میں نے انہیں ایک طرف رکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نکل پڑا۔ جب میں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے تسبیح' تکبیر اور حمد بیان کر رہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے' یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز میں دو سورتوں کی تلاوت کی تھی اور آپ نے دو رکعات ادا کی تھیں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالدُّعَاءِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

باب 640: سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز کے ہمراہ دعا مانگنے کا حکم

1374 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ، نا يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ، وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا تُصَلُّوْنَ، فَلَمَّا كُشِفَ عَنْهَا خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوْا، وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) احمد بن مقدام عجلی -- یزید ابن زریع -- یونس -- حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تیزی سے تشریف لے گئے۔ لوگ آپ کی طرف لپکے تو آپ نے انہیں دو رکعات نماز پڑھائی جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو۔ گرہن ختم ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جس کے ذریعے وہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم ان میں سے کسی کو اس حالت میں دیکھو تو تم نماز ادا کرو اور دعا مانگو یہاں تک کہ جو صورت حال تمہیں درپیش ہے وہ ختم ہو جائے۔

بَابُ النِّدَاءِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنْ لَّا اَذَانَ وَلَا اِقَامَةَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 641: گرہن کے وقت یہ اعلان کرنا کہ باجماعت نماز ہونے لگی ہے

اس بات کی دلیل کہ نماز کسوف میں اذان بھی نہیں دی جائے گی اور اقامت بھی نہیں کہی جائے گی

1375 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ،

1374- اخرجه احمد "5/37"، والبخاري "1040" في الكسوف: باب الصلاة في كسوف الشمس، و "1048" باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "يخوف الله عباده بالكسوف"، و"1062" و"1063" باب الصلاة في كسوف القمر، و "5785" في اللباس "باب من جر إزاره من غير خيلاء، والنسائي "3/124" في الكسوف: باب كسوف الشمس والقمر، و "3/146" ما قبل باب قدر القراءة في صلاة الكسوف، و 3/152"-"153" باب الأمر بالدعاء في الكسوف، وابن خزيمة "1374" من طرق عن يونس بن عبيد، بهذا الإسناد.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو:

متن حدیث: اِنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ اَيْضًا، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --ابونعیم --شیبان --یحییٰ بن ابوکثیر --ابوسلمہ --عبداللہ بن عمرو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب سورج گرہن ہوا تو یہ اعلان ہوا نماز باجماعت ہونے لگی ہے۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1376 - وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، ثناه مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ مَتِيْنٌ، يُرِيْدُ اَنَّهُ ثِقَةٌ حَافِظٌ

1376 - ورواہ الحجاج صواف -- یحییٰ -- ابوسلمہ -- عبداللہ بن عمرو -- ہمیں یہ حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ -- ابوبکر بن ابواسود -- حمید بن اسود -- حجاج صواف -- محمد بن یحییٰ

یہ روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ وَتَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا

باب 642: نماز کسوف میں قرأت کی مقدار کا تذکرہ اور اس میں طویل قرأت کرنا

1377 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، ح وَثَنَا الرَّبِيْعُ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا رَوْحٌ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، وَهُوَ دُوْنَ ذَاكَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ

رَکَعَ رُکُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ ذٰلِكَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ فِي مَقَامِكَ هٰذَا - قَالَ الرَّبِيعُ شَيْئًا - ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَاَنَّكَ تَكَعْكَعْتَ وَقَالَ الْآخَرَانِ: تَكَعْكَعْتَ. فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ الْجَنَّةَ، وَقَالُوا: فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا - قَالَ الرَّبِيعُ: وَرَاَيْتُ اَوْ اُرِيتُ النَّارَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: وَرَاَيْتُ النَّارَ، وَقَالُوا: فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا، وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالَ الرَّبِيعُ: قَالُوا: لِمَ؟ - وَقَالَ الْآخَرَانِ: مِمَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ، قِيلَ: اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلَى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ اَبُو مُوسٰى: قَالَ رَوْحٌ: وَالْعَشِيرُ الزَّوْجُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- امام مالک (یہاں تحویلِ سند ہے)-- ربیع -- امام شافعی -- مالک (یہاں تحویلِ سند ہے)-- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- روح -- مالک -- زید ابن اسلم -- عطاء بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ لوگ آپ کے ساتھ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جاسکتی ہے پھر آپ رکوع میں گئے۔ اور طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور خاصی دیر تک کھڑے رہے۔ لیکن یہ پہلے والے قیام سے کچھ کم تھا پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پچھلے والے رکوع سے کم تھا پھر آپ سجدے میں گئے پھر آپ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے سے کم تھا پھر آپ نے رکوع کیا یہ پچھلے رکوع سے کم تھا پھر آپ سجدے میں گئے اور پھر آپ نے نماز ختم کی تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے جینے یا مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں۔ جب تمہیں انہیں دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ اپنی جگہ سے آگے بڑھے تھے۔

یہاں ربیع نامی راوی نے کوئی چیز نقل کی ہے: (اس کے بعد روایت میں یہ الفاظ ہیں) پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ گویا پیچھے ہٹے ہیں۔ یہاں بعض دیگر راویوں نے کچھ مختلف لفظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا تھا پھر تمام راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے اس میں سے انگور کا ایک گچھا لینا چاہا اگر میں اسے پکڑ لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔

--- یہاں ربیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اور میں نے جہنم کو دیکھا۔ یا مجھے جہنم دکھائی گئی جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے جہنم کو دیکھا۔

پھر ان صاحب نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا جہنم میں اکثریت خواتین کی ہے۔

ربعی نامی کہتے ہیں لوگوں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ جبکہ باقی دو راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اس کی وجہ کیا ہے؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کی ناشکری کرتی ہیں اور جب تم ان میں سے کسی ایک ساتھ ایک زمانے تک بھلائی کرتے رہو اور اسے تمہاری طرف سے کوئی کمی دیکھنے کو مل جائے تو وہ یہی کہے گی: میں نے تمہاری طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

ابوموسیٰ نامی راوی کہتے ہیں۔ روح نامی راوی کہتے ہیں: لفظ عشیر کا مطلب شوہر ہے۔

بَابُ تَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الْأَوَّلِ وَالتَّقْصِيرِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الثَّانِيْ عَنِ الْأَوَّلِ

باب 643: (نماز کسوف میں) پہلے قیام میں طویل قرأت کرنا اور دوسرے قیام میں پہلے قیام کے مقابلے میں مختصر قرأت کرنا

1378 - سندِ حدیث: ثنا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْكَبًا لَهُ قَرِيبًا، فَلَمْ يَأْتِ حَتّٰى كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ فَكُنَّا بَيْنَ يَدَيِ الْحُجْرَةِ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّرْكَبِهِ سَرِيعًا، وَقَامَ مَقَامَهُ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّي، وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَكَبَّرَ، وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا دُوْنَ السُّجُوْدِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ

1378 – أخرجه مالك 1/187"-"188 في الكسوف: باب العمل في صلاة الكسوف، ومن طريقه أخرجه: البخاري "1049" و"1050" في الكسوف: باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف، و"1055" و"1056" باب صلاة الكسوف في المسجد، والبغوي "1141"، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/133"-"134 في الكسوف: باب نوع آخر منه عن عائشة، من طريق محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/53"، والنسائي 3/134"-"135 من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وأخرجه مسلم "903" في الكسوف: باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخسوف، من طريق سليمان بن بلال، والدارمي "1/359" من طريق حماد بن زيد، ومسلم "903"، وابن خزيمة "1378" و"1390" ثلاثتهم من طريق سفيان، به. وأخرجه من هذه الطريق مختصرًا البخاري "1064" باب: الركعة الأولى في الكسوف أطول. وانظر "2841" و"2842"، و"2845" و"2446".

رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، وَانْصَرَفَ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، فَجَلَسَ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ

اسنادِ دیگر: نا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی --سفیان-- یحیٰی بن سعید --عمرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر قریب تشریف لے گئے۔ ابھی آپ واپس نہیں آئے تھے کہ سورج گرہن ہو گیا۔ میں چند خواتین کے ساتھ باہر نکلی ابھی ہم حجرے کے سامنے ہی تھیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تیزی سے تشریف لے آئے اور اپنی اس جگہ پر کھڑے ہو گئے جہاں آپ نماز ادا کرتے تھے' تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور آپ نے طویل قیام کیا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور پھر سر اٹھایا اور قیام کیا اور اپنے قیام کو طول دیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا' لیکن یہ پہلے سجدے سے کم تھا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ نے سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور آپ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ کی اس نماز میں چار رکوع اور چار سجدے تھے' یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب 644: سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنا

1379 - سندِ حدیث: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ صَدَقَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً يَجْهَرُ فِيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ عَلٰى نَحْوِ مَا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ، ثُمَّ رَكَعَ عَلٰى نَحْوِ مَا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْاُوْلٰى، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا

اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ مَاتَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِمَوْتِ اِبْرَاهِيمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- فضل بن یعقوب جزری -- ابراہیم ابن صدقہ -- سفیان ابن حسین -- ابن شہاب زہری -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے' پھر آپ نے قرأت کی اور بلند آواز میں قرأت کی پھر آپ رکوع میں گئے۔ آپ نے اتنا رکوع کیا۔ جتنی آپ نے قرأت کی تھی پھر آپ نے سر اٹھایا اور اتنی دیر کھڑے رہے جتنی آپ نے قرأت کی تھی پھر آپ رکوع میں گئے اتنی دیر رکوع میں گئے جتنی آپ نے قرأت کی تھی پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے' پھر آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اسی طرح کیا جس طرح آپ نے پہلے کیا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی انسان کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں۔ جب یہ گرہن ہو جائیں تم نماز کی طرف آؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہوا تھا' تو لوگوں نے یہ کہا تھا: ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے یہ گرہن ہوا ہے۔

ذِكْرُ عَدَدِ الرُّكُوْعِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

باب 645: نماز کسوف کی ہر رکعت میں رکوع کی تعداد کا تذکرہ

1380 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: وَكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَصَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّوْنَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ: وَاِنَّهُمْ كَانُوا يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ، وَاِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهَا، فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- ہشام دستوائی -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں شدید گرمی کے دن سورج گرہن ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور طویل قیام کیا' یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے' پھر آپ رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا'

پھر آپ نے سر اٹھایا آپ خاصی دیر کھڑے رہے پھر آپ نے دو سجدے کیے اور آپ اسی کی مانند کھڑے رہے تو آپ نے چار مرتبہ رکوع کیا پھر آپ نے چار سجدے کیے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے ہر وہ چیز پیش کی گئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''لوگ یہ کہتے ہیں، بے شک سورج اور چاند کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی رونشانیاں ہیں۔ جو وہ تمہیں دکھاتا ہے تو جب ان دونوں کو گرہن لگے تو تم نماز ادا کرتے رہو یہاں تک گرہن ختم ہو جائے''۔

1381 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا شَدِيدَ الْحَرِّ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهِ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّوْنَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ يَتَاَخَّرُ، فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوعَدُوْنَهُ، فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا، وَلَوْ شِئْتُ لَاَخَذْتُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدَيَّ عَنْهُ، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ اَتَاَخَّرُ خِيفَةَ تَغْشَاكُمْ، وَرَاَيْتُ فِيهَا امْرَاَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طُوِيْلَةً تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، وَرَاَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَاَنَّهُمْ كَانُوا يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ، وَاِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوهَا اللّٰهُ فَاِذَا خَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

اختلافِ روایت: لَمْ يَقُلْ لَنَا بُنْدَارٌ: الْقَمَرَ وَفِي خَبَرِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهُ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوعَيْنِ

ہمیں یہ حدیث بیان کی بندار -- عبدالاعلیٰ -- ہشام -- ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ شدید گرمی کے دن سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ آپ نے طویل قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے ایسا ہی کیا پھر آپ آگے ہوئے پھر آپ پیچھے ہٹے پھر آپ نے چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے ہر وہ چیز پیش کی گئی جس کا تم سے وعدہ کیا تھا میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں انگور کے خوشے کی طرف ہاتھ بڑھایا اگر میں چاہتا تو اسے پکڑ لیتا پھر میں نے انگور کے اس خوشے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ میرا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ رہا تھا پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا تو میں پیچھے ہٹا۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ تمہیں ڈھانپ نہ لے میں نے اس میں ایک سیاہ فام حمیری عورت کو دیکھا جسے اس کی بلی کے ذریعے عذاب دیا جا رہا تھا۔ جسے اس نے باندھ دیا تھا وہ اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتی تھی۔ اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا لے اور میں نے ابوثمامہ عمرو بن

مالک کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہے۔

لوگ یہ کہتے ہیں: سورج اور چاند کسی عظیم آدمی کے مرنے کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں یہ دونوں کو دکھاتا ہے۔ جب انہیں گرہن لگ جائے تو تم نماز ادا کرو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا تھا۔

1382 - قَالَ: وَقَدْ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، نا أَبِي، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ:

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

❀❀ بندار -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد اور ابن ابوعدی -- ہشام -- قتادہ -- عطاء -- عبید بن عمیر -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی تھی جس میں چھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار سجدے کئے تھے۔

1383 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

متن حدیث: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا، يَقُومُ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، فَرَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ، حَتَّى إِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشَى عَلَيْهِمْ، حَتَّى سِجَالَ الْمَاءِ لَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ، يَقُولُ إِذَا كَبَّرَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا، فَإِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى اللهِ حَتَّى يَنْجَلِيَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم -- ابن علیہ -- ابن جریج -- عطاء (یہاں تحویلِ سند

1382- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه مسلم "902" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/130" في الكسوف: نوع آخر من صلاة الكسوف، ولفظ النسائي: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ست ركعات في أربع سجدات، قلت لمعاذ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لا شك ولا مرية." وأخرجه ابن خزيمة "1382" من طريق ابن أبي عدي، عن هشام، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" "11/486" من طريق وكيع ويحيى بن سعيد، عن هشام، به موقوفًا على عائشة. وأخرجه مسلم "902"، والنسائي "3/129"-"130".

ہے) محمد بن ہشام --- اسماعیل ابن علیہ --- ابن جریج --- عطاء --- عبید بن عمیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مشکل قیام (یعنی طویل قیام والی نماز پڑھائی) آپ نے لوگوں کو قیام کروایا پھر رکوع میں گئے' پھر کھڑے ہوگئے' پھر رکوع میں گئے تو آپ نے دو رکعات ادا کیں جن میں سے ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کیا۔ جب آپ تیسری مرتبہ رکوع کر چکے' تو پھر سجدے میں چلے گئے' یہاں تک کہ اس دن کچھ لوگوں پر بے ہوشی طاری ہونے لگی' تو ان پر پانی کے ڈول ڈالے گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طویل قیام کروایا تھا جب آپ تکبیر کہتے تھے' تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب آپ اپنے سر کو اٹھاتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک نماز ختم نہیں کی جب تک سورج روشن نہیں ہوگیا پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے تمہیں خوف دلاتا ہے' تو جب یہ گرہن ہو جائیں' تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف تیزی سے جاؤ' جب تک یہ روشن نہیں ہو جاتے۔ (اس وقت تک دعا اور استغفار پڑھتے رہو)

1384 - وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: سِتُّ رَكَعَاتٍ فِي اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے تھے اور چار سجدے کیے تھے۔

1385 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسٰى، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ، فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْكُسُوفِ كَيْفَ اَحَبَّ، وَشَاءَ مِمَّا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَدَدِ الرُّكُوعِ، اِنْ اَحَبَّ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوعَيْنِ، وَاِنْ اَحَبَّ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَاِنْ اَحَبَّ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ؛ لِاَنَّ جَمِيْعَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ صِحَاحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذِهِ الْاَخْبَارُ دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مَرَّاتٍ لَا مَرَّةً وَاحِدَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ابوموسیٰ --- یحییٰ --- سفیان --- حبیب --- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے سورج گرہن کے موقع پر نماز ادا کی' آپ نے قرأت کی' پھر آپ رکوع میں گئے' پھر آپ نے قرأت کی پھر رکوع میں گئے' پھر قرأت کی' پھر رکوع میں گئے' پھر قرأت کی

پھر رکوع میں گئے پھر آپ نے سجدہ کیا' پھر آپ نے دوسری رکعت بھی اسی کی مانند ادا کی۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ان روایات کے تمام طرق میں کتاب "الکبیر" میں نقل کر چکا ہوں' تو آدمی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ گرہن کے وقت وہ ان میں سے جس طریقے کے مطابق چاہے نماز ادا کرلے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کی تعداد کے حساب سے عمل کیا تھا اگر وہ چاہے' تو ہر رکعت میں دو رکوع کرے اور اگر چاہے' تو ہر رکعت میں تین رکوع کرے اور اگر چاہے' تو ہر رکعت میں چار رکوع کرے کیونکہ یہ تمام روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہیں اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز متعدد مرتبہ ادا کی تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف ایک ہی مرتبہ ادا کی تھی۔

بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ كُلِّ رُكُوْعٍ وَبَيْنَ الْقِيَامِ الَّذِيْ قَبْلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

باب 646: نماز کسوف میں ہر رکوع اور اس سے پہلے والے قیام کو ایک جتنا کرنا

1386 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن حدیث: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ فِيْهِ ابْنُهُ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، كَبَّرَ، ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ انْحَدَرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا، اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ تَاَخَّرَ فِيْ صَلَاتِهِ فَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ اَضَاءَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ-- عبدالملک-- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا۔ یہ اسی دن کی بات ہے جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ رکوع اور چار سجدوں

1386- وأخرجه أحمد 3/217"-"218، ومن طريقه أبو داؤد "1178" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، من طريق يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "904" "10" في الكسوف: باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، من طريق عبد الله بن نمير، عن عبد الملك به. وأخرجه أحمد "3/374" و"382"، ومسلم "904"، وأبو عوانة 2/372"-"373، وأبو داؤد "179"، والنسائي "3/136" باب نوع آخر، والطيالسي "1754"، وابن خزيمة "1380" و"1381"، والبيهقي "3/324" من طرق عن هشام الدستوائي.

والی نماز پڑھائی' آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ نے قرأت کی اور طویل قرأت کی' پھر اتنی ہی دیر رکوع میں رہے جتنی دیر آپ نے قیام کیا تھا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ نے قرأت کی' لیکن یہ پہلی قرأت سے کچھ کم تھی' پھر آپ رکوع میں گئے اور اتنی دیر آپ رکوع میں رہے' جتنی دیر آپ نے قرأت کی تھی' پھر آپ نے سر کو اٹھایا اور قرأت شروع کردی' لیکن یہ دوسری مرتبہ والی قرأت سے کچھ کم تھی' پھر جتنی آپ نے قرأت کی تھی اتنی ہی دیر آپ رکوع میں رہے' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔ آپ جھکے اور سجدے میں چلے گئے' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے سجدے میں جانے سے پہلے تین مرتبہ رکوع کیا۔ آپ نے یہ رکوع اس طرح کیے ہر بعد والا رکوع پہلے والے رکوع سے کم ہوتا تھا اور آپ کا رکوع اس کے ساتھ والے قیام جتنا ہوتا تھا' پھر آپ نماز کے دوران پیچھے ہٹے' تو آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے لوگ بھی پیچھے ہٹے' پھر آپ آگے بڑھے' تو صفوں میں موجود لوگ بھی آگے بڑھے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کرلی' تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی انسان کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں۔ جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو' تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ یہ روشن ہو جائے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي كُلِّ رُكُوعٍ يَكُونُ بَعْدَهُ قِرَاءَةٌ، أَوْ بَعْدَ سُجُودٍ فِي اٰخِرِ رُكُوعٍ مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ

باب 647: (نماز کسوف میں) ہر مرتبہ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھنا ہر اس رکوع میں' جس کے بعد قرأت ہو' یا ہر رکعت کے ہر رکوع میں سجدہ کرنے کے بعد تکبیر کہنا

1387 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ

1387- وأخرجه النسائي "3/127" في الكسوف: باب الأمر بالنداء لصلاة الكسوف، وابو داؤد "1190" في الصلاة: باب ينادى فيها الصلاة، والدارقطني 2/62"-"63 من طريق عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد مختصرًا. وأخرجه البخاري 1065"-"1066 في الكسوف: باب الجهر........... بالقراءة في الكسوف، والبغوي "1146" من طريق الوليد بن مسلم، به مختصرًا. وأخرجه مسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/132" من طريق الوليد بن مسلم عن الأوزاعي. وأخرجه البخاري "1046" في الكسوف: باب خطبة الإمام في الكسوف، وابن ماجه "1263" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الكسوف، والبغوي "1143"، وابن خزيمة "1387" من طريق يونس بن يزيد، والبخاري "1046" و"1047" باب هل صلة الشمس والقمر، من طريق عقيل، والبخاري "1058" في الكسوف: باب لا تنكسف الشمس لموت أحد ولا لحياته، وأحمد "6/168"، وابن خزيمة "1398"، والترمذي "561" من طريق معمر، وأحمد "6/76" من طريق سليمان بن كثير، و"6/87" من طريق شعيب، وابن خزيمة "1379" من طريق سفيان بن حسين، ستتهم عن الزهري، به. وبعضها مختصر.

وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

●● (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ --ابن وہب---یونس---ابن شہاب زہری --عروہ بن زبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورج گرہن ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لے گئے پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنالی پھر آپ نے طویل قرأت کی پھر آپ نے قرأت کی اور طویل رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ کھڑے ہوگئے۔ آپ نے طویل قرأت کی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کم تھی پھر آپ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا۔ سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد پھر آپ نے دوسری رکعت کو بھی اسی طرح ادا کیا۔ اسی طرح آپ نے چار مرتبہ رکوع اور چار مرتبہ سجدے کیے۔ آپ کے نماز ختم ہونے سے پہلے سورج روشن ہوگیا پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں۔ جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز کی طرف تیزی سے جاؤ۔

بَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَ قَوْلِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 648: نماز کسوف میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد "سمع اللہ لمن حمدہ" کہنے کے بعد دعا مانگنا اور تکبیر کہنا

1388 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى الْحَنَشَ، عَنْ عَلِيٍّ، ح، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى حَنَشًا، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى - وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ - قَالَ:

متنِ حدیث: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى عَلِيٌّ بِالنَّاسِ، بَدَأَ فَقَرَأَ بِـيس أَوْ نَحْوِهَا، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قَدْرِ

السُّورَةِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَامَ قَدْرَ السُّورَةِ يَدْعُو، وَيُكَبِّرُ، ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ قِرَاءَتِهِ أَيْضًا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَفَعَلَ كَفِعْلِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذَٰلِكَ يَفْعَلُ

اختلافِ روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ: إِنَّهُ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِثْلُ خَبَرِ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --ابونعیم --زہیر --حسن بن حر --حکم --حنش --علی --(یہاں تحویل سند ہے) --محمد بن یحییٰ اور یوسف بن موسیٰ --احمد بن یونس --زہیر --حسن بن حر --حکم --حنش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ایک مرتبہ سورج گرہن ہوگیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اورانہوں نے سورہ یٰسین یا اس جیسی کسی اور سورت کی تلاوت کی تھی' پھر وہ اتنی دیر رکوع میں رہے' جتنی مقدار میں آپ نے سورت تلاوت کی تھی پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور سمع الله لمن حمدهٗ کہا پھر وہ کھڑے ہوئے اور جتنی دیر سورت کی تلاوت کی اتنی دیر دعا مانگتے رہے' پھر تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گئے اور اپنی قرأت جتنی دیر تک رکوع میں رہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں وہ یہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے' تو انہوں نے ویسے ہی کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ تَطْوِيلِ السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 649: نمازِ کسوف میں طویل سجدہ کرنا

1389 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، فَقَامَ حَتَّى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى لَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَلَمْ يَكَدْ

1389- اخرجه احمد "2/159"، من طريق ابن فضيل، والنسائي "3/137"-"139" في الكسوف: باب نوع آخر، من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد، وابن خزيمة "1393" والحاكم "1/329" من طريق سفيان الثوري، وابو داؤد "1194" في الصلاة: باب من قال: يركع ركعتين، من طريق حماد، اربعتهم عن عطاء بن السائب، به. واخرجه ابن خزيمة "1393"، والحاكم "1/329" من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان الثوري، عن يعلى بن عطاء، عن أبيه، عن ابن عمرو، وقال الحاكم: غريب صحيح. ووافقه الذهبي. وانظر الحديث رقم "2829"

يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یوسف بن موسیٰ--جریر--عطاء بن سائب--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دن سورج گرہن ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ (یہاں تک کہ یوں لگا) آپ رکوع میں نہیں جائیں گے' پھر آپ رکوع میں چلے گئے (اور اتنا طویل رکوع کیا) ایسا لگتا تھا جیسے آپ سجدے میں نہیں جائیں گے اور پھر جب آپ سجدے میں چلے گئے تو یوں لگا جیسے سر نہیں اٹھائیں گے' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا' تو یوں لگتا تھا کہ آپ دوبارہ سجدے میں نہیں جائیں گے' پھر آپ سجدے میں چلے گئے' تو یوں لگتا تھا کہ جیسے آپ سجدے سے سر نہیں اٹھائیں گے۔

بَابُ تَقْصِيرِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي الْأُولَى فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 650: نمازِ کسوف میں دوسرا سجدہ' پہلے سجدے کے مقابلے میں مختصر کرنا

1390 - سندِ حدیث: ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ، وَقَالَ فِي الْخَبَرِ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان--یحییٰ بن سعید--عمرہ--کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جو گرہن کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے۔ اس روایت میں راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ نے سجدہ کیا۔ لیکن یہ پہلے والے سجدے سے کم تھا۔

اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

1391 - سندِ حدیث: نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُقْبَةَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--سعید بن عبدالرحمٰن بن عقبہ--سفیان--ہشام بن عروہ--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الْبُكَاءِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 651: نمازِ کسوف میں سجدے میں رونا اور دعا مانگنا

1392 – سندِ حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، فَقَامَ حَتَّى لَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْكَعَ، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى لَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي، وَيَقُولُ: رَبِّ، أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ؟ رَبِّ، أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ؟، فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ شِئْتُ تَعَاطَيْتُ قِطْفًا مِنْ قُطُوفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُهَا، فَخِفْتُ أَنْ يَغْشَاكُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: رَبِّ، أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ؟ رَبِّ، أَلَمْ تَعِدْنِي أَلَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ؟، قَالَ: فَرَأَيْتُ فِيهَا الْحِمْيَرِيَّةَ السَّوْدَاءَ الطَّوِيلَةَ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ، كَانَتْ تَحْبِسُهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَا تَتْرُكُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، فَرَأَيْتُهَا كُلَّمَا أَدْبَرَتْ نَهَشَتْهَا، وَكُلَّمَا أَقْبَلَتْ نَهَشَتْهَا فِي النَّارِ، وَرَأَيْتُ صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَخَا بَنِي دُعْدُعٍ، يُدْفَعُ فِي النَّارِ بِعَصًا ذِي شُعْبَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ فِي النَّارِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ، وَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَسْرِقُ إِنَّمَا يَسْرِقُ الْمِحْجَنُ، فَرَأَيْتُهُ فِي النَّارِ مُتَّكِئًا عَلَى مِحْجَنِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دن سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے قیام شروع کیا' تو یوں لگا جیسے آپ رکوع میں نہیں جائیں گے پھر آپ رکوع میں گئے' تو یوں لگا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے' پھر آپ نے سر اٹھایا' تو یوں لگا جیسے آپ سجدے میں نہیں جائیں گے' پھر آپ سجدے میں چلے گئے' تو یوں لگا جیسے آپ سجدے سے سر نہیں اٹھائیں گے۔ آپ پھونک مارتے رہے' اور روتے رہے' اور یہ کہتے رہے: اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں' تو انہیں عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ' تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں' تو سورج روشن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور

آپ نے حمد و ثناء بیان کی۔

آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' جب انہیں گرہن ہو جائے' تو تم اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کے ایک خوشے کو حاصل کر سکتا تھا اور میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا' تو میں اس پر پھونک مارنے لگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ تمہیں ڈھانپ نہ لے اور میں نے یہ کہنا شروع کیا' کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں' تو انہیں عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار! کیا تم نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ' تو انہیں اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک یہ لوگ دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

نبی اکرم ﷺ نے بتایا: میں نے جہنم میں ایک طویل سیاہ فام حمیری عورت کو دیکھا جو ایک بلی کی مالکہ تھی۔ اس نے اس بلی کو باندھا تھا۔ وہ اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود جا کے خود کچھ کھالے' تو میں نے دیکھا جب وہ پیٹھ پھیرتی تھی' تو بلی اسے نوچ لیتی تھی اور جب وہ سامنے منہ کرتی تھی' تو بھی بلی اسے نوچتی تھی۔ ایسا جہنم میں ہو رہا تھا اور میں نے سبتی جوتے پہنے ہوئے ایک شخص کو دیکھا جس کا تعلق بنو دعدع تھا۔ اسے دو شاخوں والی لاٹھی کے ذریعے جہنم میں دھکا دیا جا رہا تھا اور میں نے لاٹھی والے اس شخص کو بھی دیکھا جو حاجیوں کا سامان اپنی لاٹھی کے ذریعے چوری کیا کرتا تھا۔ وہ جہنم میں تھا اور کہہ رہا تھا: میں نے چوری نہیں کی۔ اس لاٹھی نے چوری کی ہے۔ میں نے اسے جہنم میں دیکھا اس نے اپنی لاٹھی کا سہارا لیا ہوا تھا۔

بَابُ طُولِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 652: نماز کسوف میں دو سجدوں کے درمیان زیادہ دیر بیٹھنا

1393 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُؤَمَّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى قِيلَ: لَا يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ حَتّٰى قِيلَ: لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى قِيلَ: لَا يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُودَ حَتّٰى قِيلَ: لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ فَجَلَسَ حَتّٰى قِيلَ: لَا يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اَمْحَصَتِ الشَّمْسُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ابوموسیٰ محمد بن مثنی --- مؤمل --- سفیان --- یعلی بن عطاء --- اپنے والد کے حوالے سے --- عبداللہ بن عمرو اور عطاء بن سائب --- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم ﷺ کھڑے

ہوئے آپ نے طویل قیام کیا' یہاں تک کہ یہ کہا گیا آپ رکوع میں نہیں جائیں گے' پھر آپ رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا' یہاں تک کہ یہ کہا گیا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے' پھر آپ نے سر اٹھالیا اور طویل قیام کیا' یہاں تک کہ یہ کہا گیا کہ اب آپ سجدے میں نہیں جائیں گے' پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور آپ نے طویل سجدہ کیا' یہاں تک کہ یہ کہا گیا کہ اب آپ سر نہیں اٹھائیں گے' پھر آپ نے سر اٹھالیا اور بیٹھ گئے' یہاں تک کہ یہ کہا گیا کہ اب آپ دوسری مرتبہ سجدے میں نہیں جائیں گے' پھر آپ سجدے میں چلے گئے' پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی' یہاں تک کہ سورج کا گرہن ختم ہو گیا۔

بَابُ الدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ اِلَى اللّٰهِ فِي الْجُلُوْسِ فِيْ اٰخِرِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ اِذَا لَمْ يَكُنْ قَدِ انْجَلَتْ قَبْلُ

باب **853**: نماز کسوف کے آخر میں (تشہد میں) بیٹھنے کے دوران اتنی دیر تک دعا مانگتے رہنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف راغب رہنا کہ گرہن ختم ہو جائے' اگر وہ اس سے پہلے ختم نہیں ہوا تھا

1384 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا، عَنْ عَلِيٍّ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، نا زُهَيْرٌ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى - وَهٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ - قَالَ:

متنِ حدیث: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى عَلِيٌّ بِالنَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَا: قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَفَعَلَ كَفِعْلِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُوْ وَيَرْغَبُ حَتَّى انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُهُ

اختلافِ روایت: قَالَ يُوْسُفُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَذٰلِكَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابو نعیم -- زہیر -- حسن بن حر -- حنش -- علی (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن یحییٰ اور یوسف بن موسیٰ -- احمد بن یونس -- زہیر -- حسن بن حر -- حکم -- حنش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا۔ آپ نے لوگوں کو سورج گرہن کی نماز پڑھائی۔ راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ دونوں راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: جب وہ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے تو انہوں نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت ادا کی تھی' پھر آپ بیٹھ کر دعا مانگنے لگے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے' یہاں تک کہ سورج کا گرہن ختم ہو گیا پھر انہوں نے لوگوں کو بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 654: نمازکسوف کے بعد امام کا خطبہ دینا

1395 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي قِصَّةِ كُسُوفِ الشَّمْسِ، وَقَالَ:

متنِ حدیث: فَلَمَّا تَجَلَّتْ قَامَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ إِنْ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ - أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- محمد بن بشر -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے جس میں راوی نے سورج گرہن کا پورا واقعہ نقل کیا ہے اس میں راوی بیان کرتے ہیں: جب سورج کا گرہن ختم ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی کے جینے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اے محمد کی امت! اللہ کی قسم کسی بھی شخص کو اتنی زیادہ غیرت (یعنی غصہ) نہیں آتا جتنا اللہ تعالیٰ اس بات پر غصہ کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ یا اس کی کوئی کنیز زنا کرے۔ اے محمد کی امت! اللہ کی قسم (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہیں اس چیز کا علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔

1396 - توضیحِ مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَطَبَ أَيْضًا قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَيَنْبَغِي لِلْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ أَنْ يَخْطُبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے پہلے بھی خطبہ دیا تھا تو کسوف کے موقع پر امام کے لئے مناسب یہ ہے: وہ نماز سے پہلے یا اس کے

1395 – وهو في "الموطأ" "1/86" في الكسوف: باب العمل في صلاة الكسوف، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1044" باب الصدقة في الكسوف، ومسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/132"-"133" باب نوع آخر منه عن عائشة، وأبو داؤد "1191" في الصلاة: باب الصدقة فيها، والدارمي "1/360"، والبغوي "1142". ولفظ ابي داؤد والدارمي مختصر. وأخرجه أحمد "6/164" من طريق عبد الله بن نمير، وابن خزيمة "1395" من طريق محمد بن بشر، والبخاري "1058" من طريق معمر، ثلاثتهم عن هشام، بهذا الإسناد. وليس في البخاري الجزء الأخير من الحديث.

بعد خطبہ دے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْدَاثِ التَّوْبَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ، لِمَا سَبَقَ مِنَ الْمَرْءِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا

باب 655: آدمی نے پہلے جو گناہ اور جو غلطیاں کی تھیں ان کے لیے سورج گرہن کے وقت نئے سرے سے توبہ کرنا مستحب ہے

1397 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: بَيْنَا اَنَا يَوْمًا وَّغُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ، اَوْ ثَلَاثَةٍ فِي غَيْرِ النَّاظِرِيْنَ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى كَاَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ، فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُمَّتِهِ حَدَثًا، فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ: فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ، لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ، ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ، وَلَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ، لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ قَالَ: ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ: فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَشَهِدَ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَشَهِدَ اَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَبْلِيْغِ رِسَالَاتِ رَبِّي لَمَا اَخْبَرْتُمُوْنِي حَتّٰى اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّي كَمَا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تُبَلَّغَ، وَاِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي قَدْ بَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّي لَمَا اَخْبَرْتُمُوْنِي قَالَ: فَقَامَ النَّاسُ، فَقَالُوْا: شَهِدْنَا اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَقَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ قَالَ: ثُمَّ سَكَتُوْا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ كُسُوْفَ هٰذِهِ الشَّمْسِ، وَكُسُوْفَ هٰذَا الْقَمَرِ، وَزَوَالَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاَنَّهُمْ كَذَبُوْا، وَلٰكِنَّهَا آيَاتٌ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، يَفْتِنُ بِهَا عِبَادَهُ لِيَنْظُرَ مَنْ يُحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مُنْذُ قُمْتُ اُصَلِّي مَا اَنْتُمْ لَاقُوْنَ فِي دُنْيَاكُمْ وَآخِرَتِكُمْ، وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ

1397- أخرجه الطبراني "6798" من طريق حجاج بن المنهال، ويحيى الحماني، عنأبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1397" من طريق ابي نعيم، عن الأسود، بهز وأخرجه أحمد "5/16"، والحاكم 1/329"-"331، والطبراني "7/6799"، والبيهقي "3/339" من طرق عن زهير، عن الأسود بن قيس به.

مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي يَحْيَى - أَوْ تَحْيَا - لِشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَإِنَّهُ مَتَى خَرَجَ فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللَّهُ، فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ، فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَمَنْ كَفَرَ بِهِ، وَكَذَّبَهُ فَلَيْسَ يُعَاقَبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ، وَإِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَزَلْزَلُونَ زِلْزَالًا شَدِيدًا قَالَ: فَيَهْزِمُهُ اللَّهُ وَجُنُودَهُ، حَتَّى أَنَّ جِذْمَ الْحَائِطِ وَأَصْلَ الشَّجَرَةِ لَيُنَادِي: يَا مُؤْمِنُ هَذَا كَافِرٌ يَسْتَتِرُ بِي، تَعَالَ اقْتُلْهُ قَالَ: وَلَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى تَرَوْا أُمُورًا يَتَفَاقَمُ شَأْنُهَا فِي أَنْفُسِكُمْ تَسَاءَلُونَ بَيْنَكُمْ هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا، وَحَتَّى تَزُولَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الْقَبْضُ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُ خُطْبَةً أُخْرَى قَالَ: فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ مَا قَدَّمَ كَلِمَةً، وَلَا أَخَّرَهَا عَنْ مَوْضِعِهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي فِي هَذَا الْخَبَرِ لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ الْخَبَرَ الَّذِي يَجِبُ قَبُولُهُ خَبَرُ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ، لَا مَنْ يَنْفِي، وَعَائِشَةُ قَدْ خَبَّرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، فَخَبَرُ عَائِشَةَ يَجِبُ قَبُولُهُ؛ لِأَنَّهَا حَفِظَتْ جَهْرَ الْقِرَاءَةِ، وَإِنْ لَمْ يَحْفَظْهَا غَيْرُهَا، وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ سَمُرَةُ كَانَ فِي صَفٍّ بَعِيدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ، فَقَوْلُهُ: لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ: أَيْ لَمْ أَسْمَعْ صَوْتًا عَلَى مَا بَيَّنْتُهُ قَبْلُ أَنَّ الْعَرَبَ، تَقُولُ: لَمْ يَكُنْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَعْلَمْ كَوْنَهُ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--ابونعیم--اسود بن قیس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ثعلبہ بن عباد عبدی جن کا تعلق بصرہ سے ہے۔وہ بیان کرتے ہیں:وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں شریک ہوئے اس کے بعد انہوں نے حضرت سمرہ کے خطبے کا تذکرہ کیا۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دن میں اور انصار کا ایک نوجوان تیراندازی کے ذریعے نشانہ بازی کررہے تھے یہاں تک کہ اُفق میں سورج دو یا تین نیزوں جتنا ہوگیا اور اس کی طرف دیکھا نہیں جاسکتا تھا۔وہ سیاہ ہوکر تنومہ (مخصوص قسم کے درخت) کے مانند ہوگیا تو ہم دونوں میں سے ایک نے کہا: آیئے ہم مسجد چلتے ہیں۔اللہ کی قسم سورج کی یہ صورت حال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے حوالے سے آپ کے لئے کوئی نئی چیز ضرور لے کر آئے گی' پھر ہم مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کے پاس تشریف لا چکے تھے۔راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ نے ہمیں نماز پڑھائی جو اتنی طویل تھی کہ آپ نے ہمیں کبھی اتنی طویل نماز نہیں پڑھائی تھی۔آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی کہ آپ نے ہمیں اتنا طویل رکوع کروایا کہ آپ نے کبھی کسی نماز کے دوران ہمیں اتنا طویل رکوع نہیں کروایا تھا۔آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سجدہ کروایا آپ نے ہمیں کبھی کسی نماز میں اتنا طویل سجدہ نہیں کروایا تھا' لیکن آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

راوی کہتے ہیں: دوسری رکعت ادا کرنے کے بعد جب آپ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران سورج روشن ہوگیا۔راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی

معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دی کہ بے شک آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں ایک انسان ہوں اور اللہ کا رسول ہوں۔ میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اگر تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے اپنے پروردگار کا پیغام تم تک پہنچانے میں کسی کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے' تو تم لوگ میری اطاعت نہ کرو' جب تک میں اپنے پروردگار کی رسالت کو اس طرح نہیں پہنچا دیتا جس طرح پہنچانے کا حق ہے' تو تم لوگوں کے علم کے مطابق میں نے اپنے پروردگار کی رسالت تبلیغ دی ہے' تو تم مجھے اس بارے میں بتادو!

راوی کہتے ہیں: تو لوگ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کر دی ہے۔ اپنی امت کی خیر خواہی کر دی ہے' اور آپ کے ذمہ جو چیز لازم تھی اسے پورا کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگ خاموش ہو گئے۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امابعد! کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ سورج گرہن یا چاند گرہن یا ان ستاروں کا اپنے مطلع سے ہٹ جانا' زمین کے کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے' تو یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اس بات کو ظاہر کر دے کہ ان میں سے کون شخص توبہ کرتا ہے اللہ کی قسم جب میں نماز ادا کر رہا تھا' تو میں نے ان چیزوں کو دیکھ لیا۔ جن کا تم دنیا اور آخرت میں سامنا کرو گے۔ اللہ کی قسم قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تیس جھوٹے نمودار نہیں ہوں گے' جن میں سے آخری ''کانا'' دجال ہوگا۔ یوں جیسے ابویحیٰی (راوی کو شک ہے کہ یہ الفاظ ہے) کہ ابوتحیا' جو انصار کا ایک بوڑھا تھا۔ کی آنکھ ہے' جب وہ نکلے گا وہ اس بات کا دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ ہے' تو جو شخص اس پر ایمان لے آئے گا اور اس کی تصدیق کرے گا اس کی پیروی کرے گا' تو اس کا کوئی گزشتہ عمل اس کے کام نہیں آسکے گا' جو شخص اس کا انکار کرے گا اور اس کو جھوٹا قرار دے گا' تو اس کے گزشتہ کسی عمل پر اسے سزا نہیں دی جائے گی۔ وہ دجال ساری زمین کو اپنے قبضے میں لے گا۔ بیت الحرام اور بیت المقدس اس کے قبضے میں نہیں آئیں گے۔ وہ بیت المقدس میں مسلمانوں کو گھیر کر پابند کر دے گا۔ انہیں سخت آزمائش کا شکار کیا جائے گا اور پریشانی کا شکار کیا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکروں کو شکست دے گا' یہاں تک کہ دیوار اور درخت کی جڑ تک پکار کر یہ کہیں گے: اے مومن! یہ کافر ہے' جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے' آؤ اور اسے قتل کر دو۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: یہ صورت حال اسی طرح چلتی رہے گی' یہاں تک کہ تم لوگ ایسے امور دیکھو گے جن کا معاملہ تمہارے لئے بہت عجیب وغریب ہوگا اور تم ایک دوسرے سے سوال کرو گے۔ کیا تمہارے نبی نے اس بارے میں تمہارے سامنے کوئی بات ذکر کی تھی' یہاں تک کہ اس کے قبضے کے بعد پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے دوسرے خطبے میں شریک ہوا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے اس میں انہوں نے ایک کلمہ بھی آگے' یا پیچھے نہیں کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ الفاظ جو اس روایت میں ہیں ''نبی اکرم ﷺ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی'' یہ کلام اس

نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں ہم یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ ایسی روایت کو قبول کرنا لازم ہوتا ہے اس شخص کی نقل کردہ روایت جو کسی چیز کے ہونے کے بارے میں بتا رہا ہوتا ہے۔ اس شخص کی روایت قبول نہیں ہوتی ہے جو کسی چیز کے ہونے کی نفی کر رہا ہوتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو قبول کرنا لازم ہوگا' کیونکہ انہیں یہ بات یاد تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی ہے اگرچہ دوسرے راویوں نے اس بات کو یاد رکھا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت سمرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کسی صف میں کھڑے ہوئے ہوں اس لئے وہ قرأت نہ سن سکے ہوں' تو ان کا یہ کہنا کہ انہیں کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے: میں نے آواز کو نہیں سنا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) جیسا کہ میں پہلے یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ عرب یہ کہتے ہیں: اس طرح نہیں ہوا' تو یہ اس وقت کہا جاتا ہے' جب آدمی کو اس کے ہونے کا علم نہ ہو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّدَقَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب 656: سورج گرہن کے وقت صدقہ کرنے کا حکم

1398 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ: ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا تَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا اِلَى الصَّلَاةِ

اختلافِ روایت: وَهٰذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَزَادَ فِيهِ هِشَامٌ: اِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَتَصَدَّقُوا، وَصَلُّوا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- عروہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ اس کے آخر میں وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان کو دیکھو' تو نماز کی طرف تیزی سے جاؤ''۔

یہ الفاظ زہری کے نقل کردہ ہیں کہ ہشام نے روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب تم انہیں دیکھو' تو صدقہ کرو اور نماز ادا کرو''۔

1399 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهٖ قَالَ: ثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبِ، ثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّهَا قَالَتْ:

متن حدیث: كَسَفَتِ الشَّمْسُ زَمَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، وَالصَّدَقَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوالازہر-- یونس ابن محمد مؤدب-- فلیح --محمد بن عباد بن عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوگیا۔ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف تیزی سے جاؤ' اللہ کے ذکر اور صدقے کی طرف تیزی سے جاؤ۔

1400 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهَا كَسَفَتْ لِمَوْتِهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَادْعُوا وَتَصَدَّقُوا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی-- مسلم بن خالد-- اسماعیل بن امیہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا اس دن سورج گرہن ہوگیا' تو لوگوں نے سمجھا ان کے انتقال کی وجہ سے یہ گرہن ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک سورج اور چاند' اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ اور دعا مانگو اور صدقہ کرو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب 657: سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم

1401 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ، نَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ أَبُو حُذَيْفَةَ، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ:

متن حدیث: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ. نَا الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: أَمَرَ بِعَتَاقَةٍ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر بن ربعی-- موسیٰ بن مسعود ابوحذیفہ-- زائدہ-- ہشام بن عروہ --فاطمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ "آپ نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے جب سورج گرہن ہو جائے"

بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ لِمَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ إِذَا انْكَسَفَتْ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَخَالُ أَبَا قِلَابَةَ سَمِعَ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَلَا أَقِفُ الْقَبِيصَةَ الْبَجَلِيِّ صُحْبَةٌ أَمْ لَا؟

باب 658: اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے سورج گرہن ہوتا ہے

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ ابوقلابہ نامی راوی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے اسی طرح قبیصہ بجلی نامی راوی کے بارے میں میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ کیا وہ صحابی ہیں یا نہیں ہیں

1402 - قَالَ: ثَنَا بِخَبَرِ قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ:

متن حدیث: إِنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ، وَيُحْدِثُ اللهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ، فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللهُ أَمْرًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) قبیصہ محمد بن بشار-- معاذ بن ہشام-- اپنے والد-- قتادہ-- ابوقلابہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت قبیصہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے دو قسم کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہے نئی بات پیدا کر دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی پر تجلی ڈالتا ہے۔ وہ چیز اس کے آگے جھک جاتی ہے جب ان دونوں میں سے کسی کو گرہن ہو تو تم نماز ادا کرو اور یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کسی نئے معاملے کو ظاہر کر دے۔

1403 - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَمَّا خَبَرُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، فَإِنَّ بُنْدَارًا حَدَّثَنَاهُ أَيْضًا قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ،

اختلافِ روایت: وَقَالَ: فَإِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ،

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) جہاں تک حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو بندار--- عبدالوہاب--- ایوب--- ابوقلابہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر تجلی کرتا ہے تو وہ چیز اس کے سامنے جھک جاتی ہے''۔

1404 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، نَحْوَ حَدِيثِ اَيُّوبَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

1404-- وأخرجه أحمد 5/182، والبخاري (731) في الأذان: باب صلاة الليل، و (7290) في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، ومسلم (781) (214) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته، والنسائي 3/197-198 في قيام الليل: باب الحث على الصلاة في البيوت، والبيهقي 3/109 من طرق عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/184 من طريق محمد بن عمرو، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه أحمد 5/187، والبخاري (6113) في الأدب: باب ما يجوز من الغضب، ومسلم (781) (213)، وأبو داؤد (1447) في الصلاة: باب فضل التطوع في البيت، والترمذي (450) في الصلاة: باب ما جاء في فضل صلاة التطوع في البيت.

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ

(ابواب کا مجموعہ) نماز استسقاء اور اس میں موجود سنتوں کا بیان

بَابُ التَّوَاضُعِ وَالتَّبَذُّلِ وَالتَّخَشُّعِ وَالتَّضَرُّعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ اِلَى الِاسْتِسْقَاءِ

باب **659**: استسقاء کے لئے نکلتے ہوئے تواضع، عاجزی، خشوع وخضوع اور گریہ وزاری کا اظہار کرنا

1405 - سندِ حدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

حدیث **1405**: جمہور فقہاء کے نزدیک نماز استسقاء میں دو رکعات ادا کی جائیں گی۔ یہ باجماعت ادا کی جائیں گی اور آبادی سے باہر کھلے میدان میں ادا کی جائیں گی۔

نماز استسقاء کے لئے اذان یا اقامت نہیں کہی جائے گی۔ البتہ اعلان کیا جائے گا۔

نماز عید کی طرح نماز استسقاء میں بھی بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک نماز عید کی طرح نماز استسقاء میں بھی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

صاحبین کے نزدیک نماز استسقاء میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کرنا افضل ہے۔

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر یہ نماز ادا کرتا ہے تو وہ اسے جماعت کی طرح ہی پڑھے گا۔ تاہم یہ نماز باجماعت پڑھنا افضل ہے۔

نماز استسقاء کو کھلے میدان میں ادا کرنا مستحب ہے۔ لوگوں میلے کچیلے عام سے کپڑے پہن کر عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے یہ نماز ادا کرنے کے لئے نکلیں گے۔ وہ پیدل چل کر جائیں، جانے سے پہلے صدقہ وخیرات کریں گے توبہ کی تجدید کریں گے اور کمزور افراد عمر رسیدہ افراد خواتین اور بچوں کے وسیلے سے بارش کے نزول کی دعا مانگیں گے۔

نماز استسقاء کے لئے کوئی مخصوص وقت نہیں ہے۔ البتہ اس بات پر اتفاق ہے نماز کے لئے ممنوعہ اوقات میں اسے ادا نہیں کیا جائے گا۔ تاہم سنت یہ ہے کہ اسے دن کے آغاز میں اس وقت میں ادا کیا جائے، جس وقت میں نماز عید ادا کی جاتی ہے۔

جمعہ کے خطبہ کے دوران یا فرض نمازوں کے بعد بارش کے نزول کی دعا مانگی جائے تو بھی سنت پر عمل ہو جائے گا۔

اسی طرح اکٹھے ہو کر نماز ادا کئے بغیر، صرف بارش کی دعا بھی کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہے۔ نماز استسقاء کا حکم ان مردوں کے لئے ہے جو پیدل چل کر کھلے میدان یعنی اجتماع گاہ تک جا سکتے ہوں۔ تاہم احناف اور شوافع کے نزدیک اس میں بوڑھے مرد وخواتین، کم سن بچے، بے کشش خواتین، بدصورت ہیجڑوں کو شریک کرنا بھی مستحب ہے۔

صحیح قول کے مطابق احناف اور شوافع کے نزدیک اس موقع پر جانوروں اور ان کے بچوں کو بھی ساتھ لے جایا جائے گا۔

نماز استسقاء میں نیک اور دین دار لوگوں کو اہتمام کے ساتھ لے جانا مستحب ہے، کیونکہ اس صورت میں قبولیت کا اثر جلد ظاہر ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن اسود جرشی رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے دعا مانگی تھی۔

متن حدیث: اَرْسَلَنِي اَمِيرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الِاسْتِسْقَاءِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَسْاَلَنِي؟ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا، مُتَبَذِّلًا، مُتَخَشِّعًا، مُتَضَرِّعًا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک حکمران نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے بذات خود مجھ سے یہ سوال کیوں نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے خشوع و خضوع اور گریہ وزاری کا اظہار کرتے ہوئے (نماز استسقاء ادا کرنے کے لئے) نکلے تھے۔ آپ نے دو رکعات ادا کی تھیں جس طرح آپ عید کی نماز ادا کرتے تھے۔ اور آپ نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا تھا۔

بَابُ الْخُرُوجِ اِلَى الْمُصَلّٰى لِلِاسْتِسْقَاءِ

باب 660: نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ کی طرف جانا

1406 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، نا الْمَسْعُودِيُّ، وَيَحْيَى هُوَ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ: حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى، وَالْمَسْعُودِيُّ، عَنْ اَبِيكَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَا مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ اَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ:

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقَى، فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--مسعودی اور یحییٰ ہو انصاری--ابوبکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے نماز استسقاء ادا کی تھی اور آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا تھا۔ آپ نے دو رکعات نماز ادا کی تھی۔

1405 - أخرجه أحمد "1/230"، والنسائي "3/163" في الاستسقاء : باب كيف صلاة الاستسقاء ، والترمذي "559" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء ، وابن خزيمة "1405" والدارقطني "2/68"، وابن ماجه "1266" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء ، والحاكم 1/326"-327" والبيهقي "3/344" من طريق وكيع عن سفيان، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه النسائي "1/156" باب الحال التي يستحب للإمام أن يكون عليها إذا خرج، وأخرجه الطبراني "10/10818" من طريق أبي نعيم عن سفيان، به .وأخرجه أبو داوُد "1165" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها، والترمذي "558"، والنسائي "3/156" باب جلوس الإمام على المنبر للاستسقاء ، والبيهقي "3/344"، والطحاوي "1/324"، من طريق حاتم بن إسماعيل، عن هشام بن إسحاق، به. وأخرجه أحمد "1/269"، والدارقطني 2/67"-"68"، والحاكم "1/326"، والطبراني "10/10819" من طريق إسماعيل بن ربيعة بن هشام بن إسحاق، عن جده، به.

بَابُ الْخُطْبَةِ قَبْلَ صَلاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

باب661: نمازِ استسقاء سے پہلے خطبہ دینا

1407 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ اَصْلِه، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ، فَخَطَبَ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَدَعَا، وَاسْتَسْقَى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى بِهِمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم -- یحییٰ بن سعید -- یحییٰ بن سعید انصاری -- ابوبکر بن محمد -- عباد بن تمیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بارش طلب کرنے کے لئے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور دعا مانگی اور بارش کے نزول کی دعا کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

بَابُ تَرْكِ الْكَلَامِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الِاسْتِسْقَاءِ

باب662: نمازِ استسقاء کے خطبے میں دعا مانگتے ہوئے بات چیت ترک کر دینا

1408 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَرْسَلَنِيْ فُلَانٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا، مُتَضَرِّعًا، مُتَوَاضِعًا، فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- عبدالرحمٰن -- سفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فلاں شخص نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز استسقاء ادا کرنے کے بارے میں دریافت کروں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی و انکساری اور گریہ وزاری کا اظہار کرتے ہوئے' تواضع کے عالم میں روانہ ہوئے۔ آپ نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا تھا۔ آپ نے دو رکعات نماز ادا کی تھی۔

بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ وَلَا يُقَامُ لِلتَّطَوُّعِ، وَإِنْ صُلِّيَتِ التَّطَوُّعُ فِي الْجَمَاعَةِ

باب 663: نماز استسقاء کے لئے اذان یا اقامت نہ کہنا

اور اس بات کی دلیل کہ نفل نماز کے لئے' نہ تو اذان دی جائے گی اور نہ ہی اقامت کہی جائے گی' اگرچہ وہ نفل نماز با جماعت ادا کی جائے

1409 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ وَهُوَ ابْنُ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ، بِلَا اَذَانٍ وَاِقَامَةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابوطالب زید بن اخزم طائی اور ابراہیم بن مرزوق-- وہب بن جریر-- اپنے والد-- نعمان ابن راشد-- ابن شہاب زہری-- حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے نزول کے لئے (نماز ادا کرنے) تشریف لے گئے۔ آپ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی' آپ نے بلند آواز میں قرأت ادا کی۔ یہ نماز اذان اور اقامت کے بغیر تھی۔

بَابُ خُرُوْجِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ إِلَى الِاسْتِسْقَاءِ

باب 664: امام کا لوگوں کے ساتھ نماز استسقاء ادا کرنے کے لئے نکلنا

1410 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاسْتَسْقٰى، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- عبدالرزاق-- معمر-- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہمراہ بارش کی دعا مانگنے کے لئے نکلے۔ آپ نے

لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی' آپ نے بلند آواز میں قرأت کی اور آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا' پھر آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے بارش کے نزول کی دعا کی اور قبلہ کی طرف رخ کیا۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلدُّعَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لِلاسْتِسْقَاءِ، وَتَحْوِيلِ الْاَرْدِيَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب 665: نماز سے پہلے بارش کے حصول کے لئے دعا مانگتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنا' اور نماز سے پہلے چادر کو الٹا دینا

1411 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِثَابِتٍ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، قُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَفَعَ يَدَيْهِ قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --عبدالرحمٰن-- شعبہ-- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔ صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ نے ایسا کیا تھا۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ثابت سے کہا: آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کیے تھے۔

یہ روایت میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب 666: بارش کی دعا مانگتے ہوئے ہاتھ بلند کرنے کا طریقہ

1412 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا حَجَّاجٌ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَسْقٰى هٰكَذَا، وَمَدَّ يَدَيْهِ، وَجَعَلَ بَاطِنَهُمَا مَا يَلِي الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- حجاج-- حماد-- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بارش کی دعا مانگی تھی آپ نے اپنے دونوں ہاتھ

پھیلالئے تھے اور اپنی ہتھیلی کا رخ زمین کی طرف کر دیا تھا' یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی تھی۔

1413 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ، عَنْ بَرَکَةَ وَهُوَ اَبُو الْوَلِیْدِ، عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَادًّا یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ

اختلافِ روایت: قَالَ سُلَیْمَانُ: ظَنَنْتُهُ یَدْعُوْ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن قزعہ -- محمد بن ابوعدی -- سلیمان تیمی -- برکہ ابو ولید -- بشیر بن نہیک (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

سلیمان کہتے ہیں میرا خیال ہے: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے نزول کی دعا مانگ رہے تھے۔

بَابُ صِفَةِ تَحْوِیْلِ الرِّدَاءِ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ اِذَا کَانَ الرِّدَاءُ ثَقِیْلًا

باب 667: جب چادر وزنی ہو' تو بارش کی دعا مانگتے ہوئے چادر الٹانے کا طریقہ

1414 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْیَانُ، نَا الْمَسْعُوْدِیُّ، وَیَحْیٰی، عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ: حَدِیْثٌ حَدَّثَنَاهُ یَحْیٰی، وَالْمَسْعُوْدِیُّ، عَنْ اَبِیْكَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ قَالَ: اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ یُحَدِّثُ اَبِیْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی، فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ الْمَسْعُوْدِیُّ، عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ، قُلْتُ لَهُ: اَخْبِرْنَا جَعَلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهُ، اَوْ اَسْفَلَهُ اَعْلَاهُ، اَمْ کَیْفَ جَعَلَهُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ جَعَلَ الْیَمِیْنَ الشِّمَالَ وَالشِّمَالَ الْیَمِیْنَ

1412 – واخرجه البخاری "3565" فی المناقب: باب صفة النبی صلی الله علیه وسلم، وابو داؤد "1170" فی الصلاة: باب رفع الیدین فی....... الاستسقاء ن والدارقطنی 2/68"-"69، من طریق یزید بن زریع، بهذا الإسناد. وفی البخاری بعد هذا الحدیث: "وقال أبو موسی: دعا النبی صلی الله علیه وسلم ورفع یدیه."واخرجه احمد "3/181"، والبخاری "1031" فی الاستسقاء: باب رفع الإمام یده فی الاستسقاء، والنسائی "3/158" فی الاستسقاء: باب کیف یرفع، ومسلم "875" فی الاستسقاء: باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء، والبغوی "1163"، والدارقطنی 2/68"-"69، من طریق یحیی بن سعید القطان، والبخاری "1031"، ومسلم "985"، والبغوی "1163" من طریق ابن أبی عدی، ومسلم "895" من طریق عبد الأعلی، واحمد "3/282" من طریق محمد بن جعفر، والدارمی "1/361" من طریق عبدة، والدارقطنی من طریق خالد بن الحارث وأبی اسامة، سبعتهم عن سعید، به. واخرجه النسائی "3/239" فی قیام اللیل: باب ترك رفع الدعاء فی الوتر، وأبو داؤد "1171"، ومسلم "985"، وابن خزیمة "1412"، والبغوی "1164" من طریقین عن ثابت البنانی، عن انس.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- مسعودی اور یحیٰ -- ابوبکر -- عباد بن تمیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپ نے بارش کی دعا مانگی۔ آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا آپ نے دو رکعات نماز ادا کی۔

عباد بن تمیم کہتے ہیں: میں نے (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا: آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا تھا اور نیچے والے حصے کو اوپر کر دیا تھا۔ یا پھر آپ نے کیا' کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں حصے کو بائیں طرف کر دیا تھا اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا حَوَّلَ رِدَاءَهُ، فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ، وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ؛ لِاَنَّ الرِّدَاءَ ثَقُلَ عَلَيْهِ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ اَنْ يَّجْعَلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهُ

باب 668: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر الٹائی تھی آپ نے دائیں حصے کو بائیں طرف کر دیا تھا اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا تھا اس کی وجہ یہ ہے: آپ کی چادر وزنی تھی' تو آپ کے لئے یہ بات مشقت کا باعث تھی کہ آپ اس کے اوپری حصے کو نیچے کر دیں

1415 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَا: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ، فَاَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِاَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهَا اَعْلَاهُ، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقَيْهِ قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: عَلَى عَاتِقِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحیٰ -- نعیم بن حماد اور ابراہیم بن حمزہ -- عبدالعزیز بن محمد -- عمارہ ابن غزیہ -- عباد بن تمیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے نزول کی دعا مانگی۔ آپ نے سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ اس کے نیچے والے حصے کو پکڑ کر اوپر کر دیں' لیکن یہ آپ کے لئے بوجھل ہوا' تو آپ نے اسے اپنے دونوں کندھوں پر پلٹ دیا۔

ابراہیم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "اپنے کندھے پر ہی"۔

بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب 669: بارش کی دعا مانگتے ہوئے دعا مانگنے کا طریقہ

1416 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبْحَرَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِي، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيًّا مُرِيعًا عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حسین بن ابراہیم بن ابحر-- محمد بن عبید الطنافسی --مسعر بن کدام-- یزید الفقیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ روتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش کے ذریعے سیراب کر جو رحمت کی بارش ہو۔ سیراب کرنے والی ہو۔ خوشگوار ہو زرخیزی لے کر آئے اور جلدی آئے دیر سے نہ آئے جو نفع دینے والی ہو نقصان دینے والی نہ ہو تو ان لوگوں پر بادل چھا گئے۔

1417 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوہشام مخزومی-- وہیب-- یحییٰ بن سعید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے۔

بَابُ عَدَدِ رَكَعَاتِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

باب 670: نماز استسقاء میں رکعات کی تعداد

1418 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

حدیث **1418**: (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یونس اور معمر نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی''۔

1415– واخرجه احمد "4/40" و"41"، وأبو داؤد "1164" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1415"، والطحاوي "1/324"، من طرق عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد.

بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرَاتِ فِي صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ كَالتَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ، فَقَالَ: كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ

باب 871: نمازِ استسقاء میں تکبیرات کی تعداد عیدین کی تکبیرات جتنی ہوں گی

امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: ثوری نے ہشام بن اسحاق کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جس طرح نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز ادا کرتے تھے۔

1419 - سندِ حدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ الْمِصْرِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ، مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ الْمَدِينِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

متنِ حدیث: أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ، أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، سَلْهُ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى بِالنَّاسِ؟ قَالَ إِسْحَاقُ: فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ، كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى؟ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَخَشِّعًا، مُتَبَذِّلًا، فَصَنَعَ فِيهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --زکریا بن یحییٰ بن ابان مصری-- عبداللہ بن یوسف-- اسماعیل بن ربیعہ بن ہشام بن اسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اسحاق بن عبداللہ کہتے ہیں: مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عتبہ نے انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے تم ان سے یہ دریافت کرنا کہ نبی اکرم ﷺ نے جس دن لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھائی' تو آپ نے کس طرح عمل کیا تھا؟ اسحاق کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے ابوعباس نبی اکرم ﷺ نے جس دن نمازِ استسقاء ادا کی تھی۔ اس دن آپ نے کیا طریقہ کار اختیار کیا تھا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ خشوع وخضوع کی حالت میں عام سی حالت میں روانہ ہوئے تھے' پھر آپ نے اس موقع پر اس طرح کیا تھا جس طرح عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر کرتے تھے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ التَّابِعِينَ أَنَّ صَلَاةَ النَّهَارِ عَجْمَاءُ، يُرِيدُ أَنْ لَا يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَوَاتِ النَّهَارِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ

باب 672: نماز استسقاء میں بلند آواز میں قرأت کرنا

اوراس بات کی دلیل جواس شخص کے مؤقف کے خلاف ہے جو تابعین سے تعلق رکھتے ہیں کہ دن کی نمازیں گونگی ہوتی ہیں (یعنی ان میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جاتی) اور وہ مراد یہ لیتے ہیں: دن کی کسی بھی نماز میں بلند آواز میں قرأت نہیں جائے گی

حضرت امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: معمر نے زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی تھی''

1420 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَوَلَّى النَّاسَ ظَهْرَهُ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، قَرَاَ فِيْهِمَا، وَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--عثمان بن عمر--ابن ابوذئب--ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے نزول کی دعا مانگنے کے لئے نکلے آپ نے قبلہ کی طرف رخ کرلیا۔لوگوں کو آپ نے اپنی پشت کی طرف کرلیا۔آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا اور آپ نے دو رکعات نماز ادا کی جن میں آپ نے قرأت بھی کی۔آپ نے ان میں بلند آواز میں قرأت کی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِسْقَاءِ بِبَعْضِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَلْدَةِ الَّتِيْ يَسْتَسْقِي بِهَا بِبَعْضِ قَرَابَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 673: جس شہر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا کوئی شخص موجود ہو وہاں بارش کی دعا مانگتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے اس شخص کے وسیلے سے دعا مانگنا مستحب ہے

1421 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا قَحَطُوا خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالْعَبَّاسِ، فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا اِذَا قَحَطْنَا اسْتَسْقَيْنَا بِنَبِيِّكَ فَتَسْقِيْنَا، وَاِنَّا نَسْتَسْقِيْكَ الْيَوْمَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ - اَوْ نَبِيِّنَا - فَاسْقِنَا، فَيُسْقَوْنَ

1421– أخرجه البخاري "1010" في الاستسقاء : باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، و "3710" في فضائل الصحابة: باب ذكر العباس بن عبد المطلب، ومن طريقه البغوي "1165" عن الحسن بن محمد، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1421" من طريق محمد بن يحيى عن الأنصاري، به، ولفظه "وإنا نستسقيك اليوم بعم نبيك."

قَالَ الْاَنْصَارِیُّ: كَذَا وَجَدْتُ فِیْ كِتَابِیْ بِخَطِّی فَیُسْقَوْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--محمد بن عبداللہ انصاری--اپنے والد--ثمامہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب لوگ قحط کا شکار ہو گئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے دعا مانگنے کے لئے نکلے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! پہلے جب ہم قحط کا شکار ہوتے تھے تو ہم تیرے نبی کے وسیلے سے دعا مانگا کرتے تھے اور تو ہمیں سیراب کر دیتا تھا۔ آج ہم تیرے نبی کے چچا کے وسیلے سے تجھ سے بارش کی دعا مانگتے ہیں۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے نبی کے چچا کے وسیلے سے تجھ سے بارش کی دعا مانگتے ہیں' تا کہ تو ہمیں سیراب کر دے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو ان لوگوں کو سیراب کر دیا گیا۔

انصاری کہتے ہیں میں نے اپنی تحریر میں اپنے ہاتھ کے ساتھ لکھا ہوا یہی پایا ہے ''تو ان لوگوں کو سیراب کر دیا گیا''

بَابُ اِعَادَةِ الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

باب **674**: نماز استسقاء کے بعد دوبارہ خطبہ دینا

1422 – سندِ حدیث: ثَنَا زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ، وَاِبْرَاهِیمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا: ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیرٍ، ثَنَا اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا یَسْتَسْقِی، فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَیْنِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ قَالَ: ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا یَدَیْهِ، ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهُ، فَجَعَلَ الْاَیْمَنَ عَلَى الْاَیْسَرِ، وَالْاَیْسَرَ عَلَى الْاَیْمَنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِی الْقَلْبِ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِهِ، عَنِ الزُّهْرِیِّ تَخْلِیطٌ كَثِیرٌ، فَاِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ فَفِیْهِ دَلَالَةٌ عَلٰی: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَدَعَا، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ مَرَّتَیْنِ: مَرَّةً قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَمَرَّةً بَعْدَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--زید بن اخزم طائی اور ابراہیم بن مرزوق--وہب بن جریر--اپنے والد--نعمان بن راشد--ابن شہاب زہری--حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے نزول کی دعا مانگنے کے لئے نکلے۔ آپ نے دو رکعات نماز پڑھائی۔ جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کر لیا اور پھر آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا۔ پہلے بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا اور پھر دائیں حصے کو بائیں طرف کر دیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) نعمان بن راشد کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے کیونکہ اس نے زہری کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں یہ بہت زیادہ خلط ملط کر دیتا ہے اگر یہ روایت ثابت بھی ہو تو اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بھی دیا تھا اور دعا بھی مانگی تھی اور دو مرتبہ چادر کو الٹایا تھا۔ ایک مرتبہ نماز سے پہلے اور ایک مرتبہ نماز کے بعد۔

بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا اشْتُكِيَ إِلَى الْإِمَامِ بِقَحْطِ الْمَطَرِ

وَدُعَاءِ الْإِمَامِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْمُدُنِ وَالْقُرَى، إِذَا اشْتُكِيَ إِلَيْهِ كَثْرَةَ الْأَمْطَارِ وَخِيفَ هَدْمُ الْبُنْيَانِ وَانْقِطَاعُ السُّبُلِ

باب 675: جمعہ کے دن خطبہ کے دوران بارش کی دعا مانگنا

جب امام کے سامنے بارش نہ ہونے کی شکایت کی جائے اور جب امام کے سامنے بارش زیادہ ہونے کی شکایت کی جائے اور عمارتوں کے منہدم ہونے اور راستوں کے منقطع ہونے کا اندیشہ ہو تو امام کا یہ دعا مانگنا کہ شہروں اور گاؤں (یعنی آبادیوں) پر سے بارش رک جائے

1423 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ، وَهَلَكَ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ، ثُمَّ إِنَّهَا أَمْطَرَتْ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى وَانْصَرَفَ، فَلَمْ يَزَلْ يُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، صَاحُوا قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَحْبِسَهَا عَنَّا قَالَ: فَتَبَسَّمَ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا، وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ

1423- أخرجه النسائي 3/160"-"161 في الاستسقاء : باب ذكر الدعاء، من طريق محمد بن عبد الأعلى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1021" في الاستسقاء : باب الدعاء إذا كثر المطر "حوالينا ولا علينا"، ومسلم "897" في الاستسقاء : باب الدعاء في الاستسقاء، وأبو يعلى "3334" من ثلاثة طرق عن المعتمر، به. وأخرجه البخاري "932" في الجمعة: باب رفع اليدين في الخطبة مختصرًا، و "3582" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو داؤد "1174" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، من طريق يونس، ومسلم "897"، والطحاوي "1/322"، وأحمد "3/194"، من طريق سليمان بن المغيرة، وأحمد "3/271"، وأبو يعلى "3509"، من طريق حماد، ثلاثتهم عن ثابت، به. وانظر الحديث "2857" و "2859"

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- عبیداللہ -- ثابت (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیا۔ لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے اور چیخنے لگے۔ انہوں نے عرض کی: اے نبی! بارش نہیں ہو رہی ہے۔ درخت سوکھ گئے ہیں۔ جانور ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں بارش عطا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو ہم پر بارش نازل کر۔ اے اللہ! تو ہم پر بارش نازل کر۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا' پھر ایک چھوٹا سا ٹکڑا نمودار ہوا اور وہ پھیل گیا اور پھر بارش شروع ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ اس نے نماز پڑھائی اور آپ نے مکمل کر لی' پھر اگلے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے جمعے کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو لوگ چیخنے لگے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! گھر گر رہے ہیں۔ راستے منقطع ہو رہے ہیں' آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر سے بارش کو روک دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ آپ نے دعا کی اے اللہ ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گئے اور آس پاس کے علاقوں میں بارش ہونے لگی۔ مدینہ منورہ میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ کی طرف دیکھا' تو وہ تاج کی طرح تھا۔

بَابُ تَرْكِ الْإِمَامِ الْعَوْدَ لِلْخُرُوجِ لِصَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ ثَانِيًا إِذَا أُسْقُوا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ فَسُقُوا

باب 676: جب پہلی مرتبہ نماز استسقاء ادا کرنے پر بارش ہو جائے' تو امام کا نماز استسقاء کے لئے دوسری مرتبہ جانے کو ترک کر دینا

1424 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ

1424- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح مسلم "894" في الاستسقاء، من طريق حرملة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "894"، وأبو داؤد "1162"، والنسائي "3/163" باب الصلاة بعد الدعاء، من طرق عن ابن وهب، به........ وأخرجه البخاري "1023" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء قائمًا، والنسائي "3/158" باب رفع الإمام يده، وأحمد "4/40"، والدارمي "1/361"، وابن خزيمة "1424"، والطحاوي "1/323" من طريق شعيب، وأبو داؤد "1161"، والترمذي "556" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1410"، وأحمد "4/39" من طريق معمر، وأبو داؤد "1163" من طريق الزبيدي، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرجه مالك "1/190" في الاستسقاء: باب العمل في الاستسقاء والبخاري "1005" باب الاستسقاء وخروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء، و"1012" باب تحويل الرداء في الاستسقاء، و"1026" باب صلاة الاستسقاء ركعتين، و"1027" باب الاستسقاء في المصلى، ومسلم "894"، والنسائي "3/157"، وابن ماجه "1267" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1406" و"1414"، والطحاوي "1/323" و"324"، والدارقطني "2/67"، وأحمد "4/39" و"41" من طرق عن عبد الله بن أبي بكر عمرو بن حزم، عن عباد، به. وأخرجه أحمد "4/38" و"40"، والبخاري "1028" باب استقبال القبلة في الاستسقاء، ومسلم "894" في الاستسقاء، والنسائي "3/163" باب كم صلاة الاستسقاء، وابن ماجه "1267"، والدارمي "1/360"، والدارقطني "2/67"، والطحاوي 1/323"-"324"،

تمیم،

متن حدیث: اَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرَجَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِي لَهُمْ، فَقَامَ فَدَعَا قَائِمًا، ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَاُسْقُوا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَخْبَارِ اَعْلَمُهُ فَاُسْقُوا اِلَّا فِيْ خَبَرِ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن یحییٰ -- ابویمان -- شعیب -- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عباد بن تمیم بیان کرتے ہیں: ان کے چچا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ انہوں نے یہ بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپ ان لوگوں کے لئے بارش کی دعا مانگنا چاہتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے دعا مانگی پھر آپ نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر کو الٹا دیا تو بارش ہوگئی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق صرف شعیب بن ابوحمزہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اور پھر بارش ہوگئی"۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ، الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَمَا يَحْتَاجُ فِيْهِمَا مِنَ السُّنَنِ

(ابواب کا مجموعہ) دوعیدوں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ اوران میں ضروری سنتوں کا بیان

بَابُ عَدَدِ رَكَعَاتِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

باب 677: عیدین کی نماز کی رکعات کی تعداد

1425 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ح، وَثَنَاهُ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا

1425 ہمارے نزدیک نماز عید ادا کرنا واجب ہے' امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک یہ سنت ہے۔

امام احمد کے نزدیک یہ فرض کفایہ ہے۔ ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

عیدالفطر کے دن یہ بات مستحب ہے کہ آدمی عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھالے۔ ایسا کرنا سنت ہے' یہ حدیث امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

عید کے دن' نماز عید کے لئے جانے سے پہلے اہتمام کے ساتھ مسواک کرنا' غسل کرنا' بہترین کپڑے پہننا بھی سنت ہے۔

نماز عید کے لئے جانے سے پہلے صدقہ فطر بھی ادا کردینا چاہیے۔

نماز عید کے لئے پیدل چل کر جانا چاہیے' امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک نماز عید کے لئے جاتے ہوئے بلند آواز میں تکبیر کہی جائے گی' جس طرح عید الاضحیٰ کے موقع پر کہی جاتی ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' البتہ ایک روایت کے مطابق امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک عیدالفطر کے موقع پر بلند آواز میں تکبیر نہیں کہی جائے گی۔

نماز عید ادا کرنے سے پہلے یا اس کے بعد (عیدگاہ میں) نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ امام اور مقتدی دونوں کے لئے یہ حکم برابر ہے۔ وجوب اور ادائیگی دونوں حوالوں سے نماز عید کی بھی وہی شرائط ہیں' جو نماز جمعہ کی شرائط ہیں۔ صرف خطبہ کا حکم مختلف ہے' خطبہ نماز جمعہ کے لئے شرط ہے لیکن نماز عید کے لئے شرط نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے' نماز عید میں خطبہ' نماز کے بعد ہوتا ہے۔

کیونکہ سورج طلوع ہونے کے وقت نماز ادا کرنا ممنوع ہے' اس لئے نماز عید کا وقت' سورج نکلنے کے بعد اس کے ایک نیزہ یا دو نیزوں کے برابر بلند ہوجانے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔

نماز عید کی پہلی رکعت میں نماز کی مخصوص تکبیروں کے علاوہ تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی۔ ہر مرتبہ تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا جائے گا اور (دو تکبیروں کے درمیان) تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے کی مقدار کے برابر خاموش گزارا جائے گا۔

یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ نماز عید میں ہجوم زیادہ ہوتا ہے تو لوگوں کے لئے اشتباہ پیدا نہ ہو ورنہ یہ مقدار کوئی لازم حکم نہیں ہے۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ عُمَرُ: صَلَاةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- محمد بن بشر -- (یہاں تحویل سند ہے) عبدہ بن عبداللہ خزاعی -- محمد بن بشر -- یزید بن زیاد ابن ابوجعد -- زبید الایامی -- عبدالرحمن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چاشت کی نماز کی دو رکعات ہیں۔ عیدالفطر کی دو رکعات ہیں۔ مسافر کی نماز کی دو رکعات ہیں اور یہ مکمل ہیں۔ ان میں کمی نہیں ہے اور یہ بات تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہے اب جو شخص جھوٹی بات بیان کرے گا وہ رسوا ہوگا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى، وَتَرْكِ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى فَيَأْكُلُ مِنْ ذَبِيحَتِهِ إِنْ كَانَ مِمَّنْ يُضَحِّي

باب 678: عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھالینا مستحب ہے اور قربانی کے دن عیدگاہ سے واپس آنے تک نہ کھانا مستحب ہے (واپس آکر) آدمی اپنے ذبیحہ میں سے کھائے اگر اس نے قربانی کرنی ہو

1426 - سندِ حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، نا ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) پہلی رکعت میں ثناء پڑھنے کے بعد اور قرأت شروع کرنے سے پہلے تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی جبکہ دوسری رکعت میں قرأت ختم کرنے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی۔"

اگر عذر کی وجہ سے نماز عید ادا نہ کی جاسکے تو اسے اگلے دن ادا کیا جائے گا۔ جیسے زوال کے بعد پتہ چلتا ہے کہ آج تو عید کا دن ہے تو اب نماز عید کا وقت باقی نہیں رہا اس لئے نماز عید اگلے دن ادا کی جائے گی۔

یاد رہے کہ اگر اگلے دن عید کی نماز ادا نہ کی جاسکے تو پھر اس کے بعد ادا نہیں کی جاسکتی۔ خواہ عذر موجود بھی ہو۔ اسی طرح اگر عید کے دن کوئی عذر نہیں تھا تو پھر اگلے دن یہ نماز ادا نہیں کی جاسکتی کیونکہ اصل کے اعتبار سے نماز جمعہ کی طرح نماز عید کی بھی قضا نہیں ہوتی۔

اگر امام عید کی نماز ادا کرلے تو ایسا کوئی شخص اس کی قضا ادا نہیں کرسکتا' جس کی نماز عید امام کی اقتداء میں فوت ہوگئی ہو کیونکہ اس کی کچھ مخصوص شرائط ہیں جنہیں منفرد شخص ادا نہیں کرسکتا۔

اس بارے میں امام مالک کا موقف بھی احناف کی طرح ہے۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک ایسا شخص استحباب کے طور پر اس کی قضا کرے گا۔

ان احکام کے بارے میں عیدالاضحیٰ کی نماز کا حکم بھی عیدالفطر کی نماز کی مانند ہے البتہ عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھانا پینا اور نماز پڑھ کے آنے کے بعد کھانا مستحب ہے۔

عیدالاضحیٰ کی نماز کے راستے میں بلند آواز میں تکبیر پڑھی جائے گی۔

عیدالاضحیٰ کی نماز کے خطبہ میں تکبیرات تشریق اور قربانی سے متعلق احکام کا ذکر کرنا چاہئے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَذْبَحَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن ولید--ابو عاصم--ثواب بن عتبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن (عیدگاہ) تشریف لے جانے سے پہلے کچھ کھالیتے تھے البتہ عیدالاضحیٰ کے دن قربانی ہونے تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ الْاَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَذْبَحَ الْمَرْءُ فَضِيلَةٌ، وَاِنْ كَانَ الْاَكْلُ مُبَاحًا قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الْمُصَلّٰى، وَالْاٰكِلُ غَيْرُ خَارِجٍ وَلَا آثِمٍ

باب 679: اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قربانی کے دن آدمی کا نہ کھانا

یہاں تک کہ آدمی خود ذبح کرلے یہ فضیلت کے لئے ہے اگرچہ عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھالینا اس کے لئے مباح ہے اور کھانے والا شخص حرج کرنے والا یا گناہ گار شمار نہیں ہوگا

1427 - سند حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متن حدیث: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: ذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْاَضَاحِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یوسف بن موسیٰ--جریر--منصور--شعبی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا۔ حضرت ابوبردہ بن نیار نے عرض کی: میں تو اپنی بکری کو قربان کرچکا ہوں اور نماز کے لئے آنے سے پہلے اس کا گوشت بھی کھا چکا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت والی بکری ہے۔ (یعنی اس کی شرعی قربانی نہیں ہوئی)

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں قربانی سے متعلق باب میں اس روایت کو نقل کرچکا ہوں۔

1426- وهو ضعيف عند أحمد "5/352" - "353"، والدارمي "1/375"، وباقي السند من رجال الشيخين . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك الباهلي. وأخرجه أحمد "5/352" و "360"، والترمذي "542" في الصلاة: باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، والدارقطني "2/45"، وابن ماجه "1756" في الصيام: باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، والبغوي "1104"، وابن خزيمة "1426" والحاكم "1/294"، من طريق ثواب بن عتبة، بهذا الإسناد.

بَابُ اسْتِحْبَابِ اَكْلِ التَّمْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الْمُصَلّٰى

باب 680: عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کھجور کھانا مستحب ہے

1428 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلٰى تَمَرَاتٍ، ثُمَّ يَغْدُو

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- ہشیم -- محمد بن اسحاق -- حفص بن عبیداللہ بن انس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کچھ کھجوریں کھالیتے تھے' پھر (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے جاتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلٰى وِتْرٍ مِنَ التَّمْرِ

باب 681: عیدالفطر کے دن طاق تعداد میں کھجوریں کھانا مستحب ہے

1429 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ بِالْفُسْطَاطِ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، نا الْمُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ، وَيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علی بن محرز -- ابونضر -- مرجی بن رجاء -- عبیداللہ بن ابوبکر بن انس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن اس وقت تک (عیدگاہ کی طرف) تشریف نہیں لے جاتے تھے' جب تک کچھ کھجوریں نہیں کھالیتے تھے۔ آپ طاق تعداد میں انہیں کھاتے تھے۔

1428 – وأخرجه الترمذي "543" في الصلاة: باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، والدارمي "1/375"، وابن خزيمة "1428"، والحاكم "1/294" من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن غريب صحيح، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

1429 – وأخرجه الحاكم "1/294" من طريق مالك بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وزاد في لفظه: "أو أقل من ذلك أو أكثر من ذلك وترا."وأخرجه أحمد "3/126"، و"232"، والبخاري "953" في العيدين: ..... باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، وابن ماجه "1754" في الصيام: باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، وابن خزيمة "1429"، والدارقطني "2/45"، والبغوي "1105"، من طرق عن عبيد الله تحرف في أحمد "3/232" إلى عبيد الله بن أبي بكر بن أنس.

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى لِصَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ تُصَلّٰى فِي الْمُصَلّٰى لَا فِي الْمَسَاجِدِ، اِذَا اَمْكَنَ الْخُرُوْجُ اِلَى الْمُصَلّٰى

باب **682**: عیدین کی نماز ادا کرنے کے لئے عیدگاہ کی طرف جانا' اور اس بات کی دلیل کہ عیدین کی نماز عید گاہ میں ادا کی جائے گی مساجد میں نہیں ادا کی جائے گی' اگر عیدگاہ کی طرف جانا ممکن ہو

1430 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ قَالَا: ثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِىْ زَيْدٌ وَّهُوَ ابْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى، فَصَلّٰى بِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور زکریا بن یحییٰ بن ابان-- ابن ابومریم --محمد بن جعفر-- زید ابن اسلم --عیاض بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ واپس تشریف لے آئے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ فِى الْغُدُوِّ اِلَى الْمُصَلّٰى فِى الْعِيْدَيْنِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

فَاِنَّ فِى الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَاَحْسَبُ الْحَمْلَ فِيْهِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، اِنْ لَّمْ يَكُنِ الْغَلَطُ مِنَ ابْنِ اَخِى ابْنِ وَهْبٍ

باب **683**: عیدین کا موقع پر عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کہنا اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنا بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو' کیونکہ اس روایت کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

اور میں یہ سمجھتا ہوں اس میں خرابی کی بنیاد عبداللہ بن عمر عمری نامی راوی ہے' اگر اس میں ابن وہب کے بھتیجے نے غلطی نہیں کی

1431 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّىْ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ فِى الْعِيْدَيْنِ مَعَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالْعَبَّاسِ، وَعَلِيٍّ، وَجَعْفَرٍ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَاَيْمَنَ ابْنِ اُمِّ اَيْمَنَ، رَافِعًا صَوْتَهٗ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ، فَيَاْخُذُ طَرِيْقَ الْحَدَّادِيْنَ حَتّٰى يَاْتِىَ الْمُصَلّٰى، فَاِذَا فَرَغَ رَجَعَ عَلٰى

الْحَذَّاءِ بْنِ عَمِّي بَائِي مَنْزِلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن علی بن وہب -- اپنے چچا -- عبداللہ بن عمر -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے موقع پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما و حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ایمن بن اُمّ ایمن رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے۔ آپ بلند آواز میں لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھ رہے تھے۔ آپ لوہاروں کے محلے سے ہوتے ہوئے عیدگاہ تشریف لے آئے۔ آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ جوتے بنانے والوں کے محلے سے ہوتے ہوئے گھر واپس تشریف لائے۔

بَابُ تَرْكِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ اَنْ لَّا اَذَانَ، وَلَا اِقَامَةَ اِلَّا لِصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ، وَاِنْ صُلِّيَتْ غَيْرُ الْفَرِيْضَةِ جَمَاعَةً

باب 684: عیدین کی نماز کے لئے اذان اور اقامت کو ترک کرنا

اور یہ اس نوعیت کا حکم ہے' جس کے بارے میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ اذان اور اقامت صرف فرض نماز کے لئے ہوتی ہے' اگرچہ وہ نماز جو فرض نہیں ہے' اسے بھی با جماعت ادا کیا جائے

1432 - سندِ حدیث: نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَزَارِيُّ، اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- موسیٰ بن اسماعیل الفزاری -- شریک -- سماک (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عید کی نماز میں شریک ہوا ہوں' اس میں اذان نہیں دی گئی اور اقامت نہیں کہی گئی۔

بَابُ اِخْرَاجِ الْعَنَزَةِ فِي الْعِيدَيْنِ اِلَى الْمُصَلّٰى

لِيَسْتَتِرَ بِهَا الْاِمَامُ فِي الْمُصَلّٰى اِذَا صَلّٰى بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ لَمْ يُبَيَّنْ فِيْهِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ مِنْ اَجْلِهَا

باب 685: عیدین کی نماز کے لئے نیزے کو عیدگاہ لے کر جانا' تاکہ عیدگاہ میں' جب امام نماز ادا کرے

تواس کے ذریعے سترہ بنالے' یہ حکم ایک مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے اس میں اس کی علت بیان نہیں کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کس وجہ سے نیزہ ساتھ لے کر جایا کرتے تھے

1433 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا، وَكَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- عبد الوہاب-- عبید اللہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نبی اکرم ﷺ کے لئے نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا اور آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے اور نماز کے بعد خطبہ دیا کرتے تھے۔

1434 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ،
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْاَضْحٰى بِالْحَرْبَةِ يَغْرِزُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ حِيْنَ يَقُوْمُ يُصَلِّيْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبد الاعلیٰ-- یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر-- لیث-- خالد ابن یزید-- سعید بن ابو ہلال-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نیزہ ساتھ لے کر تشریف لے جاتے تھے' جب آپ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے' تو یہ آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ اِلَى الْمُصَلّٰى، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّهُ اِنَّمَا كَانَ خَرَّجَهَا اِذْ لَا بِنَاءَ بِالْمُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ يَسْتُرُ الْمُصَلِّيْ

باب 686: اس روایت کا تذکرہ' جو اس علت کی وضاحت کرتی ہے' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ عید گاہ کی طرف نیزہ لے جایا کرتے تھے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ اسے ساتھ اس لئے لے جایا کرتے تھے کیونکہ عید گاہ میں ان دنوں ایسی کوئی عمارت نہیں تھی' جسے نمازی سترہ بنا سکے

1435 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَنِي، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ

خَرَجَ بِالْعَنَزَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى تُرْكَزَ فِي الْمُصَلَّى فَيُصَلِّيَ اِلَيْهَا، وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُصَلَّى كَانَ فَضَاءً لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مَبْنِيٌّ يَسْتَتِرُ بِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن عزیز الایلی --- سلامہ --- عقیل --- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن جب عیدگاہ کی طرف روانہ ہوتے تھے تو آپ کے آگے نیزہ لے جایا جاتا تھا۔ اسے عیدگاہ میں گاڑ دیا جاتا تھا' آپ اس (نیزے) کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ عیدگاہ کھلی تھی اور اس میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی' جو عمارت ہو' جس کے ذریعے رکاوٹ بنائی جاسکے۔

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْمُصَلَّى قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ وَاسْتِنَانًا بِهٖ

باب 687: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اختیار کرتے ہوئے عیدین کے دن عیدگاہ میں (نمازِ عید) سے پہلے اور اس کے بعد کوئی اور نماز ادا نہ کرنا

1436 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحَى وَاَكْبَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ: يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي خِرْصَهَا وَصِخَابَهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- محمد بن بشار --- محمد ابن جعفر --- شعبہ --- عدی بن ثابت --- سعید بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن تشریف لے گئے۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا زیادہ خیال یہ ہے: یہ عیدالفطر کے دن کی بات ہے آپ نے دو رکعات نماز پڑھائی۔ آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی تھی۔ آپ خواتین کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے خواتین کو صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو خواتین نے اپنی چوڑیاں اور ہار اتار کر ڈالنا شروع کیے۔

بَابُ الْبَدْءِ بِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب 688: خطبہ دینے سے پہلے عیدین کی نماز ادا کرنا

1437 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي يَوْمِ الْعِيدِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- ایوب -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز ادا کی تھی۔

بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فِي الْقِيَامِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

باب **689**: رکوع میں جانے سے پہلے قیام کے دوران نماز عید میں تکبیرات کی تعداد

1438 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا، وَفِي الْفِطْرِ مِثْلَ ذَلِكَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- کثیر بن عبداللہ بن عمرو -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے عیدالاضحیٰ کے دن سات اور پانچ تکبیریں کہی تھیں اور عیدالفطر کے دن بھی اسی طرح کیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

باب **690**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے، جو اس بات کا قائل ہے: عیدین کی نماز میں دونوں قرأتیں یکے بعد دیگرے کی جائیں گی

1439 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُوَيْسٍ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد بن صباح -- اسماعیل ابن ابواویس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے موقع پر پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہی تھیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہی تھیں۔ یہ قرأت سے پہلے کہی تھیں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

باب 691: عیدین کی نماز میں قرأت

1440 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرِ الصُّورِيُّ بِالْفُسْطَاطِ، ثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا فُلَيْحٌ وَّهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَا قَرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخُرُوْجِ فِي الْعِيْدَيْنِ، فَقُلْتُ: قَرَاَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ، وَق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هٰذَا الْخَبَرَ اَحَدٌ اَعْلَمُهُ غَيْرُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَالَا: اِنَّ عُمَرَ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْاَزْهَرِ مِنْ اَصْلِهِ قَالَ: ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ فُلَيْحٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- محمد بن ابراہیم بن کثیر صوری --- سریج بن نعمان --- فلیح ابن سلیمان --- ضمرہ بن سعید --- عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے لئے نکلتے تھے تو آپ (عیدین کی نماز) کون سی سورت تلاوت کرتے تھے۔ میں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اور ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ کی تلاوت کی تھی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق فلیح بن سلیمان کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی ہے۔

امام مالک اور ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید کے حوالے سے اور عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1441 - وَفِيْ خَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، وَهٰذَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کی تھی تو یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ لِلْخُطْبَةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب **692**: نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبے دینے کے لئے امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا

1442 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ،

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُهُ بِتَمَامِهِ بَعْدُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی اور سلام پھیر دیا' تو آپ کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کی طرف رخ کر لیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں اس روایت کو مکمل طور پر بعد میں نقل کروں گا۔

بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيْدِ

باب **693**: عید کے دن عید کی نماز کے بعد خطبہ دینا

1443 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ،

اختلافِ روایت: وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ مَسْعَدَةَ: يَعْنِيْ فِي الْعِيْدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- حماد بن مسعدہ -- عبیداللہ -- ابوموسیٰ -- عبدالوہاب ثقفی -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

حماد بن مسعدہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یعنی عید کے موقع پر ایسا کرتے تھے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب **694**: عید (کی نماز کے بعد) منبر پر خطبہ دینا

1444 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

1443- وأخرجه البخارى "957" في العيدين: باب المشي والركوب إلى العيد بغير أذان ولا إقامة، من طرق أنس، عن عبيد الله به . وأخرجه البخارى "963" في العيدين: باب الخطبة بعد العيد، ومسلم "888" في الصلاة العيدين، والترمذى "531" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين قبل الخطبة، والنسائى "3/183" في العيدين: باب صلاة العيدين قبل الخطبة، وابن ماجه

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى، فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِيْنَ النِّسَاءُ صَدَقَةً، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةُ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِيْنَئِذٍ، تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتْخَهَا، وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن رافع --- عبدالرزاق --- ابن جریج --- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھڑے ہوئے۔ آپ نے نماز ادا کی۔ آپ نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبے سے فارغ ہوئے' تو منبر سے نیچے اترے۔ آپ خواتین کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں وعظ و نصیحت کی۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ حضرت بلال نے اپنے کپڑے کو پھیلایا ہوا تھا۔ خواتین صدقے کی چیزیں اس میں ڈال رہی تھیں۔

میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ صدقہ الفطر تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' بلکہ یہ وہ صدقہ تھا' جو ان خواتین نے اس موقع پر کیا تھا' تو خواتین نے اپنے ہار اور دوسری چیزیں اس میں ڈالی تھیں۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا عَلَى الْاَرْضِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُصَلّٰى مِنْبَرٌ

باب 695: اگر عیدگاہ میں منبر موجود نہ ہو' تو زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا

1445 - سند حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ عِيْدٍ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ، اَحَدُهُمَا اَنَّهُ خَطَبَ قَائِمًا لَا جَالِسًا، وَالثَّانِيْ اَنَّهُ خَطَبَ عَلَى الْاَرْضِ، كَاِنْكَارِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَلٰى مَرْوَانَ لَمَّا اَخْرَجَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ يُخْرِجُ الْمِنْبَرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- سلم بن جنادہ --- وکیع --- داؤد بن قیس الفراء --- عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن اپنی سواری پر (بیٹھ کر خطبہ) دیا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایت دو معنی کا احتمال رکھتی ہے۔ ایک معنی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا

1445 – وهو في "مسند ابي يعلى" "1182" وقال الهيثمي في "المجمع" "2/205": رواه ابو يعلى ورجاله رجال الصحيح واخرجه ابن خزيمة "1445" من طريق سلم بن جنادة، عن وكيع، بهذا الإسناد

تھا۔ بیٹھ کر خطبہ نہیں دیا تھا اور دوسرا احتمال یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے زمین پر خطبہ دیا تھا' تو یہاں گویا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مروان کی اس بات کا انکار کیا ہے کہ اس نے منبر نکلوایا تھا۔ انہوں نے یہ فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے منبر نہیں نکلوایا تھا۔

بَابُ عَدَدِ الْخُطَبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ

باب 696: عیدین میں خطبوں کی تعداد اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فصل کرنا

1446 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ، وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- بشر بن مفضل -- عبیداللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر دو خطبے دیا کرتے تھے۔ آپ ان کے درمیان بیٹھ کر فصل کرتے تھے۔

بَابُ السُّكُوتِ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَتَرْكِ الْكَلَامِ فِيهِ

باب 697: دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے ہوئے خاموشی اختیار کرنا' اور اس دوران کلام نہ کرنا

1447 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ جَمِيعٍ الْعِجْلِيَّ، ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً اُخْرٰى، فَمَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حفص ابن جمیع عجلی -- سماک بن حرب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا' پھر آپ نے بیٹھ گئے' آپ نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے۔ یہ دوسرا خطبہ تھا' تو تمہیں' جو شخص یہ بات بتائے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو بیٹھ کر خطبے دیتے ہوئے دیکھا ہے' تو اس شخص نے جھوٹ بولا ہوگا۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ، وَالِاقْتِصَادِ فِي الْخُطْبَةِ، وَالصَّلَاةِ جَمِيعًا

باب 698: خطبے میں قرآن کی تلاوت کرنا خطبے اور نماز دونوں میں میانہ روی اختیار کرنا

1448 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، وَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَيَتْلُو آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ، وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا، وَصَلَاتُهُ قَصْدًا، غَيْرَ اَنَّ الْحَسَنَ قَالَ: وَكَانَ يَتْلُو عَلَى الْمِنْبَرِ فِي خُطْبَتِهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد اور سلم بن جنادہ --وکیع --حسن --سفیان --سماک بن حرب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ آپ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے اور قرآن کی کسی آیت کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ کا خطبہ درمیانے درجے کا ہوتا تھا۔ آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔

تاہم حسن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبے کے دوران منبر پر قرآن کی چند آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ وَمَا يَنُوبُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

باب 699: عید کے خطبے میں صدقہ کرنے کا حکم دینا اور رعایا کے متعلق امور کا تذکرہ کرنا

1449 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحَى وَالْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ، فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ، فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ اَوْ

1449- وأخرجه عبد الرزاق "5634"، وأحمد 3/36 و42 و54، ومسلم "889" في أول كتاب العيدين، والنسائي 3/187 في العيدين: باب استقبال الإمام الناس بوجهه في الخطبة، و 3/190 باب حث الإمام على الصدقة في الخطبة، وابن ماجه "1288" في الصلاة: باب ما جاء في الخطبة في العيدين، وأبو يعلى "1343"، وابن خزيمة "1449"، والفريابي في "أحكام العيدين" "101"، والبيهقي 3/297 من طرق عن داؤد بن قيس، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "304" في الحيض: باب ترك الحائض الصوم، و "1462" في الزكاة: باب الزكاة على الأقارب، و "1951" في الصوم: باب الحائض تترك الصوم والصلاة، و "2658" في الشهادات: باب شهادة النساء، ومسلم "80" في الإيمان: باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات، من طريق محمد بن جعفر، عن زيد بن أسلم، عن عياض، به.

غَيْرِ ذٰلِكَ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، وَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُولُ: تَصَدَّقُوا. تَصَدَّقُوا. تَصَدَّقُوا، وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَلَمْ تَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى، فَاِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ، وَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدَهُ كَاَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ، وَاَنَا اَجُرُّهُ نَحْوَ الْمُصَلّٰى، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ، قُلْتُ: اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ مَرْوَانُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، تُرِكَ مَا تَعْلَمُ، فَرَفَعْتُ صَوْتِي: كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَاْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا اَعْلَمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی---اسماعیل بن جعفر---داؤد بن قیس---عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن تشریف لے جاتے تھے۔آپ پہلے نماز ادا کرتے تھے جب نماز مکمل کر لیتے اور سلام پھیر لیتے' تو آپ کھڑے ہو جاتے تھے۔آپ لوگوں کی طرف رخ کر لیتے تھے' جبکہ لوگ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لشکر کو روانہ کرنا ہوتا تھا یا اس کے علاوہ کوئی اور کام ہوتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کر دیتے تھے' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام کی ضرورت ہوتی تھی' تو آپ لوگوں کو اس کا حکم دیدیتے تھے۔آپ یہ فرماتے تھے: تم لوگ صدقہ کرو، تم لوگ صدقہ کرو، تم لوگ صدقہ کرو' تو خواتین زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے جاتے تھے۔

اس کے بعد اسی طرح ہوتا رہا' یہاں تک کہ مروان بن حکم کا زمانہ آیا' تو میں مروان کے ہمراہ روانہ ہوا' یہاں تک کہ ہم لوگ عید گاہ آ گئے' وہاں کثیر بن صلت نے گارے اور اینٹوں کا منبر تیار کروایا تھا' تو مروان میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے منبر کی طرف کھینچنے لگا اور میں اسے عید گاہ کی طرف کھینچنے لگا۔ جب میں نے اس کی طرف سے یہ بات دیکھی' تو میں نے کہا: نماز سے آغاز کرنے والا طریقہ کہاں گیا' تو مروان نے کہا: اے ابوسعید آپ جس چیز کا علم رکھتے تھے وہ طریقہ متروک ہو گیا ہے' تو میں نے بلند آواز میں کہا: ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔تم لوگ اس سے بہتر طریقہ نہیں لا سکتے جس کے بارے میں' میں علم رکھتا ہوں۔ یہ بات میں نے تین مرتبہ کہی پھر میں واپس آ گیا۔

بَابُ اِشَارَةِ الْخَاطِبِ بِالسَّبَّابَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْخُطْبَةِ وَتَحْرِيكِهِ اِيَّاهَا عِنْدَ الْاِشَارَةِ بِهَا

باب **700**: منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دعا مانگنے کے وقت خطبہ دینے والا کا شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا' اور اس کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے انگلی کو حرکت دینا

1450 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُوْ عَلٰى مِنْبَرِهٖ وَلَا عَلٰى غَيْرِهٖ، وَلٰكِنْ رَاَيْتُهٗ يَقُوْلُ هٰكَذَا: وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يُحَرِّكُهَا

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا اَبُو الْحُوَيْرِثِ مَدَنِيٌّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- بشر بن مفضل -- عبدالرحمٰن بن اسحاق -- عبدالرحمٰن بن معاویہ -- ابن ابوذباب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی منبر پر یا منبر کے علاوہ ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ اپنی انگلی کے ذریعے' یعنی شہادت کی انگلی کو حرکت دیتے ہوئے اس کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن معاویہ نامی راوی ابوحویرث مدنی ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

باب 701: منبر پر خطبے کے دوران دونوں ہاتھ بلند کرنا ممنوع ہے

1451 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ، رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ، فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يُّشِيْرَ بِاُصْبُعِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابن ادریس -- حصین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو غارت کر دے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ صرف اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْقِسِيِّ اَوِ الْعِصِيِّ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

باب 702: منبر پر خطبہ دینے کے دوران کمان یا عصاء کا سہارا لینا

1452 - سندِ حدیث: نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ الْحَوْشَبِيُّ، حَدَّثَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: جَلَسْتُ اِلٰى - اَوْ مَعَ - رَجُلٍ لَهٗ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ

بْنُ حَزَنِ الْكُلَفِيُّ، فَاَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ: وَفَدْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ، اَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ، فَشَهِدْنَا الْجُمُعَةَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى قَوْسٍ اَوْ عَصًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ طَيِّبَاتٍ خَفِيفَاتٍ مُبَارَكَاتٍ

٭٭ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبیداللہ بن سعید بن کثیر بن عفیر مصری --عمرو بن خالد --شہاب بن خراش الحوشی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

شعیب بن رزیق طائفی بیان کرتے ہیں: میں ایک شخص کے ساتھ بیٹھا جسے نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ان کا نام حضرت حکم بن حزن کلفی رضی اللہ عنہ تھا۔ انہوں نے میرے ساتھ بات چیت کرنا شروع کر دی۔ انہوں نے بتایا: میں وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ میں سات افراد میں سے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) میں نو افراد میں سے ایک تھا۔ ہم لوگ جمعے کی نماز میں شریک ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ اپنی کمان یا عصاء کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے' تو آپ نے پاکیزہ' مختصر اور برکت والے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ بِالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ، وَلَوْ كَانَتِ الْخُطْبَةُ صَلَاةً مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِمَا لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ

باب 703: خطبے کرنے کے دوران کسی بات کو کرنے کا حکم دینے یا کسی کام کو روکنے کا کلام کرنا مباح ہے' اور اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: خطبہ بھی نماز ہے' کیونکہ اگر خطبہ بھی نماز ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ خطبے کے دوران ایسا کلام نہ کرتے جو نماز کے دوران کرنا جائز نہیں ہے

1453 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَاَمَرَنِي فَتَحَوَّلْتُ اِلَى الظِّلِّ وَفِي خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَخْطُبُ لِمَنْ اَخَّرَ الْمَجِيءَ: اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ وَفِي خَبَرِ اَبِي سَعِيدٍ: فَاِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، وَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُوْلُ: تَصَدَّقُوا وَفِي خَبَرِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلدَّاخِلِ: هَلْ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: تَصَدَّقُوا وَفِي اَخْبَارِ جَابِرٍ فِي قِصَّةِ سُلَيْكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

توضیح مصنف: فَفِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ كُلِّهَا دِلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ، وَاَنَّ لِلْخَاطِبِ اَنْ يَّتَكَلَّمَ فِيْ خُطْبَتِهٖ بِالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَمَا يَنُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ، وَيُعَلِّمُهُمْ مِنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سعید بن مسروق -- وکیع -- اسماعیل ابن ابوخالد -- قیس ابن ابوحازم -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

قیس بن ابوحازم اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں سائے میں آ گیا۔

عبید اللہ بن بشر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دینے کے دوران بعد میں آنے والے شخص سے یہ فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ تم نے تکلیف پہنچائی ہے اور تاخیر کی ہے۔

ابوسعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں اگر نبی اکرم ﷺ کو لشکر روانہ کرنے کے حوالے سے یا اس کے علاوہ کوئی ضرورت درپیش ہوتی تو آپ ﷺ لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتے تھے اگر آپ کو کوئی اور ضرورت درپیش ہوتی تھی تو آپ لوگوں کو ہدایت کر دیتے تھے اور آپ یہ فرماتے تھے: تم لوگ صدقہ کرو۔

ابن عجلان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جمعہ کے دن خطبہ دینے کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اندر داخل ہونے والے شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اٹھو اور دو رکعات ادا کرلو پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم صدقہ کرو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کرلی ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اٹھو اور دو رکعات نماز ادا کرو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص کو دو رکعات ادا کرلینی چاہئیں۔

یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ خطبہ نماز نہیں ہوتا اور خطبہ دینے والے کو اس بات کا اختیار ہے کہ خطبہ کے دوران امر یا نہی کے حوالے سے کوئی بات چیت کرلے یا مسلمانوں کی ضرورت کے حوالے سے کوئی بات چیت کرلے اور انہیں ان کے دینی معاملات کی تعلیم دے۔

بَابُ اَمْرِ الْاِمَامِ الْقَارِءَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَاسْتِمَاعِهٖ لِلْقِرَاءَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْبُكَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ

باب 704: امام کا قرأت کرنے والے شخص کو قرآن کی قرأت کرنے کا حکم دینا اور خود منبر پر بیٹھ کر اس قرأت کو غور سے سننا اور منبر پر بیٹھ کر اس قرأت کو سنتے ہوئے رونا

1454 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ، نَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ

عَلْقَمَةَ، كَذَا يَقُوْلُ اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا) (النساء: 41)، فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یوسف بن موسیٰ --- حسن بن ربیع --- ابواحوص --- اعمش --- علقمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں۔ آپ اس وقت منبر پر موجود تھے۔ میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء کی تلاوت کرنا شروع کی' یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا۔

''اس وقت کیا عالم ہوگا' جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے''۔

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

بَابُ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ لِلسُّجُوْدِ اِذَا قَرَاَ الْخَاطِبُ السَّجْدَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

فَاِنَّ فِی الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ؛ لِاَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ ابْنِ وَهْبٍ اَدْخَلَ بَيْنَ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ وَبَيْنَ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ، رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَلَسْتُ اَرَى الرِّوَايَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ هٰذَا

باب 705: خطبے دینے والا شخص جب منبر پر آئے' تو سجدۂ تلاوت کرے' تو اس کا منبر سے نیچے اتر کر سجدۂ تلاوت کرنا' بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو' کیونکہ اس کی سند کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

کیونکہ ابن وہب کے بعض شاگردوں نے اس کی سند میں ابو ہلال کے صاحبزادے اور عیاض بن عبداللہ کے درمیان اسحاق بن عبداللہ نامی راوی کا تذکرہ کیا ہے یہ روایت ابن وہب نے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کی ہے میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ روایت ابن ابوفروہ کے حوالے سے منقول ہے

1455 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِیْ، وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، وَثَنَا خَالِدٌ هُوَ يَزِيْدُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ وَهُوَ سَعِيْدٌ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَاَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ، وَسَجَدْنَا مَعَهُ، وَقَرَاَ بِهَا مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: اِنَّمَا هِیَ تَوْبَةُ نَبِیٍّ، وَلٰكِنِّیْ اَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ، فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم--اپنے والد اور شعیب--لیث--خالد ہو یزید--ابن ابو ہلال سعید--عیاض بن عبداللہ بن سعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے سورۂ "ص" کی تلاوت کی جب آپ سجدہ سے متعلق آیت پر پہنچے تو آپ منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے سجدۂ تلاوت کی آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا۔ ایک بار پھر آپ نے اس سورت کی تلاوت کی۔ جب سجدہ سے متعلق آیات پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے لیکن جب آپ نے ہمیں ملاحظہ فرمایا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے۔ میں نے تم لوگوں کو دیکھا ہے تم لوگ سجدے کے لئے تیار ہو پھر منبر سے نیچے اترے اور آپ نے سجدہ کیا ہم نے بھی سجدہ کیا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْخَاطِبِ فِيْ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو لَهُ

باب **706**: خطبے دینے والے شخص کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ کسی ضرورت کے پیش آنے پر خطبے کو منقطع کر دے

1456 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ قَالَ: فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ (اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15)، اِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ وَحَمَلْتُهُمَا،

اختلافِ روایت: ثَنَاهُ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنٍ، وَقَالَ: فَلَمْ اَصْبِرْ، ثُمَّ اَخَذَ فِيْ خُطْبَتِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبداللہ بن سعید اشج--ابوثمیلہ--حسین بن واقد--عبداللہ بن بریدہ--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ اسی دوران حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو بچے تھے) چلتے ہوئے اور لڑکھڑاتے ہوئے آئے۔ ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے ان دونوں حضرات کو اٹھا لیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

"بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"۔

میں نے ان دونوں بچوں کو لڑکھڑاتے ہوئے اور چلتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا۔ میں نیچے اتر آیا اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔

یہی روایت ایک سند کے ہمراہ حسین بن واقد کے حوالے سے منقول ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں:
''تو مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے پھر خطبہ دینا شروع کردیا''۔

بَابُ اِبَاحَةِ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِيُعَلِّمَ بَعْضَ الرَّعِيَّةِ

باب 707: رعایا کو کسی بات کی تعلیم دینے کے لئے خطبے کو منقطع کرنا مباح ہے

1457 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي رِفَاعَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: رَجُلٌ جَاهِلٌ عَنْ دِينٍ، لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ وَتَرَكَ الْخُطْبَةَ، ثُمَّ اُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَى خُطْبَتَهُ قَائِمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ہاشم بن قاسم -- سلیمان ابن مغیرہ -- حمید بن ہلال کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اپنے دین سے ناواقف ایک شخص ہے' جو نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اپنے خطبے کو ترک کردیا' پھر آپ کے لئے ایک کرسی لائی گئی جس کے پایوں کے بارے میں میرا یہ خیال تھا کہ وہ لوہے کے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے اس چیز کی تعلیم دینا شروع کی جس کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے' پھر آپ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوگئے۔

بَابُ انْتِظَارِ الْقَوْمِ الْاِمَامَ جُلُوسًا فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيَعِظَ النِّسَاءَ وَيُذَكِّرَهُنَّ

باب 708: عیدین کے موقع پر حاضرین کا بیٹھ کر امام کا انتظار کرنا' تاکہ وہ خطبے سے فارغ ہونے کے بعد خواتین کو وعظ ونصیحت کرلے

1458 - سندِحدیث: نَنَا اَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: وَحَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ، عَنِ ابْنِ مَخْلَدٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ، ثُمَّ

الْمَسَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَقَرَأَ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) (الممتحنة: 12)، حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ: أَنْتُنَّ عَلَى ذٰلِكَ؟ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ: لَمْ تُجِبْهُ غَيْرُهَا لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ: نَعَمْ قَالَ: فَتَصَدَّقْنَ قَالَ: فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فِدًى لَكُنَّ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- ضحاک -- ابن مخلد شیبانی -- ابن جریج -- حسن بن مسلم -- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدالفطر کی نماز میں شریک ہوا ہوں۔ یہ سب لوگ خطبے سے پہلے نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ آپ مردوں کو اپنے ہاتھ کے (اشارے کے) ذریعے بیٹھنے کے لئے کہہ رہے تھے' پھر آپ انہیں چیرتے ہوئے خواتین کے پاس تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے نبی! جب مومن عورتیں تمہارے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں''۔

آپ نے اس آیت کو مکمل تلاوت کیا۔ جب آپ اس سے فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بیعت کرتی ہو؟ ایک خاتون نے عرض کی: جی ہاں! اس خاتون کے علاوہ اور کسی نے جواب نہیں دیا۔

حسن نامی راوی کو یہ نہیں پتہ کہ وہ خاتون کون تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (خواتین) صدقہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو پھیلا لیا اور فرمایا: آگے ہو کر اپنے لئے فدیہ دو' تو ان خواتین نے اپنی انگوٹھیاں اور چوڑیاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کردیں۔

بَابُ ذِكْرِ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَذْكِيرِهِ إِيَّاهُنَّ وَأَمْرِهِ إِيَّاهُنَّ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ

باب 709: عیدین کے خطبے کے بعد امام کا (بطور خاص) خواتین کو وعظ و نصیحت کرنا' اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دینا

1459 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

متنِ حدیث: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ

ثَوْبَهُ، يُلْقِيْنَ النِّسَاءُ صَدَقَةً، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةُ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِيْنَئِذٍ، تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتَخَهَا، وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ الْاٰنَ اَنْ يَّاْتِيَ النِّسَاءَ حِيْنَ يَفْرُغُ، فَيُذَكِّرَهُنَّ؟ قَالَ: اَيْ، لَعَمْرِيْ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق-- ابن جریج-- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھڑے ہوئے۔آپ نے خطبے دینے سے پہلے نماز ادا کی' پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبے سے فارغ ہوئے آپ خواتین کے پاس تشریف لائے۔آپ نے انہیں وعظ ونصیحت کی۔آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو پھیلایا ہوا تھا اور خواتین صدقہ کی چیزیں اس پر ڈال رہی تھیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ صدقہ الفطر تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ یہ وہ صدقہ تھا' جو ان خواتین نے اس وقت کیا تھا خواتین نے اپنے چھلے اور دوسری چیزیں اس میں ڈال دی تھیں۔

میں نے عطاء سے کہا آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا امام پر یہ بات آج کل لازم ہوگی؟ وہ خطبے سے فارغ ہونے کے بعد خواتین کے پاس جائے اور انہیں وعظ ونصیحت کرے۔انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میری زندگی کی قسم! ان لوگوں پر یہ بات لازم ہے' اور ان لوگوں کے پاس کیا وجہ ہے کہ وہ ایسا کیوں نہ کریں۔

1460 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ، وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَحَثَّهُنَّ عَلٰى طَاعَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: تَصَدَّقْنَ؛ فَاِنَّ اَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَةَ، فَجَعَلْنَ يَتَبَرَّعْنَ بِقَلَائِدِهِنَّ وَحُلِيِّهِنَّ وَقُرُطِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ، يَقْذِفْنَهُ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ،

اسنادِ دیگر: نَاهُ بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، ح وَثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) عبدالملک بن ابوسلیمان نے عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور آپ نے انہیں وعظ ونصیحت کی۔اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے کی ترغیب دی۔آپ نے ارشاد فرمایا: تم (خواتین) صدقہ کرو' کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہے' تو کم تر خاندان کی ایک خاتون جس کے رخسار سیاہی مائل تھے۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خواتین بکثرت شکایت کرتی ہو۔ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو' تو ان خواتین نے اپنے ہار، زیور، بالیاں اور انگوٹھیاں صدقہ کرنا شروع کر دیں اور وہ ان چیزوں کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں صدقے کے طور پر ڈالنے لگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَتَى النِّسَاءَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيَعِظَهُنَّ اِذِ النِّسَاءُ لَمْ يَسْمَعْنَ خُطْبَتَهُ وَمَوْعِظَتَهُ

باب 710: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم ﷺ خطبے سے فارغ ہونے کے بعد خواتین کے پاس تشریف لائے تھے' تاکہ آپ انہیں وعظ کرے اس کی وجہ یہ ہے: خواتین آپ کے خطبے اور وعظ کو نہیں سن سکی تھی

1461 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ اَيُّوْبَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فَرَاَى اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَاَتَاهُنَّ، يُذَكِّرُهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ، الْخَبَرَانِ صَحِيْحَانِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ

❁ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔

"نبی اکرم ﷺ نے یہ سمجھا کہ آپ خواتین تک آواز نہیں پہنچا پائے ہیں' تو آپ خواتین کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے انہیں وعظ ونصیحت کی۔

یہ دونوں روایات درست ہیں۔ وہ روایت جو عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' اور وہ روایت جو عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ انْتِظَارِ الرَّعِيَّةِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب 711: لوگوں کو اس بات کی رخصت ہے کہ وہ عید کے دن خطبے کا انتظار نہ کرے یعنی وہ (خطبہ سنے بغیر چلے جائے)

1462 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ:

متنِ حدیث: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ صَلّٰى، وَقَالَ: قَدْ قَضَيْنَا الصَّلَاةَ فَمَنْ شَاءَ جَلَسَ لِلْخُطْبَةِ، وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّذْهَبَ ذَهَبَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ خُرَاسَانِيٌّ غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسَى الشَّيْبَانِيِّ، كَانَ هٰذَا الْخَبَرُ اَيْضًا عِنْدَ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى، لَمْ يُحَدِّثْنَا بِهِ بِنَيْسَابُوْرَ، حَدَّثَ بِهِ اَهْلَ بَغْدَادَ عَلٰى مَا خَبَّرَنِيْ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عمرو بن تمام مصری-- نعیم بن حماد-- فضل بن موسیٰ-- ابن جریج-- عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عبداللہ بن سائب بیان کرتے ہیں: میں عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ ہم نے نماز ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم نے نماز ادا کرلی ہے۔ اب جو شخص خطبے کے لئے بیٹھنا چاہے (وہ بیٹھا رہے) جو شخص جانے چاہے وہ چلا جائے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ یہ روایت خراسانی ہے جو انتہائی غریب ہے۔ ہمارے علم کے مطابق فضل بن موسیٰ شیبانی کے علاوہ اور کسی نے اسے نقل نہیں کیا۔ یہ روایت اسی طرح ابو عمار کے حوالے فضل بن موسیٰ سے بھی منقول ہے۔ انہوں نے یہ روایت ہمیں نیشاپور میں نہیں سنائی تھی۔ یہ روایت ہمیں اہل بغداد نے سنائی ہے جیسا کہ بعض اہل عراق نے یہ بات ہمیں بتائی ہے۔

بَابُ اجْتِمَاعِ الْعِيدِ وَالْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ الْعِيدَ ثُمَّ الْجُمُعَةَ، وَإِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا جَمِيعًا بِسُورَتَيْنِ بِأَعْيَانِهِمَا

باب 712: عید اور جمعے کا ایک ہی دن میں اکٹھے ہو جانا' اور امام کا لوگوں کو پہلے عید کی نماز پڑھانا اور پھر جمعے کی نماز پڑھانا اور ان دونوں نمازوں میں دو متعین سورتوں کی قرأت کرنا مباح ہے

1463 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ:

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَقَالَ مَرَّةً: فِي الْعِيدِ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ، فَإِنْ وَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَأَ بِهِمَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ابراہیم بن محمد بن منتشر-- اپنے والد کے حوالے سے-- حبیب بن سالم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں یہ تلاوت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقع پر سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے' اگر اسی دن جمعہ ہوتا' تو آپ جمعے کی نماز میں انہی دو سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِبَعْضِ الرَّعِيَّةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ إِيَاسَ بْنَ أَبِي رَمْلَةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

باب 713: جب عید اور جمعہ ایک ہی دن میں اکٹھے ہو جائیں

تو بعض لوگوں کو اس بات کی رخصت ہے کہ وہ جمعے میں شریک نہ ہوں بشرطیکہ روایت مستند ہو' کیونکہ مجھے ایاس

ابورملہ کے عادل یا مجروح ہونے کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے

1464 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِىْ رَمْلَةَ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ شَهِدَ مُعَاوِيَةَ وَسَاَلَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ: شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ اجْتَمَعَا فِىْ يَوْمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى الْعِيْدَ فِىْ اَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ رَخَّصَ فِى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ اَنْ يَّجْمَعَ فَلْيَجْمَعْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ابوموسیٰ -- عبدالرحمٰن -- اسرائیل -- عثمان بن مغیرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایاس بن ابورملہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے۔ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ عیدین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے وقت میں موجود تھے جب یہ دونوں عیدیں (یعنی جمعہ کا دن اور عید کا دن) ایک ہی دن میں آگئے ہوں؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے ابتدائی حصے میں عید کی نماز ادا کرلی پھر آپ نے جمعہ کے بارے میں رخصت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ ادا کرنا چاہتا ہو وہ جمعہ بھی ادا کرلے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْاِمَامِ اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ وَالْجُمُعَةُ اَنْ يُّعِيْدَ بِهِمْ وَلَا يَجْمَعَ بِهِمْ، اِنْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرَادَ بِقَوْلِهِ اَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ، سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 714: امام کو اس بات کی رخصت ہے جب عید اور جمعہ ایک دن آجائے تو وہ انہیں عید کی نماز پڑھادے اور جمعے کی نماز نہ پڑھائے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے یہ الفاظ "حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت کی پیروی کی ہے" اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہو

1465 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيٰى، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ح، وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، ح، وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِىْ ابْنَ اَخْضَرَ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيُّ مِنْ بَنِىْ عَوْفِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِىْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَهُوَ اَمِيرٌ فَوَافَقَ يَوْمُ فِطْرٍ - اَوْ اَضْحٰى - يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَخَّرَ الْخُرُوْجَ حَتّٰى ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَخَرَجَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَ وَاَطَالَ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ الْجُمُعَةَ فَعَابَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ بَنِىْ اُمَيَّةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ اَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ، وَبَلَغَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اجْتَمَعَ عِيْدَانِ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا، هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ

أَخْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ.

تَوَضِيحُ مُصَنِّف قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ سُنَّةَ أَبِي بَكْرٍ، أَوْ عُمَرَ، أَوْ عُثْمَانَ، أَوْ عَلِيٍّ، وَلَا أَخَالُ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَصَابَ السُّنَّةَ فِي تَقْدِيمِهِ الْخُطْبَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ، لِأَنَّ هَذَا الْفِعْلَ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَإِنَّمَا أَرَادَ تَرْكَهُ أَنْ يَجْمَعَ بِهِمْ بَعْدَمَا قَدْ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْعِيدِ فَقَطْ دُونَ تَقْدِيمِهِ الْخُطْبَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- عبدالحمید بن جعفر -- (یہاں تحویل سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- یحییٰ -- عبدالحمید بن جعفر -- (یہاں تحویل سند ہے) -- احمد بن عبدہ -- سلیم ابن اخضر -- عبدالحمید بن جعفر انصاری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ وہ اس وقت امیر تھے۔ یہ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن کی بات ہے اور اس دن جمعہ بھی تھا۔ انہوں نے نکلنے میں تاخیر کردی یہاں تک کہ دن چڑھ گیا وہ نکلے۔ وہ منبر پر چڑھے۔ انہوں نے خطبہ دیا اور طویل خطبہ دیا پھر انہوں نے دو رکعات نماز ادا کی پھر انہوں نے جمعہ کی نماز ادا نہیں کی تو اس بات پر بنوامیہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ان پر اعتراض کیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت پر عمل کیا ہے جب اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ملی انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب ایک ہی دن میں دو عیدیں اکٹھی ہوگئیں یعنی جمعہ کے دن عید آ گئی تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبدہ کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت پر عمل کیا ہے اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ان کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے ان کی مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنت ہو اور میرا یہ خیال نہیں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ انہوں نے سنت کو پالیا ہے اس سے مراد یہ ہے: انہوں نے نماز عید سے پہلے جو خطبہ دیا ہے اس طرح سنت پر عمل کیا ہے کیونکہ یہ بات تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت کے خلاف ہے۔ ان کی مراد یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے جو لوگوں کو جمعہ نہیں پڑھایا ہے جبکہ وہ انہیں عید کی نماز پڑھا چکے تھے تو اس طرح انہوں نے سنت کو پالیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ انہوں نے عید کی نماز سے پہلے خطبہ دے کر (سنت پر عمل کیا ہے)

بَابُ إِبَاحَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ، وَإِنْ كُنَّ أَبْكَارًا ذَوَاتِ خُدُوْرٍ حُيَّضًا كُنَّ أَوْ أَطْهَارًا

باب 715: عیدین کے موقع پر خواتین کا نکلنا مباح ہے اگر چہ وہ کنواری ہو پردہ دار ہو خواہ وہ حیض کی حالت میں ہو یا طہر کی حالت میں ہو

1466 - سندِ حدیث: نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا أَيُّوْبُ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ، فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، كَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هَلْ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا - أَوْ سَأَلْنَاهَا - فَقُلْنَا: سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبَا فَقَالَتْ: نَعَمْ، بِأَبَا قَالَ: لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ، وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَتَعْتَزِلُ الْحَائِضُ الْمُصَلَّى، قُلْتُ لِأُمِّ عَطِيَّةَ: الْحَائِضُ؟ قَالَتْ: أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَتَشْهَدُ كَذَا، وَتَشْهَدُ كَذَا؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- ابوہاشم زیاد بن ایوب--- اسماعیل ابن علیہ--- ایوب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: پہلے ہم جوان خواتین کو (نمازِ عید کے لیے) نکلنے سے روکا کرتی تھیں پھر ایک خاتون آئی انہوں نے بنو خلف کے محل میں پڑاؤ کیا۔ اس خاتون نے یہ بات بتائی کہ ان کی بہن ایک صحابی کی بیوی تھی۔ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی اور میری بہن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ غزوات میں شرکت کی تھی وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم زخمیوں کو پٹی کیا کرتی تھیں بیماروں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی۔ میری بہن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے کہا: کیا ہم میں سے کسی ایک پر کوئی گناہ ہوگا کہ اگر اس کے پاس چادر نہ ہو تو وہ گھر سے باہر نہ نکلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا کچھ حصہ اسے پہنا دے اور وہ عورت بھلائی میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔

جب سیدہ اُمِّ عطیہ تشریف لائیں تو میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: ہم نے کہا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس خاتون کی یہ عادت تھی وہ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتی تھی تو ساتھ یہ کہا کرتی تھی میرے والد ان پر قربان ہوں۔ اس خاتون نے جواب

دیا: میرے والدان پر قربان ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نوجوان پردہ نشین لڑکیاں (یہاں کچھ الفاظ میں راوی کو شک ہے) اور حیض والی خواتین بھی بھلائی اور مومنین کی دعا میں شریک ہوں گی البتہ حیض والی خواتین نماز سے الگ رہیں گی۔

میں نے سیدہ ام عطیہ سے دریافت کیا: کیا حیض والی خواتین؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیا وہ عرفہ میں موجود نہیں ہوتی ہیں۔ کیا وہ فلاں جگہ پر فلاں جگہ پر موجود نہیں ہوتی ہیں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاعْتِزَالِ الْحَائِضِ اِذَا شَهِدَتِ الْعِيدَ، وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّهَا اِنَّمَا اُمِرَتْ بِالْخُرُوجِ لِمُشَاهَدَةِ الْخَيْرِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِينَ

باب 716: حیض والی خواتین جب عید کی نماز میں شریک ہوں تو ان کا نماز سے الگ رہنا اور اس بات کی دلیل انہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں

1467 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، وَهِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَحَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ، الْعَوَاتِقَ، ذَوَاتَ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى، وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لِاِحْدَانَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيبِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن مسلم -- ہشیم -- منصور ابن زاذان -- ابن سیرین -- ام عطیہ اور ہشام -- ابن سیرین اور حفصہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حفصہ بنت سیرین، سیدہ امّ عطیہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جوان پردہ دار خواتین کو اور حیض والی خواتین کو عید کے دن نکلنے کا حکم دیتے تھے، جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق ہے، وہ نماز سے الگ رہتی تھیں، البتہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتی تھیں، تو ایک خاتون نے کہا: اگر ہم میں سے کسی ایک کے پاس چادر نہ ہو، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بہن اپنی چادر میں سے کوئی چادر اسے وقتی استعمال کے لئے دیدے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلّٰى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي اَتَى فِيهِ الْمُصَلّٰى

باب 717: عیدگاہ کی طرف واپس آتے ہوئے دوسرے راستے سے آنا مستحب ہے یا اس راستے کے علاوہ ہو، جس سے آدمی عیدگاہ گیا تھا

1468 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، وَاَبُو الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ قَالَا: نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْمُؤَدِّبُ، نَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ رَجَعَ فِي غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِي خَرَجَ فِيْهِ.

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن سعید اور ابوالازہر-- یونس بن محمد المؤدب-- فلیح ابن سلیمان-- سعید بن حارث (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو آپ واپس اس دوسرے راستے سے آتے تھے جو اس راستے کے علاوہ ہوتا تھا جس سے آپ تشریف لے گئے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْمَنْزِلِ بَعْدَ الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلَّى

باب 718: عیدگاہ سے واپس آنے کے بعد گھر میں (نفل) کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1469 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نا اَبُوْ مُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى يَطْعَمَ، فَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، فَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى فِي بَيْتِهِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلَاةِ شَيْئًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر قیسی-- ابومطرف بن ابووزیر-- عبیداللہ بن عمرو رقی-- عبداللہ بن محمد بن عقیل-- عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن اس وقت تک تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے۔ جب آپ تشریف لے جاتے تھے تو لوگوں کو دو رکعات پڑھاتے تھے۔ جب آپ واپس تشریف لاتے تھے تو آپ اپنے گھر میں دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ (عید کی) نماز سے پہلے کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

1468- واخرجه أحمد "2/238"، والبغوی "1108"، والبيهقی "3/308"، من طريق يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم "1/296"، ووافقه الذهبی....... واخرجه الترمذی "541" فی الصلاة: باب ما جاء فی خروج النبی صلی اللّه عليه وسلم إلی العيد فی طريق ورجوعه من طريق اخر، والدارمی "1/378" والبيهقی "3/308"، من طريق محمد بن الصلت عن فليح، به. وقال الترمذی: حديث أبی هريرة حديث حسن غريب. واخرجه ابن ماجه "1301" فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فی الخروج يوم العيد من طريق والرجوع من غيره، والبيهقی "3/308" من طريق أبی تميلة، عن فليح، به.

كِتَابُ الْإِمَامَةِ فِي الصَّلَاةِ

وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ مُخْتَصَرٌ مِنْ كِتَابِ الْمُسْنَدِ

نماز میں امامت کرنے اور اس سے متعلق سنتوں کے بارے میں روایات' جوالمسند کا اختصار ہے

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ

باب نمبر 1: تنہا نماز ادا کرنے کے مقابلے میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی فضیلت

1470 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ وَسَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ،

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَاهُ أَبُو قُدَامَةَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، نَحْوَهُ،

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ، أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَذْكُرُ الْعَدَدَ لِلشَّيْءِ ذِي الْأَجْزَاءِ وَالشُّعَبِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُرِيدَ نَفْيًا لِمَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ الْعَدَدِ، وَلَمْ يُرِدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1470: اسلام نے عبادات سے متعلق احکام میں بالخصوص' اور دیگر معاشرتی احکام میں عمومی طور پر' مسلم معاشرے کے افراد کو اجتماعیت اختیار کرنے کی شدید تاکید کی ہے۔

باجماعت نماز پڑھنا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں مسلم معاشرے کے افراد اپنے ایک امام' قائد اور پیشوا کے افعال کی اقتداء کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں فریضہ بندگی ادا کرتے ہیں۔

باجماعت نماز ادا کرنے کی مشروعیت کتاب' سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے' جن میں سے چند ایک روایات امام ابن خزیمہ نے یہاں نقل کی ہیں۔

باجماعت نماز کی بنیادی حکمت مسلم معاشرے میں اجتماعیت کے جذبے کو فروغ دینا ہے۔

نماز جمعہ کے علاوہ دیگر فرض نماز میں باجماعت ادا کرنا' عاقل' بالغ' کسی تنگی کے بغیر جماعت میں حاضری کی قدرت رکھنے والے شخص کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

احناف اور شوافع کے نزدیک کم از کم دو آدمی نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں۔

جس کے لئے نماز باجماعت پڑھنا سنت مؤکدہ ہے' اس کو کسی عذر کے بغیر جماعت ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی شہر کے لوگ نماز باجماعت پڑھنا ترک کر دیتے ہیں' تو انہیں جماعت کا حکم دیا جائے گا' اگر وہ مان جاتے ہیں' تو ٹھیک ہے' ورنہ ان کے ساتھ جنگ کرنا جائز ہوگا' کیونکہ یہ اسلام کے شعائر میں سے ایک ہے' اور اس دین کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔

ایک قول کے مطابق نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔ مشائخ کی ایک جماعت نے یہ قول اختیار کیا ہے۔

وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: خَمْسًا وَّعِشْرِينَ، أَنَّهَا لَا تَفْضُلُ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا الْعَدَدِ، وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید اور محمد بن جعفر-- شعبہ-- قتادہ-- وعقبہ بن وساج-- ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوقدامہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ یہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے شعبہ کے حوالے سے ہمیں خبر دی ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں' جس کے بارے میں' میں کتاب الایمان میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات مختلف اجزاء اور شعبوں والی کسی چیز کے بارے میں عرب کسی عدد کا تذکرہ کرتے ہیں لیکن اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہوتا کہ اس مخصوص تعداد سے زیادہ تعداد کی نفی کی جارہی ہے۔

اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''پچیس گنا'' اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس تعداد سے زیادہ کی فضیلت ہوتی ہی نہیں ہے' اور میں نے جو تاویل بیان کی اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

1471 - أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ، وَيَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ، حَدَّثَانَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً،

اسنادِ دیگر: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى، نا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن بشار اور یحییٰ بن حکیم-- انا: عبدالوہاب بن عبدالمجید-- عبیداللہ بن عمر-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1471- أخرجه البغوي في شرح السنة "784" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/129 في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في مسنده 1/121-122، وأحمد 2/65 و112، والبخاري "645" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، ومسلم "650" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، والنسائي 2/103 في الإمامة: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/3، والطحاوي في مشكل الآثار 2/29، والبيهقي في السنن 3/59، والبغوي في شرح السنة "785".وأخرجه البخاري "649" في الأذان: باب فضل صلاة الفجر في جماعة، من طريق شعيب، ومسلم "649" "248"، وأبو عوانة 2/3 من طريق أبي عبد الله ختن زيد بن زبان، والبيهقي في السنن 3/59 من طريق أيوب بن أبي تميمة، ثلاثتهم عن نافع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/480، وأحمد 2/102، ومسلم "650" "250"، والترمذي "215" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الجماعة، وابن ماجة "789" في المساجد: باب فضل الصلاة في جماعة، والدارمي 1/292-293، وأبو عوانة 2/3.

آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يُخَاطِبُ اُمَّتَهُ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ، مَوَّهَ بِجَهْلِهِ عَلٰى بَعْضِ الْغَبَاءِ، احْتِجَاجًا لِمَقَالَتِهِ هٰذِهِ اَنَّهُ اِذَا خَاطَبَهُمْ بِكَلَامٍ مُجْمَلٍ فَقَدْ خَاطَبَهُمْ بِمَا لَمْ يُفِدْهُمْ مَعْنًى، زَعَمَ

باب نمبر 2: اس بات کی دلیل کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے

جو اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو مجمل الفاظ کے ذریعے خطاب نہیں کیا' اور اس نے اپنی جہالت کے ذریعے بعض بے وقوفوں کو غلط فہمی کا شکار کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس نے اپنی بات کی تعریف میں یہ دلیل پیش کی ہے۔ اگر نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کو مجمل کلام کے ذریعے مخاطب کریں' تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایسے کلام کے ذریعے مخاطب کیا ہے۔ جس کا مفہوم انہیں پتہ ہی نہیں چل سکا۔ یہ اس شخص کا گمان ہے۔

1472 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيْعِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِبِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِضْعٍ كَلِمَةٌ مُجْمَلَةٌ اِذِ الْبِضْعُ يَقَعُ عَلٰى مَا بَيْنَ الثَّلَاثِ اِلَى الْعَشْرِ مِنَ الْعَدَدِ، وَبَيَّنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا تَفْضُلُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ، وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَفْضُلُ اِلَّا بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ، وَاَعْلَمَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهَا تَفْضُلُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عبدالاعلیٰ -- داؤد بن ابوہند -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس سے (کچھ) زیادہ گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

1472 – وهو فى الموطأ 1/129 فى الصلاة: باب فضل الصلاة الجماعة، ومن طريق مالك اخرجه احمد 2/486، ومسلم "649" فى المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فى التخلف عنها، والترمذى "216" فى الصلاة: باب ما جاء فى فضل الجماعة، والنسائى 2/103 فى الإمامة: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/2، والبيهقى 3/60، والبغوى فى شرح السنة "786"، وأخرجه ابن أبى شيبة 2/480 من طريق معمر، وأحمد 2/464، وأبو عوانة 2/2، من طريق إبراهيم بن سعد، و 2/396 من طريق أبى أويس، ثلاثتهم عن الزهرى، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/480 أيضا، وابن خزيمة "1472"، والبيهقى 2/302 من طريق داؤد بن أبى هند، عن سعيد بن المسيب، به. وأخرجه الشافعى فى مسنده 1/122 ومن طريقه البيهقى فى السنن 3/59 من طريق مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هريرة. وأخرجه أحمد 2/328و454و525 من طريق الأشعث بن سليم، عن أبى الأحوص، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد 2/475، ومسلم "649" "247" فى المساجد: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/2، والبيهقى 3/61 من طريق اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حزم، عن الأغر، عن أبى هريرة.

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

"بضع" ایک مجمل لفظ ہے کیونکہ لفظ "بضع" کا اطلاق تین سے لے کر دس تک کی تعداد پر ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات بیان کر دی ہے کہ ایسا کرنا پچیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے کہ ایسا کرنا "صرف پچیس درجے" فضیلت رکھتا ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں آپ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا کرنا ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

وَالْبَيَانِ اَنَّ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ، وَاَنَّ فَضْلَهَا فِي الْجَمَاعَةِ ضِعْفَيْ فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

باب نمبر 3: عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

اور اس بات کا بیان: عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے مقابلے میں فجر کی نماز ادا کرنا افضل ہے اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے مقابلے میں فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب دگنا ہے۔

1473 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ - اَصْلُهُ مَدَنِيٌّ سَكَنَ الْكُوفَةَ، - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ، كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --فضل بن دکین-- سفیان-- عثمان بن حکیم- اصلہ مدنی سکن کوفہ-- عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے تو یہ نصف رات نوافل ادا کرنے کی مانند ہے اور جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے تو یہ رات بھر نوافل ادا کرنے کی مانند ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب نمبر 4: فجر کی نماز میں رات کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کے اکٹھا ہونے کا تذکرہ

1473- اخرجه البغوي في شرح السنة "385" من طريق حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد . وأبو عوانة 2/4، والبيهقي في السنن 1/464 و3/60، 61، من طرق عن ابي نعيم، به.

1474 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ،

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) (الاسراء: 78) قَالَ: تَشْهَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ مُجْتَمِعًا فِيهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمْلَيْتُ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الصَّلَاةِ، ذِكْرَ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) علی بن حجر سعدی -- علی بن مسہر -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے شریک ہوتے ہیں وہ اس میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کتاب الصلوٰۃ کے آغاز میں یہ روایت املاء کروا چکا ہوں کہ رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْحَضِّ عَلَى شُهُودِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ وَلَوْ لَمْ يَقْدِرِ الْمَرْءُ عَلَى شُهُودِهِمَا إِلَّا حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ

باب نمبر 5: عشاء اور فجر کی نماز میں شریک ہونے کی ترغیب کا تذکرہ اگرچہ آدمی گھٹنوں کے بل گھسٹ کر ہی شریک ہو سکتا ہو

1475 - سندِ حدیث: نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عتبہ بن عبد اللہ -- مالک ابن انس -- سمی مولیٰ ابوبکر -- ابوصالح السمان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ رات کی نماز (باجماعت) اور صبح کی نماز میں (کتنا اجر وثواب ہے) تو وہ اس میں

ضرور شریک ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ مَا كَثُرَ مِنَ الْعَدَدِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً كَانَتِ الصَّلَاةُ اَفْضَلَ

باب نمبر 6: اس بات کا بیان باجماعت نماز میں لوگوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی۔ وہ نماز اتنی ہی افضل ہوگی

1476 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، نَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَصِيرٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ، حَدِّثْنِي اَعْجَبَ حَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَلَّى لَنَا - اَوْ صَلَّى بِنَا - رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قُلْنَا: لَا، وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلَاةَ قَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قُلْنَا: لَا، وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، اِنَّ صَفَّ الْمُقَدَّمِ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ، وَاِنَّ صَلَاتَكَ مَعَ رَجُلٍ اَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ وَحْدَكَ، وَصَلَاتُكَ مَعَ رَجُلَيْنِ اَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ رَجُلٍ، وَمَا كَانَ اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَصِيرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَلَمْ يَقُولَا عَنْ اَبِيهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی-- یحییٰ بن آدم-- زہیر-- ابواسحاق-- عبداللہ بن ابوبصیر-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

''میں مدینہ منورہ آیا تو میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا: اے ابومنذر! آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو اور سب سے زیادہ حیران کن ہو تو انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ نے ہماری طرف رُخ کیا اور دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟

ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ وہ شخص نماز میں شریک نہیں ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں وہ شخص نماز میں شریک نہیں ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری نماز

1476- اخرجه احمد 5/104، والبيهقي في السنن 3/68، من طريق محمد بن ابي بكر المقدمي، والنسائي 2/104 في الإمامة: باب الجماعة إذا كانوا اثنين، عن إسماعيل بن مسعود، كلاهما عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. واخرجه الدارمي 1/291، من طريق زهير، والدارمي من طريق خالد بن ميمون، كلاهما عن ابي إسحاق، به. واخرجه البيهقي في السنن 3/102 من طريق عن عبد الرحمن بن عبد الله واخرجه احمد 5/196 و6/446، وابو داؤد "547" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والنسائي 2/106-107 في الإمامة: باب التشديد في ترك الجماعة، والبغوي في شرح السنة "793"، والحاكم 1/211، والبيهقي في السنن 3/54 من طرق عن زائدة بن قدامة.

عشاء کی نماز اور فجر کی نماز (باجماعت) ہے اگر انہیں ان دونوں نمازوں کے اجر کا پتہ چل جائے تو وہ ان میں ضرور شریک ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آئیں۔

بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو تم تیزی سے اس کی طرف لپکو اور تمہارا ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنا تمہارے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور تمہارا دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا تمہارے ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے۔

اور تعداد جتنی زیادہ ہوگی یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی پسندیدہ ہوگا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت شعبہ اور ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے عبداللہ بن بصیر کے حوالے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ان دونوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' انہوں نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔

1477 - سندِ حدیث: نَاهُ بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي بَصِيرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: وَمَا كَانَ اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید اور محمد بن جعفر -- شعبہ -- ابواسحاق -- عبداللہ بن ابوبصیر -- اُبی بن کعب

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی تو ارشاد فرمایا: فلاں شخص موجود ہے؟''

(اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو آدمی جتنے زیادہ ہوں گے یہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی ہی زیادہ پسندیدہ ہوگی''۔

بَابُ اَمْرِ الْعُمْيَانِ بِشُهُوْدِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ خَافَ الْاَعْمٰى هَوَامَّ اللَّيْلِ وَالسِّبَاعِ اِذَا شَهِدَ الْجَمَاعَةَ

نابینا لوگوں کو باجماعت نماز میں شریک ہونے کا حکم' اگرچہ نابینا شخص کو جماعت میں شریک ہونے کی صورت میں حشرات الارض یا درندوں (کی طرف سے نقصان پہنچنے) کا اندیشہ ہو

1477- أخرجه الطيالسي "554" ومن طريقه البيهقي في السنن 3/67، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/140، وأبو داوُد "554" في الصلاة: باب في فضل صلاة الجماعة، والدارمي 1/291، والحاكم 1/247-248، والبيهقي في السنن 3/67و 68 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2004"، وأحمد وابنه عبد الله 5/140و 141، والبيهقي في السنن 3/61 من طرق عن أبي إسحاق، به.

1478 - سندحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

متن حدیث: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ: تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَحَيَّ هَلًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سہل رملی-- زید بن ابوزرقاء-- سفیان-- عبدالرحمٰن بن عابس-- ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مدینہ منورہ میں حشرات الارض اور درندے کافی زیادہ ہوتے ہیں۔ (تو کیا مجھے یہ اجازت ہے کہ میں جماعت میں شریک نہ ہوں)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ضرور آؤ۔

بَابُ أَمْرِ الْعُمْيَانِ بِشُهُودِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

وَإِنْ كَانَتْ مَنَازِلُهُمْ نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ، لَا يُطَاوِعُهُمْ قَائِدُوهُمْ بِإِتْيَانِهِمْ إِيَّاهُمُ الْمَسَاجِدَ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ شُهُودَ الْجَمَاعَةِ فَرِيضَةٌ لَا فَضِيلَةٌ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ: لَا رُخْصَةَ لِلْمَرْءِ فِي تَرْكِ الْفَضِيلَةِ

نابینا لوگوں کو باجماعت نماز میں شریک ہونے کا حکم

اگرچہ ان کی رہائش گاہ مسجد سے دور ہو اور کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو کہ انہیں ساتھ مسجد تک لے کر آسکتا ہو اور اس بات کی دلیل کہ جماعت میں شریک ہونا فرض ہے۔ محض فضیلت نہیں ہے' کیونکہ یہ کہنا جائز نہیں ہے۔ آدمی کو فضیلت ترک کرنے کی رخصت حاصل نہیں ہوتی۔

1479 - سندحدیث: نَا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آتِيَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

1478 – وهو في مسند ابي يعلى "1803" واخرجه احمد 3/367 من طريق إسماعيل بن أبان الوراق، عن يعقوب بن عبد الله القمي، به. واورده الهيثم في مجمع الزوائد 2/42 وقال: رواه احمد، وابو يعلى، والطبراني في الأوسط، ورجال الطبراني موثقون. واخرجه ابن ابي شيبة 1/345، 346، وابو داؤد "553"، والنسائي 2/110، واخرجه احمد 3/423، وابو داؤد "252"، وابن ماجه "792"، والحاكم 10/247، والبغوي "796" من طريق عاصم بن بهدلة، وفي الباب عن ابي هريرة عند مسلم "653"، وابي عوانة 2/6، والنسائي 2/109، والبيهقي 3/57 .

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِی، وَلَيْسَ لِیْ قَائِدٌ قَالَ: اَتَسْمَعُ الْإِقَامَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاحْضُرْهَا، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَه

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَلَيْسَ لِیْ قَائِدٌ فِيْهَا اخْتِصَارٌ اَرَادَ - عِلْمِیْ - وَلَيْسَ قَائِدٌ يُلَازِمُنِیْ كَخَبَرِ اَبِیْ رَزِيْنٍ، عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابوحرب-- یحییٰ بن ابوبکیر-- ابوجعفر رازی-- حصین بن عبد الرحمٰن--عبداللہ بن شداد--حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں لوگوں کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ان لوگوں کی طرف جاؤں' جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں' تو حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے جو شکایت ہے (یعنی میں نابینا ہوں) آپ اس سے واقف ہیں اور مجھے کوئی ساتھ لے کر آنے والا نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم اقامت سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس (نماز میں) شریک ہو۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رخصت نہیں دی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ کہ ''مجھے ساتھ لے کے آنے والا کوئی نہیں ہے''۔

اس میں اختصار پایا جاتا ہے میرے علم کے مطابق ان کی مراد یہ تھی کہ کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے' جو مجھے ساتھ لے کر آسکے۔

یہ اس روایت کی مانند ہے' جسے ابورزین نے ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ (جو درج ذیل ہے)

1480 - ناه نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا اَسَدٌ، ثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ، عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، ناه مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ شَيْخٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ، وَلِیْ قَائِدٌ فَلَا يُلَازِمُنِیْ فَهَلْ لِیْ مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ: تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا اَجِدُ لَكَ مِنْ رُخْصَةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ہ نصر بن مرزوق-- اسد-- شیبان ابومعاویہ-- عاصم بن ابونجود-- ابورزین-- ابن ام مکتوم--محمد بن حسن بن تسنیم--محمد ابن بکر--حماد بن سلمہ-- عاصم-- ابورزین--عبداللہ ابن ام مکتوم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ایسا شخص ہوں جو نابینا ہے' اور جس کا گھر (مسجد سے دور ہے) مجھے ساتھ لے کر آنے والا شخص ہے' تو سہی' لیکن وہ ہر وقت میرے ساتھ نہیں ہوتا تو کیا میرے لئے (جماعت میں شریک نہ ہونے) کے لئے کی رخصت ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اذان سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔

بَابٌ فِي التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ

باب نمبر 9: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

1481 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَجْلَانَ وَغَيْرِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْيَانِي فَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآمُرَ فِتْيَانًا فَيَتَخَلَّفُوْا اِلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلَاةِ فَيُحَرِّقُوْنَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَلَوْ عَلِمَ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يُدْعٰى اِلٰى عَظْمٍ، اِلٰى ثَرِيدٍ اَیْ لَاَجَابَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ابوزناد -- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو حکم دوں وہ نماز ادا کریں پھر میں کچھ نوجوانوں کو ہدایت کروں کہ وہ ان لوگوں کی طرف جائیں جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دے۔

اگر ان لوگوں میں سے کسی ایک کو یہ پتہ ہو کہ اس کی ایک ہڈی کی طرف یا ثرید کی طرف دعوت کی گئی ہے تو وہ اس کو قبول کرے گا۔ (یعنی وہاں چلا جائے گا)

1482 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَمَّا خَبَرُ ابْنِ عَجْلَانَ الَّذِي اَرْسَلَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَاِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

متنِ حدیث: ناه بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ، وَاَبُو عَاصِمٍ قَالَا: ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

1481 - وأخرجه البغوي في شرح السنة "791" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/129-130 في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ .ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/123-124، والبخاري "644" في الأذان: باب وجوب صلاة الجماعة، و "7224" في الأحكام: باب إخراج الخصوم وأهل الريب من البيوت بعد المعرفة، والنسائي 2/107 في الإمامة: باب التشديد في التخليف عن الجماعة، وأبو عوانة 2/6، والبغوي في شرح السنة "791"، والبيهقي 3/55.وأخرجه الحميدي "956"، وأحمد 2/244، وابن الجارود "304"، ومسلم "651" "251" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، وأبو عوانة 2/6، من طريق ابن عيينة، عن أبي الزناد، به . وصححه ابن خزيمة "1481".وأخرجه البخاري "2420" في الخصومات: باب إخراج أهل المعاصي والخصوم من البيوت بعد المعرفة، من طريق سعد بن إبراهيم، عن حميد بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/292و319 من طريق ابن أبي ذئب، و 2/376، والدارمي 1/292 من طريق محمد بن عجلان، كلاهما عن عجلان، عن أبي هريرة . وصححه ابن خزيمة "1481" وأخرجه عبد الرزاق "1985" و "1986"، وأحمد 2/472و539، ومسلم "651" "253"، والترمذي "217" في الصلاة: باب ما جاء فيمن يسمع النداء فلا يجيب، وأبو داوُد "549" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، وأبو عوانة 2/6و7، والبيهقي 3/55، 56 من طرق عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة.وأخرجه أحمد 2/367 من طريق أبي معشر، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ تَخْوِيفِ النِّفَاقِ عَلٰى تَارِكِ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ

باب نمبر 10: جماعت میں شریک نہ ہونے والے کے منافق ہونے کا اندیشہ ہونا

1483 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنٌ نِفَاقُهُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ .

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--سلم بن جنادہ--وکیع--مسعودی--علی بن اقمر--ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم لوگ جماعت میں شریک نہ ہونے والے شخص کو کھلا منافق سمجھتے تھے''۔

اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے: بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا اور صف کے درمیان میں کھڑا کر دیا جاتا تھا''۔

بَابُ ذِكْرِ اَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَتَخَوُّفِ النِّفَاقِ عَلٰى تَارِكِ شُهُودِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ

باب نمبر 11: منافقین کے لیے سب سے بھاری نماز کا تذکرہ اور جو شخص عشاء اور فجر کی نماز باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا۔ اس کے منافق ہونے کا اندیشہ

1484 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا اَبُو مُعَاوِيَةَ، نا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1483– اخرجه مسلم "654" "256" في المساجد: باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، وابو عوانة 2/7 عن ابي بكر بن ابي شيبة، بهذا الإسناد. واخرجه الطبراني "8608" من طريق يحيى بن زكريا بن ابي زائدة، عن ابيه، به. واخرجه الطبراني "8609" من طريق شريك، عن عبد الملك بن عمير، به. واخرجه الطيالسي "313"، وعبد الرزاق "1979"، واحمد 1/382 و415 و419 و455، ومسلم "654" "257"، وابو داؤد "550" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والنسائي 2/108–109 في الإمامة: باب المحافظة على الصلوات حيث ينادى بهن، وابن ماجة "777" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة، وابو عوانة 2/7، والطبراني "8596" و "8597" و "9598" و "8599" و "8600" و "8601" و "8602" و "8603" و "8604" و "8605"، والبيهقي في السنن 3/58، 59 من طريق علي بن الأقمر، وإبراهيم بن مسلم الهجري، عن ابي الأحوص، به. واخرجه الطبراني "8606" من طريق الحكم، و "8607" من طريق ابي إسحاق، كلاهما عن ابي الأحوص، به.

متن حدیث: إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَإِنِّي لَأَهُمُّ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ، ثُمَّ آخُذُ حُزَمَ النَّارِ فَأُحَرِّقُ عَلَى أُنَاسٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الصَّلَاةِ بُيُوتَهُمْ، هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ، وَقَالَ: ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقُ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبداللہ بن سعید اشج --- ابن نمیر --- اعمش --- سلم بن جنادہ --- ابومعاویہ --- اعمش --- ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری عشاء کی نماز ہے اور فجر کی نماز ہے اگر انہیں ان دونوں نمازوں کے اجر و ثواب کا پتہ چل جائے تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے۔

اور میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں نماز کے بارے میں ہدایت دوں اسے قائم کیا جائے اور پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں وہ نماز پڑھا دے اور خود میں آگ کا ساز و سامان لے کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ابن نمیر کے نقل کردہ ہیں۔ ابومعاویہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے یہ ارادہ کیا"

اس میں یہ الفاظ ہیں: "پھر میں کسی شخص کو یہ حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو لے کر جاؤں جن کے ہمراہ آگ کا ایندھن ہو اور ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور ان لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں"۔

1485 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ:

1484- وأخرجه أحمد 2/479، 480 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "1987" عن معمر، وأحمد 2/531 من طريق زائدة، والبخاري "657" في الأذان: باب فضل العشاء في جماعة، من طريق حفص بن غياث، وأحمد 2/424، ومسلم "651" "252" في المساجد: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/5، وابن خزيمة "1484" من طريق ابن نمير، وأبو عوانة 2/5 أيضا، والبغوي في شرح السنة "792" من طريق محمد بن عبيد، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/377 و416 من طريق عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، به.

1485- أخرجه ابن أبي شيبة 1/332، والحاكم 1/211، وابن خزيمة في صحيحه "1485"، والبزار "463"، والبيهقي 3/59، من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد 2/40: رواه البزار ورجاله ثقات. وأخرجه البزار "462" من طريق خالد بن يوسف، عن أبيه، عن محمد بن عجلان، عن نافع، به. وأخرجه الطبراني في الكبير "13085" من طريق سفيان، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عمر. قال الهيثمي في المجمع 2/40: رواه الطبراني في الكبير والبزار، ورجال الطبراني موثقون.

متن حدیث: كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الْإِنْسَانَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالصُّبْحِ أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید--عبدالوہاب ثقفی--یحییٰ بن سعید--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

''ہم لوگ جب کسی شخص کو عشاء اور فجر کی نماز میں غیر موجود پاتے تھے' تو اس کے بارے میں برا گمان کر لیتے تھے (کہ یہ منافق ہو گیا ہے)''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْبَوَادِي وَاسْتِحْوَاذِ الشَّيْطَانِ عَلٰى تَارِكِهَا

باب نمبر 12: بستیوں اور ویرانوں میں باجماعت نماز ترک کرنے کی شدید مذمت اور شیطان کا نماز باجماعت کو ترک کرنے والے پر غالب آ جانا

1486 - سندِ حدیث: نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيِّ، ح، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، نَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ قُلْتُ قَرْيَةٌ دُونَ حِمْصَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ فِي قَرْيَةٍ، وَلَا بَدْوٍ، فَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ،

اختلافِ روایت: وَقَالَ الْمَسْرُوقِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ الذِّئْبَ يَأْخُذُ الْقَاصِيَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی--ابواسامہ--زائدہ بن قدامہ--سائب بن حبیش الکلاعی-- (یہاں تحویل سند ہے) --علی بن مسلم--عبدالصمد--زائدہ بن قدامہ--سائب بن حبیش الکلاعی--معدان بن ابوطلحہ یعمری

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری رہائش کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا: ایک گاؤں میں' جو حمص کے قریب ہے۔

تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے۔

''جس بھی بستی یا دیہات میں تین آدمی رہتے ہوں اور وہاں نماز قائم نہ کی جائے' تو شیطان ان لوگوں پر غالب آ جاتا ہے۔ تو تم لوگ اپنے اوپر جماعت کو لازم کر لو کیونکہ بھیڑیا' ریوڑ سے الگ رہنے والی (بھیڑ کو) کھا جاتا ہے''۔

مسروقی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک بھیڑیا الگ سے رہنے والی (بھیڑ کو) کھا جاتا ہے"۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ فِيْ مَنْزِلِهِ جَمَاعَةً إِذَا لَمْ يُمْكِنْهُ شُهُوْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ حَادِثَةٍ

باب نمبر 13: بیمار کا اپنے گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اگر اسے لاحق ہونے والی بیماری کی وجہ سے مسجد تک آنا اس کے لیے ممکن نہ ہو

1487 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، ثَنَا قَبِيصَةُ، ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

كُوثِيَتْ رِجْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَاهُ جَالِسًا فِيْ حُجْرَةٍ لَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ غُرْفَةٌ قَالَ: فَصَلَّى جَالِسًا، فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَإِذَا صَلَّيْتُ قَائِمًا صَلُّوْا قِيَامًا، وَلَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ فَارِسُ لِجَبَّارِيْهَا وَمُلُوْكِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- قبیصہ -- ورقاء بن عمر -- منصور -- سالم بن ابو جعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کو اپنے حجرے میں تشریف فرما پایا جس کے سامنے ایک بالا خانہ تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کر لی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"جب میں بیٹھ کر نماز ادا کروں تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو جب میں کھڑا ہو کر نماز ادا کروں تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو"۔

اور تم لوگ (تعظیم کے طور پر) اس طرح قیام نہ کرو جس طرح اہل ایران اپنے بادشاہوں کے لئے قیام کرتے ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَرِيْضِ فِيْ تَرْكِ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ

باب نمبر 14: بیمار کے لیے باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے کی رخصت

1488 - سندِ حدیث: نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَمَا رَأَيْنَا مَنْظَرًا أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْهُ، حَيْثُ وَضَحَ لَنَا

وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَوْمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ أَنْ تَقَدَّمَ، وَأَرْخٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ نُوَصَّلْ إِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْإِشَارَةَ الْمَفْهُوْمَةَ مِنَ النَّاطِقِ قَدْ تَقُوْمُ مَقَامَ الْمَنْطِقِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهَمَ الصِّدِّيْقَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَمَرَهُ بِالْإِمَامَةِ فَاكْتَفٰى بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ عِنْدَ النُّطْقِ بِأَمْرِهِ بِالْإِقَامَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- عمران بن موسیٰ قزاز --- عبدالوارث --- عبدالعزیز ابن صہیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مرض وفات کے دوران) تین دن تک ہماری طرف نماز پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لائے۔

(ایک دن) نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا ہم نے ایسا کوئی منظر نہیں دیکھا ہمارے نزدیک اس منظر سے زیادہ محبوب ہو کہ جب ہمارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک آیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ وہ آگے ہو جائیں (یعنی نماز جاری رکھیں)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا پھر ہمیں آپ کی زیارت نصیب نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتی ہے جس کے بارے میں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بولنے والے شخص کی طرف سے ایسا اشارہ جس کا مفہوم سمجھ میں آتا ہو یہ بولنے کا قائم مقام ہوتا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کے ذریعے یہ بات سمجھا دی تھی کہ آپ نے انہیں امامت کا حکم دیا ہے۔

تو جس جگہ آپ نے کلام کے ذریعے انہیں نماز قائم کرنے کا حکم دینا تھا اس جگہ آپ نے ان کی طرف اشارہ کرنے پر اکتفاء کیا۔

بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجَمَاعَةِ مُتَوَضِّئًا وَّمَا يُرْجٰى فِيْهِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

باب نمبر 15: وضو کر کے جماعت کی طرف پیدل چل کر جانے کی فضیلت

1488 – أخرجه البخاري "681" في الأذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، عن أبي معمر، ومسلم "419" "100" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، من طريق عبد الصمد، كلاهما عن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن أنس: الحميدي "1188"، وأحمد 3/110 و163 و196 و197 و202، والبخاري "680"، و"754" في الأذان: باب هل يلتفت لأمر ينزل به، و "1205" في العمل في الصلاة: باب من رجع القهقرى في صلاته أو تقدم بأمر ينزل به، و "4448" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "419"، والترمذي في الشمائل "367"، والنسائي 4/7 في الجنائز، وفي الوفاة في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 3/75، وابن سعد 2/216، والبغوي في شرح السنة "3824" وأبو عوانة 2/118 و119.

اوراس عمل میں مغفرت کی امید کی جاسکتی ہے

1489 - سندِحدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا اَبِي، وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ مَشٰى اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْاِمَامِ، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب -- لیث -- (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- ابی اور شعیب -- لیث -- یزید بن ابوحبیب -- عبداللہ بن ابوسلمہ اور نافع بن حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ -- معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی -- حمران (جو حضرت عثمان غنی کے غلام ہیں) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز کے لئے چل کر جائے اور اسے امام کے ہمراہ ادا کرے تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْمَشْيِ اِلَى الصَّلَاةِ مُتَوَضِّيًا

باب نمبر **16**: وضو کر کے نماز کی طرف پیدل چل کر جانے سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور درجات بلند ہو جاتے ہیں

1490 - سندِحدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح، وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: ثَنَا الْاَعْمَشُ، ح، وَثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، ح، وَثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ اَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ بِبِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ

1490- أخرجه البخاري "477" في الصلاة: باب الصلاة في مسجد السوق، وأبو داؤد "559" في الصلاة: باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، كلاهما عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/252، ومسلم "649" 1/459 في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، وابن ماجة "281" في الطهارة: باب ثواب الطهور، و "786" في المساجد: باب فضل الصلاة في جماعة، عن ابن أبي شيبة وأبي كريب، وأبو عوانة 1/388 و 2/4 عن علي بن حرب، والبيهقي 3/61 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1490". وأخرجه الطيالسي "2412" و "2414"، والبخاري "647" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، و "2119" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، ومسلم 1/459 "649"، والترمذي "603" في الصلاة: باب ما ذكر في فضل المشي إلى المسجد وما يكتب له به من الأجر في خطاه، وأبو عوانة 2/4، من طرق، عن الأعمش، به.

دَرَجَةً، وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهَا، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً،

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ، وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: اَوْ حَطَّ عَنْهُ، وَقَالَ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، وَالدَّوْرَقِيُّ: وَحَطَّ عَنْهُ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- (یہاں تحویل سند ہے)-- دورقی اور سلم بن جنادہ -- ابومعاویہ -- اعمش -- دورقی -- اعمش -- (یہاں تحویل سند ہے)-- بندار اور ابوموسیٰ -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- سلیمان -- (یہاں تحویل سند ہے)-- بشر بن خالد عسکری -- محمد ابن جعفر -- شعبہ -- سلیمان -- ذکوان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے اپنے گھر یا بازار میں تنہا نماز ادا کرنے پر بیس سے کچھ زیادہ گنا فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے نکلتا ہے' تو اس کا مقصد نماز کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے اس قدم کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ اس قدم کے ذریعے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے''۔

روایت کے یہ الفاظ بندار نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''وہ اسے مٹا دیتا ہے''

بشر بن خالد اور سلم بن جنادہ اور دورقی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''اور وہ اسے مٹا دیتا ہے''۔

دورقی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''یہاں تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جائے''

بَابُ ذِكْرِ فَرَحِ الرَّبِّ تَعَالٰى بِمَشْيِ عَبْدِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ مُتَوَضِّيًا

باب نمبر 17: بندے کے وضو کر کے مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے سے پروردگار کے خوش ہونے کا تذکرہ

1491 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا شُعَيْبٌ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَتَوَضَّاُ اَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ وَيُسْبِغُهُ، ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ، اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهٖ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان-- شعیب-- لیث-- سعید بن ابوسعید-- ابوعبیدہ-- سعید بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح اور مکمل وضو کرے اور پھر مسجد میں آئے اس کا مقصد صرف اس میں نماز ادا کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح غائب شخص کے گھر والے اس کے مل جانے پر خوش ہوتے ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الْحَسَنَاتِ بِالْمَشْيِ اِلَى الصَّلَاةِ

باب نمبر 18: نماز کی طرف چل کر جانے سے نیکیاں لکھی جانے کا تذکرہ

1492 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ عُشَانَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ، ثُمَّ مَرَّ اِلَى الْمَسْجِدِ يَرْعَى الصَّلَاةَ، كَتَبَ لَهُ كَاتِبُهُ، - اَوْ كَاتِبَاهُ - بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ يَرْعَى لِلصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ، مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب-- عمرو بن حارث-- ابوعشانہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص وضو کر لے اور پھر نماز کے ارادے سے مسجد کی طرف چل کر جائے' تو اس کا (کاتب) (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے دونوں کاتب اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں دس نیکیاں لکھتے ہیں' وہ قدم جنہیں وہ اٹھا کر مسجد کی طرف جاتا ہے۔

اور جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو وہ عبادت کرنے والے کی مانند ہے' اور نمازیوں کے اپنے گھر سے نکل کر واپس آنے تک (اس دوران تمام وقت میں) ان کے لئے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الصَّدَقَةِ بِالْمَشْيِ اِلَى الصَّلَاةِ

باب نمبر 19: نماز کی طرف پیدل چل کر جانے سے صدقہ نوٹ کئے جانے کا تذکرہ

1493 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا

1492- وأخرجه بأطول مما هنا الطبراني في الكبير /170 "831" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1492" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وصححه الحاكم 1/112 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، به. ووافقه الذهبي. ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي 3/63. وأخرجه الطبراني أيضًا /17 "831" من طريق يحيى بن أيوب، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه البغوي "474" من طريق ابن المبارك، عن ابن لهيعة، عن أبي قبيل، عن أبي عشانة، عن عقبة بن عامر، وأخرجه الطبراني /17 "842" من طريق عبد الله بن الحكم، عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، عن عقبة بن عامر.

يُوْنُسَ وَهُوَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: كُلُّ نَفْسٍ تُكْتَبُ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ كُلَّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ، فَمِنْ ذٰلِكَ: اَنْ تَعْدِلَ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَاَنْ تُعِيْنَ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَتَحْمِلَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ، وَمِنْ ذٰلِكَ اَنْ تُعِيْنَ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَتَحْمِلَهُ عَلَيْهَا، وَتَرْفَعَ مَتَاعَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِي بِهَا اِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم غافقی مصری-- ابن وہب --عمرو بن حارث-- ابویونس سلیم بن جبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روزانہ جب بھی سورج نکلتا ہے' تو ہر جان پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' صدقے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے (فیصلہ کرو) تو یہ صدقہ ہے۔

کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دو' یا اس کا سامان سواری پر رکھ دو تو یہ بھی صدقہ ہے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے' اور صدقہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں' یا اس کا سامان اس کی سواری پر رکھنے میں مدد دو اور تم اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھ دو تو یہ صدقہ ہے۔

اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ اور نماز کے لئے چل کر جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے''۔

1494 - سندِ حدیث: نَا الْحُسَيْنُ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا اِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حسین -- ابن مبارک -- معمر -- ہمام بن منبہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھی بات کہنا صدقہ ہے' اور ہر وہ قدم جس سے چل کر تم نماز کی طرف جاتے ہو وہ صدقہ ہے''۔

بَابُ ضَمَانِ اللّٰهِ الْغَادِىْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحَ اِلَيْهِ

باب نمبر 20: مسجد کی طرف صبح جانے والے شخص اور اس کی طرف شام کے وقت جانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہوتی ہے

1494- أخرجه أحمد 2/312 ، والبيهقي في السُّنن 3/229 ، والقضاعي في مسند الشهاب 93 من طريق الحسن بن عيسى، وأحمد 2/374 . وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري 2891 في الجهاد: باب فضل من حمل متاع صاحبه في السفر، و 2989 باب من أخذ بالركاب ونحوه، ومسلم 1009 في الزكاة: باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، والبيهقي في السُّنن 4/187، 188، والبغوي في شرح السُّنة 1645 . وأخرجه أحمد 2/350 من طريق ابن لهيعة.

1485 - سندِحدیث: نَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيْمِ بْنِ اَعْيَنَ، بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، مَرَّ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى بَابِهٖ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ، كَاَنَّهٗ يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ؟ قَالَ: وَمَا لِیْ اَيُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْ يُلْهِيَنِیْ عَنْ كَلَامٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُكَابِدُ دَهْرَكَ الْاٰنَ فِیْ بَيْتِكَ اَلَا تَخْرُجَ اِلَى الْمَجْلِسِ فَتَحَدَّثَ، فَاَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يَعُوْدُهٗ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِیْ بَيْتِهٖ لَمْ يَغْتَبْ اَحَدًا بِسُوْءٍ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، فَيُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْ يُخْرِجَنِیْ مِنْ بَيْتِیْ اِلَى الْمَجْلِسِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سعد بن عبداللہ بن عبدالحکیم بن اعین -- اپنے والد -- لیث بن سعد -- حارث بن یعقوب -- قیس بن رافع قیسی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عبدالرحمٰن بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ اس وقت اپنے دروازے پر کھڑے ہوئے اپنے ہاتھ سے اشارہ کررہے تھے جیسے وہ اپنے آپ کے ساتھ بات چیت میں مصروف ہوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ کا کیا معاملہ ہے کیا آپ اپنے آپ کے ساتھ بات چیت کررہے ہیں تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا دشمن یہ چاہتا ہے کہ وہ مجھے ان باتوں کے حوالے سے غافل کردے جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سنی ہیں۔

وہ یہ کہتا ہے تم کب سے پڑے اپنے گھر میں مشقت کا شکار ہو گئے ہو تم کسی محفل کی طرف کیوں نہیں جاتے ہو تا کہ وہاں حدیثیں بیان کرو (یا بات چیت کرو)

(حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہوتا ہے جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور جو شخص مسجد کی طرف صبح یا شام کے وقت جاتا ہے اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ جو شخص حاکم وقت کی عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے اور برائی کے ساتھ کسی کی غیبت نہیں کرتا تو اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہوتا ہے''۔

(حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تو اللہ کا دشمن یہ چاہتا ہے کہ وہ مجھے میرے گھر سے نکال کر محفل میں لے جائے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ مِنَ النُّزُلِ فِي الْجَنَّةِ لِلْغَادِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ اِلَيْهِ

باب نمبر 21: مسجد کی طرف صبح جانے والے شخص اور شام کے وقت جانے والے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو مہمانی تیار کی ہے اس کا تذکرہ

1496 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، ح، وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلًا فِي الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- یزید بن ہارون -- (یہاں تحویل سند ہے) -- عبدہ بن عبد اللہ خزاعی -- یزید بن ہارون -- محمد بن مطرف -- زید بن اسلم -- عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے یا شام کے وقت جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کر دیتا ہے۔ جب بھی وہ صبح کے وقت جاتا ہے یا شام کے وقت جاتا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ اَجْرِ الْمُصَلِّيْ بِالْمَشْيِ اِلَى الصَّلَاةِ

باب نمبر 22: مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے والے نمازی کے اجر کو نوٹ کئے جانے کا تذکرہ

1497 - سندِ حدیث: نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ - الْمُتَّهَمُ فِيْ رَاْيِهِ الثِّقَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ - سندِ حدیث: ثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، وَالْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلٰى كُلِّ مِنَ الْاِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذَا مِنْ اَشَدِّ مَا اَتَيْتَنَا بِهٖ قَالَ: اَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ، وَحَمْلُكَ عَنِ الضَّعِيْفِ صَلَاةٌ، وَاِنْحَاؤُكَ الْقَذَرَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَلَاةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عباد بن یعقوب -- عمرو بن ثابت اور ولید بن ابوثور -- سماک -- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

1496- أخرجه أحمد 2/508، 509، والبخاري "662" في الأذان: باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح، ومن طريقه البغوي "467" عن علي بن عبد الله، ومسلم "669" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا، وترفع به الدرجات، عن ابن أبي شيبة وزهير بن حرب، وابن خزيمة "1496" أيضًا عن محمد بن يحيى، والبيهقي في السنن 3/62.

''ہر انسان پر روزانہ صلوٰۃ (یعنی صدقہ) لازم ہے''۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: آپ نے ہمیں جو بھی احکام دیے ہیں یہ ان میں سب سے زیادہ مشکل ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی صلوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے۔

اور تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صلوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے۔

اور تم نماز کی طرف جو بھی قدم اٹھاتے ہو وہ صلوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظَّلَامِ بِاللَّيْلِ

باب نمبر 23: رات کی تاریکی میں نماز کی طرف پیدل چل کر جانے کی فضیلت

1498 - سندِ حدیث: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ الْبَصْرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشِّيرَازِيُّ وَكَانَ ثِقَةً، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ - يُثْنِي عَلَيْهِ - قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِيُبَشَّرِ الْمَشَّاءُونَ فِي الظَّلَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حدیث **1498**: ''اندھیرے میں مسجد کی طرف چل کر جانے والوں کے لئے قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری ہے''۔

1499 - سندِ حدیث: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظَّلَامِ بِالنُّورِ التَّامِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن محمد -- یحییٰ بن حارث -- ابوغسان مدنی -- ابوحازم -- سہل بن سعد

''اندھیرے میں چل کے جانے والوں کو مکمل نور کی خوشخبری دیدو''۔

بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ مِنَ الْمَنَازِلِ الْمُتَبَاعِدَةِ مِنَ الْمَسَاجِدِ لِكَثْرَةِ الْخُطَا

باب نمبر 24: جو گھر مساجد سے دور ہوتے ہیں۔ وہاں سے مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے کی فضیلت' کیونکہ قدم زیادہ ہو جاتے ہیں

1500 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، نا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَهَذَا حَدِيثُ عَبَّادٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَجَّعْتُ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا فُلَانُ، لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ الرَّمَضَ، وَيَرْفَعُكَ مِنَ الْمَوْقِعِ، وَيَقِيكَ هَوَامَّ الْأَرْضِ، فَقَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَحَمَلْتُ بِهِ حَمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ: فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَمْرِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ، وَفِي حَدِيثِ الصَّنْعَانِيِّ: فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لِكَيْمَا يُكْتَبَ أَثَرِي وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي إِلَيْهِ، أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ: أَعْطَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ، وَأَعْطَاكَ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ، أَوْ كَمَا قَالَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عباد بن عباد مہلبی -- عاصم -- ابوعثمان -- اُبی بن کعب اور -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- اپنے والد کے حوالے سے -- نا ابوعثمان -- اُبی بن کعب -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- سلیمان تیمی -- ابوعثمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا گھر مدینہ منورہ میں (مسجد سے) سب سے زیادہ دور تھا' لیکن وہ ہر نماز میں باقاعدگی کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شریک ہوتا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) مجھے اس پر بڑا ترس آیا میں نے کہا: اے فلاں! اگر تم ایک گدھا خرید لو تو وہ تمہیں (زمین کی) تپش سے بچائے گا۔ اور جھاڑیوں کانٹوں وغیرہ سے اوپر رکھے گا اور تمہیں کیڑے مکوڑوں سے بچا کے رکھے گا۔

تو وہ شخص بولا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے بالکل ساتھ ہو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات سے بڑی الجھن ہوئی' یہاں تک کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوایا اور اس سے

1500 – واخرجه أحمد 5/133 عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. واخرجه ابن ابى شيبة 2/207، 208، ومسلم "663" فى المساجد: باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، وعبد الله بن أحمد فى زوائده على المسند 5/133، وابو داؤد "557" فى الصلاة: باب ما جاء فى فضل المشي إلى الصلاة، والدارمي 1/294، وابن خزيمة "1500"، وابو عوانة 1/ 389، 390، والبيهقي فى "السنن" 3/64، والبغوى فى شرح السنة "887" من طرق عن سليمان التيمي، به. واخرجه أحمد 5/ 133، ومسلم "663"، وعبد الله بن أحمد فى زوائده على المسند 5/133، وابن ماجة فى المساجد: باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم اجرًا، وابو عوانة 1/389، من طريقين، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أبى عثمان، به.

دریافت کیا' تو اس نے اس کی مانند بات ذکر کی۔

اور اس نے اس بات کا ذکر کیا کہ وہ اس حوالے سے (اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کے حصول) کا امیدوار ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے جو امید رکھی ہے وہ سب تمہیں ملے گی۔

یعنی وہ (اجر وثواب) تمہیں ملے گا۔

صنعانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا نبی اکرم ﷺ نے اس سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کی وجہ یہ ہے' تاکہ میرے قدموں کے نشانات اور میرا واپس اپنے گھر جانا' اور پھر اس کی طرف آنا یہ سب چیزیں نوٹ کی جائیں' یا اس طرح کے جو بھی الفاظ اس نے استعمال کیے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ سب چیزیں عطا کرے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) یا جیسے بھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1501 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِى الصَّلَاةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى، فَاَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِىْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ فِىْ جَمَاعَةٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِىْ يُصَلِّيْهَا، ثُمَّ يَنَامُ، جَمِيْعُهَا لَفْظٌ وَّاحِدٌ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب اور موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی -- ابواسامہ -- برید -- ابوبردہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو ملے گا' جو زیادہ دور سے پیدل چل کر مسجد میں آئے گا۔

اور جو شخص نماز کا انتظار کرے' یہاں تک کہ امام کی اقتداء میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اس کا اجر اس شخص سے زیادہ ہے' جو نماز ادا کر لینے کے بعد سو جاتا ہے''۔

دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

بَابُ الشَّهَادَةِ بِالْاِيْمَانِ لِعُمَّارِ الْمَسَاجِدِ بِاِتْيَانِهَا وَالصَّلَاةِ فِيْهَا

مساجد میں آ کر وہاں نماز ادا کر کے مساجد کو آباد کرنے والوں کے بارے میں ایمان کی گواہی کا بیان

1502 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا عَلَيْهِ بِالْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ: (اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ) (التوبۃ: 18)

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلی -- عبد اللہ بن وہب -- عمرو بن حارث -- دراج
ابو ہیثم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جس کا مسجد میں آنے جانے کا معمول ہو تو تم اس کے بارے میں ایمان کی گواہی دیدو
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں''۔

بَابُ فَضْلِ اِيطَانِ الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ فِيهَا

مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے مقیم رہنے کی فضیلت

1503 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
متنِ حدیث: لَا يُوَطِّنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلی -- ابن وہب -- ابن ابوذئب -- سعید بن ابوسعید مقبری -- سعید بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد کو ٹھکانہ بنالیتا ہے' تو وہ شخص جیسے ہی اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے اتنا خوش ہوتا ہے' جیسے کسی غائب شخص کے گھر والے اس کے آنے پر خوش ہوتے ہیں''۔

بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ انْتِظَارًا لِصَلَاةٍ، وَذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِ وَدُعَائِهِمْ لَهُ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ اَوْ يُحْدِثْ فِيْهِ

باب نمبر 27: نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت' ایسے شخص کے لیے فرشتوں کا دعائے رحمت کرنا اور دعا کرنا' جب تک آدمی مسجد میں اذیت دینے والا کام نہیں کرتا یا اس میں بے وضو نہیں ہوتا

1504 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ: سَلْمٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ، لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهٖ

الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ، فَیَقُوْلُوْنَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْهِ، مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ

❁❁ --یعقوب بن ابراہیم دورقی اور سلم بن جنادہ-- ابومعاویہ-- اعمش قال: سلم-- اعمش-- ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص وضو کر کے پھر مسجد میں آتا ہے اور وہ صرف نماز کے لئے وہاں آتا ہے اور اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہوتا ہے تو جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کی وجہ سے وہاں رکا رہتا ہے۔ اور فرشتے اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ شخص اس جگہ پر بیٹھا رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی۔

فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔ اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول کر لے جب تک وہ اس جگہ پر اذیت نہیں پہنچاتا (یعنی جب تک اس جگہ پر بے وضو نہیں ہو جاتا)

بَابُ الْاَمْرِ بِالسَّکِیْنَةِ فِی الْمَشْیِ اِلَی الصَّلَاةِ

وَالنَّهْیِ عَنِ السَّعْیِ اِلَیْهَا، وَالدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ الِاسْمَ الْوَاحِدَ قَدْ یَقَعُ عَلٰی فِعْلَیْنِ یُؤْمَرُ بِاَحَدِهِمَا، وَیُزْجَرُ عَنِ الْاٰخَرِ بِالِاسْمِ الْوَاحِدِ اِذِ اللّٰهُ قَدْ اَمَرَنَا بِالسَّعْیِ اِلٰی صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، یُرِیْدُ الْمُضِیَّ اِلَیْهَا، وَالرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُصْطَفٰی زَجَرَ عَنِ السَّعْیِ اِلَی الصَّلَاةِ، وَهُوَ الْعَجَلَةُ فِی الْمَشْیِ فَالسَّعْیُ الْمَاْمُوْرُ بِهٖ فِی الْکِتَابِ اِلٰی صَلَاةِ الْجُمُعَةِ غَیْرُ السَّعْیِ الَّذِیْ زَجَرَ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِتْیَانِ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا اسْمٌ وَّاحِدٌ لِفِعْلَیْنِ، اَحَدُهُمَا فَرْضٌ، وَالْاٰخَرُ مَنْهِیٌّ عَنْهُ

باب نمبر 28: نماز کی طرف چل کر جاتے ہوئے اطمینان سے چل کر جانے کا حکم

اور دوڑ کر نماز کی طرف جانے کی ممانعت اور اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات ایک ہی لفظ دو افعال کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جن میں سے ایک کا حکم دیا گیا ہوتا ہے اور دوسرے سے منع کیا گیا ہوتا ہے۔ دونوں کے لیے لفظ ایک ہی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز کے لیے سعی (جلدی) کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے مراد اس کا چل کر جانا ہے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی طرف سعی سے منع کیا ہے۔ اس سے مراد چلنے میں تیزی کرنا ہے تو جمعہ کی نماز کی طرف جس سعی کا حکم کتاب میں دیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ سعی نہیں ہے۔ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ کہ اس کے ہمراہ نماز کی طرف آیا جائے تو یہ ایک اسم ہے جو دو افعال کے لیے استعمال ہوا ہے جن میں سے ایک فرض ہے اور دوسرا ممنوع ہے۔

1505 - سندِ حدیث: نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ یَعْنِیْ ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، وَالزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ، فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَکُمْ فَاقْضُوْا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل بن موسیٰ فزاری -- ابراہیم ابن سعد -- اپنے والد کے حوالے

سے-- ابوسلمہ اورزہری-- سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ' بلکہ تم چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ تم پر آرام سے چلنا لازم ہے' جتنا حصہ تمہیں ملے اسے ادا کرلو اور جو گزر چکا ہوا سے (بعد میں) ادا کرلو''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ، وَقَبْلَ الصَّلَاةِ

باب نمبر 29: اذان ہو جانے کے بعد نماز سے پہلے مسجد سے باہر جانے کی ممانعت

1506 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى يَعْنِيْ ابْنَ سَعِيْدٍ قَالَا: نَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَخَرَجَ، فَقَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَقَدْ خَالَفَ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- محمد بن جعفر-- (یہاں تحویل سند ہے)-- عمرو بن علی-- یحییٰ ابن سعید-- شعبہ-- ابراہیم بن مہاجر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوشعثاء محاربی بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد میں موجود تھے' مؤذن نے اذان دی ایک شخص اٹھا اور (مسجد سے باہر) چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم (کے حکم) کے برخلاف کیا ہے''

بَابُ ذِكْرِ اَحَقِّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ

باب نمبر 30: اس بات کا ذکر کہ امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

1507 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، نا شُعْبَةُ، نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ، ح وَثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ: ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، وَقَالَ سَلْمٌ، عَنْ فِطْرٍ، وَعَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا

فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا

اختلاف روایت: هٰذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ: أَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابومعاویہ -- اعمش (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- اعمش -- اسماعیل بن رجاء (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- یزید ابن زریع -- شعبہ -- اسماعیل بن رجاء (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم -- ابن علیہ -- شعبہ -- اسماعیل بن رجاء (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوعثمان اور سلم بن جنادہ -- وکیع -- اسماعیل بن رجاء -- اوس بن ضمعج کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے' جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو' اگر وہ لوگ قرأت میں برابری کی حیثیت رکھتے

1507: امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو سنت کا زیادہ عالم ہو' اس سے مراد یہ ہے: وہ نماز سے متعلق ''عملی شرعی احکام'' کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ جیسے نماز کی شرائط' اس کے ارکان' اس کی سنتیں' اس کے آداب وغیرہ۔ اگرچہ قرأت کے حوالے سے وہ صرف اتنی اچھی قرأت کرسکتا ہو' جس قرأت کے ساتھ ادا کی گئی نماز جائز ہوتی ہے۔

ایک حدیث مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔ قرأت کا سب سے بڑا عالم اُبی (بن کعب) ہے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیونکہ دین کے فقہی احکام میں زیادہ بصیرت رکھتے تھے اس لئے امامت کے لئے انہیں مقدم کیا گیا۔

پھر اس کے بعد قرأت کا زیادہ علم رکھنے والا امامت کا مستحق ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے جسے قرآن کا زیادہ حصہ حفظ ہو' اور اچھی طرح سے یاد ہو۔

پھر اس کے بعد وہ شخص زیادہ مستحق ہوگا' جو زیادہ ''ورع'' والا ہو۔

یاد رہے کہ تقویٰ سے مراد ''حرام چیزوں سے اجتناب'' ہے اور ''ورع'' سے مراد ''مشتبہ چیزوں سے اجتناب'' ہے۔

پھر اگر دو افراد یا زیادہ افراد ان حوالوں سے یکساں حیثیت کے مالک ہوں' تو عمر میں زیادہ شخص' پھر سابق الاسلام' پھر زیادہ اچھے اخلاق کا مالک' پھر نسبی اعتبار سے زیادہ معزز' اور پھر اس کے بعد مزید چند صورتیں بھی ہیں۔ جس کی وضاحت کتب فقہ میں مذکور ہے۔

اگر کوئی غلام' دیہاتی' فاسق' نابینا شخص امام بن جاتے ہیں۔ تو یہ مکروہ ہے۔

1507 – وأخرجه أحمد 5/272، ومسلم "673" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، عن أبي كريب، والترمذي "235" في الصلاة: باب ما جاء من أحق بالإمامة، و "2772" في الأدب، عن هناد ومحمود بن غيلان، وابن خزيمة "1507" عن يعقوب الدورقي، والطبراني في "الكبير" 17/ "609" من طريق عبد الله بن يوسف، كلهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3808" و "3809"، والحميدي "457"، ومسلم "673"، وأبو داؤد "584" في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، والترمذي "235" أيضا، والنسائي 2/76 في الإمامة: باب من أحق بالإمامة، وابن جارود "308"، والدارقطني 1/280، وأبو عوانة 2/35 و36، والطبراني في "الكبير" 17/ "600" و "601" و "602" و "603" و "604" و "605" و "606" و "607" و "608" و "610" و "612"، والبيهقي في "السنن" 3/90 و119، والبغوي في "شرح السنة" "832"، من طرق عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1507" أيضا، والحاكم 1/243، ووافقه الذهبي. وأخرجه الدارقطني 1/279-280، والطبراني 17/ "614" و "615" و "617" و "619" و "621"، والبغوي "833" من طرق عن إسماعيل بن رجاء، به. وصححه الحاكم 1/243.

ہوں تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ سنت کے حوالے سے بھی برابر ہوں تو جس شخص نے ہجرت پہلے کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہوں تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو"۔

یہ روایت ابومعاویہ کی نقل کردہ ہے۔

شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو اور جو شخص قرأت کے حوالے سے مقدم ہو"

ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں

"جو شخص سنت کا زیادہ عالم ہو"

1508 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، وَهِشَامٍ، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، وَهِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ، وَاَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ

اسنادِ دیگر: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحییٰ بن سعید --شعبہ-- قتادہ (یہاں تحویل سند ہے) --بندار-- یحییٰ بن سعید --سعید بن ابوعروبہ اور ہشام-- بندار-- ابن ابوعدی-- سعید-- وہشام-- قتادہ-- ابونضرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تین لوگ موجود ہوں تو ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کرے اور ان میں سے امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن کا زیادہ عالم ہو"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِالْازْدِيَادِ مِنْ حِفْظِ الْقُرْآنِ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهُ اَسَنَّ مِنْهُ وَاَشْرَفَ

باب نمبر **31**: امامت کا حقدار وہ شخص ہے جسے قرآن زیادہ زبانی آتا ہو

1508- واخرجه احمد 3/24 عن يحيى بن سعيد، عن شعبة وهشام، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1508". واخرجه الطيالسي "2152"، ومسلم "672" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، والنسائي 3/119 في الإمامة: باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء، والبيهقي في "السنن" 3/119 من طريق هشام، به. واخرجه احمد 3/34، وابن ابي شيبة 1/343، ومسلم "672"، والنسائي 2/103-104: باب الجماعة إذا كانوا ثلاثة، والدارمي 1/286، والبغوي "836"، والبيهقي 3/119 من طرق عن قتادة، به. واخرجه احمد 3/48، ومسلم "672" من طريق ابي نضرة، به.

اگر چہ دوسرا شخص اس سے عمر میں بڑا ہو اور معزز ہو

1509 - سندِ حدیث: نا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اَبِىْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّهُمْ نَفَرٌ، فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؟ فَاسْتَقْرَاَهُمْ حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ وَهُوَ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا قَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِىْ كَذَا وَكَذَا، وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ: مَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اذْهَبْ، فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مِنْ اَشْرَفِهِمْ: وَالَّذِىْ كَذَا وَكَذَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا مَنَعَنِىْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمِ الْقُرْاٰنَ فَاقْرَاْهُ، وَارْقُدْ؛ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا، يَفُوْحُ رِيحُهٗ عَلٰى كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهٗ وَرَقَدَ وَهُوَ فِىْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِئَ عَلٰى مِسْكٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسن بن حریث -- فضل بن موسیٰ -- عبد الحمید بن جعفر -- سعید مقبری -- عطاء مولی ابواحمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی وہ چند افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قرأت کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ آپ کا گزر ان میں سے ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جس کی عمر ان سب لوگوں میں سب سے کم تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں اور فلاں سورتیں آتی ہیں اور سورہ بقرہ بھی آتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں سورہ بقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ تم ان کے امیر ہو' تو ایک صاحب نے عرض کی: جو ان لوگوں میں' معززین میں سے ایک تھے' اس ذات کی قسم! جس میں یہ یہ خوبیاں تھیں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے قرآن کا علم صرف اس لئے حاصل نہیں کیا کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ شاید میں اسے قائم نہیں رکھ پاؤں گا۔ (یعنی رات نوافل میں اس کی تلاوت نہیں کروں گا)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1509 – وأخرجه الترمذي "2876" في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل سورة البقرة وآية الكرسي، عن الحسن الحلواني، عن أبي أسامة، عن عبد الحميد بن جعفر، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن .وأخرجه النسائي في السير كما في "التحفة" 10/280 من طريق المعافى بن عمران، عن عبد الحميد بن جعفر، به.وأخرجه ابن ماجة "217" في المقدمة: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، مختصرا من طريق أبي أسامة، عن عبد الحميد بن جعفر، به .وأخرجه الترمذي بإثر الحديث "2876" عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن سعيد المقبري، عن عطاء مولى أبي أحمد، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا، لم يذكر فيه عن أبي هريرة.

"تم قرآن کا علم حاصل کرو تم اس کی تلاوت کرو اور سو بھی جایا کرو' جو شخص قرآن کا علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اس کی تلاوت کرتا ہے' اور اسے نوافل میں تلاوت کرتا ہے اس کے لئے قرآن کی مثال ایک ایسی تھیلی کی مانند ہے' جو مشک سے بھری ہوئی ہو اور جس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو' اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد سو جائے اور وہ قرآن اس کے ذہن میں ہو اس کی مثال ایک ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس کی مشک کے منہ کو بند کر دیا گیا ہو (اور اس کی خوشبو نہ پھیلتی ہو)

بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِكُبْرِ السِّنِّ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ، وَالسُّنَّةِ، وَالْهِجْرَةِ

باب نمبر 32: اگر لوگ قرأت، سنت اور ہجرت کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو بڑی عمر کا شخص امامت کا زیادہ حقدار ہوگا

1510 - أنا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَا: ثَنَا خَالِدٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ - وَهَذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ - قَالَ:

متن حدیث: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ قَالَ لَنَا: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا زَادَ الدَّوْرَقِيُّ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: فَأَيْنَ الْقِرَاءَةُ؟ قَالَ: كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوخطاب زیاد بن یحییٰ اور محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- یزید بن زریع (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن بشار -- عبدالوہاب -- خالد (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم -- ابن علیہ -- خالد الحذاء -- ابوقلابہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"میں اور میرا ایک ساتھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم نے واپسی کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے' تو تم دونوں اذان دینا پھر تم دونوں اقامت کہنا اور پھر تم دونوں میں سے جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے"۔

دورقی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

راوی کہتے ہیں: میں نے ابوقلابہ سے کہا' پھر قرأت کہاں گئی؟ تو انہوں نے بتایا: وہ دونوں صاحبان قرأت میں ایک دوسرے کے قریبی مرتبہ کے حامل تھے۔

بَابُ اِمَامَةِ الْمَوْلَى الْقُرَشِيِّ اِذَا كَانَ الْمَوْلَى اَكْثَرَ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَؤُمُّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْمَوْلٰى اِذَا كَانَ اَقْرَاَ مِنَ الْقُرَشِيِّ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

غلام کا قریشی کی امامت کرنا' جبکہ غلام کو قرآن زیادہ آتا ہو

یہ بات نبی اکرم ﷺ کی حدیث سے ثابت ہے (آپ ﷺ نے فرمایا ہے:)

''ان کی امامت وہ شخص کرے گا' جو ان کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو''۔

یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے: جب غلام شخص' قریشی سے زیادہ قرآن کا عالم ہو' تو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

1511 - انا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

متن حدیث: اَنَّ الْمُهَاجِرِينَ، لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، نَزَلُوا اِلٰى جَنْبِ قُبَاءَ، حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، اَمَّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ، وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ هٰذَا حَدِيثُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سنان واسطی اور علی بن منذر -- عبد اللہ بن نمیر -- عبید اللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مہاجرین جب مدینہ منورہ آئے' تو انہوں نے قباء کے پہلو میں پڑاؤ کیا جب نماز کا وقت ہوگیا تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم رضی اللہ عنہ نے ان کی امامت کروائی کیونکہ ان سب لوگوں میں انہیں سب سے زیادہ قرآن آتا تھا۔

ان لوگوں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن سنان نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ اِمَامَةِ غَيْرِ الْمُدْرِكِ الْبَالِغِينَ اِذَا كَانَ غَيْرُ الْمُدْرِكِ اَكْثَرَ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ مِنَ الْبَالِغِينَ

باب نمبر 34: نابالغ لوگ بالغوں کی امامت کر سکتے ہیں' جبکہ نابالغ شخص کو بالغوں کے مقابلے میں زیادہ قرآن آتا ہو

1512 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، نا اَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا عَلٰى حَاضِرٍ، فَكَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا رَاجِعِينَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَأَدْنُو مِنهُم، فَأَسْمَعُ حَتَّى حَفِظْتُ قُرْآنًا قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ يَنْتَظِرُونَ بِإِسْلَامِهِمْ فَتْحَ مَكَّةَ، فَلَمَّا فُتِحَتْ، جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِيهِ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَا وَافِدُ بَنِي فُلَانٍ، وَجِئْتُكَ بِإِسْلَامِهِمْ، فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ قَوْمِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا قَالَ: فَنَظَرُوا وَأَنَا لَعَلَى حِوَاءٍ - قَالَ الدَّوْرَقِيُّ حِوَاءٍ عَظِيمٍ، وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ حِوَاءٍ -، وَقَالَا: فَمَا وَجَدُوا فِيهِمْ أَحَدًا أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي، فَكُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ أَوْ سَجَدْتُ فَتَبْدُو عَوْرَتِي، فَلَمَّا صَلَّيْنَا تَقُولُ لَنَا عَجُوزٌ دَهْرِيَّةٌ: غَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ قَالَ: فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: مِنْ مَعْقِدِ الْبَحْرَيْنِ، فَذَكَرَ أَنَّهُ فَرِحَ بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا

اختلافِ روایت: قَالَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یعقوب بن ابراہیم--ابن علیہ--ایوب--عمرو بن سلمہ (یہاں تحویل سند ہے)ابوہاشم زیاد بن ایوب--اسماعیل--ایوب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ ایک گھاٹ کے قریب رہا کرتے تھے جب سوار ہمارے پاس سے گزرتے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس جاتے ہوئے (ہمارے پاس سے گزرتے تھے) تو میں ان کے قریب ہو جاتا تھا اور انہیں سنتا رہتا تھا یوں میں نے قرآن کا ایک بڑا حصہ (یاد کرلیا)

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے مکہ فتح ہونے کا انتظار کر رہے تھے جب مکہ فتح ہو گیا تو کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں بنوفلاں کا نمائندہ ہوں میں آپ کے پاس ان کے اسلام (کی اطلاع) لے کے آیا ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) میرے والد بھی اپنی قوم کے اسلام (کی اطلاع) لے کر چلے گئے پھر وہ واپس آئے تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم اپنا امام اس شخص کو مقرر کرنا جسے زیادہ قرآن آتا ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس بات کا جائزہ لینا شروع کیا میں اس وقت ایک اونچی جگہ پر موجود تھا۔

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اونچی اور بڑی جگہ پر موجود تھا جبکہ ابوہاشم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اونچی جگہ پر موجود تھا۔

پھر ان دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان لوگوں کو ایسا کوئی شخص نہیں ملا جسے مجھ سے زیادہ قرآن آتا ہو تو انہوں نے مجھے آگے کر دیا میں اس وقت کم سن لڑکا تھا۔ میں نے انہیں نماز پڑھائی میں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جب میں رکوع یا سجدے میں جاتا تو میری شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی جب ہم نے نماز ادا کرلی تو ایک بوڑھی خاتون نے ہم سے کہا اپنے قاری صاحب کی شرمگاہ تو ڈھانپ لو۔

راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے میرے لئے ایک قمیص تیار کر دی۔
راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ گلے سے شروع ہوتی تھی۔
انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ اس بات پر بہت زیادہ خوش ہوئے تھے۔
دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: ''تمہاری امامت وہ شخص کرے جسے زیادہ قرآن آتا ہو''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ لِلِابْنِ اِمَامَةَ اَبِيْهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ

باب نمبر 35: اس بات کی دلیل کا تذکرہ جو اس شخص کے مؤقف کے خلاف ہے

جس نے بیٹے کے لیے باپ کی امامت کو مکروہ قرار دیا ہے۔
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں:
''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جسے زیادہ قرآن آتا ہو''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ عَلَى الْاَئِمَّةِ فِيْ تَرْكِهِمْ اِتْمَامَ الصَّلَاةِ

وَتَاْخِيرِهِمُ الصَّلَاةَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ الْاِمَامِ قَدْ تَكُوْنُ نَاقِصَةً، وَصَلَاةَ الْمَاْمُومِ تَامَّةً، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْمَاْمُومِ مُتَّصِلَةٌ بِصَلَاةِ الْاِمَامِ، اِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْاِمَامِ، فَسَدَتْ صَلَاةُ الْمَاْمُومِ، زَعَمَ

باب نمبر 36: ایسے حکمرانوں کی شدید مذمت، جو نماز کو مکمل ادا نہیں کرتے یا نماز کو تاخیر سے ادا کرتے ہیں

اور اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات امام کی نماز ناقص ہوتی ہے اور مقتدی کی نماز مکمل ہوتی ہے۔ یہ اس شخص کے مؤقف کے خلاف ہے۔ جو اس بات کا قائل ہے: مقتدی کی نماز امام کی نماز کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی یہ اس کا گمان ہے۔

1513 - انا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ، ح وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ، ثَنَا عَفَّانُ، نا وُهَيْبٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ

1513– اخرجه الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" 3/54 من طريق يونس بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. واخرجه ابو داؤد "580" فی الصلاة: باب فی جماع الإمامة وفضلها، عن سليمان بن داؤد المهری، والحاكم 1/210 من طريق حرملة بن يحيى، كلاهما عن ابن وهب، به. وصححه الحاكم على شرط البخاری، ووافقه الذهبی. وأخرجه الطبرانی /17 "910"، والبيهقی 3/127 من طريق سعيد بن أبی مريم، عن يحيى بن أيوب، به. واخرجه احمد 4/145 و 201، وابن ماجة "983" فی الإقامة: باب ما يجب على الإمام، والطبرانی /17 "909" و "910" من طرق عن عبد الرحمٰن بن حرملة الأسلمی، به. واخرجه الطبرانی /17 "907" و "908" من طريق عبد الله بن عامر الأسلمی، عن ابی علی الهمدانی، به. واخرجه الطيالسی "1004" من طريق الفرج بن فضالة، عن رجل عن أبی علی الهمدانی، به.

الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَاَصَابَ الْوَقْتَ وَاَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهٗ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ، وَمَعْنٰى اَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل بن عیاش-- عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی (یہاں تحویلِ سند ہے) -- حسن بن محمد الصباح -- عفان -- وہیب -- عبدالرحمٰن بن حرملہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- یحییٰ بن ایوب -- عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی -- ابوعلی ہمدانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتے ہوئے صحیح وقت پر نماز ادا کرے اور مکمل نماز ادا کرے، تو اس شخص کو اور ان لوگوں کو اس کا اجر وثواب ملے گا اور جو شخص اس میں کوئی کمی کر دے، تو اس شخص پر اس کا وبال ہوگا ان لوگوں پر کوئی وبال نہیں ہو گا''۔

روایت کے یہ الفاظ ابن وہب کے نقل کردہ ہیں۔ ان تمام راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ انْتِظَارِ الْاِمَامِ اِذَا اَبْطَاَ، وَاَمْرِ الْمَاْمُوْمِيْنَ اَحَدَهُمْ بِالْاِمَامَةِ

باب نمبر 37: جب امام کے آنے میں تاخیر ہو جائے، تو اس کا انتظار کرنے کی اجازت اور مقتدیوں کا کسی ایک شخص کو امامت کی ہدایت کرنا

1514 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَكْرٌ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّفَ، فَتَخَلَّفَ مَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ: قَالَ: فَانْتَهَيْنَا اِلَى النَّاسِ وَقَدْ صَلّٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً، فَلَمَّا اَحَسَّ بِجِيْئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلِّ، فَلَمَّا قَضٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيْرَةُ فَاَكْمَلَا مَا سَبَقَهُمَا -

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ يَغْلَطُ فِيْهَا مَنْ لَا يَتَدَبَّرُ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ، وَلَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ، زَعَمَ بَعْضُ مَنْ يَقُوْلُ بِمَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّيْنَ اَنَّ مَا اَدْرَكَ مَعَ الْاِمَامِ اٰخِرُ صَلَاتِهٖ، اَنَّ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةً عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيْرَةَ اِنَّمَا قَضَيَا الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى؛ لِاَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِنَّمَا سَبَقَهُمَا بِالْاُوْلٰى، لَا

بالثانیۃ، وکذلک ادّعوا فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: وما فاتکم فاقضوا، فزعموا ان فیہ دلالۃ علی انہ انما یقضی اول صلاتہ لا آخرھا، وھذا التاویل من تدبر الفقہ علم ان ھذا التاویل خلاف قول اھل الصلاۃ جمیعا، اذ لو کان المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم والمغیرۃ بعد سلام عبد الرحمٰن بن عوف قضیا الرکعۃ الاولی التی فاتتھما لکانا قد قضیا رکعۃ بلا جلسۃ ولا تشھد، اذ الرکعۃ التی فاتتھما وکانت اول صلاۃ عبد الرحمٰن بن عوف کانت رکعۃ بلا جلسۃ، ولا تشھد، وفی اتفاق اھل الصلاۃ ان المدرک مع الامام رکعۃ من صلاۃ الفجر یقضی رکعۃ بجلسۃ وتشھد وسلام، ما بان وصح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقض الرکعۃ الاولی التی لا جلوس فیھا ولا تشھد ولا سلام، وانہ قضی الرکعۃ الثانیۃ التی فیھا جلوس وتشھد وسلام، ولو کان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: وما فاتکم فاقضوا، معناہ: ان اقضوا ما فاتکم کما ادعاہ من خالفنا فی ھذہ المسالۃ کان علی من فاتتہ رکعۃ من الصلاۃ مع الامام ان یقضی رکعۃ بقیام ورکوع وسجدتین بغیر جلوس ولا تشھد ولا سلام، وفی اتفاقھم معنا انہ یقضی رکعۃ بجلوس وتشھد ما بان وثبت ان الجلوس والتشھد والسلام من حکم الرکعۃ الآخیرۃ، لا من حکم الاولی، فمن فھم العلم وعقلہ، ولم یکابر علم ان لا تشھد ولا جلوس للتشھد، ولا سلام فی الرکعۃ الاولی من الصلاۃ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی --معتمر --حمید --بکر --حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ -- اپنے والد

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (سفر کے دوران) قافلے کے افراد سے (پیچھے رہ گئے) آپ کے ہمراہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی پیچھے رہ گئے اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے (جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں)

جب ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہیں نبی اکرم ﷺ کی آمد محسوس ہوئی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی اور سلام پھیر دیا تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے وہ نماز مکمل کی جو پہلے گزر چکی تھی۔

ان الفاظ کے بارے میں وہ شخص غلط فہمی کا شکار رہا جس نے اس مسئلہ میں غور وفکر نہیں کیا اور وہ علم اور فقہ کا فہم بھی نہیں رکھتا اہل عراق کے مسلک کے قائلین بعض حضرات یہ گمان کرتے ہیں آدمی امام کے ساتھ جو نماز پاتا ہے وہ اس کی نماز کا آخری حصہ ہوتا ہے ان الفاظ میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے نبی اکرم ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت کی قضا کی تھی کیونکہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ان دونوں کے آنے سے پہلے پہلی رکعت پڑھا چکے تھے دوسری نہیں۔

اسی طرح ان (اہل عراق) نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں بھی دعویٰ کیا "جو گزر چکی ہو اسے قضا کر لو" تو یہ (اہل عراق) یہ گمان رکھتے ہیں اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے وہ شخص اپنی نماز کے ابتدائی حصے کی قضا کرے گا نہ کہ

آخری حصے کی' جو شخص فقہ میں غور وفکر کرتا ہو' وہ یہ بات جان لے گا' یہ تاویل تمام اہل نماز کے موقف کے خلاف ہے۔

کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت کی کی قضا کی تھی' جو ان حضرات کی فوت ہوگئی تھی' تو ان دونوں حضرات کو جلسہ اور تشہد کے بغیر اس کی قضا کرنی چاہئے تھی' کیونکہ وہ رکعت جو ان دونوں حضرات کی فوت ہوگئی تھی' اور جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی نماز کی پہلی رکعت تھی' وہ رکعت جلسہ اور تشہد کے بغیر تھی۔

اہل نماز کا اس بات پر اتفاق ہے' فجر کی نماز کی ایک رکعت (یعنی دوسری رکعت) امام کے ساتھ پانے والا شخص جلسہ' تشہد اور سلام کے ہمراہ (پہلی رکعت) کی قضاء کرے گا۔

اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس پہلی رکعت کی قضا نہیں کی تھی' جس میں جلسہ' تشہد اور سلام نہیں ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس دوسری رکعت کی قضا کی تھی' جس میں جلسہ' تشہد اور سلام ہوتا ہے۔

اگر نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''اور جو فوت ہو جائے اسے قضا کرلو'' کا معنی یہ ہوتا' جو حصہ فوت ہو گیا ہے' اس کی قضا کرلو' جیسا کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین نے دعویٰ کیا ہے' تو جس شخص کی امام کی اقتداء میں ایک رکعت فوت ہوگئی تھی' اس پر لازم ہوتا کہ وہ اس ایک رکعت کو (صرف) قیام' رکوع اور سجود کے ہمراہ ادا کرے' اور یہ جلوس' تشہد اور سلام کے بغیر ہو' کیونکہ اس بات پر وہ بھی ہمارے ساتھ متفق ہیں کہ ایسا شخص جلوس اور تشہد کے ہمراہ اس رکعت کی قضا کرے گا۔ تو اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے' جلوس' تشہد اور سلام' دوسری رکعت سے متعلق احکام ہیں' یہ پہلی رکعت سے متعلق نہیں ہیں۔

جو شخص علم کا فہم حاصل کرے' اور اس کو سمجھ لے اور ضد کا مظاہرہ نہ کرے' وہ یہ بات جانتا ہوگا کہ نماز کی پہلی رکعت میں جلوس' تشہد اور سلام نہیں ہوتے ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَلَاةِ الْإِمَامِ الْاَعْظَمِ خَلْفَ مَنْ اَمَّ النَّاسَ مِنْ رَعِيَّتِهِ

وَاِنْ كَانَ الْإِمَامُ مِنَ الرَّعِيَّةِ يَؤُمُّ النَّاسَ بِغَيْرِ اِذْنِ الْإِمَامِ الْاَعْظَمِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِيْ اِمَامَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

باب نمبر 38: سب سے بڑے امام کا اپنی رعایا کے پیچھے نماز ادا کرنے کی رخصت جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو

اگر چہ وہ امام' رعایا سے تعلق رکھتا ہو اور سب سے بڑے امام کی اجازت کے بغیر لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو۔

1515 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ،

متنِ حدیث: اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَاَقْبَلْتُ مَعَهُ

فَجِئْنَا النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى لَهُمْ، فَاَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ، فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اَحْسَنْتُمْ - اَوْ قَالَ: اَصَبْتُمْ -، يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ اِذَا حَضَرَتْ وَكَانَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ غَائِبًا عَنِ النَّاسِ اَوْ مُتَخَلِّفًا عَنْهُمْ فِيْ سَفَرٍ، فَجَائِزٌ لِلرَّعِيَّةِ اَنْ يُقَدِّمُوا رَجُلًا مِنْهُمْ يَؤُمُّهُمْ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَسَّنَ فِعْلَ الْقَوْمِ اَوْ صَوَّبَهُ اِذْ صَلَّوَا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا بِتَقْدِيمِهِمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ لِيَؤُمَّهُمْ، وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ بِانْتِظَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا اِذَا كَانَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ حَاضِرًا فَغَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ اَحَدٌ بِغَيْرِ اِذْنِهِ؛ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ اَنْ يُؤَمَّ السُّلْطَانُ بِغَيْرِ اَمْرِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن رافع --عبدالرزاق-- ابن جریج --ابن شہاب--عباد بن زیاد --عروہ بن مغیرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے غزوہ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (لوگوں کے پاس) آیا' تو ہم نے لوگوں کو پایا کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا تھا اور انہوں نے ان لوگوں کو نماز پڑھادی تھی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میں سے ایک رکعت کو پایا' تو آپ نے لوگوں کے ہمراہ دوسری رکعت ادا کر لی۔

جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنی نماز کو مکمل کیا۔

مسلمان اس بات سے خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے بکثرت سبحان اللہ پڑھنا شروع کر دیا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

تم لوگوں نے اچھا کیا ہے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:)

تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر اس بات پر پسندیدگی کا اظہار کیا کہ انہوں نے نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لیا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور بڑا امام (یعنی حاکم وقت یا مذہبی پیشوا) موجود نہ ہو' یا سفر کے دوران لوگوں سے پیچھے رہ گیا ہو' تو عام افراد کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی امامت کے لئے کسی اور شخص کو آگے کر لیں۔

اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے فعل کو اچھا اور درست قرار دیا ہے: جب انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن

بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنی امامت کے لئے آگے کر کے نماز کو ادا کر لیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت نہیں کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے' لیکن جب بڑا امام موجود ہو تو پھر یہ بات جائز نہیں ہے کہ امام کی اجازت کے بغیر کوئی شخص ان لوگوں کی امامت کرے۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ حاکم وقت کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اس کی جگہ امامت کرے۔

1516 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَا تَؤُمَّنَّ رَجُلًا فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا فِيْ اَهْلِهِ وَلَا تَجْلِسْ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ - اَوْ قَالَ: يَاْذَنُ لَكَ -

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- شعبہ (یہاں تحویل سند ہے) -- صنعانی -- یزید بن زریع -- شعبہ -- اسماعیل بن رجاء -- اوس بن ضمعج کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص کی حاکمیت میں اور اس کے گھر میں اس کی امامت ہرگز نہ کرنا' اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھنا' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کیا جا سکتا ہے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''وہ تمہیں اجازت دیدے' تو تم ایسا کر سکتے ہو''۔

بَابُ اِمَامَةِ الْمَرْءِ السُّلْطَانَ بِاَمْرِهِ

وَاسْتِخْلَافِ الْاِمَامِ رَجُلًا مِنَ الرَّعِيَّةِ اِذَا غَابَ عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يَؤُمُّ النَّاسَ فِيْهِ فَتَكُوْنُ الْاِمَامَةُ بِاَمْرِهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِيْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا اِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَمْ يَاْتِ اَنْ يَاْمُرَ اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ

1516– وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/ "613" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "582" في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "618"، وأحمد 4/118 و 121–122، ومسلم "673" "291" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، وأبو داوٗد "583"، والنسائي 2/77 في الإمامة: باب اجتماع القوم وفيهم الوالي، وابن ماجة "980" في الإقامة: باب من أحق بالإمامة، والطبراني 17/ "613"، وأبو عوانة 2/36، والبيهقي 3/125، من طرق عن شعبة، به.

باب نمبر 39: آدمی کا سلطان کے حکم کے تحت اس کی امامت کرنا

اور امام کا اپنی رعایا میں سے کسی شخص کو اپنا نائب مقرر کر دینا جب وہ اس مسجد سے غیر موجود ہو جہاں وہ لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے تو ایسی صورت میں امامت اس کے حکم کے تحت ہوگی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ جب عصر کا وقت ہو جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائیں تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہیں وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔

1517 - سندِ حدیث: نَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، نا اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ اَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ، اِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ - وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ -، وَذَكَرَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فَقَامَ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ، وَاَوْمَاَ اِلَيْهِ: امْضِ فِي صَلَاتِكَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی اور پھر آپ ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے۔

آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! جب عصر کا وقت ہو جائے اور میں نہ آپاؤں تو تم ابوبکر سے کہہ دینا: وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز کو جاری رکھو''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اِمَامَةِ الْمَرْءِ مَنْ يَكْرَهُ اِمَامَتَهُ

باب نمبر 40: ایسے شخص کی امامت کی ممانعت جس کی امامت کو پسند نہ کیا جاتا ہو

1518 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، وَسَعِيْدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ الْهُذَلِيِّ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ، وَلَا تُجَاوِزُ رُءُوسَهُمْ: رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَرَجُلٌ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يُؤْمَرْ، وَامْرَاَةٌ دَعَاهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَاَبَتْ عَلَيْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم -- ابن وہب -- ابن لہیعہ اور سعید بن ابوایوب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور وہ نماز آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی اور وہ ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی ہے۔

ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں ایک وہ شخص جو کسی جنازے کی نماز پڑھا دے حالانکہ اسے اس کی ہدایت نہ کی گئی ہو اور ایک وہ عورت جسے رات کے وقت اس کا شوہر (اپنی طرف) بلائے اور وہ انکار کردے''۔

1519 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَرْفَعُهُ يَعْنِي: مِثْلَ هٰذَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَمْلَيْتُ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ وَهُوَ مُرْسَلٌ؛ لِاَنَّ حَدِيثَ اَنَسٍ الَّذِي بَعْدَهُ حَدَّثَنَاهُ عِيسَى فِي عَقِبِهِ، يَعْنِي بِمِثْلِهِ، لَوْلَا هٰذَا لَمَا كُنْتُ اُخَرِّجُ الْخَبَرَ الْمُرْسَلَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- یزید بن ابوحبیب -- عمرو بن ولید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے یعنی وہ اس (سابقہ) روایت کی مانند ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کے پہلے جزء کو املاء کروایا ہے۔ یہ روایت ''مرسل'' ہے' اس کی وجہ یہ ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث وہ ہے' جو اس کے بعد آئے گی۔

یہ روایت ہمیں عیسیٰ نامی راوی نے اس کے بعد بیان کی تھی۔

یعنی وہ روایت جو اس کی مانند ہے۔

اگر یہ بات نہ ہوتی' تو میں کسی ''مرسل'' روایت کو اس کتاب میں نقل نہ کرتا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِمَامَةِ الزَّائِرِ

باب نمبر 41: مہمان کے امامت کرنے کی ممانعت

1520 - انا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَطِيَّةَ رَجُلٌ مِنَّا وَثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُكْنٰى اَبَا عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ قَالَ:

متن حدیث: اَتَانَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقِيْلَ لَهُ: تَقَدَّمْ قَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ رَجُلٌ مِنْكُمْ، فَلَمَّا صَلَّوْا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا زَارَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَؤُمَّهُمْ، وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَفِي حَدِيْثِ وَكِيعٍ قَالَ: لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ، حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- ابان بن یزید -- بدیل العقیلی -- ابوعطیہ رجل منا -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- ابان بن یزید عطار -- بدیل بن میسرہ عقیلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے اپنے قبیلے کے ایک فرد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جن کی کنیت ابوعطیہ تھی اور روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' نماز کا وقت ہوگیا تو انہیں کہا گیا: آپ آگے آئیے' تو انہوں نے فرمایا: تمہاری امامت تم میں سے ہی کوئی فرد کرے جب ان لوگوں نے نماز ادا کرلی تو حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی سے ملنے کے لئے جائے' تو وہ ان کی امامت نہ کرے ان لوگوں میں سے ہی کوئی شخص ان لوگوں کی امامت کرے''۔

وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم میں سے ہی کوئی ایک آگے ہوجائے' میں تمہیں بتادوں گا میں آگے کیوں نہیں ہوا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قِيَامِ الْإِمَامِ عَلٰى مَكَانٍ اَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْمَأْمُوْمِيْنَ لِتَعْلِيْمِ النَّاسِ الصَّلَاةَ

باب نمبر 42: امام کے مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑے ہونے کی رخصت تاکہ وہ لوگوں کو نماز کا طریقہ تعلیم کرسکے

1521 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ سَهْلٍ،

متن حدیث: اَنَّهُ جَاءَهُ نَفَرٌ يَتَمَارَوْنَ فِي الْمِنْبَرِ مِنْ اَيِّ عُوْدٍ هُوَ، وَمَنْ عَمِلَهُ، فَقَالَ سَهْلٌ: اَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي

لَا أَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ، وَمَنْ عَمِلَهُ، وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ قَامَ عَلَيْهِ، أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ قَالَ: إِنَّهُ لَيُسَمِّيهَا يَوْمَئِذٍ، وَنَسِيتُ اسْمَهَا: أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أُكَلِّمِ النَّاسَ عَلَيْهَا، فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الدَّرَجَاتِ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ، فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعَ، وَرَكَعَ النَّاسُ، ثُمَّ رَفَعَ، وَنَزَلَ الْقَهْقَرَى، ثُمَّ سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي، وَتَعَلَّمُوا صَلَاتِي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یعقوب بن ابراہیم دورقی--ابن ابوحازم--اپنے والد کے حوالے سے-- سہل

کچھ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ لوگ اس بارے میں بحث کر رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کا منبر کون سی لکڑی سے تیار کیا گیا تھا اور کس نے اسے بنایا تھا' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا: اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں کہ یہ کونسی لکڑی سے بنایا گیا تھا اور کس نے اسے تیار کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ جب پہلے دن اس پر کھڑے ہوئے تھے' تو میں نے آپ کی زیارت کی تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے فلاں خاتون کو پیغام بھجوایا تھا (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے اس دن اس عورت کا نام لیا تھا' لیکن مجھے اس کا نام بھول گیا ہے۔

(حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ پیغام بھجوایا' تم اپنے بڑھئی لڑکے سے کہو کہ وہ ہمارے لئے کچھ لکڑیاں تیار کردے تاکہ میں ان پر (بیٹھ کر) لوگوں کے ساتھ بات چیت کیا کروں۔

تو اس شخص نے جنگل کی لکڑیوں کے ذریعے تین درجات بنائے تھے۔

(حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے دیکھا نبی اکرم ﷺ اس پر کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی آپ کے پیچھے لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ رکوع میں گئے لوگ بھی رکوع میں چلے گئے' پھر آپ اٹھے اور الٹے قدموں نیچے اترے' پھر آپ نے منبر کی بنیاد کے قریب سجدہ کیا۔

پھر آپ واپس منبر پر تشریف لے گئے' یہاں تک کہ آپ نے مکمل نماز ادا کرلی۔

پھر آپ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا:

''میں نے ایسا اس لئے کیا ہے' تاکہ تم لوگ میری پیروی کرسکو اور تم لوگ میری نماز (کے طریقے کا) علم حاصل کرلو''۔

1522 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اختلافِ روایت: وَلَمْ يَقُلْ: إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي، وَتَعَلَّمُوا صَلَاتِي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

''میں نے ایسا اس لئے کیا ہے' تا کہ تم میرے پیروی کرلو اور میری نماز (کے طریقے کا) علم حاصل کرلو''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلٰى مَكَانٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَاْمُومِينَ اِذَا لَمْ يُرِدْ تَعْلِيمَ النَّاسِ

باب نمبر 43: اگر امام لوگوں کو تعلیم نہ دینا چاہتا ہو' تو پھر امام کے لیے مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑے ہونے کی ممانعت

1523 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا حُذَيْفَةُ عَلٰى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَجَبَذَهُ اَبُوْ مَسْعُودٍ، فَتَابَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُودٍ: اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَرَنِيْ قَدْ تَابَعْتُكَ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شافعی -- سفیان -- اعمش -- ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ہمام بیان کرتے ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک بلند دکان پر نماز پڑھائی انہوں نے اس پر سجدہ کیا' تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی طرف کھینچا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان کی طرف چلے گئے جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس بات سے منع نہیں کیا گیا ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ نے مجھے نہیں دیکھا کہ میں نے آپ کی بات مان لی تھی۔

1523- وفی "مسند" الشافعی 1/137-138، ومن طریق الربیع بن سلیمان عن الشافعی اخرجه البیهقی 3/108، والبغوی "831".واخرجه ابو داؤد "597" فی الصلاة: باب الإمام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم، وابن الجارود "313" من طریقین عن الأعمش، به. وصححه الحاکم 1/210 علی شرط الشیخین، ووافقه الذهبی .وفی "مصنف ابن ابی شیبة" 2/262 عن ابی معاویة، عن الأعمش، عن إبراهیم، عن همام قال: صلی حذیفة علی دکان وهم أسفل منه، قال: فجذبه سلمان حتی أنزله، فلما انصرف قال له: أما علمت أن أصحابك كانوا يكرهون أن يصلي الإمام على الشيء، وهم أسفل منه، فقال حذيفة: بلى قد ذكرت حين مددتني .واخرجه البيهقي 3/108 من طريق يعلى بن عبيد، عن الأعمش، به . إلا أنه قال: فجبذ ابو مسعود .واخرجه بنحوه عبد الرزاق "3905" من طريق معمر، عن الأعمش، عن مجاهد أو غيره –شك ابو بكر– أن ابن مسعود أو قال: أبا مسعود –انا اشك– وسلمان وحذيفة صلى بهم أحدهم، فذهب يصلي على دكان، فجبذه صاحباه، وقالا: انزل عنه .وفي ابن ابي شيبة 2/263 من طريق وكيع، عن ابن عون، عن إبراهيم قال: صلى حذيفة على دكان بالمدائن ارفع من اصحابه، فمده أبو مسعود، قال له: أما علمت أن هذا يكره، قال: الم تر أنك لما ذكرتني ذكرت .وفي "المصنف" "3904" عن الثوري، عن حماد، عن مجاهد قال: رأى سلمان حذيفة يؤمهم على دكان من جص، فقال: تأخر، فإنما أنت رجل من القوم، فلا ترفع نفسك عليهم، فقال: صدقت . وانظر "سنن البيهقي" 3/109.

بَابُ اِيذَانُ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالصَّلَاةِ

باب نمبر 44: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا

1524 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَصَلَّى يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى .

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان--عمرو--کریب (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنی دیر نماز ادا کی پھر آپ خراٹے لینے لگے پھر مؤذن آپ کو نماز کے لئے بلانے آئے' تو آپ تشریف لے گئے اور آپ نے نماز ادا کی۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ انْتِظَارِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالْإِقَامَةِ

باب نمبر 45: مؤذن کا اقامت کہنے کے لیے امام کا انتظار کرنا

1525 - أنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُمْهِلُ، فَإِذَا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَقْبَلَ اَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عباس بن محمد دوری--اسحاق بن منصور سلولی--اسرائیل--سماک (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن اذان دیدیتا تھا پھر وہ تھوڑی دیر ٹھہر جاتا تھا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے ہوئے دیکھتا تھا' تو اقامت کہنا شروع کرتا تھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ رُؤْيَتِهِمْ إِمَامَهُمْ

باب نمبر 46: لوگوں کے امام کو دیکھنے سے پہلے نماز کے لیے کھڑے ہونے کی ممانعت

1526 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى، ثَنَا الْحَجَّاجُ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافَ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حَبِيبٍ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي.

اختلافِ روایت: وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: قَالَ: إِذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْأَذَانِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بندار -- یحییٰ -- حجاج (یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن سنان واسطی -- یحییٰ بن سعید قطان -- حجاج ابن ابوعثمان صواف (یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن عبدہ -- سفیان ابن حبیب -- حجاج صواف -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ اور عبداللہ بن ابی قتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو"۔

احمد بن سنان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "جب مؤذن اذان دے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو"۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي كَلَامِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْإِقَامَةِ، وَالْحَاجَةُ تَبْدُو لِبَعْضِ النَّاسِ

اقامت ہو جانے کے بعد امام کے کلام کرنے کی رخصت، جبکہ کسی شخص کو کوئی ضروری کام درپیش ہو

1527 -- سندِحدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ بِرَجُلٍ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ بَعْضُ الْقَوْمِ

1526 – أخرجه مسلم "604" في المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، عن محمد بن حاتم، وعبيد الله بن سعيد، وابن خزيمة في "صحيحه" "1526" من طريق بندار، وأحمد بن سنان الواسطي، أربعتهم عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/304، ومسلم "604"، والدولابي في "الكنى" 1/49، وأبو نعيم في "الحلية" 8/ 391، من طرق عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد. وأخرجه الدولابي 1/49.

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--محمد بن جعفر--شعبہ--عبدالعزیز بن صہیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ (یہاں تحویلِ سند ہے)--یعقوب بن ابراہیم دورقی--ابن علیہ--عبدالعزیز (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی ایک شخص سرگوشی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتا رہا' یہاں تک کہ آپ کے اصحاب سو گئے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز ادا کی۔

دورقی کہتے ہیں: نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کنارے میں ایک صاحب کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کرتے رہے۔ آپ نماز کے لئے اس وقت تشریف لائے جب بعض لوگ سو چکے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَئِمَّةِ بِالرَّشَادِ

باب نمبر 48: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ائمہ کے لیے رہنمائی کی دعا کرنے کا تذکرہ

1528 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح. وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، ح وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح. وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوسَى، عَنْ مُؤَمَّلٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ الْاَشَجِّ،

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَاَفْسَدَ الْخَبَرَ،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:)--احمد بن عبدہ--عبدالعزیز دراوردی--سہیل--اعمش--(یہاں تحویلِ سند ہے)--عبداللہ بن سعید اشج--ابوخالد (یہاں تحویلِ سند ہے)--علی بن خشرم--عیسیٰ (یہاں تحویلِ سند ہے)--یوسف بن موسیٰ--جریر (یہاں تحویلِ سند ہے)--سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--(یہاں تحویلِ سند ہے)--محمد بن رافع--عبد الرزاق--معمر اور ثوری (یہاں تحویلِ سند ہے)--ابوموسیٰ--مؤمل--سفیان--اعمش--ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے۔ اے اللہ! ائمہ کی رہنمائی کر اور مؤذنین کی مغفرت کردے۔

روایت کے یہ الفاظ اشج نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن نمیر نے اعمش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور انہوں نے روایت کو فاسد کر دیا ہے۔

1529 - سندِ حدیث: نَا الْاَشَجُّ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، وَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1530 - سندِ حدیث: نَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَرَوَى خَبَرَ سُهَيْلٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرَا الْاَعْمَشَ فِي الْاِسْنَادِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سہیل کی نقل کردہ روایت کو عبدالرحمٰن بن اسحاق اور محمد بن عمار نے صہیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ان دونوں راویوں نے اس کی سند میں اعمش نامی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1531 - اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اُمَنَاءُ، وَالْاَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ وَسَدِّدِ الْاَئِمَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

اختلافِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ، وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: اَرْشَدَ اللّٰهُ الْاَئِمَّةَ، وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ . وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسین بن حسن-- یزید بن زریع --عبدالرحمٰن بن اسحاق (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن حجر-- محمد بن عمار-- دونوں سہیل بن ابوصالح -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذان دینے والے امین ہوتے ہیں اور امامت کرنے والے ضامن ہوتے ہیں۔ اے اللہ! تو اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے اور امامت کرنے والوں کو سیدھا رکھنا۔

(راوی کہتے ہیں:) یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

روایت کے یہ الفاظ علی بن حجر کے نقل کردہ ہیں۔

حسین بن حسن نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ امامت کرنے والوں کی رہنمائی کرے اوراذان دینے والوں کی مغفرت کرے''

یہ روایت محمد بن صالح نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

1532 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، وَقَالَ: قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ:

متنِ حدیث: وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ مِنْ مِائَتَيْنِ مِثْلَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- حیوہ -- نافع بن سلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اذان دینے والوں سے درگزر کرے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعمش نامی راوی محمد بن ابوصالح نامی راوی جیسے دوسوافراد سے بڑا حافظ الحدیث ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ قِيَامِ الْمَأْمُومِينَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَمَا فِيهِ مِنَ السُّنَنِ

(ابواب کا مجموعہ)

مقتدیوں کا امام کے پیچھے کھڑا ہونا اور اس بارے میں سنتوں کا بیان

بَابُ قِيَامِ الْمَأْمُومِ الْوَاحِدِ عَنْ يَّمِينِ الْإِمَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَّعَهُمَا اَحَدٌ

باب نمبر **49**: ایک مقتدی کا امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا۔ جب ان دونوں (یعنی امام اور مقتدی) کے ہمراہ اور کوئی نہ ہو

1533 - أنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَأَتٰى شَنًّا مُعَلَّقًا فَتَوَضَّأَ وَضُوْءًا خَفِيفًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ وَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ، فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ، فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى

اختلاف روایت: هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: عَنْ كُرَيْبٍ، وَقَالَ: فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ: فَوَصَفَ وَضُوْءَهُ، وَجَعَلَ يُقَلِّلُهُ، وَلَمْ يَقُلْ: وَضُوْءًا خَفِيفًا

1533- أخرجه البخاری (698) فی الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام فحوله إلى يمينه لم تفسد صلاته، ومسلم (763)، وأبو داؤد (1364)، وأبو عوانة 2/316-317، و318، والبيهقی 3/7-8، والطبرانی (12193) و (12194) من طرق عن مخرمة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (4707)، وأحمد 1/284 و364، والحميدی (472)، والطيالسی (2706)، والبخاری (138) فی الوضوء: باب التخفيف فی الوضوء، و (726) فی الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام وحوله الإمام خلفه إلى يمينه تمّت صلاته، و (859) باب وضوء الصبيان، و (4569) فی التفسير: باب (إن فی خلق السماوات والأرض)، و (6215) فی الأدب: باب رفع البصر إلى السماء، و (6316) فی الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، و (7452) فی التوحيد: باب ما جاء فی تخليق السماوات والأرض وغيرهما من الخلائق، ومسلم (763)، والنسائی 2/218 فی التطبيق: باب الدعاء فی السجود، والترمذی (232) فی الصلاة: باب ما جاء فی الرجل يصلی ومعه رجل، وابن ماجه (423) فی الطهارة: باب ما جاء فی القصد فی الوضوء وكراهية التعدی فيه، وابن خزيمة (1533) و (1534)، وأبو عوانة 2/315 و [illegible] والطبرانی (12165) و (12172) و (12184) و (12188) و (12189) و (12190) و (12191) من طرق عن كريب [illegible] وبعضهم يزيد فيه على بعض.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)---عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن---سفیان---عمرو ابن دینار---کریب (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

میں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے اٹھے آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لائے آپ نے مختصر وضو کیا' پھر آپ اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے میں اٹھا میں نے بھی وضو کیا میں نے بھی ویسا ہی کیا جس طرح آپ نے کیا تھا پھر میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو آپ نے مجھے گھما کر دائیں طرف کر لیا پھر جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے نماز ادا کی پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے' یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے' پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو نماز کے لئے بلایا تو آپ تشریف لے گئے اور آپ نے نماز ادا کی۔

یہ روایت عبدالجبار کی نقل کردہ ہے۔

مخزومی کہتے ہیں: یہ روایت کریب کے حوالے سے منقول ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ نے نماز ادا کی اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تذکرہ کیا تھا اور یہ بات بیان کی تھی: وہ مختصر وضو تھا۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے: انہوں نے مختصر وضو کیا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَامُومَ يَقُومُ خَلْفَ الْإِمَامِ

يَنْتَظِرُ مَجِيءَ غَيْرِهِ فَإِنْ فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَاَرَادَ الرُّكُوعَ قَبْلَ مَجِيءِ غَيْرِهِ، تَقَدَّمَ فَقَامَ عَنْ يَّمِينِ الْإِمَامِ

باب نمبر 50: اس بات کی دلیل کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے

جو اس بات کا قائل ہے: مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو کر دوسرے شخص کے آنے کا انتظار کرے گا' اگر امام دوسرے شخص کے آنے سے پہلے قرأت سے فارغ ہو کر رکوع میں جانے کا ارادہ کرتا ہے' تو مقتدی آگے بڑھ کر امام کے دائیں طرف کھڑا ہو جائے گا۔

1534 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَتَتَبَّعْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، وَقَالَ: فَاَخَذَنِي فَاَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)---محمد بن بشار بندار---محمد ابن جعفر---شعبہ---سلمہ ابن کہیل---کریب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ کے ہاں رات بسر کی اور میں اس بات کی جستجو میں تھا کہ نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) کس طرح نماز ادا کرتے ہیں۔
پھر آپ نماز ادا کرنے کے لئے اٹھے تو میں بھی اٹھا اور آپ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

بَابُ قِيَامِ الِاثْنَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب نمبر 51: دو آدمیوں کا امام کے پیچھے کھڑے ہونا

1535 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِيْ الْحَنَفِيَّ، نا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ اَبُوْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ عَنْ يَسَارِهٖ، فَنَهَانِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِينِهٖ، ثُمَّ جَاءَ صَاحِبٌ لِيْ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوبکر حنفی -- ضحاک بن عثمان -- شرحبیل ابن سعد ابوسعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ کی بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اس بات سے منع کیا اور آپ نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا پھر میرا ایک ساتھی بھی آ گیا تو ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی کپڑا اوڑھ کر ہمیں نماز پڑھائی جس کے کنارے آپ نے مخالف سمت میں ڈالے ہوئے تھے۔

بَابُ تَقَدُّمِ الْإِمَامِ عِنْدَ مَجِيءِ الثَّالِثِ اِذَا كَانَ مَعَ الْمَأْمُوْمِ الْوَاحِدِ

باب نمبر 52: تیسرے آدمی کے آنے پر امام کا آگے بڑھ جانا اگر اس کے ساتھ پہلے ایک ہی مقتدی ہو

1536 - أنا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اِزَارٌ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَقَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ، فَصَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا، فَتَوَضَّاَ فَالْتَحَفَ بِاِزَارِهٖ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَاَتٰى اٰخَرُ فَقَامَ عَنْ يَسَارِهٖ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ، فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر -- لیث -- خالد ابن یزید -- سعید ابن ابو ہلال -- عمرو بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے پایا انہوں نے ایک تہبند باندھا ہوا تھا۔

اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں)

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے میں نے آپ کو وضو کروایا آپ نے وضو کیا' پھر آپ نے اپنی چادر کو التحاف کے طور پر لپیٹ لیا پھر میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر ایک اور شخص آیا وہ آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے آگے ہو گئے اور ہم آپ کی اقتداء میں کھڑے ہو گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر سمیت تیرہ رکعات ادا کیں۔

بَابُ اِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ، وَالْمَرْاَةَ الْوَاحِدَةَ

باب نمبر 53: ایک مرد کا' ایک مرد اور ایک خاتون کی امامت کرنا

1537 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالَا: ثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِي زِيَادٌ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ، اَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا، وَاَنَا اِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّي مَعَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور احمد بن منصور رمادی -- حجاج ابن محمد -- ابن جریج -- زیاد ابن سعد -- قزعہ مولیٰ عبدالقیس -- عکرمہ (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

1537- أخرجه النسائي 2/86 في الإمامة: باب إذا كانوا رجلين وامرأتين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/258، ومسلم "660" "269" في المساجد: باب جواز الجماعة في نافلة، وابو داوُد "609" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقومان، والنسائي 2/86 في الإمامة: باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة، وابن ماجة "975" في الإقامة: باب الاثنان جماعة، وأبو عوانة 2/75، والبيهقي 3/106-107 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1537" وأخرجه أحمد 1/302 عن حجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/86 في الإمامة: باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامراة عن محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، والبيهقي 3/107 من طريق محمد بن إسحاق وعباس الدوري، ثلاثتهم عن حجاج، بهذا الإسناد.

میں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں نماز ادا کی جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر ہمارے ساتھ نماز ادا کرتی رہیں اور میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرتا رہا۔

بَابُ اِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ، وَالْمَرْاَتَيْنِ

باب نمبر **54**: مرد کا ایک مرد اور دو خواتین کی امامت کرنا

1538 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُخْتَارِ يُحَدِّثُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهُ وَخَالَتُهُ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَاُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عبداللہ بن مختار -- موسیٰ بن انس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ نبی اکرم ﷺ ان کی (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی) والدہ اور ان کی خالہ (نماز ادا کرنے لگے)

نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے ان کی والدہ اور خالہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

بَابُ اِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْغُلَامَ غَيْرَ الْمُدْرِكِ وَالْمَرْاَةَ الْوَاحِدَةَ

باب نمبر **55**: مرد کا ایک مرد اور ایک نابالغ لڑکے اور ایک خاتون کی امامت کرنا

1539 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّتْ اُمِّيْ خَلْفَنَا

1539 – أخرجه البغوي في "شرح السنة" "828" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/153 في الصلاة: باب جامع سبحة الضحى، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/137، وأحمد 3/131 و149 و164، والبخاري "380" في الصلاة: باب الصلاة على الحصير، و "860" في الأذان: باب وضوء الصبيان، و "1164" في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ومسلم "658" في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة، وأبو داؤد "612" في الصلاة: باب إذا كانوا ثلاثة كيف يقومون، والترمذي "234" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه الرجال والنساء، والنسائي 2/85، 86 في الإمامة: باب إذا كانوا ثلاثة وامرأة، والدارمي 1/295، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/307، والبيهقي في "السنن" 3/96. وأخرجه الحميدي "1194"، والبخاري "727" في الأذان: باب المرأة وحدها تكون صفا، و "871" و "874": باب صلاة النساء خلف الرجال، وأبو عوانة 2/75، والبيهقي 3/106، والبغوي في "شرح السنة" "829"، من طرق عن سفيان، عن إسحاق بن عبد الله، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1539" و "1540".

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- سفیان -- اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطلحہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اور لڑکے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی اور میری والدہ نے ہمارے پیچھے نماز ادا کی۔

1540 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابُ اِجَازَةِ صَلَاةِ الْمَامُوْمِ عَنْ يَّمِيْنِ الْإِمَامِ اِذَا كَانَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهُمَا

باب نمبر **56**: مقتدی کا امام کے دائیں طرف کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا جائز ہے جبکہ صفیں ان دونوں کے پیچھے ہوں

1541 - سندِ حدیث: نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ، وَزَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِیُّ قَالُوْا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُغْمِیَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ - فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ، وَقَالُوْا فِی الْحَدِيْثِ - وَاَذَّنَ وَاَقَامَ، وَاَمَرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: جِيْئُوْنِیْ بِاِنْسَانٍ اَعْتَمِدُ عَلَيْهِ، فَجَائُوْا بِبَرِيْرَةَ وَرَجُلٍ اٰخَرَ، فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَاُجْلِسَ اِلٰى جَنْبِ اَبِیْ بَكْرٍ، فَذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَنَحّٰى، فَاَمْسَكَهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرُوا الْحَدِيْثَ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- قاسم بن محمد بن عباد بن عباد مہلبی اور زید بن اخزم طائی اور محمد بن یحییٰ ازدی -- عبداللہ بن داؤد -- سلمہ بن نبیط -- نعیم بن ابوہند -- نبیط بن شریط کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سالم بن عبید بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ ازواج مطہرات نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو کہ وہ اذان دیدے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

(اس کے بعد تمام راویوں نے حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں)

انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا تو آپ نے دریافت کیا: نماز کھڑی ہوگئی ہے؟ ازواج مطہرات نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کسی کو لے کر آؤ جس پر ٹیک لگا کر میں (مسجد جاؤں) تو لوگ بریرہ اور ایک اور صاحب کو لے آئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پر ٹیک لگائی اور آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روکا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوگئے۔

اس کے بعد تمام راویوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ قاسم نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ تَكْبِيرِ الْإِمَامِ

باب نمبر 57: امام کے تکبیر کہنے سے پہلے ہی صفیں درست کرنے کا حکم

1542 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: اسْتَوُوْا، وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيعٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ، وَابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ: يُسَوِّي مَنَاكِبَنَا، وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابواسامہ -- اعمش -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- اعمش -- (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- ابن ابوعدی -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) بشر بن خالد عسکری -- محمد ابن جعفر --

1542- وأخرجه احمد 4/122، وأبو عوانة 2/41، وابن خزيمة "1542"، وابن أبي شيبة 1/351، ومن طريقه مسلم "432" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والطبراني /17 "596"، أربعتهم من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "612"، وابن أبي شيبة 1/351، واحمد 4/122، ومسلم "432"، والنسائي 2/87-88 في الإمامة إذا تقدم في تسوية الصفوف، وابن الجارود "315"، والطبراني في "الكبير" /17 "587" و "589" و "590" و "592" و "593" و "595" و "595"، وأبو عوانة 2/41، والبيهقي 3/97 من طريق أبي معاوية وابن إدريس وجرير وشعبة ومحمد بن عبيد عن الأعمش، به. وأخرجه بنحوه الطبراني /17 "597" من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن عمارة بن عمير، به. وصححه الحاكم 1/219. وأخرجه الطبراني /17 "598" من طريق عمرو بن مرة، عن أبي معمر، به.

شعبہ -- سلیمان اعمش -- عمارہ بن عمیر -- ابومعمر عبداللہ بن سخبرہ ازدی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نماز (کے آغاز) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ (تاکہ ہماری صفیں درست کرلیں)

آپ یہ فرمایا کرتے تھے: سیدھے رہو (صف میں سیدھے رہنے میں) اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تو آج تمہارے درمیان شدید ترین اختلافات پیدا ہوچکے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ وکیع نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

ابواسامہ اور ابن ابوعدی نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آپ ہمارے کندھے سیدھے کیا کرتے تھے''۔

محمد بن جعفر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''''آپ ہمارے کندھوں پہ ہاتھ پھیرا کرتے تھے''۔

بَابُ فَضْلِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، وَالْاِخْبَارُ بِاَنَّهَا مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

باب نمبر 58: صفیں درست کرنے کی فضیلت اور اس بات کی اطلاع کہ یہ نماز کی تکمیل کا حصہ ہے

1543 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ؛ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ، وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ: اِنَّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ اِقَامَةَ الصَّفِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ اور محمد بن جعفر -- شعبہ -- صنعانی -- خالد ابن حارث -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- شعبہ -- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1543 – وأخرجه ابن خزيمة "1543" عن محمد بن عبد الأعلى الصنعاني، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1982"، وابن أبي شيبة 1/351، وأحمد 3/177 و254 و274 و279 و291، ومسلم "433" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وابن ماجة "933" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، وأبو عوانة 2/38، والدارمي 1/289، وأبو يعلى "2997"، و"3055" و"3137" و"3212"، والبغوي في "شرح السنة" "812"، والبيهقي 3/99–100، وأخرجه عبد الرزاق "2426"، ومن طريقه أبو يعلى "3188" عن معمر، عن قتادة، به.

اپنی صفیں سیدھی رکھو کیونکہ صفیں درست رکھنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔

یہ روایت بندار کی نقل کردہ ہے۔

سلم بن جنادہ نے قتادہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک نماز کی خوبی میں صف کو سیدھا کرنا بھی (شامل ہے)''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْاُولٰى اقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

باب نمبر 59: آگے کی صفوں کو مکمل کرنے کا حکم ہے' تاکہ پروردگار کی بارگاہ میں فرشتوں کے طرزِ عمل کی پیروی ہو جائے

1544 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيٰى، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ، وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيعٍ

❁❁ --بندار--یحییٰ--اعمش--(یہاں تحویلِ سند ہے)--دورقی--ابومعاویہ--اعمش (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن خشرم--عیسیٰ (یہاں تحویلِ سند ہے)--سلم بن جنادہ--وکیع (یہ سب حضرات) اعمش--میب بن رافع--تمیم بن طرفہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تم لوگ اس طرح صف نہیں بناتے جس طرح اپنے پروردگار کی بارگاہ میں فرشتے صف بناتے ہیں۔

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور کندھے کے ساتھ کندھے ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ وکیع نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

1544- إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه عبد الرزاق "2432" عن سفيان الثوري، وأحمد 5/101، وابن خزيمة في "صحيحه" "1544"، وابن أبي شيبة 1/353، ومن طريقه مسلم "430" في الصلاة: باب الأمر بالسكون في الصلاة ... وإتمام الصفوف الأول والتراص فيها، من طريق أبي معاوية، ومسلم "430" أيضا، وابن ماجة "992" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، وابن خزيمة "1544"، من طريق وكيع، والنسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، وفي التفسير من الكبرى كما في "التحفة" 2/146 من طريق الفضيل بن عياض، وأبو عوانة 2/39 من طريق محاضر وابن نمير، ومسلم "430"، وابن خزيمة "1544" من طريق عيسى بن يونس، وابن خزيمة "1544" أيضا من طريق يحيى بن سعيد، كلهم عن الأعمش.

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُحَاذَاةِ بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَالْاَعْنَاقِ فِي الصَّفِّ

باب نمبر 60: صف میں کندھے اور گردنیں ایک دوسرے کے برابر رکھنے کا حکم ہونا

1545 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، نا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيمَ، نا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْاَعْنَاقِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خِلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ قَالَ مُسْلِمٌ: يَعْنِي النَّقَدَ الصِّغَارَ، النَّقَدُ الصِّغَارُ: اَوْلَادُ الْغَنَمِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر بن ربعی قیسی -- مسلم ابن ابراہیم -- ابان بن یزید عطار -- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اپنی صفوں کو ملا کے رکھو ایک دوسرے کے قریب رہو' گردنوں کو برابر رکھو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔

میں نے شیطان کو دیکھا ہے کہ وہ صف میں خالی جگہ میں یوں داخل ہو جاتا ہے جیسے وہ بکری کا بچہ ہو۔

مسلم بن ابراہیم نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد نقد صغار ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نقد صغار سے مراد بھیڑ بکریوں کے بچے ہیں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاَنْ يَكُوْنَ النَّقْصُ وَالْخَلَلُ فِي الصَّفِّ الْاٰخِرِ

باب نمبر 61: اس بات کا حکم کہ کمی اور خلل آخری صف میں ہوگا

1546 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُتَقَدِّمَ، فَاِنْ كَانَ نَقْصًا فَلْيَكُنْ فِي الْمُؤَخَّرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- ابن ابوعدی -- سعید -- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

پہلے والی صف کو مکمل کرو اگر (کسی صف میں) کوئی کمی ہو بھی تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

1546 - واخرجه احمد 3/132 و215 من طريق محمد بن بكر البرساني، واحمد 3/233، وابو داؤد "671" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، والبيهقي 3/102، والبغوي "820" من طريق عبد الوهاب بن عطاء، والنسائي 2/93 في الإمامة: باب الصف المؤخر من طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد.

1547 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، نَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهٖ

اختلاف روایت: قَالَ: اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيَ، فَاِنْ كَانَ خَلَلٌ فَلْيَكُنْ فِي الثَّالِثِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوبکر بن اسحاق صنعانی -- ابوعاصم -- شعبہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں:

''پہلی اور دوسری صف کو مکمل کرو اگر کوئی کمی ہو تو وہ تیسری صف میں ہونی چاہئے۔ (یعنی آخری صف میں ہونی چاہئے۔)''

بَابُ الْاَمْرِ بِسَدِّ الْفُرَجِ فِي الصُّفُوفِ

باب نمبر 62: صف میں خلاء کو ختم کرنے کا حکم

1548 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فَاِذَا قُمْتُمْ فَاعْدِلُوا صُفُوفَكُمْ، وَسُدُّوا الْفُرَجَ، فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- ضحاک بن مخلد -- سفیان -- عبداللہ بن ابوبکر -- سعید بن میتب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب تم نماز ادا کرنے کے لئے (کھڑے ہو جاؤ) تو اپنی صفوں کو درست کرلو اور درمیان کے خلاء کو پر کرلو۔ بے شک میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

بَابُ فَضْلِ وَصْلِ الصُّفُوفِ

باب نمبر 63: صفیں ملانے کی فضیلت

1549 - سندِحدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- ابوزاہریہ -- کثیر بن مرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر

جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملائے اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ، وَمَلَائِكَتِهِ عَلَى وَاصِلِ الصُّفُوفِ

باب نمبر 64: پروردگار اور فرشتوں کا صفیں ملانے والوں پر رحمت نازل کرنے کا تذکرہ

1550 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوفَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- ابن وہب -- اسامہ -- عثمان بن عروہ بن زبیر -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ تَخَوُّفًا لِمُخَالَفَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ الْقُلُوبِ

باب نمبر 65: صفیں درست نہ کرنے کی شدید مذمت اور اس حوالے سے اس بات کا اندیشہ کہ پروردگار (ایسے لوگوں) کے دلوں میں اختلاف پیدا کردے گا

1551 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَيَحْيَى قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ الْاَيَامِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَصُدُوْرَنَا، وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفْ صُدُوْرُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ: كُنْتُ نَسِيْتُ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ، حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر اور یحییٰ -- شعبہ -- طلحہ الایامی -- عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے آپ ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: (صف درست کرتے ہوئے) تمہارے سینے ایک دوسرے سے مختلف (آگے پیچھے) نہیں

1550- والحاكم 1/214 ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/101 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، والبيهقي 1/101 أيضا من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد.

1551- أخرجه الطيالسي "741"، وأحمد "4/304"، وابن ماجة "997" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/289، وابن الجارود "316"، والبيهقي 3/103 من طريق شعبة، وابن أبي شيبة 1/378 من طريق ابن فضيل، والبغوي في "شرح السنة" "817"، ثلاثتهم عن طلحة بن مصرف، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/297، وابن أبي شيبة 1/378 .

ہونے چاہئیں ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف آ جائے گا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو۔

عبدالرحمٰن بن عوسجہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں یہ الفاظ بھول گیا تھا۔

"قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو"۔

یہاں تک کہ ضحاک بن مزاحم نے مجھے یہ الفاظ یاد کروائے۔

1552 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَيَمْسَحُ عَلَى عَوَاتِقِنَا وَصُدُورِنَا وَيَقُولُ: لَا تَخْتَلِفْ صُفُوفُكُمْ، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، أَوِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم -- ابن وہب -- جریر بن حازم -- ابواسحاق الہمدانی -- عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے آپ ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے: اپنی صفوں میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پہلی صفوں والوں پر۔

بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُبَادَرَةِ إِلَيْهِ

باب نمبر 66: پہلی صف کی طرف تیزی سے جانے کی فضیلت

1553 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، نا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عُدْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَا: إِنَّ الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی--یحییٰ بن آدم--زہیر--ابواسحاق--عبد اللہ بن ابوبصیر--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

میں مدینہ منورہ آیا میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔

اس کے بعد دونوں راویوں نے حدیث ذکر کی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک آگے والی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو تم تیزی سے اس کی طرف لپکو''۔

بَابُ ذِكْرِ الِاسْتِهَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ

باب نمبر 67: پہلی صف کے لیے قرعہ اندازی کرنے کا تذکرہ

1554 - سندِ حدیث: نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيُحْمَدِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَا: ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:)--عتبہ بن عبداللہ یحمدی مالک--یونس بن عبدالاعلی--ابن وہب--امام مالک (یہاں تحویلِ سند ہے)--یحییٰ بن حکیم--بشر بن عمر (یہاں تحویلِ سند ہے)--محمد بن خلاد باہلی--معن بن عیسیٰ--مالک سمی--ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان دینے اور (پہلی صف میں کتنا اجر وثواب ہے) تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کر لیں۔

1555 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو قَطَنٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَوْ يَعْلَمُونَ أَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً

1454 – أخرجه أبو داوُد "667" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "813"، والبيهقي 3/100 عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 3/260 و283، والنسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، من طرق عن أبان، به.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد بن حرب واسطی -- ابوقطن -- شعبہ -- قتادہ -- خلاس بن عمرو -- ابورافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ (پہلی صف میں کتنی فضیلت ہے) تو (اس صف میں شامل ہونے کے لئے) صرف قرعہ اندازی کے ذریعے موقع ملے۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَوَاتِ الرَّبِّ وَمَلَائِكَتِهِ عَلٰى وَاصِلِي الصُّفُوفِ الْأُوَلِ

باب نمبر 68: پہلی صفوں کو ملانے والوں پر پروردگار اور فرشتوں کے رحمت نازل کرنے کا تذکرہ

1556 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْسَجَةَ النَّهْمِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلٰى نَاحِيَةٍ، فَيَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا أَوْ صُدُورَنَا وَيَقُولُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ

قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ

وَحَسِبْتُهُ قَالَ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- طلحہ -- عبدالرحمٰن عوسجہ نہمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صف میں تشریف لاتے تھے آپ ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے تھے: تم لوگ (صف کو درست کرنے میں) اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو پہلی صفوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَمَلَائِكَتِهِ

باب نمبر 69: پہلی صفوں والوں پر پروردگار اور فرشتوں کے رحمت نازل کرنے کا تذکرہ

1556- واخرجه النسائي 2/89، 90 في الإمامة: باب كيف يقوم الإمام الصفوف، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. واخرجه أبو داؤد "664" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "818"، عن هناد بن السري وابي عاصم بن جواس الحنفي، عن ابي الأحوص، بهذا الإسناد. واخرجه عبد الرزاق "2449" عن معمر.

1557 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَشْعَثُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي نَاحِيَةَ الصَّفِّ وَيُسَوِّي بَيْنَ صُدُوْرِ الْقَوْمِ وَمَنَاكِبِهِمْ وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ابوہاشم زیاد بن ایوب --- اشعث بن عبدالرحمٰن بن زبید --- اپنے والد کے حوالے سے --- جدی --- عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف کے کنارے تک تشریف لاتے تھے آپ لوگوں کے کندھے اور سینے سیدھے کیا کرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: تم اختلاف نہ کرو (یعنی صف میں آگے پیچھے نہ ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالثَّانِي

باب نمبر 70: پہلی اور دوسری صف کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

1558 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا الدَّسْتُوَائِيُّ، ح وَثَنَا الْحَسَنُ

1558 – أخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبد الله بن موسى، وأحمد 4/128، والدارمي 1/290 من طريق الحسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" 18/ "637" من طريق آدم بن أبي إياس، ثلاثتهم عن شيبان النحوي، بهذا الإسناد، وهذا سند صحيح. وأخرجه النسائي 2/92-93 في الإمامة: باب فضل الصف الأول على الثاني، والبيهقي 3/102 من طريق بقية بن الوليد، والطبراني 18/ "637" من طريق إسماعيل بن عياش،، كلاهما عن بحير بن سعد "وقد تحرف في المطبوع من الطبراني والبيهقي إلى يحيى بن سعيد"، عن خالد بن معدان، به. وهذا سند قوي. وأخرجه الطيالسي "1163"، وأحمد 4/126 و127، وابن ماجة "996" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/290، والطبراني 18/ "639"، والحاكم 1/214 و217، والبيهقي 3/102-103 من طرق عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن خالد بن معدان، عن العرباض. قال الطبراني بإثره: ولم يذكر هشام في الإسناد جبير بن نفير. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/145-146، وأحمد 2/532، والبخاري "636" في الأذان: باب لا يسعى إلى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار، و "908" في الجمعة: باب المشي إلى الجمعة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/396 من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "602" "151" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار والسكينة، وابن ماجة "775" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة، وأبو عوانة 2/83، والبيهقي في "السنن" 2/297 من طريق إبراهيم بن سعد، وأبو داؤد "572" في الصلاة: باب السعي إلى الصلاة، من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/239 و452، والبخاري "908" أيضا، ومسلم "602" أيضا، والترمذي "327" في الصلاة: باب ما جاء في المشي إلى المسجد، والبيهقي في "السنن" 2/297 من طرق عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وأخرجه الطيالسي "2350"، وأحمد 2/386، وأبو داؤد "573"، والطحاوي 1/396 من طريق سعد بن إبراهيم، والطحاوي 1/396، والبيهقي 2/297وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبد الله بن موسى، وأحمد 4/128، والدارمي 1/290 من طريق الحسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" 18/ "637" من طريق آدم بن أبي إياس، ثلاثتهم عن شيبان النحوي، بهذا الإسناد، وهذا سند صحيح. وأخرجه النسائي 2/92-93 في الإمامة: باب فضل الصف الأول على الثاني، والبيهقي [illegible] من طريق بقية بن الوليد، والطبراني 18/ "637"

اَیضًا، ثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ، نا ہِشَامٌ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَۃَ، نا وَکِیعٌ، عَنْ ہِشَامٍ الدَّسْتُوَائِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاہِیمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ قَالَ:

متنِ حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا، وَلِلثَّانِی مَرَّۃً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد-- یزید ابن ہارون-- دستوائی (یہاں تحویلِ سند ہے) --حسن --عبد اللہ بن بکر-- ہشام (یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ-- وکیع-- ہشام الدستوائی-- یحییٰ بن ابوکثیر-- محمد بن ابراہیم-- خالد بن معدان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کرتے تھے۔

بَابُ التَّغْلِیظِ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب نمبر 71: پہلی صف سے پیچھے رہ جانے کی شدید مذمت

1559 - سندِ حدیث: نَا الْحُسَیْنُ بْنُ مَہْدِیٍّ قَالَ: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ: ثنا عِکْرِمَۃُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ، عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا یَزَالُ اَقْوَامٌ مُتَخَلِّفُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰی یَجْعَلَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی النَّارِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسین بن مہدی-- عبد الرزاق-- عکرمہ بن عمار-- یحییٰ بن ابوکثیر-- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا:

لوگ پہلی صف سے پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔

1560 - قَالَ: ثنا ہِشَامُ بْنُ یُوْنُسَ الْکُوْفِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِکٍ الْمُزَنِیُّ، عَنِ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَرَاَی نَاسًا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا یُؤَخِّرُکُمْ؟ لَا یَزَالُ اَقْوَامٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَہُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ، تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِیْ، وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہشام بن یونس کوفی -- قاسم بن مالک مزنی -- جریری -- ابونضرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لائے تو آپ نے کچھ لوگوں کو مسجد میں پیچھے بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پیچھے کیوں بیٹھے ہوئے ہو لوگ پیچھے ہونے کی کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دے گا' کر دے گا تم

1559- وھو فی "مصنف عبد الرزاق" "2453"، و"صحیح ابن خزیمة" "1559" ومن طریق عبد الرزاق أخرجه أبو داؤد "679" فی الصلاة: باب مقام الصبیان من الصف، والبیهقی 3/103. وله شاهد من حدیث أبی سعید الخدری عند مسلم "438"، وابو داؤد "680"، والنسائی 2/83، وأبو عوانة 2/42، والبغوی "814"، والبیهقی 3/103 .

لوگ آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے لوگ تمہاری پیروی کریں گے۔

بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ صُفُوفِ الرِّجَالِ، وَخَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ

باب نمبر 72: مردوں کی سب سے بہترین صف اور خواتین کی سب سے بہترین صف کا تذکرہ

1561 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَهْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا، وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز دراوردی -- علاء بن عبدالرحمٰن -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے کم بہتر آخری صف ہے جبکہ خواتین کی سب سے بہتر صف آخری ہے اور سب سے کم بہتر سب سے پہلی ہے۔

1562 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُو مُوسٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَخَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ، وَشَرُّهَا الْمُؤَخَّرُ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ، وَشَرُّهَا الْمُقَدَّمُ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، اِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاحْفَظْنَ اَبْصَارَكُنَّ

قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ ضِيقِ الْاِزَارِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- ضحاک بن مخلد -- سفیان -- عبداللہ بن ابوبکر -- سعید بن میسب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1561 - واخرجه ابن ماجة "1000" في الإقامة: باب صفوف النساء، وابن خزيمة في "صحيحه" "1561" كلاهما عن احمد بن عبدة، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. واخرجه أحمد 2/485 عن عبد الرحمٰن بن مهدي وأبي عامر العقدي، عن زهير بن محمد الخراساني، عن العلاء، به. وأخرجه الطيالسي "2408"، وابن أبي شيبة 2/385، واحمد 2/336 و354 و367، ومسلم "440" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو داوٗد "678" في الصلاة: باب وصف النساء وكراهية التأخر عن الصف الأول، والترمذي "224" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصف الأول، والنسائي 2/93-94 في الإمامة: باب ذكر خير صفوف النساء، وشر صفوف الرجال، وابن ماجة "1000"، وأبو عوانة 2/37، والبغوي في "شرح السنة" "815"، والبيهقي في "السنن" 3/97 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن ابيه، عن أبي هريرة. واخرجه ابن أبي شيبة 2/385، 386، والحميدي "1001"، وأحمد 2/340، والدارمي 1/291، والبيهقي 3/98 من طريق محمد بن عجلان، عن ابيه، عن أبي هريرة. واخرجه احمد 2/247 عن سفيان، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. واخرجه الشافعي في "المسند" 1/139، والحميدي "1000"، من طريق سفيان، عن ابن عجلان، عن أبيه أو عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی والی ہے اور سب سے کم بہتر پیچھے والی ہے اور خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور سب سے کم بہتر سب سے آگے والی ہے۔

اے خواتین کے گروہ جب مرد سجدے میں جائیں تو تم اپنی نظروں کی حفاظت کرو

(سفیان راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عبداللہ بن ابوبکر سے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے) کہ مردوں نے جو تہبند باندھے ہوتے تھے وہ تنگ ہوتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ الْمَأْمُومِ فِي مَيْمَنَةِ الصَّفِّ

باب نمبر 73: مقتدی کا صف کے دائیں طرف کھڑے ہونا مستحب ہے

1563 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا اَبُوْ اَحْمَدَ، نا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، ح وَثنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ - وَهٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ - قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِينِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ انْصَرَفَ: رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَلَمْ يَقُلْ سَلْمٌ: حِيْنَ انْصَرَفَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابواحمد -- مسعر -- ثابت بن عبید -- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- مسعر -- ثابت بن عبید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ کی دائیں طرف کھڑے ہوں۔

ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''اے میرے پروردگار تو مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''۔

سلم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

''جب آپ نماز سے فارغ ہوئے''۔

1564 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ نُصَلِّيَ مِمَّا يَلِي يَمِينَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ لِاَنَّهُ كَانَ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ عَنْ يَمِينِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--مسعر-- ثابت بن عبید-- یزید بن براء-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

ہمیں یہ بات پسند تھی کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف نماز ادا کریں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف پہلے سلام کرتے تھے۔

1565 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، نا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ حِيْنَ انْصَرَفَ: رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ-- ابواحمد--مسعر-- ثابت بن عبید-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جب ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ کے دائیں طرف کھڑے ہوں۔

ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا۔

''اے میرے پروردگار! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''۔

بَابُ فَضْلِ تَلْيِيْنِ الْمَنَاكِبِ فِي الْقِيَامِ فِي الصُّفُوْفِ

باب نمبر 74: صفوں میں کھڑے ہوتے وقت کندھوں کو نرم رکھنے کی فضیلت

1566 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَمِّيْ عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار--ابوعاصم--جعفر بن یحییٰ-- اپنے چچا عمارہ بن ثوبان-- عطاء بن ابورباح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ شخص ہے' نماز کے دوران جس کے کندھے سب سے زیادہ نرم ہوں''۔

بَابُ طَرْدِ الْمُصْطَفِّيْنَ بَيْنَ السَّوَارِيْ عَنْهَا

باب نمبر 75: ستونوں کے درمیان صف بنانے والوں کو ستون سے پرے کرنا

1567 - سندِحدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ هَارُوْنَ اَبِيْ مُسْلِمٍ، عَنْ

قتادة، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ قُرَّةَ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِى، وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یحییٰ بن حکیم-- ابوقتیبہ اور یحییٰ بن حماد-- ہارون ابومسلم-- قتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: معاویہ بن قرہ-- اپنے والد حضرت قرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہمیں دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا جاتا تھا اور ہمیں سختی سے ان سے دور ہٹایا جاتا تھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاصْطِفَافِ بَيْنَ السَّوَارِى

باب نمبر 76: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنے کی ممانعت

1568 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَزَحَمْنَا اِلَى السَّوَارِى، فَقَالَ: كُنَّا نَتَّقِى هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحییٰ-- سفیان-- یحییٰ بن ہانی-- عبدالحمید بن محمود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تو ہم ہجوم کی وجہ سے ستونوں کی طرف ہو گئے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس چیز سے پرہیز کرتے تھے۔

1567– أخرجه ابن ماجة "1002" في الإقامة: باب الصلاة بين السواري في الصف، عن زيد بن أخزم، والطبراني 19/ "39"، والحكام 1/218، من طريق عقبة بن مكرم، كلاهما عن أبي قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1073"، ومن طريقه ابن ماجة "1002" أيضا، والبيهقي 3/104، والدولابي 2/113، عن هارون أبي مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 19/ "39" و "40" من طريق يحيى بن حماد، عن هارون أبي مسلم، به. وقد تحرف فيه "هارون بن مسلم" إلى: "هارون بن إبراهيم"، ووافقه الذهبي.

1568– وأخرجه أحمد "673" في الصلاة: باب الصفوف بين السواري، عن ابندار، عن ابن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 3:131 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وابن أبي شيبة 2/369، والترمذي "229" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية الصف بين السواري، من طريق وكيع، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب الصف بين السواري، من طريق أبي نعيم، والبيهقي 3/104 من طريق قبيصة بن عقبة، وعبد الرزاق "2489"، كلهم عن سفيان، به. وصححه الحاكم 1/210 و218 من طريق أبي حذيفة، عن سفيان، به، ووافقه الذهبي.

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

وَالْبَيَانُ أَنَّ صَلَاتَهُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ غَيْرُ جَائِزَةٍ، يَجِبُ عَلَيْهِ اسْتِقْبَالُهَا، وَأَنَّ قَوْلَهُ: لَا صَلَاةَ لَهُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الِاسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ

باب نمبر 77: مقتدی کے صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرنے کی ممانعت

اور اس بات کا بیان: اس کا صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے' اور اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہے' اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: اس شخص کی نماز نہیں ہوئی۔ یہ اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں: بعض اوقات عرب کسی چیز سے اس کے نام کی نفی کر دیتے ہیں۔ چونکہ وہ چیز کامل نہیں ہوتی ہے ناقص ہوتی ہے۔

1569 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ -

متنِ حدیث: وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ - قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، فَرَاَى رَجُلًا فَرْدًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ، فَلَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن مقدام-- ملازم بن عمرو-- جدی عبداللہ بن بدر-- عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان

انہوں نے اپنے والد علی بن شیبان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جو وفد کے ارکان میں شامل تھے وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی' نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس رک گئے جب اس نے نماز مکمل کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی ہے۔

1570 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ اَخْبَارِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ: رَاَى رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلَاةَ وَاحْتَجَّ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَبَعْضُ مَنْ قَالَ بِمَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّيْنَ فِيْ اِجَازَةِ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ بِمَا هُوَ بَعِيْدُ الشَّبَهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ، احْتَجُّوْا بِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ صَلّٰى وَامْرَاَةٌ

1569- إسناده صحيح، رجاله ثقات كما قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 19. وأخرجه ابن سعد 5/551، وابن أبي شيبة 2/193، وأحمد 4/23، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/394، وابن ماجة "1003" في الإقامة: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده، والبيهقي 3/105 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1569" وهو شاهد قوي لحديث وابصة بن معبد.

خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ، وَالْمَرْأَةُ خَلْفَ ذٰلِكَ، فَقَالُوا: إِذَا جَازَ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَقُومَ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهَا، جَازَ صَلَاةُ الْمُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَهٰذَا الِاحْتِجَاجُ عِنْدِيْ غَلَطٌ، لِاَنَّ سُنَّةَ الْمَرْأَةِ اَنْ تَقُومَ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ مَّعَهَا امْرَأَةٌ أُخْرٰى، وَغَيْرُ جَائِزٍ لَّهَا اَنْ تَقُومَ بِحِذَاءِ الْإِمَامِ وَلَا فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ، وَالْمَأْمُومُ مِنَ الرِّجَالِ إِنْ كَانَ وَاحِدًا، فَسُنَّتُهُ اَنْ يَقُومَ عَنْ يَمِينِ إِمَامِهِ، وَإِنْ كَانُوا جَمَاعَةً قَامُوا فِيْ صَفٍّ خَلْفَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَكْمُلَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ، وَلَمْ يَجُزْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ وَاحِدٌ، وَلَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَوْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ - فَقَامَ خَلْفَ إِمَامٍ وَمَأْمُومٍ قَدْ قَامَ عَنْ يَمِينِهِ - خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ كَانُوا قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ إِيجَابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا قَامَتْ خَلْفَ الصَّفِّ وَلَا امْرَأَةَ مَعَهَا وَلَا نِسْوَةَ فَاعِلَةٌ مَّا أُمِرَتْ بِهِ وَمَا هُوَ سُنَّتُهَا فِي الْقِيَامِ، وَالرَّجُلُ إِذَا قَامَ فِي الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاعِلٌ مَّا لَيْسَ مِنْ سُنَّتِهِ، إِذْ سُنَّتُهُ اَنْ يَدْخُلَ الصَّفَّ فَيَصْطَفَّ مَعَ الْمَأْمُومِينَ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ اَنْ يُشَبَّهَ مَا زُجِرَ الْمَأْمُومُ عَنْهُ - مِمَّا هُوَ خِلَافُ سُنَّتِهِ فِي الْقِيَامِ - بِفِعْلِ امْرَأَةٍ فَعَلَتْ مَا أُمِرَتْ بِهِ مِمَّا هُوَ سُنَّتُهَا فِي الْقِيَامِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهَا؟ فَالْمُشَبِّهُ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ بِالْمَأْمُوْرِ بِهِ مُغَفَّلٌ بَيِّنُ الْغَفْلَةِ مُشَبِّهٌ بَيْنَ فِعْلَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ، إِذْ هُوَ مُشَبِّهٌ مَّنْهِيًّا عَنْهُ بِمَأْمُوْرٍ بِهِ، فَتَدَبَّرُوا هٰذِهِ اللَّفْظَةَ يَبِنْ لَكُمْ بِتَوْفِيْقِ خَالِقِنَا حُجَّةُ مَا ذَكَرْنَا . وَزَعَمَ مُخَالِفُوْنَا مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ اَنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ قَامَتْ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ حَيْثُ أُمِرَ الرَّجُلُ اَنْ يَقُومَ اَفْسَدَتْ صَلَاةَ مَنْ عَنْ يَمِينِهَا، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهَا، وَالْمُصَلِّيْ خَلْفَهَا، وَالرَّجُلُ مَأْمُوْرٌ عِنْدَهُمْ اَنْ يَقُومَ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ، فَكَيْفَ يُشَبَّهُ فِعْلُ امْرَأَةٍ - لَوْ فَعَلَتْ اَفْسَدَتْ صَلَاةَ ثَلَاثَةٍ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ - بِفِعْلِ مَنْ هُوَ مَأْمُوْرٌ بِفِعْلِهِ؟ إِذَا فَعَلَهُ لَا يُفْسِدُ فِعْلُهُ صَلَاةَ اَحَدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی' تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ہمارے بعض اصحاب (یعنی بعض محدثین) اہل عراق کے موقف کے قائل بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے' مقتدی صف سے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا ہے' حالانکہ اس مسئلہ کے ساتھ اس کی دور کی مشابہت بھی نہیں ہے۔

ان حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سے استدلال کیا ہے۔ انہوں نے نماز ادا کی تو خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کو) اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور خاتون پیچھے کھڑی ہوئیں۔

یہ حضرات کہتے ہیں: جب عورت کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ صف کے پیچھے تنہا کھڑی ہو کر نماز ادا کر لے' تو صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے (مرد) نمازی کی نماز بھی جائز ہوگی۔

میرے نزدیک یہ استدلال غلط ہے' کیونکہ عورت کے بارے میں سنت یہ ہے کہ وہ صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہوگی' جب اس کے ساتھ کوئی دوسری عورت نہ ہو اور اس کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ امام کے برابر کھڑی ہو' یا مردوں کے ساتھ صف میں کھڑی ہو۔

لیکن اگر مقتدی مرد ہو' اور وہ اکیلا ہو تو اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہو' اور اگر مقتدی زیادہ ہوں تو وہ امام کے پیچھے صف میں کھڑے ہوں۔ یہاں تک کہ پہلی صف مکمل ہو جائے۔

مرد کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ جب وہ اکیلا مقتدی ہو تو امام کے پیچھے کھڑا ہو۔

اہل علم کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص یہ فعل کرے' اور امام کے پیچھے کھڑا ہو جائے' جبکہ ایک مقتدی پہلے ہی امام کے دائیں طرف کھڑا ہوا ہو۔ تو یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہوگا۔

اگرچہ ان (اہل علم) کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ایسی نماز کو دہرانا واجب ہوگا؟ (یا نہیں ہوگا؟)

جب کوئی عورت صف کے پیچھے کھڑی ہو' اور اس کے ساتھ کوئی اور عورت یا عورتیں نہ ہوں تو وہ اسی طرح کرے گی' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے اور جو کھڑے ہونے میں اس کے لئے سنت ہے۔

لیکن جب کوئی مرد صف میں اکیلا کھڑا ہو تو یہ اس کے لئے سنت نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ صف میں داخل ہو کر' دوسرے مقتدیوں کے ساتھ شامل ہو جائے۔

تو یہ کیسے ہو سکتا ہے' مقتدی کو جس چیز سے منع کیا گیا' اور جو کھڑے ہونے کے طریقے میں اس کے لئے خلاف سنت ہے' اسے اس عورت کے مشابہہ قرار دیا جائے۔ جس نے وہ عمل کیا جس کا اسے حکم دیا گیا اور جو اس کے لئے صف کے پیچھے اکیلی کھڑے ہونے کی صورت میں' سنت ہے۔

جو شخص ممنوعہ چیز کو اس چیز کے مشابہہ قرار دیتا ہے' جس کا حکم دیا گیا ہو' ایسا شخص واضح طور پر غفلت کا شکار ہے اور وہ دو ایسے افعال کو ایک دوسرے کے مشابہہ قرار دے رہا ہے جو ایک دوسرے کا متضاد ہیں کیونکہ وہ شخص ممنوعہ فعل کو مامور بہ کے مشابہہ قرار دے رہا ہے۔

آپ ان الفاظ میں غور و فکر کریں' ہمارے خالق کی توفیق سے یہ آپ کے سامنے اس حجت کو واضح کر دیں گے' جو ہم نے ذکر کی ہے۔

اس مسئلہ میں ہمارے مخالف عراقی علماء یہ گمان کرتے ہیں: اگر عورت صف میں' مردوں کے ساتھ کھڑی ہو جائے۔ جس طرح مرد کو کھڑا ہونے کا حکم ہے' تو وہ عورت اس شخص کی نماز کو فاسد کر دے گی' جو اس کی دائیں' بائیں اور پیچھے کھڑا ہو۔ ان کے نزدیک مرد کو یہ حکم ہے کہ وہ صف میں مردوں کے ساتھ کھڑا ہو۔

تو وہ عورت' جو ایک فعل کرے تو وہ تین نمازیوں کی نماز کو فاسد کر دے' اس کے فعل کو اس شخص کے فعل کے مشابہہ کیسے قرار دیا جا سکتا ہے' جسے اس فعل پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

کیونکہ اگر وہ اس فعل پر عمل کرلے تو اس کا فعل کسی کی بھی نماز کو فاسد نہیں کرے گا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي رُكُوعِ الْمَأْمُومِ قَبْلَ اتِّصَالِهِ بِالصَّفِّ وَدَبِيبِهِ رَاكِعًا حَتَّى يَتَّصِلَ بِالصَّفِّ فِي رُكُوعِهِ

باب نمبر 78: مقتدی کے لیے صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع میں جانے کی اجازت اور پھر اس کا رکوع کے دوران آہستہ قدموں سے چل کر رکوع کے دوران ہی صف میں مل جانا

1571 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ لِلنَّاسِ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ رُكُوعٌ فَلْيَرْكَعْ حِينَ يَدْخُلُ، ثُمَّ لِيَدِبَّ رَاكِعًا حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ؛ فَاِنَّ ذٰلِكَ السُّنَّةُ قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ رَاَيْتُهُ هُوَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن محمد بن سعید بن حکم بن ابو مریم مصری -- جدی -- عبداللہ بن وہب -- ابن جریج -- عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور لوگ اس وقت رکوع کی حالت میں ہوں تو اس شخص کو مسجد میں داخل ہونے کے ساتھ ہی رکوع میں چلے جانا چاہئے اور پھر وہ آہستہ قدموں سے رکوع کی حالت میں چلتا ہوا صف میں شامل ہو جائے کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے۔

عطاء کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خود ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ اُولِي الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى اَحَقُّ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاَنْ يَلُوهُ

باب نمبر 79: اس بات کے بیان کا تذکرہ: سمجھدار اور تجربہ کار لوگ پہلی صف کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوں

1572 - سندِ حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا

1572 - واخرجه الترمذی "228" فی الصلاة: باب ما جاء لیلینی منکم اولو الاحلام والنهی، وابن خزیمة فی "صحیحه" "1572"، والبغوی فی "شرح السنة" "821" من طریق نصر بن علی الجهضمی، بهذا الإسناد. واخرجه أحمد 1/475، ومسلم "432" "123" فی الصلاة: باب تسویة الصفوف وإقامتها، وابو داؤد "675" فی الصلاة: باب من یستحب ان یلی الإمام فی الصف، والدارمی 1/290، وابو عوانة 2/42، والطبرانی "10041"، والبیهقی 3/96-97 من طرق، عن یزید بن زریع، به.

خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --نصر بن علی جہضمی اور بشر بن معاذ عقدی-- یزید بن زریع -- خالد الحذاء-- ابومعشر--ابراہیم--علقمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(نماز میں) میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو سمجھدار اور تجربہ کار ہیں' پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں جو اس حوالے سے ان کے قریب کے مرتبے کے ہوں پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں (جو اس حوالے سے) ان کے قریب کے مرتبے کے ہوں اور تم لوگ (صف میں کھڑے ہوتے ہوئے) اختلاف نہ کرو یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم لوگ بازاروں میں ٹولیاں بنا کر بیٹھنے سے گریز کرو۔

بَابُ إِبَاحَةِ تَأْخِيرِ الْأَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ: إِنْ قَامُوا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ' ثُمَّ حَضَرَ بَعْضُ أُولِي الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى' وَلِيَقُومَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَلِيَهُ فِي الْمُقَدَّمِ' وَيُؤَخَّرُ عَنِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى

باب نمبر 80: کم سن لوگوں کو پہلی صف سے پیچھے کرنا منع ہے

جب وہ پہلی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں' پھر کوئی سمجھدار اور تجربہ کار شخص وہاں آ جاتا ہے (پہلی صف میں) اس شخص کو کھڑا ہونا چاہئے۔ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے' تو وہ پہلی صف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑا ہو' اور اس شخص کو پہلی صف سے پیچھے کھڑا کر دینا چاہئے جو سمجھدار اور تجربہ کار نہیں ہے

1573 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ

1573- وأخرجه النسائي 2/88 في الإمامة: باب من يلي الإمام ثم الذي يليه، عن مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بن مقدم، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2460" عن محمد بن راشد، عن خالد، عن قيس بن عباد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/140 عن سليمان بن داوٗد، ووهب بن جرير، والطيالسي "555"، ثلاثتهم عن شعبة، عن أبي حمزة، عن إياس بن قتادة، عن قيس بن عباد، به2182.- إسناده صحيح على شرط البخاري وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/432 من طريق سليمان بن شعيب الكيساني، عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد "655" في الصلاة: باب المصلي إذا خلع نعليه أين يضعهما، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "301"، وأخرجه الحاكم 1/260، كلاهما من طريق عبد الوهاب بن نجدة الحوطي، حدثنا بقية وشعيب بن إسحاق، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/418 من طريقين عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبري، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف بعده "2183" و "2187" من طريق عياض بن عبد الله، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، وبرقم "2188" من طريق يوسف بن ماهك، عن أبي هريرة، به. فانظره. وله طريقان آخران ضعيفان عند ابن ماجة "1432" في الإقامة: باب ما جاء في أين توضع النعل إذا خلعت في الصلاة، والطبراني في "الصغير" "783"

السَّدُوسِيُّ، ثَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَمَا اَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ قَائِمٌ اُصَلِّي، فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً، فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي، فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ: يَا فَتًى، لَا يَسُوْؤكَ اللّٰهُ، اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلَكَ اَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ - ثَلَاثًا - ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى، وَلٰكِنْ آسَى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قَالَ: قُلْتُ: مَنْ تَعْنِيْ بِهٰذَا؟ قَالَ: الْاُمَرَاءُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عمر بن علی بن عطاء بن مقدم -- یوسف بن یعقوب بن ابوقاسم السدوسی -- تیمی -- ابومجلز کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: قیس بن عباد بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں مسجد میں پہلی صف میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا۔ میرے پیچھے سے کسی نے مجھے کھینچ لیا اور مجھے اپنی جگہ سے ہٹا کر خود میری جگہ پر آ کر کھڑا ہو گیا۔

راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اپنی نماز کا خیال نہیں رہا جب اس شخص نے نماز مکمل کر لی تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے نوجوان اللہ تعالیٰ تمہارا برا نہ کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم آپ کے قریب (یعنی پہلی صف میں) کھڑے ہوں گے۔

پھر آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم! اہل عقدہ ہلاک ہو گئے یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی' پھر یہ فرمایا: اللہ کی قسم! ان لوگوں پر افسوس نہیں ہے' بلکہ افسوس ان لوگوں پر ہے' جو گمراہ کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس لفظ کے ذریعے آپ کی مراد کون لوگ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: امراء (یعنی حکمران)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي شَقِّ اُولِي الْاَحْلَامِ، وَالنُّهٰى لِلصُّفُوْفِ اِذَا كَانُوا قَدِ اصْطَفُّوا عِنْدَ حُضُوْرِهِمْ لِيَقُوْمُوا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب نمبر 81: سمجھدار اور تجربہ کار لوگوں کو اس بات کی اجازت ہے کہ جب ان کی آمد کے موقع پر صفیں قائم ہو رہی ہوں' تو وہ صفیں چیر کر آگے جا سکتے ہیں' وہ پہلی صف میں کھڑے ہوں

1574 - سندِ حدیث: نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ مُحَمَّدٌ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَقَدَّمَ النَّاسَ وَاَنْ يَؤُمَّهُمْ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ

حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَهٰذَا اللَّفْظُ الَّذِي ذَكَرَهُ لَفْظُ حَدِيثِ اِسْمَاعِيلَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی اور محمد بن عبداللہ بن بزیع -- عبدالاعلیٰ -- عبید اللہ -- ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے نماز کا وقت ہوگیا۔ مؤذن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ گزارش کی کہ وہ لوگوں کے آگے ہوں اور ان کی امامت کریں۔

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے سب سے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہوگئے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ جو ذکر کئے گئے ہیں یہ اسماعیل نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ اَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ، وَالنَّهْيِ عَنْ مُخَالَفَتِهِمْ اِيَّاهُ

باب نمبر 82: مقتدیوں کو امام کی پیروی کا حکم ہونا اور امام کی مخالفت سے انہیں منع کرنا

1575 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَاِذَا صَلّٰى فَكَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَلَا تَبْتَدِرُوا قَبْلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز دراوردی -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ نماز ادا کرے اور تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ تم اس سے اختلاف نہ کرو۔

جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو جب وہ سجدے میں جائے تو تم بھی سجدے میں جاؤ اور تم اس سے پہلے سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَامُومِ الْإِمَامَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالرُّكُوعِ، وَالسُّجُودِ

باب نمبر 83: مقتدی کے امام سے پہلے تکبیر کہنے سے پہلے رکوع کرنے یا سجدے کرنے کی ممانعت

1576 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنِي عِيسَى، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ: لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ، إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) فَقُولُوا: آمِينَ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَلَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم -- عیسیٰ -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: امام سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔

جب وہ غیر المغضوب علیهم و لا الضآلین پڑھے تو تم آمین کہو جب وہ سمع الله لمن حمده پڑھے تو تم اللهم ربنالك الحمد پڑھو اور تم امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَأْمُومَ إِنَّمَا يُكَبِّرُ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ التَّكْبِيرِ

لَا يَكُونُ مُكَبِّرًا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ التَّكْبِيرِ، وَيُتِمَّ الرَّاءَ الَّتِي هِيَ آخِرُ التَّكْبِيرِ، وَالْفَرْقُ بَيْنَ قَوْلِهِ: إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَبَيْنَ قَوْلِهِ: وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، إِذِ اسْمُ الْمُكَبِّرِ لَا يَقَعُ عَلَى الْإِمَامِ مَا لَمْ يُتِمَّ التَّكْبِيرَ، وَاسْمُ الرَّاكِعِ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوَى رَاكِعًا، وَكَذٰلِكَ اسْمُ السَّاجِدِ يَقَعُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوَى جَالِسًا

باب نمبر 84: اس بات کا بیان: مقتدی امام کے تکبیر سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر کہے گا

اور امام اس وقت تک تکبیر کہنے والا شمار نہیں ہوگا۔ جب تک وہ تکبیر کہہ کر مکمل طور پر فارغ نہیں ہو جاتا' اور تکبیر کے آخر میں آنے والی ''ر'' کو مکمل ادا کر نہیں لیتا۔ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''جب وہ تکبیر کہے گا تو تم تکبیر کہو گے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمان ''جب وہ رکوع میں جائے تم رکوع میں جاؤ جب وہ سجدے میں جائے تو تم سجدے میں جاؤ'' ان کے درمیان فرق کی وضاحت' اس کی وجہ یہ ہے: تکبیر کہنے والے کا اطلاق امام پر اس وقت ہوگا۔ جب وہ مکمل تکبیر کہہ دے گا' اور رکوع کرنے والے لفظ کا اطلاق اس وقت ہوگا' جب وہ رکوع کی حالت میں سیدھا ہو جائے گا۔ اسی طرح سجدہ کرنے والے کا لفظ کا اطلاق اس وقت ہوگا۔ جب وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔

1577 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: فَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن مثنی --ضحاک بن مخلد-- سفیان --عبداللہ بن ابوبکر-- سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

بَابُ سُكُوتِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَبَعْدَ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ

باب نمبر 85: قرأت سے پہلے اور آغاز کی تکبیر کے بعد امام کا خاموش ہونا

1578 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا سَعِيدٌ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ،

متن حدیث: اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ، وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا، فَحَدَّثَ سَمُرَةُ، اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ، وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ عِنْدَ رُكُوعِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن بزیع -- یزید ابن زریع --سعید-- قتادہ--حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دو موقعوں پر سکتہ کرنا یاد ہے ایک اس وقت جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے تھے اور ایک اس وقت جب آپ رکوع میں جانے سے پہلے قرأت کر کے فارغ ہوتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ اسْمَ السَّاكِتِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النَّاطِقِ سِرًّا

إِذَا كَانَ سَاكِتًا عَنِ الْجَهْرِ بِالْقَوْلِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ دَاعِيًا خَفِيًّا فِي سَكْتِهِ عَنِ الْجَهْرِ بَيْنَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى، وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

اس بات کا بیان: بعض اوقات لفظ خاموش کا اطلاق پست آواز میں کلام کرنے والے پر بھی ہوتا ہے جبکہ وہ بلند آواز میں بات کرنے کے حوالے سے خاموش ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر اور قرأت کے درمیان بلند آواز کے حوالے سے خاموشی کے دوران پست آواز میں دعا مانگا کرتے تھے۔

1579 - سندِحدیث: نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، اَرَاَيْتَ سُكَاتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ، اَخْبِرْنِي مَا هُوَ؟ قَالَ: اَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطِيئَتِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ انْقِنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْاَبْيَضِ مِنَ

الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) --ہارون بن اسحاق --ابن فضیل --عمارہ بن قعقاع --ابوزرعہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہہ دیتے تھے' تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر کے لئے خاموش رہتے تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان جو آپ خاموش رہتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ مجھے بتایئے اس کی وجہ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس دوران یہ پڑھتا ہوں:

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں سے مجھے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف' پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے''۔

بَابُ تَطْوِيْلِ الْاِمَامِ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ لِيَتَلَاحَقَ الْمَامُوْمُوْنَ

باب نمبر 87: امام کا نمازوں کی پہلی رکعت کو طویل ادا کرنا' تا کہ پیچھے رہ جانے والے مقتدی (باجماعت نماز میں شریک ہوسکیں)

1580 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ، فَكُنَّا نَرٰى اَنَّهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِيَتَاَدَّى النَّاسُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) --ابوکریب محمد بن علاء --ابوخالد --سفیان --معمر --یحییٰ بن ابوکثیر --عبداللہ بن ابوقتادہ --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں طویل قرأت کرتے تھے ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ ایسا اس لئے کرتے ہیں' تا کہ زیادہ لوگ نماز باجماعت میں شریک ہوسکیں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَإِنْ جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ وَالزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَزِيدَ الْمَأْمُومُ عَلَى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

باب نمبر **88**: امام کے پیچھے قرأت کرنا' اگرچہ امام بلند آواز میں قرأت کررہا ہو' اور جب امام بلند آواز میں قرأت کررہا ہو' تو مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ سے زیادہ قرأت کرنے کی ممانعت

1581 - سندِحدیث: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ح وَثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نا مُحَمَّدٌ، ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ يَسْكُنُ إِيلِيَاءَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَؤُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: أَجَلْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذًّا قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَعَبْدِ الْأَعْلَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام یشکری-- اسماعیل ابن علیہ-- محمد بن اسحاق (یہاں تحویلِ سند ہے) --فضل بن یعقوب جزری-- عبدالاعلیٰ-- محمد (یہاں تحویلِ سند ہے) --سعید بن یحییٰ بن سعید اموی-- اپنے والد کے حوالے سے-- محمد بن اسحاق-- محمد بن رافع اور یعقوب بن ابراہیم دورقی-- یزید ابن ہارون-- محمد ابن اسحاق-- مکحول-- محمود بن ربیع انصاری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ کے لئے قرأت کرنا مشکل ہوگیا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: جی ہاں! اللہ تعالیٰ کی قسم! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم تیزی سے (تلاوت کرتے ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو' کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

یہ روایت ابن علیہ اور عبدالاعلیٰ کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ تَأْمِينِ الْمَأْمُومِ عِنْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَإِنْ نَسِيَ إِمَامٌ وَّجَهِلَ، وَلَمْ يُؤَمِّنْ

باب نمبر 89: جس نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو۔ اس میں امام کے سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہونے پر مقتدی کا آمین کہنا' اگرچہ امام (آمین کہنا) بھول گیا ہو' یا لاعلمی کی وجہ سے وہ آمین نہ کہے

1582 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ: اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَاِذَا قَرَاَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) فَقُولُوا آمِينَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ بن یونس -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جب امام تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ غير المغضوب عليهم ولا الضالين پڑھے' تو تم آمین کہو۔

بَابُ فَضْلِ تَأْمِينِ الْمَأْمُومِ اِذَا اَمَّنَ اِمَامُهُ رَجَاءَ مَغْفِرَةِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِ الْمُؤْمِنِ

اِذَا وَافَقَ تَأْمِينُهُ الْمَلَائِكَةَ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ عَلَى الْاِمَامِ الْجَهْرَ بِالتَّأْمِينِ اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ لِيُسْمِعَ الْمَأْمُومَ تَأْمِينَهُ، اِذْ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يَأْمُرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُومَ بِالتَّأْمِينِ اِذَا اَمَّنَ اِمَامُهُ، وَلَا سَبِيلَ لَهُ اِلَى مَعْرِفَةِ تَأْمِينِ الْاِمَامِ اِذَا اَخْفَى الْاِمَامُ التَّأْمِينَ

باب نمبر 90: مقتدی کے آمین کہنے کی فضیلت جبکہ اس کے امام نے بھی آمین کہی ہو

بندۂ مومن کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کی امید کرتے ہوئے کہ جب اس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کے ساتھ ہو۔ (تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے) اور اس بات کی دلیل کہ امام پر بلند آواز میں آمین کہنا لازم ہے۔ اس وقت جب وہ بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو' تاکہ وہ مقتدی کو بھی آمین سنوا دے اور یہ بات ممکن نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی کو آمین کہنے کا اس وقت حکم دیں' جب امام نے آمین کہا ہو' حالانکہ جب امام نے پست آواز میں کہا ہو' تو امام کے آمین کہنے کا علم ہونے کی کوئی صورت نہیں ہوگی

1583 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی--ابن وہب--یونس--ابن شہاب زہری--سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب امام آمین کہے' تو تم بھی آمین کہو' جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

بَابُ ذِكْرِ اِجَابَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ فَرَاغِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب نمبر 91: مومن جب سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر کے فارغ ہوتا ہے' تو پروردگار کا اس کی دعا کو قبول کرنے کا تذکرہ

1584 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، ح وَثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّى بِنَا اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ، فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللّٰهُ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ بَابِ تَأْمِينِ الْمَأْمُومِ عِنْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَإِنْ لَمْ يُؤَمِّنْ إِمَامُهُ جَهْلًا اَوْ نِسْيَانًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ بن سعید--ہشام بن ابوعبداللہ--قتادہ (یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--ابن ابوعدی--سعید بن ابوعروبہ (یہاں تحویلِ سند ہے)--ہارون بن اسحاق ہمدانی--عبدہ--سعید--قتادہ--یونس بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں:

1584- واخرجه احمد 4/409، ومن طريقه ابو داؤد "972" في الصلاة: باب التشهد، واخرجه النسائي 2/241-242 في التطبيق: باب نوع آخر من التشهد، عن عبيد الله بن سعيد، و 3/41،42 في السهو: باب نوع آخر من التشهد، عن محمد بن بشار، ومحمد بن المثنى، اربعتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. واخرجه الطيالسي "517"، ومن طريقه ابو عوانة 2/128، والبيهقي في "السنن" 2/141، واخرجه مسلم "404" "63" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، من طريق معاذ بن هشام، وابن ماجة "901" في الإقامة: باب ما جاء في التشهد، من طريق ابن ابي عدى، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، به. واخرجه ابن ابي شيبة 1/252، 253 و293 و352، وعبد الرزاق "3065"، ومسلم "404" "62" و "63"، وابو داؤد "972" و "973"، والنسائي 2/96، 97 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، و 2/196، 197 في التطبيق: باب قوله: ربنا ولك الحمد، و 2/242: باب نوع آخر من التشهد، وابن ماجة "901"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/264 و265، والدارمي 1/315، وابو عوانة 2/129 و132 و133، والبيهقي 2/96 و140، 141 و377 من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے سنتیں بیان کیں' ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب امام تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ "غير المغضوب عليهم ولا الضالين" پڑھے' تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس باب سے تعلق رکھتی ہے کہ جب امام سورہ فاتحہ کی تلاوت کر کے فارغ ہوگا' تو مقتدی آمین کہے گا' اگرچہ امام لاعلمی کی وجہ سے یا بھول جانے کی وجہ سے آمین نہ کہے۔

بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُودِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى تَأْمِيْنِهِمْ

باب نمبر 92: اہل ایمان کے آمین کہنے پر یہودیوں کے ان سے حسد کرنے کا تذکرہ

1585 - انا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، نا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: دَخَلَ يَهُوْدِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ، فَعَرَفْتُ كَرَاهِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ، فَسَكَتُّ، ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَعَرَفْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ، ثُمَّ دَخَلَ الثَّالِثُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّامُ وَغَضَبُ اللّٰهِ وَلَعْنَتُهُ اِخْوَانَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ، اَتُحَيُّوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَا لَمْ يُحَيِّهِ اللّٰهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ قَالُوْا قَوْلًا، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِمْ، اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ حُسَّدٌ، وَاِنَّهُمْ لَا يَحْسُدُوْنَا عَلٰى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى السَّلَامِ، وَعَلٰى آمِيْنَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوبشر واسطی -- خالد ابن عبداللہ -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: السام علیک (آپ کو موت آئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی آئے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے میں نے کچھ بات کرنے کا ارادہ کیا' لیکن پھر مجھے اندازہ ہوگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند نہیں کریں گے اس لئے میں خاموش رہی' پھر ایک اور یہودی اندر آیا اس نے بھی کہا "اسام علیک" (یعنی آپ کو موت آئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی آئے۔

میں نے پھر کوئی بات کرنے کا ارادہ کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی کا خیال کر کے خاموش رہی۔

پھر تیسرا شخص اندر آیا وہ بھی بولا: ''السام علیک'' تو مجھ سے صبر نہیں ہوا' یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا: تمہیں بھی موت آئے اور تم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اور اس کی لعنت ہو۔ تم بندروں اور خنزیروں کے بھائی ہو۔ تم اللہ کے رسول کو ایسے الفاظ کے ذریعے سلام کرتے ہو' جن الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں سلام نہیں کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کو پسند نہیں کرتا ہے۔

ان لوگوں نے ایک بات کہی تھی ہم نے انہیں اس کا جواب دیدیا ہے۔

یہود حسد رکھنے والی قوم ہیں اور وہ ہمارے ساتھ کسی بھی چیز پر اتنا زیادہ حسد نہیں کرتے جتنا سلام کرنے کے حوالے سے اور آمین کہنے کے حوالے سے کرتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّامِينِ فَلَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ قَبْلَهُ، خَلَا هَارُونَ حِينَ دَعَا مُوسٰى، فَاَمَّنَ هَارُونُ، اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

باب نمبر 93: اس بات کا تذکرہ: اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اپنے نبی ﷺ کو آمین کہنے کی خصوصیت عطا کی ہے

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے پہلے اور کسی بھی نبی کو یہ چیز عطا نہیں کی' البتہ حضرت ہارون علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کیا کرتے تھے' تو حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہا کرتے تھے۔ لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ یہ روایت مستند طور پر منقول ہو۔

1586 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نا اَبُوْ عَامِرٍ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ اَيْضًا ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ زَرْبِيٍّ مَوْلًى لِآلِ الْمُهَلَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِيْ خِصَالًا ثَلَاثَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: وَمَا هٰذِهِ الْخِصَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَعْطَانِيْ صَلَاةً فِي الصُّفُوْفِ وَاَعْطَانِيَ التَّحِيَّةَ، اِنَّهَا لَتَحِيَّةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَعْطَانِيَ التَّامِيْنَ وَلَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا مِنَ النَّبِيِّيْنَ قَبْلُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ اَعْطٰى هَارُوْنَ، يَدْعُوْ مُوْسٰى وَيُؤَمِّنُ هَارُوْنُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر قیسی-- ابوعامر-- محمد بن معمر-- حرمی بن عمارہ-- زربی مولیٰ لآل المہلب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصی چیزیں عطا کی ہیں۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! وہ خصوصی چیزیں کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے صف بنا کر نماز پڑھنے کا (حکم) عطا کیا ہے' اور اس نے مجھے سلام کرنے کا طریقہ عطا کیا ہے' جو اہل جنت کا طریقہ ہے' اور اس نے مجھے آمین کہنے کا حکم عطا کیا ہے' جو پہلے کسی بھی نبی کو عطا نہیں کیا گیا' البتہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز حضرت ہارون علیہ السلام کو عطا

کی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا مانگا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہا کرتے تھے۔

بَابُ السُّنَّةِ فِيْ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ، وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ جَهْرًا بَيْنَ الْمُخَافَتَةِ، وَبَيْنَ الْجَهْرِ الرَّفِيعِ

باب نمبر 94: امام کے بلند آواز میں قرأت کرنے میں سنت کا بیان اور بلند آواز میں قرأت کرتے ہوئے یہ بات مستحب ہے کہ آواز اتنی بلند کی جائے جو پست آواز اور بلند آواز کے درمیان میں ہو

1587 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ،

متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الاسراء: 110) قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ جَهَرَ بِالْقُرْآنِ وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، وَقَالَا: فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) (الإسراء: 110) أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّونَ الْقُرْآنَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الإسراء: 110) عَنْ أَصْحَابِكَ، فَلَا يَسْمَعُونَ، (وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) (الإسراء: 110) قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: عَنْ أَصْحَابِكَ، فَلَا تُسْمِعُهُمْ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ أَنَّ الِاسْمَ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ ذِي الْأَجْزَاءِ وَالشُّعَبِ، قَدْ أَوْقَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ فِيهَا فَقَطْ، (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) (الإسراء: 110)، أَرَادَ الْقِرَاءَةَ فِيهَا، وَلَيْسَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا، الْقِرَاءَةُ فِيهَا فَقَطْ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور احمد بن منیع -- ہشیم -- ابوبشر -- سعید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم اپنی نماز میں آواز کو زیادہ بلند بھی نہ کرو اور زیادہ پست بھی نہ رکھو''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) جب یہ آیت نازل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ مکرمہ میں خفیہ زندگی گزار رہے تھے جب آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے تو بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ قرآن پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کیا کرتے تھے۔

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مشرکین جب اس تلاوت کو سنتے تھے تو وہ قرآن کو اسے نازل کرنے والے کو اور جو اسے لے کر آیا ہے (ان سب کو برا کہتے

تھے) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ فرمایا:

''کہ تم اپنی نماز میں آواز کو زیادہ بلند نہ کرو''

اس سے مراد یہ ہے: اپنی قرأت میں (آواز کو بلند نہ کرو) کہ مشرکین اسے سن لیں گے اور وہ قرآن کو برا کہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور تم اسے زیادہ پست بھی نہ رکھو''۔

یعنی اپنے ساتھیوں سے بھی اتنی پست نہ رکھو کہ وہ سن ہی نہ سکیں۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو''

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''قرأت کو اپنے اصحاب سے اتنا پوشیدہ نہ رکھو کہ تم انہیں قرأت سنا ہی نہ سکو''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس نوعیت سے تعلق رکھتی ہے جس کے بارے میں، میں کتاب الایمان میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ ایسی چیز جو مختلف اجزاء اور مختلف حصوں پر مشتمل ہو کوئی اسم بعض اوقات اس کے بعض اجزاء پر صادق آتا ہے۔

جیسے یہاں اللہ تعالیٰ نے قرأت کے لئے لفظ نماز استعمال کیا ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنی نماز کو بلند آواز میں نہ کرو''۔

اس سے مراد نماز میں قرأت کرنا ہے۔ پوری نماز مراد نہیں ہے بلکہ صرف اس میں قرأت کرنا مراد ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مُخَافَتَةِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْآيِ أَحْيَانًا فِيمَا يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب نمبر **95**: ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے ہوئے امام کا آواز پست رکھنے کا تذکرہ

اور بعض اوقات چند آیات کو بلند آواز میں تلاوت کرنے کا مباح ہونا۔ ایسی نماز میں، جس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے۔

1588 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى، نَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ، وَرُبَّمَا أَسْمَعَنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا،

وَيُطِيلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، وَفِيْ خَبَرِ خَبَّابٍ: كُنَّا نَعْرِفُ قِرَاءَ ةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ، دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَ ةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَرَّجْتُ خَبَرَهُمَا فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ فِيْ اَبْوَابِ الْقِرَاءَ ةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ-- ہشام-- یحییٰ بن ابوکثیر--عبداللہ بن ابوقتادہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں قرأت کیا کرتے تھے بعض اوقات آپ ہمیں کوئی آیت سنا دیتے تھے۔

(یعنی اسے بلند آواز میں تلاوت کر لیتے تھے) آپ پہلی رکعت طویل ادا کیا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے''۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرأت کرنے کو آپ کی داڑھی کے ہلنے سے جان لیا کرتے تھے۔

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں پست آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یہ دونوں روایات کتاب الصلوٰۃ میں باب القرأت میں نقل کر دی ہیں۔

بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب نمبر 96: مغرب کی نماز میں امام کا بلند آواز میں قرأت کرنا

1589 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- زہری --محمد بن حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ-- اپنے والد کے حوالے سے (یہاں تحویلِ سند ہے) --علی بن خشرم-- ابن عیینہ-- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی-- سفیان-- ابن شہاب زہری-- محمد بن جبیر بن مطعم-- اپنے والد کے حوالے سے کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

باب نمبر 97: عشاء کی نماز میں امام کا بلند آواز میں قرأت کرنا

1590 - سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَمِسْعَرٍ سَمِعَا عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ. سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فِي عِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَمَا سَمِعْتُ اَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--علی بن خشرم--ابن عیینہ--یحییٰ بن سعید اور مسعر--عدی بن ثابت کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں سورہ تین کی تلاوت کرتے ہوئے سنا میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت قرأت اور کسی کی نہیں سنی۔

بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ

باب نمبر 98: فجر کی نماز میں امام کا بلند آواز میں قرأت کرنا

1591 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، فَسَمِعَ قُطْبَةَ يَقُوْلُ: وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عِلَاقَةَ، وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ:

متنِ حدیث: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ ق فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ) (ق: 10) وَقَالَ مَرَّةً: (بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ) (ق: 10)، وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ) (ق: 10)

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--زیاد بن علاقہ--قطبہ (یہاں تحویل سند ہے) علی بن خشرم--ابن عیینہ--ابن علاقہ--احمد بن عبدہ--سفیان بن عیینہ--زیاد بن علاقہ--عاپنے چچا حضرت قطبہ بن مالک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں سورہ کہف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

میں نے آپ کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

"وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ" اور انہوں نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ"

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں نے آپ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا:
"وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ"

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا كَانَ يَجْهَرُ فِي الْاُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَالْاُولَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ لَا فِي جَمِيعِ الرَّكَعَاتِ كُلِّهَا، مِنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ مُسْنَدًا، وَلَا اَخَالُ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ اِذْ لَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ الْقِبْلَةِ فِي صِحَّةِ مَتْنِهِ، وَاِنْ لَمْ يَثْبُتِ الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ الْاِسْنَادِ الَّذِي نَذْكُرُهُ

باب نمبر 99: اس وضاحتی روایت کا تذکرہ: نبی اکرم ﷺ مغرب کی ابتدائی دو رکعات میں اور عشاء کی ابتدائی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کرتے تھے

آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی تمام رکعات میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرتے تھے۔ بشرطیکہ یہ روایت مستند طور پر منقول ہو اور میرے خیال میں ایسا نہیں ہے۔ میں نے یہ روایت اس کتاب میں نقل کر دی ہے کیونکہ اہل قبلہ کے دوران اس کے متن کے صحیح ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اگرچہ یہ روایت اس سند کے اعتبار سے مستند نہ ہو جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں

1592 - سندِ حدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، نا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: بَيْنَا اَنَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اِذْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَحَدًا يُكَلِّمُهُ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمِعْرَاجِ بِطُولِهِ، وَقَالَ: ثُمَّ نُودِيَ اَنَّ لَكَ بِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا قَالَ: فَهَبَطْتُ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ كَبِدِ السَّمَاءِ نَزَلَ جِبْرِيلُ فِي صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَصَلَّى بِهِ، وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ، فَصَفُّوا خَلْفَهُ، فَائْتَمَّ بِجِبْرِيلَ، وَائْتَمَّ اَصْحَابُ النَّبِيِّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِهِمْ اَرْبَعًا، يُخَافِتُ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ حَتَّى تَصَوَّبَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى بِهِمْ اَرْبَعًا يُخَافِتُ فِيهِنَّ الْقِرَاءَةَ، فَائْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيلَ، وَائْتَمَّ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ، حَتَّى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثًا، يَجْهَرُ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَيُخَافِتُ فِي وَاحِدَةٍ، ائْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيلَ، وَائْتَمَّ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا غَابَ الشَّفَقُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ: يَجْهَرُ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَيُخَافِتُ فِي اثْنَتَيْنِ، ائْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيلَ، وَائْتَمَّ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَبَاتُوا حَتَّى اَصْبَحُوا، نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ يُطِيلُ فِيهِنَّ الْقِرَاءَةَ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ الْبَصْرِيُّونَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ قِصَّةَ

الْمِعْرَاجِ، وَقَالُوا فِي اٰخِرِهِ: قَالَ الْحَسَنُ: فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ، اِلَى اٰخِرِهِ، فَجَعَلَ الْخَبَرَ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِيْ اِمَامَةِ جِبْرِيْلَ مُرْسَلًا، عَنِ الْحَسَنِ، وَعِكْرِمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، اَدْرَجَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِيْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَهٰذِهِ الْقِصَّةُ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ عَنْ اَنَسٍ، اِلَّا اَنَّ اَهْلَ الْقِبْلَةِ لَمْ يَخْتَلِفُوْا اَنَّ كُلَّ مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مِنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَكَمَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--زکریا بن یحییٰ بن ابان--عمرو بن ربیع بن طارق--عکرمہ بن ابراہیم--سعید بن ابوعروبہ--قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ایک مرتبہ میں حجر اسود اور مقام ابراہم کے درمیان (سویا ہوا تھا) اسی دوران میں نے کسی شخص کو سنا وہ کسی کے ساتھ بات کر رہا تھا۔

اس کے بعد راوی نے معراج سے متعلق طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر یہ اعلان کیا گیا کہ تمہیں ہر ایک نماز کے بدلے میں دس (نمازوں کا) ثواب ملے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نیچے کی طرف آیا جب سورج آسمان کے کلیجے سے ڈھل گیا۔ (یعنی زوال کا وقت گزر گیا)

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک صف کے ہمراہ نازل ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف قائم کرلی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پیروی کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں چار رکعت نماز پڑھائی جس میں انہوں نے پست آواز میں قرأت کی پھر انہوں نے ان حضرات کو چھوڑ دیا' یہاں تک کہ سورج جھک گیا۔ لیکن وہ ابھی روشن اور چمکدار تھا' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے' انہوں نے ان حضرات کو چار رکعات نماز پڑھائی' جس میں پست آواز میں قرأت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

پھر انہوں نے ان حضرات کو چھوڑ دیا' یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ان حضرات کو تین رکعات نماز پڑھائی جن میں سے دو رکعات میں انہوں نے بلند آواز میں قرأت کی اور ایک رکعت میں پست آواز میں قرأت کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

پھر انہوں نے ان حضرات کو چھوڑ دیا' یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان حضرات کو چار رکعات نماز پڑھائی جس میں سے دو رکعات میں سے بلند آواز میں قرأت کی اور دو رکعات میں پست آواز میں قرأت کی۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پیروی میں نماز ادا کی اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کی۔

پھر ان حضرات نے رات بسر کی' یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے ان حضرات کو دو رکعات نماز پڑھائی جس میں انہوں نے طویل قرأت کی۔

پھر ان حضرات نے رات بسر کی' یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے ان حضرات کو دو رکعات نماز پڑھائی جس میں انہوں نے طویل قرأت کی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اہل بصرہ نے سعید کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں معراج کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حسن نامی راوی کہتے ہیں:

''جب سورج ڈھل گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے''۔ اس کے بعد روایت کے آخر تک ہے۔

یعنی انہوں نے اس روایت کو اس مقام سے یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت والے واقعہ سے حسن بصری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عکرمہ بن ابراہیم نامی راوی نے اس واقعے کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں درج کر دیا ہے۔

اور یہ واقعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے محفوظ نہیں ہے' البتہ اہل قبلہ کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اس روایت میں' جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنے اور جس نماز میں پست نماز میں قرأت کرنے کا حکم ہے' تو وہ حکم اسی طرح ہے' جس طرح اس روایت میں منقول ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِمُبَادَرَةِ الْاِمَامِ الْمَامُومَ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب نمبر 100: امام کا مقتدی سے پہلے رکوع اور سجدے میں جانے کا حکم

1593 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا هِشَامُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، وَهٰذَا حَدِيثُ عَبْدَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اُقِرَّتِ الصَّلَاةُ

بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ قَالَ: اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا تَدْرُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ كَبِّرُوْا، وَاِذَا قَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا؛ فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَاسْجُدُوْا؛ فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ زَادَ بُنْدَارٌ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ اَنَّ الْاِمَامَ يَسْبِقُكُمْ اِلَى الرُّكُوْعِ فَيَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، فَتَرْفَعُوْنَ اَنْتُمْ رُءُوْسَكُمْ مِنَ الرُّكُوْعِ بَعْدَ رَفْعِهِ، فَتَمْكُثُوْنَ فِي الرُّكُوْعِ، فَهٰذِهِ الْمَكْثَةُ فِي الرُّكُوْعِ بَعْدَ رَفْعِ الْاِمَامِ الرَّاْسَ مِنَ الرُّكُوْعِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ الَّتِيْ سَبَقَكُمْ بِهَا الْاِمَامُ اِلَى الرُّكُوْعِ، وَكَذٰلِكَ السُّجُوْدُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ بن سعید--ہشام بن ابوعبداللہ--قتادہ--یونس بن جبیر--حطان بن عبداللہ (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار--ابن ابوعدی (یہاں تحویلِ سند ہے) ہارون بن اسحاق ہمدانی--عبدہ--سعید بن ابوعروبہ--قتادہ--یونس بن جبیر--حطان بن عبداللہ رقاشی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب وہ نماز کے آخر میں بیٹھے تو لوگوں میں سے ایک شخص بولا: نماز کو نیکی اور زکوٰۃ کے ہمراہ رکھا گیا ہے۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کے فارغ ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: فلاں بات کس شخص نے کہی ہے کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ تمہیں اپنی نماز میں کیا کہنا چاہیے؟

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے سنتیں بیان کیں اور ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم نماز ادا کرو تو اپنی صفیں درست رکھو اور تم میں سے ایک شخص تمہاری امامت کرے جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ غیر المغضوب علیهم و لا الضالین پڑھے تو تم آمین کہو۔

اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ جب وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ۔

امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے (رکوع سے) اٹھنا چاہیے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا۔

پھر جب وہ تکبیر کہہ کر سجدے میں چلا جائے تو تم بھی سجدے میں چلے جاؤ۔ امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے سجدے سے اٹھنا چاہیے۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: امام تم سے پہلے رکوع میں جائے اور تم لوگ امام کے سر اٹھانے کے بعد رکوع سے اپنے سر اٹھاؤ۔

تو اس دوران تم رکوع کی حالت میں رہو گے تو امام کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تمہارا یہ رکوع میں رہنا یہ اس سبقت کے بدلے میں ہو جائے گا' جو امام تم سے پہلے رکوع میں گیا تھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُومَ بِالرُّكُوعِ، وَالْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْإِمَامَ مَا سَبَقَ الْمَأْمُومَ فِي الرُّكُوعِ، أَدْرَكَهُ الْمَأْمُومُ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب نمبر 101: مقتدی کے امام سے پہلے رکوع میں جانے کی ممانعت اور اس بات کی اطلاع کہ امام مقتدی سے جتنی دیر پہلے رکوع میں جاتا ہے۔ امام کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد مقتدی اس حصے کو پالیتا ہے

1594 - أنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، ح وَثَنَا أَيْضًا، سَعِيدٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا: ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِنِّي قَدْ بَدُنْتُ، فَلَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَإِنَّكُمْ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَذْكُرِ الْمَخْزُومِيُّ فِي حَدِيثِ يَحْيَى: وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ إِلَى آخِرِهِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: إِنِّي قَدْ بَدُنْتُ أَوْ بَدَّنْتُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- یحییٰ بن سعید اور محمد بن عجلان (یہاں تحویل سند ہے) --سعید بن عبدالرحمٰن-- سفیان-- ابن عجلان (یہاں تحویل سند ہے) --سعید-- سفیان-- یحییٰ بن سعید (یہاں تحویل سند ہے) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید قطان-- یحییٰ بن حکیم-- حماد بن مسعدہ-- ابن عجلان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1594- إسناده حسن. ابن محيريز: اسمه عبد الله. وأخرجه أحمد 4/92، وأبو داؤد "619" في الصلاة: باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام، وابن ماجة "963" في الإقامة: باب النهي أن يسبق الإمام بالركوع والسجود، وابن الجارود "324"، والبغوي "848" من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1594" وأخرجه الحميدي "603"، وأحمد 4/94، وابن ماجة "963" أيضا من طريق سفيان، والطبراني 19/ "862" من طريق سليمان بن بلال ووهيب وبكر بن مضر، أربعتهم عن ابن عجلان، به.

اب میں فربہ ہو گیا ہوں تو تم مجھ سے پہلے سجدے یا رکوع میں نہ جاؤ۔ تم سے جتنی دیر پہلے میں رکوع میں گیا ہوں گا تو تم مجھے اس وقت پالو گے جب میں (رکوع سے) اٹھوں گا۔

اور تم سے جتنی دیر پہلے سجدے میں گیا ہوں گا تم مجھے اس وقت پالو گے جب میں رکوع سے اٹھوں گا۔

تم سے جتنی دیر پہلے میں سجدے میں گیا ہوں گا تم مجھے اس وقت پالو گے جب میں (سجدے سے) اٹھوں گا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مخزومی نامی راوی نے یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

''سجدے میں جاتے ہوئے میں تم سے جتنا پہلے چلا گیا تھا'': اس کے بعد آخر تک کے الفاظ ہیں۔

یحییٰ بن حکیم نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''میں فربہ ہو گیا ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ الَّذِیْ فِیْهِ الْمَاْمُوْمُ مُدْرِكًا لِلرَّكْعَةِ اِذَا رَكَعَ اِمَامُهٗ قَبْلَ

باب نمبر 102: اس وقت کا تذکرہ جب مقتدی اس رکعت کو پانے والا ہوتا ہے جب امام اس سے پہلے رکوع میں جا چکا ہو

1595 - أنا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا قَبْلَ اَنْ يُقِيمَ الْاِمَامُ صُلْبَهٗ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- یحییٰ بن حمید -- قرہ بن عبدالرحمٰن -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص امام کے (رکوع سے اٹھنے کے بعد) کمر سیدھی کرنے سے پہلے' نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اس رکعت کو پالیا۔

بَابُ رَفْعِ الْاِمَامِ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَبْلَ الْمَاْمُوْمِ

باب نمبر 103: امام کا مقتدی سے پہلے رکوع سے سر اٹھانا

1596 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِیْ خَبَرِ اَبِیْ مُوْسَى: فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ

❁❁ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہئے اور تم سے پہلے رکوع سے اٹھنا چاہئے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْمِيدِ الْمَأْمُومِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَرَجَاءُ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِهِ إِذَا وَافَقَ تَحْمِيدُهُ تَحْمِيدَ الْمَلَائِكَةِ

باب نمبر **104**: رکوع سے سر اٹھانے کے وقت مقتدی کو اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے کا حکم اس امید کے تحت کہ جب اس کا حمد بیان کرنا فرشتوں کی حمد بیان کرنے کے ساتھ ہوگا' تو اس کی مغفرت ہو جائے گی

1597 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ الْاَمِيرَ فَقَدْ اَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَا الْاَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي، اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ، فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِذَا وَافَقَ قَوْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِهِ، وَيَهْلِكُ كِسْرٰى وَلَا كِسْرٰى بَعْدُ، وَيَهْلِكُ قَيْصَرُ وَلَا قَيْصَرَ مِنْ بَعْدِهِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- یعلی بن عطاء-- ابوعلقمہ ہاشمی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جو شخص امیر کی اطاعت کرے گا وہ میری اطاعت کرے گا اور جو شخص امیر کی نافرمانی کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا۔

امام ڈھال ہوتا ہے' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو جب وہ سمع الله لمن حمده پڑھے' تو تم ''اللهم ربنا لك الحمد'' پڑھو۔

کیونکہ جب اہل زمین کا یہ قول اہل آسمان کے قول کے ساتھ ہوگا' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

کسریٰ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہیں آئے گا''۔

بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُومَ بِالسُّجُودِ، وَثُبُوتِ الْمَأْمُومِ قَائِمًا، وَتَرْكِهِ الِانْحِنَاءَ لِلسُّجُودِ حَتّٰى يَسْجُدَ إِمَامُهُ

باب نمبر **105**: امام کا مقتدی سے پہلے سجدے میں جانا' اور مقتدی کا کھڑے رہنا اور اس وقت تک سجدے کے لیے نہ جھکنا جب تک امام سجدے میں نہیں چلا جاتا

1598 - مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ

1598 - محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو ہم لوگ اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک ہم لوگ دیکھ نہیں لیتے تھے کہ آپ سجدے میں چلے گئے ہیں۔

1599 - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ - وَفِي الْقَلْبِ مِنْهُ - عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ اَحَدُنَا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَوٰى سَاجِدًا

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- مسلمہ بن صالح -- ولید بن سریع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم میں سے کسی ایک نے اپنی پشت کو اس وقت تک نہیں جھکایا جب تک ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہیں لیا کہ آپ سجدے میں جاچکے ہیں۔

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِرَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ

باب نمبر 106: سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے مقتدی کے امام سے پہلے اٹھنے کی شدید مذمت

1600 - سند حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ اَبُو الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

متن حدیث: اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ؟

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- محمد بن زیاد (کے حوالے سے نقل کرتے

1600 – اخرجه مسلم "427" "114" في الصلاة: باب تحريم سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما، والترمذي "582" في الصلاة: باب ما جاء من التشديد في الذي يرفع رأسه قبل الإمام، والنسائي 2/96 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، وابن ماجه "961" في إقامة الصلاة: باب النهي أن يسبق الإمام بالركوع والسجود، وابن خزيمة "1600"، والبيهقي 2/93 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. واخرجه احمد 2/260 و456 469 و472 و504، والطيالسي "2490"، والدارمي 1/302، والبخاري "691" في الأذان: باب إثم من رفع رأسه قبل الإمام، ومسلم "427"، وأبو داؤد "623" في الصلاة: باب التشديد فيمن يرفع قبل الإمام أو يضع قبله، والبيهقي 2/93 من طرق عن محمد بن زياد، به.

ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ اِدْرَاكِ الْمَاْمُومِ مَا فَاتَهُ مِنْ سُجُودِ الْاِمَامِ بَعْدَ رَفْعِ الْاِمَامِ رَاْسَهُ

باب نمبر 107: مقتدی کے امام کے سجدے سے رہ جانے والے اس حصے کو پالینے کا تذکرہ جو امام کے سر اٹھانے کے بعد ہو

1601 - قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ اَبِي مُوسَى: فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَفِي خَبَرِ مُعَاوِيَةَ: وَمَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهِ اِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ اِذَا رَفَعْتُ

❁❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''امام تم سے پہلے سجدے میں جائے اور تم سے پہلے (سجدے سے) اٹھے''۔

یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جتنی دیر میں تم سے پہلے سجدے میں رہا تھا تم مجھے اس وقت پالو گے جب میں اٹھوں گا''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَاْمُومِ الْاِمَامَ بِالْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

باب نمبر 108: کھڑے ہونے اور بیٹھنے میں مقتدی کے امام سے پہل کرنے کی ممانعت

1602 - سندِ حدیث: نَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَانْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، وَاَقْبَلَ اِلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي اِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْقُعُودِ، وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ، فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي، وَايْمُ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا رَاَيْتَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- مختار بن فلفل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں یا قیام یا بیٹھنے میں یا نماز ختم کرنے کی طرف سبقت نہ لے جاؤ۔ کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا

ہوں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ جو چیز میں نے دیکھی ہے وہ اگر تم دیکھ لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے کیا چیز دیکھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا ہے۔

بَابُ افْتِتَاحِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا مِنْ غَيْرِ سَكْتٍ فِيهَا

باب نمبر 109: جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہو۔ اس میں دوسری رکعت میں امام قرأت کے ذریعے آغاز کرے گا۔ اس سے پہلے کوئی خاموشی نہیں ہوگی

1603 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُعَارِكِ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، نا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، نا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن نصر بن معارک مصری -- یحییٰ بن حسان -- عبدالواحد بن زیاد -- عمارہ بن قعقاع -- ابوزرعہ بن عمرو بن جریر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب دوسری رکعت کے لئے اٹھتے تھے تو آپ قرأت کا آغاز الحمدللہ رب العلمین سے کرتے تھے آپ (اس کو پڑھنے سے پہلے) سکوت نہیں کرتے تھے۔

بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِتْمَامِ

باب نمبر 110: امام کا مکمل لیکن مختصر نماز ادا کرنا

1604 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ -- ابوعوانہ -- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سب سے مختصر لیکن مکمل نماز پڑھایا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَطْوِيلِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مَخَافَةَ تَنْفِيرِ الْمَأْمُومِينَ، وَفُتُونِهِمْ

باب نمبر 111: امام کے لیے طویل نماز ادا کرنے کی ممانعت۔ اس اندیشہ کے تحت کہ وہ مقتدیوں کو متنفر کردے گا' اور انہیں آزمائش میں مبتلا کردے گا

1605 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ، نا قَيْسٌ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ:

متنِ حدیث: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ، يومئذ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ لَمُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- اسماعیل-- قیس-- ابومسعود عقبہ بن عمرو (یہاں تحویل سند ہے) --محمد بن عبدالاعلی-- معتمر-- اسماعیل-- قیس-- ابومسعود عقبہ بن عمرو (یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ-- وکیع-- اسماعیل بن ابوخالد-- قیس بن ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں فلاں صاحب کی وجہ سے فجر کی نماز میں شریک نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے وعظ و نصیحت کے کسی کام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن سے زیادہ شدید غضب کے عالم میں نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ متنفر کرنے والے ہوتے ہیں' جس شخص نے لوگوں کو نماز پڑھانی ہو اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے کیونکہ ان لوگوں میں کمزور' بڑی عمر کے اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ قَدْرِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الَّذِي لَا يَكُونُ تَطْوِيلًا

باب نمبر 112: امام کی قرأت کی اس مقدار کا بیان جو طویل شمار نہیں ہوگی

1606 - سندِحدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ - وَهَذَا حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ - عَنْ خَالِهِ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ، وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--بشر بن معاذ عقدی--خالد بن حارث (یہاں تحویل سند ہے)--بندار--عثمان ابن عمر--ابن ابوذئب۔ وہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) خالد بن حارث کے نقل کردہ ہیں۔--حارث بن عبدالرحمٰن--سالم بن عبداللہ بن عمر--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مختصر نماز (پڑھانے کا) حکم دیتے تھے اور آپ ہمیں سورۃ صافات (کی تلاوت کرکے نماز پڑھاتے تھے)۔

1607 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ اَبِيْ قَدْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مَعَنَا، قُلْتُ: مَا لَكَ لَا تُصَلِّيْ مَعَنَا؟ قَالَ: اِنَّكُمْ تُخَفِّفُوْنَ الصَّلَاةَ قُلْتُ: فَاَيْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِيكُمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ؟ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا ثَلَاثَةَ اَضْعَافِ مَا تُصَلُّوْنَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم بزاز--ابواحمد زبیری--عبدالجبار بن عباس--عمار دہنی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے ہمارے ساتھ نماز ادا کرنا چھوڑ دی میں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ نماز نہیں ادا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ مختصر نماز ادا کرتے ہو۔

میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگا؟

''تم میں کمزور بڑی عمر کے اور کام کاج کرنے والے لوگ ہوتے ہیں''۔

تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن اس کے باوجود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں اس نماز سے تین گنا زیادہ نماز پڑھاتے تھے جو نماز تم لوگ ادا کرتے ہو۔

بَابُ تَقْدِيرِ الْاِمَامِ الصَّلَاةَ بِضُعَفَاءِ الْمَامُوْمِينَ، وَكِبَارِهِمْ، وَذَوِي الْحَوَائِجِ مِنْهُمْ

باب نمبر 113: امام کا کمزور مقتدیوں بڑی عمر کے مقتدیوں اور کام کاج کرنے والے افراد کے حساب سے نماز (کی طوالت) کا تعین کرنا

1608 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا سَلَمَةُ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ: اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ

سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ:

متن حدیث: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، فَقَالَ: كَانَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَنِىْ عَلَى الطَّائِفِ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ تَجَوَّزْ فِي الصَّلَاةِ، وَاقْدُرِ النَّاسَ بِاَضْعَفِهِمْ؛ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَذَا الْحَاجَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ابن اسحاق (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عیسیٰ -- سلمہ -- محمد بن اسحاق (یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- ابن ابوعدی -- محمد بن اسحاق -- سعید بن ابو ہند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: مطرف بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے طائف بھجوایا تو آپ نے سب سے آخر میں مجھے اس بات کی تلقین کی آپ نے فرمایا: ''نماز مختصر پڑھانا اور لوگوں میں سے کمزور ترین لوگوں کو خیال رکھنا کیونکہ لوگوں میں کمزور لوگ' بڑی عمر کے لوگ اور کام کاج کرنے والے لوگ بھی ہوتے ہیں''۔

بَابُ تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ الْقِرَاءَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِبَعْضِ الْمَأْمُوْمِيْنَ

باب نمبر 114: مقتدیوں میں سے کسی کو ضرورت پیش آنے پر امام کا قرأت کو مختصر کر دینا

1609 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيَّ، نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ اُمِّهِ فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ اَوِ الْخَفِيْفَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن ہلال صواف -- جعفر بن سلیمان ضبعی -- ثابت بنانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) اپنی ماں کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لئے آئے ہوئے کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر چھوٹی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی مختصر سورت تلاوت کر لیتے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ الصَّلَاةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِبَعْضِ الْمَأْمُوْمِيْنَ بَعْدَ مَا قَدْ نَوَى اِطَالَتَهَا

باب نمبر 115: امام نے جب طویل قرأت کی نیت کی ہوئی ہو پھر مقتدیوں میں سے کسی کو کوئی ضرورت پیش آ جائے تو اس ضرورت کی وجہ سے امام کو نماز مختصر کرنے کی رخصت ہے

1610 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ سَعِیْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلَاةِ فَاُرِیْدُ اِطَالَتَهَا، فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلَاتِیْ، مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار محمد بن بشار -- ابن ابوعدی -- سعید -- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات میں کوئی نماز شروع کرتا ہوں اور میرا طویل نماز ادا کرنے کا ارادہ ہوتا ہے' لیکن پھر میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں' تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اس بچے کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو کتنی تکلیف ہوتی ہے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ خُرُوْجِ الْمَاْمُوْمِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهٗ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا اِذَا طَوَّلَ الصَّلَاةَ

باب نمبر **116**: جب امام طویل نماز ادا کرے اور مقتدی کو دنیاوی معاملات سے متعلق کوئی کام پیش ہو' تو اس (مقتدی) کے لیے امام کی اقتداء سے نکلنے کی رخصت ہے

1611 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

1610- اخرجه مسلم "470" "192" فی الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة فی تمام، والبيهقی فی "السنن" 2/393 عن محمد بن المنهال الضرير، بهذا الإسناد. واخرجه البخاری "709" فی الأذان: باب من اخف الصلاة عند بكاء الصبی، والبيهقی 2/393 من طريق يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 3/109، والبخاری "710"، وابن ماجة "989" فی الإقامة: باب الإمام يخفف الصلاة إذا حدث أمر، والبغوی "845"، والبيهقی 2/393 من طرق عن سعيد، به. واخرجه البيهقی 3/118 من طريق ابان عن قتادة. وأخرجه ابن أبی شيبة 2/57، والترمذی "376" فی الصلاة: باب ما جاء أنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إنی لأسمع بكاء الصبی فی الصلاة فاخفف"، والبغوی "846" من طريقين عن حميد، عن أنس.

1611- أخرجه الطحاوی 1/213 عن أبی بكرة، عن إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. واخرجه أحمد 3/308، والشافعی 1/103 و103-104، والحميدی (1246)، ومسلم (465) (178) فی الصلاة: باب القراءة فی العشاء، والنسائی 2/102-103 فی الإمامة: باب اختلاف نية الإمام والمأموم، وأبو داؤد (600) فی الصلاة: باب إمامة من يصلی بقوم وقد صلی تلك الصلاة، و (790) باب فی تخفيف الصلاة، وابو يعلی (1827)، وابن خزيمة (1611)، والبيهقی 3/85 و112، والبغوی (599) من طرق عن سفيان بن عيينة، به -منهم من طوله ومنهم من اختصره. واخرجه احمد 3/369، والطيالسی (1694)، والبخاری (700) و (701) فی الأذان: باب إذا طول الإمام وكان للرجل حاجة فخرج فصلی، و (711) باب إذا صلی ثم أمّ قومًا، و (6106) فی الأدب: باب من لم يَرَ إكفار مَن قال ذلك متأولًا او جاهلًا، ومسلم (465) (181)، (باقی اگلے صفحہ پر)

متن حدیث: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ، فَيَؤُمُّهُمْ، فَأَخَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ مُعَاذٌ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ وَصَلَّى نَاحِيَةً، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوا: مَا لَكَ يَا فُلَانُ؟ نَافَقْتَ؟ قَالَ: مَا نَافَقْتُ، وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ قَالَ: فَذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ، ثُمَّ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، وَإِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا، وَسُورَةِ كَذَا، فَقُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ، وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ؟ فَقَالَ: هُوَ نَحْوُ هَذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--عمرو بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کیا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس چلے جایا کرتے تھے اور ان لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔

ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ واپس گئے اور انہوں نے اپنی قوم کو نماز پڑھائی تو سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی ایک صاحب پیچھے ہٹے انہوں نے مسجد کے کونے میں نماز ادا کی اور پھر چلے گئے۔لوگوں نے اس سے دریافت کیا: اے فلاں کیا وجہ ہے کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں منافق نہیں ہوا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ کو اس بارے میں بتاؤں گا۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں پھر وہ واپس آ کر ہمیں بھی نماز پڑھاتے ہیں گزشتہ رات آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی پھر یہ آئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی تو سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کر دی ہم اونٹوں والے لوگ ہیں۔

والترمذی (583) فی الصلاة: باب وما جاء فی الذی یصلی الفریضة ثم یؤم الناس بعد ما صلی، والطحاوی 1/213، والبیهقی 3/85 و86 من طرق عن عمرو بن دینار، به. وأخرجه أحمد 3/299، وابن أبی شیبة 2/55، والبخاری (705) فی الأذان: باب من شكا إمامه إذا طوّل، والنسائی 2/97–98 فی الإمامة: باب خروج الرجل من صلاة الإمام وفراغه من صلاته فی ناحیة المسجد، و2/168 فی الافتتاح: باب القراءة فی المغرب بسبح اسم ربك الأعلی، و 172 باب القراءة فی العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الأعلی، والطحاوی 1/213 من طرق عن محارب بن دثار، عن جابر، به نحوه. قرن النسائی فی الموضع الأول أبا صالح بمحارب. وأخرجه مسلم (465) (179)، والنسائی 2/172–173 فی الافتتاح: باب القراءة فی العشاء الآخرة بالشمس وضحاها، وابن ماجه (986) فی إقامة الصلاة: باب من أمّ قومًا فلیخفف، من طریقین عن اللیث بن سعد، عن أبی الزبیر، عن جابر. وأخرجه الشافعی 1/103 و104، والبیهقی 3/112 من طریق سفیان عن أبی الزبیر، عن جابر. وقد صرح أبو الزبیر عند البیهقی بالسماع من جابر.

(یعنی کام کاج کرنے والے لوگ ہیں) ہم نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے کام کرنا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو؟ تم فلاں اور فلاں سورت پڑھ لیا کرو۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اپنے استاد عمرو بن دینار سے کہا: ابوزبیر نے تو اس روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں' تم سورہ الاعلیٰ اور سورہ الطارق کی تلاوت کرلیا کرو تو عمرو بن دینار بولے: یہ بھی اسی کی مانند ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِائْتِمَامِ اَهْلِ الصُّفُوفِ الْاَوَاخِرِ بِاَهْلِ الصُّفُوفِ الْاُوَلِ

باب نمبر 117: پیچھے والی صف کو آگے والی صف والوں کی پیروی کرنے کا حکم ہے

1612 - سندِحدیث: ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ اَبِي الْاَشْهَبِ السَّعْدِيِّ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا اَبُو عَامِرٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ، نا اَبُو نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَصْحَابِهِ تَاَخُّرًا، فَقَالَ: تَقَدَّمُوا، وَائْتَمُّوا بِي، وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَزَالُ الْقَوْمُ يَتَاَخَّرُونَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ وَكِيعٍ، وَقَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ: عَنْ اَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ--وکیع --جعفر بن حیان ابواشہب سعدی--محمد بن معمر قیسی --ابوعامر--ابواشہب--ابونضرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے کچھ اصحاب کو پیچھے کھڑے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم آگے بڑھو اور تم میری پیروی کرو' تاکہ تمہارے بعد والے لوگ تمہاری پیروی کریں کچھ لوگ پیچھے ہٹنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کردیتا ہے۔

یہ روایت وکیع کی نقل کردہ ہے۔

ابن معمر نے یہ روایت ابونضرہ عبدی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ اَمْرِ الْمَاْمُومِ بِالصَّلَاةِ جَالِسًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُ جَالِسًا

باب نمبر 118: جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو مقتدی کے لیے بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہے

1613 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، نا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً

1613– واخرجه الحميدي "958"، والبخاري "734" في الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ومسلم "414" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو عوانة 2/109، والبيهقي 3/79 من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1613" واخرجه ابن ابي شيبة 2/326 واحمد 2/341، ومسلم "415" في الصلاة: باب النهي عن مبادرة الإمام بالتكبير وغيره، وأبو داؤد "603" و "604" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، والنسائي 2/141 و142 في الافتتاح: باب تأويل قوله عزو جل: (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ) ، وابن ماجه "846" في الإقامة: (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

متن:

متن حدیث: اِنَّ الْاِمَامَ اَمِينٌ، اَوْ اَمِيرٌ، فَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا، فَصَلُّوْا قُعُودًا، وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- عبد الجبار بن علاء --- سفیان --- ابوزناد --- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:)

"بے شک امام امین (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) امیر ہوتا ہے۔ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو"۔

بَابُ اَمْرِ الْمَامُوْمِ بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةَ قَائِمًا اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا

باب نمبر 119: جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو مقتدی کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ نماز کا آغاز قیام کی حالت میں کرنے کے بعد بیٹھ جائے

1614 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّاسَ دَخَلُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا، فَصَلُّوْا قِيَامًا، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوا، وَقَالَ: اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- بندار --- یحییٰ --- ہشام بن عروہ --- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ بیمار تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر انہیں نماز پڑھائی ان لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم لوگ بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سجدے میں جائے' تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ (سر) اٹھائے' تو تم بھی اٹھاؤ۔

باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/404، وأبو عوانة 2/110، من طرق عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "4082" ومن طريقه أحمد 2/314، والبخاري "722" في الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، ومسلم "414"، والبغوي في شرح السنة "852" عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/230 و411 و475، والطحاوي 1/404، وابن ماجه "1239" في الإقامة: باب ما جاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/376 من طريق مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه الطحاوي 1/404، وأبو عوانة 2/109، من طريق يعلى بن عطاء، عن أبي علقمة، عن أبي هريرة بنحوه. وأخرجه الحميدي "959"، وعبد الرزاق "4083" كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن إسماعيل بن أبي خالد.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ قَائِمًا خَلْفَ الْإِمَامِ قَاعِدًا

باب نمبر **120**: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے امام کے پیچھے مقتدی کے لیے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی ممانعت

1615 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، وَوَكِيعٌ، وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ، فَصَرَعَهُ عَلَى جِذْمِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ، فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا، فَقُمْنَا خَلْفَهُ، وَأَشَارَ إِلَيْنَا، فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا، وَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا تَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر اور وکیع -- اعمش -- ابوسفیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے پھر اس نے آپ کو ایک کھجور کے تنے کے قریب گرا دیا اس کی وجہ سے آپ کا پاؤں زخمی ہو گیا ہم آپ کی خدمت میں آپ کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالاخانے میں موجود پایا آپ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ کیا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا:

"جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اور جب امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو تم اس طرح نہ کرو جس طرح اہل فارس اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں"۔

بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ تَأَوَّلَهَا بَعْضُ الْعُلَمَاءِ نَاسِخَةً لِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُومَ بِالصَّلَاةِ جَالِسًا إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا

باب نمبر **121**: ایسی بعض روایات کا تذکرہ جن کی بعض علماء نے یہ تعبیر بیان کی ہے کہ یہ اس حکم کو منسوخ کرنے والی ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے اس وقت جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو

1616 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، ح وَثَنَا سَلْمٌ أَيْضًا، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ،

1615- وأخرجه أبو داؤد "602" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، عن عثمان بن أبي شيبة، وابن خزيمة "1615" عن يوسف بن موسى، كلاهما عن وكيع وجرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 3/79، 80 من طريق جعفر بن عون، عن الأعمش.

عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ جَاءَهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيفٌ، وَمَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ، فَلَا يَسْتَطِيعُ، فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ قَالَتْ: فَاَرْسَلْنَا اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِى الْاَرْضِ، فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ، فَاَوْمَا اِلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ مَكَانَكَ قَالَ: فَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ بَكْرٍ، فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِىْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيعٍ وَقَالَ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا، وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمًا،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ: اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ الْمَرِيْضُ جَالِسًا صَلّٰى مَنْ خَلْفَهُ قِيَامًا اِذَا قَدَرُوا عَلَى الْقِيَامِ، وَقَالُوا: خَبَرُ الْاَسْوَدِ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَاسِخٌ لِلْاَخْبَارِ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا فِىْ اَمْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِالْجُلُوْسِ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا . قَالُوا: لِاَنَّ تِلْكَ الْاَخْبَارَ عِنْدَ سُقُوْطِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَرَسِ وَهٰذَا الْخَبَرَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ قَالُوا: وَالْفِعْلُ الْاٰخِرُ نَاسِخٌ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهِ وَقَوْلِهِ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاِنَّ الَّذِىْ عِنْدِىْ فِىْ ذٰلِكَ - وَاللّٰهَ اَسْاَلُ الْعِصْمَةَ وَالتَّوْفِيْقَ - اَنَّهُ لَوْ صَحَّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْاِمَامَ فِى الْمَرَضِ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ لَكَانَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا قَالَتْ هٰذِهِ الْفِرْقَةُ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ، وَلٰكِنْ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَنَا ذٰلِكَ، لِاَنَّ الرُّوَاةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِىْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ عَلٰى فِرَقٍ ثَلَاثٍ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:)--سلم بن جنادہ--وکیع (یہاں تحویل سند ہے)--سلم--ابومعاویہ--اعمش --ابراہیم--اسود (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

1616- واخرجه ابن ابى شيبة 2/329، واحمد 6/210، ومسلم "418" "95" فى الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، وابن ماجه 1 "1232" فى الإقامة: باب ما جاء فى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مرضه، والبيهقى فى السنن 3/81، من طريق وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى "664" فى الأذان: باب حد المريض أن يشهد الجماعة، وأبو عوانة 2/116، من طريق حفص بن غياث، والبخارى "712" فى الأذان: باب من أسمع الناس تكبير الإمام، من طريق عبد الله بن داود، ومسلم "418" "96"، وأبو عوانة 2/115 من طريق على بن مسهر، ومسلم "418" "96" أيضًا من طريق عيسى بن يونس، والبيهقى فى السنن 3/82 من طريق شعبة، كلهم عن الأعمش، به.

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں' جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے' تو رونے لگ پڑیں گے اور (نماز) نہیں پڑھا سکیں گے۔

اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کریں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں (تو یہ مناسب ہوگا)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا) تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی۔ نبی اکرم ﷺ کو مزاج میں بہتری محسوس ہوئی' تو آپ دو آدمیوں کے درمیان ٹیک لگا کر تشریف لے گئے۔ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آہٹ محسوس ہوئی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی میں نماز ادا کی۔

روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

راوی نے ابومعاویہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض محدثین اس بات کے قائل ہیں' جب بیمار امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو' تو اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے لوگوں کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی چاہئے' اگر وہ کھڑے ہونے کی قدرت رکھتے ہیں۔

ان حضرات نے یہ بات کی ہے: اسود اور عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ ان تمام روایات کی ناسخ ہے' جس کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں' جن میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا اس وقت جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔

یہ محدثین اس بات کے قائل ہیں' یہ روایت اس واقعے کے بارے میں ہیں' جب نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر گئے تھے۔

(جبکہ وہ روایت جو ابھی ذکر کی گئی ہے) یہ نبی اکرم ﷺ کی اس بیماری کے بارے میں ہے' جس میں آپ کا وصال ہوا تھا۔

یہ محدثین کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا بعد والا فعل آپ کے (سابقہ) فعل اور قول کا ناسخ ہوتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مسئلے کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے غلطی سے بچنے کی اور توبہ کی درخواست کرتا ہوں اگر یہ بات مستند طور پر ثابت ہو کہ جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا اس میں (نماز کے دوران) نبی اکرم ﷺ ہی امام تھے۔ تو پھر حکم وہی ہوگا' جو ان محدثین نے بیان کیا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ حکم ثابت نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس روایت میں نماز کے بارے میں یہ روایت نقل کرنے والوں نے تین قسم کا اختلاف کیا ہے۔

(جو درج ذیل ہے)

1617 - توضیح مصنف: فَفِي خَبَرِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَخَبَرِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْإِمَامَ، وَقَدْ رُوِيَ بِمِثْلِ هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ: كَانَ اَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِي بَكْرٍ

❁ ہشام اور اعمش نے اپنی اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: بعض لوگ یہ کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کھڑے ہوئے تھے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے تھے۔

1618 - اسنادِ دیگر: ثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوداؤد-- شعبہ-- اعمش-- ابراہیم-- اسود-- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1619 - وَرُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَمَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، صَلَّى بِالنَّاسِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ

❁ سیّدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں موجود تھے۔

1620 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا بَكْرُ بْنُ عِيسَى صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، صَلَّى بِالنَّاسِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار-- بکر بن عیسیٰ صاحب بصری-- شعبہ-- نعیم بن ابوہند-- ابووائل --مسروق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔

1620– وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/332، ومن طريقه أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/406. وأخرجه أحمد 6/159، والترمذي "362" في الصلاة، والبيهقي في السنن 3/83، وفي دلائل النبوة 7/191 من طرق عن شبابة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/159، والنسائي 2/79 في الإمامة: باب صلاة الإمام خلف رجل من رعيته، وابن خزيمة في صحيحه "1620" من طريق بكر بن عيسى، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 6/159 عن شبابة، عن شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بن الزبير، عن عائشة، وانظر ما قبله و "2124" وانظر أيضًا "2120" و "2121".

1621 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَلَمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامَ فِي الْمَرَضِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَ هُوَ فِيهَا قَاعِدًا، وَأَبُو بَكْرٍ وَالْقَوْمُ قِيَامٌ: لِأَنَّ فِي خَبَرِ مَسْرُوقٍ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ الْإِمَامَ، وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَأْمُومٌ، وَهَذَا ضِدُّ خَبَرِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَخَبَرِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، عَلَى أَنَّ شُعْبَةَ بْنَ الْحَجَّاجِ قَدْ بَيَّنَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَإِذَا كَانَ الْحَدِيثُ الَّذِي بِهِ احْتَجَّ مَنْ زَعَمَ أَنَّ فِعْلَهُ الَّذِي كَانَ فِي سَقْطَتِهِ مِنَ الْفَرَسِ، وَأَمْرَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاقْتِدَاءِ بِالْأَئِمَّةِ وَقُعُودِهِمْ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى إِمَامُهُمْ قَاعِدًا، مَنْسُوخٌ غَيْرُ صَحِيحٍ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، فَغَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَنْ يَدَّعِيَ نَسْخَ مَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ بِالْأَسَانِيدِ الصِّحَاحِ مِنْ فِعْلِهِ وَأَمْرِهِ بِخَبَرٍ مُخْتَلَفٍ فِيهِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ الَّذِي ادَّعَتْهُ هَذِهِ الْفِرْقَةُ فِي خَبَرِ عَائِشَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّهُ مُخْتَلَفٌ فِيهِ عَنْهَا، وَأَعْلَمَ أَنَّهُ فِعْلُ فَارِسَ وَالرُّومِ بِعُظَمَائِهَا، يَقُومُونَ وَمُلُوكُهُمْ قُعُودٌ، وَقَدْ ذَكَرْنَا هَذَا الْخَبَرَ فِي مَوْضِعِهِ، فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُؤْمَرَ بِمَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الزَّجْرِ عَنْهُ اسْتِنَانًا بِفَارِسَ وَالرُّومِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَصِحَّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ بِهِ وَإِبَاحَتُهُ بَعْدَ الزَّجْرِ عَنْهُ؟ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى قَاعِدًا وَأَمَرَ الْقَوْمَ بِالْقُعُودِ، وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى الْقِيَامِ، لَوْ سَاعَدَهُمُ الْقَضَاءُ، وَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُومِينَ بِالِاقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ وَالْقُعُودِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا، وَزَجَرَ عَنِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا، وَاخْتَلَفُوا فِي نَسْخِ ذَلِكَ، وَلَمْ يَثْبُتْ خَبَرٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ بِنَسْخِ مَا قَدْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِهِ وَأَمْرِهِ، فَمَا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى صِحَّتِهِ يَقِينٌ، وَمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَلَمْ يَصِحَّ فِيهِ خَبَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكٌّ، وَغَيْرُ جَائِزٍ تَرْكُ الْيَقِينِ بِالشَّكِّ، وَإِنَّمَا يَجُوزُ تَرْكُ الْيَقِينِ بِالْيَقِينِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ غَيْرُ مُنْعِمِ الرَّوِيَّةِ: كَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا مَنْ يَقْدِرُ عَلَى الْقِيَامِ؟ قِيلَ لَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ: يَجُوزُ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ بِأَوْلَى الْأَشْيَاءِ أَنْ يَجُوزَ بِهِ، وَهِيَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1621 – أخرجه أحمد 6/249، والنسائي 2/83–84 في الإقامة: باب الائتمام بمن يأتم بالإمام، وأبو عوانه 2/112، 113، من طريق أبي داؤد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد.

اَمَرَ بِاتِّبَاعِهَا، وَوَعَدَ الْهُدٰى عَلٰى اتِّبَاعِهَا، فَاَخْبَرَ اَنَّ طَاعَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَتُهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَوْلُهُ كَيْفَ يَجُوْزُ لِمَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ بِهِ، وَثَبَتَ فِعْلُهُ لَهُ - بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُوْلًا اِلَيْهِ بِالْاَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ - جَهْلٌ مِنْ قَائِلِهِ وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمِيْعِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْاَخْبَارِ الْاَمْرُ بِالصَّلَاةِ قَاعِدًا اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا، وَثَبَتَ عِنْدَهُمْ اَيْضًا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَاعِدًا بِقُعُوْدِ اَصْحَابِهِ لَا مَرَضَ بِهِمْ، وَلَا بِاَحَدٍ مِنْهُمْ. وَادَّعٰى قَوْمٌ نَسْخَ ذٰلِكَ، فَلَمْ تَثْبُتْ دَعْوَاهُمْ بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ لَا مُعَارِضَ لَهُ، فَلَا يَجُوْزُ تَرْكُ مَا قَدْ صَحَّ مِنْ اَمْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِعْلِهِ فِيْ وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ، اِلَّا بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ عَنْهُ، يَنْسَخُ اَمْرَهُ ذٰلِكَ وَفِعْلَهُ. وَوُجُوْدُ نَسْخِ ذٰلِكَ بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ مَعْدُوْمٌ، وَفِيْ عَدَمِ وُجُوْدِ ذٰلِكَ بُطْلَانُ مَا ادَّعَتْ، فَجَازَتِ الصَّلَاةُ قَاعِدًا اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا اقْتِدَاءً بِهِ عَلٰى اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِعْلِهِ، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- بدل بن محبر -- شعبہ -- موسیٰ بن ابوعائشہ -- عبیداللہ بن عبداللہ -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں آپ کے پیچھے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تو اب مستند طور پر یہ بات ثابت نہیں ہے کہ جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا اس بیماری کے دوران آپ نے جو نماز ادا کی تھی' جس میں آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور باقی لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ اس میں امام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

اس کی وجہ یہ ہے: مسروق اور عبداللہ بن عبداللہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی تھے۔

اور یہ ہشام کی اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت اور ابراہم کی اسود کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل روایت کے خلاف ہے۔

مزید برآں یہ کہ شعبہ بن حجاج نے اپنی روایت میں اعمش کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے اسود کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے تھے' جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے تھے۔

جب وہ حدیث نقل کے اعتبار سے صحیح (یعنی مستند) نہیں ہے' جس سے اس شخص نے استدلال کیا' گھوڑے سے گرنے (کے واقعہ کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور آپ کا (لوگوں کو) امام کی پیروی کرنے اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو' تو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دینا' منسوخ ہے۔

تو کسی عالم کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' متواتر اسانید کے ہمراہ مستند طور پر منقول ایسی روایات' جو

آپ کے فعل سے متعلق بھی ہیں اور آپ کے حکم سے متعلق بھی ہیں (وہ عالم) ان کے منسوخ ہونے کا دعویدار ہو۔ اور وہ بھی ایسی روایت کی بنیاد پر جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ گروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت میں جس بات کا دعویدار ہے اس میں اختلاف ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے یہ اہل فارس اور اہل روم کا اپنے بڑوں کے ساتھ طرز عمل ہے کہ وہ لوگ کھڑے رہتے ہیں اور ان کے حکمران بیٹھے رہتے ہیں۔

ہم یہ روایت اس کے مخصوص مقام پر ذکر کر چکے ہیں۔

تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسا کام کرنے کا حکم دیا جائے کہ اہل فارس اور اہل روم کی پیروی کرتے ہوئے اس کام کو کرنے کی ممانعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہے اور پھر آپ سے مستند طور پر یہ بات منقول بھی نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو کرنے کا حکم دیا ہو یا اس سے منع کرنے کے بعد اسے مباح قرار دیا ہو۔

علم حدیث کے ماہرین کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو بھی بیٹھ (کر نماز ادا کرنے) کا حکم دیا حالانکہ وہ لوگ قیام کی قدرت رکھتے تھے اگر تقدیر ان کی مساعدت کرتی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو امام کی اقتداء کرنے کا اور جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو بیٹھ کر (نماز ادا کرنے) کا حکم دیا اور جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو (مقتدیوں کو) کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے سے منع کیا۔

(لوگوں) نے اس کے منسوخ ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے حالانکہ نقل کے اعتبار سے ایسی کوئی روایت ثابت نہیں ہے جو اس چیز کو منسوخ قرار دے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر ثابت ہے اور اہل علم کا اس کے یقینی طور پر مستند ہونے پر اتفاق ہے۔

اور جس مسئلہ کے بارے میں اختلاف ہے اور اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی روایت بھی ثابت نہیں ہے اور یہ مسئلہ مشکوک ہے تو شک کی وجہ سے یقین کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ یقین کو یقین کے ذریعے ہی ترک کیا جا سکتا ہے۔

اگر احادیث میں غور و فکر نہ کرنے والا کوئی شخص یہ کہے: ایسے شخص کے لئے بیٹھ کر نماز ادا کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ جو قیام کی قدرت رکھتا ہو تو اس سے یہ کہا جائے گا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے کہ ایسے طریقے سے نماز ادا کی جائے جو سب سے بہتر ہو اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جس کی پیروی کرنے کا (اللہ تعالیٰ نے) حکم دیا ہے اور اس کی پیروی کرنے والے کے ساتھ ہدایت کا وعدہ کیا ہے اور یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی فرمانبرداری ہے۔

(معترض کا) یہ کہنا: یہ کیسے جائز ہے؟ یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول مستند روایت کے بارے میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں حکم دیا ہے اور اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ثابت ہے جو عادل راویوں نے عادل راویوں سے نقل کیا ہے اور یہ سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور یہ متواتر روایات کے ذریعے ثابت ہے (تو اس صورت میں یہ اس معترض کی) جہالت ہی ہوگی۔

تمام اہل علم کے نزدیک نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر وہ روایات ثابت ہیں جن میں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو اور اہل علم کے نزدیک یہ بات بھی ثابت شدہ ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی تو آپ ﷺ کے اصحاب نے بھی بیٹھ کر نماز ادا کی تھی حالانکہ اس وقت ان حضرات میں سے کسی کو کوئی مرض لاحق نہیں تھا۔

پھر کچھ لوگوں نے اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ ان کا دعویٰ کسی ایسی مستند روایت سے ثابت نہیں ہوا جس کے مدمقابل کوئی دوسری روایت موجود نہ ہو تو نبی اکرم ﷺ کے حکم اور فعل کے طور پر جو چیز مستند طور پر ثابت ہو خواہ وہ کسی بھی وقت سے تعلق رکھتی ہو اسے ترک کرنا صرف اسی صورت میں جائز ہوگا۔ جب نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہو جائے کہ آپ ﷺ نے اپنے اس حکم یا فعل کو منسوخ کر دیا ہے اور کسی مستند روایت کے ذریعے اس کے منسوخ ہونے کا (حکم) موجود نہیں ہے تو اس کی عدم موجودگی کی صورت میں ان لوگوں کا دعویٰ باطل ہوگا تو جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہوگا تا کہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے حکم اور آپ کے فعل کی اقتداء کی جائے۔ باقی اللہ تعالیٰ ہی درستگی کی توفیق عطا کرنے والا ہے۔

بَابُ اِدْرَاكِ الْمَأْمُومِ الْاِمَامَ سَاجِدًا، وَالْاَمْرِ بِالْاِقْتِدَاءِ بِهٖ فِي السُّجُودِ، وَاَنْ لَّا يَعْتَدَّ بِهٖ اِذِ الْمُدْرِكُ لِلسَّجْدَةِ اِنَّمَا يَكُوْنُ بِاِدْرَاكِ الرُّكُوْعِ قَبْلَهَا

باب نمبر **122**: مقتدی کا امام کو سجدے کی حالت میں پانا اور سجدے کے بارے میں اس کی پیروی کرنے کا حکم ہونا اور یہ حکم کہ اس سجدے کو شمار نہیں کیا جائے گا' کیونکہ سجدہ وہ شمار ہوگا۔ جب اس سے پہلے وہ شخص رکوع بھی پا چکا ہو

1622 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، وَثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي الْعَتَابِ، وَابْنُ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا جِئْتُمْ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوا، وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا، وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ، فَاِنِّي كُنْتُ لَا اَعْرِفُ يَحْيَى بْنَ اَبِي سُلَيْمَانَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ،

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: نَظَرْتُ فَاِذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ قَدْ رَوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ هٰذَا اَخْبَارًا ذَوَاتَ عَدَدٍ،

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي بَيَّنْتُ فِي مَوَاضِعَ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْاِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ وَالتَّمَامِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِنْ صَحَّ عَنْهُ الْخَبَرُ - اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: فَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا: اَيْ: لَا تَعُدُّوْهَا سَجْدَةً تُجْزِءُ مِنْ فَرْضِ الصَّلَاةِ، لَمْ يُرِدْ: لَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا، لَا فَرْضًا وَلَا تَطَوُّعًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحیم برقی -- ابن ابومریم -- نافع بن یزید -- یحییٰ بن ابوسلیمان -- یزید بن ابوعتاب اور ابن مقبری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لوگ آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں' تو تم بھی سجدے میں چلے جاؤ اور کچھ شمار نہ کرو' لیکن جو شخص رکوع کو پالے اس نے نماز کو پالیا''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے' کیونکہ یحییٰ بن ابوسلیمان نامی راوی کے بارے میں عدالت یا جرح کے حوالے سے مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب میں نے اسے بات کی تحقیق کی تو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام ابوسعید نے یحییٰ بن ابوسلیمان کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ: ''تم اسے کچھ شمار نہ کرو''۔

یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہے' جس کے بارے میں' میں اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز سے کسی اسم کی نفی کرتے ہیں کیونکہ وہ کامل اور تمام نہیں ہوتی۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' اگر یہ روایت مستند طور پر ثابت ہو' تو آپ کے اس فرمان: ''تم اسے کچھ شمار نہ کرو''۔

سے مراد یہ ہے: تم اسے ایسا کوئی سجدہ شمار نہ کرو جس کے ذریعے نماز کا فرض ادا ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ نہیں ہے کہ تم اسے کوئی چیز ہی شمار نہ کرو' نہ فرض اور نہ ہی نفل۔

بَابُ اِجَازَةِ الصَّلَاةِ الْوَاحِدَةِ بِاِمَامَيْنِ اَحَدُهُمَا بَعْدَ الْاٰخَرِ مِنْ غَيْرِ حَدَثِ الْاَوَّلِ

اِذَا تَرَكَ الْاَوَّلُ الْاِمَامَةَ بَعْدَ مَا قَدْ دَخَلَ فِيْهَا، فَيَتَقَدَّمُ الثَّانِيْ فَيُتِمُّ الصَّلَاةَ مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ كَانَ انْتَهٰى اِلَيْهِ الْاَوَّلُ، وَاِجَازَةِ صَلَاةِ الْمُصَلِّيْ يَكُوْنُ اِمَامًا فِيْ بَعْضِ الصَّلَاةِ مَامُوْمًا فِيْ بَعْضِهَا، وَاِجَازَةِ ائْتِمَامِ الْمَرْءِ بِاِمَامٍ قَدْ تَقَدَّمَ افْتِتَاحَ الْمَامُوْمِ الصَّلَاةَ قَبْلَ اِمَامِهٖ

باب نمبر 123: دو اماموں کی اقتداء میں ایک نماز کا جائز ہونا

جبکہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے کے بعد آیا ہو اور پہلے کو حدث لاحق ہوا ہو اس طرح کہ جب پہلا امام نماز شروع کرنے کے بعد امامت کو ترک کر دے' پھر دوسرا امام آگے بڑھے اور اسی جگہ سے نماز کو مکمل کروائے۔ جہاں سے پہلے نے نماز ادا کی تھی' اور یہ بات بھی جائز ہے۔ کہ ایک نمازی نماز کے بعض حصے کے دوران امام ہو اور نماز کے بعض حصے کے بعد مقتدی ہو' اور آدمی کا کسی ایسے امام کی پیروی کرنا بھی جائز ہے۔ کہ اس کے امام بننے سے پہلے مقتدی نماز کا آغاز (دوسرے امام کی اقتداء میں کر چکا ہو)

1823 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِى حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِى حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، وَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اَتُصَلِّى بِالنَّاسِ فَاُقِيْمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِى الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِى الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِىْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِى الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ؟

فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا لِىْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ؟ مَنْ نَابَهُ شَىْءٌ فِىْ صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ؛ فَاِنَّهُ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ، وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ. هٰذَا حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْمُصَلِّىَ اِذَا سُبِّحَ بِهِ فَجَائِزٌ لَهُ اَنْ يَلْتَفِتَ اِلَى الْمُسَبِّحِ لِيَعْلَمَ الْمُصَلِّى الَّذِىْ نَابَ الْمُسَبِّحَ، فَيَفْعَلَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ابوحازم -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عبدالعزیز بن ابوحازم -- اپنے والد کے حوالے سے -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ابوحازم -- سہل بن سعد (یہاں تحویل سند ہے) یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- عبداللہ بن وہب -- مالک -- ابوحازم -- بن دینار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کے لئے ان کی طرف تشریف لے گئے نماز کا وقت ہوا تو مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دریافت کیا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے' تاکہ میں اقامت کہوں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اس وقت لوگ نماز ادا کر رہے تھے۔

آپ ایک طرف آ کر صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر

ادھر توجہ نہیں دیتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجانا شروع کیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے توجہ کی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اس بات پر کہ اللہ کے رسول نے انہیں یہ حکم دیا ہے پھر وہ پیچھے ہٹے اور صف میں آ کر شامل ہو گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا' تو تم اپنی جگہ پر کیوں نہیں رہے تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں کہ وہ اللہ کے رسول کے آگے نماز ادا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے فرمایا:) کیا وجہ ہے؟ میں نے دیکھا کہ تم نے بکثرت تالیاں بجائیں تھیں۔ جس شخص کو نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے) کی ضرورت پیش آجائے اسے سبحان اللہ کہنا چاہئے۔ جب وہ سبحان اللہ کہے گا' تو اس کی طرف توجہ مبذول ہو جائے گی۔ تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔

یہ روایت یونس بن عبدالاعلیٰ کی نقل کردہ ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب کسی نمازی کو سبحان اللہ کہہ کر متوجہ کیا جائے' تو اس کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ سبحان اللہ کہنے والے شخص کی طرف توجہ کرے' تاکہ نمازی کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ سبحان اللہ کہنے والے کو کیا ضرورت پیش آئی ہے' اور پھر جو چیز اس پر لازم ہوتی ہے وہ اسے سرانجام دے سکے۔

بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ فِي الْمَرَضِ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ لِيَتَوَلَّى الْإِمَامَةَ بِالنَّاسِ

باب نمبر 124: بیماری کے دوران امام اعظم کا رعایا میں سے کسی شخص کو اپنا نائب مقرر کرنا' تاکہ وہ لوگوں کی امامت کرے

1624 - سندِ حدیث: نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، وَابُو طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ قَالُوا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، نا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: مُرُوا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: مُرُوا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّ اَبِي رَجُلٌ اَسِيفٌ، فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهُ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ: مُرُوا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّ اَبِي رَجُلٌ اَسِيفٌ، فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهُ، فَقَالَ: اِنَّكُنَّ

1624- أخرجه الترمذي في الشمائل 378، وابن ماجه "1234" من طريق نصر بن علي الجهضمي، عن عبد الله بن داود، عن سلمة بن نبيط، به. قال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 78: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات.

صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، مُرُوا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَاَمَرُوا بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ، وَاَمَرُوا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: جِيئُونِي بِاِنْسَانٍ اَعْتَمِدُ عَلَيْهِ، فَجَاءُوا بِبَرِيْرَةَ، وَرَجُلٍ اٰخَرَ، فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَاُجْلِسَ اِلٰى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ، فَذَهَبَ اَبُو بَكْرٍ يَتَنَحّٰى، فَاَمْسَكَهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ.

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- قاسم بن محمد بن عباد بن عباد مہلبی اور ابوطالب زید بن اخزم طائی اور محمد بن یحییٰ ازدی -- عبداللہ بن داؤد -- سلمہ بن نبیط -- نعیم بن ابو ہند -- نبیط بن شریط کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سالم بن عبید بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بلال سے کہو وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر آپ کو ہوش آیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے والد ایک نرم دل آدمی ہیں اگر آپ ان کی بجائے کسی اور کو یہ حکم دیں (تو یہ مناسب ہوگا)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے والد ایک نرم دل آدمی ہیں اگر آپ ان کی بجائے کسی اور کو یہ ہدایت کریں (تو مناسب ہوگا)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔ بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی لوگوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی انہوں نے اذان دی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا' کیا نماز کھڑی ہو گئی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کسی شخص کو لے کر آؤ' تاکہ میں اس کے ساتھ ٹیک لگاؤں' تو بریرہ اور ایک اور صاحب آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے ساتھ ٹیک لگائی اور پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا'

یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کی۔

روایت کے یہ الفاظ قاسم بن محمد کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْغَيْبَةِ عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ هُوَ إِمَامُهُ عِنْدَ الْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ

امام کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنے کا تذکرہ جبکہ وہ کسی ضروری کام کے پیش آنے کی وجہ سے اس مسجد میں موجود نہ ہو

1625 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَخُرُوْجِهِ اِلٰى بَنِيْ عَمْرٍو لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ قَالَ لِبِلَالٍ: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو کی طرف تشریف لے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کروادیں۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''جب نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آپاؤں تو تم ابوبکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِاقْتِدَاءِ بِالْمُصَلِّي الَّذِيْ يَنْوِي الصَّلَاةَ مُنْفَرِدًا، وَلَا يَنْوِيْ اِمَامَةَ الْمُقْتَدِيْ بِهٖ

باب نمبر **126**: جو نمازی تنہا نماز ادا کرنے کی نیت کیے ہوئے ہو اور اس نے اپنی اقتداء کرنے والے کی امامت کی نیت نہ کی ہوئی ہو۔ اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی رخصت

1626 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ لَنَا حَصِيْرٌ نَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، وَيَتَحَجَّرُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَيُصَلِّيْ فِيْهِ، فَتَتَبَّعَ لَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ، فَعَلِمَ بِهِمْ، فَقَالَ: اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا، وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَيْهِ مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ، وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَثْبَتَهَا.

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَسَمِعَ بِهٖ نَاسٌ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، وَزَادَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ اُوْمَرَ فِيْكُمْ بِاَمْرٍ لَا تُطِيْقُوْنَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن --- سفیان --- ابن عجلان --- سعید

مقبری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ہماری ایک چٹائی تھی جسے ہم دن کے وقت بچھالیا کرتے تھے اور رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آڑ بنا کر وہاں نماز ادا کیا کرتے تھے۔

کچھ لوگوں کو آپ کی اس نماز کا پتہ چلا تو انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کر دی جب آپ کو ان لوگوں کے بارے میں علم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی طاقت کے مطابق خود کو عمل کا پابند کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی (کوئی نفل نماز) شروع کرتے تھے تو آپ اسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

سعید بن عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگوں نے اس بارے میں سنا تو انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کر دی۔

اس راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تمہارے بارے میں مجھے کوئی ایسا حکم دیدیا جائے جس کی تم طاقت نہ رکھتے ہو''۔

1627 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، ثَنَا اَنَسٌ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، اَيْضًا، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: قَالَ اَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، وَهٰذَا حَدِيْثُ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ حُجَرِهِ، فَجَاءَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا اَحَسَّ بِمَكَانِهِمْ تَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ خَرَجَ، فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا، فَلَمَّا اَصْبَحُوْا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّيْنَا بِصَلَاتِكَ اللَّيْلَةَ وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَبْسُطَ قَالَ: عَمْدًا فَعَلْتُ ذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- صنعانی -- بشر ابن مفضل -- حمید -- انس (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوموسیٰ -- خالد بن حارث -- حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک حجرے میں (نفل) نماز ادا کر رہے تھے کہ کچھ مسلمان آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء

میں نماز ادا کرنا شروع کر دی۔

نبی اکرم ﷺ نے جب ان کی موجودگی کو محسوس کیا' تو آپ نے اپنی نماز کو مختصر کر دیا پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے پھر جتنا اللہ کو منظور تھا اتنی نماز ادا کی پھر آپ باہر تشریف لائے' پھر واپس تشریف لے گئے۔ ایسا کئی مرتبہ ہوا۔

صبح کے وقت لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! گزشتہ رات ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کی ہماری یہ خواہش تھی کہ ہم لوگ طویل نماز ادا کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔

بَابُ افْتِتَاحِ غَيْرِ الطَّاهِرِ الصَّلَاةَ نَاوِيًا الْإِمَامَةَ وَذِكْرُهُ أَنَّهُ غَيْرُ طَاهِرٍ بَعْدَ الِافْتِتَاحِ، وَتَرْكُهُ الِاسْتِخْلَافَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِيَنْتَظِرَ الْمَأْمُومُونَ رُجُوعَهُ بَعْدَ الطَّهَارَةِ فَيَؤُمُّهُمْ

باب نمبر 127: امامت کی نیت کرتے ہوئے بے وضو حالت میں نماز کا آغاز کرنا

اور نماز شروع کرنے کے بعد امام کو یہ یاد آنا کہ وہ بے وضو ہے' اور پھر اس صورت حال میں اس کا کسی کو نائب مقرر نہ کرنا' تاکہ مقتدی اس کے طہارت حاصل کر کے واپس آنے کا انتظار کریں اور پھر وہ ان کی امامت کرے۔

1628 - سندِ حدیث: نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ: اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهُ جُنُبٌ، فَاَوْمَا اِلَيْنَا وَقَالَ: مَكَانَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْاَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَوْمَا اِلَيْهِمْ اَنْ مَكَانَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ، فَصَلّٰى بِهِمْ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عمرو بن علی -- عثمان بن عمر -- یونس -- ابن شہاب زہری -- ابو سلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نماز کھڑی ہو گئی صفیں درست کر لی گئیں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ اپنے جائے نماز پر کھڑے ہوئے' تو آپ کو یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ آپ نے ہاتھ کے ذریعے ہماری طرف اشارہ کر کے یہ فرمایا: تم لوگ

1628- اخرجه أحمد 2/ 518، والبخاري "275" في الغسل: باب إذا ذكر في المسجد انه جنب خرج كما هو ولا يتيمم، و "640" في الأذان: باب إذا قال الإمام: مكانكم، حتى رجع انتظروه، وأبو داؤد "235" في الطهارة: باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس، ومسلم "605" في المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، والنسائي 2/ 81- 82 في الإمامة: باب الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه أنه على غير طهارة، و 2/ 89 باب إقامة الصفوف قبل خروج الإمام، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/258 و 259، والبيهقي 2/398 من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهذا الإسناد .

اپنی جگہ پر رہو' پھر آپ اپنے گھر میں تشریف لے گئے آپ نے غسل کیا' پھر تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ نے زیاد کے حوالے سے' حسن کے حوالے سے' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے (اس میں یہ الفاظ ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا آغاز کیا' پھر آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو پھر آپ گھر تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے' تو آپ کے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے' پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

1629 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، ح وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَيْضًا، ثَنَا عَفَّانُ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالُوا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، زَادَ الدَّوْرَقِيُّ:

اختلافِ روایت: فَلَمَّا سَلَّمَ، اَوْ قَالَ: فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، وَاِنِّي كُنْتُ جُنُبًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی --یحییٰ بن عباد (یہاں تحویلِ سند ہے) --حسن بن محمد --عفان (یہاں تحویلِ سند ہے) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --یزید بن ہارون --حماد بن سلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''جب آپ نے نماز مکمل کرلی تو یہ ارشاد فرمایا: میں ایک بشر ہوں میں جنابت کی حالت میں تھا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي خُصُوصِيَّةِ الْإِمَامِ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ الْمَأْمُومِينَ

خِلَافُ الْخَبَرِ غَيْرِ الثَّابِتِ الْمَرْوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ قَدْ خَانَهُمْ اِذَا خَصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ

باب نمبر 128: امام کو مقتدیوں کی بجائے صرف اپنے لئے بطور خاص دعا مانگنے کی اجازت ہے

یہ بات اس روایت کے برخلاف ہے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول نہیں ہے (جس میں یہ مذکور ہے) کہ اگر امام مقتدیوں کو چھوڑ کر بطور خاص اپنے لئے دعا کر لیتا ہے' تو وہ ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے

1630 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

1629– اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" /1 لوحة 264 من طريق أبي خليفة، بهذا الإسناد . وقال: هذا إسناد صحيح .وأخرجه الشافعي في "الأم" 1/167 في إمامة الجنب، وأحمد /5 41و 45، وأبو داؤد "233" و "234" في الطهارة: باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس، والطحاوي في "مشكل الآثار" /1 257– 258، والبيهقي في "السنن" 2/397و 3/94، وفي "المعرفة" /1 لوحة 264 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة ."1629" إلى: سعيد، والتصويب من "التقاسيم" /4 لوحة 245.

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِيْ وَأُمِّي، مَا تَقُوْلُ فِي سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: أَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یوسف بن موسیٰ اور ایک جماعت-- جریر بن عبدالحمید-- عمارہ بن قعقاع-- ابوزرعہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (کے آغاز میں) تکبیر کہتے تھے تو آپ کچھ دیر کے لئے خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان جو خاموش رہتے ہیں اس میں کیا پڑھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس میں یہ پڑھتا ہوں:

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے سے میل کو صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف، پانی اور اولوں کے ذریعے دھودے"۔

1631 - قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِي افْتِتَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ. وَهٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے آغاز کا ذکر ہے وہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے اور یہ باب طویل ہے میں نے کتاب الکبیر میں اسے نقل کر دیا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ قَدْ جُمِعَ فِيْهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ فُرَادَى إِذَا صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةٌ مَرَّةً

جس مسجد میں پہلے باجماعت نماز ہوچکی ہو اس میں دوبارہ نماز ادا کرنے کی اجازت ہے

یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے۔ جو اس بات کا قائل ہے ایسے لوگ تنہا نماز ادا کریں گے جب (پہلے) ایک مرتبہ مسجد میں جماعت ہوچکی ہو۔

1632 - سندِ حدیث: نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيَّ، عَنْ سَعِيْدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: أَنْبَأَنَا سَعِيْدٌ، نَا سُلَيْمَانُ النَّاجِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متن حدیث: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَصَلّٰى مَعَهُ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ هَارُوْنَ بْنِ اِسْحَاقَ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِي

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- عبدہ بن سلیمان کلابی -- سعید (یہاں تحویل سند ہے) -- بندار -- عبدالاعلیٰ -- سلیمان ناجی -- ابومتوکل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون شخص اس کے ساتھ تجارت کرے گا؟ راوی کہتے ہیں: تو حاضرین میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس شخص کے ساتھ نماز ادا کی۔

روایت کے یہ الفاظ ہارون بن اسحاق کے نقل کردہ ہیں تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ روایت سلیمان ناجی کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ ائْتِمَامِ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً بِالْمُصَلِّيْ نَافِلَةً، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يَّاْتَمَّ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً بِالْمُصَلِّيْ نَافِلَةً

باب نمبر **130**: فرض نماز ادا کرنے والا نمازی، نفل نماز ادا کرنے والے نمازی کی اقتداء کرسکتا ہے

یہ اہل عراق کے موقف کے خلاف ہے ان کے نزدیک فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء کرنا جائز نہیں ہے۔

1633 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيٰى، نا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

1632- اخرجه ابو يعلى (1057) عن مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، بهذا الاسناد، واخرجه احمد 3/45، والترمذى (220) فى الصلاة: باب ما جاء فى الجماعة فى مسجد قد صلّى فيه مرة، من طريق سعيد بن ابى عروبة، به. قال الترمذى: حديث حسن، وصححه ابن خزيمة (1632). رواية احمد بلفظ التصدق، والترمذى بلفظ الاتجار. واخرجه احمد 3/85 من طريق على بن عاصم، عن سليمان الناجى، به. وهو بلفظ التصدق، وفيه قصة.

1633- واخرجه ابو داؤد (599) فى الصلاة: باب إمامة من يصلى بقوم وقد صلى تلك الصلاة، وابن خزيمة (1633)، والبيهقى من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الاسناد.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- ابن عجلان -- عبیداللہ بن مقسم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے' پھر وہ واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔

وہ ان لوگوں کو وہی نماز پڑھاتے تھے۔

1634 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، نا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَرَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَلَّى بِهِمْ، وَصَلَّى خَلْفَهُ فَتًى مِنْ قَوْمِهِ، فَلَمَّا طَالَ عَلَى الْفَتَى صَلَّى وَخَرَجَ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَعِيرِهِ، وَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا صَلَّى مُعَاذٌ ذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَنِفَاقٌ، لَأُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ مُعَاذٌ بِالَّذِي صَنَعَ الْفَتَى، فَقَالَ الْفَتَى: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، يُطِيلُ الْمُكْثَ عِنْدَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟، وَقَالَ لِلْفَتَى: كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَإِنِّي لَا أَدْرِي، مَا دَنْدَنَتُكَ وَدَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي وَمُعَاذٌ حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ ذِي قَالَ: قَالَ الْفَتَى: وَلَكِنْ سَيَعْلَمُ مُعَاذٌ إِذَا قَدِمَ الْقَوْمُ وَقَدْ خُبِّرُوا أَنَّ الْعَدُوَّ قَدْ دَنَوْا قَالَ: فَقَدِمُوا قَالَ: فَاسْتُشْهِدَ الْفَتَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لِمُعَاذٍ: مَا فَعَلَ خَصْمِي وَخَصْمُكَ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، صَدَقَ اللَّهَ، وَكَذَبْتُ، اسْتُشْهِدَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حبیب حارثی -- خالد ابن حارث -- محمد بن عجلان -- عبیداللہ بن مقسم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

ایک دن وہ واپس گئے اور انہوں نے ان لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی ان کے پیچھے ان کی قوم کے ایک نوجوان نے نماز پڑھنا شروع کی جب نوجوان نے نماز کو طویل محسوس کیا' تو اس نے (تنہا) نماز ادا کی (مسجد سے) باہر نکلا اپنے اونٹ کی لگام پکڑی اور چلا گیا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کر لی تو ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو وہ بولے: بے شک یہ چیز نفاق ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں ضرور بتاؤں گا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوجوان کے اس طرزِ عمل کے

1634 – واخرجه ابو داؤد (793) في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة، وابن خزيمة (1634) عن يحيى بن حبيب، عن خالد بن الحارث، عن محمد بن عجلان، بهذا الاسناد.

بارے میں بتایا گیا' تو اس نوجوان نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ) ایہ کافی دیر تک آپ کی خدمت میں ٹھہرے رہتے ہیں پھر واپس آتے ہیں اور ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو۔
آپ نے اس نوجوان سے دریافت کیا: اے میرے بھتیجے جب تم نماز ادا کرتے ہو' تو کیا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں' البتہ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ میں آپ کی طرح اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح بھرپور دعا کیسے کروں۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور معاذ بھی ان دونوں کے درمیان ہیں۔
(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) "اسی طرح ہیں"۔
اس نوجوان نے کہا: لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عنقریب جان لیں گے جب (دشمن) قوم آئے گی اور جب یہ پتہ چلے گا کہ دشمن قریب آچکا ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: جب دشمن آیا تو وہ نوجوان شہید ہو گیا۔
اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے اور تمہارے مقابل فریق کا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچ بولا تھا اور میں نے غلط کہا تھا (کہ وہ منافق ہے)
وہ شخص شہید ہو گیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْضَةً لَا تَطَوُّعًا كَمَا ادَّعٰى بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ

باب نمبر 131: اس بات کا بیان: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرتے تھے نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے' جیسا کہ اہل عراق نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے

1635 - توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ، كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهِ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ بِتَمَامِهَا، بَيَّنْتُ فِيْهَا اَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ اَنَّهُ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ تَطَوُّعًا، وَصَلَّوْا خَلْفَهُ فَرِيْضَةً لَهُمْ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا، وَلَهُمْ فَرِيْضَةً.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبیداللہ بن مقسم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے۔
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ مسئلہ مکمل طور پر املاء کروا دیا ہے۔ میں نے اس میں نبی اکرم ﷺ کے بارے

میں نماز خوف سے متعلق منقول روایات بھی ذکر کر دی ہیں آپ نے دو میں سے ایک گروہ کو نفل نماز پڑھائی تھی اور ان لوگوں نے آپ کی اقتداء میں فرض نماز ادا کی تھی۔

یہ نماز نبی اکرم ﷺ کی نفل نماز تھی۔ اور ان لوگوں کی فرض نماز تھی۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ مُنْفَرِدًا عِنْدَ تَاْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً

باب نمبر **132**: جب امام جماعت کے ساتھ نماز میں تاخیر کر دے تو اسے تنہا نماز ادا کرنے کا حکم ہے

1636 - انا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ:

متن حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اَصَلَّى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: فَقُومُوا فَصَلُّوا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ، فَاَخَذَ بِاَيْدِينَا وَاَقَامَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، فَصَلَّى بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ، فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ يُشَبِّكُ اَصَابِعَهُ، وَجَعَلَهَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: كَذَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهَا سَتَكُونُ اُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ، يَخْنِقُونَهَا اِلَى شَرَقِ الْمَوْتَى، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ سُبْحَةً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ -- اعمش -- ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اسود بیان کرتے ہیں:

میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز ادا کر لی ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

انہوں نے فرمایا تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرو تو ہم ان کے پیچھے نماز ادا کرنے کے لئے اٹھے انہوں نے ہمارے ہاتھ پکڑ لئے اور ہم میں سے ایک شخص کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر لیا پھر انہوں نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھانا شروع کر دی۔

جب وہ رکوع میں جاتے تھے تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھ لیتے تھے جب انہوں نے نماز ادا کر لی تو یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو ضائع کر دیں گے اور اس کا گلا دبا کر اسے موت کے قریب کر دیں گے تو تم میں سے جو شخص ایسی صورتحال کو پائے تو وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرے اور (ان حکمرانوں) کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز کو نفل قرار دیدے''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ اَدَاءِ الْفَرْضِ مُنْفَرِدًا عِنْدَ تَاْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

وَالْبَيَانِ اَنَّ الْاُولٰى تَكُوْنُ فَرْضًا مُنْفَرِدًا، وَالثَّانِيَةَ نَافِلَةً فِي جَمَاعَةٍ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً هِيَ الْفَرِيْضَةُ لَا الصَّلَاةُ مُنْفَرِدًا، وَالزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ نَافِلَةً خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً، وَاِنْ اَخَّرَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

باب نمبر 133: جب امام نماز تاخیر سے ادا کرے اور آدمی اسے تنہا ادا کر چکا ہو

تو اس وقت جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا بھی حکم ہے اور اس بات کا بیان: پہلی نماز جو تنہا ادا کی تھی وہ فرض شمار ہوگی اور دوسری نماز جو جماعت کے ساتھ ادا کی تھی وہ نفل شمار ہوگی۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے۔ جو اس بات کا قائل ہے کہ جماعت کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز فرض شمار ہوگی اور تنہا ادا کی جانے والی نماز شمار نہیں ہوگی نیز فرض نماز ادا کرنے والا امام جب نماز کو اپنے وقت سے تاخیر سے ادا کرے تو اس کی اقتداء میں نفل کے طور پر نماز نہ پڑھنے کی ممانعت۔

1637 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ح وَثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَا: نَا اَيُّوْبُ، ح وَثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَاَتَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَاَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ ابْنِ زِيَادٍ، فَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِي، وَقَالَ: اِنِّي سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، وَقَالَ: اِنِّي سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي، كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، وَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكَتْكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّي.

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: فَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار اور یحییٰ بن حکیم --عبدالوہاب (یہاں تحویلِ سند ہے) --عمران بن موسیٰ قزاز --عبدالوارث نا ایوب (یہاں تحویلِ سند ہے) --ابوہاشم زیاد بن ایوب --اسماعیل ابن علیہ --ایوب --ابوعالیہ براء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ابن زیاد نے ایک نماز ادا کرنے میں تاخیر کردی تو حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کے لئے کرسی رکھی وہ اس پر تشریف فرما ہوئے میں نے ان کے سامنے ابن زیاد کے طرزِ عمل کا ذکر کیا' تو انہوں نے اپنے ہونٹ کاٹے' پھر انہوں نے اپنا ہاتھ میرے زانوں پر مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سوال کیا تھا

جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے تو انہوں نے میرے زانوں پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمہارے زانوں پر مارا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی تھی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے میرے زانوں پر اس طرح ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمہارے زانوں پر مارا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: (اس طرح کی صورتحال میں) تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا اور اگر تمہیں ان لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کا موقع ملے تو (ان کے ساتھ بھی) نماز پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں یا میں نماز نہیں پڑھوں گا۔

روایت کے یہ الفاظ بندار نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

یحییٰ بن حکیم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو انہوں نے اپنے ہونٹوں کو کاٹا''۔

بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مُنْفَرِدًا فَتَكُوْنُ الصَّلَاةُ جَمَاعَةً لِلْمَامُوْمِ نَافِلَةً

وَصَلَاةُ الْمُنْفَرِدِ قَبْلَهَا فَرِيْضَةً، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ نَهْيٌ خَاصٌّ لَا نَهْيٌ عَامٌّ

باب نمبر 134: صبح کی نماز تنہا ادا کرنے کے بعد باجماعت نماز ادا کرنا

اس صورت میں مقتدی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا نفل شمار ہوگا اور اس سے پہلے جو اس نے تنہا نماز ادا کی تھی وہ فرض شمار ہوگی اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''صبح (کی نماز) کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں ہوتی'' اس سے مراد مخصوص ممانعت ہے۔ عام ممانعت نہیں ہے۔

1638 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، ح وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَشُعْبَةُ، وَشَرِيْكٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَقَالَ هُشَيْمٌ - وَهٰذَا حَدِيْثُهُ - قَالَ: ثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ مِنًى - فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ وَلَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِهِمَا، فَاُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ

رِحَالِنَا قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَأَتَيْتُمَا الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ،

اختلاف روایت: وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: ثُمَّ جِئْتُمْ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ. وَزَادَ الصَّنْعَانِيُّ: وَالنَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ، وَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوہاشم زیاد بن ایوب اور احمد بن منیع --ہشیم --یعلی بن عطاء (یہاں تحویلِ سند ہے) --بندار --محمد (یہاں تحویلِ سند ہے) صنعانی --خالد --شعبہ --احمد بن منیع --یزید بن ہارون --ہشام بن حسان اور شعبہ اور شریک (یہاں تحویلِ سند ہے) --سلم بن جنادہ --وکیع --سفیان --یعلی بن عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن یزید بن اسود --اپنے والد کے حوالے سے اور --یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) ہشیم کے نقل کردہ ہیں۔ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) جابر بن یزید بن اسود عامری --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے حج میں شریک ہوا۔ میں نے آپ کی اقتداء میں فجر کی نماز مسجد خیف یعنی مسجد منیٰ میں ادا کی جب آپ نے نماز مکمل کرلی تو (آپ نے ملاحظہ کیا) کہ دو آدمی لوگوں کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ ان دونوں کو آپ کے پاس لایا گیا تو ان کے جسم کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرنا جب تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر با جماعت نماز والی مسجد میں آؤ تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرلو یہ تمہارے لئے نفل نماز بن جائے گی۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پھر تم دونوں امام کے پاس آؤ جس نے نماز ادا نہ کی ہو''۔

وکیع نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں:

''پھر تم آؤ تو اس وقت لوگ نماز پڑھ رہے ہوں''۔

صنعانی نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

''لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑ کر اسے اپنے چہروں پر پھیر رہے تھے' تو وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک) برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً نَافِلَةً بَعْدَ الصَّلَاةِ مُنْفَرِدًا فَرِيضَةً

باب نمبر **135**: تنہا فرض نماز ادا کر لینے کے بعد جماعت کے ساتھ نفل نماز پڑھنے کی ممانعت

1639 - سندِ حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَهَذَا، حَدِيثُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ فَقَالَ لَهُ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُمْ لَمْ يُصَلُّوا فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَلَا تَقُلْ: إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّي،

توضیحِ روایت: لَمْ يَقُلْ بُنْدَارٌ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ہشام اور یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- ایوب -- ابوعالیہ براء -- عبداللہ بن صامت کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب تم ایسی قوم میں باقی رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نماز کو اس کے وقت میں ادا کر لینا اور جب تم ان لوگوں کو ایسی حالت میں پاؤ کہ ان لوگوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی ہے' تو تم ان کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے میں اب نماز نہیں پڑھوں گا''۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

''نماز کو اس کے وقت میں ادا کر لینا''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ الْأُولَى الَّتِي يُصَلِّيهَا الْمَرْءُ فِي وَقْتِهَا تَكُونُ فَرِيضَةً

وَالثَّانِيَةَ الَّتِي يُصَلِّيهَا جَمَاعَةً مَعَ الْإِمَامِ تَكُونُ تَطَوُّعًا، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الثَّانِيَةَ تَكُونُ فَرِيضَةً، وَالْأُولَى نَافِلَةً، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَخَّرَ الْعَصْرَ فَعَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ يَتَنَفَّلُ مَعَ الْإِمَامِ، وَفِي هَذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، نَهْيٌ خَاصٌّ لَا نَهْيٌ عَامٌّ

باب نمبر **136**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: آدمی نے نماز کے وقت میں' جو نماز پہلے ادا کی تھی وہ فرض نماز شمار ہوگی اور وہ نماز جو اس نے امام کے ساتھ باجماعت ادا کی ہے۔ وہ نفل شمار ہوگی۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے۔ جو اس بات کا قائل ہے: دوسری نماز فرض شمار ہوگی' اور یہ نفل شمار ہوگی۔ اس کے ہمراہ اس بات کی دلیل کہ جب امام عصر کی نماز کو مؤخر کر

دے تو آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ عصر کی نماز کو اس کے وقت میں ادا کر لے اور امام کے ساتھ نفل کے طور پر نماز پڑھے اور یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے"۔ اس میں مخصوص ممانعت ہے۔ عام ممانعت نہیں ہے۔

1640 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَاصِمٌ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِي تَعْرِفُونَ، ثُمَّ صَلُّوا مَعَهُمْ، وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور محمد بن ہشام-- ابوبکر بن عیاش-- عاصم اور-- محمد:-- عاصم-- زر بن حبیش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت (کے بعد) ادا کریں گے جب تم ان لوگوں کو پاؤ تو تم لوگ اپنے گھروں میں اس وقت میں نماز ادا کر لینا جس سے تم واقف ہو اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا اور پھر اس کو نفل بنا لینا"۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ عَلَى نِيَّةِ الْفَرْضِ

باب نمبر 137: فرض کی نیت کے ساتھ وہی نماز دوبارہ ادا کرنے کی ممانعت

1641 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نا أَبُو خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، نا عِيسَى، عَنْ حُسَيْنٍ، ح وَثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: أَلَا تُصَلِّي؟ قَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ، قُلْتُ: أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ.

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثُ عِيسَى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریب-- ابو خالد-- حسین المکتب (یہاں تحویل سند ہے)

1641- واخرجه احمد 2/19 و41، وابن ابی شیبة 2/278-279، والنسائی 2/114 فی الإمامة: باب سقوط الصلاة عمن صلی مع الإمام فی المسجد جماعة، وأبو داؤد (579) فی الصلاة: باب إذا صلی فی جماعة ثم أدرك جماعة أيعيد، والطبرانی (13270)، والدارقطنی 1/415 و416، والبيهقی 2/303 من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، بهذا الإسناد.

---علی بن خشرم---عیسیٰ---حسین (یہاں تحویل سند ہے)---موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی --- ابواسامہ---حسین---عمرو بن شعیب---سلیمان بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت پختہ فرش پر تشریف فرما تھے' جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ نماز نہیں ادا کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک نماز' ایک ہی دن میں دو مرتبہ نہ پڑھو''۔

روایت کے یہ الفاظ عیسیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ الْمُدْرِكِ وِتْرًا مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَجُلُوْسِهٖ فِي الْوِتْرِ مِنْ صَلَاتِهٖ اقْتِدَاءً بِالْإِمَامِ

باب نمبر 138: امام کی نماز کی ایک رکعت پانے والے (کا حکم) وہ امام کی اقتداء کرتے ہوئے اپنی نماز کی ایک رکعت کے بعد ہی بیٹھ جائے گا

1642 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: عَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّزُ، فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ كَفَّهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهٖ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا اِلَى الْمِرْفَقِ، فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ، فَاَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتّٰى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلّٰى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ، فَفَزِعَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَاَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، لِاَنَّهُمْ سَبَقُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ: اَحْسَنْتُمْ، اَوْ اَصَبْتُمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)---احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب---اپنے چچا---یونس---زہری ---عباد بن زیاد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عروہ بن مغیرہ بن شعبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا فجر کی نماز سے کچھ پہلے آپ (عام قافلے سے) ایک طرف ہٹ گئے آپ کے ساتھ میں بھی ایک طرف ہٹ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کرنے کیلئے اپنے اونٹ کو بٹھالیا میں نے برتن سے آپ کے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا تو آپ نے اپنی ہتھیلی کو دھویا پھر آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا' پھر آپ نے اپنی کہنیوں سے

کپڑا اٹھانا چاہا تو آپ کے جبے کی آستین تنگ تھی' تو آپ نے ہاتھ اندر کی طرف لے جا کر اسے جبے۔ نیچے سے نکالا اور دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے' پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے موزوں پر وضو کیا (یعنی مسح کیا)۔
پھر آپ سوار ہوئے' پھر ہم چلتے ہوئے آئے' تو ہم نے لوگوں کو نماز کی حالت میں پایا ان لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا تھا اور انہوں نے ان لوگوں کو فجر کی نماز کی ایک رکعات پڑھادی تھی۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں کھڑے ہوگئے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دوسری رکعت ادا کی جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا' مسلمان گھبرا گئے۔ اور انہوں نے بکثرت ''سبحان اللہ'' کہنا شروع کر دیا کیونکہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی نماز ادا کر لی تھی۔
جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے ان سے فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا ہے۔
(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ''تم نے ٹھیک کیا ہے''۔

بَابُ اِمَامَةِ الْمُسَافِرِ الْمُقِيْمِيْنَ

وَاِتْمَامِ الْمُقِيْمِيْنَ صَلَاتَهُمْ بَعْدَ فَرَاغِ الْاِمَامِ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ؛ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ؛ لِاَنَّ هٰذِهِ مَسْاَلَةٌ لَا يَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ فِيْهَا

باب نمبر 139: مسافر کا مقیم لوگوں کی امامت کرنا

اور امام کے فارغ ہونے کے بعد مقیم لوگوں کا اپنی نماز کو مکمل کرنا' بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو' کیونکہ میرے ذہن میں علی بن زید نامی راوی کے حوالے سے الجھن ہے۔ میں نے یہ روایت اس کتاب میں نقل کر دی ہے۔ کیونکہ اس مسئلے کے بارے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

1643 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا اِسْمَاعِيلُ قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَامَ شَابٌّ اِلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ، فَسَاَلَهُ عَنْ صَلَاةِ السَّفَرِ، فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْفَتٰى يَسْاَلُنِيْ عَنْ اَمْرٍ، وَاِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمُوْهُ جَمِيْعًا: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَدِيْنَةَ زَادَ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ: وَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَقَالَا: اَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ لَيْلَةً يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ مَكَّةَ: صَلُّوْا اَرْبَعًا، فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ، وَغَزَوْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ، وَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَجَّاتٍ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى

يَرْجِعَ، وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ سَبْعَ سِنِيْنَ مِنْ إِمَارَتِهِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَجِّ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ صَلَّاهَا بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

اختلاف روایت: زَادَ أَحْمَدُ: ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَيَّنْتُ لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن عبدہ--عبدالوارث (یہاں تحویلِ سند ہے)--زیاد بن ایوب--اسماعیل--علی بن زید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابونضرہ بیان کرتے ہیں:

ایک نوجوان حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اس نے ان کی سواری کی لگام پکڑی اور ان سے سفر کے دوران نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے' انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ نوجوان مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں سوال کر رہا ہے' جس کے بارے میں' میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تم سب کو اس بارے میں بتاؤں

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی غزوات میں شرکت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ واپس تشریف لانے تک صرف دو' دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

زیاد بن ایوب نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

میں نے آپ کے ہمراہ حج کیا ہے آپ مدینہ واپس تشریف لانے تک' صرف دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر آپ نے مکہ مکرمہ میں اٹھارہ دن قیام کیا تھا اور اس دوران آپ دو، دو رکعات ادا کرتے رہے' پھر آپ نے اہل مکہ سے فرمایا: تم لوگ چار رکعات نماز ادا کرو کیونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔

(حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیا ہے میں نے ان کے ساتھ حج کیا ہے وہ بھی واپس آنے تک دو ہی رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی مرتبہ حج کیا ہے وہ واپس آنے تک صرف دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت کے ابتدائی سات برسوں میں حج کے سفر کے دوران مدینہ منورہ واپس آنے تک دو رکعات ہی ادا کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے چار رکعات ادا کرنا شروع کر دیں۔

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں پھر انہوں نے فرمایا:

''کیا میں تمہارے سامنے یہ بات بیان کروں ہم نے جواب دیا: جی ہاں''۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبدہ کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ الْمَسْبُوْقِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ، وَالْأَمْرِ بِاقْتِدَائِهِ بِالْإِمَامِ فِيمَا يُدْرِكُ، وَإِتْمَامِهِ مَا سُبِقَ بِهِ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

کچھ نماز کے حوالے سے مسبوق شخص کا بیان اس نے جتنا حصہ امام کے ساتھ پایا ہے اتنی ہی امام کی پیروی کا

حکم ہے اور جو حصہ پہلے گزر چکا تھا۔ امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ اسے مکمل کرے گا

1644 - سندِ حدیث: نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَةً، فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ ؟ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا

❁ --- بحر بن نصر بن سابق خولانی --- یحییٰ بن حسان --- معاویہ بن سلام --- یحییٰ بن ابوکثیر --- عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں بتایا:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے آپ نے شور کی آواز سنی تو دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم نماز کی طرف جلدی جانا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو اور تم پر وقار کے ساتھ آنا لازم ہے جتنا حصہ تمہیں ملے اتنا ادا کرلو اور جو گزر جائے (اسے بعد میں) مکمل کرلو۔

بَابُ الْمَسْبُوقِ بِوِتْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنْ لَا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلَيْهِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، عَلٰى مَذْهَبِهِمْ فِي هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ تَكُوْنُ سَجْدَتَا الْعَمْدِ، لَا سَجْدَتَا السَّهْوِ، اِذِ الْمَامُومُ اِنَّمَا يَتَعَمَّدُ الْجُلُوْسَ فِي الْوِتْرِ مِنْ صَلَاتِهِ اقْتِدَاءً بِاِمَامِهِ اِذْ كَانَ لِلْاِمَامِ شَفْعٌ، وَلَهُ وِتْرٌ، وَتَكُوْنُ سَجْدَتَا السَّهْوِ عَلٰى اَصْلِهِمْ لِمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ فِعْلُهُ، لَا لِمَا يَسْهُو فَيَفْعَلَ مَا لَيْسَ لَهُ فِعْلُهُ عَلَى الْعَمْدِ

باب نمبر 141: امام کی نماز میں سے ایک رکعت پہلے گزر جانے کا حکم

اور اس بات کی دلیل کہ ایسے شخص پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔ یہ بات اس شخص کے مؤقف کے خلاف ہے۔ جو اس بات کا قائل ہے: ایسے شخص پر سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ اس مسئلے کے بارے میں ان کے مذہب کا بنیادی اصول یہ ہے: یہ سجدۂ عمد ہے یہ سجدۂ سہو نہیں ہے۔ کیونکہ مقتدی شخص اپنی نماز کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد امام کی اقتداء کرتے ہوئے جان بوجھ کر بیٹھتا ہے۔ کیونکہ امام کی دو رکعات ہیں اور اس کی ایک رکعت ہے تو ان لوگوں کے اصول کے مطابق سجدۂ سہو اس وقت لازم ہوگا جب آدمی کسی فعل کا ارتکاب کرے۔ یہ کسی سہو کی وجہ سے لازم نہیں ہوگا جب اس نے کسی ایسے فعل کا ارتکاب جان بوجھ کے کیا ہو۔ جس کی کرنے کی اسے اجازت نہیں تھی۔

1645 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا: نَا هُشَيْمٌ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ:

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، وَقَالَ اَبُوْ بِشْرٍ: عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ:

متن حدیث: خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا بَعْدَمَا قَدْ شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّا كُنَّا مَعَهُ فِيْ سَفَرٍ، فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ: وَصَلَاةُ الْاِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ، وَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقَامُوا الصَّلَاةَ، وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ بَعْضَ الصَّلَاةِ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى مَا سُبِقَ بِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ

اختلاف روایت: وَقَالَ اَبُوْ بِشْرٍ: عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، وَقَالَ: فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَاَتَيْتُهُ بِاِدَاوَةٍ، اَوْ سَطِيحَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ، فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيِ الْعِمَامَةِ، ثُمَّ اَبْطَاَ عَلَى الْقَوْمِ، فَاَقَامُوا الصَّلَاةَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنْ صَحَّ هٰذَا الْخَبَرُ يَعْنِيْ قَوْلَهُ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ - فَاِنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ رَوَاهُ عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور ابوبشر واسطی -- ہشیم -- یونس اور ابوبشر -- ابن سیرین -- عمرو بن وہب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

دو چیزیں ایسی ہیں' جب میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (انہیں دیکھ چکا ہوں) تو اب ان دونوں کے بارے میں کسی سے سوال نہیں کروں گا۔

ہم لوگ آپ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے' پھر آپ تشریف لائے آپ نے وضو کیا اور اپنی پیشانی کا اور اپنے عمامے کے دونوں کناروں کا مسح کیا۔ آپ نے اپنے موزوں پر بھی مسح کیا۔

وہ کہتے ہیں: (دوسری بات یہ ہے:) حاکم اپنی رعایا کے ہمراہ کسی اور شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرے۔

میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ سفر کر رہے تھے نماز کا وقت ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف نہیں لے جا سکے ان لوگوں نے نماز قائم کر لی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں کچھ نماز پڑھا دی۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والی نماز حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی۔

جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنی پہلے گزری ہوئی نماز ادا کر لی۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

ابوالبشر نام راوی نے یہ بات نقل کی ہے۔

عمرو بن وہب نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے آپ نے پانی منگوایا میں ایک برتن میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مشکیزے میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپ نے تنگ آستینوں والا شامی جبہ پہنا ہوا تھا۔ آپ نے جبے کے نیچے سے اپنا دست مبارک باہر نکالا آپ نے وضو کیا آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا آپ نے اپنی پیشانی اور اپنے عمامے کے دونوں کناروں پر بھی مسح کیا۔

پھر آپ کو لوگوں تک پہنچنے میں تاخیر ہوگئی وہ لوگ نماز قائم کر چکے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند طور پر منقول ہو یعنی روایت کے یہ الفاظ "عمرو بن وہب نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے"۔

تو حماد بن زید نے یہ روایت ایوب کے حوالے سے ابن سیرین سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے جن کی کنیت ابوعبداللہ تھی انہوں نے عمرو بن وہب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

1646 - نا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْاَيْلِيُّ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ - لَفْظًا - قَالَ: ثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْمُنْذِرِ الْقَارِءُ، نا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ، فَصَلُّوا مَا اَدْرَكْتُمْ، وَاَتِمُّوا مَا فَاتَكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن سفیان ایلی-- معاویہ بن عبداللہ بن معاویہ بن عاصم بن منذر بن زبیر --سلام ابومنذر القاری-- یونس بن عبید-- حسن-- ابورافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب نماز کھڑی ہو جائے اور تم اس میں شرکت کے لئے آؤ لیکن سکون اور وقار کے ساتھ آؤ جتنا حصہ تمہیں ملے اسے ادا کر لو اور جو گزر چکا ہو (اسے بعد میں) ادا کر لو"۔

بَابُ تَلْقِينِ الْاِمَامِ اِذَا تَعَايَا، اَوْ تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

باب نمبر 142: جب امام قرأت نہ کر پائے یا قرآن کا کچھ حصہ چھوڑ دے تو اسے لقمہ دینا

1647 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَاَبُو مُوسَى قَالَا: نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَ آيَةً، وَفِي الْقَوْمِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نُسِّيتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، أَوْ نُسِخَتْ؟ قَالَ: نُسِّيتُهَا.

اختلافِ روایت: هَذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَفِي الْقَوْمِ أُبَيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نُسِّيتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا؟ أَوْ نَسِيتَهَا؟ قَالَ: لَا، بَلْ نُسِّيتُهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور ابوموسیٰ -- یحییٰ بن سعید قطان -- سفیان -- سلمہ بن کہیل -- ذر -- ابن عبدالرحمٰن بن ابوابزیٰ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی آپ نے ایک آیت کو چھوڑ دیا۔

مقتدیوں میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں فلاں آیت آپ کو بھلادی گئی یا وہ منسوخ ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مجھے بھلادی گئی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

ابوموسیٰ نے سلمہ کے حوالے سے سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت بھلادی گئی۔ حاضرین میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو فلاں فلاں آیت بھلادی گئی ہے یا آپ اسے بھول گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ مجھے بھلادی گئی ہے۔

1648 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَا: ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْكَاهِلِيِّ، عَنْ مِسْوَرِ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ قَالَ:

متن حدیث: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اختلافِ روایت: وَرُبَّمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَهَلَّا أَذْكَرْتُمُونِيهَا. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فَقَالَ: كُنْتُ أُرَاهَا نُسِخَتْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- حمیدی (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن عمرو بن تمام مصری -- یوسف بن عدی -- مروان بن معاویہ -- یحییٰ بن کثیر کاہلی -- مسور بن یزید اسدی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

محمد بن یحییٰ اسدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔

محمد بن عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اوقات انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ نے نماز میں قرأت کی تو آپ نے اس میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیا جسے آپ نے تلاوت نہیں کیا' تو ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فلاں' فلاں آیت چھوڑ دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' تو تم اس آیت کے حوالے سے مجھ تک پہنچے کیوں نہیں؟

محمد بن یحیٰی نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

راوی کہتے ہیں: اس آیت کے بارے میں' میں یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ منسوخ ہوگئی ہے۔

بَابُ وَضْعِ الْإِمَامِ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

باب نمبر **143**: امام کا اپنے جوتے بائیں طرف رکھنا

1649 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ:

متنِ حدیث: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عثمان بن عمر -- ابن جریج -- محمد بن عباد بن جعفر -- ابوسلمہ بن سفیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے صبح کی نماز ادا کی آپ نے اپنے جوتے اتارے اور انہیں اپنے بائیں طرف رکھ لیا۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْعُذْرِ الَّذِیْ یَجُوْزُ فِیْهِ تَرْكُ اِتْیَانِ الْجَمَاعَةِ

ابواب کا مجموعہ

اس عذر کا بیان جس کی موجودگی میں جماعت کو ترک کیا جاسکتا ہے

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَرِیْضِ فِیْ تَرْكِ اِتْیَانِ الْجَمَاعَةِ

باب نمبر **144**: بیمار کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ جماعت میں شریک نہ ہو

1650 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَا: نَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِیْزٍ الْاَیْلِیُّ، اَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَیْلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ، اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَمَا هُمْ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ یَوْمِ الِاثْنَیْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ یُصَلِّیْ بِهِمْ، لَمْ یَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِی الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ، فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰی عَقِبَیْهِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ اَنْ یَخْرُجَ اِلَی الصَّلَاةِ، وَقَالَ اَنَسٌ: وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یَفْتَتِنُوْا فِیْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَی السِّتْرَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُمْ، فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ. هٰذَا حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَزِیْزٍ وَهُوَ اَحْسَنُهُمْ سِیَاقًا لِلْحَدِیْثِ وَاَتَمُّهُمْ حَدِیْثًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِیْ خَبَرِ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ، عَنْ اَنَسٍ: لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا. خَرَّجْتُهُ فِیْ كِتَابِ الْكَبِیْرِ، حَدَّثَنَاهُ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--- سفیان--- ابن شہاب زہری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حدیث **1650**: فقہاء احناف کے نزدیک نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے کے عذر درج ذیل ہیں۔

بارش' ژالہ باری' خوف' اندھیرا شدید ہونا' قید' نابینا پن' ہاتھ اور پاؤں کا کٹا ہونا' فالج' بیماری' اپاہج ہونا' کیچڑ' کھانا موجود ہونا جبکہ اس کی طلب بھی ہو' سفر کا ارادہ ہونا۔

(یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن عزیز الایلی--سلامہ بن روح--عقیل--محمد بن مسلم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)
حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں.

لوگ پیر کے دن فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا آپ نے ان لوگوں کی طرف دیکھا وہ لوگ اس وقت نماز میں صفیں بنائے ہوئے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے' پھر آپ ہنس پڑے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہونے کے لئے پیچھے ہٹنے لگے انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خوشی کی وجہ مسلمانوں نے اس بات کا ارادہ کرلیا کہ وہ اپنی نماز کے حوالے سے آزمائش کا شکار ہو جائیں (یعنی نماز توڑ دیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ اپنی نماز مکمل کرو۔

پھر آپ حجرے میں تشریف لے گئے آپ نے اپنے اور لوگوں کے درمیان پردے کو گرا دیا پھر اسی دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

یہ روایت محمد بن ادریس کی نقل کردہ ہے' اور اس روایت کے سیاق کے حوالے سے یہ سب سے بہترین ہے' اور سب سے مکمل حدیث ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالوارث بن سعید نے عبدالعزیز بن صہیب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائے''۔

میں نے یہ روایت ''کتاب الکبیر'' میں نقل کردی ہے۔

یہی روایت عمران بن موسیٰ قزاز نے ہمیں بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: عبدالوارث نے ہمیں خبر دی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ حُضُورِ الْعَشَاءِ

باب نمبر 145: جب کھانا آچکا ہو' تو جماعت میں شریک نہ ہونے کی اجازت ہے

1651 - عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ، نا الزُّهْرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَاَحْمَدُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ اَحْمَدُ: عَنْ اَنَسٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور احمد بن عبدہ--سفیان--زہری--انس بن مالک

یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں۔ مخزومی اور احمد -- زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب کھانا آجائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو پہلے کھانا کھالو''۔
یہ روایت عبدالجبار کی نقل کردہ ہے۔
مخزومی اور احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
یہ روایت زہری سے منقول ہے جبکہ احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ حَاقِنًا

باب نمبر 146: جب آدمی کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئی ہو تو اس وقت جماعت میں نہ شریک ہونے کی اجازت ہے

1652 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ،
متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ كَانَ يُسَافِرُ، فَيَصْحَبُهُ قَوْمٌ يَقْتَدُوْنَ بِهٖ قَالَ: وَكَانَ يُؤَذِّنُ لِاَصْحَابِهٖ وَيَؤُمُّهُمْ قَالَ: فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: يَؤُمُّكُمْ اَحَدُكُمْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سفر کر رہے تھے کچھ لوگ ان کے ساتھ تھے جو ان کی اقتداء کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ اپنے ساتھیوں کے لئے اذان بھی دیا کرتے تھے اور ان کی امامت میں کیا کرتے تھے۔
راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نماز کے لئے اذان دیدی گئی پھر انہوں نے فرمایا کوئی شخص تمہاری امامت کرلے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئے اور نماز کھڑی ہو چکی ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت کرے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْعُمْيَانِ الْجَمَاعَةَ فِي الْاَمْطَارِ، وَالسُّيُوْلِ

باب نمبر 147: بارش اور پانی کے بہاؤ کے موسم میں نابینا افراد کے لیے جماعت میں شریک نہ ہونے کی اجازت ہے

1653 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ

مُسْلِمٍ، اَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِیَّ، اَخْبَرَهُ

متن حدیث: اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ - وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ - اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ، وَاِنِّیْ اُصَلِّیْ بِقَوْمِیْ، فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِی الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ، فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ آتِیَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّیَ بِهِمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ تَاْتِیْ فَتُصَلِّیَ فِیْ بَيْتِیْ اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَاَشَرْتُ لَهُ اِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَاَجْلَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِی الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُوْ عَدَدٍ، فَقَالَ: اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ، اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، اِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيْحَتَهُ اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِی الزُّهْرِیَّ - فَسَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیَّ - وَهُوَ اَحَدُ بَنِیْ سَالِمٍ مِنْ سَرَاتِهِمْ - عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عزیز الایلی --سلامہ --عقیل --محمد بن مسلم --محمود بن ربیع انصاری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایسے فرد ہیں' جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بینائی کمزور ہو چکی ہے' اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔

جب بارش ہوتی ہے' تو نشیبی علاقے میں پانی بھر جاتا ہے وہ نشیبی علاقہ جو میرے اور ان لوگوں کے درمیان ہے' تو میں ان لوگوں کی مسجد تک نہیں پہنچ پاتا کہ انہیں نماز پڑھادوں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری یہ خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز ادا کریں' تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں عنقریب ایسا کروں گا۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن' دن چڑھنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف

لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی۔ آپ گھر میں تشریف لانے کے بعد تشریف فرما نہیں ہوئے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز ادا کروں؟

راوی کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے آپ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ وہاں کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی ہم بھی کھڑے ہوئے ہم نے صف بنالی۔ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے آپ کو خزیر (مخصوص قسم کے کھانے کے لیے) روک لیا' جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے محلے کے کئی لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے' یہاں تک کہ گھر میں بہت سے مرد اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: مالک بن دخیشن کہاں ہے؟۔

کسی صاحب نے عرض کی: وہ شخص منافق ہے وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے یہ فرمایا: تم یہ بات نہ کہو کیا تم نے اسے یہ کہتے ہوئے نہیں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اللہ کی رضا کے لئے یہ بات کہتا ہے ان صاحب نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ہم نے تو یہ بات دیکھی ہے کہ اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقین کی طرف ہوتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو ہر ایسے شخص پر حرام قرار دیا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے "لا الہ الا اللہ" پڑھتا ہو۔

محمد یعنی زہری نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حصین بن محمد انصاری' یہ بنو سلم سے تعلق رکھنے والے ایک فرد ہیں' جو ان کے سردار تھے۔ میں نے ان سے محمود بن ربیع کی روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

1654 - اختلافِ روایت: وَفِي خَبَرِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي. وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ تَقَعُ عَلَى مَنْ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ وَإِنْ كَانَ يُبْصِرُ بَصَرَ سُوءٍ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَارَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُ، لَسْتُ أَشُكُّ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ صَارَ بَعْدَ ذَلِكَ أَعْمَى لَمْ يَكُنْ يُبْصِرُ، فَأَمَّا وَقْتَ سُؤَالِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّمَا سَأَلَ إِلَى أَنْ أَيْقَنْتُ فِي لَفْظِ هَذَا الْخَبَرِ . حَدَّثَنَا بِخَبَرِ مَعْمَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، وَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ وَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ

حدیث **1654**: معمر نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

"میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے"۔

یہ الفاظ ایسی صورت میں استعمال ہوتے ہیں' جب آدمی کی نگاہ کچھ کمزور ہو' اگرچہ اسے اس کمزور نگاہ کے ساتھ کچھ نظر بھی آتا ہو۔

اوراس بات کا بھی امکان موجود ہے کہ وہ نابینا ہو چکے ہوں۔انہیں کچھ بھی نظر نہ آتا ہو۔

اس بارے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے کہ وہ بعد میں نابینا ہو گئے تھے اورانہیں کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا' لیکن جس وقت انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا تھا اس وقت انہوں نے یہی سوال کیا کہ (میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے)۔

یہاں تک کہ مجھے اس روایت کے الفاظ کے بارے میں یقین ہو گیا۔

معمر کی روایت ہمیں محمد بن یحییٰ نے عبدالرزاق کے حوالے سے معمر کے حوالے سے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: محمود بن ربیع نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے' میرے اور میرے قبیلے کی مسجد کے درمیان برساتی پانی آجاتا ہے میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ پر نماز ادا کریں' تاکہ میں اس جگہ کو نماز ادا کرنے کے لئے مخصوص کرلوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسا کروں گا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ

وَالْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى لَوْ حُمِلَ الْخَبَرُ عَلٰى ظَاهِرِهِ كَانَ شُهُودُ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ مَعْصِيَةً، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ

باب نمبر 148: سفر کے دوران جماعت میں شریک نہ ہونا مباح ہے

اور جب رات بارش والی ہو'یا ٹھنڈی ہو' تو رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ یہ حکم ایک مختصر روایت کے ذریعے ثابت ہے۔ جو تمام مضمون کی وضاحت نہیں کرتی' اگر اس روایت کو اس کے ظاہری مفہوم پر محمول کیا جائے' تو بارش والی یا سرد رات میں جماعت میں شریک ہونا معصیت شمار ہوگا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے

1655 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ اَحْمَدُ: قَالَ: نا اَيُّوبُ،

1655- أخرجه ابن أبي شيبة 2/233 من طريق ابن ابي ليلى، وابو داؤد "1064" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، أو الليلة المطيرة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/71 من طريق محمد بن إسحاق، وأبو عوانة 2/18 من طريق عمر بن محمد، ثلاثتهم عن نافع بهذا الإسناد وسيرده بعده "2077" من طريق أيوب، و "2078" من طريق مالك، و "2080" من طريق عبيد الله بن عمر، ثلاثتهم عن نافع، به . وانظر 2،"2084" إسناده صحيح على شرطهما، أيوب هو السختياني، وأخرجه الدارمي 1/292 عن سليمان بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد "1060" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، ومن طريقه أبو عوانة 2/18، عن محمد بن عبيد، عن حماد بن زيد، به .وأخرجه الشافعي (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَقَالَ زِيَادٌ: قَالَ: اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، ح نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيٰى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نا حَمَّادٌ، يَعْنِي ابْنَ مَسْعَدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ح وَثَنَا يَحْيَى اَيْضًا، وَنا اَبُوْ يَحْيَى يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَهٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، ثُمَّ حَدَّثَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ فِي السَّفَرِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ - فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ - تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ: اَحَدُهُمَا: اَنْ تَكُونَ اللَّيْلَةُ مَطِيرَةً وَبَارِدَةً جَمِيعًا. وَتَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ اَرَادَ اللَّيْلَةَ الْمَطِيرَةَ، وَاللَّيْلَةَ الْبَارِدَةَ اَيْضًا، وَاِنْ لَمْ تَجْتَمِعِ الْعِلَّتَانِ جَمِيعًا فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ. وَخَبَرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ دَالٌّ عَلٰى اَنَّهُ اَرَادَ اَحَدَ الْمَعْنَيَيْنِ - كَانَتِ اللَّيْلَةُ مَطِيرَةً اَوْ كَانَتْ بَارِدَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع اور زیاد بن ایوب -- اسماعیل -- زیاد -- ایوب -- نافع (یہاں تحویلِ سند ہے) -- سعید بن عبدالرحمٰن -- سفیان بن عیینہ -- ایوب سختیانی -- نافع -- (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن بشار -- یحییٰ -- عبیداللہ (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- حماد -- ابن مسعدہ -- عبیداللہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یحییٰ -- ابویحییٰ عبدالرحمٰن بن عثمان -- عبیداللہ بن عمر اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) بندار کے نقل کردہ ہیں۔

انہوں نے نماز کے لئے اذان دی پھر یہ فرمایا: تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ سفر کے دوران جس رات بارش ہوتی تھی یا سردی زیادہ ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ: ''بارش والی یا سرد رات میں'' یہ دو معنی کا احتمال رکھتے ہیں۔

ایک معنی یہ ہے: اس رات میں بارش اور سردی دونوں ہوں اور اس بات کا بھی امکان موجود ہے کہ بارش والی رات ہو یا سردی والی رات ہو اگرچہ یہ دونوں علتیں ایک ہی رات میں اکٹھی نہ ہوں۔

حماد بن زید کی نقل کردہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے: انہوں نے دونوں معنی میں سے کوئی ایک معنی مراد لیا ہے یعنی وہ رات بارش والی ہوتی تھی یا سرد ہوتی تھی۔

في الأم 1/155، والمسند 1/125، والحميدي "700" وأحمد 2/4و10، وأبو داوٗد "1061" وابن ماجه "937" في الإقامة: باب الجماعة في الليلة المطيرة، والبيهقي 3/70، 71، والبغوي في شرح السنة "799" من طرق عن أيوب، به. أخرجه أحمد 2/53و103، والبخاري "632" في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة ... وقول المؤذن الصلاة في الرحال في الليلة الباردة أو المطيرة، ومسلم "697" "23" و "24" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داوٗد "1062" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة أو الليلة المطيرة، وأبو عوانة 2/17و18، والبيهقي في السنن 3/70، والبغوي في شرح السنة "798" من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وصححه ابن خزيمة "1655" وتقدم برقم "2076" من طريق موسى بن عقبة و "2077" من طريق أيوب السختياني، و "2078" من طريق مالك.

بَابُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بَارِدَةً، وَلَا مَطِيرَةً بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي الْبَابِ قَبْلُ

باب نمبر **149**: تاریک رات میں سفر کے دوران جماعت میں شریک نہ ہونا مباح ہے اگرچہ اس میں سردی بھی نہ ہو اور بارش بھی نہ ہو یہ الفاظ اس کی مانند ہیں جسے میں اس سے پہلے باب میں ذکر کر چکا ہوں

1656 - سندِحدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَتْ لَيْلَةٌ ظَلْمَاءُ اَوْ لَيْلَةٌ مَطِيرَةٌ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ نَادٰى: مُنَادِيهِ: اَنْ صَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- یحییٰ بن سعید انصاری -- قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں ہوتے تھے اور رات انتہائی تاریک ہوتی تھی یا بارش والی ہوتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن یہ اعلان کرتا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

آپ کا منادی یہ اعلان کرتا تھا' ''تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو''۔

بَابُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ الْقَلِيلِ غَيْرِ الْمُؤْذِي بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِي ذَكَرْتُ قَبْلُ

سفر کے دوران جماعت کو ترک کرنا مباح ہے' اور جب اتنی تھوڑی بارش ہو' جو تکلیف دہ نہ ہو' تو اس میں بھی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم ہے' یہ بھی ان الفاظ کی مانند ہے' جنہیں میں اس سے پہلے ذکر کر چکا ہوں

1657 - سندِحدیث: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، وَقَالَ

1656- أخرجه الطبراني في الكبير "13102" و "13103" من طريق أبي الأحوص، عن يحيى بن سعيد، به. وانظر "2076" و "2077" و "2078" و "2080".

1657- اخرجه البخاري في التاريخ 2/12، وابن ابي شيبة 2/234، وعبد الرزاق "1924"، واحمد 5/74، وابو داؤد "1059" في الصلاة: باب الجمعة في اليوم المطير، وابن ماجه "936" في الإقامة: باب الجماعة في الليلة المطيرة، والطبراني "496" و "500" من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1657" و "1863". واخرجه ابن ابي شيبة 2/233-234، والبخاري في التاريخ 2/21 من طريق خالد الحذاء، وابن سعد في الطبقات 7/44، والطبراني "498" من طريق سعيد بن زربي، والبيهقي 3/71، والطبراني "499" من طريق عامر بن عبيدة الباهلي، وأحمد 5/24 من طريق أبي بشر الحلبي، والبيهقي 3/71.

مُؤَمَّلٌ: عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْمَلِیحِ قَالَ:

متن حدیث: خَرَجْتُ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ اِلَی الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ، فَقَالَ اَبِی: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَبُوْ مَلِیحٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ وَاَصَابَتْنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلَّ اَسْفَلَ نِعَالِنَا، فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ صَلُّوْا فِیْ رِحَالِكُمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام اور زیاد بن ایوب-- اسماعیل-- خالد حذاء-- ابوقلابہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک تاریک رات میں میں عشاء کی نماز کے لئے مسجد کی طرف گیا جب میں واپس آیا اور میں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو میرے والد نے دریافت کیا: کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: ابوملیح تو میرے والد نے بتایا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہ حدیبیہ کے موقع کی بات ہے۔ بارش ہوگئی اور اتنی بارش تھی کہ ہماری جوتیوں کے تلوے بھی پوری طرح گیلے نہیں ہوئے لیکن پھر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو۔

بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِی الرِّحَالِ

وَتَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِی الْیَوْمِ الْمَطِیرِ فِی السَّفَرِ مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِیْ ذَكَرْتُ قَبْلُ، وَالدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ حُكْمَ النَّهَارِ فِیْ اِبَاحَةِ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِی الْجَمَاعَةِ فِی الْمَطَرِ كَحُكْمِ اللَّیْلِ سَوَاءٌ

باب نمبر 151: سفر کے دوران بارش والے دن میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنا اور جماعت کو ترک کر دینا مباح ہے یہ ان الفاظ کی مانند ہے جنہیں میں ذکر کر چکا ہوں اور اس بات کی دلیل کہ بارش کے موسم میں جماعت ترک کرنے کے مباح ہونے کا حکم دن کے حوالے سے بھی اسی طرح ہے جس طرح رات کے بارے میں یہ حکم ہے۔

1658 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ سَعِیْدٍ، ح وَثَنَا یَحْیَی بْنُ حَكِیمٍ، نا اَبُوْ بَحْرٍ، نا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُرُوْبَةَ، ح وَثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِیسٰی، عَنْ سَعِیْدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ح، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثنا یَزِیْدُ یَعْنِی ابْنَ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْمَلِیحِ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ:

1658- أخرجه الطبرانی "497" من طریق علی بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/74و75، والنسائی 2/111 فی الإقامة: باب العذر فی ترك الجماعة، وابن خزیمة "1658"، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/74و75، وابو داؤد "1057" فی الصلاة: باب الجمعة فی الیوم المطیر، والطبرانی "497"، وابن خزیمة "1658" أیضًا من طرق عن قتادة، به . واخرجه الطبرانی "501" من طریق الحسین بن السكن، عن عمران القطان، عن قتادة، وزیاد بن ابی الملیح، عن أبی الملیح، عن اسامة بن عمیر قال: شهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم مطیر یوم الجمعة أمر منادیًا، فنادی أن صلوا فی رحالكم .وتقدم برقم "2079" من طریق أبی قلابة، عن أبی الملیح، به، وسیعیده برقم ."2083"

متن حدیث: اَصَابَتْنَا السَّمَاءُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ.

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ مَرَّةً اُخْرَى: اَبُو الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن بشار--ابن ابوعدی--سعید (یہاں تحویلِ سند ہے)--یحییٰ بن حکیم--ابوبکر--سعید بن ابوعروہ (یہاں تحویلِ سند ہے)--علی بن خشرم--عیسیٰ--سعید (یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--معاذ بن ہشام--اپنے والد--(یہاں تحویلِ سند ہے)--محمد بن رافع--یزید ابن ہارون--ہمام قتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوملیح--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

غزوہ حنین کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بارش ہوگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز رہائشی جگہ پر ادا کی جائے گی۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن جعفر کے نقل کردہ ہیں۔

علی بن خشرم نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ابوملیح نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا اَمْرُ عَزْمٍ، يَكُوْنُ مُتَعَدِّيهِ عَاصِيًا اِنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً فِي الْمَطَرِ

باب نمبر 152: اس روایت کا تذکرہ جس میں اس روایت کے مختصر الفاظ کا تمام مفہوم بیان کیا گیا ہے

جسے میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم دیا تھا اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم فعل کے مباح ہونے کے حوالے سے ہے۔ یہ کوئی لازمی حکم نہیں ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرنے والا گناہ گار شمار ہو اگر وہ بارش کے دوران باجماعت نماز میں شریک ہوجاتا ہے۔

1659 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا اَبُوْ نُعَيْمٍ، نا زُهَيْرٌ، وَثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، نا سِنَانٌ يَعْنِي ابْنَ مُظَاهِرٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

1657 - اخرجه الطيالسي "1736"، واحمد 3/397، ومسلم "698" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وابو داؤد "1065" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، والترمذي "409" في الصلاة: باب ما جاء إذا كان المطر فالصلاة في الرحال، وابن خزيمة "1659"، والبيهقي 3/71 من طرق عن زهير بن معاوية، وقال الترمذي: حسن صحيح].

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَمُطِرْنَا، فَقَالَ: لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--ابونعیم--زہیر--ابوکریب--سنان ابن مطاہر--زہیر--ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے بارش ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص چاہے وہ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلے۔

بَابُ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْاَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَهُ لَا حَتْمٌ

باب نمبر 153: بارش والی تاریک رات میں مسجد کی طرف آنا اور اس بات کی دلیل کہ ایسی رات میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم اباحت کے حوالے سے ہے حتمی نہیں ہے

1660 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

متن حدیث: فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ جِئْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَاَتَيْتُهُ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِي قِصَّةِ الْعَرَاجِينَ قَالَ: ثُمَّ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ بَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَرَاَى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ، فَقَالَ: مَا السُّرَى يَا قَتَادَةُ؟، فَقَالَ: عَلِمْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَّ شَاهِدَ الصَّلَاةِ اللَّيْلَةَ قَلِيلٌ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَشْهَدَهَا قَالَ: فَاِذَا صَلَّيْتَ فَاثْبُتْ حَتّٰى اَمُرَّ بِكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَعْطَاهُ الْعُرْجُونَ، فَقَالَ: خُذْ هٰذَا، فَسَيُضِيءُ لَكَ اَمَامَكَ عَشْرًا، وَخَلْفَكَ عَشْرًا، فَاِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ فَرَاَيْتَ سَوَادًا فِي زَاوِيَةِ الْبَيْتِ فَاضْرِبْهُ قَبْلَ اَنْ تَكَلَّمَ؛ فَاِنَّهُ الشَّيْطَانُ قَالَ: فَفَعَلَ، فَنَحْنُ نُحِبُّ هٰذِهِ الْعَرَاجِينَ لِذٰلِكَ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن رافع--سریج بن نعمان--فلیح--سعید بن حارث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو میں نے سوچا اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوجاؤں تو یہ مناسب ہوگا میں ان کے پاس آیا۔

اس کے بعد راوی نے عراجین کے قصے کے بارے میں طویل روایت نقل کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی رات آسمان پر بادل چھا گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے لئے تشریف لائے تو بجلی چمکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ فرمایا تو دریافت کیا: اے قتادہ رات کے وقت کیوں آئے ہو انہوں نے

عرض کی: مجھے اندازہ تھا کہ اس رات میں نماز میں شریک ہونے والے لوگ کم ہوں گے' تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرلو تو اپنی جگہ پر رہنا جب تک میں تمہارے پاس سے نہیں گزرتا۔

جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے' تو آپ نے انہیں کھجور کی ایک پرانی شاخ عطا کی اور فرمایا: اسے لو' یہ تمہارے آگے دس قدم تک اور تمہارے پیچھے (دس قدم تک) روشنی کردے گی۔

جب تم اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ اور تم اپنے گھر کے گوشے میں ایک سیاہ وجود کو دیکھو تو کوئی بات کرنے سے پہلے اسے مارنا کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے ایسا ہی کیا' تو ہم اسی وجہ سے کھجور کی پرانی شاخوں کو پسند کرتے ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِاٰكِلِ الثُّوْمِ

باب نمبر 154: لہسن کھانے والے کے لیے جماعت میں آنے کی ممانعت

1661 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَاَبُو مُوْسٰى قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِى الثُّوْمَ - فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ.

اختلافِ روایت: وَقَالَ بُنْدَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور ابوموسیٰ -- یحییٰ بن سعید -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"جس شخص نے اس درخت میں سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یعنی لہسن میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجد میں ہرگز نہ آئے۔

1661- اخرجه الطبراني في الصغير "148" عن احمد بن محمد المروزى، بهذا الإسناد . وزاد في اخره عند دخول المسجد وقال: لم يروه عن داوُد إلا يزيد، تفرد به محمد بن إسماعيل الأحمسي، وانظر ما قبله و ."2089" 2 إسناده صحيح على شرط الشيخين . واخرجه احمد 2/13و20، 21، والبخارى "853" في الأذان: باب ما جاء في الثوم النيء، والبصل والكراث، مسلم"561" في المساجد: باب نهي من اكل ثومًا او بصلًا، او كراثًا، وأبو داوُد "3825" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، والبيهقي 3/75 من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة ."1661" واخرجه ابن ابي شيبة 2/510و8/302، والبخارى "4215" في المغازى: باب غزوة خيبر، ومسلم "561" "69"، وابن ماجه "1016" في الإقامة: باب من أكل الثوم فلا يقربن المسجد، والطحاوى في شرح معاني الآثار 4/237، والبيهقي 3/75، من طرق، عن عبيد الله بن عمر .

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: عبیداللہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے: وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے۔

''جو شخص اس درخت میں سے کچھ کھا چکا ہو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے''۔

1662 - سندِ حدیث: نَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يُؤْذِيْنَا بِهَا فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حمید بن ربیع خزاز -- معن بن عیسیٰ -- ابراہیم بن سعد -- ابن شہاب زہری -- عباد بن تمیم اپنے چچا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس سبزی کو کھا چکا ہو وہ ہماری اس مسجد میں اس (لہسن) کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ دے''۔

بَابُ تَوْقِيتِ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِاٰكِلِ الثُّوْمِ

باب نمبر 155: لہسن کھانے والے کے لئے جماعت میں آنے کی ممانعت کے وقت کا تعین

1663 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نا جَرِيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَمَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- ابواسحاق شیبانی -- عدی بن ثابت -- زر بن حبیش کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی سمت رُخ کر کے تھوک دیتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا وہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔

اور جو شخص اس بری سبزی (یعنی بودار) کو کھالے وہ تین (نمازوں تک) ہماری مسجد کے قریب نہ آئے''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِاٰكِلِ الثُّوْمِ

باب نمبر 156: لہسن کھانے والے کے لیے مسجد میں آنے کی ممانعت

1664 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ، اَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ، حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، زَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- محمد بن عزیز--- سلامہ بن روح--- عقیل--- ابن شہاب--- عطاء بن ابورباح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لہسن یا پیاز کھالے وہ ہم سے الگ رہے اور ہماری مسجد سے الگ رہے۔ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِآكِلِ الْكُرَّاثِ

باب نمبر 157: گندنا کھانے والے کے لیے جماعت میں آنے کی ممانعت

1665 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - الثُّومِ - ثُمَّ قَالَ بَعْدُ -: وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا؛ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسَانُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- بندار--- یحییٰ--- ابن جریج--- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس درخت (یعنی لہسن میں سے کچھ کھالے)''۔

اس کے بعد راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور پیاز اور گندنے کو کھالے' تو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے''۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِآكِلِهِنَّ نِيْئًا غَيْرَ مَطْبُوْخٍ

باب نمبر 158: اس بات کی دلیل کہ ان چیزوں کو کھانے والے کے لیے مسجد میں آنے کی ممانعت اس صورت میں ہے' جب انہیں کچا کھایا گیا ہو' پکایا نہ گیا ہو

1666 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ،

1666- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مسند أبي يعلى "256"، وما بين حاصرتين منه. وأخرجه مسلم "567" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، و "1617" في الفرائض: باب ميراث الكلالة، والطبري في جامع البيان "10877"، والبيهقي 6/224، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 8/109 من طريق شبابة بن سوار، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/510، 511و8/304، والطيالسي ص 11، وابن سعد في الطبقات 3/335، 336، وأحمد 1/15و26و48، 49، ومسلم "567" "78"، والنسائي 2/43 في المساجد: باب من يخرج من المسجد، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 8/109، وابن ماجه "1014" في الإقامة: باب من أكل الثوم فلا يقربن المسجد، و "3363" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل والكراث، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/238، والطبري "10884" و "10885" و "10887" والبيهقي في السنن 3/78

عَنْ مَعْدَانَ،

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ مَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الثُّوْمَ وَهٰذَا الْبَصَلَ، وَقَدْ كُنْتُ اَرَى الرَّجُلَ يُوْجَدُ رِيْحُهُ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهٖ، فَيُخْرَجُ بِهٖ اِلَى الْبَقِيْعِ، وَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--ابن ابوعدی--سعید--قتادہ--سالم بن ابوجعد--معدان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ ان دو درختوں (کی پیداوار کھاتے ہو) میرے خیال میں یہ دونوں خبیث ہیں یہ لہسن اور یہ پیاز۔ مجھے یاد ہے اگر کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی تھی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا' جس شخص نے ان دونوں کو کھانا ہو وہ ان کو پکا کر ان کی بو ختم کر دے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لِتَاَذِّي النَّاسِ بِرِيْحِهٖ لَا تَحْرِيْمًا لِاَكْلِهٖ

باب نمبر 159: اس بات کی دلیل کہ ان کی ممانعت اس وجہ سے ہے' کیونکہ ان کی بو سے لوگوں کو اذیت ہوتی ہے۔ ویسے انہیں کھانا حرام نہیں ہے

1667 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نا عَبْدُ الْاَعْلٰى، ثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نا اِسْمَاعِيْلُ، نا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ:

متن حدیث: لَمْ نَعْدُ اَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ، فَوَقَعْنَا فِيْ تِلْكَ الْبَقْلَةِ - الثُّوْمِ - فَاَكَلْنَا مِنْهَا اَكْلًا شَدِيْدًا قَالَ: وَنَاسٌ جِيَاعٌ، ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيْحَ، فَقَالَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسْجِدِنَا، فَقَالَ النَّاسُ: حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ لِيْ تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ، وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا.

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ هَاشِمٍ. وَزَادَ اَبُوْ مُوْسٰى فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ: وَاِنَّهٗ يَاْتِيْنِيْ ـ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَاَكْرَهُ اَنْ يَشُمُّوْا رِيْحَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ابوموسیٰ محمد بن مثنی--عبدالاعلیٰ--سعید جریری (یہاں تحویلِ سند ہے)--ابوہاشم زیاد بن ایوب--اسماعیل--سعید جریری--ابونضرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خیبر فتح ہونے کے کچھ ہی عرصے کے بعد ہم یہ سبزی یعنی لہسن کھانے میں مبتلا ہو گئے ہم نے اسے بہت زیادہ کھایا۔

راوی کہتے ہیں: لوگ اس وقت شدید بھوک کا شکار تھے۔

پھر ہم اٹھے اور مسجد کی طرف آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: جس شخص نے اس برے درخت

میں سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے۔

تو کچھ لوگوں نے کہا: یہ حرام قرار دیدیا گیا ہے۔ یہ حرام قرار دیدیا گیا ہے۔

اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہو مجھے اسے حرام قرار دینے کا حق نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا درخت ہے جس کی بو کو میں پسند نہیں کرتا ہوں"۔

یہ روایت ابوہاشم کی نقل کردہ ہے۔

ابوموسیٰ نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"بے شک وہ (یعنی فرشتہ) میرے پاس آتا ہے تو میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ اس کی بو کو سونگھے"۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لِتَاَذِّي الْمَلَائِكَةِ بِرِيحِهٖ اِذِ النَّاسُ يَتَاَذَّوْنَ بِهٖ

باب نمبر **160**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: اس کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ اس کی بو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ لوگوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے

1668 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، نَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ - عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بِبَلَدِنَا يَوْمَئِذٍ الثُّومُ، فَقَالَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا؛ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسَانُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم-- بہز بن اسد-- یزید بن ابراہیم تستری-ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس زمانے میں ہمارے علاقے میں لہسن نہیں ہوتا تھا۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے: "جو شخص اس درخت کا پھل کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے"۔

1668 - اخرجه مسلم "564" في المساجد: باب نهي من اكل ثومًا ابو بصلًا او كراثًا او نحوها، والبيهقي 3/76، وابو يعلى "2226" من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد . واخرجه احمد 3/387 من طريق حماد بن سلمة، والحميدي "1299" من طريق إبراهيم بن إسماعيل بن مجمع، وابن ماجه "3365" في الأطعمة: باب اكل الثوم والبصل والكراث، من طريق عبد الرحمن بن نمران الحجري، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/240 من طريق ابن جريج، وابو يعلى "2321" من طريق ايوب كلهم عن ابي الزبير، به.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَسْجِدِ لِاٰكِلِ الثُّوْمِ، وَالْبَصَلِ، وَالْكُرَّاثِ اِلٰى اَنْ يَّذْهَبَ رِيحُهُ

باب نمبر 161: لہسن، پیاز اور گندنا کھانے والے کے لیے مسجد میں آنے کی ممانعت اس وقت تک ہے' جب تک ان کی بوختم نہیں ہو جاتی

1669 - سندِحدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ اَبَا النَّجِيبِ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّوْمُ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ، وَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَشَدُّ ذٰلِكَ كُلِّهِ الثُّوْمُ، اَفَتُحَرِّمُهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْهُ، وَمَنْ اَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هٰذَا الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهُ مِنْهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- بکر بن سوادہ -- ابونجیب نے انہیں حدیث بیان کی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیاز' لہسن اور گندنے کا ذکر کیا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان میں سے سب سے زیادہ بو لہسن کی ہوتی ہے کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھالیا کرو اور تم میں سے جو شخص اسے کھالے وہ اس مسجد کے قریب نہ آئے جب تک اس شخص سے اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرْكِ اَكْلِ الثُّوْمِ، وَالْبَصَلِ، وَالْكُرَّاثِ مَطْبُوخًا

باب نمبر 162: اس بات کا تذکرہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پکے ہوئے لہسن، پیاز اور گندنے کو بھی استعمال نہیں کرتے تھے

1670 - سندِحدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

1669- اخرجه أبو داؤد "3823" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، عن أحمد بن صالح، والدولابي في الكنى والأسماء 2/143 عن أبي الربيع سليمان الزهري، والبيهقي 3/77 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1669" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. واخرجه بنحوه أحمد 3/12، ومسلم 565" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا او بصلًا او كراثًا او نحوها، والبغوي في شرح السنة "2733"، والبيهقي 3/77 من طرق عن إسماعيل بن علية، عن الجريري، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ بِطَعَامٍ مِنْ خَضِرَةٍ فِيْهِ بَصَلٌ اَوْ كُرَّاثٌ، فَلَمْ يَرَ فِيْهِ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبَى اَنْ يَاْكُلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْكُلَ؟، فَقَالَ: لَمْ اَرَ اَثَرَكَ فِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْتَحِي مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو -- بکر بن سوادہ -- سفیان بن وہب نے انہیں حدیث بیان کی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکا ہوا کھانا انہیں واپس بھیج دیا جس میں سبزی تھی اور پیاز یا گندنا تھا۔ انہوں نے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کھانے کو کھانے) کا نشان نہیں دیکھا' تو خود بھی اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم اسے کیوں نہیں کھا رہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اس میں آپ کے کھانے کے نشان نہیں دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے حیا آتی ہے۔ ویسے یہ حرام نہیں ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِتَرْكِ اَكْلِهِنَّ لِمُنَاجَاةِ الْمَلَائِكَةِ

باب نمبر 163: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص اسے اس لئے ترک کر دیا تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے ساتھ بات چیت کرتے تھے

1671 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ قُدَامَةَ، وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَبُوْ قُدَامَةَ: قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَقَالَ زِيَادٌ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ قَالَتْ:

متن حدیث: نَزَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ بَعْضُ الْبُقُوْلِ، فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوْا، فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ، اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ.

اختلافِ روایت: وَقَالَ اَبُوْ قُدَامَةَ: عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ: نَزَلْتُ عَلَيْهَا، فَحَدَّثَتْنِيْ قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا

1670 - أخرجه الطبراني في الكبير "39" و "4077" من طريق أصبغ بن الفرج وأحمد بن صالح، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/239، وابن خزيمة في صحيحه "1670" عن يونس بن عبد الأعلى، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/415، ومسلم "2053" "171" في الأشربة: باب إباحة أكل الثوم، والطبراني "3984" من طريقين عن ثابت أبي زيد، عن عاصم، عن عبد الله بن الحارث، عن افلح مولى ابي ايوب، عن أبي ايوب. وعاصم: هو ابن سليمان الأحول، وقد جاء في المطبوع من صحيح مسلم: عن عاصم بن عبد الله بن الحارث، وهو خطأ. وأخرجه أحمد 5/420، وابن أبي شيبة 8/305 من طريق يونس بن محمد، والطحاوي 4/239 من طريق شعيب بن الليث.

1671 - أخرجه ابن أبي شيبة 2/511 و 8/301، والحميدي "339"، وأحمد 6/433 و 462، والترمذي "1810" في الأطعمة: باب ما جاء في الرخصة في الثوم مطبوخًا، وابن ماجه "3364" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/239، والطبراني في الكبير 25/329 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوقدامہ اور زیاد بن یحییٰ --سفیان --عبیداللہ بن ابویزید --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہاں قیام کیا ہم نے آپ کے لئے جو کھانا تیار کیا اس میں سبزی بھی تھی جب اسے آپ کے سامنے رکھا گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں اپنے ساتھی (فرشتے) کو تکلیف پہنچاؤں گا۔

ابوقدامہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یہ روایت سیّدہ اُمّ ایوب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

میں نے اس خاتون کے ہاں پڑاؤ کیا تھا' تو اس خاتون نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

''انہوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہاں قیام کیا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِهِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَالْحَاجَةِ اِلَيْهِ

باب نمبر **164**: ان چیزوں کی ضرورت اوران کی حاجت کے وقت انہیں کھانے کی اجازت ہے

1672 - سندِحدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَكَلْتُ ثُومًا، ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِىْ بِرَكْعَةٍ، فَلَمَّا صَلّٰى قُمْتُ اَقْضِى، فَوَجَدَ رِيحَ الثُّومِ، فَقَالَ: مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الْبَقْلَةَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ لِىْ عُذْرًا، نَاوِلْنِىْ يَدَكَ، فَوَجَدْتُهُ سَهْلًا، فَنَاوَلَنِىْ يَدَهُ، فَاَدْخَلْتُهَا مِنْ كُمِّى اِلٰى صَدْرِى، فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا، فَقَالَ: اِنَّ لَكَ عُذْرًا

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ --وکیع --سلیمان بن مغیرہ --حمید بن ہلال --ابوبردہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے لہسن کھالیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو ایسی حالت میں پایا کہ آپ ایک رکعت ادا کر چکے تھے' جب آپ نے نماز ادا کرلی تو میں اٹھ کر باقی نماز ادا کرنے لگا' تو آپ کو لہسن کی بو محسوس ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس سبزی کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی۔

راوی کہتے ہیں: جب میں نے نماز مکمل کی تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے

1672- وهو فى المصنف لابن ابى شيبة 2/510 و 8/303 واخرجه احمد 4/252، واخرجه البيهقى 3/77 من طريق يزيد بن هارون، عن سليمان بن المغيرة، به .واخرجه ابو داؤد "3826" فى الأطعمة: باب فى اكل الثوم، والطحاوى 4/238، والطبرانى 20/ "1003"، والبيهقى 3/77، من طرق عن أبى هلال الراسبى، عن حميد بن هلال، به .واخرجه الطبرانى 20/ "1004" من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، وعمرو بن صالح، وحميد بن هلال، ثلاثتهم عن أبى بردة، به.

ایک عذر در پیش تھا آپ اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایئے میں نے آپ کو زم پایا۔

آپ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا میں نے اسے اپنی آستین کی طرف سے سینے تک داخل کیا آپ نے وہاں پٹی بندھی ہوئی پائی تو ارشاد فرمایا: بے شک تمہیں عذر لاحق تھا۔

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ فِي الْجَمَاعَةِ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

باب نمبر 165: دن کے وقت با جماعت نفل نماز ادا کرنا' یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

1673 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَاَشَرْتُ لَهُ اِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا، فَصَفَفْنَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عزیز ایلی --سلامہ-- عقیل --محمد بن مسلم --محمود بن ربیع انصاری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح دن چڑھنے کے بعد تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی آپ تشریف فرما ہونے سے پہلے گھر میں اندر آئے اور دریافت کیا: تم کہاں یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز ادا کروں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک کنارے کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی ہم بھی وہاں کھڑے ہوئے ہم نے صف قائم کر لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

باب نمبر 166: رمضان کے علاوہ میں رات کے وقت نفل نماز با جماعت ادا کرنا یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

1674 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ آنَا، وَآبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا يُصَلِّي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالسُّقْيَا أَوْ بِالْقَاحَةِ قَالَ: أَلَا رَجُلٌ يَنْطَلِقُ إِلَى حَوْضِ الْأَثَايَةِ فَيَمْدُرَهُ، وَيَنْزِعَ فِيهِ، وَيَنْزِعَ لَنَا فِي أَسْقِيَتِنَا حَتّٰى نَأْتِيَهُ؟ فَقُلْتُ: أَنَا رَجُلٌ، وَقَالَ جَابِرُ بْنُ صَخْرٍ: أَنَا رَجُلٌ، فَخَرَجْنَا عَلٰى أَرْجُلِنَا حَتّٰى أَتَيْنَاهَا أَصِيلًا، فَمَدَرْنَا الْحَوْضَ، وَنَزَعْنَا فِيهِ، ثُمَّ وَضَعْنَا رُءُوسَنَا حَتّٰى انْبِهَارَ اللَّيْلِ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْحَوْضِ، فَجَعَلَتْ نَاقَتُهُ تُنَازِعُهُ عَلَى الْحَوْضِ، وَجَعَلَ يُنَازِعُهَا زِمَامَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنَانِ ثُمَّ أَشْرَعُ؟ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: نَعَمْ بِأَبِينَا أَنْتَ وَأُمِّنَا، فَأَرْخَى لَهَا، فَشَرِبَتْ حَتّٰى ثَمِلَتْ، ثُمَّ قَالَ لَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: فَدَنَا حَتّٰى أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِالْعَرْجِ، فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَتَوَضَّأَ، فَالْتَحَفَ بِإِزَارِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ، فَقَامَ عَنْ يَسَارِهِ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِخْبَارُ ابْنِ عَبَّاسٍ -: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ - مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- یحییٰ بن بکیر -- لیث -- خالد بن یزید -- سعید ابن ابوہلال -- عمرو بن ابوسعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن تھے۔

ہم نے ان کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے پایا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ جس میں وہ یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے' یہاں تک کہ جب ہم لوگ ''سقیا'' یا ''قاحہ'' کے مقام پر پہنچے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص ہے' جو حوض ''اثایہ'' تک جائے اور پھر اس کی لپائی کر دے اور پھر اس میں اتر کر ہمارے لئے برتنوں میں پانی رکھ دے' یہاں تک کہ ہم اس تک پہنچ جائیں۔

تو میں نے کہا: میں ایسا کر دوں گا۔

جابر بن صخر بولے: میں ایسا کر دوں گا ہم لوگ پیدل ہی روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم شام کے وقت وہاں پہنچ گئے۔

ہم نے اس حوض کی لپائی کی۔ ہم اس میں اترے' پھر ہم نے سر رکھا (اور سو گئے)' یہاں تک کہ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو ایک شخص آیا اور حوض کے پاس ٹھہر گیا۔

اس کی اونٹنی حوض کے حوالے سے اس سے جھگڑا کرنے لگی اور وہ شخص اس کی لگام کو کھینچنے لگا۔

تو اس نے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس بات کی اجازت دو گے کہ میں (اسے پانی پلانا شروع کروں)

(راوی کہتے ہیں:) وہ نبی اکرم ﷺ تھے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔
ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کی لگام کو ڈھیلا کیا اس اونٹنی نے اسے پی لیا یہاں تک وہ سیر ہو گئی۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ہمیں بتایا۔
پھر آپ قریب ہوئے' یہاں تک کہ آپ نے وادی بطحا میں اپنی اونٹنی کو بٹھایا وہ بطحا جو "عرج" کے مقام پر ہے پھر آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی بہایا آپ نے وضو کیا' پھر آپ نے اپنے ازار کو التحاف کے طور پر لپیٹ لیا۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا' ایک اور صاحب آئے اور آپ کے بائیں طرف کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نماز پڑھانے کے لئے آگے ہو گئے۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں تیرہ رکعات وتر سمیت ادا کیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے: میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔
یہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ جَمَاعَةً فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ

باب نمبر 167: رمضان کے علاوہ میں' وتر باجماعت ادا کرنا

1675 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ
متنِ حدیث: اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ، حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا، فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِي، وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. هٰذَا حَدِيْثُ الرَّبِيعِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- امام شافعی -- امام مالک (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- امام مالک -- مخرمہ بن سلیمان -- کریب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انہوں نے اُمّ المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی جوان کی خالہ بھی تھیں۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں بستر پر چوڑائی کی سمت میں لیٹ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' یہاں تک کہ جب نصف رات ہوئی تو اس کے کچھ دیر پہلے یا اس سے کچھ دیر بعد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ بیٹھ کر اپنا دست مبارک اپنے چہرے پر پھیرنے لگے' پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے آپ نے اس میں سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں آپ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا آپ نے میرے دائیں کان کو پکڑ کر اسے ملا پھر آپ نے دو رکعات نماز ادا کی۔

پھر آپ نے دو مختصر رکعات ادا کیں پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا کی۔

روایت کے یہ الفاظ ربیع نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

جُمَّاعُ اَبْوَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

ابواب کا مجموعہ خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا

بَابُ اِمَامَةِ الْمَرْاَةِ النِّسَاءَ فِي الْفَرِيْضَةِ

باب نمبر **168**: فرض نماز میں خاتون کا خواتین کی امامت کرنا

1676 - سندِ حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ لَيْلٰى بِنْتِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهَا، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: انْطَلِقُوا بِنَا نَزُوْرُ الشَّهِيدَةَ، وَاَذِنَ لَهَا اَنْ تُؤَذِّنَ لَهَا، وَاَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرِيْضَةِ، وَكَانَتْ قَدْ جَمَعَتِ الْقُرْآنَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی -- عبداللہ بن داؤد -- ولید بن جمیع -- لیلیٰ بنت مالک -- اپنے والد اور عبدالرحمٰن بن خلاد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''تم لوگ ہمارے ساتھ چلو تا کہ ہم ایک شہید خاتون سے مل کر آئیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو یہ اجازت دی تھی کہ اس کے لئے اذان دی جائے اور وہ اپنے گھر کی (خواتین) کی فرض نماز میں امامت کیا کرے اس خاتون کو پورا قرآن یاد تھا۔

بَابُ الْاِذْنِ لِلنِّسَاءِ فِي اِتْيَانِ الْمَسَاجِدَ

باب نمبر **169**: خواتین کو مسجد میں آنے کی اجازت دینا

1677 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ،

1676 امام اعظم رحمہ اللہ اور صاحبین کے نزدیک جوان عورتوں کا نماز باجماعت میں شریک ہونا مطلق طور پر مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ پایا جاتا ہے۔

امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک بوڑھی عورت مغرب' عشاء اور فجر کی باجماعت نمازوں میں شریک ہو سکتی ہے۔ جبکہ صاحبین نے بوڑھی عورتوں کو تمام نمازوں کے لئے نکلنے کی اجازت دی ہے۔ کیونکہ ان کی آمد و رفت کی وجہ سے فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہوگا۔

زمانے کے فساد کی وجہ سے متاخرین کے نزدیک مفتی بہ قول یہ ہے: عورتوں کا نماز باجماعت میں حاضر ہونا مطلق طور پر مکروہ ہے' خواہ ان کی یہ حاضری جمعہ دعیدین یا وعظ و نصیحت کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔

أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا.

اختلافِ روایت: قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ سُفْيَانُ: نَرَى أَنَّهُ بِاللَّيْلِ. وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي بِاللَّيْلِ. وَقَالَ سَعِيدٌ: قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ نَافِعٌ: بِاللَّيْلِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: قَالَ سُفْيَانُ رَجُلٌ - فَحَدَّثْنَاهُ، عَنْ نَافِعٍ: إِنَّمَا هُوَ بِاللَّيْلِ

❋❋ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- زہری (یہاں تحویل سند ہے) --علی بن خشرم-- ابن عیینہ (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم اور سعید بن عبدالرحمن-- سفیان-- ابن شہاب زہری-- سالم-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے:

''جب کسی شخص کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے''۔

علی نامی راوی کہتے ہیں: سفیان کہتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے یہ حکم رات کے بارے میں ہے۔

عبدالجبار نامی راوی کہتے ہیں: سفیان یہ کہتے ہیں: یعنی یہ حکم رات کے بارے میں ہے۔

سعید نامی راوی کہتے ہیں: سفیان یہ کہتے ہیں: نافع یہ کہتے ہیں: یہ حکم رات کے بارے میں ہے۔

1678- وأخرجه أحمد 2/151 عن عبد الرزاق، عن معمر، وأبو داؤد "566" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، ومن طريقه أبو عوانة 2/59 عن سلمان بن حرب، عن حماد، وابن خزيمة في "صحيحه" "1678" عن نصر بن علي، عن أبيه، عن شعبة، كلهم عن أيوب بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1335" من طريق عبد الله بن سعيد، عن نافع، به .وأخرجه عبد الرزاق "5107" و "5122"، والشافعي في "المسند" 1/127، والحميدي "612"، وأحمد 2/7 و9 و151، والبخاري "873" في الأذان: باب استئذان المرأة زوجها بالخروج إلى المسجد، و "5238" في النكاح: باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد، ومسلم "442" "134" و "135" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة وأنها لا تخرج مطيبة، وابن ماجة "16" في المقدمة: باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والتغليظ على من عارضه، والدارمي 1/293، وأبو عوانة 2/56 و57، والبيهقي في "السنن" 3/132، وابن خزيمة "1677" من طريق الزهري، وابن أبي شيبة 2/383، وأحمد 2/143 و156، والبخاري "865" في الأذان: باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس، ومسلم "442" "137"، وأبو عوانة 2/58، 59، والبيهقي 3/132، والبغوي في "شرح السنة" "862" من طريق حنظلة بن أبي سفيان، كلاهما عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/76، 77، وأبو داؤد "567" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، وابن خزيمة "1684"، والبيهقي 3/131، والبغوي "864" من طرق عن العوام بن حوشب، عن حبيب بن أبي ثابت، عن ابن عمر، وزاد في آخره: "وبيوتهن خير لهن" .وأخرجه الطيالسي "1903"، ومن طريقه أبو عوانة 2/58 عن هشام الدستوائي، عن عمرو بن دينار، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/90، وأبو عوانة 2/58، ومسلم "442" "140"، من طريق بلال بن عبد الله بن عمر، عن أبيه .وأخرجه الطبراني "13255" من طريق محمد بن علي بن الحسين، عن ابن عمر .وسيورده المؤلف برقم "2209" من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به، وبرقم "2210" من طريق مجاهد، وبرقم "2213" من طريق عبيد الله بن عبد الله بن عمر، كلاهما عن ابن عمر.

یحییٰ بن حکیم یہ کہتے ہیں: سفیان یہ کہتے ہیں: ایک شخص نے یہ روایت نافع کے حوالے سے نقل کی ہے کہ یہ حکم رات کے بارے میں ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَّنْعِ النِّسَاءِ الْخُرُوْجَ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ

باب نمبر 170: خواتین کو رات کے وقت مساجد کی طرف جانے سے روکنے کی ممانعت

1678 - سندِ حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنِیْ اَبِی، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ بِاللَّيْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی -- اپنے والد -- شعبہ -- ایوب -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی خواتین کو رات کے وقت مسجد (جانے) سے نہ روکو''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِخُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ تَفِلَاتٍ

باب نمبر 171: خواتین کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ مسجد کی طرف جاتے ہوئے پراگندہ حالت میں ہوں گی

1679 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيٰى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ح وَثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ اِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- محمد بن عمرو (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوسعید اشج -- ابن ادریس -- محمد بن عمرو -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد (میں جانے) سے نہ روکو اور ان خواتین کو چاہیے کہ جب وہ نکلیں' تو آراستہ نہ ہوں''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ شُهُوْدِ الْمَرْاَةِ الْمَسْجِدَ مُتَعَطِّرَةً

باب نمبر 172: خاتون کے لیے عطر لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

1679- احمد 2/438 و475، كلاهما عن يحيى القطان، بهٰذا الإسناد . واخرجه الشافعي 1/127، وعبد الرزاق "5121"، والحميدي "978"، والبغوي "760" من طريق سفيان، وابن ابي شيبة 2/383 من طريق عبدة بن سليمان واحمد 2/528 من طريق محمد بن عبيد، وأبو داؤد "565" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، وأبو داؤد "565" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، من طريق حماد، والدارمي 1/293 من طريق يزيد بن هارون، وابن خزيمة "1679" أيضا من طريق ابن إدريس، وابن الجارود "332" من طريق عيسى بن يونس، والبيهقي 3/134 من طريق معاذ العنبري .

1680 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا.

اختلافِ روایت: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ وَقَالَ: إِنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان -- بکیر بن عبداللہ بن اشج -- بسر بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

کسی عورت نے مسجد میں آنا ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے"۔

یحییٰ بن حکیم یہ کہتے ہیں: بکیر نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ فرماتے ہوئے) سنا۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَعَطُّرِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخُرُوجِ لِيُوجَدَ رِيحُهَا وَتَسْمِيَةِ فَاعِلِهَا زَانِيَةً

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الزَّانِي قَدْ يَقَعُ عَلَى مَنْ يَفْعَلُ فِعْلًا لَا يُوجِبُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ جَلْدًا وَلَا رَجْمًا، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّشْبِيهَ الَّذِي يُوجِبُ ذٰلِكَ الْفِعْلَ إِنَّمَا يَكُونُ إِذَا اشْتَبَهَتِ الْعِلَّتَانِ لَا لِاجْتِمَاعِ الِاسْمِ، إِذِ الْمُتَعَطِّرَةُ الَّتِي تَخْرُجُ لِيُوجَدَ رِيحُهَا قَدْ سَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَانِيَةً، وَهٰذَا الْفِعْلُ لَا يُوجِبُ جَلْدًا وَلَا رَجْمًا، وَلَوْ كَانَ التَّشْبِيهُ بِكَوْنِ الِاسْمِ عَلَى الِاسْمِ، لَكَانَتِ الزَّانِيَةُ بِالتَّعَطُّرِ يَجِبُ عَلَيْهَا مَا يَجِبُ عَلَى الزَّانِيَةِ بِالْفَرْجِ، وَلٰكِنْ لَمَّا كَانَتِ الْعِلَّةُ الْمُوجِبَةُ لِلْحَدِّ فِي الزِّنَا الْوَطْءَ بِالْفَرْجِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُحْكَمَ لِمَنْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ زَانٍ، وَزَانِيَةٍ بِغَيْرِ جِمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِي الْفَرْجِ بِجَلْدٍ وَلَا رَجْمٍ

باب نمبر 173: اس بات کی شدید مذمت عورت گھر سے نکلتے وقت عطر لگالے

تاکہ اس کی خوشبو محسوس ہو، اطلاق اور ایسا کرنے والی خاتون کو زانیہ کا نام دینا۔ اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات لفظ زانی کا اطلاق ایسے شخص پر بھی ہوتا ہے۔ جو کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے کہ اس فعل کے نتیجے میں کوڑے مارنے، سنگسار کرنے کی سزا لازم نہیں آتی۔ اس بات کی دلیل کہ اس فعل کو واجب کرنے والی فعل کی تشبیہ اس وقت ہوتی ہے جب دو علتیں ایک دوسرے کے ساتھ

1680- أخرجه مسلم "443" "142" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، والبيهقي 3/133، والطبراني 24/ "720" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، وأبو عوانة 2/59 عن يزيد بن سنان، وأحمد 6/363، ثلاثتهم عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 24/ "718" و "719"، والبيهقي 3/133 من طرق عن محمد بن عجلان، به.

مشابہت رکھتی ہوں۔ اس وقت نہیں ہوتی جب دو نام اکٹھے ہو جائیں اس کی وجہ یہ ہے: گھر سے نکلنے والی ایسی عورت جس نے عطر لگایا ہو کہ اس کی خوشبو محسوس ہوتی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے زانیہ کا نام دیا ہے۔ اب وہ فعل کوڑے یا سنگسار کرنے کی سزا کو لازم نہیں کرتا' اگر یہ تشبیہ ایک اسم کو دوسری اسم کے ساتھ تشبیہ دینے کے حوالے سے ہوتی' تو عطر لگا کر زنا کرنے والی خاتون پر بھی وہی چیز لازم ہوتی ہے۔ لیکن زنا میں حد کو واجب کرنے والی علت شرمگاہ میں صحبت کرنا ہے' تو اب یہ بات جائز نہیں ہوگی کہ جس پر شرم گاہ میں صحبت کیے بغیر زنا کرنے والے مرد یا زنا کرنے والی عورت کے نام کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں کوڑوں سے مارنے یا سنگسار کرنے کی سزا کا فیصلہ نہ دیا جائے۔

1681 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ، وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- نضر بن شمیل -- ثابت بن عمارہ حنفی -- غنیم بن قیس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو عورت عطر لگائے اور پھر کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے' تاکہ وہ لوگ اس کی خوشبو کو محسوس کریں' تو وہ عورت زنا کرنے والی شمار ہوگی اور (اسے دیکھنے والی) ہر آنکھ زنا کرنے والی شمار ہوگی''۔

بَابُ اِيجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُتَطَيِّبَةِ لِلْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَنَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاتِهَا اِنْ صَلَّتْ قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ

باب نمبر 174: مسجد کی طرف جانے کے لیے (گھر سے) نکلتے وقت خوشبو لگانے والی خاتون پر اسے دھونا لازم ہے' اگر وہ اسے دھونے سے پہلے نماز ادا کر لیتی ہے' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی

1682 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، نَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، يَعْنِي الْبَيْرُوتِيَّ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَرَّتْ بِاَبِیْ هُرَيْرَةَ امْرَاَةٌ وَّرِيحُهَا تَعْصِفُ، فَقَالَ لَهَا: اِلٰى اَيْنَ تُرِيدِيْنَ يَا اَمَةَ الْجَبَّارِ؟ قَالَتْ: اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ: تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَارْجِعِيْ فَاغْتَسِلِي، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ امْرَاَةٍ صَلَاةً خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرِيحُهَا تَعْصِفُ حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوزہیر عبدالمجید بن ابراہیم مصری -- عمرو بن ہاشم -- بیروتی -- اوزاعی -- موسیٰ بن یسار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ایک خاتون حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری۔ اس سے خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! تم کہاں جا رہی ہو؟ اس نے جواب دیا: مسجد تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اسے دھولو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی نماز کو قبول نہیں کرتا جو مسجد کی طرف جاتی ہے اور اس سے خوشبو پھوٹ رہی ہوتی ہے جب تک وہ عورت واپس آ کر اسے دھو نہیں لیتی''۔

بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِي الْمَسْجِدِ

اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَاِنِّيْ لَا اَعْرِفُ السَّائِبَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ، وَّلَا اَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ هٰذَا الْخَبَرَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ، وَّلَا هَلْ سَمِعَ قَتَادَةُ خَبَرَهُ مِنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ اَمْ لَا؛ بَلْ كَاَنِّيْ لَا اَشُكُّ اَنَّ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِي الْاَحْوَصِ؛ لِاَنَّهُ اَدْخَلَ فِيْ بَعْضِ اَخْبَارِ اَبِي الْاَحْوَصِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَبِي الْاَحْوَصِ مُوَرِّقًا، وَهٰذَا الْخَبَرُ نَفْسُهُ اَدْخَلَ هَمَّامٌ وَّسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ بَيْنَهُمَا مُوَرِّقًا

باب نمبر 175: عورت کا مسجد میں نماز ادا کرنے کے مقابلے میں اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کا زیادہ بہتر ہونا

بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو کیونکہ میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سائب کے حوالے سے عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں۔ اسی طرح میں حبیب بن ابوثابت کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کے سماع سے بھی واقف نہیں ہوں اور کیا قتادہ نے یہ روایت مورق کے حوالے سے ابواحوص سے سنی ہے یا نہیں (میں اس سے بھی واقف نہیں ہوں) بلکہ مجھے تو اس طرح کا شک ہے کہ قتادہ نے یہ روایت ابواحوص سے نہیں سنی ہے کیونکہ انہوں نے بعض روایات ابواحوص سے منقول بعض روایات میں اپنے اور ابواحوص کے درمیان مورق نامی راوی کا تذکرہ کیا ہے اور اس روایت میں بھی ہمام اور سعید بن بشیر نامی راویوں نے ان دونوں راویوں کے درمیان مورق کا تذکرہ کیا ہے۔

1683 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ؟ عَنِ السَّائِبِ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- دراج ابوسمح -- سائب مولیٰ ام سلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''خواتین کے لیے نماز ادا کرنے کی سب سے بہترین جگہ گھر کی اندرونی کوٹھڑی ہے''۔

1684 - سندِحدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَزِيدَ، اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ،

فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: بَلٰى وَاللّٰهِ، لَنَمْنَعُهُنَّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَسْمَعُنِي اُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُ مَا تَقُولُ؟

اسنادِ دیگر: جَمِيعُهُمَا لَفْظًا وَّاحِدًا . وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ، ثَنَا الْعَوَّامُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِنَحْوِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد زعفرانی -- یزید بن ہارون (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن رافع -- یزید -- عوام بن حوشب -- حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''اپنی خواتین کو مسجد (میں جانے) سے نہ روکو' البتہ ان کے گھر ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے نے ان سے کہا: جی ہاں' اللہ کی قسم! ہم تو انہیں ضرور منع کریں گے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے مجھے سنا ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کر رہا ہوں اور پھر بھی تم نے یہ بات کہی ہے۔

ان دونوں راویوں کے نقل کردہ الفاظ ایک جیسے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1685 - سندِحدیث: نَا اَبُو مُوسٰى، نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ عَوْرَةٌ، فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَاَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- عمرو بن عاصم -- ہمام -- قتادہ -- مورق -- ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک عورت چھپانے کی چیز ہے' جب وہ (گھر سے باہر) نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے' اور عورت اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کی اندرونی کوٹھڑی میں ہو''۔

1686 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ، وَاِنَّهَا اِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ اِلَى وَجْهِ اللّٰهِ اَقْرَبَ مِنْهَا فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا، اَوْ كَمَا قَالَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن مقدام--معتمر--اپنے والد--قتادہ--ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ (گھر سے باہر) نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے' اور وہ اپنے گھر کی اندرونی کوٹھڑی میں' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جتنی زیادہ قریب ہوتی ہے' اتنی اور کسی جگہ پر نہیں ہوتی۔

(راوی کہتے ہیں:) یا جیسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

1687 - اسنادِ دیگر: نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ يَعْنِى الدِّمَشْقِيَّ، ثَنَا سَعْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ.

توضیح مصنف: وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاِنَّمَا قُلْتُ: وَلَا، هَلْ سَمِعَ قَتَادَةُ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ لِرِوَايَةِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ؛ لِاَنَّهُ اَسْقَطَ مُوَرِّقًا مِنَ الْاِسْنَادِ، وَهَمَّامٌ وَّسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ اَدْخَلَا فِى الْاِسْنَادِ مُوَرِّقًا، وَاِنَّمَا شَكَكْتُ اَيْضًا فِيْ صِحَّتِهِ لِاَنِّيْ لَا اَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ قَتَادَةَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُوَرِّقٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--محمد بن عثمان دمشقی--سعد بن بشیر--قتادہ--مورق--ابواحوص--حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں یہ کہتا ہوں کیا قتادہ نے یہ روایت ابواحوص سے سنی ہے۔ اس کی وجہ سلیمان تیمی کی نقل کردہ یہ روایت ہے' جو انہوں نے قتادہ کے حوالے سے ابواحوص سے نقل کی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: انہوں نے اس کی سند میں مورق نامی راوی کو ساقط کر دیا ہے' جبکہ ہمام اور سعید بن بشیر نامی راوی نے اس کی سند میں مورق نامی راوی کو شامل کیا ہے۔

تو مجھے اس روایت کے مستند ہونے میں شک ہے' کیونکہ مجھے اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ قتادہ نے یہ روایت مورق سے سنی ہے؟

بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا اِنْ كَانَ قَتَادَةُ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُوَرِّقٍ

باب نمبر **176**: عورت کا گھر کے بیرونی حصے میں نماز ادا کرنے کی بجائے اندرونی حصے میں نماز ادا کرنے کا بہتر ہونا' بشرطیکہ قتادہ نے یہ روایت مورق سے سنی ہو

1688 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَعْظَمُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عمرو بن عاصم -- ہمام -- قتادہ -- مورق عجلی -- ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا' اس کے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ (یعنی زیادہ اجر و ثواب) کا باعث ہے''۔

بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي حُجْرَتِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي دَارِهَا

وَصَلَاتِهَا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْدِلُ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَاجِدِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، أَرَادَ بِهِ صَلَاةَ الرِّجَالِ دُونَ صَلَاةِ النِّسَاءِ

باب نمبر 177: عورت کے صحن میں نماز ادا کرنے کے مقابلے میں حجرے میں نماز ادا کرنے کا زیادہ ثواب ہوگا

اور عورت کا اپنے محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہونا' اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مسجد میں ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے' اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے''۔

اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مردوں کا نماز ادا کرنا ہے۔ خواتین کا نماز ادا کرنا مراد نہیں ہے۔

1689 - سندِحدیث: نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ، امْرَأَةِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

متنِ حدیث: أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي، فَأَمَرَتْ، فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ، فَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- داؤد بن قیس کے حوالے سے نقل

1689- وأخرجه ابن أبي شيبة 2/384-385، والطبراني 25/ "356"، والبيهقي 3/132-133 من طريقين عن عبد الحميد بن المنذر بن حميد الساعدي، عن أبيه، عن جدته أم حميد.

کرتے ہیں: عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ پتہ ہے کہ تم میری اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہو اور تمہارا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا تمہارے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنا تمہارے صحن میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارا تمہارے صحن میں نماز ادا کرنا اپنے محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) تو اس خاتون نے ہدایت کی تو اس کے لئے گھر کے سب سے آخری کونے اور تاریک حصے میں مسجد (یعنی نماز کی جگہ) بنادی گئی تو وہ خاتون اسی جگہ پر نماز ادا کرتی رہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئیں۔

بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْاَةِ فِي مَخْدَعِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا

باب نمبر 178: عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کے مقابلے میں اندرونی کوٹھری میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے

1690 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ الْمَرْاَةِ فِي مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- عمرو بن عاصم -- ہمام -- قتادہ -- مورق -- ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کا کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا اس کے گھر میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور اس کا گھر کے اندر نماز ادا کرنا اس کے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْاَةِ فِي اَشَدِّ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً

باب نمبر 179: عورت کا اپنے گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصہ میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے

1691 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيهَا الْمَرْاَةُ اِلَى اللّٰهِ فِي اَشَدِّ مَكَانٍ فِي بَيْتِهَا ظُلْمَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- محمد بن عیسیٰ -- ابومعاویہ -- ابراہیم ہجری -- ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت جونماز ادا کرتی ہے اللہ کے نزدیک اس میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کی جائے''۔

1692 - وَرَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَفِي الْقَلْبِ مِنْهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِنَّ اَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيهَا الْمَرْاَةُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ تُصَلِّيَ فِيْ اَشَدِّ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً.

حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عورت جونماز ادا کرتی ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کرے''۔

یہ روایت علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرَةِ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ صُفُوفَهُنَّ اِذَا كَانَتْ مُتَبَاعِدَةً عَنْ صُفُوفِ الرِّجَالِ كَانَتْ اَفْضَلَ

باب نمبر 180: خواتین کی پیچھے والی صفوں کا ان کی آگے والی صفوں پر فضیلت رکھنا اور اس بات کی دلیل کہ اگر ان خواتین کی صفیں مردوں کی صفوں سے دور ہوں' تو افضل ہے

1693 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا، وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز -- علاء بن عبدالرحمٰن -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کی سب سے بہتر صف ان کی پہلی صف ہوتی ہے' اور سب سے کم بہتر آخری ہوتی ہے' اور خواتین کی سب سے بہتر صف آخری ہوتی ہے' اور سب سے کم بہتر پہلی ہوتی ہے''۔

بَابُ اَمْرِ النِّسَاءِ بِخَفْضِ اَبْصَارِهِنَّ إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ إِذَا خِفْنَ رُؤْيَةَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ اَمَامَهُنَّ

باب نمبر **181**: خواتین کو نگاہیں جھکا کر رکھنے کا حکم ہے جب وہ مردوں کے ساتھ نماز ادا کرتی ہیں۔ یہ حکم اس وقت ہے جب مرد خواتین کے آگے سجدے میں جائیں تو مردوں کی شرم گاہ نظر آنے کا اندیشہ ہو

1693 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاحْفَظُوا اَبْصَارَكُنَّ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ ضِيقِ الْاُزُرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنی--ضحاک بن مخلد--سفیان--عبداللہ بن ابوبکر--سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے خواتین! جب مرد سجدے میں جائیں تو تم اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوبکر سے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ (مردوں کے تہبند چھوٹے ہوتے تھے)

1694 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، بِمِثْلِهِ،

اختلافِ روایت: وَقَالَ: فَاحْفَظُوا اَبْصَارَكُمْ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تو مردوں کی شرمگاہوں کے حوالے سے تم اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو''۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ النِّسَاءِ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ، إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ قَبْلَ اسْتِوَاءِ الرِّجَالِ جُلُوْسًا، إِذَا ضَاقَتْ اُزُرِهِمْ، فَخِيفَ اَنْ يَّرَى النِّسَاءُ عَوْرَاتِهِمْ

باب نمبر **182**: خواتین کے لیے مردوں کے سیدھے ہو کر بیٹھنے سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے کی ممانعت جبکہ وہ مردوں کے ہمراہ نماز ادا کر رہی ہوں اور جبکہ مردوں کے تہبند چھوٹے ہوں اور اس بات کا اندیشہ ہو کہ خواتین ان کی شرم گاہ دیکھ لیں گی

1695 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ

اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّ النِّسَاءُ يُؤْمَرْنَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ حَتّٰى يَاْخُذَ الرِّجَالُ مَقَاعِدَهُمْ مِنْ قَبَاحَةِ الثِّيَابِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ خَرَّجْتُهُ فِیْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ فِیْ اَبْوَابِ اللِّبَاسِ فِی الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ -- بشر ابن مفضل -- عبدالرحمٰن ابن اسحاق -- ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کو نماز کے بارے میں یہ ہدایت کی جاتی تھی کہ وہ اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہیں جاتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ (مردوں کے) کپڑے چھوٹے ہوتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثوری نے ابوحازم کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے میں نے وہ ''کتاب الکبیر'' میں نماز میں لباس سے متعلق ابواب میں نقل کر دی ہے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِیْ قِيَامِ الْمَاْمُوْمِ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ اِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ

اِذَا اَرَادَ النَّظَرَ اِلَيْهِنَّ، اَوْ اِلٰى بَعْضِهِنَّ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُصَلِّيَ اِذَا نَظَرَ اِلٰى مَنْ خَلْفَهُ مِنَ النِّسَاءِ لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ صَلَاتَهُ

باب نمبر **183**: مقتدی کے آخری صف میں کھڑے ہونے کی مذمت

جبکہ اس سے پیچھے خواتین ہوں اور اس مقتدی کا ارادہ یہ ہو کہ وہ خواتین کی طرف یا ان میں سے کسی ایک کی طرف دیکھے گا' اور اس بات کی دلیل جب نمازی شخص اپنے پیچھے موجود خواتین کی طرف دیکھتا ہے' تو اس فعل سے اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔

1696 - سندِ حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، اَخْبَرَنَا نُوحٌ يَعْنِی ابْنَ قَيْسٍ الْحُدَّانِيَّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَتْ تُصَلِّیْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ، فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا، وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَاِذَا

1695- والطبرانی "5763" من طريق مسدد، كلاهما عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد وأخرجه ابن ابی شيبة 2/53، 54، واحمد 3/433 و 5/331، والبخاری "362" فی الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقا، و "814" فی الأذان: باب عقد الثياب وشدها، و "1215" فی العمل فی الصلاة: باب إذا قيل للمصلی: تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس، ومسلم "441" فی الصلاة: باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتی يرفع الرجال، وأبو داوٗد "630" فی الصلاة: باب الرجل يعقد الثوب فی قفاه ثم يصلی، والنسائی 2/70 فی القبلة: باب الصلاة فی الإزار، وابو عوانة 2/60، 61، والبيهقی 2/241 من طرق عن سفيان، عن ابی حازم،

رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبِطِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَانِهَا (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِينَ) (الحجر 24)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی جہضمی -- نوح ابن قیس حدانی -- عمرو بن مالک -- ابوجوزاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک انتہائی خوبصورت خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھی۔ کچھ لوگ پہلی صف میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے' تاکہ اسے نہ دیکھ سکیں اور کچھ لوگ پچھلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے' تاکہ وہ رکوع میں جائیں' تو بغل کے نیچے سے اسے دیکھ لیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس خاتون کے بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں اور پیچھے ہونے والوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں''۔

1697 - اسنادِ دیگر: نَا اَبُو مُوسٰى، نا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنَى، ناه الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا نُوحٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، بِنَحْوِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّهْيَ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ الْمَسَاجِدَ كَانَ اِذْ كُنَّ لَا يُخَافُ فَسَادُهُنَّ فِي الْخُرُوجِ اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَظَنٌّ لَا بِيَقِينٍ

باب نمبر 184: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: خواتین کو مسجد میں جانے سے روکنے کی ممانعت

کا حکم اس وقت ہے' جب ان کے مسجد جانے میں کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو اور یہ گمان کے حوالے سے ہے' یقین کے حوالے سے نہیں ہے۔

1698 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، ح وَثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا، عَنْ يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ:

متنِ حدیث: لَوْ رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيلَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ اَوَ مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ. وَقَالَ اَحْمَدُ فِي حَدِيثِهِ: قُلْتُ لِعَمْرَةَ: وَمُنِعَ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن یزید (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان ان دونوں -- یحییٰ (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عمرہ بیان کرتی ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز ملاحظہ فرما لیتے جو آپ کے بعد خواتین نے اختیار کرلی ہے تو آپ انہیں مسجد میں آنے سے منع کردیتے جس طرح بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کردیا گیا تھا۔

(راوی خاتون کہتی ہیں:) میں نے دریافت کیا: اس کا کیا مطلب ہے کیا بنی اسرائیل کی خواتین کو بھی منع کردیا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں۔

احمد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

میں نے عمرہ نامی خاتون سے یہ دریافت کیا: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو بھی منع کردیا گیا تھا؟

بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ اَحْدَاثِ نِسَاءِ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ مُنِعْنَ الْمَسَاجِدَ

باب نمبر 185: بنی اسرائیل کی خواتین کی بعض خرابیوں کا تذکرہ جن کی وجہ سے انہیں مسجد میں جانے سے روک دیا گیا

1699 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ الْإِيَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدُّنْيَا فَقَالَ: اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَاتَّقُوهَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، ثُمَّ ذَكَرَ نِسْوَةً ثَلَاثًا مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ: امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ تُعْرَفَانِ، وَامْرَاَةً قَصِيرَةً لَا تُعْرَفُ، فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَصَاغَتْ خَاتَمًا، فَحَشَتْهُ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيبِ الْمِسْكِ، وَجَعَلَتْ لَهٗ غُلُقًا، فَاِذَا مَرَّتِ الْمَسْجِدَ اَوْ بِالْمَلَاِ قَالَتْ بِهٖ فَفَتَحَتْهُ، فَفَاحَ رِيحُهُ قَالَ الْمُسْتَمِرُّ بِخِنْصَرِهِ الْيُسْرٰى، فَاَشْخَصَهَا دُوْنَ اَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ شَيْئًا، وَقَبَضَ الثَّلَاثَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--عبدالصمد بن عبدالوارث--مستمر بن ریان الایادی--ابونضرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے تو تم اس سے بچو اور خواتین سے بچو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی تین خواتین کا ذکر کیا۔ ان میں سے دو عورتیں لمبی تھیں جو پہچانی جاتی تھیں اور ایک عورت چھوٹے قد کی تھی جو پہچانی نہیں جاتی تھی تو اس نے لکڑی کے جوتے بنوائے اور ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے عمدہ خوشبو مشک کے ساتھ بھر دیا۔ اس نے اس پر ایک غلاف لگا دیا جب وہ مسجد کے پاس سے گزرتی 'یا لوگوں کے پاس سے گزرتی' تو اس انگوٹھی کو کھول دیتی تھی جس کی وجہ سے اس کی خوشبو پھیل جاتی تھی۔

معتمر نامی راوی نے اپنے بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا پھر انہوں نے اس انگلی کو باقی انگلیوں سے کچھ نمایاں کردیا اور باقی تین کو بند کردیا۔

1700 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ،

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ اِذَا رَاَى النِّسَاءَ قَالَ: اَخِّرُوهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللّٰهُ، وَقَالَ: اِنَّهُنَّ مَعَ بَنِي اِسْرَائِيلَ يَصُفُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ، كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَ فَتَطَالُ لِخَلِيلِهَا، فَسُلِّطَتْ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِدُ. وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا رَآهُنَّ قَالَ: اَخِّرُوهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللّٰهُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَلْخَبَرُ مَوْقُوْفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--اعمش--عمارہ ابن عمیر--عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب خواتین کو دیکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے: انہیں پیچھے رکھو جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں رکھا ہے۔

وہ یہ بیان کیا کرتے تھے: بنی اسرائیل کی خواتین مردوں کے ساتھ صف میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

تو بعض اوقات کوئی عورت ایک قالب پہن لیتی تھی' تا کہ اپنی ساتھی سے لمبی نظر آئے' تو ان خواتین پر حیض کو مسلط کردیا گیا اور ان کے لئے مسجد میں آنا حرام قرار دیدیا گیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب خواتین کو دیکھتے تھے' تو یہ فرماتے تھے انہیں پیچھے رکھو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیچھے رکھا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''موقوف'' ہے یہ ''مسند'' نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اِمَامَةِ الْمَمَالِيكِ الْاَحْرَارَ اِذَا كَانَ الْمَمَالِيكُ اَقْرَاَ مِنَ الْاَحْرَارِ

باب نمبر 186: غلام لوگ آزاد لوگوں کی امامت کر سکتے ہیں

لیکن جبکہ غلام آزاد لوگوں کے مقابلے میں قرآن کے زیادہ عالم ہوں

1701 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ اَمَّهُمْ اَحَدُهُمْ، وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ وَخَبَرِ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، وَخَبَرِ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ، دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْعَبِيدَ اِذَا كَانُوا اَقْرَاَ مِنَ الْاَحْرَارِ كَانُوا اَحَقَّ بِالْاِمَامَةِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَثْنِ فِي الْخَبَرِ حُرًّا دُوْنَ مَمْلُوكٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- سالم بن نوح-- جریری-- ابونضرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب تین آدمی اکٹھے ہوں' تو ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کرے اور ان میں سے امامت کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہے' جو قرأت کا زیادہ عالم ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس روایت میں اور قتادہ کی ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اور اولیس نامی راوی کی حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب کوئی غلام آزاد لوگوں کے مقابلے میں قرآن کا زیادہ عالم ہو' تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم میں کوئی استثناء نہیں کیا ہے کہ یہ حکم غلام کی بجائے صرف آزاد لوگوں کے لئے ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْأَسْفَارِ

باب نمبر 187: سفر کے دوران باجماعت نماز ادا کرنا

1702 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاق يُحَدِّثُ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَكْثَرَ مَا كُنَّا وَآمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--محمد ابن جعفر--شعبہ-- ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعات پڑھائی تھیں حالانکہ ہماری تعداد اس وقت سب سے زیادہ تھی اور ہم اس وقت سب سے زیادہ محفوظ حالت میں تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

باب نمبر 188: نماز کا وقت گزر جانے کے بعد باجماعت نماز ادا کرنا

1703 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، وَعُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ قَالَا: ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِهَوِيٍّ مِنَ اللَّيْلِ، حَتّٰى كُفِينَا، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا) (الأحزاب: 25) فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِلَالًا، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ كَاَحْسَنِ مَا كَانَ يُصَلِّيهَا، ثُمَّ اَقَامَ، فَصَلَّى الْعَصْرَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اَقَامَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اَقَامَ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ كَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ صَلَاةُ الْخَوْفِ (فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: 239)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ اِمَامَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لَيْلَةَ نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، وَهُوَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ ابن سعید اور عثمان ابن عمر -- ابن ابوذئب -- سعید بن ابوسعد -- عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

غزوہ خندق کے موقع پر ہمیں نماز ادا کرنے کا موقع نہیں مل سکا' یہاں تک کہ مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گزر گیا تو ہماری کفایت ہوئی (یعنی دشمن کی طرف سے اطمینان ہوا) اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جنگ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کی مدد کے لئے کافی ہے' اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز یوں ادا کی جیسے آپ اسے (عام اوقات میں) اچھے طریقے سے ادا کرتے تھے' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح عصر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح عشاء کی نماز ادا کی۔ یہ نماز خوف کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تو تم پیدل حالت میں' یا سواری پر (رہتے ہوئے) نماز خوف ادا کرو''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس رات لوگ سورج نکلنے تک سوئے رہ گئے تھے (اس سے اگلے دن) سورج نکلنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی نماز کی امامت کے بارے میں روایت میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔

یہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ

باب نمبر 189: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ جماعت کے ساتھ ادا کرنا

1704 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

متنِ حدیث: اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ، خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ: فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک -- ابوزبیر -- مکی -- ابوطفیل عامر بن واثلہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ لوگ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر' جبکہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے رہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مؤخر کیا' پھر آپ روانہ ہوئے' پھر آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔

پھر آپ اندر تشریف لے گئے' پھر باہر تشریف لائے' تو آپ نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ بِالْكَلَامِ أَوِ الْخُرُوْجِ

باب نمبر 190: فرض اور نفل نماز کے دوران کلام یا خروج کے ذریعے فصل کرنے کا حکم ہونا

1705 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، ح وَثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ:

متنِ حدیث: أَرْسَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَسْأَلُهُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ أُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ، إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَمَرَ بِذٰلِكَ أَلَّا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ هٰذَا ثِقَةٌ، وَالْآخَرُ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، تَكَلَّمَ أَصْحَابُنَا فِي حَدِيثِهِ لِسُوءِ حِفْظِهِ، قَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْهُمَا جَمِيعًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالرحمٰن بن بشر -- حجاج بن محمد -- ابن جریج -- عمر بن عطاء -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- عمر بن عطاء بن ابوخوار (یہاں تحویلِ سند ہے) -- علی بن سہل رملی -- ولید -- ابن جریج -- عمر بن عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نافع بن جبیر نے مجھے سائب بن یزید کے پاس بھیجا' تاکہ میں ان سے دریافت کروں میں نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا: جی ہاں میں نے مقصورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کی جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو میں اٹھ کر نماز ادا کرنے لگا' تو انہوں نے مجھے پیغام بھجوایا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: جب تم جمعہ کی نماز ادا کر لو تو اس کے ساتھ کوئی اور نماز نہ ملاؤ۔ ماسوائے اس صورت کے کہ تم (مسجد سے) باہر چلے جاؤ یا بات چیت کر لو۔ پھر تم کوئی (دوسری

نماز ساتھ ملا سکتے ہو)

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

ابن رافع اور عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا کہ ایک نماز کو دوسری نماز کے ساتھ نہ ملایا جائے جب تک تم (اپنی جگہ) سے باہر نہیں چلے جاتے یا کوئی بات چیت نہیں کر لیتے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر بن عطاء بن ابوخوار نامی راوی یہ راوی ثقہ ہے اور دوسرا راوی عمر بن عطاء ہے اس کی نقل کردہ روایات کے بارے میں اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے ہمارے محدثین نے کلام کیا ہے۔ ابن جریج نے ان دونوں راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَالذِّكْرِ عِنْدَ قَضَاءِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

باب نمبر 191: جب امام نماز مکمل کرے تو بلند آواز میں تکبیر کہنا اور ذکر کرنا

1706 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، نا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- عمرو ابن دینار-- ابومعبد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو تکبیر (کی آواز) کے ذریعے جان لیتا تھا۔

1707 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن مہدی-- عبدالرزاق-- ابن جریج-- عمرو بن دینار-- ابومعبد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جب فرض نماز ہو جاتی تھی تو بلند آواز میں ذکر کیا جاتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ جب میں اسے سنتا تھا تو مجھے پتہ چل جاتا تھا کہ ان لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔

بَابُ نِيَّةِ الْمُصَلِّيْ بِالسَّلَامِ مِنْ عَنْ يَّمِينِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّسَارِهِ

باب نمبر 192: نمازی جب دائیں طرف سلام پھیرے تو دائیں طرف موجود افراد کی نیت کرے اور جب بائیں طرف سلام پھیرے تو بائیں طرف موجود افراد کو سلام کرنے کی نیت کرے

1708 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَارَ أَحَدُنَا إِلَى أَخِيهِ بِيَدِهِ، عَنْ يَّمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَفْعَلُ هٰذَا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ - أَوْ - أَلَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا؟ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ --وکیع --مسعر --عبیداللہ بن قبطیہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ

پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو ایک شخص اپنے بھائی کی طرف اپنے ہاتھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف اشارہ کیا کرتا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ کوئی شخص اس طرح کا عمل کرتا ہے جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دم ہو۔ (یعنی ان کی دموں کی طرح ہاتھ ہلاتا ہے) تمہارے لیے یہ کافی ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) کہ کیا کسی شخص کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کہے: (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنے دائیں زانوں پر رکھا اور اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا' پھر وہ اپنے دائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کرے' اور اپنے بائیں طرف موجود بھائی کو بھی سلام کرے۔

بَابُ سَلَامِ الْمَأْمُوْمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ سَلَامِ الْإِمَامِ

باب نمبر 193: جب امام سلام پھیرے' تو مقتدی بھی نماز کے سلام پھیرے

1709 - أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

متنِ حدیث: أَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فِي وَجْهِهِ، فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ أَنَّهُ

سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ ، فَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ ، قَالَ: فَشَقَّ عَلَيَّ اَنْ اَجْتَازَهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي قَدْ اَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِي ، وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ اَجْتَازَهُ ، فَوَدِدْتُ اَنَّكَ تَأْتِيْنِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مُصَلًّى اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَاَفْعَلُ ، فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ ، فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَكَ فِي بَيْتِكَ؟ ، فَاَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيهِ ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ، وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --سلیمان بن داؤد ہاشمی --ابراہیم بن سعد --ابن شہاب زہری --حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے اور انہیں وہ کلی بھی یاد ہے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کے کنوئیں سے ڈول کے ذریعے کی تھی اور ان کے چہرے پر کی تھی۔ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے یہ وہ صحابی ہیں۔ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں:

میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ جب بارش ہوتی تھی تو میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ آجاتی تھی تو یہ بات میرے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی کہ میں اسے عبور کر کے مسجد تک جاؤں تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: میری بینائی کمزور ہے اور یہ نشیبی علاقہ میرے اور میری قوم کے درمیان اس وقت رکاوٹ بن جاتا ہے جب یہاں پانی آجاتا ہے۔ اس وقت جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے لیے اسے عبور کرنا مشقت کا باعث بن جاتا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائیں۔ اور کسی جگہ پر نماز ادا کریں جسے میں اپنی نماز کے لیے مخصوص کر لوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عنقریب ایسا کروں گا۔ اگلے دن دن چڑھ جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے گھر میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اجازت پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے سے پہلے ارشاد فرمایا: تم کون سی جگہ کے بارے میں یہ پسند کرتے ہو۔ کہ میں تمہارے گھر میں تمہارے لئے (وہاں نماز ادا کروں) تو میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں میں یہ چاہتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف قائم کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیر دیا۔

بَابُ رَدِّ الْمَأْمُومِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

باب نمبر 194: نماز ختم ہونے پر جب امام سلام پھیرے تو مقتدی امام کو سلام کا جواب دے

1710 - سندِ حدیث: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيُّ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو بِشْرٍ صَاحِبُ اللُّؤْلُؤِ، ح، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَسْفَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ، نا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَيْمَانِنَا، وَأَنْ يَرُدَّ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

اختلافِ روایت: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ: وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. زَادَ إِبْرَاهِيمُ: قَالَ هَمَّامٌ: يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ابراہیم بن مستمر بصری -- عبدالاعلیٰ بن قاسم ابوبشر -- (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن یزید بن عبدالملک اسفاطی بصری -- عبدالاعلیٰ بن قاسم -- ہمام بن یحییٰ -- قتادہ -- حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم اپنے دائیں طرف سلام پھیریں اور ہم ایک دوسرے کو سلام کا جواب بھی دیں۔

محمد بن یزید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک شخص دوسرے کو سلام کرے۔

ابراہیم نامی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ہمام کہتے ہیں: یہ نماز کے بارے میں ہیں۔

1711 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَرُدَّ عَلَى أَئِمَّتِنَا السَّلَامَ، وَأَنْ نَتَحَابَّ، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا) (النساء: 86)، وَفِي خَبَرِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَلَى مَنْ عَنْ شِمَالِهِ، دِلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ يُسَلِّمُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا عَلَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ مِنَ النَّاسِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَلَى مَنْ عَنْ شِمَالِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَوْلِهِ: (وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا) (النساء: 86)، فَوَاجِبٌ عَلَى الْمَأْمُومِ رَدُّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا الْإِمَامُ سَلَّمَ عَلَى الْمَأْمُومِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- محمد بن عثمان الدمشقی -- سعید بن بشیر -- قتادہ -- حسن کے

حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی: ہم اپنے اماموں کو سلام کا جواب دیں اور ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں اور ہم ایک دوسرے کو سلام کریں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہیں سلام کیا جائے' تو تم اس سے زیادہ اچھے طریقے سے یا اسی کی مانند اس کا جواب دو''۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے: وہ شخص اپنے دائیں طرف موجود شخص کو سلام کرتا تھا' اور پھر اپنے بائیں طرف موجود شخص کو سلام کرتا تھا۔ اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ امام نماز سے فارغ ہونے کے وقت جب دائیں طرف سلام پھیرتا ہے' تو اپنے دائیں طرف موجود لوگوں کو سلام کرنے کی نیت کرے گا' اور جب اپنے بائیں طرف سلام پھیرتا ہے' تو بائیں طرف موجود لوگوں کو سلام کرنے کی نیت کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جب تمہیں سلام کیا جائے' تو تم اس سے زیادہ اچھے الفاظ کے ساتھ یا اس کی مانند (الفاظ کے ساتھ) اس کا جواب دو''۔

تو مقتدی پر یہ بات لازم ہے۔ کہ امام کو سلام کا جواب دے کیونکہ جب امام نے نماز ختم ہونے کے وقت مقتدی کو سلام کیا تھا (تو مقتدی بھی اسے جواب دے)

بَابُ اِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهٖ يُمْنَةً اِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِينِهٖ، وَيُسْرَةً اِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهٖ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ اَيْضًا اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِينِهٖ، وَالْمَأْمُومِينَ الَّذِيْنَ عَنْ يَّسَارِهٖ اِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّسَارِهٖ

باب نمبر 195: جب امام دائیں طرف سلام پھیرے' تو اپنا چہرہ دائیں طرف پھیرے

جب بائیں طرف سلام پھیرے' تو اپنا چہرہ بائیں طرف پھیرے اور اس میں' اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جب امام دائیں طرف سلام کرے گا (تو دائیں طرف موجود مقتدیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے گا) اور جب بائیں طرف سلام کرے گا' تو بائیں طرف موجود مقتدیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے گا۔

1712 - سندِ حدیث: نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِينِهٖ، وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِسْمَاعِيلُ: اَكُلَّ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهٗ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهٰذَا

فِي النِّصْفِ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عقبہ بن عبداللہ -- عبداللہ بن مبارک -- مصعب بن ثابت -- اسماعیل بن محمد -- عامر بن سعد بن ابووقاص -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

زہری کہتے ہیں۔ یہ روایت نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے طور پر نہیں سنی گئی' تو اسماعیل نامی راوی نے کہا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کی تمام احادیث سنی ہوئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: دو تہائی سنی ہوئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: نصف سنی ہوئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' تو اسماعیل بولے' تو یہ اس نصف سے تعلق رکھتی ہے۔ جنہیں ابھی آپ نے سنا نہیں ہے۔

بَابُ انْحِرَافِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُتَطَوَّعُ بَعْدَهَا

باب نمبر 196: جس نماز کے بعد نفل نماز ادا نہ کرنے ہوں' اس کے بعد امام کا اٹھ جانا

1713 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- ہشیم -- یعلی بن عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) جابر بن یزید بن اسود العامری -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حج میں شریک ہوا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے مسجد خیف میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی' اور آپ ﷺ مڑے' تو لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ تَخْيِيرِ الْإِمَامِ فِي الْانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ اَنْ يَنْصَرِفَ يُمْنَةً، اَوْ يَنْصَرِفَ يُسْرَةً

باب نمبر 197: نماز سے اٹھتے وقت امام کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ دائیں طرف سے اٹھے یا بائیں طرف سے اٹھے

1714 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نا اَبُو اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ، ح، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، نا عِيسَى، ح، وَثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ح، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ

جَمِيعًا، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثنَا بُنْدَارٌ، ثنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، ح وَثنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

متنِ حدیث: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا، لَا يَرَى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ، أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ

❀❀ --محمد بن علاء بن کریب--ابواسامہ--اعمش--عمارہ بن عمیر--(یہاں تحویل سند ہے)--علی بن خشرم--عیسیٰ--(یہاں تحویل سند ہے)--ہارون بن اسحاق--ابن فضیل--(یہاں تحویل سند ہے)--سلم بن جنادہ--وکیع--اعمش--(یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--ابن ابوعدی قال: شعبہ--سلیمان--عمارہ بن عمیر (یہاں تحویلِ سند ہے)--بشر بن خالد عسکری--محمد ابن جعفر--شعبہ--سلیمان--عمارہ--اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنی ذات کے حوالے سے شیطان کے لیے حصہ نہ رکھے۔ یعنی وہ اس بات کا قائل نہ ہو کہ اس پر یہ بات لازم ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ صرف دائیں طرف سے ہی اٹھ سکتا ہے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اوقات بائیں طرف سے اٹھتے دیکھا ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهِ بَعْدَ السَّلَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُقَابِلَهُ مَنْ قَدْ فَاتَهُ بَعْضُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فَيَكُونَ مُقَابِلَ الْإِمَامِ إِذَا قَامَ يَقْضِي

باب نمبر 198: سلام پھیرنے کے بعد امام اپنا منہ مقتدیوں کی طرف کرسکتا ہے

جبکہ اس کے مقابلے میں کوئی ایسا شخص نہ ہو' جس کا امام کی اقتداء میں نماز کا کچھ حصہ فوت ہو چکا ہو' اور پھر وہ امام کے مدمقابل کھڑا ہو کر گزرے ہوئے حصے کو ادا کر رہا ہو

1715 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--علی بن حجر--علی بن مسہر--مختار بن فلفل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو ہماری طرف رُخ کر کے بیٹھ گئے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالِانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب نمبر 199: امام سے پہلے نماز ختم کر کے اٹھنے کی ممانعت

1716 - سندِ حدیث: ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، وَثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ أَقْبَلَ إِلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ، وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ، وَلَا بِالْقُعُودِ، وَلَا بِالِانْصِرَافِ، وَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفِي، وَايْمُ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا رَأَيْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ هَارُونَ، لَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ: وَلَا بِالْقُعُودِ، وَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- علی بن حجر -- علی بن مسہر -- مختار بن فلفل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رُخ کر لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں' تم مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں نہ جاؤ یا مجھ سے پہلے قیام نہ کرو یا بیٹھو نہیں' اور نہ ہی نماز مکمل کرو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم لوگ وہ چیز دیکھ لو جو میں نے دیکھی ہے' تو تم تھوڑا ہنسا کرو' اور زیادہ رویا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ہارون نامی راوی کے ہیں۔

علی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں "اور بیٹھا نہ کرو" انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "میں اپنے آگے اور اپنے پیچھے تمہیں دیکھ لیتا ہوں"۔

بَابُ نُهُوضِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِي يُتَطَوَّعُ بَعْدَهَا سَاعَةَ يُسَلِّمُ مِنْ غَيْرِ لَبْثٍ، إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلْفَهُ نِسَاءٌ

باب نمبر 200: جس نماز کے بعد نفل نماز ادا کی جاتی ہو۔ اس سے فارغ ہونے کے فوراً بعد امام کا اٹھ جانا یعنی سلام پھیرنے کے بعد (ٹھہرے بغیر) اٹھ جانا' بشرطیکہ اس کے پیچھے خواتین موجود نہ ہوں

1717 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِي إِتْمَامٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ سَاعَةَ يُسَلِّمُ يَقُومُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَثَبَ مَكَانَهُ كَأَنَّهُ يَقُومُ عَنْ رَضْفٍ.

اختلافِ روایت: لَمْ يَذْكُرْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --سعید بن ابومریم --ابن فروخ --علی بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ --عمرو بن ربیع بن طارق --عبداللہ بن فروخ --ابن جریج --عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لیکن سب سے زیادہ مختصر نماز پڑھایا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے ساتھ ہی اٹھ جایا کرتے تھے' پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی وہ جب سلام پھیر لیتے تھے' تو اپنی جگہ تیزی سے اٹھتے تھے جیسے وہ انگارے پر بیٹھے ہوئے ہوں۔

علی بن عبدالرحمٰن نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ مختصر نماز پڑھاتے تھے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ یہ روایت صرف عبداللہ بن فروخ نے نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا كَانَ يَقُومُ سَاعَةَ يُسَلِّمُ إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلْفَهُ نِسَاءٌ، وَاسْتِحْبَابِ ثُبُوتِ الْإِمَامِ جَالِسًا إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ لِيَرْجِعَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَهُمُ الرِّجَالُ

باب نمبر 201: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب خواتین نماز ادا نہیں کر رہی ہوتی تھیں

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور جب امام کے ساتھ پیچھے خواتین بھی موجود ہوں' تو امام کے لیے بیٹھے رہنا مستحب ہے' تاکہ مردوں کے ان تک پہنچنے سے پہلے خواتین واپس جا چکی ہوں۔

1718 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ

1718– أخرجه أحمد 6/316، والبخارى "866" فى الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، والبيهقى 2/192 من طريق عثمان بن عمر، بهذا الإسناد.

بِنْتُ الْحَارِثِ،

متن حدیث: اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا، اَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ، وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى خَلْفَهُ مِنَ الرِّجَالِ، فَاِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم -- عثمان بن عمر -- یونس -- ابن شہاب زہری -- ہند بنت حارث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین فرض نماز کا سلام پھیرنے کے ساتھ ہی اٹھ جایا کرتی تھیں جبکہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مرد حضرات اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے۔ اس وقت مرد حضرات بھی اٹھا کرتے تھے۔

بَابُ تَخْفِيفِ ثُبُوتِ الْاِمَامِ بَعْدَ السَّلَامِ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ، وَتَرْكِ تَطْوِيلِهِ الْجُلُوسَ بَعْدَ السَّلَامِ

باب نمبر **202**: سلام پھیرنے کے بعد امام اتنی سی دیر کے لیے بیٹھا رہے تا کہ مردوں سے پہلے خواتین واپس چلی جائیں سلام پھیرنے کے بعد وہ زیادہ دیر نہیں بیٹھے گا

1719 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: ثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ - وَقَالَ يَحْيَى: قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ - اَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ لَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيرًا، حَتَّى يَقُومَ.

آراءِ فقہاء: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَرَى ذٰلِكَ - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ - اَنَّ ذَاكَ لِيَذْهَبَ النِّسَاءُ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: لَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم اور یحییٰ بن حکیم -- ابوداؤد -- ابراہیم بن سعد -- زہری

1719- وأخرجه النسائي 3/67 في السهو: باب جلسة الإمام بين التسليم والانصراف، عن محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3227"، ومن طريقه أحمد 6/310، وأبو داؤد "1040" في الصلاة: باب انصراف النساء قبل الرجال من الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/183 عن معمر، والشافعي في "المسند" 1/92، 93، والطيالسي "1604"، والبخاري "837" في الأذان: باب التسليم، و "849": باب مكث الإمام في مصلاه بعد التسليم، و "870": باب صلاة النساء خلف الرجال، وابن ماجة "932" في الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، وابن خزيمة في "صحيحه" "1719"، والبيهقي 2/182، 183، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري "850" باب مكث الإمام في مصلاه بعد التسليم.

---ہند بنت حارث کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے۔

زہری کہتے ہیں۔ ویسے اللہ بہتر جانتا ہے لیکن اس بارے میں ہماری رائے یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اس لئے کیا کرتے تھے تاکہ مردوں میں سے کسی کے نکلنے سے پہلے ہی خواتین چلی جائیں۔

یحییٰ بن حکیم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر ہی ٹھہرتے تھے۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ

مسند کے اختصار کا مختصر (حصہ) جو اس شرط کے مطابق ہے جس کا ذکر ہم نے کتاب کے آغاز میں کیا ہے

بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ وَالْبَيَانِ

اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَهَا عَلٰى مَنْ قَبْلَنَا مِنَ الْاُمَمِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْهَا فَهَدَى اللّٰهُ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ لَهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ) (الجمعة: 9)، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الفرض بشريطة، وقَدْ يَجِبُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ بِغَيْرِ تِلْكَ الشَّرِيْطَةِ، لِاَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَمَرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِالسَّعْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَقَدْ لَا يَقْدِرُ الْحُرُّ الْمُسْلِمُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى الْقَدَمِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى الرُّكُوبِ، وَاِتْيَانِ الْجُمُعَةِ رَاكِبًا، وَهُوَ مَالِكٌ لِمَا يُرْكَبُ مِنَ الدَّوَابِّ، وَالْفَرْضُ لَا يَزُوْلُ عَنْهُ اِذَا قَدَرَ عَلٰى اِتْيَانِ الْجُمُعَةِ رَاكِبًا، وَاِنْ كَانَ عَاجِزًا عَنْ اِتْيَانِهَا مَاشِيًا

باب نمبر 1: جمعہ کی فرضیت کا تذکرہ

اور اس بات کا بیان: اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلی قوموں پر بھی اسے فرض کیا تھا' لیکن ان لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی امت کو' جو سب سے بہترین امت ہے' جسے لوگوں کے لیے بھیجا گیا ہے' انہیں اس دن کے حوالے سے رہنمائی عطا کی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے' تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے' اگر تم علم رکھتے ہو''۔

یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں: کبھی اللہ تعالیٰ ایک فرض کو شرط کے ساتھ واجب کرتا ہے۔

حالانکہ اس شرط کے بغیر ہی وہ فرض واجب ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جمعہ کی طرف تیزی سے جانے کا ذکر کیا ہے تو بعض اوقات کوئی آزاد مسلمان شخص پیدل چلنے کی قدرت نہیں رکھتا' لیکن سواری پر جانے کی قدرت رکھتا ہے' تو وہ سوار ہو کر جمعہ کے لیے آ سکتا ہے' اور وہ اس جانور کا مالک ہوتا ہے' جس پر وہ سوار ہوتا ہے۔

تو اگر وہ شخص سوار ہو کر جمعہ کے لیے آنے کی قدرت رکھتا ہو' تو اب اس سے فرض ساقط نہیں ہوگا' اگرچہ وہ پیدل چل کر جمعہ کے لیے آنے سے عاجز ہو۔

1720 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح، وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح، وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى خَبَّرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ - يَعْنِیْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - النَّاسُ لَنَا تَبَعٌ فِيْهِ، الْيَهُوْدُ غَدًا، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ.

حدیث **1720**: جمعہ کی نماز فرض عین ہے کیونکہ اس کا حکم قطعی دلیل سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے منکر کو کافر قرار دیا جائے گا۔ یہ ایک مستقل فرض ہے اور یہ ظہر کی نماز کا بدل نہیں ہے' اس کی تاکید ظہر سے زیادہ ہے' بلکہ یہ تمام فرض نمازوں سے افضل ہے۔ اور اس کا مخصوص دن تمام دنوں سے افضل ہے۔

اس کی فرضیت کی دلیل قرآن' سنت اور اجماع ہیں۔

ارکان' شرائط اور آداب کے حوالے سے نماز جمعہ کا حکم بھی دیگر نمازوں کی مانند ہے۔ البتہ چند ایسی شرائط بھی ہیں جو نماز جمعہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

ہر عاقل' بالغ' آزاد' مقیم' غیر معذور' تندرست مرد پر جمعہ ادا کرنا واجب ہے۔

اس اعتبار سے بچے' مجنون' غلام' عورت' مسافر' بیمار' خوفزدہ' اندھے افراد پر جمعہ واجب نہیں ہوگا۔

احناف کے نزدیک جمعہ کے وجوب کے لیے بڑے شہر میں مقیم ہونا بھی شرط ہے۔ اور اس سے مراد ایسا شہر ہے' جہاں جمعہ کے دن' (تمام) مکلف افراد بڑی مساجد میں نہ سما سکیں۔

شہر کے باسیوں کی طرح' شہر سے متصل علاقوں کے رہنے والوں پر بھی جمعہ پڑھنا لازم ہے۔

اگر مسافر کسی جگہ پر پندرہ دن قیام کی نیت کر لیتا ہے' تو اس پر بھی جمعہ پڑھنا لازم ہوگا۔

جمعہ کا مخصوص وقت وہی ہے' جو ظہر کا مخصوص وقت ہے۔

احناف کے نزدیک راجح قول یہ ہے' مقتدی امام کی اقتداء میں نماز جمعہ میں' جس بھی موقع پر شریک ہو' خواہ وہ تشہد یا سجدہ سہو میں شریک ہوا ہے جمعہ مل جاتا ہے' اسے امام کی اقتداء میں جو نماز ملتی ہے' اسے ادا کرے اور جو پہلے گزر چکی ہوا سے امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرلے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

صحیح قول کے مطابق امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز جمعہ کی جماعت میں امام کے علاوہ' کم از کم تین مرد حضرات ہونے چاہئیں' خواہ وہ بیمار یا مسافر ہی کیوں نہ ہوں۔

اختلاف روایت: هٰذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِيُّ . وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ : وَاَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ الَّذِىْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ . وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِىْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ . وَفِىْ حَدِيْثِ مَالِكٍ: هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِىْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ ، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ . خَبَرُ مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابوزناد--اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا:--(یہاں تحویل سند ہے)--سعید بن عبدالرحمن مخزومی--سفیان--ابوزناد--اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ہم لوگ (دنیا میں آنے) کے حوالے سے آخری اور قیامت کے دن پہلے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی' پھر یہ دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم قرار دیا تھا' تو انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی کردی (راوی کہتے ہیں:) یعنی جمعہ کے دن کے بارے میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس دن کے حوالے سے لوگ ہمارے پیروکار ہیں اور یہودیوں کا دن کل کا (یعنی ہفتے کا ہے) اور عیسائیوں کا دن پرسوں کا (یعنی اتوار کا ہے)

روایت کے یہ الفاظ مخزومی کے نقل کردہ ہیں۔عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک یہ وہ دن ہے' جس کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا''۔

انہوں نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پھر یہ دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم قرار دیا اور انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا''۔

امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ وہ دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم قرار دیا ہے' اور انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا''۔

معمر نے ہمام بن منبہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ اَنَّ فَرْضَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْبَالِغِيْنَ دُوْنَ الْاَطْفَالِ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ نَقُوْلُ: اِنَّهُ مِنَ الْاَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّذِىْ يَجُوْزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهِ، قَدْ بَيَّنْتُهُ فِىْ عَقِبِ الْخَبَرِ

باب نمبر 2: اس بات کی دلیل کہ جمعہ بالغ لوگوں پر فرض ہے۔بچوں پر فرض نہیں ہے

یہ کلام کی اس قسم سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں: یہ ان ''معلل'' احادیث میں سے ایک ہے' جس پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔میں نے اسے حدیث کے بعد بیان کردیا ہے۔

1721 - سندِ حدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ الْمِصْرِىُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ،

حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، ح، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ حَمْزَةَ، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَیَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِیِّ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ، وَعَلٰی مَنْ رَاحَ الْجُمُعَةَ الْغُسْلُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ مِنَ اللَّفْظِ الَّذِیْ نَقُوْلُ: اِنَّ الْاَمْرَ اِذَا کَانَ لِعِلَّةٍ فَالتَّمْثِیْلُ وَالتَّشْبِیْهُ بِهٖ جَائِزٌ مَتٰی کَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً فَالْاَمْرُ وَاجِبٌ، لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا عَلَّمَ اَنَّ عَلَی الْمُحْتَلِمِ رَوَاحَ الْجُمُعَةِ، لِاَنَّ الْاِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ، فَمَتٰی کَانَ الْبُلُوْغُ وَاِنْ لَّمْ یَکُنِ احْتِلَامٌ وَکَانَ الْبُلُوْغُ بِغَیْرِ احْتِلَامٍ، فَفَرْضُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ بَالِغٍ وَاِنْ کَانَ بُلُوْغُهٗ بِغَیْرِ احْتِلَامٍ، وَلَوْ کَانَ عَلٰی غَیْرِ اَصْلِنَا وَکَانَ عَلٰی اَصْلِ مَنْ خَالَفَنَا فِی التَّشْبِیْهِ وَالتَّمْثِیْلِ، وَزَعَمَ اَنَّ الْاَمْرَ لَا یَکُوْنُ لِعِلَّةٍ، وَلَا یَکُوْنُ اِلَّا تَعَبُّدًا، لَکَانَ مَنْ بَلَغَ عِشْرِیْنَ سَنَةً وَثَلَاثِیْنَ سَنَةً وَهُوَ حُرٌّ عَاقِلٌ، فَسَمِعَ الْاَذَانَ لِلْجُمُعَةِ فِی الْمِصْرِ اَوْ هُوَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ لَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ اِنْ لَّمْ یَکُنِ احْتَلَمَ، لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ اَنَّ رَوَاحَ الْجُمُعَةِ عَلَی الْمُحْتَلِمِ، وَقَدْ یَعِیْشُ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ السِّنِیْنَ الْکَثِیْرَةَ فَلَا یَحْتَلِمُ اَبَدًا، وَهٰذَا کَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ) (النور: 59)، فَاِنَّمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْاِسْتِئْذَانِ مَنْ قَدْ بَلَغَ الْحُلُمَ، اِذِ الْحُلُمُ بُلُوْغٌ، وَلَوْ لَمْ یَجُزِ الْحُکْمُ بِالتَّشْبِیْهِ وَالنَّظِیْرِ کَانَ مَنْ بَلَغَ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً وَلَمْ یَحْتَلِمْ لَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ الْاِسْتِئْذَانُ، وَهٰذَا کَخَبَرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، قَالَ فِی الْخَبَرِ: وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَحْتَلِمَ، وَمَنْ لَّمْ یَحْتَلِمْ وَبَلَغَ مِنَ السِّنِّ مَا یَکُوْنُ اِدْرَاکًا مِّنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ فَالْقَلَمُ عَنْهُ غَیْرُ مَرْفُوْعٍ، اِذِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: حَتّٰی یَحْتَلِمَ: اَنَّ الْاِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ، فَمَتٰی کَانَ الْبُلُوْغُ - وَاِنْ کَانَ بِغَیْرِ احْتِلَامٍ - فَالْحُکْمُ عَلَیْهِ، وَالْقَلَمُ جَارٍ عَلَیْهِ، کَمَا یَکُوْنُ بَعْدَ الْاِحْتِلَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--زکریا بن یحییٰ بن ابان مصری--یحییٰ بن بکیر--مفضل بن فضالہ--عیاش بن عباس--(یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن علی بن حمزہ--یزید بن خالد ابن موہب--مفضل بن فضالہ--عیاش بن عباس قتبانی--بکیر بن عبداللہ بن اشج--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ہر بالغ شخص پر جمعہ کے لیے جانا لازم ہے اور جو شخص جمعہ کے لیے جائے اس پر غسل لازم ہے''۔

روایت کے یہ الفاظ ''ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا لازم ہے'' یہ ان الفاظ میں سے ہیں' جن کے بارے ہم یہ کہتے ہیں: جب کوئی حکم کسی علت کی وجہ سے ہو' تو اس کے ذریعے مثال اور تشبیہ دینا جائز ہوتا ہے جب تک وہ علت موجود رہے' وہ حکم واجب ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: جمعہ کے لئے جانا محتلم پر لازم ہے' تو یہاں احتلام سے مراد بلوغت ہے' تو جب بھی

بلوغت موجود ہو اگر چہ وہ احتلام کے بغیر ہی ہو کیونکہ احتلام کے بغیر بھی بلوغت ہوتی ہے تو جمعہ کے فرض کی ادائیگی ہر بالغ شخص پر لازم ہوگی اگر چہ اس کی بلوغت احتلام کے بغیر ہو۔

اگر یہ ہمارے اصول کے مطابق نہ ہو بلکہ تشبیہ اور مثال دینے میں ہمارے برخلاف نقطہ نظر رکھنے والوں کے اصول کے مطابق ہو جو اس بات کے قائل ہیں "امر" کی کوئی علت نہیں ہوتی بلکہ "امر" تعبدی ہوتا ہے تو جو شخص بیس یا تیس سال کا ہو چکا ہو وہ آزاد اور عاقل بھی ہو وہ شہر میں نماز جمعہ کے لئے اذان بھی سن لے یا وہ مسجد کے دروازے پر ہی موجود ہو پھر بھی اس پر جمعہ کے لئے جانا واجب نہیں ہوگا۔ اگر اسے احتلام نہیں ہوا۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے: جمعہ کے لئے جانا محتلم پر لازم ہے۔

بہت سے لوگ کئی برس ایسی حالت میں زندگی گزار دیتے ہیں کہ انہیں کبھی احتلام نہیں ہوتا۔

یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مانند ہوگا۔

"جب تم میں سے بچے بلوغت تک پہنچ جائیں تو وہ بھی اجازت لیں جس طرح ان سے پہلے والے (یعنی ان سے بڑے لوگ اندر آنے کی) اجازت لیتے ہیں"۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو (اندر آنے کی) اجازت لینے کا حکم دیا ہے جو حلم (یعنی بلوغت) تک پہنچ جائے۔ اور حلم سے مراد بلوغت ہے۔ اگر تشبیہ اور نظیر کے اعتبار سے حکم بیان کرنا جائز نہ ہو تو جو شخص تیس برس کا ہو چکا ہو اور اسے کبھی احتلام نہ ہوا ہو اس کے لئے اجازت مانگنا لازم نہیں ہوگا۔

اس کی مثال نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی طرح ہے "تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے"۔

اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اور بچہ یہاں تک کہ وہ حلم والا (یعنی بالغ) ہو جائے"۔

تو جس بچے کو احتلام نہ ہوا ہو وہ سالوں کے اعتبار سے بلوغت کی عمر تک پہنچ جائے تو وہ (شرعی احکام کا) مخاطب اس وقت تک نہیں بن سکے گا۔ جب تک اسے احتلام نہیں ہو جاتا اور قلم اس سے مرفوع نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "جب تک وہ حلم والا نہیں ہو جاتا"۔

یہاں احتلام سے مراد بلوغت ہے تو جب بلوغت موجود ہوگی اگر چہ وہ احتلام کے بغیر ہو اس پر حکم لازم ہوگا اور قلم اس پر جاری ہوگا۔ جس طرح احتلام کے بعد جاری ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَاطَبَ بِالْاَمْرِ بِالسَّعْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ عِنْدَ النِّدَاءِ بِهَا فِيْ قَوْلِهٖ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ) (الجمعة: 9) اَلْاٰيَةَ، الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ اِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَاِنْ لَّمْ يَثْبُتْ فَاتِّفَاقُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى اِسْقَاطِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ كَافٍ مِنْ نَقْلِ خَبَرِ الْخَاصِّ فِيْهِ

باب نمبر 3: خواتین سے جمعے کی فرضیت کا ساقط ہونا

اوراس بات کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ نے جمعے کی اذان کے وقت جن لوگوں کو جمعے کی طرف تیزی سے جانے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم خواتین کی بجائے صرف مردوں کے لیے ہے۔ (وہ حکم یہ ہے)

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے''۔

اگر یہ روایت نقل کے اعتبار سے ثابت شدہ ہو تو (یہ حکم ثابت ہو جائے گا) اور اگر یہ ثابت نہیں بھی ہوتی' تو بھی علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خواتین سے جمعے کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ اتفاق بطور خاص اس بارے میں کوئی روایت منقول (نہ) ہونے کے حوالے سے کافی ہے۔

1722 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، نا وَكِيعٌ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَمَعَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ فِي بَيْتٍ، فَاَتَانَا عُمَرُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: اَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُنَّ، فَقُلْنَا: مَرْحَبًا بِرَسُولِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: اَتُبَايِعْنَ عَلَى اَنْ لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقْنَ، وَلَا تَزْنِينَ؟ قَالَتْ: قُلْنَا: نَعَمْ، فَمَدَدْنَا اَيْدِيَنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ، وَمَدَّ يَدَهُ مِنْ خَارِجٍ، قَالَتْ: وَاُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ فِي الْعِيدَيْنِ، وَنُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا. قَالَ: قُلْتُ لَهَا: مَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي نُهِيتُنَّ عَنْهُ؟ قَالَتِ: النِّيَاحَةُ.

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- محمد بن ابان --- وکیع --- اسحاق بن عثمان کلابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ انصاری اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انصار کی خواتین کو ایک گھر میں جمع کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے وہ دروازے پر کھڑے ہوئے' انہوں نے سلام کیا ہم نے انہیں سلام کا جواب دیا: انہوں نے بتایا: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہاری طرف قاصد ہوں ہم نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے قاصد کو خوش آمدید۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ خواتین اس بات کی بیعت کرتی ہیں کہ آپ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی آپ چوری نہیں کریں گی' اور آپ زنا کا ارتکاب نہیں کریں گی؟ راوی خاتون کہتی ہیں: ہم نے جواب دیا: جی ہاں! پھر ہم نے گھر کے اندرونی حصے سے اپنے ہاتھ بڑھائے اور انہوں نے گھر کے باہری حصے سے اپنے ہاتھ کو بڑھایا۔

یہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے موقع پر حیض والی اور جوان خواتین کو بھی ساتھ لے کر جائیں اور ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے منع کر دیا گیا اور ہم پر جمعہ لازم قرار نہیں دیا گیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس خاتون سے دریافت کیا: وہ کون سی بات تھی' جو معروف تھی مگر آپ خواتین کو اس سے منع کر دیا گیا انہوں نے کہا: نوحہ کرنا۔

1723 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُثْمَانَ بِنَحْوِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: لَا تُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر قیسی -- ابوعاصم -- اسحاق بن عثمان کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں:

انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

''آپ خواتین کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی''۔

بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بِمَدِينَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرِ عَدَدِ مَنْ جَمَّعَ بِهَا أَوَّلًا

باب نمبر 4: اس پہلے جمعے کا تذکرہ' جو مدینہ منورہ میں ادا کیا گیا اور ان لوگوں کی تعداد کا تذکرہ جو اس پہلے جمعے میں شریک ہوئے تھے

1724 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، نا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، ح، وَثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ الْفَضْلُ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ قَائِدَ أَبِي كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ بِهَا صَلَّى عَلَى أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: فَمَكَثَ حِينًا عَلَى ذَلِكَ، لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ لِلْجُمُعَةِ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَعَجْزٌ بِي حَيْثُ لَا أَسْأَلُهُ مَا لَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلَّى عَلَى أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا كُنْتُ أَخْرُجُ بِهِ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلَّى عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ مَا لَكَ إِذَا سَمِعْتَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلَّيْتَ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ بِالْمَدِينَةِ فِي هَزْمِ بَنِي بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضِمَاتِ، قُلْتُ: وَكَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ رَجُلًا. هَذَا حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ الْفَضْلِ

-- محمد بن عیسیٰ -- سلمہ ابن فضل -- محمد بن اسحاق -- محمد بن ابوامامہ بن سہل بن حنیف -- (یہاں تحویل سند ہے) -- فضل بن یعقوب جزری -- عبدالاعلیٰ -- محمد بن ابوامامہ بن سہل بن حنیف -- اپنے والد کے حوالے سے -- عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جب میرے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بینائی رخصت ہوگئی تو اس وقت میں انہیں ساتھ لے کر چلا کرتا تھا میں

جب بھی انہیں ساتھ لے کر جمعہ کے لیے جاتا تھا اور وہ اذان کی آواز سنتے تھے' تو حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے بطور خاص دعا کیا کرتے تھے ایک طویل عرصے تک ایسا ہوتا رہا وہ جب بھی جمعے کی اذان سنتے' تو ان صاحب کے لیے دعائے رحمت کرتے اور دعائے مغفرت کرتے تھے۔ میں نے اپنے دل میں یہ سوچا اللہ کی قسم! میں تو اس حوالے سے عاجز ہو گیا ہوں میں ان سے یہ بھی دریافت نہیں کر سکتا کہ جب بھی وہ جمعے کی اذان سنتے ہیں' تو حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کیوں کرتے ہیں؟

راوی کہتے ہیں: ایک دن میں انہیں ساتھ لے کر جمعہ کے لیے جا رہا تھا جس طرح پہلے انہیں لے کر جایا کرتا تھا جب انہوں نے جمعے کی اذان سنی تو انہوں نے ابوامامہ کے لیے دعائے رحمت کی اور دعائے مغفرت کی تو میں نے ان سے کہا: اے ابا جان کیا وجہ ہے آپ جب جمعے کی اذان سنتے ہیں' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! وہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے بنو بیاضہ کی زمین میں' مدینہ منورہ میں (سب سے پہلی مرتبہ) جمعہ قائم کیا تھا اس جگہ کو نقیع خضمات کہا جاتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد اس وقت کتنی تھی؟ اس نے جواب دیا: چالیس آدمی۔
یہ روایت سلمہ بن فضل کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ جُمِعَتْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ جُمِعَتْ بِالْمَدِيْنَةِ، وَذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ جَمَعَ بِهٖ

باب نمبر 5: اس جمعے کا تذکرہ' جو مدینہ منورہ میں ہونے والے جمعے کے بعد قائم کیا گیا اور اس جگہ کا تذکرہ جہاں یہ جمعہ قائم کیا گیا

1725 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَهُوَ ابْنُ طَهْمَانَ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدُ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابوعامر-- ابراہیم ابن طہمان-- ابوجمرہ ضبعی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ قائم ہونے کے بعد سب سے پہلا جمعہ مسجد عبدالقیس میں قائم کیا گیا جو بحرین کے علاقے "جواثی" میں تھی۔

بَابُ ذِكْرِ مَنِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ بِهِدَايَتِهِ اِيَّاهُمْ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَلَهُ الْحَمْدُ كَثِيْرًا عَلٰى ذٰلِكَ، اِذْ قَدْ ضَلَّ عَنْهُ اَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَهُمْ بَعْدَ فَرْضِ اللّٰهِ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْهِدَايَةَ هِدَايَتَانِ عَلٰى مَا بَيَّنْتُهُ فِيْ كِتَابِ اَحْكَامِ الْقُرْآنِ اَحَدُهُمَا: هِدَايَةُ خَاصٍّ لِاَوْلِيَائِهِ دُوْنَ اَعْدَائِهِ مِنَ الْكُفَّارِ، وَهٰذِهِ الْهِدَايَةُ مِنْهَا، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ بِهَا الْمُؤْمِنِيْنَ دُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَالْهِدَايَةُ الثَّانِيَةُ بَيَانٌ لِلنَّاسِ كُلِّهِمْ، وَهِيَ عَامٌّ لَا خَاصٌّ كَمَا بَيَّنْتُهُ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ

باب نمبر 6: حضرت محمد ﷺ کی امت جو سب سے بہترین امت ہے

جسے لوگوں کے لیے بھیجا گیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا تذکرہ: اس نے جمعہ کے دن کے بارے میں ان لوگوں کی رہنمائی کی تو اس بات پر بہت زیادہ حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' حالانکہ امت محمدیہ سے پہلے اہل کتاب پر اللہ تعالیٰ نے یہ دن لازم قرار دیا تھا اور وہ اس کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہو گئے اور اس بات کی دلیل کہ ہدایت کی دو قسمیں ہیں' جیسا کہ میں نے اپنی کتاب احکام القرآن میں یہ بات بیان کر دی ہے۔

ان میں سے ایک ہدایت وہ ہے' جو اس کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔

کفار سے تعلق رکھنے والے اس کے دشمنوں کے لیے یہ ہدایت نہیں ہے' اور یہ یعنی جمعہ کے دن کے بارے میں (ہدایت بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے اہل ایمان کو خاص قرار دیا ہے۔ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے یہودی اور عیسائی اس میں شامل نہیں ہیں۔

ہدایت کی دوسری قسم یہ ہے: تمام لوگوں کے لیے کسی چیز کو بیان کر دیا جائے اور یہ عام ہوتی ہے خاص نہیں ہوتی ہے' جیسا کہ میں نے اس کتاب میں یہ بات بیان کر دی ہے۔

1726 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ خَيْرٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، وَضَلَّ النَّاسُ عَنْهُ، وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، فَهُوَ لَنَا، وَالْيَهُوْدُ يَوْمُ السَّبْتِ، وَالنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ، اِنَّ فِيْهِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- ابن ابوذئب -- سعید مقبری -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع نہیں ہوا اور غروب نہیں ہوا' جو جمعہ کے دن سے زیادہ بہتر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے ہماری راہنمائی کی اور (کچھ) لوگ اس کے حوالے سے گمراہ ہو گئے۔ اس دن کے بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہ ہمارے لیے ہے' جبکہ یہودیوں کا مخصوص دن ہفتے کا ہے' اور عیسائیوں کا مخصوص دن اتوار کا ہے اس (جمعے) کے دن میں ایک مخصوص ساعت ایسی ہے' جو مومن (اس ساعت میں) نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دے گا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فضیلت کے بارے میں مجموعہ ابواب

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَاَنَّهَا اَفْضَلُ الْاَيَّامِ، وَفَزَعِ الْخَلْقِ غَيْرِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

باب نمبر 7: جمعہ کے دن کی فضیلت کا تذکرہ

اور نیز یہ سب دنوں سے افضل ہے اور دو گروہوں یعنی جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق کا (اس دن سے) خوفزدہ ہونا۔

یہ تمام امور ایک ایسی روایت میں مذکور ہیں، جو مختصر ہے۔ اس میں تفصیل بیان نہیں کی گئی۔

1727 - سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا الْعَلَاءُ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ الْمَدَنِيَّ، نا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسٰى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ بُنْدَارٌ: عَنِ الْعَلَاءِ، وَقَالَ: اَبُوْ مُوسٰى قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ بِيَوْمٍ وَلَا تَغْرُبُ اَفْضَلَ اَوْ اَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ لَا تَفْزَعُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنَّ وَالْاِنْسَ.

اختلافِ روایت: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، وَابْنُ بَزِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ، وَلَمْ يَشُكُّوا

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل ابن جعفر-- علاء-- (یہاں تحویل سند ہے) --محمد بن ولید-- یحییٰ بن محمد ابن قیس مدنی-- علاء بن عبدالرحمٰن-- (یہاں تحویل سند ہے) --محمد بن بشار-- محمد بن جعفر-- (یہاں تحویل سند ہے) --ابوموسیٰ-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- علاء-- (یہاں تحویل سند ہے) --محمد بن عبداللہ بن بزیع --یزید ابن زریع-- روح بن قاسم-- علاء-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سورج ایسے کسی بھی دن میں طلوع نہیں ہوا اور غروب نہیں ہوا جو جمعے کے دن سے افضل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زیادہ عظیم ہو اور ان دو گروہوں یعنی جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر جانور (یعنی زمین پر رہنے والی مخلوق) جمعے کے دن سے خوفزدہ رہتی ہے۔

علی بن حجر اور ابن بزیع اور محمد بن ولید نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''ایسے دن پر' جو افضل ہو''۔
انہوں نے اس کے لفظ کے بارے میں شک کا اظہار نہیں کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلُ عَلَى اَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ تَفْزَعُ الْخَلْقُ لَهَا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ هِيَ خَوْفُهُمْ مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فِيْهَا اِذِ السَّاعَةُ تَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب نمبر 8: اس روایت کا تذکرہ' جس میں اس مختصر روایت کے الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے

جو روایت میں ذکر کر چکا ہوں اور اس بات کی دلیل کہ مخلوق جمعے کے دن سے خوفزدہ ہوتی ہے۔ اس کی علت یہ ہے: انہیں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں اس دن میں قیامت قائم نہ ہو جائے' کیونکہ قیامت' جمعہ کے دن میں ہی قائم ہوگی۔

1728 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ ، وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: غَلِطْنَا فِيْ اِخْرَاجِ الْحَدِيْثِ؛ لِاَنَّ هٰذَا مُرْسَلٌ ، مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، اَبُوْهُ اَبُوْ عُثْمَانَ التَّبَّانُ، رَوَى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَخْبَارًا سَمِعَهَا مِنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- عبد اللہ بن وہب -- ابن ابوزناد -- اپنے والد کے حوالے سے -- موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن میں انہیں' جنت میں داخل کیا گیا اسی دن میں انہیں وہاں سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعے کے دن ہی قائم ہوگی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ روایت نقل کر کے غلطی کی ہے' کیونکہ یہ روایت مرسل ہے' کیونکہ موسیٰ بن عثمان نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ ان کے والد ابوعثمان تبان ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں' جو روایات انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں۔

1729 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ يَعْنِي الْقُرْقُسَانِيَّ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ ادَمُ، وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِيْ قَوْلِهٖ: فِيْهِ خُلِقَ ادَمُ اِلٰى قَوْلِهٖ: وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، اَهُوَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اَوْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ؟ قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ: مَنْ جَعَلَ هٰذَا الْكَلَامَ رِوَايَةً مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ جَعَلَهُ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، وَالْقَلْبُ اِلٰى رِوَايَةِ مَنْ جَعَلَ هٰذَا الْكَلَامَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ كَعْبٍ اَمْيَلُ؛ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ ادَمُ، وَفِيْهِ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ، وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ حَدَّثَنَاهُ كَعْبٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، وَشَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ؟ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَمَّا قَوْلُهُ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فَهُوَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ فِيْهِ، وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا: فِيْهِ خُلِقَ ادَمُ اِلٰى اٰخِرِهٖ هٰذَا الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ كَعْبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- محمد بن مصعب قرقسانی -- اوزاعی -- ابوعمار -- عبداللہ بن فروخ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر دن جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعے کا دن ہے۔ اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا اسی دن میں انہیں وہاں سے نکالا گیا اسی دن میں قیامت قائم ہوگی''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: راویوں نے روایت کے یہ الفاظ نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

''اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا''۔

یہ اختلاف یہاں تک ہے۔

''اسی دن میں قیامت قائم ہوگی''۔

اختلاف یہ ہے: کیا یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کعب احبار سے منقول ہے۔

میں نے یہ روایات ''کتاب الکبیر'' میں نقل کر دی ہیں کہ کس شخص نے یہ الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیے ہیں اور کس شخص نے اسے کعب احبار کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے۔ میرا ذہن اس روایت کی طرف زیادہ مائل ہے' جس میں اس کلام کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کعب کے کلام کے طور پر نقل کیا گیا ہے' اس کی وجہ

یہ ہے: محمد بن یحییٰ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: محمد بن یوسف نے ہمیں خبر دی ہے وہ کہتے ہیں: امام اوزاعی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ یہ یحییٰ کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

''سب سے بہتر دن جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعے کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن میں انہیں جنت میں ٹھہرایا گیا اسی دن میں انہیں وہاں سے نکالا گیا اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بات حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کی ہے۔

اسی طرح کی روایت ابان بن یزید عطار نے اور شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک روایت کے ان الفاظ کا تعلق ہے ''سب سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعے کا دن ہے''۔

تو یہ الفاظ کسی شک وشبے کے بغیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ لیکن اس کے بعد جو اضافی الفاظ ہیں۔

''اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا''۔

اس کے بعد حدیث کے آخر تک ان الفاظ کے بارے میں محدثین نے اختلاف کیا ہے بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں' جبکہ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: یہ کعب احبار سے منقول ہیں۔

بَابُ صِفَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَاَهْلِهَا اِذَا بُعِثُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَاِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ

باب نمبر 9: جمعہ کے دن کی صفت اور اس کے اہل کی صفت جب انہیں قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا' بشرطیکہ یہ روایت مستند طور پر ثابت ہو کیونکہ اس کی سند کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

1730 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ السِّمْنَانِيُّ ، ثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، ح، وَحَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا الْهَيْثَمُ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ مَعْبَدٍ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا ، وَيَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَهْرَاءَ مُنِيرَةً، اَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعَرُوْسِ تُهْدَى اِلٰى كَرِيمِهَا ، تُضِيءُ لَهُمْ ، يَمْشُوْنَ فِي ضَوْئِهَا ، اَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بَيَاضًا ، وَرِيحُهُمْ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ ، يَخُوضُوْنَ فِي جِبَالِ الْكَافُوْرِ ، يَنْظُرُ اِلَيْهِمُ الثَّقَلَانِ ، مَا يُطْرِفُوْنَ تَعَجُّبًا، حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ ، لَا يُخَالِطُهُمْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُؤَذِّنُوْنَ الْمُحْتَسِبُوْنَ . هٰذَا حَدِيثُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوجعفر محمد بن ابوحسین السمنانی -- ابوتوبہ ربیع بن نافع -- ہیثم بن حمید -- (یہاں تحویل سند ہے) -- زکریا بن یحییٰ بن ابان -- عبداللہ بن یوسف -- ہیثم -- ابو معبد حفص بن غیلان -- طاؤس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دنوں کو ان کی مخصوص ہیئت کی شکل میں اٹھائے گا اور جمعے کے دن کو روشن اور چمکدار حالت میں اٹھائے گا۔ اہل جمعہ نے اسے یوں گھیرا ہوا ہوگا' جس طرح دلہن کو اس کے شوہر کی طرف لے جایا جاتا ہے وہ دن ان لوگوں کے لیے روشنی کر رہا ہوگا اور وہ لوگ اس کی روشنی میں چل رہے ہوں گے ان لوگوں کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے اور ان کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح پھوٹ رہی ہوگی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں سے گزر رہے ہوں گے۔ دونوں گروہ (یعنی انسان اور جن) ان کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور حیرانگی کے عالم میں پلک بھی نہیں جھپک رہے ہوں گے' یہاں تک کہ وہ لوگ (یعنی اہل جمعہ) جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا فرد شریک نہیں ہوگا' البتہ ثواب کی امید سے اذان دینے والے لوگ (ان کے ساتھ شامل ہوں گے)

روایت کے یہ الفاظ زکریا بن یحییٰ کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيهَا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

باب نمبر **10**: جمعہ کے دن کی اس گھڑی کا تذکرہ' جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

1731 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، ح، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا: ثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ اٰخِرَ خَلْقٍ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم -- حجاج -- ابن جریج -- (یہاں تحویل سند ہے) -- ابوعلی حسن بن محمد زعفرانی اور ایک جماعت -- حجاج -- ابن جریج -- اسماعیل بن امیہ -- ایوب بن خالد -- عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن مٹی بنائی اور اس نے اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا، پیر کے دن اس نے درختوں کو پیدا کیا، منگل کے دن اس نے ناپسندیدہ چیز کو پیدا کیا، بدھ کے دن نور کو پیدا کیا، جمعرات کے دن

زمین میں مختلف قسم کے جانور پھیلا دیئے اور جمعہ کے دن عصر کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا یہ آخری مخلوق تھی جو جمعہ کی گھڑیوں میں سے آخری گھڑی میں پیدا کی گئی یہ گھڑی عصر سے لے کر رات (شروع ہونے) تک رہتی ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي اَحْسِبُ لَهَا سُمِّيَتِ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً

باب نمبر 11: اس علت کا تذکرہ میرے خیال میں جس کی وجہ سے جمعے کا نام جمعہ رکھا گیا

1732 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ الْقَرْثَعِ الضَّبِّيِّ قَالَ: وَكَانَ الْقَرْثَعُ مِنْ قُرَّاءِ الْاَوَّلِيْنَ، عَنْ سَلْمَانَ ؟ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سَلْمَانُ، مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: يَا سَلْمَانُ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: يَا سَلْمَانُ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: يَا سَلْمَانُ، يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِهٖ جُمِعَ اَبُوْكَ اَوْ اَبُوْكُمْ، اَنَا اُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا اُمِرْتُمْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَ الْجُمُعَةَ فَيَقْعُدَ، فَيُنْصِتَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهٗ، اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ابومعشر -- ابراہیم -- علقمہ -- قرثع ضبی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اے سلمان! جمعے کا دن کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے سلمان! جمعے کا دن کیا چیز ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے سلمان! جمعے کا دن کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن تمہارے جدامجد (حضرت آدم علیہ السلام) کو تخلیق کیا گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: تم لوگوں کے جدامجد) میں تمہیں جمعہ کے دن کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح پاک صاف ہو جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے پھر وہ اپنے گھر سے نکل کر جمعے کی نماز کے لیے آئے اور بیٹھ جائے اور خاموش رہے یہاں تک کہ نماز مکمل کر لے تو یہ چیز اس کے گزشتہ جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب نمبر 12: جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت

1733 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا حُسَيْنٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ:

1733: اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ حکم دیا ہے''جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو''۔
آپ ﷺ نے ان کے الفاظ کے ذریعے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ اہل ایمان کو بطور خاص جمعہ کے دن''اہتمام کے ساتھ''نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ''بکثرت''درود وسلام کا ہدیہ عقیدت پیش کرنا چاہئے۔ یہاں ہم نے''اہتمام کے ساتھ''کے الفاظ وضاحت میں اس لئے استعمال کئے ہیں' کیونکہ حدیث کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عام دنوں کی بہ نسبت جمعہ کے دن ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔
اور اس اہتمام کی وجہ بھی نبی اکرم ﷺ نے بیان کردی''کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے''۔
یہی وجہ ہے کہ اہل سنت کا یہ معمول ہے کہ وہ جمعہ کے دن' نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد' باقاعدگی کے ساتھ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ درود سلام پیش کرتے ہیں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اگر کوئی شخص یہ کہے: اس سلام کے الفاظ اردو میں ہیں' عربی میں درود ہونا چاہئے' تو ہم یہ عرض کریں گے' اس کے الفاظ دعائیہ ہیں۔ تو کیا آپ کے خیال میں اردو میں دعا مانگنا قرآن وسنت کے حکم کے منافی ہے؟
اگر کوئی شخص یہ کہے: نبی اکرم ﷺ نے درود بھیجنے کا حکم دیا ہے' آپ لوگ سلام پڑھتے ہیں۔
ہم یہ گزارش کریں گے: چلیں پھر آپ یہ پڑھ لیں۔

طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود — کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود

اگر کوئی شخص یہ کہے: آپ کھڑے ہوکر درود پڑھتے ہیں' اور قیام نماز کے ساتھ مخصوص ہے۔
ہم عرض کریں گے: چلیں آپ بیٹھ کر ہی پڑھ لیں' ویسے تو نماز میں''قعدہ''بھی ہوتا ہے۔
اگر کوئی شخص یہ کہے: آپ اجتماعی طور پر درود پڑھتے ہیں' یہ خلاف سنت ہے اور صحابہ کرام میں سے کسی کا بھی اجتماعی طور پر آپ حضرات کی طرح درود پڑھنا ثابت نہیں ہے' کیا آپ صحابہ کرام سے زیادہ حضور ﷺ سے محبت کرتے ہیں؟
ہم عرض کریں گے: چلیں آپ انفرادی طور پر پڑھ لیں۔ ویسے کسی صحابی کا''انفرادی''طور پر''جمعہ''کے دن اہتمام سے درود شریف پڑھنا بھی''ثابت''تو نہیں ہے۔
بہت سی باتیں ایسی ہیں' جو روایات میں نقل نہیں ہوسکی ہیں۔
قابل غور بات یہ ہے: بدعت کی رٹ لگانے والوں کو کبھی بھی اس حدیث پر عمل کرنے کی توفیق نہیں ملتی'
یعنی یہ کہ وہ جو خود کو متبع سنت اور حدیث کا پیروکار کہتے ہیں' وہ خود اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیں' کیا انہوں نے کبھی اس حدیث پر عمل کیا ہے؟

فاكثروا علي من الصلاة فيه

''اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو''۔ (صحیح ابن خزیمہ' حدیث: **1733**)

اے تجھے جلائے تپ سقر' تیرے دل میں' کس سے بخار ہے؟ — وہ حبیب پیارا تو عمر بھر' کرے فیض وجود ہی سربسر

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان''کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے''۔
ہماری اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہوسکتی ہے کہ ہمارا یہ درود سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جائے۔

اللهم صل علي سيدنا مولانا محمد كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون

''اے اللہ! تو ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر' جب بھی ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور جب بھی غفلت کا شکار لوگ ان کے ذکر سے غافل ہوں''۔
مشہور روایات کے مطابق یہ صیغہ درود شریف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے موزوں کیا ہے۔

متن حدیث: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ،

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب-- حسین ابن علی جعفی --عبدالرحمن بن یزید-- ابواشعث صنعانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعے کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن میں ان کا انتقال ہوا، اسی دن میں صور پھونکا جائے گا، اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائے گا' جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ چیز حرام قرار دی ہے کہ وہ انبیاء کے اجساد کو کھائے''۔

1734 - اسنادِ دیگر: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: يَعْنُونَ: قَدْ بَلِيتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع-- حسین بن علی --عبدالرحمن بن یزید بن جابر کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں:

راوی کہتے ہیں: ان لوگوں کی مراد یہ تھی: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔

1733 - أخرجه الترمذي (3546) في الدعوات، والنسائي في عمل اليوم والليلة (56) من طرق عن أبي عامر العقدي، به. وأخرجه أحمد 1/201، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 3/66، وفي عمل اليوم والليلة (55)، وابن السني في عمل اليوم والليلة (384)، وأبو يعلى (6776)، وإسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي (32) من طرق عن سليمان بن بلال بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/549، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/8، وابن أبي شيبة 2/516 ومن طريقه ابن ماجة (1085) في الإقامة: باب فضل الجمعة، عن حسين بن علي الجعفي، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (1047) في الصلاة: باب تفريع أبواب الجمعة، عن هارون ابن عبد الله، و (1531) في الصلاة: باب في الاستغفار، عن الحسن بن علي، والنسائي 3/91-92 في السهو باب إكثار الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجمعة، عن إسحاق بن منصور، والدارمي 1/361، والطبراني في الكبير (589)، من طريق عثمان بن أبي شيبة، والبيهقي 3/248 من طريق أحمد بن عبد الحميد الحارثي، إسماعيل القاضي (22)وصححه الحاكم 1/278، ووافقه الذهبي، وصححه النووي في الأذكار.

بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ مَا خُصَّ بِهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنَ الْفَضِيلَةِ، بِاَنْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ سَاعَةً يَسْتَجِيبُ فِيهَا دُعَاءَ الْمُصَلِّي، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

باب نمبر 13: جمعہ کے دن کی بعض مخصوص فضیلت کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے اس دن میں ایک گھڑی ایسی رکھی ہے' جس میں نماز ادا کرنے والے کی دعا کی قبولیت کا اثر ضرور ظاہر ہوتا ہے' اور یہ بات ایک مجمل روایت کے ذریعے ثابت ہے' اس کی وضاحت نہیں کی گئی جو مختصر ہے' جس میں تفصیل نہیں ہے۔

1735 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ--محمد بن زیاد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے' اگر کوئی بندہ مسلم اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی کوئی چیز مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِبَعْضِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَعْلَمَ اَنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ اِنَّمَا يُسْتَجَابُ فِيهَا دُعَاءُ الْمُصَلِّي دُونَ غَيْرِهِ، وَفِيهِ اخْتِصَارٌ اَيْضًا، لَيْسَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي اَذْكُرُهَا بِمُتَقَصَّاةٍ لِكُلِّهَا

باب نمبر 14: اس تفصیلی روایت کا تذکرہ' جو اس مجمل روایت کے بعض الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

جس کا میں نے تذکرہ کیا ہے' اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کر دی ہے: جمعہ کے دن میں موجود ایک گھڑی ایسی ہے' جس میں نمازی کی دعا قبول ہوتی اس کے علاوہ کی قبول نہیں ہوتی اور اس روایت میں بھی اختصار پایا جاتا ہے' کیونکہ جو الفاظ میں یہاں ذکر کر رہا ہوں یہ پورے مضمون کی وضاحت نہیں کرتے ہیں۔

1736 - توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ ؟ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، ح، وَخَبَرِ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ: لَا يُوَافِقُهَا، قَالَ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ: مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّي، فَيَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ فِي خَبَرِ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ: لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ فِي صَلَاةٍ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا آتَاهُ اِيَّاهُ

❁❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے' اور سعید بن حارث کے حوالے سے جو روایت منقول ہے (اس میں یہ الفاظ ہیں)

''جو اس وقت میں''

محمد بن ابراہیم کی نقل کردہ روایات میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بندہ اس وقت نماز ادا کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دے گا''۔

سعید بن حارث کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس گھڑی میں جو مسلمان نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّى لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ قَبْلُ

وَالْبَيَانُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَعْلَمَ اَنَّ دُعَاءَ الْمُصَلِّي الْقَائِمِ يُسْتَجَابُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، دُوْنَ دُعَاءِ غَيْرِ الْمُصَلِّي، وَدُوْنَ دُعَاءِ الْمُصَلِّيْ غَيْرِ الْقَائِمِ، وَذِكْرِ قَصْرِ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب نمبر 15: اس روایت کا تذکرہ جو (سابقہ) دو ابواب میں میری ذکر کردہ دو مجمل روایات کے الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کا بیان: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے: جمعہ کے دن کی اس مخصوص گھڑی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے نمازی کے علاوہ شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی' یا جو نمازی کھڑا ہوا نہ ہو اس کی دعا اس میں شامل نہیں ہے اور جمعہ کے دن میں' جس گھڑی میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ اس کے مختصر ہونے کا تذکرہ

1737 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَقَالَ بِيَدِهِ: يُقَلِّلُهَا وَيُزَهِّدُهَا.

اختلافِ روایت: وَقَالَ بُنْدَارٌ: وَقَالَ بِيَدِهِ، قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا يُقَلِّلُهَا. لَيْسَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِيَّاهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور زیاد بن ایوب -- اسماعیل -- ایوب -- (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن بشار -- عبدالوہاب -- ایوب -- محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت میں جو مسلمان کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' تو اس وقت میں وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دے گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے بتایا: وہ گھڑی بہت کم اور مختصر ہوتی ہے۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا' تو ہم یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کے مختصر اور کم ہونے کے بارے میں بتا رہے تھے۔

ابن علیہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں' "اِیَّاہُ"

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ السَّاعَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعَاتِ لَا فِيْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ

باب نمبر 16: اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے جس گھڑی کا تذکرہ کیا ہے' وہ ہر جمعہ میں ہوتی ہے ایسا نہیں ہے کہ کسی جمعہ میں ہوتی ہے' اور کسی جمعہ میں نہیں ہوتی

1738 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: جِئْتُ الطُّوْرَ، فَلَقِيْتُ هُنَاكَ كَعْبَ الْاَحْبَارِ، فَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَ عَنِ التَّوْرَاةِ، فَمَا اخْتَلَفْنَا، حَتّٰى مَرَرْتُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ، فَيَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، فَقَالَ كَعْبٌ: بَلْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، فَقُلْتُ: مَا كَذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَتَلَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ مَعَ قِصَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --محمد بن عبید --محمد بن اسحاق --محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی --ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں کوہ طور پر آیا وہاں میری ملاقات کعب احبار سے ہوئی میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی انہوں نے مجھے تورات کے بارے میں کچھ بتایا تو ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوا' یہاں تک کہ جب جمعے کے دن کا تذکرہ آیا' تو میں نے یہ بات بتائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"ہر جمعے میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے' اگر اس وقت میں کوئی مومن نماز ادا کر رہا ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے' تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے"۔

تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ بولے: (جی نہیں) بلکہ سال میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے۔ میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے' پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے' انہوں نے (تورات) کا مطالعہ کیا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے: (یہ گھڑی) ہر جمعے میں ہوتی ہے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا واقعہ منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ اَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ مُسْتَجَابٌ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ دُوْنَ الدُّعَاءِ بِالْمَاْثَمِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

باب نمبر **17**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: جمعہ کے دن کی اس گھڑی میں بھلائی کے بارے میں کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے گناہ کے بارے میں کی گئی دعا (مستجاب نہیں ہوتی)

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن سیرین کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''اس گھڑی میں آدمی اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

باب نمبر **18**: اس گھڑی کے وقت کا تذکرہ جس میں جمعہ کے دن دعا مستجاب ہوتی ہے

1739 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ.

اسنادِ دیگر: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا عَمِّي، حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَخِيْ مَخْرَمَةَ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلِهِ سَوَاءً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- مخرمہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے یہ دریافت کیا: کیا تم نے اپنے والد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جمعہ کے دن کی گھڑی کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے انہیں (یعنی اپنے والد کو) یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''وہ (گھڑی) امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہوتی ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ اَنَّ الدُّعَاءَ

فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ يُسْتَجَابُ فِي الصَّلَاةِ لِانْتِظَارِ الصَّلَاةِ كَمَا تَأَوَّلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَنَّ مُنْتَظِرَ الصَّلَاةِ فِيْ صَلَاةٍ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ فِيْ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ جَائِزٌ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ مُوْسٰى، اَنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ هِيَ مَا بَيْنَ جُلُوْسِ الْاِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ، وَاِنَّمَا تُقْضَى الصَّلَاةُ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ لَا غَيْرُهَا

باب نمبر 19: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: اس ساعت میں کی گئی وہ دعا مستجاب ہوتی ہے

جو نماز کے دوران کی جائے یعنی جب آدمی نماز کا انتظار کر رہا ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام نے اس کی تاویل کی ہے۔
نماز کا انتظار کرنے والا شخص نماز میں شامل شمار ہوتا ہے اور اس بات کی دلیل کہ فرض نماز میں دعائے خیر کرنا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات بیان کی ہے: یہ وہ گھڑی ہے جو امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر اس کے نماز مکمل کرنے تک کے درمیان ہوتی ہے۔
اور اس وقت میں صرف جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہے اس کے علاوہ کوئی اور نماز ادا نہیں کی جاتی۔

1740 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَقَالَ بِيَدِهٖ عَلٰى رَاْسِهٖ ، قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا.

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الدُّعَاءِ فِي الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابن ابوعدی -- ابن عون -- محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؟ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جو مسلمان اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اس دوران میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے۔

ابن عون کہتے ہیں: (یعنی ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں) انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر یہ بات بیان کی تو ہم نے یہ سمجھا کہ یہ اس کے کم ہونے کو بیان کر رہے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نماز کے دوران قیام کی حالت میں دعا مانگنا جائز ہے۔

بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ تِلْكَ السَّاعَةِ بَعْدَ عِلْمِهِ إِيَّاهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْعَالِمَ قَدْ يُخْبِرُ بِالشَّيْءِ، ثُمَّ يَنْسَاهُ وَيَحْفَظُهُ عَنْهُ بَعْضُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ؛ لِاَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، وَعَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْمُزَنِيَّ، قَدْ اَخْبَرَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّاعَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّهُ قَدْ اُنْسِيَهَا، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ النِّكَاحِ - اَنَّ الْعَالِمَ قَدْ يُحَدِّثُ بِالشَّيْءِ، ثُمَّ يَنْسَاهُ - عِنْدَ ذِكْرِيْ طَعْنَ مَنْ طَعَنَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِكَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ شِهَابٍ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، ح، وَخَبَرُ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ، هُوَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ اَيْضًا قَالَ اَبُوْ مَعْبَدٍ بَعْدَ مَا سُئِلَ عَنْهُ: لَا اَعْرِفُهُ، وَقَدْ حَدَّثَ بِهٖ

باب نمبر 20: نبی اکرم ﷺ کو اس گھڑی کا علم ہو جانے کے بعد اسے بھلا دیے جانے کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ عالم شخص کو بعض اوقات کسی بات کے بارے میں بتایا جاتا ہے اور پھر وہ اسے بھول جاتا ہے لیکن وہی بات وہ شخص یاد رکھتا ہے جس نے اس عالم سے وہ بات سنی ہوئی ہوتی ہے کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس گھڑی کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: آپ ﷺ کو وہ گھڑی بھلا دی گئی تو یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جسے میں کتاب النکاح میں بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات کوئی عالم کوئی چیز بیان کر دیتا ہے پھر وہ اسے بھول جاتا ہے۔

میں نے یہ بات وہاں ذکر کی ہے جہاں ابن جریج کی سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے زہری کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ روایت میں اعتراض کا تذکرہ کیا گیا ہے جس میں ابن علیہ نے ابن جریج کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے یہ روایت ابن شہاب کے سامنے ذکر کی تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

ہم نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر کی وجہ سے جان جایا کرتے تھے یہ روایت بھی اسی نوعیت سے تعلق رکھتی ہے۔

جب ابومعبد سے اس بارے میں دریافت کیا: گیا تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے واقف نہیں ہوں حالانکہ انہوں نے خود یہ حدیث بیان کی ہے۔

1741 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، نَا فُلَيْحٌ، ح، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ جِئْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَاَتَيْتُهُ. فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا، وَقَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنِ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْهَا عِلْمٌ؟ فَقَالَ: سَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اُعْلِمْتُهَا ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا، كَمَا

اُنْسِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن رافع--سریج بن نعمان--فلیح--(یہاں تحویل سند ہے)--احمد بن ازہر--یونس بن محمد--فلیح--سعید بن حارث--ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

وہ کہتے ہیں: میں نے سوچا اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں اور ان سے اس گھڑی کے بارے میں دریافت کروں تو ہوسکتا ہے ان کے پاس اس بارے میں کوئی علم ہو تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے) وہ بیان کرتے ہیں۔

میں نے کہا: اے ابوسعید! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن میں موجود گھڑی کے بارے میں حدیث بیان کی ہے تو کیا آپ کے پاس اس بارے میں کوئی علم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''مجھے اس کے بارے میں علم دیا گیا تھا پھر وہ بات مجھے بھلا دی گئی جس طرح مجھے شب قدر بھلا دی گئی تھی''۔

راوی کہتے ہیں: تو میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس سے اٹھ کر آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

مجموعہ ابواب: جمعہ کے لیے غسل کرنا

بَابُ اِيجَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ قَبْلُ اَنَّ الْاَمْرَ اِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتٰى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةٌ كَانَ الْاَمْرُ وَاجِبًا اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، لِعِلَّةٍ: اَىْ اَنَّ الْاِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ، فَمَتٰى كَانَ الْبُلُوْغُ - وَاِنْ كَانَ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ - فَالْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى الْبَالِغِ، وَلَوْ كَانَ الْحُكْمُ بِالنَّظِيرِ وَالشَّبِيهِ غَيْرَ جَائِزٍ عَلٰى مَا زَعَمَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذَا لَكَانَ مَنْ بَلَغَ مِنَ السِّنِّ مَا بَلَغَ، وَشَاخَ، وَلَمْ يَحْتَلِمْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَنِ احْتَلَمَ وَهُوَ ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً اَوْ اَكْثَرَ وَجَبَ عَلَيْهِ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَهٰذَا لَا يَقُوْلُهُ مَنْ يَعْقِلُ اَحْكَامَ اللّٰهِ وَدِيْنَهُ

باب نمبر 21: جمعہ کے لیے غسل کا واجب ہونا

یہ ان الفاظ کی مانند ہے جسے میں اس سے پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ جب کوئی حکم کسی علت کے لیے ہو تو جب تک وہ علت قائم ہو گی وہ حکم واجب ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے "جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے"۔

اس کی علت ہے یعنی احتلام سے مراد بالغ ہونا ہے تو جب کبھی بلوغت ثابت ہوگی اگرچہ وہ احتلام کے بغیر ہی کیوں نہ ہو بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہوگا اور اگر نظیر اور شبیہہ کے حوالے سے حکم لگانا جائز ہوتا جیسا کہ اس مسئلے میں ہمارے بعض مخالفین کا یہ گمان ہے تو حکم یہ ہونا تھا کہ جو شخص سالوں کے حساب سے بالغ ہوتا ہے خواہ اس کی عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو جائے اور وہ بوڑھا ہی کیوں نہ ہو جائے لیکن اگر اسے احتلام نہ ہوا ہو تو اس پر جمعہ کے دن غسل کرنا لازم نہ ہوتا اور جسے بارہ سال کی عمر میں یا اس سے زیادہ کی عمر میں احتلام ہو جاتا تو ایسے شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا لازم ہو جاتا۔

تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے دین کی سمجھ ہو وہ یہ بات نہیں کہہ سکتا۔

1742 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ - قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: رِوَايَةً - وَقَالَ سَعِيْدٌ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

اسناد دیگر: نا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ وَهُوَ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ - ح، وَثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ؟ مَرَّةً قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عَلْقَمَةَ، نا يُوْنُسُ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن --سفیان --صفوان بن سلیم -- عطاء بن یسار --حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

یعقوب بن ابراہیم دورقی --محمد بن ہشام --ابوعلقمہ فروی --صفوان بن سلیم --عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: وَاجِبٌ اَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْبُطْلَانِ لَا وُجُوْبُ فَرْضٍ لَا يُجْزِءُ غَيْرُهُ، عَلٰى اَنَّ فِي الْخَبَرِ اَيْضًا اخْتِصَارُ كَلَامٍ سَاُبَيِّنُهُ بَعْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

باب 22: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''واجب ہے''

اس سے مراد بطلان کے حوالے سے واجب ہونا ہے۔ فرض کے حوالے سے واجب ہونا نہیں ہے کہ اس کے بغیر جائز ہی نہ ہو۔ اس کی بنیاد یہ ہے: اس روایت میں بھی اختصار پایا جاتا ہے جسے میں آگے چل کر ان شاء اللہ بیان کروں گا۔

1742-- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطا 1/102، ومن طريقه أخرجه الشافعي 1/154، وأحمد 3/60، والبخاري (879) في الجمعة: باب غسل الجمعة، و (895) باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، ومسلم (846) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، وأبو داؤد (341) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، والنسائي 3/93 في الجمعة: باب إيجاب الغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، والبيهقي في السنن 1/294 و3/188. وأخرجه الشافعي 1/154، وعبد الرزاق (5307)، والحميدي (736)، وابن أبي شيبة 2/92، والبخاري (858) في الأذان: باب وضوء الصبيان، و (2665) في الشهادات: باب بلوغ الصبيان وشهادتهم، وابن ماجة (1089) في الإقامة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، وابن الجارود (284)، وابن خزيمة (1742) من طريق سفيان بن عيينة، عن صفوان بن سليم، به.

1743 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِیْ، وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ وَهُوَ سَعِيْدٌ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكَ، وَاَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن عبد حکم -- اپنے والد اور شعیب -- لیث -- خالد ابن یزید -- ابن ابوہلال سعید -- ابوبکر بن منکدر -- عمرو بن سلیم -- عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری -- اپنے والد

''بے شک جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جتنی میسر آسکے (یہ بھی لازم ہے)''۔

1744 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، انا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ اَبُوْ عَمْرٍو بْنُ الْبَصْرِیُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَيَمَسُّ طِيبًا اِنْ كَانَ عِنْدَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم بزاز -- عبداللہ بن رجاء ابوعمرو بن بصری -- سعید بن سلمہ -- محمد بن منکدر -- ابوبکر بن منکدر -- عمرو بن سلیم -- ابوسعید خدری

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور اگر اس کے پاس موجود ہو تو وہ خوشبو بھی لگائے''۔

1745 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ يَحْيٰى، اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهُ شَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَاَنْ يَسْتَنَّ، وَاَنْ يَمَسَّ طِيبًا اِنْ وَجَدَ.

آراءِ فقہاء: قَالَ عَمْرٌو: اَمَّا الْغُسْلُ فَاَشْهَدُ اَنَّهُ وَاجِبٌ، وَاَمَّا الِاسْتِنَانُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ: اَوَاجِبٌ هُوَ اَمْ لَا، وَلٰكِنْ هٰكَذَا حَدَّثَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابویحییٰ -- علی بن عبداللہ -- حرمی بن عمارہ -- شعبہ -- ابوبکر بن منکدر -- عمرو بن سلیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

1745- إسناده صحيح على شرط مسلم، واخرجه مسلم (846) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، عن عمرو بن سواد العامري، وأبو داؤد (344) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، والنسائي 3/ 92 في الجمعة: باب الأمر بالسواك يوم الجمعة، عن محمد بن سلمة المرادي، والبيهقي في السنن 3/ 242 من طريق عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. واخرجه البخاري (880) في الجمعة: باب الطيب للجمعة، والبيهقي في السنن 3/ 242، من طريق علي بن المديني، عن حرمي بن عمارة، عن شعبة.

میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور مسواک کرنا' اور اگر دستیاب ہو جائے' تو (خوشبو لگانا بھی لازم ہے)''

عمرو کہتے ہیں: جہاں تک غسل کا تعلق ہے' تو میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ واجب ہے' لیکن جہاں تک مسواک کا تعلق ہے' تو ویسے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا یہ واجب ہے' یا نہیں ہے' تاہم انہوں نے حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔

1746 - وَقَدْ رَوَى زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

اسنادِ دیگر: نا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيِّ الْعَطَّارُ فَارِسِيُّ الْاَصْلِ سَكَنَ الْفُسْطَاطَ، نا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، نا زُهَيْرٌ.

توضیح مصنف: وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ اُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ ذِكْرَ اِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ دُوْنَ التَّطَيُّبِ، وَدُوْنَ الِاسْتِنَانِ، وَرَوَى عَنْ اَخِيهِ اَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْجَابَ الْغُسْلِ، وَاِمْسَاسَ الطِّيبِ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ، لِاَنَّ دَاوُدَ بْنَ اَبِي هِنْدَ، قَدْ رَوَى عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ، وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) زہیر بن محمد --محمد بن منکدر-- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کا سماع کیا ہے' جس میں بالغ شخص پر غسل لازم ہونے کا تذکرہ ہے' البتہ خوشبو لگانے یا مسواک کرنے کا تذکرہ انہوں نے نہیں سنا ہے۔

انہوں نے اپنے بھائی ابوبکر بن منکدر کے حوالے سے عمرو بن سلیم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کو واجب قرار دیا ہے' اور خوشبو لگانے کا حکم اس وقت دیا ہے' جب آدمی کے پاس وہ موجود ہو''۔

اس کی وجہ یہ ہے: داؤد بن ابوہند نامی راوی نے یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

''ہر مسلمان شخص پر ہفتے میں ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعے کا دن ہے''۔

1747 - اسنادِ دیگر: ثَنَاهُ بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ دَاوُدَ، وَثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ، ثَنَا بِشْرٌ یَعْنِیْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا دَاوُدُ، ح، وَثَنَا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ دَاوُدَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَفِیْ هٰذَا الْخَبَرِ قَدْ قَرَنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكَ وَاِمْسَاسَ الطِّیْبِ اِلَى الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُنَّ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكُ تَطْهِیْرٌ لِلْفَمِ، وَالطِّیْبُ مُطَیِّبٌ لِلْبَدَنِ، وَاِذْهَابًا لِلرِّیْحِ الْمَكْرُوْهَةِ عَنِ الْبَدَنِ، وَلَمْ نَسْمَعْ مُسْلِمًا زَعَمَ اَنَّ السِّوَاكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا اِمْسَاسَ الطِّیْبِ فَرْضٌ، وَالْغُسْلُ اَیْضًا مِثْلُهُمَا، وَیُسْتَدَلُّ فِی الْاَبْوَابِ الْاُخَرِ بِدَلَائِلَ غَیْرِ مُشْكِلَةٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنَّ غُسْلَ یَوْمِ الْجُمُعَةِ لَیْسَ بِفَرْضٍ، لَا یُجْزِءُ غَیْرُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) بندار-- ابن ابوعدی-- داؤد-- ابوخطاب-- بشر ابن مفضل-- داؤد-- (یہاں تحویل سند ہے)-- بندار-- عبدالوہاب-- داؤد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کرنے کے ساتھ مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کا بھی ذکر کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ کام ہر بالغ شخص پر لازم ہے اور مسواک منہ کو صاف کرنے کا عمل ہے جبکہ خوشبو جسم کو مہکا دیتی ہے اور جسم سے آنے والی بدبو کو ختم کر دیتی ہے۔ ہم نے کسی مسلمان کے بارے میں یہ بات نہیں سنی ہے کہ وہ اس بات کا قائل ہو: جمعہ کے دن مسواک کرنا یا خوشبو لگانا فرض ہے۔ اسی طرح غسل کا حکم بھی ان دونوں کی مانند ہے۔

دوسرے ابواب میں ایسے دلائل کے ذریعے استدلال کیا جائے گا' جو مشکل نہیں ہوں گے' اگر اللہ نے چاہا' اور وہ اس بارے میں ہوگا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا فرض نہیں ہے کہ اس کے بغیر جائز ہی نہ ہو۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِیْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِغُسْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مَنْ اَتَاهَا دُوْنَ مَنْ لَّمْ یَاْتِ الْجُمُعَةَ

باب 23: اس روایت کا تذکرہ' جو میری ذکر کردہ مجمل روایت کے الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم اس شخص کو دیا ہے' جو جمعہ میں شریک ہوتا ہے' یہ حکم اس شخص کے لئے نہیں ہے' جو جمعے کے لئے آتا ہی نہیں ہے۔

1748 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْمُوْنٍ، ثَنَا الْوَلِیْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، ح، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِیْنٍ الْیَمَامِیُّ، ثَنَا بِشْرٌ یَعْنِیْ ابْنَ بَكْرٍ، نا الْاَوْزَاعِیُّ، ثَنَا

يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَعَرَّضَ بِهٖ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاءِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ، قَالَ: الْوُضُوْءُ اَيْضًا؟ اَوَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ؟

اختلاف روایت: فِىْ خَبَرِ الْوَلِيْدِ: يَخْطُبُ النَّاسَ. وَلَمْ يَقُلْ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- محمد بن عبد اللہ بن میمون --- ولید--- اوزاعی--- یحییٰ بن ابوکثیر--- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے)--- محمد بن مسکین یمامی--- بشر ابن بکر--- اوزاعی--- یحییٰ بن ابوکثیر--- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعریض کے طور پر یہ کہا: کیا وجہ ہے؟ کچھ لوگ اذان ہونے کے بعد تاخیر کر دیتے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! جیسے ہی میں نے اذان سنی تو میں نے وضو کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کیا اور یہاں آگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وضو کرنا بھی (ایک غلطی ہے) کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا؟

''جب کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

ولید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے''

انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

''جمعہ کے دن''۔

بَابُ اَمْرِ الْخَاطِبِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِىْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ، اِذِ الْخُطْبَةُ لَوْ كَانَتْ صَلَاةً مَا جَازَ اَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْهَا مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْكَلَامِ فِى الصَّلَاةِ

باب 24: جمعے کے دن جمعے کے خطبے کے دوران خطبہ دینے والے شخص کا (اپنے سامعین کو) غسل کرنے کا حکم دینا

اور اس بات کی دلیل کہ خطبہ نماز نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے اگر خطبہ نماز ہوتا تو اس کے دوران کلام کرنا جائز نہ ہوتا جس طرح نماز کے دوران کلام کرنا جائز نہیں ہوتا۔

1749 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَالِمًا

يخبر ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، وَثنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ . عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ اَبِيْهِ،

متن حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--زہری --سالم--اپنے والد کے حوالے سے--(یہاں تحویل سند ہے)--سعید بن عبدالرحمٰن--سفیان بن عیینہ--زہری--سالم بن عبداللہ--اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے''۔

1750 - سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نا اَبُوْ بَكْرٍ، نا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یحییٰ بن حکیم--ابوبکر--صخر بن جویریہ--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے' تو اسے غسل کر لینا چاہیے''۔

1751 - سند حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، نا الْفُضَيْلُ يَعْنِيْ ابْنَ سُلَيْمَانَ، نا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَغْتَسِلْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--حسن بن قزعہ--فضیل ابن سلیمان--موسیٰ بن عقبہ--نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔
''جب کوئی مسجد میں آئے' تو اسے غسل کر لینا چاہیے''۔

بَابُ اَمْرِ النِّسَاءِ بِالْغُسْلِ لِشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ

وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ اَيْضًا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ اَنَّهُ مُفَسِّرٌ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ دُوْنَ مَنْ حُبِسَ عَنْهَا

باب 25: جمعہ میں شریک ہونے والی خواتین کو غسل کرنے کا حکم دینا

یہ الفاظ بھی کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں' جس کے بارے میں' میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ یہ اس مجمل روایت کے الفاظ کی وضاحت سے منقول ہے' اور اس بات کا بیان: نبی اکرم ﷺ نے غسل کرنے کا حکم اس شخص کو دیا ہے' جو جمعہ کے لئے آتا ہے' جو شخص اس میں شریک نہیں ہوتا' یہ حکم اس کے لئے نہیں ہے۔

1752 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، ح، وَثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا زَيْدٌ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَمَنْ لَّمْ يَاْتِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ.

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ رَافِعٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- زید بن حباب -- (یہاں تحویل سند ہے) -- عبدہ بن عبد اللہ خزاعی -- زید -- عثمان بن واقد عمری -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

''مردوں اور خواتین میں سے' جو بھی جمعہ کے لیے آئے' تو اسے غسل کر لینا چاہئے اور جو جمعہ کے لیے نہیں آتا اس پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا خواہ وہ مرد ہو' یا عورت ہو''۔

یہ روایت ابن رافع کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ عِلَّةِ ابْتِدَاءِ الْاَمْرِ بِالْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

باب 26: اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے آغاز میں جمعہ کے لئے غسل کا حکم دیا گیا

1753 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

1753– أخرجه أبو داؤد (352) في الطهارة: باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، عن مسدد، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي /1 155، وعبد الرزاق (5315) عن سفيان بن عيينة، وابن أبي شيبة /2 95 عن هشيم، وأحمد /6 /62 63 عن وكيع، عن سفيان، والبخاري (903) في الجمعة: باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، ومسلم (847) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، عن محمد بن رمح، عن الليث، والطحاوي في شرح معاني الآثار /1 117 من طريق عبيد الله، والبيهقي، في السنن /3 189، من طريق جعفر بن عون، كلهم عن يحيى بن سعيد .

متن حدیث: كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ ، فَكَانُوا يَرُوحُونَ اِلَى الْجُمُعَةِ كَهَيْئَتِهِمْ ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ولید -- قریش بن انس -- ہشام بن عروہ نے -- اپنے والد (کے حوالے سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

پہلے لوگ خود کام کاج کیا کرتے تھے وہ اسی حالت میں جمعے کی نماز کے لیے آجایا کرتے تھے' تو ان سے یہ کہا گیا: اگر تم لوگ غسل کرلیا کرو (تو یہ بہتر ہوگا)

1754 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّي قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي ، فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ ، وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ ، فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- عمرو ابن حارث -- عبیداللہ بن ابوجعفر -- محمد بن جعفر -- عروہ -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

پہلے لوگ جمعہ کے دن عوالی (نواحی علاقوں) سے اپنے گھروں سے عبا پہن کر آجایا کرتے تھے انہیں غبار بھی لگتا تھا اور پسینہ بھی آجاتا تو ان میں سے بو آیا کرتی تھی۔ ایسے لوگوں میں سے کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے ہاں تشریف فرما تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم آج کے دن کے لیے اچھی طرح طہارت حاصل کرلیتے (یعنی غسل کرلیتے) تو (یہ مناسب ہوتا)''۔

1755 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ اَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَتَيَاهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: اَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَحْسَنُ وَاَطْهَرُ ، وَسَاُخْبِرُكُمْ لِمَاذَا بَدَاَ الْغُسْلُ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

1754- أخرجه البخاري (902) في الجمعة: باب من اين تؤتى الجمعة، عن احمد بن صالح، ومسلم (847) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، عن هارون بن سعيد الأيلي، واحمد بن عيسى، والبيهقي في السنن 3/ 189-190 من طريق أحمد بن عيسى، أربعتهم عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (1055) من طريق ابن وهب به مختصراً. وأخرجه النسائي 3/ 93-94 في الجمعة: باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، عن محمود بن خالد، عن الوليد، حدثنا عبد الله بن العلاء أنه سمع القاسم بن محمد، عن عائشة.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجِينَ، يَلْبَسُونَ الصُّوفَ، وَيَسْقُونَ النَّخْلَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا، مُقَارِبَ السَّقْفِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ، وَمِنْبَرُهُ قَصِيرٌ، اِنَّمَا هُوَ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَعَرِقَ النَّاسُ بِالصُّوفِ، فَثَارَتْ اَرْوَاحُهُمْ رِيحَ الْعَرَقِ وَالصُّوفِ حَتّٰى كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْوَاحُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا، وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَطْيَبَ مَا يَجِدُ مِنْ طِيْبِهِ اَوْ دُهْنِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- ابن وہب -- سلیمان ابن بلال -- عمرو ابن ابوعمرو مولی مطلب -- عکرمہ -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اہل عراق سے تعلق رکھنے والے دو آدمی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ واجب ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان دونوں سے فرمایا جو شخص غسل کر لیتا ہے تو یہ زیادہ اچھا ہے اور زیادہ طہارت کا باعث ہے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کا آغاز کیوں ہوا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ غریب تھے وہ اونی کپڑے پہنا کرتے تھے اور اپنی پشت پر (پانی لادکر) کھجوروں کو پانی دیا کرتے تھے۔ مسجد تنگ تھی اور اس کی چھت نیچی تھی ایک دن جب گرمی انتہائی شدید تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف چھوٹا تھا اور اس کے تین زینے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: تو اونی کپڑوں میں لوگوں کو پسینہ آ گیا تو ان میں سے پسینے اور اون کی بو پھیلنا شروع ہوگئی یہاں تک کہ انہیں ایک دوسرے سے تکلیف محسوس ہونے لگی جب ان کی بو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! جب یہ دن آئے تو تم غسل کر لیا کرو اور ہر شخص اپنے پاس موجود سب سے عمدہ خوشبو یا تیل بھی لگا لیا کرے''۔

بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلِ اَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ

باب 27: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: جمعہ کے دن غسل کرنا فضیلت ہے فرض نہیں ہے

1756 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ

1756– اخرجه ابن ابى شيبة 2/97، ومن طريقه مسلم (857) (27) فى الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت فى الخطبة، وابن ماجة (1090) فى الإقامة: باب ما جاء فى الرخصة فى ذلك: واخرجه أحمد 2/424، وأبو داؤد (1050) فى الصلاة: باب فضل الجمعة، عن مسدد، والترمذى (498) فى الجمعة: باب ما جاء فى الوضوء يوم الجمعة، عن هناد، والبيهقى فى السنن 3/223 من طريق احمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبى معاوية، بهذا الإسناد، بزيادة ومن مس الحصا فقد لغا . وأخرجه مسلم (857) (26) فى الجمعة، والبغوى فى شرح السنة (1059)، من طريق أمية بن بسطام.

يَعْقُوبُ: ثَنَا الْاَعْمَشُ، وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ؟ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاَنْصَتَ، وَاسْتَمَعَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور سلم بن جنادہ -- ابومعاویہ -- اعمش -- ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص جمعہ کے دن وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر جمعہ کی نماز کے لیے آئے (امام کے) قریب ہو اور خاموش رہے اور غور سے (خطبہ) سنے تو اس شخص کے اس جمعے اور اگلے جمعے اور مزید تین دن کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جو شخص کنکریوں کو ہاتھ لگاتا ہے وہ لغو حرکت کا مرتکب ہوتا ہے۔

1757 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَذَاكَ اَفْضَلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- یزید ابن زریع -- شعبہ -- قتادہ -- حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص (جمعہ کے دن) وضو کر لیتا ہے' تو یہ بھی کافی ہے اور بہتر ہے' لیکن جو شخص غسل کر لے تو یہ افضل ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا ابْتَكَرَ الْمُغْتَسِلُ اِلَى الْجُمُعَةِ فَدَنَا، وَاَنْصَتَ، وَلَمْ يَلْغُ

باب **28**: جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کا تذکرہ' جب غسل کرنے والا شخص جمعہ کی طرف جلدی چلا جائے اور (امام کے) قریب ہو کر بیٹھے اور خاموش رہے' اور کوئی لغو حرکت نہ کرے

1758 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ، وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَابْنُ الضُّرَيْسِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، وَقَالَ عَبْدَةُ: اَنْبَاَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ،

1758- واخرجه مسلم 867 43 في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، وابن ماجة 45 في المقدمة: باب اجتناب البدع والجدل، والبيهقي في السنن 3/206، من طرق، عن عبد الوهاب الثقفي بهذا الإسناد. واخرجه أحمد 3/310 و338 و371، ومسلم 867 44 و45، والنسائي 3/188 في الصلاة: باب كيف الخطبة، وفي العلم من الكبرى كما في التحفة 2/274، وزاد: وكل ضلالة في النار والرامهرمزي في الأمثال ص19، والبغوي 4295، من طريق سفيان وسليمان بن بلال عن جعفر بن محمد، به

متن حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ ، فَدَنَا وَاَنْصَتَ ، وَلَمْ يَلْغُ ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَاَجْرِ سَنَةٍ: صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا .

اختلاف روایت: لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: وَذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ . وَقَالَ: مَنْ غَسَلَ بِالتَّخْفِيفِ. وَقَالَ ابْنُ الضُّرَيْسِ: كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ ، فَمَعْنَاهُ: جَامَعَ فَاَوْجَبَ الْغُسْلَ عَلٰى زَوْجَتِهِ اَوْ اَمَتِهِ وَاغْتَسَلَ ، وَمَنْ قَالَ: غَسَلَ وَاغْتَسَلَ ، اَرَادَ: غَسَلَ رَاْسَهُ ، وَاغْتَسَلَ ، فَغَسَلَ سَائِرَ الْجَسَدِ . كَخَبَرِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب اور محمد بن یحییٰ بن ضریس اور عبدہ بن عبداللہ خزاعی --حسین--حسین بن علی--عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر--ابواشعث صنعانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اوس بن اوس بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

"جو شخص غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے اور جلدی (جمعہ کی ادائیگی کے لیے) چلا جائے اور (امام سے) قریب ہو کر بیٹھے اور خاموش رہے' اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اسے ایک سال کے (نفلی) روزوں اور نوافل کا ثواب دیا جائے گا"۔

محمد بن علاء نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: "انہوں نے جمعے کا تذکرہ کرتے ہوئے"۔

اس راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جو شخص دھولے یعنی تخفیف کے ساتھ یہ لفظ نقل کیا ہے۔

ابن ضریس نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اس شخص کے لیے ہر قدم کے عوض میں نوٹ کر لیا جاتا ہے"۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن راویوں نے روایات میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"من غسل و اغتسل تو اس کا مطلب یہ ہے وہ شخص صحبت کر کے اپنی بیوی یا کنیز پر بھی غسل کو واجب کر دے اور خود بھی غسل کرے"۔

جن راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: غسل و اغتسل اس کی مراد یہ ہے: وہ شخص اپنا سر دھوئے اور غسل کرے اور پھر سارے جسم کو دھو دے۔

یہ طاؤس کی نقل کردہ روایت کی مانند ہوگا' جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

1759 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: زَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا، وَمَسُّوا مِنَ الطِّيبِ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي، وَأَمَّا الْغُسْلُ، فَنَعَمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی-- یعقوب بن ابراہیم-- اپنے والد کے حوالے سے-- ابن اسحاق-- محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

طاؤس کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: لوگ اس بات کے قائل ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنا سر بھی دھولو اگر تم جنبی ہو اور خوشبو بھی لگاؤ''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو لگانے کا تعلق ہے، تو مجھے اس کا علم نہیں ہے، جہاں تک غسل کرنے کا تعلق ہے تو یہ ٹھیک ہے۔

بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ فَضَائِلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَأَنَّ الْمُغْتَسِلَ لَا يَزَالُ طَاهِرًا إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَإِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ

جمعہ کے دن غسل کے بعض فضائل کا تذکرہ نیز غسل کرنے والا شخص اگلے جمعے تک مسلسل پاکی کی حالت میں رہتا ہے بشرطیکہ یحییٰ بن ابوکثیر نے یہ روایت عبداللہ بن ابوقتادہ سے سنی ہو

1760 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثنا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ صَاحِبُ الْحِنَّاءِ أَبُو الْحَسَنِ، ثنا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو قَتَادَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنَا أَغْتَسِلُ، قَالَ: غُسْلُكَ هَذَا مِنْ جَنَابَةٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعِدْ غُسْلًا آخَرَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَزَلْ

1759 – وأخرجه أحمد "1/330"، والبخاري "884" في الجمعة: باب الدهن للجمعة، من طريق شعيب عن الزهري، به. بلفظ: "اغتسلوا يوم الجمعة، واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا، وأصيبوا من الطيب." وأخرج عبد الرزاق "5303"، والبخاري "885"، ومسلم "848" في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، من طريق إبراهيم بن ميسرة، عن طاووس، عن ابن عباس أنه ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم في الغسل يوم الجمعة، فقلت لابن عباس: أيمس طيبا أو دهنا إن كان عند أهله؟ فقال: لا أعلمه. وأخرج أحمد "1/269" من حديث طويل من طريق عكرمة.

طَاهِرًا اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ هَارُوْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- ہارون بن مسلم ابوحسن -- ابان بن یزید -- یحییٰ بن ابوکثیر -- عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن میرے ہاں تشریف لائے' میں اس وقت غسل کر رہا تھا انہوں نے دریافت کیا: کیا تم غسل جنابت کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: پھر تم دوبارہ غسل کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے وہ اگلے جمعے تک پاک رہتا ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اس روایت کو ہارون کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔

1760– أخرجه البيهقي 1/299 من طريق سريج بن يونس، عن هارون بن مسلم، به. وأخرجه الحميدي (609) عن سفيان، واحمد 2/75 عن عفان، عن عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه من طريق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ ابن عمر: الشافعي 1/154، وعبد الرزاق (5290) و (5291)، والحميدي (608)، والطيالسي 1/142، 143، واحمد 2/9 و37، والبخاري (894) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، و (919) باب الخطبة على المنبر، ومسلم (844) في الجمعة، والترمذي (492) في الصلاة: باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، وابن الجارود (283)، والطحاوي 1/115، والبيهقي في السنن 1/293 و3/188، وأخرجه الطيالسي 1/143 عن شعبة، وابن ابي شيبة 1/93 عن شريك وابي الأحوص، واحمد 2/53 و57 من طريق سفيان، والطحاوي 1/115 من طريق شعبة، كلهم عن ابي إسحاق، عن يحيى بن وثاب، عن ابن عمر. وأخرجه احمد 2/115، والطحاوي 1/115 .

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الطِّيبِ، وَالتَّسَوُّكِ، وَاللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ

(ابواب کا مجموعہ)

جمعہ کے لئے خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور (صاف ستھرا) لباس پہننا

بَابُ الْاَمْرِ بِالتَّطَيُّبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِذْ مِنَ الْحُقُوقِ عَلَى الْمُسْلِمِ التَّطَيُّبِ اِذَا كَانَ وَاجِدًا لَهُ

باب **30**: جمعہ کے لئے خوشبو لگانے کا حکم کیونکہ مسلمان پر خوشبو لگانا لازم ہے اگر وہ اسے میسر ہو

1761 - سندِحدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، نَا رَوْحٌ، نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ، وَاَنْ يَمَسَّ طِيبًا اِنْ وَجَدَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حبیب حارثی -- روح -- شعبہ -- عمرو بن دینار -- طاؤس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ہفتے میں ایک مرتبہ غسل کرے اور اگر اسے مل جائے' تو خوشبو بھی لگائے''۔

بَابُ فَضِيلَةِ التَّطَيُّبِ، وَالتَّسَوُّكِ،

وَلُبْسِ اَحْسَنَ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ مِنَ الثِّيَابِ بَعْدَ الِاغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَتَرْكِ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ، وَالتَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لِلْمَرْءِ اَنْ يَتَطَوَّعَ بِهَا قَبْلَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِنْصَاتِ عِنْدَ خُرُوجِ الْاِمَامِ حَتَّى تُقْضَى

1761- اخرجه عبد الرزاق (5298) عن ابن جريج، والطحاوى فى شرح معانى الآثار عن يونس، عن سفيان، كلاهما عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (5297) عن معمر، والبخارى (897) فى الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، ومسلم (849) فى الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والبيهقى فى السنن /3 188- 189 من طريق وهيب، كلاهما عن عبد الله بن طاؤس، عن ابيه، به. ولم يرد عندهم ذكر مس الطيب .وأخرجه البخارى (898) فى الجمعة، عن أبان بن صالح، عن مجاهد، عن طاؤس، به .وفى الباب عن ابن عمر تقدم برقم (1232) ، وعن ابى سعيد الخدرى تقدم برقم (1233) وعن جابر تقدم برقم (1219) ، وعن ابن عباس، اخرجه من طرق عن ابن جريج، عن أبراهيم بن ميسرة، عن طاؤس، عنه: عبد الرزاق (5303) ، ومسلم (848) (8) ، والطحاوى فى شرح معانى الآثار /1 .115وعن البراء بن عازب عند ابن ابى شيبة /2 93، والطحاوى /1 .116وعن رجل من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم عند ابن ابى شيبة /2 94، وعبد الرزاق (5296) .

الصَّلَاۃُ

باب 31: جمعہ کے دن خوشبو لگانے' مسواک کرنے' غسل کرنے کے بعد آدمی کو جو سب سے اچھا لباس ملے اسے پہننے کی فضیلت

لوگوں کی گردنیں پھلانگنے سے بچنا اللہ تعالیٰ نے آدمی کے نصیب میں جو لکھا ہو جمعہ سے پہلے وہ نفل نماز ادا کرنا' اور جب امام آ جائے' تو نماز ختم ہونے تک خاموش رہنے کی فضیلت۔

1762 – سندِحدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَاَبِي سَعِيْدٍ قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَنَّ وَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ ، وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهِ ، ثُمَّ جَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْكَعَ ، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا . يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ زِيَادَةً ، اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --اسماعیل بن ابراہیم --محمد بن اسحاق --محمد بن ابراہیم --ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن --ابوامامہ بن سہل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، مسواک کرے، خوشبو لگائے' اگر وہ اس کے پاس ہو، اور سب سے عمدہ لباس پہن کر پھر مسجد کی طرف جائے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے' پھر جتنا اللہ کو منظور ہو اتنے نوافل ادا کرے' پھر جب امام آ جائے' تو خاموش بیٹھا رہے' یہاں تک (جمعہ کی) نماز ادا کر لے' تو یہ چیز اس (جمعہ) اور اس سے پہلے کے جمعہ (کے درمیان) میں اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے ساتھ مزید تین دن (کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے)

بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکی کا بدلہ دس گنا مقرر کیا ہے۔

1762– أخرجه الحاكم "1/283"، والبيهقي "3/243" من طريق إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/81"، وأبو داؤد "343" في الطهارة: باب الغسل يوم الجمعة، والبغوي "1060" من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. وزادوا فيه: "وقال أبو هريرة: وزيادة ثلاثة أيام، لأن الله تعالى يقول: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) وصححه الحاكم "1/283"، ووافقه الذهبي.

بَابُ فَضِيلَةِ الِادِّهَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالتَّجْمِيعِ بَيْنَ الِادِّهَانِ وَبَيْنَ التَّطَيُّبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب **32**: جمعہ کے دن تیل لگانے کی فضیلت اور جمعہ کے دن تیل لگانے اور خوشبو لگانے کو جمع کرنا

1763 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ الْغُسْلَ، ثُمَّ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ مَسَّ مِنْ دُهْنِ بَيْتِهِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، اَوْ مِنْ طِيبِهِ، ثُمَّ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ قَبْلَهَا.

قَالَ سَعِيدٌ: فَذَكَرْتُهَا لِعُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: صَدَقَ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب -- لیث -- ابن عجلان -- سعید مقبری -- اپنے والد کے حوالے سے -- عبداللہ بن ودیعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے' پھر صاف کپڑے پہن کر اپنے گھر میں موجود تیل لگائے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھا ہو' یا خوشبو لگائے' پھر دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے (درمیان کے گناہوں) کو معاف کر دیتا ہے۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت عمارہ بن عمرو نامی راوی کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے' اور مزید تین دن (کے گناہ بھی معاف کر دیتا ہے)

1764 - اسنادِ دیگر: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ: اَحْفَظُهُ مِنْ فِيهِ، وَعَنْ اَبِيهِ، وَهٰذَا عِنْدِي وَهْمٌ، وَالصَّحِيحُ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان -- سعید مقبری -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بندار نامی راوی نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے میں نے یہ روایت اپنے استاد کی زبانی سن کر ان کے والد کے حوالے سے یاد رکھی ہے۔

1763 - اخرجه احمد "5/438"، "440"، والبخاري "883" في الجمعة: باب الدهن للجمعة و "910" باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة، والدارمي "1/362"، من طريق ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1097"، وأحمد "5/181".

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں یہ واہم ہے۔ صحیح یہ ہے: روایت سعید کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ فِي الْجُمُعَةِ ثِيَابًا سِوَى ثَوْبَيِ الْمِهْنَةِ

باب 33: آدمی کا جمعے کے لئے ایسے کپڑوں کو مخصوص کرنا جو کام کاج کے علاوہ ہوں یہ مستحب ہے

1765 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَرَاَى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النِّمَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا عَلَى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ سَعَةً اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عمرو بن ابوسلمہ -- زہیر -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دھاری دار لباس پہنے ہوئے دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص پر کوئی حرج نہیں ہوگا کہ اگر اس کے پاس گنجائش ہو تو وہ جمعہ کے لیے دو کپڑے مخصوص کر لے جو اس کے کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ ہوں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ الْجُبَّةِ فِي الْجُمُعَةِ اِنْ كَانَ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

باب 34: جمعہ کے دن حلّہ پہننا مستحب ہے' بشرطیکہ حجاج بن ارطاۃ نے یہ روایت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے سنی ہو

1766 - سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ يَلْبَسُهَا فِي الْعِيدَيْنِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن صباح بزاز -- حفص ابن غیاث -- حجاج -- ابوجعفر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ تھا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے دن اور جمعہ کے دن زیب تن کیا کرتے تھے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ التَّهْجِيرِ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَالْمَشْيِ اِلَيْهَا

(ابواب کا مجموعہ)

جمعہ کے لئے جلدی جانا' اور اس کے لئے پیدل چل کر جانا

بَابُ فَضْلِ التَّبْكِيرِ اِلَى الْجُمُعَةِ مُغْتَسِلًا، وَالدُّنُوِّ مِنَ الْاِمَامِ، وَالِاسْتِمَاعِ، وَالْاِنْصَاتِ

باب 35: غسل کر کے جمعہ کے لئے جلدی جانے کی، امام کے قریب بیٹھنے کی، خطبہ غور سے سننے اور خاموش رہنے کی فضیلت

1767 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نا اَبُوْ اَحْمَدَ، ح، وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَرَ ، وَجَلَسَ مِنَ الْاِمَامِ قَرِيْبًا ، فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ اَجْرُ سَنَةٍ ، صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا .

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى . وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ: كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ-- ابواحمد-- (یہاں تحویل سند ہے) --سعید بن ابویزید-- محمد بن یوسف-- سفیان-- عبداللہ بن عیسیٰ-- یحییٰ بن حارث-- ابواشعث صنعانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1767 - اخرجه احمد "4/104"، وابو داؤد "345" في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، وابن ماجه "1087" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والبغوي "1065"، والحاكم "1/282" من طريق عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. واخرجه الترمذي "496" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائي "3/95"- "96" في الجمعة: باب فضل غسل يوم الجمعة، والدارمي "1/363"، والبغوي "1064"، والحاكم "1/281"- "282"، من طريق يحيى بن الحارث، عن ابي الأشعث الصنعاني، به. واخرجه احمد "4/104"، والحاكم "1/281"، وابن خزيمة "1758" من طريق عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، عن أبي الأشعث الصنعاني، به.

جو شخص غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے پھر جلدی (نماز ادا کرنے کے لیے) چلا جائے اور امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے تو اسے ایک سال کے (نفلی) روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

محمد بن یوسف کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اسے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک سال کے نفلی روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے''۔

بَابُ تَمْثِيلِ الْمُهَجِّرِينَ اِلَى الْجُمُعَةِ فِى الْفَضْلِ بِالْمُهْدِيْنَ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ سَبَقَ بِالتَّهْجِيرِ كَانَ اَفْضَلَ مِنْ اِبْطَائِهِ

باب **36**: جمعہ کے لئے جلدی جانے والے شخص کو فضیلت کے حوالے سے قربانی کرنے والے سے تشبیہ دینا اور اس بات کی دلیل کہ جو شخص پہلے چلا جاتا ہے وہ بعد میں جانے والے سے فضیلت رکھتا ہے

1768 - سندِ حدیث: ثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ اَبُوْ هَاشِمٍ، نا مُبَشِّرٌ يَعْنِى ابْنَ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْتَعْجِلُ اِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِى بَدَنَةً، وَالَّذِى يَلِيهِ كَالْمُهْدِى بَقَرَةً، وَالَّذِى يَلِيهِ كَالْمُهْدِى شَاةً، وَالَّذِى يَلِيهِ كَالْمُهْدِى طَيْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --زیاد بن ایوب ابوہاشم-- مبشر ابن اسماعیل-- اوزاعی-- یحییٰ بن ابوکثیر-- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

نماز (جمعہ) کی طرف جلدی جانے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا گائے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا بکری کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا پرندہ قربان کرنے والے کی مانند ہے۔

بَابُ ذِكْرِ جُلُوْسِ الْمَلَائِكَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِكِتَابَةِ الْمُهَجِّرِينَ اِلَيْهَا عَلٰى مَنَازِلِهِمْ، وَوَقْتِ طَيِّهِمْ لِلصُّحُفِ لِاسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ

باب **37**: جمعہ کے دن فرشتوں کا مسجد کے دروازوں پر بیٹھنے کا تذکرہ' تاکہ وہ جمعہ کے لئے جلدی آنے والوں کے درجات نوٹ کریں اور خطبہ سننے کے لئے ان کے صحیفے لپیٹنے کے وقت کا تذکرہ

1769 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نا الزُّهْرِیُّ، وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ . وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ : فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوَا الصُّحُفَ . وَقَالَا جَمِيعًا: وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ ، فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَمُهْدِي بَقَرَةً ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَمُهْدِي كَبْشٍ حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ.

اختلاف روایت: وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ: كَمُهْدِي الْبَقَرَةِ ، وَقَالَ: كَمُهْدِي الْكَبْشِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار --سفیان-- زہری--سعید بن عبدالرحمٰن --سفیان-- ابن شہاب زہری --سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب جمعہ کا دن آجاتا ہے تو مساجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے آجاتے ہیں جو لوگوں کی آمد کی ترتیب کے حساب سے ان کے نام نوٹ کرتے ہیں پھر جب امام آجاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں۔

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں''۔

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ غور سے خطبہ سنتے ہیں اور نماز کی طرف جلدی جانے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا گائے قربان کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا دنبہ قربان کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہاں تک کہ راوی نے مرغے اور انڈے کا بھی ذکر کیا ہے۔

مخزومی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''گائے قربان کرنے والے کی مانند ہے اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دنبہ قربان کرنے والے کی مانند ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ يَّقْعُدُ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِكِتَابَةِ الْمُهَجِّرِينَ إِلَيْهَا، وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الِاثْنَيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِمَا اسْمُ جَمَاعَةٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْقَعَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ اسْمَ الْمَلَائِكَةِ

باب 38: ان فرشتوں کی تعداد کا تذکرہ جو جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر بیٹھتے ہیں

تاکہ جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام نوٹ کریں اور اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات دو آدمیوں پر بھی لفظ جمع کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرشتوں کے لیے لفظ ملائکہ استعمال کیا ہے۔

1770 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ، ثَنَا الْعَلَاءُ ، ح ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ، ح، وَثنا اَبُوْ مُوسٰى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: ثنا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، ح، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، نا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ، نا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْرًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ.

اختلافِ روایت: وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَاِذَا قَعَدَ طُوِيَتِ الصُّحُفُ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: قَدَّمَ طَائِرًا. قَالَ ابْنُ بَزِيعٍ: فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--علی بن حجر--اسماعیل ابن جعفر--علاء--(یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن بشار--محمد بن جعفر--شعبہ--علاء--(یہاں تحویل سند ہے)--ابوموسیٰ--محمد بن جعفر--شعبہ--علاء--(یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن عبداللہ بن بزیع--یزید ابن زریع--روح بن قاسم--علاء بن عبدالرحمٰن--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے موجود ہوتے ہیں' جو ترتیب کے حساب سے نام نوٹ کرتے ہیں تو پہلے آنے والا شخص اونٹ پیش (صدقہ کرنے والے کی) مانند ہے (اس کے بعد آنے والا) گائے پیش (یعنی صدقہ کرنے) والے کی مانند ہے (اس کے بعد آنے والا) بکری پیش (یعنی صدقہ کرنے) والے کی مانند ہے (اس کے بعد آنے والا) پرندہ پیش (یعنی صدقہ کرنے) والے کی مانند ہے (اس کے بعد آنے والا) انڈہ پیش (یعنی صدقہ کرنے) والے کی مانند ہے' پھر جب امام (منبر پر) بیٹھ جائے' تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب وہ بیٹھ جائے' تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں''

علی بن حجر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ پرندہ پیش (صدقہ) کرے''۔

ابن بزیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب امام نکل آئے' تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَخَلِّفِينَ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طَيِّهِمُ الصُّحُفَ

باب 39: جولوگ جمعہ میں شامل نہ ہوسکیں فرشتوں کا اپنے صحیفے لپیٹنے کے بعد ان کے لئے دعا کرنے کا تذکرہ

1771 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، نَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، نَنَا هَمَّامٌ، نَنَا مَطَرٌ، ح، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا الْمُقْرِءُ، اَخْبَرَنِيْ هَمَّامٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيْءَ النَّاسِ ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ ، وَرُفِعَتِ الْاَقْلَامُ ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ فُلَانًا؟ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهٖ ، وَاِنْ كَانَ مَرِيْضًا فَاشْفِهٖ ، وَاِنْ كَانَ عَائِلًا فَاَغْنِهٖ . هٰذَا حَدِيْثُ الْمُقْرِءِ. وَقَالَ الْقُطَعِيُّ: قَالَ: تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ . وَقَالَ اَيْضًا: يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهٖ ، وَاِنْ كَانَ ــ اِلٰى اٰخِرِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ قطعی--حجاج بن منہال--ہمام--مطر--(یہاں تحویل سند ہے)--ابوحاتم سہل بن محمد--مقرء--ہمام--مطر--عمرو بن شعیب--اپنے والد--اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

''جمعہ کے دن فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیج دیا جاتا ہے اور وہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں پھر جب امام آجاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور قلم اٹھا لیے جاتے ہیں اور فرشتے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں: فلاں شخص کیوں نہیں آیا؟ تو دوسرے فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ بھٹک گیا ہے تو اسے ہدایت نصیب کر اور اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفاء نصیب کر اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے خوش حالی نصیب کر''۔

روایت کے یہ الفاظ مقری کے نقل کردہ ہیں۔

قطعی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''فرشتے مساجد کے دروازوں میں بیٹھ جاتے ہیں''۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ان میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے: اے اللہ! اگر وہ بھٹک گیا ہے تو اسے ہدایت نصیب کر اور اگر وہ'' اس کے بعد روایت کے آخر تک الفاظ ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ

وَتَرْكِ الرُّكُوْبِ وَاسْتِحْبَابِ مُقَارَبَةِ الْخُطَا لِتَكْثُرَ الْخُطَا فَيَكْثُرَ الْاَجْرُ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا . قَدْ اَمْلَيْتُهٗ قَبْلُ

باب 40: جمعہ کے لئے پیدل چل کر جانے' سوار نہ ہونے کی فضیلت اور چھوٹے قدم اٹھانے کا مستحب ہونا تا کہ قدم زیادہ ہو جائیں اور اجر بھی زیادہ ہو

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''اس شخص کو ہر ایک قدم کے عوض میں سال بھر کے نفلی روزوں اور نوافل کا ثواب عطا کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ

وَالنَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ اِلَيْهَا، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الِاسْمَ الْوَاحِدَ يَقَعُ عَلٰى فِعْلَيْنِ يُؤْمَرُ بِاَحَدِهِمَا، وَيُزْجَرُ عَنِ الْاٰخَرِ بِالِاسْمِ الْوَاحِدِ، فَمَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمَعْنَيَيْنِ، قَدْ يَخْطِرُ بِبَالِهِ اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ، قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ نَصِّ كِتَابِهِ السَّعْيَ اِلَى الْجُمُعَةِ فِيْ قَوْلِهِ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: ٩)، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى قَدْ نَهٰى عَنِ السَّعْيِ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، وَالْوَقَارَ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ، فَلَا تَسْعَوْا اِلَيْهَا، وَامْشُوْا، وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ بِالسَّعْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ السَّعْيِ اِلَى الصَّلَاةِ، فَالسَّعْيُ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اِلَى الْجُمُعَةِ هُوَ الْمُضِيُّ اِلَيْهَا، غَيْرُ السَّعْيِ الَّذِيْ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِتْيَانِ الصَّلَاةِ؛ لِاَنَّ السَّعْيَ الَّذِيْ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَبَبُ، وَشِدَّةُ الْمَشْيِ اِلَى الصَّلَاةِ الَّذِيْ هُوَ ضِدُّ الْوَقَارِ، وَالسَّكِيْنَةِ، فَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ غَيْرُ مَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، وَاِنْ كَانَ الِاسْمُ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ، فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، وَالْوَقَارَ

باب 41: جمعہ کے دن جاتے ہوئے سکون سے چل کر جانے کا حکم اور دوڑ کر جانے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات ایک ہی لفظ دو مختلف قسم کے افعال کے لئے استعمال ہوتا ہے' جن میں سے ایک کا حکم دیا گیا ہوتا ہے' اور دوسرے سے اسی ایک اسم کے ذریعے منع کیا گیا ہوتا ہے۔

جو شخص علم کا فہم نہیں رکھتا وہ ان دونوں معانی میں تمیز نہیں کر سکتا کیونکہ یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ شاید یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی نص میں جمعہ کے لئے ''سعی'' کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے' تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ''۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی طرف ''سعی'' سے منع کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو تم سکینت اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ جاؤ' بلکہ چلتے ہوئے جاؤ اور تم پر سکینت لازم ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی طرف ''سعی'' کا حکم دیا ہے' اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کی طرف سعی سے منع کیا ہے' تو وہ سعی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے: جمعہ کی طرف کی جائے اس سے مراد اس کی طرف جانا ہے۔

اس سے مراد وہ سعی نہیں ہے کہ نماز کی طرف آتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے جس سے منع کیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: وہ سعی جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے اس سے مراد تیزی سے چلتے ہوئے اور دوڑتے ہوئے نماز کی طرف جانا ہے' جو وقار اور سکینت کی ضد ہے' تو اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم دیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے' جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے' اگرچہ دونوں کے لئے ایک ہی لفظ استعمال ہوا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔

''جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم سکینت اور وقار کے ساتھ آؤ''۔

1772 - سندِ حدیث: نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَالزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَاْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَاْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل بن موسیٰ الفزاری -- ابراہیم ابن سعد -- اپنے والد کے حوالے سے -- ابوسلمہ اور زہری -- سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز قائم ہو جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ جاؤ' بلکہ تم چلتے ہوئے اس کی طرف جاؤ اور تم پر سکینت لازم ہے تمہیں جتنی نماز مل جائے اسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکی ہو اسے (بعد میں) ادا کرو''۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَذَانِ وَالْخُطْبَةِ فِي الْجُمُعَةِ

وَمَا يَجِبُ عَلَى الْمَأْمُومِينَ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ، وَالْإِنْصَاتِ لَهَا، وَمَا اُبِيحَ لَهُمْ مِنَ الْاَفْعَالِ، وَمَا نُهُوا عَنْهُ

(ابواب کا مجموعہ) جمعہ میں اذان اور خطبہ

اس وقت مقتدیوں پر یہ بات واجب ہے کہ وہ پوری توجہ سے خطبہ سنیں اور خطبے کے دوران خاموش رہیں۔ اس حوالے سے ان کے لئے کون سے افعال مباح ہیں اور کون سے افعال سے انہیں منع کیا گیا ہے۔ (ان سب کا بیان)

بَابُ ذِكْرِ الْاَذَانِ الَّذِي كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الَّذِي اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِالسَّعْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ اِذَا نُودِيَ بِهِ، وَالْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُنَادَى بِهِ، وَذِكْرِ مَنْ اَحْدَثَ النِّدَاءَ الْاَوَّلَ قَبْلَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ

باب 42: اس اذان کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دی جاتی تھی، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے: جب جمعے کے لئے اذان دی جائے تو اس کی طرف جاؤ اور اس وقت کا تذکرہ جس میں اذان دی جاتی تھی اور اس بات کا تذکرہ: امام کے آنے سے پہلے، پہلی اذان کا آغاز کس نے کیا؟

1773 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، نا اَبُوْ عَامِرٍ، نا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النِّدَاءُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، وَاِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، حَتّٰى كَانَ عُثْمَانُ، فَكَثُرَ النَّاسُ، فَاَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّالِثِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ حَتَّى السَّاعَةِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي قَوْلِهِ وَاِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ: يُرِيدُ النِّدَاءَ الثَّانِيَ الْإِقَامَةَ، وَالْاَذَانُ وَالْإِقَامَةُ يُقَالُ لَهُمَا: اَذَانَانِ، اَلَمْ تَسْمَعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ؟ وَاِنَّمَا اَرَادَ: بَيْنَ كُلِّ اَذَانٍ وَاِقَامَةٍ. وَالْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي الشَّيْئَيْنِ بِاسْمِ الْوَاحِدِ اِذَا قَرَنَتْ بَيْنَهُمَا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ) (النساء: 11)، وَقَالَ: (وَوَرِثَهُ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ) (النساء: 11) وَاِنَّمَا هُمَا اَبٌ وَاُمٌّ، فَسَمَّاهُمَا

اللّٰہُ اَبَوَیْنِ ، وَمِنْ ھٰذَا الْجِنْسِ خَبَرُ عَائِشَۃَ: کَانَ طَعَامُنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْوَدَیْنِ: التَّمْرَ وَالْمَاءَ . وَاِنَّمَا السَّوَادُ لِلتَّمْرِ خَاصَّۃً دُوْنَ الْمَاءِ ، فَسَمَّتْھُمَا عَائِشَۃُ: الْاَسْوَدَیْنِ ، لَمَّا قَرَنَتْ بَیْنَھُمَا ، وَمِنْ ھٰذَا الْجِنْسِ قِیْلَ: سُنَّۃُ الْعُمَرَیْنِ ، وَاِنَّمَا اُرِیْدَ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ ، لَا کَمَا تَوَھَّمَ مَنْ ظَنَّ اَنَّہُ اُرِیْدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ، وَالدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّہُ اَرَادَ بِقَوْلِہٖ: وَاِذَا قَامَتِ الصَّلَاۃُ: النِّدَاءَ الثَّانِیَ الْمُسَمّٰی اِقَامَۃً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- ابوعامر -- ابن ابوذئب -- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سائب ابن یزید بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جمعہ کے دن کی جس اذان کا ذکر کیا ہے پہلے یہ اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (جمعہ پڑھانے کے لیے) آجاتا تھا اور جب نماز قائم ہوجاتی تھی۔

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایسا ہی رہا' یہاں تک کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو ''زوراء'' کے مقام پر تیسری اذان دینے کا حکم دیا اس کے بعد یہی رواج چلا آرہا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''جب نماز کھڑی ہوجاتی'' اس سے مراد دوسری نداء' یعنی اقامت ہے' کیونکہ اذان اور اقامت ان دونوں کو ''دواذانیں'' کہا جاتا ہے' کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے؟

1778: جمعہ کی ادائیگی کے لئے خطبہ شرط ہے۔

یہ خطبہ' نماز جمعہ سے پہلے دینا ضروری ہے' یہاں تک کہ اگر خطبہ کے بغیر نماز جمعہ ادا کرلی جائے یا نماز جمعہ کے بعد خطبہ دیا جائے' تو یہ دونوں صورتیں جائز نہیں ہیں۔

شریعت نے جمعہ کی نماز کو خطبہ کے ساتھ مقید کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں کبھی بھی' خطبہ کے بغیر نماز جمعہ ادا نہیں کی۔

اگر خطبہ کے بغیر نماز جمعہ ادا کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اس کے جواز کی تعلیم دینے کے لئے کبھی تو خطبہ کے بغیر جمعہ کی نماز ادا کرتے۔

نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے دیا ہے۔

امام ابویوسف اور امام محمد اس بات کے قائل ہیں: خطبہ میں اتنا طویل ذکر ہونا چاہئے' جسے عرف میں خطبہ کا نام دیا جاسکے۔

خطبہ جمعہ میں' اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا جائے گا۔ مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کی جائے گی کیونکہ جمعہ کے خطبے میں اسی طریقہ کا رواج چلا آرہا ہے۔

خطبہ کھڑا ہو کر دیا جائے گا' اس میں قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی جائے گی' ترغیب وترہیب کے حوالے سے وعظ ونصیحت کی جائے گی۔ تین مختصر آیات کی تلاوت میں جتنا وقت صرف ہوتا ہے' اتنی دیر کے لئے دو خطبوں کے درمیان بیٹھا جائے گا۔

ہمارے نزدیک خطبہ جمعہ میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا سنت ہے' جبکہ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک یہ شرط ہے۔

خطبہ جمعہ کے لئے یہ بات شرط ہے کہ اسے اس کے مخصوص وقت میں دیا جائے' یعنی زوال کے بعد دیا جائے۔

یہاں تک کہ اگر خطیب زوال سے پہلے خطبہ دیدے اور زوال کے بعد نماز پڑھائے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔

''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز پڑھی جائے گی''۔
اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھی جائے گی۔
بعض اوقات عرب دو چیزوں کے لیے ایک ہی نام رکھ دیتے ہیں' جب وہ ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
''اور اس کے دونوں باپوں میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہوگا''۔
(یہاں دونوں باپوں سے مراد ماں باپ ہیں)
ارشاد باری تعالیٰ ہے:
''اور اس کے دونوں باپ اس کے وارث بنیں گے اور اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا''۔
تو یہ دونوں باپ اور ماں ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو دو باپ کا نام دیا ہے۔
اسی نوعیت سے تعلق رکھنے والی ایک روایت وہ ہے' جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔
''نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں کھجور اور پانی''۔
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو سیاہی کھجور کے ساتھ مخصوص ہے یہ پانی میں نہیں ہوتی ہے' لیکن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو دو سیاہ چیزوں کا نام دیا کیونکہ یہ ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔ اسی نوعیت کا ایک کلام یہ بھی ہے' جو کہا جاتا ہے۔
''عمر نامی دو حضرات کا طریقہ'' اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ جیسا کہ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ اس سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز ہوتے ہیں۔
نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''جب نماز کھڑی ہو جائے'' اس سے مراد دوسری نداء ہے' جسے اقامت کہا جاتا ہے یہ مفہوم مراد ہونے کی دلیل (درج ذیل روایت ہے)

1774 - اَنَّ سَلْمَ بْنَ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ:
متن حدیث: كَانَ الْاَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِیْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ اَذَانَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ، فَكَثُرَ النَّاسُ، فَاَمَرَ بِالْاَذَانِ الْاَوَّلِ بِالزَّوْرَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سلم بن جنادہ -- وکیع -- ابن ابوذئب -- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سائب بن یزید بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جمعہ کے دن دو اذانیں دی جاتی تھیں' یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو انہوں نے پہلی اذان ''زوراء'' کے مقام پر دینے کا حکم دیا۔

بَابُ فَضْلِ اِنْصَاتِ الْمَامُومِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ قَبْلَ الِابْتِدَاءِ فِي الْخُطْبَةِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ كَلَامَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْكَلَامَ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنْصِتْ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهُ، وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ سُلَيْمَانَ اَيْضًا، وَاَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، قَدْ خَرَّجْتُ خَبَرَ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنَ الْكِتَابِ

باب 43: امام کے آجانے کے بعد اور خطبے کے آغاز سے پہلے مقتدی کے خاموش ہوجانے کی فضیلت

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: جب امام کلام شروع کرتا ہے اس وقت بات چیت کرنا ممنوع ہوتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔

''اور وہ اس وقت خاموش رہے جب امام نکل آئے''۔

اسی طرح سلیمان کے حوالے سے منقول روایت میں بھی یہ بات مذکور ہے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں بھی یہ بات ہے۔

میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت اس سے پہلے نقل کردی ہے۔

1775 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الْبَغْدَادِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَيَرْكَعُ اِنْ بَدَا لَهُ، وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَقُوْلُ: اِنَّ الْاِنْصَاتَ عِنْدَ الْعَرَبِ قَدْ يَكُوْنُ الْاِنْصَاتُ عَنْ مُكَالَمَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا دُوْنَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَدُوْنَ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالدُّعَاءِ، كَخَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ: (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا) (الاعراف: 204)، فَاِنَّمَا زُجِرُوْا فِي الْاٰيَةِ عَنْ مُكَالَمَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، وَاُمِرُوْا بِالْاِنْصَاتِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ: الْاِنْصَاتِ عَنْ كَلَامِ النَّاسِ لَا عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ، اِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: ثُمَّ

أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَتَّى يُصَلِّيَ أَنْ يُنْصِتَ شَاهِدُ الْجُمُعَةِ فَلَا يُكَبِّرُ مُفْتَتِحًا لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَلَا يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَلَا يُسَبِّحُ فِي الرُّكُوعِ، وَلَا يَقُولُ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يُكَبِّرُ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُودِ، وَلَا يُسَبِّحُ فِي السُّجُودِ، وَلَا يَتَشَهَّدُ فِي الْقُعُودِ، وَهَذَا لَا يَتَوَهَّمُهُ مَنْ يَعْرِفُ أَحْكَامَ اللَّهِ وَدِينَهُ، فَالْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ مَعْنَى الْإِنْصَاتِ فِي هَذَا الْخَبَرِ: عَنْ مُكَالَمَةِ النَّاسِ، وَعَنْ كَلَامِ النَّاسِ، لَا عَمَّا أُمِرَ الْمُصَلِّي مِنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالتَّسْبِيحِ وَالذِّكْرِ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فِي الصَّلَاةِ، فَهَكَذَا مَعْنَى خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنْ ثَبَتَ -: وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا: أَيْ: أَنْصِتُوا عَنْ كَلَامِ النَّاسِ. وَقَدْ بَيَّنْتُ مَعْنَى الْإِنْصَاتِ وَعَلَى كَمْ مَعْنَى يَنْصَرِفُ هَذَا اللَّفْظُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِي أَمْلَيْتُهَا فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن شوکر بن رافع بغدادی--یعقوب بن ابراہیم--اپنے والد کے حوالے سے--ابن اسحاق--محمد بن ابراہیم تیمی--عمران بن ابو یحییٰ--عبداللہ بن کعب بن مالک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر اس کے پاس موجود ہو' تو خوشبو لگائے اور سب سے صاف ستھرا لباس پہنے' پھر مسجد کی طرف چلا جائے اور اگر اسے مناسب لگے' تو نوافل ادا کرے اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جب امام آ جائے' تو اس وقت وہ خاموش رہے' یہاں تک کہ نماز ادا کر لے' تو یہ چیز اس جمعہ اور دوسرے (یعنی گزشتہ جمعہ کے درمیان کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ اس قسم سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں یہ کہتا ہوں' عربوں کے نزدیک ''انصات'' سے مراد بعض اوقات آپس کی بات چیت سے خاموش کروانا ہوتا ہے' جو قرآن کی تلاوت کے علاوہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعاء کے علاوہ ہو۔

جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں ہے: ''پہلے لوگ نماز کے دوران بات چیت کرلیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔

تو اس آیت میں انہیں آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا اور قرآن کی تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ یہ لوگوں کی بات چیت کے حوالے سے خاموشی تھی' قرآن کی تلاوت' تسبیح' تکبیر' ذکر' دعاء (کے کلمات پڑھنے سے خاموش رہنا) مراد نہیں ہے۔

کیونکہ ہر کوئی یہ بات جانتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان:

''پھر جب امام نکل آئے تو وہ خاموش رہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے''۔

اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ نہیں ہے کہ جمعہ میں شریک ہونے والے شخص کو اس طرح خاموش کروایا جائے کہ وہ نماز جمعہ کے لئے تکبیر تحریمہ ہی نہ کہہ سکے' رکوع میں جانے والی تکبیر نہ کہے' رکوع میں تسبیح نہ پڑھے' رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ربنا لک الحمد

نہ پڑھے سجدے کے لئے جھکتے ہوئے تکبیر نہ کہے۔ سجدوں میں تسبیح نہ پڑھے قعدہ میں تشہد نہ پڑھے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے دین سے واقف ہو وہ اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر کوئی یہ بات جانتا ہے اس روایت میں خاموش رہنے سے مراد لوگوں کی آپس کی بات چیت لوگوں کے ساتھ کلام کرنے سے خاموش رہنا ہے۔

ان چیزوں سے خاموش رہنا مراد نہیں ہے کہ نمازی کو نماز کے دوران تکبیر کہنے تلاوت کرنے تسبیح اور ذکر کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان اگر یہ ثابت ہو ''جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو'' سے مراد یہ ہے تم لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے خاموش رہو۔

میں نے ''انصات'' کے معنی بیان کر دیے ہیں نیز یہ کہ یہ لفظ کتنے معانی میں استعمال ہوتا ہے یہ میں نے اس مسئلے میں املاء کروائے ہیں جو میں نے ''القرأۃ خلف الامام'' کے بارے میں املاء کروایا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اَنَّ مَوْضِعَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُطْبَةِ

كَانَ قَبْلَ اتِّخَاذِهِ الْمِنْبَرَ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخُطْبَةَ عَلَى الْاَرْضِ جَائِزَةٌ مِنْ غَيْرِ صُعُوْدِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ اِذْ هُوَ اَحْرٰى اَنْ يَسْمَعَ النَّاسُ خُطْبَةَ الْاِمَامِ اِذَا كَثُرُوْا اِذَا خَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب **44**: اس بات کا تذکرہ: نبی اکرم ﷺ منبر استعمال کرنے سے پہلے خطبہ دیتے ہوئے ایک جگہ پر کھڑے ہوا کرتے تھے

اور اس بات کی دلیل کہ جمعہ کے دن منبر پر چڑھے بغیر زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ دینا جائز ہے اور اس بات کی علت کا بیان جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے منبر بنانے کا حکم دیا تھا۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس صورت میں امام کا خطبہ زیادہ لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے جبکہ ان کی تعداد زیادہ ہو اور امام منبر پر خطبہ دے۔

1776 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيْسَى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ، عَنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ ابْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ خَشَبٍ اَوْ جِذْعٍ اَوْ نَخْلَةٍ - شَكَّ الْمُبَارَكُ - فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوْا لِيْ مِنْبَرًا، فَبَنَوْا لَهُ الْمِنْبَرَ، فَتَحَوَّلَ اِلَيْهِ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ الْوَالِهِ، فَمَا زَالَتْ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَاَتَاهَا، فَاحْتَضَنَهَا، فَسَكَنَتْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْوَالِهُ: يُرِيدُ بِهَا الْمَرْاَةَ إِذَا مَاتَ لَهَا وَلَدٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ ابن یونس -- مبارک ابن فضالہ -- حسن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن لکڑی کے بنے ہوئے ایک ستون (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کھجور کے تنے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کھجور کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے یہ شک مبارک نامی راوی کو ہے۔ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب میرے لیے ایک منبر بنوا دو تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منبر بنوا دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف منتقل ہونے لگے تو وہ لکڑی یوں رونے لگی جیسے وہ عورت روتی ہے جس کا بچہ گم ہو جاتا ہے اور وہ لکڑی اس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر کر اس کے پاس تشریف نہیں لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ساتھ نہیں لگا لیا پھر اسے سکون آیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الْوَالِهُ۔ اس سے مراد ایسی عورت ہے جس کا بچہ فوت ہو جائے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا حَنَّ الْجِذْعُ عِنْدَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ

وَصِفَةِ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَدَدِ دَرَجِهِ، وَالاِسْنَادِ اِلٰى شَيْءٍ اِذَا خَطَبَ عَلَى الْاَرْضِ

باب 45: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہونے کے وقت کھجور کا تنا رونے لگا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا تذکرہ اس کے درجوں کی تعداد (کا تذکرہ)

جب آدمی زمین پر خطبہ دے رہا ہو تو اس کا کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگانا۔

1777 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ، ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ اِلٰى جِذْعٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ ، فَجَاءَ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: اَلَا نَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ وَكَاَنَّكَ قَائِمٌ؟ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ ، وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ ، فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ خُوَارَ الثَّوْرِ حَتّٰى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ بِخُوَارِهِ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ ، فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُوْرُ ، فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، لَوْ لَمْ اَلْتَزِمْهُ مَا زَالَ هٰكَذَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنَ - يَعْنِي الْجِذْعَ -

اختلاف روایت: وَفِي خَبَرِ جَابِرٍ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا بَكَى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عمر بن یونس -- عکرمہ بن عمار -- اسحاق بن ابوطلحہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن (خطبہ دینے) کے لیے جب کھڑے ہوتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے جو مسجد میں نصب کیا گیا تھا اور پھر خطبہ دیتے تھے۔ ایک رومی شخص آیا اس نے عرض کی: کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک ایسی چیز نہ بنادیں' جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جایا کریں اور یوں ہو کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں' تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منبر بنایا جس کے دو درجے تھے اور اس کے تیسرے درجے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جایا کرتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے' تو کھجور کا وہ تنا' بیل کی طرح آواز نکال کر رونے لگا' یہاں تک کہ اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم میں رونے کی وجہ سے مسجد میں گونج پیدا ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر کر اس کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ساتھ چمٹالیا۔ وہ اسی طرح آواز نکال کر رو رہا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ساتھ چمٹالیا تو وہ خاموش ہوگیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ چمٹاتا تو یہ قیامت کے دن تک اسی طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں روتا رہتا''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے دفن کردیا گیا۔

راوی کہتے ہیں: یعنی کھجور کے اس تنے کے بارے میں یہ حکم دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ اس وجہ سے رو رہا ہے' کیونکہ اس نے ذکر کو کھو دیا ہے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاعْتِمَادِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقِسِيِّ أَوِ الْعَصَا، اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **46**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے خطبہ کے دوران کمان یا عصا کے ساتھ سہارا دینا۔

1778 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ الْعَدْوَانِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ أَبْصَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَوْسٍ أَوْ عَصًا حِينَ أَتَاهُمْ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، فَوَعَيْتُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَنَا مُشْرِكٌ، ثُمَّ قَرَأْتُهَا فِي الْإِسْلَامِ، فَدَعَتْنِي ثَقِيفُ؟ فَقَالُوا: مَا سَمِعْتَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ، فَقَرَأْتُهَا عَلَيْهِمْ، فَقَالَ مَنْ مَعَهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ: نَحْنُ أَعْلَمُ بِصَاحِبِنَا، لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّهُ كَمَا يَقُولُ حَقٌّ لَتَابَعْنَاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عمرو بن تمام مصری--یوسف بن عدی--مروان بن معاویہ--عبد اللہ بن عبدالرحمٰن طائفی--عبدالرحمٰن بن خالد عدوانی--اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک کمان یا عصاء کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے تھے اس وقت جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ ﷺ کو سورۃ والسماء والطارق کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ سورۃ یاد کی ہوئی تھی جب میں مشرک تھا پھر میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اس کی تلاوت کی ہوئی تھی۔ ثقیف قبیلے کے لوگوں نے مجھے بلوایا اور دریافت کیا: تم نے ان صاحب کی زبانی کیا بات سنی ہے تو میں نے یہ سورۃ ان کے سامنے تلاوت کر دی۔ ان کے ساتھ قریش سے تعلق رکھنے والا جو شخص موجود تھا وہ بولا: ہم اپنے ساتھی کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں اگر ہمیں علم ہوتا کہ جو بات وہ کہتے ہیں: وہ حق ہے تو ہم ان کی پیروی کر لیتے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعُودِ الَّذِىْ مِنْهُ اتُّخِذَ مِنْبَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 47: اس لکڑی کا تذکرہ جس سے نبی اکرم ﷺ کا منبر بنایا گیا تھا

1779 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ:

متن حدیث: اخْتَلَفُوْا فِیْ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ هُوَ؟ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: مَا بَقِیَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمَ بِهٖ مِنِّیْ، هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْاَثْلُ هُوَ الطَّرْفَاءُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابو حازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے منبر کے بارے میں اختلاف کیا کہ وہ کون سی چیز سے بنایا گیا تھا پھر ان لوگوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا تو انہوں نے کہا: لوگوں میں سے اب کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہا جسے اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہو یہ غابہ (جنگل کی لکڑی) سے بنایا گیا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اثل سے مراد طرفاء (درخت کی ایک مخصوص قسم) ہے۔

1779- إسناده صحيح على شرطهما. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري "917" في الجمعة: باب الخطبة على المنبر، ومسلم "544" "45" في الصلاة: باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة، وأبو داوُد "1080" في الصلاة: باب اتخاذ المنبر، والنسائي 2/57 في المساجد: باب الصلاة على المنبر، والبيهقي 3/108 في "سننه"، و2/554 في "دلائل النبوة"، والطبراني "5992" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/138، والحميدي "926"، وأحمد 5/339، والبخاري "377" في الصلاة: باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب، و"448": باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، و "2094" في البيوع: باب النجار، و "2569" في الهبة: باب من استوهب من أصحابه شيئا، ومسلم "544" "44" و "45"، وابن ماجة "1416" في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، وابن جارود "311" و "312"، والطبراني "5752" و "5790" و "5881" و "5977"، والبيهقي في "السنن" 3/108، وفي "دلائل النبوة" 2/554-555، والبغوي في "شرح السنة" "497" من طرق عن أبي حازم، به.

بَابُ اَمْرِ الْاِمَامِ النَّاسَ بِالْجُلُوْسِ عِنْدَ الِاسْتِوَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِنْ كَانَ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَمَنْ دُوْنَهٗ حَفِظَ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ ابْنِ جُرَيْجٍ اَرْسَلُوْا هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 48: امام جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑا ہو تو اس کا لوگوں کو بیٹھنے کا حکم دینا

بشرطیکہ ولید بن مسلم اور اس کے بعد والے راویوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نام یاد رکھا ہو کیونکہ ابن جریج کے شاگردوں نے یہ روایت عطاء کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" کے طور پر روایت طور پر نقل کی ہے۔

1780 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا الْوَلِيْدُ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا اسْتَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ لِلنَّاسِ: اجْلِسُوْا، فَسَمِعَهٗ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ہشام بن عمار -- ولید -- ابن جریج -- عطاء بن ابو رباح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنی وہ اس وقت مسجد کے دروازے کے پاس موجود تھے وہ وہیں بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابن مسعود! آگے آجاؤ۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْجِلْسَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ جَهِلَ السُّنَّةَ، فَزَعَمَ اَنَّ السُّنَّةَ بِدْعَةٌ، وَقَالَ: الْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِدْعَةٌ

باب 49: جمعہ کے دن خطبہ کی تعداد کا تذکرہ، دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو سنت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے یہ گمان کرتا ہے کہ سنت بدعت ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا بدعت ہے۔

1781 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا اَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ، يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ: كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يُجِلُّ هٰذَا الشَّيْخَ يَعْنِي الْبَكْرَاوِيَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- یحییٰ بن حکیم--- ابو بکر عبدالرحمٰن بن عثمان بکراوی--- عبیداللہ بن عمر--- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو خطبے دیا کرتے تھے اور ان کے درمیان (کچھ دیر کے لیے) بیٹھ جاتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے بندار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے یحییٰ بن سعید اس بزرگ کا احترام کیا کرتے تھے ان کی مراد بکراوی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ وَتَرْكِ تَطْوِيلِهَا

باب 50: مختصر خطبہ دینے اور طویل خطبہ نہ دینے کا مستحب ہونا

1782 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ:

متنِ حدیث: خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَاَبْلَغَ وَاَوْجَزَ ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا لَهٗ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ ، لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَاَوْجَزْتَ ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ ، فَاَطِيْلُوا الصَّلَاةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ ، فَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا .

اسنادِ دیگر: نا بِهٖ رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ اَبُو الْحَسَنِ ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُصَيْمٍ الْجُعْفِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ، وَلَمْ يَقُلْ: فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--- محمد بن عمر بن ہیاج ابوعبداللہ ہمدانی--- یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن مالک بن حارث الارحبی--- عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن ابجر--- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں واصل بن حیان بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں انتہائی بلیغ اور مختصر خطبہ دیا۔ جب وہ منبر سے نیچے اترے' تو ہم نے ان سے کہا: اے حضرت ابو یقظان رضی اللہ عنہ! آپ نے انتہائی بلیغ اور مختصر خطبہ دیا ہے' اگر آپ اسے تھوڑا سا لمبا کر دیتے (تو بہتر ہوتا) انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک آدمی کا نماز کو طویل ادا کرنا' اور خطبہ مختصر کرنا اس کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے' تو تم لوگ نماز طویل ادا کیا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو کیونکہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں''۔

1782- وهو في "مسند أبي يعلى" "1642". وأخرجه مسلم "869" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، من طريق سريج بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/263"، والدارمي "1/365"، وابن خزيمة "1782" من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، به . وسقط من المطبوع من سنن الدارمي "عن أبيه." وأخرجه أبو داؤد "1106" في الصلاة: باب إقصار الخطب، وأبو يعلى "1618" و "1621" من طريق العلاء بن صالح، عن عدي بن ثابت، عن أبي راشد، قال: خطبنا عمار بن ياسر فتجوز في الخطبة، فقال: "إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نطيل الخطبة" واللفظ لأبي يعلى. وصححه الحاكم "1/289".

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔
تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔
''اگر آپ اسے طویل کر دیتے (تو یہ بہتر ہوتا)''

1783 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: كَانَتْ خُطْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--حسین بن عیسیٰ بسطامی--انس ابن عیاض--امام جعفر صادق--
(یہاں تحویل سند ہے) اور--عتبہ بن عبداللہ--عبداللہ بن مبارک--سفیان--امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ درمیانے درجے کا ہوتا تھا''۔

1784 - وَفِيْ خَبَرِ الْحَكَمِ بْنِ حَزَنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ طَيِّبَاتٍ خَفِيفَاتٍ مُبَارَكَاتٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت حکم بن حزن رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ، مختصر اور مبارک کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی''۔

بَابُ صِفَةِ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَدْئِهِ فِيهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ

باب 51: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کی صفت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبے کا آغاز حمد وثناء سے کرنا

1785 - سندِ حدیث: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، نا اَنَسٌ يَعْنِيْ ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ح، وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، انا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ، يَحْمَدُ اللّٰهَ، وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ اَهْلٌ، ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَاَنَّهُ نَذِيْرُ جَيْشٍ: صَبَّحَتْكُمُ السَّاعَةُ وَمَسَّتْكُمْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ اَوْ عَلَيَّ، وَاَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَفْظُ اَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ مُخَالِفٌ لِهٰذَا اللَّفْظِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے دوران اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے۔

''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کردے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا بے شک سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ راہنمائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی ہے اور سب سے برا کام نیا ایجاد شدہ ہے اور ہر نیا ایجاد شدہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح بھیجا گیا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا ذکر کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار سرخ ہوجایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہوجاتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوش زیادہ ہوجاتا تھا۔ یوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہ شاید صبح یا شام تک قیامت آجائے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض چھوڑ کر جائے گا یا بال بچے چھوڑ کر جائے تو اس کی ادائیگی میری طرف ہوگی یا میرے ذمے ہوگی کیونکہ میں اہل ایمان کا نگران ہوں۔

یہ روایت ابن مبارک کی نقل کردہ ہے۔

انس بن عیاض نامی راوی نے اس روایت سے کچھ مختلف الفاظ نقل کیے ہیں۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 52: جمعہ کے دن خطبے کے دوران قرآن کی تلاوت کرنا

1786 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ، عَنِ ابْنَةِ الْحَارِثَةِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ:

متنِ حدیث: مَا حَفِظْتُ قٓ إِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَأُ بِهَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنَةُ الْحَارِثَةِ هٰذِهِ هِيَ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- خبیب بن عبدالرحمٰن -- عبداللہ بن محمد بن معن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر سورۂ کہف یاد کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعے میں اسے پڑھا کرتے تھے۔ ہمارا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حارثہ کی ایک صاحبزادی سیدہ اُمّ ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

1787 - سندِحدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ:

متنِ حدیث: قَرَاْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، نَسَبُهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یوسف بن موسیٰ-- جریر--محمد بن ابوبکر-- یحییٰ بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سن کر سورۂ کہف یاد کی ہے نبی اکرم ﷺ ہر جمعہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے منبر پر اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن عبداللہ نامی راوی عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے ان کا یہ نسب بیان کیا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ إِذَا قَحَطَ النَّاسُ، وَخِيفَ مِنَ الْقَحْطِ هَلَاكُ الْأَمْوَالِ، وَانْقِطَاعِ السُّبُلِ إِنْ لَمْ يُغِثِ اللهُ بِمَنِّهِ وَطَوْلِهِ

باب **53**: جمعہ کے خطبے میں بارش کی دعا مانگنے کی اجازت جبکہ لوگ قحط کا شکار ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ذریعے بارش نہ کرے تو قحط کی وجہ سے اموال کے ہلاک ہو جانے اور راستوں کے منقطع ہو جانے کا اندیشہ ہو

1788 - انا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا شَرِيكٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ بَابِ الْقَضَاءِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يُغِيثَنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ، وَلَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ، فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ - يَعْنِي السَّمَاءَ - انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْعًا، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ

اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ، قَالَ: فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ. قَالَ شَرِيْكٌ: فَسَاَلْتُ اَنَسًا: اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ؟ فَقَالَ: لَا اَدْرِي.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: السَّلْعُ: جَبَلٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل ابن جعفر-- شریک ابن عبداللہ بن ابونمر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص جمعہ کے دن باب القضاء کی طرف والے سے مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں راستے منقطع ہو گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر رحمت نازل کرے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی۔

''اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر۔ اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر۔ اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں آسمان پر بادل یا بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آیا تھا۔ ہمارے اور ''سلع'' پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا محلہ نہیں تھا (یعنی کوئی رکاوٹ نہیں تھی جہاں تک نظر کام کرتی تھی وہاں تک کوئی بادل نہیں تھا) پھر اس پہاڑ کے دوسری طرف سے ایک ڈھال جیسا بادل نمودار ہوا۔ جب وہ درمیان میں (راوی کہتے ہیں:) یعنی آسمان کے درمیان میں پہنچا تو وہ پھیلنے لگا پھر بارش شروع ہو گئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم نے سات دن تک سورج نہیں دیکھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اگلے جمعے کے دن اسی دروازے سے ایک شخص مسجد میں آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اس نے عرض کی: مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں راستے منقطع ہو گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس بارش کو روک دے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔

''اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، نشیبی علاقوں میں، جنگلات پر بارش نازل ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے (مسجد سے) باہر آئے۔

شریک نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا یہ وہ پہلے والا شخص تھا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سلع" ایک پہاڑ کا نام ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْبُيُوتِ وَالْمَنَازِلِ إِذَا خِيفَ الضَّرَرُ مِنْ كَثْرَةِ الْأَمْطَارِ وَهَدْمِ الْمَنَازِلِ، وَمَسْأَلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْوِيلِ الْأَمْطَارِ إِلَى الْجِبَالِ وَالْأَوْدِيَةِ حَيْثُ لَا يُخَافُ الضَّرَرُ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

باب **54**: اگر اس کے زیادہ ہونے کی وجہ سے گھروں کے نقصان ہو جانے کا اندیشہ ہو تو گھروں اور رہائشی جگہوں پر سے بارش رک جانے کی دعا کرنا

اور اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرنا کہ بارش پہاڑوں اور کھلی جگہوں کی طرف منتقل ہو جائے جہاں کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ یہ عمل جمعے کے خطبے کے دوران کرنا۔

1789 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَا: ثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ:

متنِ حدیث: سُئِلَ أَنَسٌ: هَلْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟ قَالَ: قِيلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَحَطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، فَاسْتَسْقَى وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً، قَالَ: فَمَا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ حَتَّى إِنَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الْمَنْزِلِ لَيُهِمُّهُ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ مِنْ شِدَّةِ الْمَطَرِ، فَدَامَتْ جُمُعَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَاحْتُبِسَتِ الرُّكْبَانُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بِيَدِهِ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا، فَكُشِطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ.

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل ابن جعفر-- حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ اور-- ابو موسیٰ محمد بن مثنی-- علی بن حسین درہمی-- خالد ابن حارث-- حمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا مانگتے ہوئے) دونوں ہاتھ بلند کیے ہیں انہوں نے جواب دیا: جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارشیں بند ہو گئی ہیں، زمینیں بنجر ہو گئی ہیں، مویشی ہلاکت کا شکار ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے نزول کی دعا مانگی۔ ہمیں اس وقت آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: ابھی ہم نے نماز ادا نہیں کی تھی کہ اتنی تیز بارش شروع ہو گئی کہ ایسا نوجوان جس کا گھر قریب ہی موجود تھا بارش کی شدت کی وجہ سے وہ اس کوشش میں تھا کہ وہ اپنے گھر چلا جائے پھر پورا ہفتہ ایسے ہی گزر گیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھر گرنے لگ پڑے

ہیں اور مسافر پھنس گئے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے یہ دعا مانگی۔
''اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو''۔
تو مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔
روایت کے یہ الفاظ خالد بن حارث کے نقل کردہ ہیں تاہم ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''بارش بند ہوگئی''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَبَسُّمِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

باب 55: خطبے کے دوران امام کے مسکرا دینے کی اجازت

1790 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث نمبر **1790**: امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
''تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے''۔

بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

باب 56: جمعہ کے خطبے میں بارش کی دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنے کا طریقہ

1791 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نا يَزِيْدُ، يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:
متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اَوْ عِنْدَ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ؛ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ -- یزید -- ابن زریع -- سعید -- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ دعا کے دوران' یا دعا کے وقت' کبھی بھی دونوں ہاتھ بلند نہیں کیا کرتے تھے' البتہ بارش کی دعا کرتے ہوئے آپ ﷺ ایسا کرتے تھے آپ ﷺ دونوں ہاتھ اتنے بلند کیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجایا کرتی تھی۔

1792 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ فِيْ خَبَرِ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ: لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، يُرِيْدُ اِلَّا عِنْدَ مَسْاَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَسْقِيَهُمْ، وَعِنْدَ مَسْاَلَتِهِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنْهُمْ، وَقَدْ اَوْقَعَ اسْمَ الِاسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمَعْنَيَيْنِ جَمِيْعًا، اَحَدُهُمَا: مَسْاَلَتُهُ اَنْ يَسْقِيَهُمْ. وَالْمَعْنَى الثَّانِيْ: اَنْ يَحْبِسَ الْمَطَرَ عَنْهُمْ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ اَخْبَرَ فِيْ خَبَرِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْهُ، اَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ سَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُغِيْثَهُمْ، وَكَذٰلِكَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، فَهٰذِهِ

اللَّفْظَةُ اَيْضًا اسْتِسْقَاءٌ اِلَّا اَنَّهُ سَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يَحْبِسَ الْمَطَرَ عَنِ الْمَنَازِلِ وَالْبُيُوتِ ، وَتَكُونَ السُّقْيَا عَلَى الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَالْاَوْدِيَةِ

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریک بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
"تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے"۔

یہ روایت میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں کیونکہ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے البتہ بارش کی دعا مانگتے ہوئے ایسا کیا کرتے تھے"۔
ان کی مراد یہ ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بارش نازل کرے یا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی ہو کہ اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک دے (اس وقت ہاتھ بلند کیے تھے)
لفظ استسقاء کا اطلاق دونوں معانی پر ایک ساتھ ہو سکتا ہے ان میں سے ایک معنیٰ یہ ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی اللہ تعالیٰ ان پر بارش نازل کر دے اور دوسرا معنیٰ یہ ہوگا کہ یہ دعا مانگی: اللہ تعالیٰ ان پر سے بارش کو روک دے۔
میں نے جو مفہوم بیان کیا ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: شریک بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں اس میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے دوران اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے تھے اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان پر بارش نازل کرے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اس وقت بھی بلند کیے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا۔
"اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو"۔
تو ان الفاظ میں بھی بارش کی دعا مانگنے کا مفہوم پایا جاتا ہے تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تھی "اللہ تعالیٰ رہائشی جگہوں اور گھروں سے بارش کو روک لے اور یہ بارش پہاڑوں، ٹیلوں اور نشیبی علاقوں میں ہو"۔

بَابُ الْاِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ عَلَى الْمِنبَرِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَكَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنبَرِ فِيْ غَيْرِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب 57: جمعہ کے خطبے میں منبر پر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا اور بارش کی دعا مانگنے کے علاوہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنے کا مکروہ ہونا

1793 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، ح، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ قَالَ:

متنِ حدیث: خَطَبَ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو ، فَقَالَ عُمَارَةُ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ ، رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَمَا يَقُولُ اِلَّا هٰكَذَا - يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ -

اختلاف روایت: هٰذَا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ ، وَفِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ: شَهِدْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ ، وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُنَا ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ ، وَزَادَ: وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ شُعْبَةُ ، وَالثَّوْرِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ، فَقَالَا: رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- یوسف بن موسیٰ قطان--- جریر--- حصین--- (یہاں تحویل سند ہے)--- علی بن مسلم--- ہشیم--- حصین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

بشر بن مروان نے خطبہ دیتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا ستیاناس کرے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر بیٹھے (خطبہ دیتے ہوئے) دیکھا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف یوں کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی انگلی کے ذریعے (اشارہ کر کے) یہ بات کہی۔

روایت کے یہ الفاظ جریر کے نقل کردہ ہیں۔ ہشیم کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

عید کے دن میں حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا بشر بن مروان ہمیں خطبہ دے رہا تھا اس نے دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کیے۔

اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

ہشیم نامی راوی نے نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت شعبہ اور ثوری نے، حصین کے حوالے سے نقل کی ہے وہ دونوں بیان کرتے ہیں۔

انہوں نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا۔

1794 - اسنادِ دیگر: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نا اَبُوْ دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ قَالَ: وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ جَمِيْعًا عَنْ حُصَيْنٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- یحییٰ بن حکیم--- ابوداؤد--- شعبہ--- سلم بن جنادہ--- وکیع--- سفیان--- حصین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

بَابُ تَحْرِيْكِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي الْخُطْبَةِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ خَبَرَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِيْ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ

باب 58: خطبہ میں شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اسے حرکت دینا

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نے کتاب العیدین میں املاء کروادی ہے

بَابُ النُّزُولِ عَنِ الْمِنبَرِ لِلسُّجُودِ عِندَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الْخُطْبَةِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

باب 59: خطبے کے دوران آیت سجدہ تلاوت کی جائے' تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کرنا' بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو

1795 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِي، وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، نَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَرَاَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا، وَقَرَاَ بِهَا مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُودِ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ، وَلٰكِنْ اَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُودِ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَدْخَلَ بَعْضُ اَصْحَابِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ بَيْنَ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، وَبَيْنَ عِيَاضٍ وَاِسْحَاقَ مِمَّنْ لَا يَحْتَجُّ اَصْحَابُنَا بِحَدِيْثِهِ، وَاَحْسَبُ اَنَّهُ غَلَطَ فِي اِدْخَالِهِ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- اپنے والد اور شعیب -- لیث -- خالد ابن یزید -- ابن ابو ہلال -- عیاض بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سورہ ص کی تلاوت کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ والی آیت سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے) نیچے اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہم نے بھی سجدہ کیا' پھر ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اس کی تلاوت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملاحظہ کیا' تو ارشاد فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے۔

میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن وہب کے بعض شاگردوں نے ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے اسحاق بن عبداللہ ابو فروہ کا سعید بن ابو ہلال اور عیاض نامی راوی کے درمیان اضافہ کیا ہے' اور اسحاق ایک ایسا راوی ہے کہ محدثین اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال نہیں کرتے ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کی سند میں اسحاق بن عبداللہ کو شامل کر کے غلطی کی ہے۔

1795 - إسناده صحيح. شعيب: هو شعيب بن الليث بن سعد. وهو في "صحيح ابن خزيمة". "1795" ومن طريق ابن خزيمة أخرجه الدارقطني. "1/408" وأخرجه الحاكم "1/284" - "285" من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، به وصححه ووافقه الذهبي. وقد تقدم برقم "2765"

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعِلْمِ إِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ وَقْتَ خُطْبَتِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ، وَلَا يَجُوزُ الْكَلَامُ فِيهَا بِمَا لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ

باب 60: جمعہ کے دن جب امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو اس وقت اس سے کوئی سوال کیا جائے

تو اسے تعلیم دینے کی اجازت ہے۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس غلط فہمی کا شکار ہے کہ خطبہ نماز ہوتا ہے' اور اس کے دوران کلام کرنا جائز نہیں ہے' جس طرح نماز کے دوران کلام کرنا جائز نہیں۔

1796 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شَرِيكٌ -

متنِ حدیث: عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ أَنِ اسْكُتْ، فَسَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يُشِيرُونَ إِلَيْهِ أَنِ اسْكُتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: وَيْحَكَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ مَرَّ غُلَامٌ شَنِيٌّ، قَالَ أَنَسٌ: أَقُولُ: أَنَا هُوَ، مِنْ أَقْرَانِي قَدِ احْتَلَمَ، أَوْ نَاهَزَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: هَا هُوَ ذَا، قَالَ: إِنْ أَكْمَلَ هٰذَا الْغُلَامُ عُمُرَهُ فَلَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَرَى أَشْرَاطَهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل بن جعفر-- شریک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (جمعہ کے دن) منبر پر موجود تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! قیامت کب آئے گی۔ کچھ لوگوں نے اس کی طرف اشارہ کیا تم خاموش رہو اس نے تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا ہر مرتبہ لوگ اسے اشارہ کرتے رہے کہ تم خاموش رہو۔ تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارا ستیاناس ہو' تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس سے محبت رکھتے ہو اس کے ساتھ ہو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لیے خاموش رہے' پھر ایک شنئی لڑکا وہاں سے گزرا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ وہ میرا ہم عمر تھا اور بالغ ہو چکا تھا یا بالغ ہونے والا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یہاں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس لڑکے نے اپنی عمر کو مکمل کیا' تو یہ مرنے سے پہلے قیامت کی نشانیاں دیکھ لے گا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَعْلِيمِ الْإِمَامِ النَّاسَ مَا يَجْهَلُوْنَ فِي الْخُطْبَةِ مِنْ غَيْرِ سُؤَالٍ يُسْأَلُ الْإِمَامَ

باب 61: امام سے پوچھے گئے کسی سوال کے بغیر ہی امام کے لئے لوگوں کو اس چیز کی تعلیم دینے کی اجازت ہے جس سے وہ ناواقف ہوں

1797 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ، اَلَا وَاِنَّ عَلٰى وَجْهِهِ مَسْحَةَ مَلَكٍ، قَالَ: فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَبْلَانِيْ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن محمد زہری-- سلم بن قتیبہ-- یونس بن ابواسحاق-- مغیرہ بن شبل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب میں مدینہ منورہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس دروازے سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس راستے سے تمہارے سامنے ایک ایسا شخص آئے گا' جو برکت والوں میں سے سب سے بہتر ہوگا۔ یاد رکھنا اس کے چہرے پر فرشتوں جیسا (تقدس) ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ اس نے مجھے اس حوالے سے آزمایا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي سَلَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

باب 62: سفر سے واپس آنے والا شخص جب مسجد میں داخل ہو' تو امام کے لئے خطبے کے دوران اسے سلام کرنے کی اجازت دے

1798 - سندِحدیث: ثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ شِبْلٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا دَنَوْتُ مِنْ مَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَخْتُ رَاحِلَتِي، وَحَلَلْتُ عَيْبَتِي، فَلَبِسْتُ حُلَّتِي، فَدَخَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ، فَقُلْتُ لِجَلِيسٍ لِي: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، هَلْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْرِي شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَكَ بِاَحْسَنِ الذِّكْرِ، بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ اِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ، قَالَ: اِنَّهُ

سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ، وَاِنَّ عَلٰى وَجْهِهِ لَمَسْحَةَ مَلَكٍ . قَالَ: فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَبْلَانِي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابوعمار حسین بن حریث --- فضل بن موسیٰ --- یونس بن ابواسحاق --- مغیرہ ابن شبل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو میں نے اپنی سواری کو بٹھا دیا اور میں نے اپنا تھیلا کھولا اور اپنا حلہ پہن لیا پھر میں مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کیا' تو لوگ غور سے میری طرف دیکھنے لگے میں نے اپنے ساتھی سے دریافت کیا: اے اللہ! کے بندے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حوالے سے کوئی چیز ذکر کی ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت اچھے الفاظ میں تمہارا ذکر کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے خطبے کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی صورت پیش آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس راستے سے تمہارے سامنے ایک ایسا شخص آئے گا' جو انتہائی برکت والا ہوگا اور اس کے چہرے پر فرشتوں والا (تقدس) ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ اس نے مجھے اس حوالے سے آزمایا۔

بَابُ اَمْرِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِيْ خُطْبَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصَّدَقَةِ، اِذَا رَاَى حَاجَةً، وَفَقْرًا

باب 63: جمعہ کے دن خطبے کے دوران امام کا لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دینا جب وہ (کسی شخص کی) ضرورت اور فقر کو دیکھے

1799 - سندِ حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَجَاءَ الْاَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ، فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ مَرْوَانُ اَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، اِنْ كَادُوْا لَيَفْعَلُوْنَ بِكَ قَالَ: مَا كُنْتُ لِاَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَصَدَّقُوا، فَمَا لَقَوْا ثِيَابًا، فَاَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ، وَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَصَدَّقُوا، فَاَلْقَى رَجُلٌ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَصَاحَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ زَجَرَهُ، وَقَالَ: خُذْ ثَوْبَكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا دَخَلَ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَاَمَرْتُ

النَّاسَ اَنْ يَّتَصَدَّقُوا ، فَمَا لَقَوْا ثِيَابًا ، فَاَمَرْتُ لَهُ بِثَوْبَيْنِ ، ثُمَّ دَخَلَ الْيَوْمَ فَاَمَرْتُ اَنْ يَّتَصَدَّقُوا ، فَاَلْقٰى هٰذَا اَحَدَ ثَوْبَيْهِ ، ثُمَّ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان--ابن عجلان--عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوئے۔ مروان بن حکم اس وقت خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے لگے۔ سپاہی آئے تا کہ انہیں بٹھا دیں، لیکن انہوں نے ان کی بات نہیں مانی اور نماز ادا کرتے رہے، جب مروان نے نماز (مکمل کر لی) تو ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کے ساتھ کچھ کر لیتے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں جو بات دیکھی ہے اس کے بعد ان دو رکعات کو کبھی ترک نہیں کروں گا' پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ایک دن جمعہ کے دن ایک شخص مسجد میں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے اس شخص کی حالت پراگندہ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی کہ لوگ صدقہ کریں' تو لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کر دیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس شخص کو دو کپڑے دیے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعات نماز ادا کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے رہے۔

پھر وہ شخص اگلے جمعے کے دن آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ہدایت کی تو اس شخص نے اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا پیش کر دیا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں اسے مخاطب کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور ارشاد فرمایا:

تم اپنا کپڑا لے لو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ شخص پراگندہ حالت میں آیا تھا میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ہدایت کی تو لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کیے' تو میں نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا۔ آج یہ شخص آیا ہے' اور میں نے صدقہ دینے کا حکم دیا ہے' تو اس نے اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا پیش کر دیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ دو رکعات نماز ادا کرے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قَطْعِ الْإِمَامِ الْخُطْبَةَ لِتَعْلِيْمِ السَّائِلِ الْعِلْمَ

باب **64**: سوال کرنے والے شخص کو علم کی تعلیم دینے کے لئے امام کو خطبہ منقطع کرنے کی اجازت ہے

1800 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، نَا الْمُقْرِئُ، نَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ:

متن حدیث: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهِ، لَا يَدْرِى مَا دِيْنُهُ فَاَقْبَلَ اِلَيَّ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ، فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خَلْتُ قَوَائِمُهُ حَدِيدًا، - قَالَ حُمَيْدٌ: اُرَاهُ رَاَى خَشَبًا اَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيدًا - فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِىْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَى خُطْبَتَهُ وَاَتَمَّ اٰخِرَهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ابوزہیر عبدالمجید بن ابراہیم--مقرء--سلیمان بن مغیرہ--حمید بن ہلال کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابورفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک غریب الوطن شخص اپنے دین کے بارے میں جاننے کے لیے حاضر ہوا ہے' جو یہ نہیں جانتا کہ دین کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو ترک کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک کرسی لائی گئی جس کے پائے لوہے کے بنے ہوئے تھے۔

حمید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میرا خیال ہے راوی نے سیاہ لکڑی دیکھی تھی' جسے وہ لوہا سمجھے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز کی تعلیم دینا شروع کی جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے آخر تک مکمل کیا۔

بَابُ نُزُوْلِ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنبَرِ، وَقَطْعِهِ الْخُطْبَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو لَهُ

باب 65: کسی ضرورت کے پیش آنے کی وجہ سے امام کا منبر سے نیچے اتر آنا اور خطبے کو منقطع کر دینا

1801 - سندِحدیث: نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، نا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَنَزَلَ فَاَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ (اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15) رَاَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ اَصْبِرْ، ثُمَّ اَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدہ بن عبداللہ خزاعی--زید ابن حباب--حسین ابن واقد--عبداللہ بن بریدہ--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آ گئے (وہ دونوں بچے تھے) ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں کبھی وہ گر پڑتے تھے کبھی کھڑے ہو جاتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اٹھالیا اور انہیں اپنے آگے بٹھالیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔

''تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں''۔
میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا۔
(راوی بیان کرتے ہیں) پھر آپ ﷺ نے خطبہ جاری رکھا۔

1802 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:
متنِ حدیث: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ بِمِثْلِهِ . وَقَالَ: فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا ، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ اَخَذَ فِيْ خُطْبَتِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبداللہ بن سعید اشج اور زیاد بن ایوب -- ابوتمیلہ -- حسین بن واقد -- عبد اللہ بن بریدہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:
ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)
تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
''مجھ سے صبر نہیں ہو سکا تو میں نیچے اتر آیا اور ان دونوں کو اٹھا لیا''۔
اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔
''پھر نبی اکرم ﷺ دوبارہ خطبہ دینے لگے''۔

بَابُ فَضْلِ الْاِنْصَاتِ، وَالاسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ

باب 66: خاموش رہنے اور غور سے خطبہ سننے کی فضیلت

1803 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:
متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسَلَ الرَّجُلُ ، وَغَسَلَ رَاْسَهُ ، ثُمَّ تَطَيَّبَ مِنْ اَطْيَبِ طِيْبِهٖ ، وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، ثُمَّ اسْتَمَعَ لِلْاِمَامِ غُفِرَ لَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن نصر -- عبدالعزیز بن عبداللہ -- سلیمان بن بلال -- صالح بن کیسان -- سعید مقبری -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
جب جمعہ کا دن آئے تو آدمی غسل کرے اپنے سر کو دھوئے اور پھر اپنے پاس موجود سب سے عمدہ خوشبو لگائے پھر صاف کپڑے پہنے اور پھر نماز کے لیے چلا جائے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے۔

امام (کا خطبہ) غور سے سنے۔اس شخص کے ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دن کے (یعنی) دس دن کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ خُطْبَةِ الْإِمَامِ

باب 67: جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران بات چیت کرنے کی ممانعت

1804 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا حَبَّانُ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا تَكَلَّمْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ ، وَاَلْغَيْتَ . يَعْنِيْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر قیسی--حبان--وہیب--سہیل--اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن اگر تم کلام کر لو تو تم نے ایک لغو حرکت کی''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے لغو قرار دیا جائے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی جب امام خطبہ دے رہا ہو۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب 68: جمعہ کے دن کلام کے ذریعے لوگوں کو خاموش کروانے کی ممانعت جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو

1805 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: ح، وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: ح، وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح، وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ

1805– واخرجه احمد "2/518" من طريق يونس، به. واخرجه البخارى "934" فى الجمعة: باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب، ومسلم "851" فى الجمعة: باب فى الإنصات يوم الجمعة فى الخطبة، والترمذى "512" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية الكلام والإمام يخطب، والنسائى "3/103" - "104"، "104" فى الجمعة: باب الإنصات للخطبة يوم الجمعة، والدارمى "1/364"، واحمد "2/272" و"393" و "396" من طرق عن الزهرى، به. واخرجه مالك "1/103"، ومن طريقه الشافعى "404"، واحمد "2/485"، والدارمى "1/364"، والبغوى "1080" عن ابى الزناد، عن الأعرج، عن ابى هريرة. واخرجه احمد "2/244"، ومسلم "851"، وابن خزيمة "1806"، والشافعى "405" من طريق سفيان بن عيينة، عن ابى الزناد به.

اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ.

اختلاف روایت: هٰذَا لَفْظُ خَبَرِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، ح، وَحَدَّثَنَا الْبُرْسَانِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰخِرُوْنَ السَّمَاعَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- سعید بن میتب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن عزیز الایلی -- سلامہ -- عقیل -- محمد بن مسلم -- سعید بن میتب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) -- یحییٰ بن حکیم -- محمد بن بکر برسانی -- ابن جریج -- ابن شہاب -- حدیث عمر بن عبدالعزیز -- ابراہیم بن قارظ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

-- (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- ابن شہاب -- عمر بن عبدالعزیز -- ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) سعید بن میتب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: خاموش رہو اور امام (اس وقت) جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالرزاق کے نقل کردہ ہیں۔

برسانی نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے دیگر راویوں نے سماع کا تذکرہ نہیں کیا۔

بعض راویوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جبکہ بعض نے یہ کہا ہے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ، وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ خُطْبَةَ الْاِمَامِ

باب 69: کلام کے ذریعے لوگوں کو خاموش کروانے کی ممانعت، اگر روکنے والا شخص امام کا خطبہ نہ سن رہا ہو

1806 - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح، وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِرَجُلٍ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ: اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَيْتَ. وَاِنَّمَا هِيَ لُغَةُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ. قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَيْتَ.

قَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلُ اَبِي هُرَيْرَةَ: لَغَيْتَ: لُغَةُ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَاِنَّمَا هُوَ لَغَوْتَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- (یہاں تحویل سند ہے) -- سعید بن عبدالرحمٰن -- سفیان -- ابوزناد -- اعرج (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تم خاموش رہو اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

(راوی کہتے ہیں:) یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا محاورہ ہے۔

مخزومی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' جب جمعہ کے دن تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا تم خاموش رہو اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے لغو حرکت کی۔

سفیان کہتے ہیں: روایت کے الفاظ "لغیت" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا محاورہ ہے' کیونکہ اصل لفظ "لغوت" ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السُّؤَالِ عَنِ الْعِلْمِ غَيْرَ الْإِمَامِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب 70: جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو امام کے علاوہ کسی اور سے علمی بات دریافت کرنے کی ممانعت

1807 - سندِحدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَجَلَسْتُ قَرِيبًا مِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ بَرَاءَةَ، فَقُلْتُ لِاُبَيٍّ: مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ؟ قَالَ: فَتَجَهَّمَنِي وَلَمْ يُكَلِّمْنِي، ثُمَّ مَكَثْتُ سَاعَةً، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَتَجَهَّمَنِي وَلَمْ يُكَلِّمْنِي، ثُمَّ مَكَثْتُ سَاعَةً، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَتَجَهَّمَنِي وَلَمْ يُكَلِّمْنِي، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لِاُبَيٍّ: سَاَلْتُكَ فَتَجَهَّمْتَنِي وَلَمْ تُكَلِّمْنِي، قَالَ اُبَيٌّ: مَا لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ، فَذَهَبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كُنْتُ بِجَنْبِ اُبَيٍّ، وَاَنْتَ تَقْرَاُ بَرَاءَةَ، فَسَاَلْتُهُ: مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ؟ فَتَجَهَّمَنِي وَلَمْ يُكَلِّمْنِي، ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اُبَيٌّ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- زکریا بن یحییٰ بن ابان -- ابن ابومریم -- محمد بن جعفر -- شریک بن عبد اللہ -- عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1806 - اخرجه عبد الرزاق (4623)، واحمد 3/315 و389، ومسلم (755) (162) في صلاة المسافرين: باب من خاف اَنْ لَا يَقُومَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ اوله، والترمذي 2/318 في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النوم قبل الوتر، وابن ماجه (1187) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر اخر الليل، وابن خزيمة (1806)، وأبو يعلى (1905) و (2106) و (2279)، والبيهقي 3/35، والبغوي (969)، وأبو عوانة 2/290- 291 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/300 و337 و348، ومسلم (755) (163)، وأبو عوانة 2/291، والبيهقي 3/35 من طرق عن أبي الزبير، عن جابر.

جمعہ کے دن میں مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے سورہ توبہ کی تلاوت کرنا شروع کی۔ میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو انہوں نے مجھے غصے سے دیکھا' لیکن میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔

میں کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر میں نے ان سے سوال کیا' تو انہوں نے' پھر مجھے گھور کے دیکھا' لیکن میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔

میں پھر کچھ دیر بیٹھا رہا اور میں نے' پھران سے سوال کیا' تو انہوں نے' پھر مجھے گھور کر دیکھا' لیکن میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے آپ سے سوال کیا تھا' تو آپ مجھے گھورنے لگے تھے۔

آپ نے میرے ساتھ کوئی بات ہی نہیں کی تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں اس نماز میں سے صرف تمہاری لغو حرکت ملی ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھا آپ ﷺ اس وقت سورہ توبہ کی تلاوت کر رہے تھے۔

میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو یہ مجھے گھور کر دیکھنے لگے اور پھر انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی انہوں نے یہ کہا ہے: تمہیں اپنی نماز میں سے صرف یہی ملا ہے' جو تم نے لغو حرکت کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابی نے ٹھیک کہا ہے۔

1808 - اسنادِ دیگر: قَالَ: وَثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ زَكَرِيَّا بْنِ حَيُّوَيْهِ الْإِسْفَرَايِينِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ بِمِثْلِهِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اِبْطَالِ فَضِيلَةِ الْجُمُعَةِ بِالْكَلَامِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ، وَزَجْرِ الْمُتَكَلِّمِ عَنِ الْكَلَامِ بِالتَّسْبِيحِ

باب 71: جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو اس وقت کلام کرنے کی وجہ سے جمعہ کی فضیلت باطل ہو جانے کا تذکرہ

یہ حکم ایک مجمل الفاظ والی روایت سے ثابت ہے' جس کی وضاحت نہیں کی گئی سبحان اللہ کہہ کر بات کرنے والے شخص کو بات کرنے سے روکنا۔

1809 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، يَعْنِى الْحَنَفِيَّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ تَلَا آيَةً، فَقَالَ رَجُلٌ وَّهُوَ اِلَى

جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: مَتٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ، فَاِنِّي لَمْ اَسْمَعْهَا اِلَّا السَّاعَةَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ فَسَكَتَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ تَلَا آيَةً اُخْرٰى ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِلرَّجُلِ: اِنَّكَ لَمْ تَجْمَعْ مَعَنَا قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ: فَذَهَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ ، صَدَقَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبداللہ بن سعید اشج --حسین بن عیسیٰ حنفی --حکم بن ابان--عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت تلاوت کی تو ایک صاحب نے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ میں نے تو یہ ابھی سنی ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ۔ وہ صاحب خاموش ہو گئے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری آیت تلاوت کی تو ان صاحب نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند بات کہی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے' پھر کہا: سبحان اللہ۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان صاحب سے کہا تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا۔

تو اس شخص نے کہا: سبحان اللہ' پھر وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن اُمّ عبد نے ٹھیک کہا ہے۔ ابن اُمّ عبد نے ٹھیک کہا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللَّغْوَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اِنَّمَا يُبْطِلُ فَضِيْلَةَ الْجُمُعَةِ لَا اَنَّهٗ يُبْطِلُ الصَّلَاةَ نَفْسَهَا اِبْطَالًا يَجِبُ اِعَادَتُهَا، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ، اَنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْاِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهٖ عَنِ الْكَمَالِ وَالتَّمَامِ، فَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تَجْمَعْ مَعَنَا مِنْ نَفْيِ الْاِسْمِ اِذْ هُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّمَامِ وَالْكَمَالِ

باب 72: اس روایت کا تذکرہ' جو میری نقل کردہ روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو لغو حرکت کا ارتکاب جمعہ کی فضیلت کو باطل کر دیتا ہے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے: یہ عمل جمعے کی نماز ہی کو باطل کر دیتا ہے کہ اسے دہرانا واجب ہو۔ یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں نے کتاب الایمان میں یہ بات بیان کی ہے: بعض اوقات عرب کسی چیز سے کسی اسم کی نفی کرتے ہیں کیونکہ وہ چیز کمال اور تمام کے حوالے سے ناقص ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا''

یہاں اسم کی نفی کی گئی کیونکہ یہ کمال اور تمام کے حوالے سے ناقص ہے۔

1810 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا، وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا، وَمَنْ لَغَا أَوْ تَخَطَّى كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- ابن وہب -- اسامہ -- عمرو بن شعیب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد اپنی بیوی کے پاس موجود خوشبو لگائے' اگر اس کے پاس موجود ہو اور صاف کپڑے پہنے اور پھر لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور خطبے کے وقت کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو یہ چیز ان دو جمعوں کے درمیان کا کفارہ بن جاتی ہے' اور جو شخص لغو حرکت کرتا ہے' یا گردنیں پھلانگتا ہے' تو یہ اس کے لیے ظہر ہوتی ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِإِنْصَاتِ الْمُتَكَلِّمِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ بِالزَّجْرِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسٍ، فِي قِصَّةِ السَّائِلِ عَنِ السَّاعَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ أَنِ اسْكُتْ

باب 73: جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو کلام کرنے والے شخص کو اشارے کے ذریعے خاموش کروانے اور روکنے کا حکم ہے

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شریک بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے قیامت کے بارے میں سوال کرنے والے شخص کا واقعہ نقل کیا ہے' جس کو لوگوں نے اشارہ کیا تھا کہ تم خاموش رہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَإِبَاحَةِ زَجْرِ الْإِمَامِ عَنْ ذَلِكَ فِي خُطْبَتِهِ

باب 74: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت ہے' اور امام کے لئے خطبے کے دوران اس سے منع کرنا مباح ہے

1811 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ،

1810- أخرج مالك 1/103، والبخاري "934" في الجمعة: باب الإنصات يوم الجمعة، ومسلم "851"، وأبو داؤد "1112" في الصلاة: باب الكلام والإمام يخطب، والترمذي "512" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية الكلام والإمام يخطب، والنسائي 3/103 و104 في الجمعة، من حديث أبي هريرة.

عَنْ اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ:

متن حدیث: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى خَرَجَ الْإِمَامُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ ، فَقَالَ لِي: جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ ، فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْخُطْبَةِ اَيْضًا اَبْوَابٌ قَدْ كُنْتُ خَرَّجْتُهَا فِيْ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبداللہ بن ہاشم--عبدالرحمٰن ابن مہدی--معاویہ ابن صالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوزاہریہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعے کے دن بیٹھا ہوا تھا وہ میرے ساتھ مسلسل بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ امام آ گیا۔

اسی دوران ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' تو انہوں نے مجھ سے یہ فرمایا: ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ تم نے اذیت پہنچائی ہے' اور تم تاخیر سے آئے ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خطبہ کے بارے میں چند مزید ابواب بھی ہیں' جنہیں میں نے کتاب العیدین میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْجُمُعَةِ، وَفَضِيلَةِ اجْتِنَابِ ذٰلِكَ

باب 75: جمعہ کے دن دو آدمیوں کے درمیان فرق کرنے کی ممانعت اور اس سے اجتناب کی فضیلت

1812 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى يَعْنِيْ بْنَ سَعِيْدٍ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ الْغُسْلَ اَوْ تَطَهَّرَ فَاَحْسَنَ الطُّهُوْرَ فَلَبِسَ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِهِ ، وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ طِيْبًا ، اَوْ دُهْنِ اَهْلِهِ ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا غُفِرَ لَهُ اِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى .

قَالَ بُنْدَارٌ: اَحْفَظُهُ مِنْ فِيْهِ ، عَنْ اَبِيْهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ بُنْدَارًا فِيْ هٰذَا ، وَالْجَوَادُ قَدْ يَفْتُرُ فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ بن سعید--ابن عجلان--سعید بن ابوسعید--اپنے والد کے حوالے سے--عبداللہ بن ودیعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

1811- اخرجه النسائي "3/103" في الجمعة: باب النهي عن تخطي رقاب الناس و الإمام على المنبر يوم الجمعة، من طريق ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/190"، وأبو داؤد "1118" في الصلاة: باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة.

کرتے ہیں:

جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح وضو کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح طہارت حاصل کرے پھر سب سے بہتر کپڑے پہنے اور جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھا ہو خوشبو لگائے یا اپنے گھر میں موجود تیل لگائے اور دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے تو اس شخص کے اگلے جمعے تک کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

میں نے ان کی زبانی ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت یاد رکھی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس بارے میں کسی نے بھی بندار کی متابعت نہیں کی ہے۔

بعض اوقات اچھا گھوڑا بھی ٹھوکر کھا جاتا ہے۔

بَابُ طَبَقَاتِ مَنْ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ

باب 76: جمعہ میں حاضر ہونے والے افراد کے طبقات

1813 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يَحْضُرُهَا يَلْغُو، فَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ، فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ، فَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَعْطَاهُ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِوَقَارٍ وَانْصَاتٍ وَسُكُوْنٍ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ؛ لِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) (الانعام: 160)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ ابن زریع --حبیب المعلم --عمرو بن شعیب --اپنے والد-- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جمعہ میں تین طرح کے لوگ شریک ہوتے ہیں ایک وہ شخص جو اس میں شریک ہوتا ہے اور وہ لغو حرکت کرتا ہے تو اسے اس میں سے یہی حصہ ملتا ہے۔

ایک وہ شخص جو دعا کے ہمراہ اس میں شریک ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے عطا کر دے اور اگر چاہے تو اسے عطا نہ کرے۔

ایک وہ شخص ہے جو وقار، خاموشی اور سکون کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے۔ وہ کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا ہے۔ کسی کو اذیت نہیں پہنچاتا ہے تو یہ جمعہ اس شخص کے لیے اس کے بعد والے جمعہ تک کے لیے کفارہ بن جاتا ہے اور مزید تین دن کا بھی کفارہ بن جاتا ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَخْبَارِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِي الْاَبْوَابِ الْمُتَقَدِّمَةِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاَخْبَارِ فِيْ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ اَنَّهَا كَفَّارَةٌ لِلذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا، اِنَّمَا هِيَ اَلْفَاظٌ عَامٌّ، مُرَادُهَا خَاصٌّ، اَرَادَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَفَّارَةٌ لِصَغَائِرِ الذُّنُوْبِ دُوْنَ كِبَارِهَا

باب 77: اس روایت کا تذکرہ' جو سابقہ ابواب میں میری ذکر کردہ مجمل روایت کے الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ اس سے پہلے جو بھی روایات گزری ہیں' جن میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ جمعہ گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے' تو یہاں الفاظ عام ہیں' لیکن ان کی مراد مخصوص ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے مراد صغیرہ گناہوں کا کفارہ لیا ہے۔ کبیرہ گناہ مراد نہیں ہیں۔

1814 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- اسماعیل بن جعفر -- علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

پانچ نمازیں' ایک جمعہ سے دوسرے جمعے تک کے درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب 78: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو حبوہ کے طور پر بیٹھنے کی ممانعت

1815 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوجعفر سمنانی -- عبداللہ بن یزید -- سعید بن ابوایوب -- ابومرحوم عبدالرحمٰن بن میمون -- سہل بن معاذ بن انس جہنی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن' جب امام خطبہ دے رہا ہو' حبوہ کے طور پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب 79: جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت

1816 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاَنْ تُنْشَدَ فِيهَا الْاَشْعَارُ، وَاَنْ يُنْشَدَ فِيهَا الضَّالَّةُ، وَعَنِ الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان -- عمرو بن شعیب -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں خرید و فروخت کرنے، اشعار سنانے، گمشدہ چیز کا اعلان کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ فَضْلِ تَرْكِ الْجَهْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ يَاْتِي الْمَرْءُ الْجُمُعَةَ اِلٰى انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

باب 80: جمعہ کے دن' آدمی کے جمعہ کی نماز کے لئے آنے سے لے کر نماز مکمل کرنے تک جہالت کا مظاہرہ نہ کرنے کی فضیلت

1817 -- سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ، نا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الطُّهُورَ، ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يَجْهَلْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ الْاِمَامُ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی -- معاویہ ابن ہشام -- شیبان -- فراس -- عطیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ جمعہ کے لیے آئے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے اور کسی جہالت کا مظاہرہ نہ کرے یہاں تک کہ امام (نماز) ختم کرے تو یہ چیز اس شخص کے لیے اس جمعے سے اگلے جمعہ تک کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْحَصَى وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِعْلَامِ بِاَنَّ مَسَّ الْحَصَى فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَغْوٌ

باب 81: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کنکریوں کو چھونے کی ممانعت اور اس بات کی اطلاع کہ اس وقت میں کنکریوں کو چھونا لغو حرکت ہے

1818 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --اعمش --ابو صالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعہ کے دن وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ جمعہ کے لیے آئے (امام سے) قریب ہو کر بیٹھے۔ خطبے کے دوران خاموش رہے' اور غور سے سنے' تو اس شخص کے اس جمعے سے اگلے جمعے کے درمیان کے اور مزید تین دنوں کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

اور جو شخص کنکریوں کو چھولیتا ہے' تو وہ لغو حرکت کا مرتکب ہوتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحَوُّلِ النَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنْ مَوْضِعِهِ اِلٰى غَيْرِهِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النُّعَاسَ لَيْسَ بِاسْتِحْقَاقِ نَوْمٍ، وَلَا مُوجِبٌ وُضُوْءًا

باب 82: جمعہ کے دن اونگھنے والے شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے اور اس بات کی دلیل کہ اونگھ نیند کو ثابت نہیں کرتی ہے' اور وضو کو واجب نہیں کرتی ہے

1819 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيْعًا، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، ح، وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ح، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، وَثَنَا مُحَمَّدٌ اَيْضًا، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1819- إسناده قوي، وقد صرّح ابن إسحاق بالتحديث عند أحمد وأخرجه أحمد "2/22" و "32"، وأبو داوُد "119" في الصلاة: باب الرجل ينعس والإمام يخطب، والترمذي "526 في الصلاة: باب ما جاء فيمن نعس يوم الجمعة أنه يتحول من مجلسه، والبغوي "1087"، وابن خزيمة "1819"، والبيهقي "3/237"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" "2/186"، من طرق عن محمد بن إسحاق، به، وصححه الحاكم "1/291" ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه البيهقي "3/237" أيضا من طريق محمد بن عبد الرحمٰن المحاربي، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن نافع به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَجْلِسِهِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ.

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الْاَشَجِّ. وَفِي حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبداللہ بن سعید اشج--ابوخالد اور عبدہ بن سلیمان--ابن اسحاق--(یہاں تحویل سند ہے)--ہارون بن اسحاق--ابوخالد--محمد بن اسحاق--(یہاں تحویل سند ہے)--حسن بن محمد--محمد بن عبید--محمد بن اسحاق--(یہاں تحویل سند ہے)--محمد بن یحییٰ--یزید بن ہارون--محمد--یعلی بن عبید--محمد بن اسحاق--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

جب جمعہ کے دن کسی شخص کو بیٹھے ہوئے اونگھ آ جائے' تو وہ اپنی نشست کو تبدیل کرے۔

روایت کے یہ الفاظ اشج کے نقل کردہ ہیں۔

یزید بن ہارون کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اِقَامَةِ الرَّجُلِ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَجْلِسِهِ لِيَخْلُفَهُ فِيْهِ

باب **83**: جمعہ کے دن آدمی کا اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنے کی ممانعت

1820 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا يُقِيْمُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُفُهُ فِيْهِ، فَقُلْتُ: اَنَا لَهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهِ.

قَالَ: وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْمُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ فَلَا يَجْلِسُ فِيْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن رافع--عبدالرزاق--ابن جریج--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

(راوی نافع کہتے ہیں:) میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جمعہ کے دن"

تو انہوں نے فرمایا: جمعہ کے دن میں بھی اور اس کے علاوہ میں بھی۔

نافع کہتے ہیں: اگر کوئی شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ الرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَقَدْ خَلَفَهُ فِيهِ غَيْرُهُ، وَالْبَيَانِ أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ مِمَّنْ خَلَفَهُ فِيهِ

باب 84: جمعہ کے دن کسی شخص کا اپنی جگہ سے اٹھ کر جا کر واپس آنا

جبکہ اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص بیٹھ چکا ہو اور اس بات کا بیان: وہ (واپس آنے والا) اس جگہ پر بیٹھنے کا اس شخص سے زیادہ حقدار ہے جو اس کے بعد وہاں بیٹھا تھا

1821 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، ح، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، وَثَنَا أَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ، وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، ح، وَثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا: ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

اختلافِ روایت: زَادَ يُوسُفُ: ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ، فَجَلَسْتُ فِيهِ، فَعَادَ فَأَقَامَنِي أَبُو صَالِحٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن ابوحازم -- (یہاں تحویل سند ہے) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز دراوردی -- ابوبشر واسطی -- خالد ابن عبداللہ -- سہیل (یہاں تحویل سند ہے) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- (یہاں تحویل سند ہے) -- بشر بن معاذ -- یزید بن زریع -- روح بن قاسم -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے' تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

پھر ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور میں اس کی جگہ پر بیٹھ گیا جب وہ شخص واپس آیا' تو ابوصالح نے مجھے اٹھا دیا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّوَسُّعِ وَالتَّفَسُّحِ إِذَا ضَاقَ الْمَوْضِعُ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ)

(المجادلة: 11)

باب 85: جب جگہ تنگ ہو' تو وسعت اور کشادگی اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! جب تم سے یہ کہا جائے کہ محفل میں کشادگی اختیار کرو' تو تم لوگ کشادگی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی نصیب کرے گا''۔

1822 - سندِ حدیث: ثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُفُهُ، وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا، وَتَفَسَّحُوْا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--عبیداللہ--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے لیکن تم وسعت اور کشادگی اختیار کرو۔

بَابُ ذِكْرِ كَرَاهَةِ انْفِضَاضِ النَّاسِ عَنِ الْاِمَامِ وَقْتَ خُطْبَتِهِ لِلنَّظَرِ اِلٰى لَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11) الْاٰيَةَ

باب 86: امام کے خطبہ دینے کے دوران کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کو دیکھ کر لوگوں کا امام کو چھوڑ کر چلے جانا مکروہ ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد فرمایا:

''جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو وہ اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے''۔

1823 - سندِ حدیث: نا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثنا جَرِيْرٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ،
متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، فَجَاءَ تْ عِيْرٌ مِنَ الشَّامِ، فَانْفَتَلَ النَّاسُ اِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِىْ فِى الْجُمُعَةِ: (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یوسف بن موسیٰ--جریر--حصین بن عبدالرحمٰن--سالم بن ابوجعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اسی دوران شام سے ایک قافلہ آ گیا لوگ اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو یہ آیت جمعہ کے دن کے بارے میں نازل ہوئی۔

''جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو تیزی سے اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے''۔

اَبْوَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

(ابواب کا مجموعہ)

جمعہ سے پہلے نماز ادا کرنا

بَابُ الْاَمْرِ بِاِعْطَاءِ الْمَسَاجِدِ حَقَّهَا مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُوْلِهَا

باب 87: مسجد میں داخل ہونے کے وقت نماز کے حوالے سے مسجد کو اس کا حق دینے کا حکم ہونا

1824 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، نا اَبُوْ خَالِدٍ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: اُخْبِرْنَا عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَعْطُوا الْمَسَاجِدَ حَقَّهَا، قِيْلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابوخالد-- ابن اسحاق-- ابوبکر بن عمرو بن حزم-- عمرو بن سلیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مساجد کو ان کا حق دو۔ دریافت کیا گیا: ان کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نماز ادا کرو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالتَّطَوُّعِ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ

باب 88: مسجد میں داخل ہونے پر بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نفل ادا کرنے کا حکم

1825 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ابن عجلان اور عثمان بن ابوسلیمان-- عامر

1824: امام کے خطبہ دینے کے دوران جو شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے اس کا تحیۃ المسجد پڑھنا شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے جبکہ تحیۃ المسجد کے علاوہ اور کوئی بھی نماز ادا کرنا حرام ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک اس بات کے قائل ہیں: امام کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد کوئی بھی نماز ادا کرنا یا کسی بھی قسم کی گفتگو کرنا ممنوع ہے۔ اس لئے خطبہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والا شخص تحیۃ المسجد ادا نہیں کرے گا۔

بن عبداللہ بن زبیر -- عمرو بن سلیم -- حضرت ابوقتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے:
جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعات ادا کرے۔

1826 - اسنادِ دیگر: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِىْ ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

اختلافِ روایت: زَادَ: قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن ہاشم -- عبدالرحمٰن ابن مہدی -- مالک -- عامر بن عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں الفاظ زائد ہیں۔
''بیٹھنے سے پہلے (دو رکعات) ادا کرے''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّىَ رَكْعَتَيْنِ

باب 89: مسجد میں داخل ہونے پر دو رکعات ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کی ممانعت

1827 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، ح، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ هِنْدٍ، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، ح، وَثَنَا الصَّنْعَانِىُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ غَزِيَّةَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، ح، وَحَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِىُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّىَ رَكْعَتَيْنِ.

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عَجْلَانَ. وَفِىْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ عَدِيٍّ: مَنْ دَخَلَ هٰذَا الْمَسْجِدَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ، وَزَادَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

1827- اخرجه مالك 1/162، واحمد 5/295 و296 و303 و305 و311، وعبد الرزاق (1673)، والحميدى (421)، وابن أبى شيبة 1/339، والدارمى 1/323-324، والبخارى (444) فى الصلاة: باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين، و (1163). فى التهجد: باب ما جاء فى التطوع مثنى مثنى، ومسلم (714) (69) فى صلاة المسافرين: باب استحباب تحية المسجد بركعتين، وأبو داؤد (467) و (468) فى الصلاة: باب ما جاء فى الصلاة عند دخول المسجد، والترمذى (316) فى الصلاة: باب ما جاء إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين، والنسائى 2/53 فى المساجد: باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فيه، وابن ماجه (1013) فى إقامة الصلاة: باب من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع، وابن خزيمة (1825) و (1826) و (1827)، والبيهقى 3/53، والبغوى (480)، وأبو عوانة 1/415 من طرق عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به. واخرجه مسلم (714) (70)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--بندار--یحییٰ--ابن عجلان--(یہاں تحویل سند ہے)--ابوعمار--فضل بن موسیٰ--عبداللہ بن سعید ابن ابوہند--بندار--ابوعاصم--ابن جریج--زیاد بن سعد--(یہاں تحویل سند ہے)--صنعانی--معتمر--عمارہ بن غزیہ --یحییٰ بن سعید--(یہاں تحویل سند ہے)--علی بن حسین درہمی--محمد بن ابوعدی--محمد بن اسحاق--عامر بن عبداللہ بن زبیر--عمرو بن سلیم زرقی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعات ادا نہ کرے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن عجلان کے نقل کردہ ہیں۔

ابن ابوعدی سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اس مسجد میں داخل ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن سلیم زرقی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

محمد بن اسحاق کہتے ہیں: عبداللہ بن ابوبکر نے عامر بن عبداللہ کے حوالے سے عمرو بن سلیم کے حوالے سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث مجھے سنائی ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالرُّجُوْعِ اِلَى الْمَسْجِدِ لِيُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا دَخَلَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَهُمَا

باب 90: جب آدمی مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعات ادا کرنے سے پہلے مسجد سے باہر چلا جائے تو اسے یہ حکم دینا کہ وہ واپس مسجد میں جا کر دو رکعات ادا کرے

1828 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اُسَامَةُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: اَدَخَلْتَ الْمَسْجِدَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: اَصَلَّيْتَ فِيْهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاذْهَبْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ربیع بن سلیمان--ابن وہب--اسامہ--معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم مسجد گئے تھے میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے وہاں نماز ادا کی؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور دو رکعات ادا کرو۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْاَمْرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ اَمْرُ نَدْبٍ، وَاِرْشَادٍ، وَفَضِيلَةٍ

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاةِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ نَهْيُ تَادِيبٍ لَا نَهْيُ تَحْرِيمٍ، بَلْ حَضٌّ عَلَى الْخَيْرِ وَالْفَضِيلَةِ

باب 91: اس بات کی دلیل کہ مسجد میں داخل ہونے کے وقت دو رکعات ادا کرنے کا حکم

ارشاد اور فضیلت کے حوالے سے ہے' اور اس بات کی دلیل کہ مسجد میں داخل ہونے پر دو رکعات ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کی ممانعت' تادیب کی ممانعت ہے۔ تحریم کی ممانعت نہیں ہے' بلکہ یہ بھلائی اور فضیلت کی طرف راغب کرنے کے لئے ہے۔

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا، وَمَا عَلَى هٰذَا الْمِثَالِ مِنْ اَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ (الْكَبِيرِ) فِي الْجُزْءِ الْاَوَّلِ مِنْ كِتَابِ (الصَّلَاةِ) . فَاَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا فَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ اِلَّا خَمْسُ صَلَوَاتٍ، وَاَنَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ فَتَطَوُّعٌ لَا فَرْضَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں' البتہ اگر تم کچھ نوافل ادا کرلو تو (یہ بہتر ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اس نوعیت کی احادیث میں نے کتاب الکبیر کے پہلے جزء میں کتاب الصلوٰۃ میں نقل کردی ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ صرف پانچ نمازیں فرض ہیں اس کے علاوہ نمازیں نفل ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی نماز فرض نہیں ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْجَالِسَ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ لَا يَجِبُ اِعَادَتُهُمَا، اِذِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ

باب 92: اس بات کی دلیل کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعات ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے والے شخص پر ان دو رکعات کو دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے

کیونکہ مسجد میں داخل ہونے والی پر ادا کی جانے دو رکعات فضیلت کے حوالے سے ہیں۔ فرض نہیں ہیں

1829 - سندِ حدیث: نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ، عَنْ زَائِدَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ

اَبِیْ قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ ، فَجَلَسْتُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ؟ قُلْتُ: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَاَيْتُكَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ جُلُوْسٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --موسیٰ بن عبدالرحمن مسروقی --حسین ابن علی جعفی --زائدہ --عمرو بن یحییٰ انصاری --محمد بن یحییٰ بن حبان --عمرو بن سلیم انصاری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے میں بھی بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں اس بات سے کس چیز نے روکا ہے کہ تم بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو تشریف فرما دیکھا تو (میں بھی آ کر بیٹھ گیا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعات ادا نہ کر لے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَطَوُّعِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ، وَاِنْ كَانَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يُّصَلِّيَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب 93: مسجد میں داخل ہونے پر دو رکعات نفل ادا کرنے کا حکم ہونا

اگرچہ امام اس وقت جمعے کا خطبہ دے رہا ہو۔ یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت مسجد میں داخل ہونے والے شخص کے لئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

1830 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ مَرْوَانُ يَخْطُبُ، فَصَلّٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ ، فَجَاءَ تْ اِلَيْهِ الْاَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوْهُ ، فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ اَتَيْنَاهُ ، فَقُلْنَا لَهُ: كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ بِكَ ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ: لَنْ اَدَعَهُمَا اَبَدًا بَعْدَ اَنْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء --سفیان --ابن عجلان --عیاض کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

مروان خطبہ دے رہا تھا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے لگے سپاہی انہیں بٹھانے کے لیے آئے لیکن انہوں نے ان کی بات نہیں مانی اور نماز ادا کرتے رہے جب انہوں نے نماز ادا کر لی تو ہم ان کے پاس آئے ہم نے ان سے کہا یہ لوگ آپ

کے ساتھ برا سلوک بھی کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بات سنی ہے اس کے بعد میں ان دو رکعات کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

1831 - سندِ حدیث: نَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ غَيْلَانَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا عِيسَى بْنُ وَاقِدٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حاتم بن بکر بن غیلان ضبی -- عیسیٰ بن واقد -- شعبہ -- محمد بن منکدر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لینی چاہئیں۔

بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَقْتَ الْخُطْبَةِ أَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَمْ لَا؟

وَأَمْرِ الْإِمَامِ الدَّاخِلَ بِأَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَلَّاهُمَا قَبْلَ سُؤَالِ الْإِمَامِ إِيَّاهُ، وَالدَّلِيلِ عَلَى الْخُطْبَةِ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ

باب **94**: خطبے کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے شخص سے امام کا جمعے کے خطبے کے دوران یہ سوال کرنا کہ کیا اس نے دو رکعات ادا کر لی ہیں یا نہیں

اور داخل ہونے والے شخص کو امام کا یہ حکم دینا کہ وہ دو رکعات ادا کر لے اگر اس نے امام کے سوال کرنے سے پہلے ان دو رکعات کو ادا نہیں کیا تھا اور اس بات کی دلیل کہ خطبہ نماز نہیں ہوتا۔

1832 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَمْرٌو:

متنِ حدیث: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: صَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

اختلافِ روایت: نَا بِهِمَا الْمَخْزُومِيُّ مُنْفَرِدَيْنِ، وَقَالَ: فَقُمْ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ مَرَّةً فِي عَقِبِ خَبَرِ أَبِي الزُّبَيْرِ: وَاسْمُ الرَّجُلِ سُلَيْكُ بْنُ عَمْرٍو الْغَطَفَانِيُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- عمرو اور ابوزبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک شخص مسجد میں داخل ہوا''۔

جبکہ ابوزبیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

جمعہ کے دن حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرلو۔

مخزومی نے ہمیں یہ دونوں روایات الگ الگ بیان کی ہیں۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم اٹھو اور دو رکعات ادا کرلو''۔

ایک مرتبہ انہوں نے ابوزبیر کی نقل کردہ روایت کے بعد یہ بات کہی ان صاحب کا نام حضرت سلیک بن عمرو غطفانی رضی اللہ عنہ تھا۔

1833 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، قَالَ بِشْرٌ ؟ قَالَ: ثَنَا عَمْرٌو، وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: اَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقُمْ فَارْكَعْ.

اختلافِ روایت: وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟، وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَاصِمٍ: فَقَالَ: اَرَكَعْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْكَعْهُمَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ اور بشر بن معاذ اور احمد بن مقدام -- حماد بن زید -- عمرو بن دینار -- حضرت جابر -- (یہاں تحویل سند ہے) یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- ایوب اور -- بشر بن معاذ -- یزید ابن زریع -- روح بن قاسم اور -- عبداللہ بن اسحاق جوہری -- ابوعاصم -- ابن جریج -- عمرو بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

1833- أخرجه عبد الرزاق 4746 / والحميدى 759، وأحمد 4/251، عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 4/255 عن وكيع وعبد الرحمٰن، والبخارى 4836 فى التفسير: باب قوله تعالى: (يَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) عن صدقة بن الفضل، ومسلم 2819 80 فى صفات المنافقين وأحكامهم: باب إكثار الأعمال والاجتهاد فى العبادة، والنسائى 3/219 فى قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة فى إحياء الليل، وابن ماجة 1419 فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى طول القيام فى الصلوات، والبيهقى فى السنن 3/16 وصححه ابن خزيمة برقم 1833 .وأخرجه أحمد 4/255، والبخارى 1130 فى التهجد: باب قيام النبى صلى الله عليه وسلم الليل، و 6471 فى الرقاق: باب الصبر عن محارم الله، والبيهقى فى السنن 7/39 ومسلم 2819 79 ، والترمذى 412 فى الصلاة: باب ما جاء فى الاجتهاد فى الصلاة، وفى الشمائل 258، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 931 من طريق أبى عوانة، كلاهما عن زياد بن علاقة، به

ایک شخص مسجد میں آیا نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اٹھو اور نماز ادا کرلو۔

احمد بن عبدہ اور احمد بن مقدام کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اے فلاں! کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟

ابو عاصم کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان دو رکعات کو ادا کرلو''۔

1834 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهٗ: اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَالَ: ارْكَعْ

❁❁ --محمد بن رافع --عبدالرزاق-- ابن جریج --عمرو بن دینار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے دو رکعات ادا کر لی ہیں؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پڑھ لو۔

بَابُ اَمْرِ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْ خُطْبَتَهٗ لِيُصَلِّيَ الدَّاخِلُ الَّذِيْ اَمَرَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ اِلٰى اَنْ يَّفْرُغَ الْمُصَلِّيْ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَمَا زَعَمَ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يُنْعِمِ النَّظَرَ فِي الْاَخْبَارِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ: وَاَمَرَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، قَدْ اَمْلَيْتُ الْخَبَرَ بِتَمَامِهٖ قَبْلُ

باب 95: امام کا جمعے کے خطبے کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو دو رکعات ادا کرنے کا حکم دینا

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا خطبہ اس لئے منقطع نہیں کیا تھا کہ مسجد میں آنے والا شخص ان دو رکعات کو ادا کر کے فارغ ہو جائے جسے آپ نے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دیا تھا کہ اس شخص کا گمان ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عجلان نے عیاض کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعات نماز ادا کی' جبکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے''۔
یہی روایت میں اس سے پہلے مکمل املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ اَمْرِ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَتِهِ الْجَالِسَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَهُمَا بِالْقِيَامِ لِيُصَلِّيَهُمَا اَمْرُ اخْتِيَارٍ وَاسْتِحْبَابٍ، وَالتَّجَوُّزِ فِيْهِمَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا كَانَ خَاصًّا لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ

باب 96: جو شخص ان دو رکعات کو ادا کرنے سے پہلے بیٹھ جائے' امام کا خطبے کے دوران' اسے ان دو رکعات کو ادا کرنے کا حکم دینا، اختیار اور استحباب کا معاملہ ہے

آدمی کو چاہیے کہ انہیں مختصر ادا کرے اور اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: یہ حکم حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کے لئے مخصوص ہے۔

1835 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِيْ ابْنَ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَجَلَسَ ، فَقَالَ لَهُ: يَا سُلَيْكُ ، قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بَعْدَ فَرَاغِ سُلَيْكٍ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ بِهٰذَا الْاَمْرِ كُلَّ مُسْلِمٍ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ ، وَكَيْفَ

1835- أخرجه كذلك مسلم، والبيهقي 3/194 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عيسى بن يونس، به. وأخرجه عبد الرزاق (5514)، وأحمد 3/316-317 و389، والطحاوي 1/365، والبيهقي 3/194، والدارقطني 2/13-14 و14 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/297، وأبو داؤد (1117)، والدارقطني 2/13 من طريق الوليد أبي بشر، عن أبي سفيان، به. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/140، والطيالسي (1695)، والدارمي 1/364، والبخاري (930) في الجمعة: باب إذا رأى الإمام رجلًا جاء وهو يخطب أمَرَه أن يصلي ركعتين، و (931) باب من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين، و (1166) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ومسلم (875)، وأبو داؤد (1115)، والترمذي (510) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين إذا جاء الرجل والإمام يخطب، والنسائي 3/103 في الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء والإمام يخطب، وابن ماجه (1112) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يخطب، وابن خزيمة (1832) و (1833) و (1834)، والطحاوي 1/365، والبيهقي 3/193 و217، وابن الجارود (293)، والبغوي (1083)، والدارقطني 2/14 من طرق عن عمرو بن دينار، عن جابر. وأخرجه الشافعي 1/140، ومسلم (875) (58)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/340، والبيهقي 3/194 من طريقين عن أبي الزبير، عن جابر، به.

يَجُوزُ أَنْ يَتَأَوَّلَ عَالِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَصَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ سُلَيْكًا الْغَطَفَانِيَّ إِذْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَثَّ الْهَيْئَةِ وَقْتَ خُطْبَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِلَفْظٍ عَامٍّ مَنْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِ سُلَيْكٍ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَاوِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَتْرُكَهُمَا بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا، فَمَنِ ادَّعَى أَنَّ هٰذَا كَانَ خَاصًّا لِسُلَيْكٍ - أَوْ لِلدَّاخِلِ وَهُوَ رَثُّ الْهَيْئَةِ وَقْتَ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَدْ خَالَفَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْصُوصَةَ؛ لِأَنَّ قَوْلَهُ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ مُحَالٌ أَنْ يُرِيدَ بِهِ دَاخِلًا وَاحِدًا دُونَ غَيْرِهِ؛ لِأَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ عِنْدَ الْعَرَبِ يَسْتَحِيلُ أَنْ تَقَعَ عَلَى وَاحِدٍ دُونَ الْجَمْعِ، وَقَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِي كِتَابِ الْجُمُعَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- علی بن خشرم --- عیسیٰ ابن یونس --- اعمش --- ابوسفیان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جمعہ کے دن حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے سلیک تم اٹھو اور دو رکعات ادا کرلو اور انہیں مختصر ادا کرنا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات ادا کر لینی چاہئیں اور انہیں مختصر ادا کرنا چاہیے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے دو رکعات سے فارغ ہونے کے بعد یہ بات ارشاد فرمائی۔

''جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو''۔

تو یہ حکم ہر اس مسلمان کے لیے ہے' جو مسجد میں داخل ہوتا ہے' اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہوتا ہے' اور یہ حکم قیامت تک کے لیے ہے۔

یہ بات کیسے درست ہوگی کہ کوئی عالم یہ تاویل کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا۔

کیونکہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تھے' تو ان کی حالت پراگندہ تھی۔

اور یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام الفاظ کے ذریعے انہیں حکم دیا۔

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس شخص کو دو رکعات ادا کر لینی چاہئیں''۔

اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے دو رکعات سے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمائی تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' اور یہ حلف اٹھایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ان دو رکعات کے بارے میں حکم دینے کے بعد وہ ان کو کبھی ترک نہیں کریں گے' تو جو شخص اس بات کا دعویدار ہو کہ یہ حکم صرف حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے۔

یا ایسے شخص کے ساتھ خاص ہے' جو پراگندہ حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے کے دوران مسجد میں داخل ہوا' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات کے برخلاف بات کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''جب کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اسے دو رکعات ادا کرلینی چاہئیں''۔

یہ بات ناممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مراد اندر آنے والا ایک شخص مراد لیا ہو اس کے علاوہ اور کوئی شخص مراد نہ ہو۔

کیونکہ روایت کے یہ الفاظ

''جب کوئی شخص اندر آئے''۔

اہل عرب کے نزدیک یہ بات ناممکن ہے کہ یہ الفاظ جمع کی بجائے' واحد کے لیے استعمال کیے جائیں۔ میں نے اس روایت کے تمام طرق' کتاب الجمعہ میں نقل کردیے ہیں۔

بَابُ إِبَاحَةِ مَا أَرَادَ الْمُصَلِّيُّ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ حَظْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ مَا شَاءَ

وَأَرَادَ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ كُلَّ مَا صَلَّى قَبْلَ الْجُمُعَةِ فَتَطَوُّعٌ لَا فَرْضٌ مِنْهَا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ، وَفِيْ خَبَرِ سَلْمَانَ: مَا قُدِّرَ لَهُ، وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ أَيُّوْبَ: فَيَرْكَعُ إِنْ بَدَا لَهُ

باب 97: نمازی جمعے کی نماز سے پہلے جتنی بھی نماز ادا کرنا چاہتا ہے' اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے

وہ جتنی چاہے' اور جتنی رکعات چاہے ادا کرسکتا ہے' اور اس بات کی دلیل کہ جمعہ سے پہلے وہ جتنی بھی نماز ادا کرے گا وہ نفل شمار ہوگی۔ اس میں سے کوئی بھی فرض شمار نہیں ہوگی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''اور وہ شخص وہ نماز ادا کرے' جو اس کے نصیب میں لکھی ہے''۔

جبکہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو اس کے مقدر میں لکھی گئی ہے''۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر اسے مناسب لگے' تو وہ نماز ادا کرے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب 98: جمعہ کی نماز سے پہلے طویل نماز ادا کرنے کا مستحب ہونا

1836 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ زِيَادٌ: اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ، وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُطِيلُ الصَّلَاةَ قَبْلَهَا، وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَيُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❁❁ میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اس سے پہلے طویل نماز ادا کیا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ وَقْتِ الْاِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب 99: جمعہ کی نماز کے لئے اقامت کا وقت

1837 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُو خَالِدٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ، اِذَا خَرَجَ اَذَّنَ، وَاِذَا نَزَلَ اَقَامَ، وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ كَذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ، اَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّالِثِ عَلٰى دَارٍ فِي السُّوقِ يُقَالُ لَهَا: الزَّوْرَاءُ، فَاِذَا خَرَجَ اَذَّنَ، وَاِذَا نَزَلَ اَقَامَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد-- ابواسحاق-- ابن شہاب زہری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سائب بن یزید بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک ہی مؤذن تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو وہ اذان دیتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترتے تھے تو وہ اقامت کہہ دیتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول تھا۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو انہوں نے بازار میں ایک گھر میں تیسری اذان دینے

1836 – اخرجه أبو داؤد (1128) في الصلاة: باب الصلاة بعد الجمعة، ومن طريقه البيهقي 3/240 عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5526)، وأحمد 2/35 عن معمر، والنسائي 3/113 في الجمعة: باب إطالة الركعتين بعد الجمعة، من طريق شعبة، كلاهما عن أيوب، به نحوه. وأخرجه أحمد 2/75 و 77 من طريق عبيد الله، عن نافع، به مختصرًا. وانظر لتخريج الحديث (2454).

کا حکم دیا۔
جس کا نام زوراء تھا۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تھے تو موذن اذان دیدیتا تھا اور جب وہ (منبر سے خطبہ دینے کے بعد) اس سے اترتے تھے تو وہ اقامت کہہ دیتا تھا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْكَلَامِ لِلْمَأْمُومِ وَالْإِمَامِ بَعْدَ الْخُطْبَةِ، وَقَبْلَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب 100: خطبہ کے بعد اور نماز کے آغاز سے پہلے مقتدی اور امام کے لئے بات چیت کرنے کی رخصت

1838 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُكَلِّمُ الرَّجُلَ وَيُكَلِّمُهُ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- جریر بن حازم -- ثابت بنانی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر سے نیچے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے ساتھ بات چیت کرتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز کے پاس تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب 101: جمعہ کی نماز کا وقت

1839 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- یعلی بن حارث محاربی -- ایاس بن سلمہ بن اکوع -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

1839- اخرجه الطبراني (6257) ، والبيهقي في "السنن" 3/191 من طريق أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد ،وأخرجه مسلم (860) (32) في الجمعة، والطبراني (6257) ، والبيهقي 3/191 من طرق عن أبي الوليد الطيالسي، به.وأخرجه احمد 4/46، والبخاري (4168) في المغازي: باب غزوة الحديبية، وأبو داؤد (1085) في الصلاة، والنسائي 3/100 في الجمعة، وابن ماجة (1100) في الإقامة، والدارمي 1/363 في الصلاة، والدارقطني 2/18، والبيهقي في "السنن" 3/190-191 من طرق عن يعلى بن الحارث.

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں اس وقت جمعہ ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا' پھر جب ہم واپس جاتے تھے تو ہم سایہ تلاش کر رہے ہوتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْجُمُعَةِ

باب 102: جمعہ کے لئے جلدی جانے کا مستحب ہونا

1840 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نُصَلِّى الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَدِرُ الْفَیْءَ، فَمَا يَكُوْنُ اِلَّا قَدْرَ قَدَمٍ اَوْ قَدَمَيْنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مُسْلِمٌ هٰذَا لَا اَدْرِیْ اَسَمِعَ مِنَ الزُّبَيْرِ اَمْ لَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- ابوداؤد -- ابن ابوذئب -- مسلم بن جندب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرتے تھے تو ہم اپنے سائے سے آگے ہوتے تھے اور وہ ایک قدم یا دو قدم جتنا ہوتا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلم نامی اس راوی کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے کہ اس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے یا نہیں۔

1841 - اسنادِ دیگر: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

اختلافِ روایت: كُنَّا نُبَكِّرُ - يَعْنِىْ - بِالْجُمُعَةِ، ثُمَّ نَقِيْلُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد -- حمید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ جلدی جایا کرتے تھے (راوی کہتے ہیں:) یعنی جمعہ کے لیے۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر ہم قیلولہ کیا کرتے تھے۔

بَابُ التَّبْرِيْدِ بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَالتَّبْكِيْرِ بِهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اسْمَ التَّبْكِيْرِ يَقَعُ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ وَالْجُمُعَةِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، لَا اَنَّ التَّبْكِيْرَ لَا يَقَعُ اِلَّا عَلٰى اَوَّلِ النَّهَارِ قَبْلَ زَوَالِ الشَّمْسِ

باب 103: گرمی کی شدت میں جمعہ کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا

اور جمعہ کے لئے جلدی چلے جانا' اوراس بات کی دلیل کہ لفظ "تبکیر" بعض اوقات ظہر یا جمعے کی نماز سورج ڈھلنے کے فوراً بعد ادا کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: لفظ "تبکیر" صرف دن کے ابتدائی حصے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو سورج ڈھلنے سے پہلے ہو۔

1842 - سندِحدیث: نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَفْصَةَ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَلْدَةَ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَنَادَاهُ يَزِيْدُ الضَّبِّيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ زَمَنِ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: يَا اَبَا حَمْزَةَ، قَدْ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا، فَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن منصور -- حرمی بن عمارہ بن ابوحفصہ -- ابوخلدہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنا' یزید ضبی نے جمعہ کے دن انہیں بلند آواز میں مخاطب کیا اس نے کہا: اے ابوحمزہ! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز میں شریک ہوئے ہیں اور آپ ہمارے ساتھ بھی نماز میں شریک ہوئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کیا کرتے تھے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: جب سردی زیادہ ہوتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نماز ادا کر لیتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈے وقت میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ فِيْ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ

باب 104: جمعہ کی نماز (کی رکعات) کا تذکرہ

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جمعہ کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں"۔

یہ روایت میں' کتاب العیدین میں' اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب 105: جمعہ کی نماز میں قرأت کرنا

1843 - سندِحدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبِ عَلِيٍّ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَصَلّٰى بِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَاَ بِـ الْجُمُعَةِ، وَاِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُونَ، فَقُلْتُ: اَبَا هُرَيْرَةَ، لَقَدْ قَرَاْتَ بِنَا قِرَاءَ ةً قَرَاَهَا بِنَا عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ حِبِّي اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یحییٰ بن حکیم-- یحییٰ بن سعید-- امام جعفر صادق ان کے والد (امام محمد باقرؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری عبیداللہ بن ابورافع کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب (گورنر) مقرر کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو (جمعہ کی) نماز پڑھاتے ہوئے سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت کی تو میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ نے ہمیں نماز میں وہ سورتیں پڑھائی ہیں' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں ہمیں پڑھایا کرتے تھے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو (جمعہ کی نماز میں) ان دونوں کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

1844 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ فِي الثَّانِيَةِ: (اِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُونَ) (المنافقون: 1)

❀❀ جعفر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی تلاوت کی''۔

بَابُ اِبَاحَةِ قِرَاءَ ةِ غَيْرُ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَاِنْ قَرَاَ فِي الْاُوْلٰى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ

باب **106**: جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت میں سورہ منافقون کے علاوہ کسی سورت کی تلاوت کا مباح ہونا' جبکہ آدمی نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ کی تلاوت کی ہو

1845 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

1843 - واخرجه أحمد "2/429" - "430"، ومسلم "877" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، وأبوداؤد "1124" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، والترمذي "519" في الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في صلاة الجمعة، وابن ماجه "1118" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في الصلاة يوم الجمعة، وابن خزيمة "1843"، والبغوي "1088" من طرق عن جعفر بن محمد، بهذا الإسناد.

1845 - وهو في "الموطا" "1/111" في الجمعة: باب القراء ة في صلاة الجمعة، ومن طريقه اخرجه احمد "4/270" و"277"، والدارمي "1/367" - "368"، وأبو داؤد "1123" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، والنسائي "3/112" في الجمعة: باب ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراء ة في صلاة الجمعة، والبغوي. "1089" واخرجه مسلم "878" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، وابن ماجه "1119" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في الصلاة يوم الجمعة، وابن خزيمة "1845" من طريق سفيان بن عيينة، عن ضمرة، بهذا الإسناد. واخرجه ابن خزيمة "1846" من طريق ابن ابي اويس، عن ضمرة، به. وانظر الحديث رقم "2821" و 2822"

ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

متن حدیث: كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَسْاَلُهُ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَعَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ بـ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

اختلاف روایت: وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ: يَسْاَلُهُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- ضمرہ بن سعید -- عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے ہمراہ اور کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں لکھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

مخزومی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: انہوں نے ان سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں کون سی سورت تلاوت کرتے تھے؟ تو انہوں نے انہیں جواب میں لکھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ جمعہ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

1848 - سند حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ:

متن حدیث: سَاَلْنَاهُ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْجُمُعَةُ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَاُ مَعَهَا هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن یوسف -- اسماعیل بن ابواویس -- اپنے والد -- ضمرہ بن سعید -- عبیداللہ بن عبداللہ -- ضحاک بن قیس فہری -- نعمان بن بشیر انصاری کے بارے نقل کرتے ہیں:

ہم نے ان سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اس سورت کے ہمراہ جس میں جمعہ کا تذکرہ ہے، اور کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہمراہ سورہ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَهٰذَا الِاخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

باب 107: جمعہ کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کا مباح ہونا۔ جمعہ کی نماز میں قرأت کے بارے میں یہ اختلاف' مباح اختلاف کی ایک قسم ہے

1847 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا شُعْبَةُ، وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ اجْتِمَاعَ الْعِيدِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ، وَالْقِرَاءَةَ فِيهِمَا فِي كِتَابِ الْعِيدَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--عبدالرحمٰن--شعبہ--یعقوب بن ابراہیم--عثمان بن عمر--شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے)--محمد بن ابوصفوان ثقفی--سعید ابن عامر--شعبہ--معبد بن خالد--زید بن عقبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اس سے پہلے یہ روایت املاء کرواچکا ہوں کہ ایک مرتبہ عید اور جمعے کا دن ایک ہی دن آ گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں کون سی سورتوں کی تلاوت کی تھی۔

یہ میں ''کتاب العیدین'' میں املاء کرواچکا ہوں۔

بَابُ الْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مَعَ الْاِمَامِ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْمُدْرِكَ مِنْهَا رَكْعَةً يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِلْجُمُعَةِ، يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُضِيفَ اِلَيْهَا اُخْرٰى، لَا كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ زَعَمَ: اَنَّ مَنْ فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ فَعَلَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَ ظُهْرًا اَرْبَعًا، مَعَ الدَّلِيلِ اَنَّ مَنْ لَمْ يُدْرِكْ مِنْهَا رَكْعَةً فَعَلَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَ ظُهْرًا اَرْبَعًا، نَقْضُ مَا قَالَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ اَنَّ مَنْ اَدْرَكَ التَّشَهُّدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَجْزَاَتْهُ رَكْعَتَانِ

باب 108: امام کے ساتھ جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پانے والا شخص اور اس بات کی دلیل کہ جمعہ کی ایک رکعت کو پانے والا شخص' جمعہ کی نماز کو پانے والا شمار ہوگا

اور اس پر یہ بات لازم ہے: وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو بھی ملالے۔ ایسا نہیں ہے' جیسا کہ بعض ان افراد نے بیان کیا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ جس شخص کا خطبہ فوت ہوجائے' تو اس پر ظہر کی نماز کی چار رکعات ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔

1847- اخرجه ابو داؤد "1125" في الصلاة: باب ما يقرا به في الجمعة، من طريق مسدد، بهذا الإسناد. واخرجه احمد "5/13" من طريق يحيى بن سعيدن به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/203" - "204" وقال: رواه احمد، والطبراني في "الكبير"، ورجال احمد ثقات. واخرجه النسائي "3/111" - "112" في الجمعة: باب القراءة في صلاة الجمعة بـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) و (هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ)، والطبراني في "الكبير" "7/6779" من طريق شعبة، به. واخرجه احمد "5/14"، والطبراني "7/6774" و"6776" و"6777"، والبيهقي "3/294" من طريق معبد بن خالد، به. و"6775".

اور اس بات کی دلیل کہ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت بھی نہیں پاتا۔ اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ظہر کی چار رکعات ادا کرے۔
یہ بات بعض اہل عراق کے اس مؤقف کے خلاف ہے جو اس بات کے قائل ہیں: جو شخص جمعہ کی نماز کا تشہد پا لے اس کی دونوں رکعات ادا ہو جاتی ہیں۔

1848 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا

اختلافِ روایت: قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان قال: حفظته من زہری (یہاں تحویل سند ہے) عبداللہ بن محمد زہری اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- زہری -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا پتہ چلا ہے:

جو شخص نماز کی ایک رکعت پا لے اس نے اس نماز کو پا لیا۔

مخزومی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نماز کی ایک رکعت (کو پا لیا) اس نے پا لیا''۔

1849 - سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَرٰى اَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ مِنْ ذٰلِكَ، فَاِذَا اَدْرَكَ مِنْهَا رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن سہل رملی -- ولید ابن مسلم -- اوزاعی -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پا لے اس نے نماز کو پا لیا۔

زہری کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جمعے کی نماز کا حکم بھی اس میں شامل ہے۔ جو شخص اس کی ایک رکعت کو پا لے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو ادا کر لے۔

1850 - سندِحدیث: نَا بِخَبَرِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بِالْاِسْكَنْدَرِيَّةِ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَدْرَکَ مِنْ صَلَاۃِ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلَاۃَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ رُوِیَ عَلَی الْمَعْنٰی، لَمْ یُؤَدَّ عَلٰی لَفْظِ الْخَبَرِ، وَلَفْظُ الْخَبَرِ: مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصَّلَاۃِ رَکْعَۃً فَالْجُمُعَۃُ مِنَ الصَّلَاۃِ اَیْضًا، کَمَا قَالَهُ الزُّهْرِیُّ، فَاِذَا رُوِیَ الْخَبَرُ عَلَی الْمَعْنٰی لَا عَلَی اللَّفْظِ جَازَ اَنْ یُّقَالَ: مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً، اِذِ الْجُمُعَۃُ مِنَ الصَّلَاۃِ، فَاِذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصَّلَاۃِ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلَاۃَ کَانَتِ الصَّلَوَاتُ کُلُّهَا دَاخِلَۃً فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ، الْجُمُعَۃُ وَغَیْرُهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ، وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْخَبَرَ اَیْضًا بِمِثْلِ هٰذَا اللَّفْظِ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن میمون -- ولید -- اوزاعی -- زہری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے اس نے نماز کو پالیا''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مضمون کے اعتبار سے نقل کی گئی ہے۔ اس میں روایت کے الفاظ نقل نہیں کیے گئے ہیں کیونکہ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

''جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے''۔

تو جمعہ بھی ایک قسم کی نماز ہے' جیسا کہ زہری نے یہ بات بیان کی ہے' لیکن جب یہ روایت مفہوم کے اعتبار سے نقل کی جائے لفظی طور پر نقل نہیں کی گئی تو یہ کہنا جائز ہوگا کہ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت کو پالے کیونکہ جمعہ بھی نماز کی ایک قسم ہے' تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا''۔

تو اس روایت میں تمام نمازیں داخل ہو جائیں گی خواہ وہ جمعہ کی نماز ہو' یا کوئی اور نماز ہو اور یہ روایت اس کی مانند الفاظ میں اسامہ بن زید لیثی رضی اللہ عنہ نے ابن شہاب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1851 - سندِ حدیث: ثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْبَرْقِیُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ، عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اللَّیْثِیِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَلْیُصَلِّ اِلَیْهَا اُخْرٰی

قَالَ اُسَامَۃُ: وَسَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَجْلِسِ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمًا یَقُوْلَانِ: بَلَغَنَا ذٰلِکَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- اسامہ بن زید لیثی -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعہ کی ایک رکعت کو پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو ادا کرلے۔

اسامہ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اس محفل کے افراد میں سے قاسم بن محمد اور سالم کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم تک بھی یہ روایت پہنچی ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى تَجْوِيزِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِاَقَلِّ مِنْ اَرْبَعِينَ رَجُلًا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَجْزِءُ بِاَقَلِّ مِنْ اَرْبَعِينَ رَجُلًا خَبَرًا بَالِغًا

باب **109**: اس بات کی دلیل کہ اگر چالیس افراد سے کم لوگ ہوں تو بھی جمعہ کی نماز جائز ہوتی ہے

اور یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے اگر چالیس سے کم افراد ہوں تو جمعہ کی نماز جائز نہیں ہوتی۔

1852 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، وَسَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، اِذَا قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ، فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مِنْهُمْ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَنَزَلَتِ الْآيَةُ: (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11)

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن منیع --ہشیم --حصین --ابوسفیان اور سالم بن ابوجعد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اسی دوران مدینہ منورہ کا قافلہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیزی سے اس کی طرف چلے گئے اور صرف بارہ افراد باقی رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے تو یہ آیت نازل ہوئی:

''جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو تیزی سے اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُودِ الْجُمُعَةِ

باب **110**: جمعہ میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

1853 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابوخیثمہ علی بن عمرو بن خالد حرانی -- اپنے والد -- زہیر -- ابواسحاق -- ابواحوص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو یہ حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں جو جمعے میں شریک نہیں ہوئے ہیں۔

1854 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ بِمِثْلِه، غَيْرَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيْمٍ قَالَ: تَخَلَّفُوْا

-- یحییٰ بن حکیم اور محمد بن معمر -- ابوداؤد -- زہیر -- ابواسحاق -- ابواحوص -- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''میں نے یہ ارادہ کیا''۔

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ تاہم یحییٰ بن حکیم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ پیچھے رہ جاتے ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَتْمِ عَلٰى قُلُوْبِ التَّارِكِيْنَ لِلْجُمُعَاتِ وَكَوْنِهِمْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ بِالتَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

باب 111: جمعہ کو ترک کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگ جانے کا تذکرہ

اور جمعہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے ان کا ''غافلین'' میں سے ہوجانا

1855 - سندِ حدیث: نَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِي تَوْبَةَ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ اَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ الْحَبَشِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ تَرْكِهِمُ الْجُمُعَاتِ، اَوْ لَيَخْتِمَنَّ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- موسیٰ بن سہل رملی -- ربیع بن نافع -- ابوتوبہ -- معاویہ بن سلام -- اخیہ زید بن سلام -- ابوسلام حبشی -- حکم بن میناء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یا تو لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر ان کے دلوں پر مہر لگادی جائے گی اور پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو

جائیں گے"۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْوَعِيدَ لِتَارِكِ الْجُمُعَةِ هُوَ لِتَارِكِهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب 112: جمعہ کو ترک کرنے والے شخص کے لئے وعید، اس شخص کے لئے ہے جو کسی عذر کے بغیر اسے ترک کرتا ہے

1856 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: ثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ الْبَرَّادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- ابن ابوذئب (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن رافع اور ابن عبدحکم -- ابن ابوفدیک -- ابن ابوذئب -- اسید بن ابواسید البراد -- عبداللہ بن ابوقتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر تین جمعے ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔

1857 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، اَيْضًا قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

اختلافِ روایت: قَالَ فِي خَبَرِ ابْنِ اِدْرِيسَ: طُبِعَ عَلٰى قَلْبِهِ، وَفِي خَبَرِ وَكِيعٍ: فَهُوَ مُنَافِقٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- ابن ادریس -- محمد بن عمرو (یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- محمد بن عمرو بن علقمہ لیثی -- عبیدہ بن سفیان حضرمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1857- واخرجه أحمد "3/424"، وأبو داؤد "1052" في الصلاة: باب التشديد في ترك الجمعة، والترمذي "500" في الصلاة: باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر، والنسائي "3/88" في الجمعة: باب التشديد في التخلف عن الجمعة، والدارمي "1/369"، والبيهقي "3/172" و "247"، والحاكم "3/624" من طرق عن محمد بن عمرو بن علقمة، بهذا الإسناد. وحسنه الترمذي، والبغوي، وصححه ابن خزيمة "1857" و "1858" والحاكم "1/280" ووافقه الذهبي. وفي الباب عن جابر عند أحمد "3/332"، وابن ماجه "1126"، وصححه البصيري في "مصباح الزجاجة"، والحاكم "1/292".

''جو شخص کسی عذر کے بغیر تین جمعے ترک کر دیتا ہے''۔

ابن ادریس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے''۔

وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ شخص منافق ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الطَّبْعَ عَلَى الْقَلْبِ بِتَرْكِ الْجُمُعَاتِ الثَّلَاثِ اِنَّمَا يَكُوْنُ اِذَا تَرَكَهَا تَهَاوُنًا بِهَا

باب **113**: اس بات کی دلیل کہ تین جمعے ترک کرنے کی وجہ سے دل پر جو مہر لگتی ہے یہ اس وقت ہوگا' جب آدمی انہیں ہلکا سمجھتے ہوئے اسے ترک کر دے گا

1858 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا، طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

اختلافِ روایت: لَمْ يَقُلْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی --معتمر --محمد اور --علی بن حجر --اسماعیل --محمد (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار --عبدالوہاب --ثقفی (یہاں تحویلِ سند ہے) --یعقوب بن ابراہیم --یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون --محمد بن عمرو --عبیدہ بن سفیان حضرمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص تین مرتبہ جمعہ کو ہلکا سمجھتے ہوئے اسے ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

علی بن حجر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْغَيْبَةِ عَنِ الْمُدُنِ لِمَنَافِعِ الدُّنْيَا اِذَا آلَتِ الْغَيْبَةُ اِلٰى تَرْكِ شُهُوْدِ الْجُمُعَاتِ

باب **114**: دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے شہر میں موجود نہ رہنے کی شدید مذمت جب اس غیر موجودگی کی وجہ سے جمعہ میں شرکت چھوٹ جائے

1859 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اَلَا هَلْ عَسَى اَحَدُكُمْ اَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلٰى رَأْسِ مِيلٍ اَوْ مِيلَيْنِ، فَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَا عَلٰى رَأْسِ مِيلٍ اَوْ مِيلَيْنِ، فَيَرْتَفِعَ حَتّٰى تَجِيءَ الْجُمُعَةُ، فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا حَتّٰى يُطْبَعَ عَلٰى قَلْبِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- معدی بن سلیمان-- ابن عجلان-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"خبردار کوئی شخص اپنی بکریوں کا ریوڑ لے کر ایک یا دو میل دور چلا جائے گا پھر ایک یا دو میل کے فاصلے پر اسے گھاس نہیں ملے گی تو وہ مزید بلندی پر چلا جائے گا' یہاں تک کہ ایک جمعہ آئے گا وہ اس میں شریک نہیں ہوگا' پھر ایک اور جمعہ آئے گا وہ اس میں بھی شریک نہیں ہوگا۔

پھر ایک اور جمعہ آئے گا اور وہ اس میں بھی شریک نہیں ہوگا' یہاں تک کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی"۔

بَابُ ذِكْرِ شُهُودِ مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمُدُنِ الْجُمُعَةَ مَعَ الْاِمَامِ اِذَا جَمَعَ فِي الْمُدُنِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ؛ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سُوءِ حِفْظِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

باب 115: جو شخص شہر سے باہر رہتا ہو اس کا امام کے ہمراہ جمعے میں شریک ہونے کا تذکرہ

جبکہ شہر میں جمعہ منعقد ہوتا ہو۔ بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو' کیونکہ عبداللہ بن عمر عمری نامی راوی کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے میرے ذہن میں کچھ اُلجھن ہے۔

1860 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ اَهْلَ قُبَاءَ كَانُوا يَجْمَعُونَ الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْهَدُوْنَ الْجُمُعَةَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ فَيَقِيْلُوْنَ عِنْدَهُ مِنَ الْحَرِّ وَلِتَهْجِيرِ الصَّلَاةِ، وَكَانَ النَّاسُ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عیسیٰ بن ابراہیم غافقی-- ابن وہب-- عبداللہ بن عمر-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قبا کے رہنے والے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ میں شریک ہوا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے تھے' پھر جب وہ نماز ختم کر لیتے تھے' تو گرمی کی شدت اور نماز جلدی ہونے کی وجہ سے وہ ان کے پاس ہی قیلولہ کر لیتے تھے۔

دوسرے لوگ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِصَدَقَةِ دِيْنَارٍ اِنْ وَجَدَهُ

اَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ اِنْ اَعْوَزَهُ دِيْنَارٌ لِتَرْكِ جُمُعَةٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ اِنَّ صَحَّ الْخَبَرُ، فَاِنِّيْ لَا اَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ، وَلَسْتُ اَعْرِفُ قُدَامَةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

باب **116**: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے والے شخص کو ایک دینار صدقہ کرنے کا حکم ہونا

بشرطیکہ اگر اس کے پاس ایک دینار ہو اگر نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرنے کا حکم ہونا۔ بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو۔
میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ قتادہ نامی راوی نے قدامہ بن وبرہ سے احادیث کا سماع کیا ہے یا نہیں اور قدامہ نامی راوی کی عدالت یا جرح کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

1861 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا: جَمِيْعًا، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، انا هَمَّامٌ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نا اَبُوْ دَاوُدَ، نا هَمَّامٌ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَعْنِيْ الْحَدَّادَ، وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ الْعُجَيْلِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَنِصْفَ دِيْنَارٍ

اختلافِ روایت: لَمْ يَقُلِ ابْنُ مَنِيْعٍ: الْعُجَيْلِيُّ وَفِيْ خَبَرِ وَكِيْعٍ: مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ، اَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ نا مُوْسٰى، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُلِ: الْعُجَيْلِيُّ، نا مُوْسٰى، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ، اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوداؤد اور یزید بن ہارون (یہ سب حضرات) اور -- ابوموسیٰ -- یزید بن ہارون -- ہمام (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوموسیٰ -- ابوداؤد -- ہمام (یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن منیع -- ابوعبیدہ حداد اور -- ہمام -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- ہمام بن یحییٰ -- قتادہ -- قدامہ بن وبرہ عجیلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کر دے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے اور اگر وہ نہیں ملتا تو نصف دینار (صدقہ کرنا چاہیے)''۔

1861- أخرجه أبو داؤد "1053" في الصلاة: باب كفارة من ترك الجمعة، والنسائي "3/89" في الجمعة: باب كفارة من ترك الجمعة من غير عذر، وابن خزيمة "1861" من طريق همام، به، وصححه الحاكم "1/280"، ووافقه الذهبي !! وأخرجه أبو داؤد "1054"، والحاكم "1/280" من طريق أيوب "وقد تحرف في "المستدرك" إلى أيوب بن العلاء " عن قتادة، عن قدامة بن وبرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من فاته الجمعة من غير عذر فليتصدق بدرهم أو نصف درهم أو صاع حنطة أو نصف صاع" وهو مرسل.

ابن ملیح نامی راوی نے لفظ عجیلی ذکر نہیں کیا۔ وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے اسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہئے''۔
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم انہوں نے لفظ عجیلی ذکر نہیں کیا۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْاَمْطَارِ اِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلًا كَبِيرًا

باب 117: بارش کے موسم میں جمعہ میں شریک نہ ہونے کی رخصت' جبکہ بارش تیز اور موسلا دھار ہو

1862 - سندِ حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ:

متنِ حدیث: مَرَرْتُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلٰى نَهَرِ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَسِيلُ الْمَاءَ عَلٰى غِلْمَانِهِ وَمَوَالِيهِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ الْجُمُعَةَ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلًا فَصَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- ناصح بن علاء -- ابن ابوعمار مولیٰ بنی ہاشم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

جمعہ کے دن میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اس وقت اُمّ عبداللہ کی نہر کے پاس موجود تھے اور اپنے لڑکوں اور غلاموں پر پانی بہا رہے تھے میں نے ان سے کہا: اے ابوسعید! جمعہ (کا وقت ہوا چاہتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب بارش ہو رہی ہو' تو اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَطَرُ مُؤْذِيًا

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِنَا فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ، وَفِي الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ مِنَ الْمُسْنَدِ، اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، وَرَسُوْلَهُ الْمُصْطَفٰى قَدْ يُبِيحَانِ الشَّيْءَ لِعِلَّةٍ مِنْ غَيْرِ حَظْرٍ ذٰلِكَ الشَّيْءِ، وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ مَعْدُوْمَةً، مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اِذَا نَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَ الْاَوَّلِ: (فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّتَرَاجَعَا) (البقرة: 230)، فَاَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا بَعْدَ طَلَاقِ الثَّانِي، وَهِيَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ بِمَوْتِ الثَّانِي، وَاِنْ لَّمْ يُطَلِّقْهَا، وَقَدْ تَحِلُّ لَهُ اِذَا انْفَسَخَ النِّكَاحُ بَيْنَهُمَا اِمَّا بِلِعَانٍ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الزَّوْجِ الثَّانِي، اَوْ بِارْتِدَادِ اَحَدِهِمَا، ثُمَّ تَنْقَضِي عِدَّتُهَا قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ الْمُرْتَدُّ مِنْهَا اِلَى الْاِسْلَامِ، وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يَفْسَخُ النِّكَاحَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ، وَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ (النساء: 101) الْآيَةَ، وَالْقَصْرُ اَيْضًا مُبَاحٌ، وَاِنْ لَّمْ يَخَافُوا مِنْ فِتْنَةِ الْكُفَّارِ

باب 118: بارش کے دوران جمعہ میں شریک نہ ہونے کی رخصت، اگر چہ بارش تکلیف دہ نہ ہو

یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر بیان کر چکا ہوں جیسا کہ کتاب معانی القرآن میں اور مسند کے بارے میں تصنیف کردہ کتابوں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بعض اوقات کسی چیز کو کسی علت کی وجہ سے مباح قرار دیا ہوتا ہے اور اس سے منع نہیں کیا ہوتا' اگر چہ وہ علت معدوم ہو۔ اس نوعیت کی ایک مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے' جو تین طلاق یافتہ عورتوں کے بارے میں ہے کہ جب وہ پہلے شوہر کی بجائے کسی اور کے ساتھ نکاح کر لے' تو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اگر وہ مرد اس عورت کو طلاق دیدیتا ہے' تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے' اگر وہ دونوں رجوع کر لیں''۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے دوسرے شوہر سے طلاق لینے کے بعد (پہلے شوہر سے) تین طلاقیں لینے والی عورت کو طلاق دینے والے (پہلے شوہر) کے لئے مباح قرار دیا ہے۔

یہ عورت پہلے شوہر کے لئے دوسرے شوہر کے انتقال کی صورت میں بھی حلال ہو جاتی ہے' اگر چہ دوسرے شوہر نے اسے طلاق نہ دی ہو۔

اسی طرح اگر ان دونوں کے درمیان نکاح فسخ ہو جاتا ہے' جیسے اس عورت اور اس کے دوسرے شوہر کے درمیان لعان ہو جاتا ہے' یا ان دونوں میں سے کوئی ایک مرتد ہو جاتا ہے' اور پھر مرتد کے اسلام کی طرف واپس ہونے سے پہلے ہی عورت اپنی عدت بسر کرتی ہے' تو یہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی اور اس کے علاوہ دوسری صورتیں بھی ہیں' جس سے میاں بیوی کے درمیان نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔

اسی قسم کی ایک مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے' اگر تم نماز کو قصر کر لو''۔

تو قصر کرنا بھی مباح ہے' اگر چہ لوگوں کو کفار کی آزمائش کا اندیشہ نہ ہو۔

1863 - سندِ حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَاَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ لَمْ يَبُلَّ اَسْفَلَ نِعَالِهِمْ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلُّوا فِي رِحَالِهِمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی -- سفیان بن حبیب -- خالد الحذاء -- ابوقلابہ -- ابوملیح -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

وہ حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ جمعہ کے دن بارش ہوگئی جواتنی تھی کہ لوگوں کے جوتوں کے تلوے بھی گیلے نہیں ہوئے لیکن نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ وہ لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سفیان بن حبیب کے علاوہ اور کسی راوی نے لفظ ''جمعہ کے دن'' نقل نہیں کیے۔

بَابُ اَمْرِ الْاِمَامِ الْمُؤَذِّنَ فِيْ اَذَانِ الْجُمُعَةِ بِالنِّدَاءِ اَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْبُيُوتِ لِيَعْلَمَ السَّامِعُ اَنَّ التَّخَلُّفَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ طَلْقٌ مُبَاحٌ

باب 119: امام کا مؤذن کو جمعے کی نماز میں یہ اعلان کرنے کا حکم دینا کہ گھروں میں نماز ادا کرلو تاکہ سننے والے شخص کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ بارش کے دوران جمعے میں شریک نہ ہونا مباح کام ہے

1864 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبَّادٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّادٍ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ جَمِيْعًا عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ،

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ اَنْ يُؤَذِّنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَطِيْرٌ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: نَادِ النَّاسَ فَلْيُصَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، اَفَتَامُرُوْنِيْ اَنْ اُخْرِجَ النَّاسَ اَوْ اَنْ يَّاْتُوْا يَدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ اِلٰى رُكَبِهِمْ؟

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ، وَقَالَ يُوْسُفُ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ - رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ نَسِيْبٍ لِابْنِ سِيْرِيْنَ - وَقَالَ: اَنْ اُخْرِجَ النَّاسَ، وَنُكَلِّفَهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوا الْخَبَثَ مِنْ طُرُقِهِمْ اِلٰى مَسْجِدِكُمْ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عباد ابن عباد -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عاصم -- عبد اللہ بن حارث (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مؤذن کو یہ حکم دیا کہ وہ جمعہ کے دن اذان دے یہ بارش والے دن کی بات ہے تو مؤذن نے اذان دی۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کردے:

''لوگ اپنے گھروں میں ہی نماز ادا کرلیں''۔

تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: یہ آپ نے کیا کیا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ عمل اس ہستی نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہیں کیا تم مجھے اس بات کی ہدایت کرتے ہو کہ میں لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالوں اور وہ

گھٹنوں تک کیچڑ میں لتھڑے ہوئے یہاں آئیں۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبدہ کے نقل کردہ ہیں۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

عبداللہ بن حارث بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص تھے اور ابن سیرین کے بھانجے تھے۔

راوی نے یہ بات نقل کی ہے: میں لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالوں اور انہیں اس بات کا پابند کروں کہ وہ اپنے راستوں کی گندگی اٹھا کر تمہاری مسجد کی طرف آئیں۔

بَابُ اَمْرِ الْاِمَامِ الْمُؤَذِّنَ بِحَذْفِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، وَالْاَمْرِ بِالصَّلَاۃِ فِی الْبُیُوْتِ بَدَلَہٗ

باب 120: امام کا مؤذن کو یہ حکم دینا کہ وہ ''حی علی الصلوٰۃ'' نہیں کہے گا اور اس کی جگہ گھروں میں نماز ادا کرنے کا حکم دے گا

1865 - سندِ حدیث: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ،

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهٖ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ: اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوْا فِي بُيُوْتِكُمْ ، فَكَاَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ذَا؟ فَقَدْ فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، اِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ، وَاِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام-- اسماعیل-- عبدالحمید-- صاحب الزیادی-- عبداللہ بن حارث (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن اپنے مؤذن سے کہا جب تم ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کہو تو پھر ''حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ'' نہ کہنا بلکہ یہ کہنا تم لوگ اپنے گھروں میں ہی نماز ادا کرلو۔

لوگوں نے ان کی اس بات پر اعتراض کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو یہ عمل اس ہستی نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہیں۔

جمعہ فرض ہے لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں تم لوگوں کو ایسی حالت میں نکلواؤں کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلتے ہوئے آؤ۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالنِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصَّلَاةِ

فِي الرِّحَالِ الَّذِي خَبَّرَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنْ كَانَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَفِظَ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِي اَذْكُرُهٗ

باب 121: اس بات کی دلیل کہ جمعہ کے دن رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا اعلان کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں ہے جس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ کام اس ہستی نے کیا تھا جو مجھ سے زیادہ بہتر ہے۔ اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بشرطیکہ عباد بن منصور نامی راوی نے اس روایت کو یاد رکھا ہو جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔

1866 - اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَخْبَرَنَا عَبَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ يَوْمٍ مَطِيرٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ: اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابوعاصم -- عباد ابن منصور -- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن بارش والے دن میں یہ فرمایا:

''تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلو''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَبَيْنَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِكَلَامٍ، اَوْ خُرُوْجٍ

باب 122: جمعہ کی نماز اور اس کے بعد ادا کی جانے والی نفل نماز کے درمیان کلام کرنے یا (مسجد سے) نکل جانے کے ذریعے فصل کرنے کا حکم ہونا

1867 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ:

متن حدیث: اَرْسَلَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَسْاَلُهُ، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ اُصَلِّي، فَاَرْسَلَ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي: اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ، اَوْ تَتَكَلَّمَ؛ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن سہل رملی -- ولید ابن مسلم -- ابن جریج -- عمر بن عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نافع بن جبیر نے مجھے سائب بن یزید کے پاس بھیجا' تاکہ میں ان سے دریافت کروں میں نے ان سے سوال کیا انہوں نے فرمایا: جی ہاں میں نے مقصورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب میں نے سلام پھیر دیا تو میں اٹھ کر نماز ادا کرنے لگا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا میں ان کے پاس آیا پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم جمعہ کی نماز ادا کرلو تو اس کے ساتھ کوئی دوسری نماز اس وقت تک ادا نہ کرو جب تک تم مسجد سے باہر نہیں چلے جاتے اور کوئی کلام نہیں کر لیتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

بَابُ الِاكْتِفَاءِ مِنَ الْخُرُوْجِ لِلْفَصْلِ بَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَالتَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِالتَّقَدُّمِ اَمَامَ الْمُصَلَّى الَّذِىْ صَلَّى فِيْهِ الْجُمُعَةَ

باب 123: جمعہ کی نماز اور اس کے بعد ادا کی جانے والی نفل نماز میں فصل کرنے کے لئے اس جگہ سے آگے بڑھ جانے پر اکتفاء کرنا' جہاں آدمی نے جمعہ ادا کیا تھا

1868 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِى الْخُوَارِ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ،

متنِ حدیث: اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْاَلُهُ عَنْ شَىْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَهُ فِى الْمَقْصُوْرَةِ فَقُمْتُ لِاُصَلِّىَ مَكَانِى، فَقَالَ لِى: لَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَمْضِىَ اَمَامَ ذٰلِكَ اَوْ تَتَكَلَّمَ؛ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- ابوعاصم -- ابن جریج -- عمر بن عطاء بن ابوخوار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نافع بن جبیر نے انہیں سائب بن یزید کے پاس بھیجا' تاکہ ان سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کریں' جو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں دیکھی تھی' تو انہوں نے بتایا: میں نے مقصورہ میں ان کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی۔

پھر میں اٹھ کر اپنی جگہ پر نماز ادا کرنے لگا' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اس کے ساتھ ایسی نماز نہ ملاؤ جب تک تم اس جگہ سے آگے نہیں بڑھ جاتے یا کوئی کلام نہیں کر لیتے۔

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطَوُّعِ الْاِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِىْ مَنْزِلِهٖ

باب 124: جمعہ کے بعد امام کا اپنی رہائش گاہ پر نوافل ادا کرنا مستحب ہے

1869 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَاَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ دَخَلَ بَيْتَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- سالم -- اپنے والد کے حوالے سے اور ایوب -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے اور دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1870 - سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ مَالِكٌ: اَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،
متن حدیث: اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سہل رملی --ولید --مالک --نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1871 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،
ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ،
متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی --سفیان (یہاں تحویل سند ہے) --علی بن خشرم --ابن عیینہ --عمرو بن دینار --ابن شہاب زہری --سالم --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ لِلْاِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ خُرُوجِهِ مِنْهُ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ،

فَاِنِّي لَا اَقِفُ عَلَى سَمَاعِ مُوسَى بْنِ الْحَارِثِ فِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

باب 125: امام کے لئے جمعہ کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے ہی مسجد میں نوافل ادا کرنا مباح ہے بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ میں موسیٰ بن حارث کے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سماع سے واقف نہیں ہوں

1872 - سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:
متن حدیث: اَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، فَرَاَى اَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ رَآهَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ حَصْنِهِ عَلَى النَّخْلِ، فَقَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ اِذَا جِئْتُمْ عِيدَكُمْ هٰذَا مَكَثْتُمْ حَتّٰى تَسْمَعُوا مِنْ قَوْلِي؟ قَالُوا: نَعَمْ بِآبَائِنَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ: فَلَمَّا حَضَرُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يُرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، كَانَ يَنْصَرِفُ اِلٰى بَيْتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر --عاصم بن سوید بن عامر --محمد بن موسیٰ بن حارث تیمی --اپنے

والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کے دن بنوعمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کچھ ایسی چیزیں دیکھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ملاحظہ نہیں کی تھیں جیسے ان کا اپنی کھجوروں کی دیکھ بھال کرنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اپنی اس عید (یعنی جمعہ کے دن) آؤ اور وہاں ٹھہرے رہو یہاں تک کہ میرا بیان سن لو (تو یہ مناسب ہوگا)

ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جی ہاں! ہمارے آباؤ اجداد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں اور مائیں بھی (ہم ایسا کریں گے)

(راوی بیان کرتے ہیں) جب وہ لوگ جمعہ کی نماز میں شامل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بعد دو رکعات مسجد میں ادا کیں۔ اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے بعد کبھی بھی مسجد میں دو رکعات ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اس دن سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے (اور گھر جا کے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے) اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ اَمْرِ الْمَاْمُومِ بِاَنْ يَّتَطَوَّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِلَفْظٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

باب 126: مقتدی کو اس بات کا حکم ہونا کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرے

یہ مختصر لفظ کے ساتھ ثابت ہے، جو تفصیلی نہیں ہے

1873 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ، وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: صَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

اختلافِ روایت: وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- احمد بن عبدہ --- عبدالعزیز ابن محمد دراوردی --- عبدالجبار بن علاء --- سفیان --- سہیل بن ابوصالح --- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تم لوگ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرو۔

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمَرْءَ بِأَنْ يَتَطَوَّعَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهَا، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَا صَلَّى بَعْدَهَا فَتَطَوُّعٌ غَيْرُ فَرِيضَةٍ

باب 127: اس روایت کا تذکرہ جس کے الفاظ تفصیلی ہیں اور میرے ذکر کردہ مختصر الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے آدمی کو اس بات کا حکم دیا ہے اگر وہ جمعہ کی نماز کے بعد نماز ادا کرنا چاہتا ہو تو وہ چار رکعات نماز ادا کرے اور اس بات کی دلیل کہ آدمی جمعہ کے بعد جو نماز ادا کرے گا وہ نفل شمار ہوگی۔ فرض نہیں ہوگی۔

1874 - سندِ حدیث: نَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: نَنَا سُفْيَانُ، ح وَنَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَنَا جَرِيرٌ، ح وَنَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر (یہاں تحویلِ سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- سہیل بن ابوصالح -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

تم میں سے جو شخص جمعے کے بعد نماز ادا کرنا چاہتا ہو اسے جمعے کے بعد چار رکعات ادا کرنی چاہئیں۔

بَابُ الرُّجُوعِ إِلَى الْمَنَازِلِ بَعْدَ قَضَاءِ الْجُمُعَةِ لِلْغَدَاءِ، وَالْقَيْلُولَةِ

باب 128: جمعہ ادا کر لینے کے بعد دوپہر کا کھانا کھانے اور قیلولہ کرنے کے لئے گھر کی طرف واپس جانا

1875 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَا: نَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدَّى وَنَقِيلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ اور حسن بن قزعہ -- فضیل بن سلیمان -- ابوحازم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرتے تھے پھر ہم واپس جا کے کھانا کھایا کرتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

1876 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یعقوب بن ابراہیم دورقی --عبدالعزیز بن ابوحازم--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(جمعہ کے دن) ہم جمعہ پڑھنے کے بعد ہی کھانا کھایا کرتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

1877 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيْلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن عبدہ--معتمر بن سلیمان--حمید طویل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ ادا کر لیتے تھے اور پھر واپس جا کر قیلولہ کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِانْتِشَارِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالِابْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ) (الجمعة: 10) اِلَّا اَنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ، فَاِنِّيْ لَا اَعْرِفُ سَعِيْدَ بْنَ عَنْبَسَةَ الْقَطَّانَ هٰذَا، وَلَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بِشْرٍ الَّذِيْ رَوَى عَنْهُ سَعِيْدٌ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ، غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَمَرَ فِيْ نَصِّ تَنْزِيْلِهِ بَعْدَ قَضَاءِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِالِانْتِشَارِ فِي الْاَرْضِ وَالِابْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَهٰذَا مِنْ اَمْرِ الْاِبَاحَةِ

جمعہ کی نماز کے بعد (زمین میں) پھیل جانے اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کا مستحب ہونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو"

البتہ اس روایت کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے کیونکہ میں سعید بن عنبسہ قطان نامی اس راوی اور سعید سے روایت نقل کرنے والے راوی عبداللہ بن بشر کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوں۔ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نص کردی ہے کہ جمعہ کی نماز ادا کر لینے کے بعد زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو، تو یہ حکم مباح قرار دینے کے لیے ہے

1878 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ بَصْرِيٌّ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَنْبَسَةَ وَهُوَ الْقَطَّانُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ

1877 – وأخرجه البخاري "905" في الجمعة: باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس، و "940" باب القائلة بعد الجمعة، والبيهقي "3/241" من طريق حميد، عن أنس بلفظ: "كنا نبكر إلى الجمعة ثم نقيل". وأخرجه ابن ماجه "1102" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في وقت الجمعة، وابن خزيمة "1877" من طريق حميد، عن أنس بلفظ: "كنا نجمع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم نرجع فنقيل" وإسناده صحيح كما قال البوصيري في "الزوائد" ورقة "72". وفي الباب عن سهل بن سعد عند البخاري "939" و "941" و "2349" و "5403" و "6248" و "6279"، ومسلم "859"، وأبي داؤد "1086"، والترمذي "525"، وأحمد "3/433" و "5/336"، وابن ماجه "1099"، والبيهقي "3/241".

بْنُ بُسْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَدْرًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُصَلِّيَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ لِاَيِّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هٰذَا؟ قَالَ: لِاَنِّيْ رَاَيْتُ سَيِّدَ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا يَصْنَعُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ) (الجمعة: ١٠) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ بن فیاض-- سعید بن عنبسہ قطان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے ذرا دور چلے گئے پھر واپس آئے اور جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا انہوں نے نماز ادا کی۔ میں نے ان سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے تمام رسولوں کے سردار کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کی مراد نبی اکرم ﷺ تھے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب نماز مکمل ہو جائے تو تم لوگ زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

كِتَابُ الصِّيَامِ

(روزے کے بارے میں روایات)

الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِیْ ذَكَرْنَا بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُولًا اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِی الْاِسْنَادِ، وَلَا جَرْحٍ فِی نَاقِلِی الْاَخْبَارِ اِلَّا مَا نَذْكُرُ اَنَّ فِی الْقَلْبِ مِنْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ شَیْءٌ، اِمَّا لِشَكٍّ فِی سَمَاعِ رَاوٍ مِنْ فَوْقِهٖ خَبَرًا اَوْ رَاوٍ لَا نَعْرِفُهٗ بِعَدَالَةٍ، وَلَا جَرْحٍ فَنُبَيِّنَ اَنَّ فِی الْقَلْبِ مِنْ ذٰلِكَ الْخَبَرِ، فَاِنَّا لَا نَسْتَحِلُّ التَّمْوِيهَ عَلٰى طَلَبَةِ الْعِلْمِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَيْرِ صَحِيحٍ لَا نُبَيِّنَ عِلَّتَهٗ فَيَغْتَرَّ بِهٖ بَعْضُ مَنْ يَسْمَعُهٗ، فَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ

یہ (ہماری مرتب کردہ) "مسند"، جو نبی اکرم ﷺ سے منقول (روایات پر مشتمل ہے) کے مختصر کا اختصار (یعنی چند ابواب) ہیں جو اس شرط کے مطابق ہیں جن کا ذکر ہم نے کر دیا ہے۔ جنہیں عادل راویوں سے نقل کیا ہے (اور ان کی سند) نبی اکرم ﷺ تک پہنچتی ہے۔ ان کی سند میں کوئی "انقطاع" نہیں ہے۔ اور ان روایات کو نقل کرنے والے افراد پر کوئی جرح نہیں کی گئی البتہ بعض ایسی روایات ہیں جن کے بارے میں ہم نے یہ ذکر کر دیا ہے ان روایات کے بارے میں ہمارے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔ جو یا تو اس حوالے سے ہوگی کہ راوی کے اپنے سے اوپر والے راوی سے اس روایت کے سماع میں شک ہوگا یا پھر کوئی ایسا راوی ہوگا جس کے بارے میں عدالت یا جرح (کسی بات کا) ہمیں علم نہیں ہوگا۔ تو ہم یہ بیان کر دیں گے کہ اس روایت کے بارے میں ہمارے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔ کیونکہ ہم علم حدیث کے طلباء کہ کوئی ایسی خبر روایت کر دیں جو صحیح نہ ہو اور ہم اس کی علت بیان نہ کریں تو اس وجہ سے اسے سننے والا کوئی شخص اس روایت کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار ہو جائے۔ باقی اللہ تعالیٰ ہی درستگی کی توفیق دینے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ خَبَرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیِّ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ

باب نمبر 1: اس بات کا بیان: رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا حصہ ہے

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حماد بن زید' عباد بن عباد مہلبی' شعبہ بن حجاج ان سب حضرات نے ابوجمرہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو روایت نقل کی ہے وہ میں کتاب الایمان میں نقل کر چکا ہوں

1879 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا اَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا قُرَّةُ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ الضُّبَعِیِّ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ لِیْ جَرَّةً انْتَبِذُ لِیْ فِیْهَا، فَاَشْرَبُ مِنْهُ، فَاِذَا اَطَلْتُ الْجُلُوْسَ مَعَ الْقَوْمِ خَشِیْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ مِنْ حَلَاوَتِهٖ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ الْمُشْرِكِیْنَ مِنْ مُضَرَ، وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَحَدِّثْنَا عَمَلًا مِنَ الْاَمْرِ اِذَا اَخَذْنَا بِهٖ دَخَلْنَا بِهِ الْجَنَّةَ، وَنَدْعُوْ اِلَیْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا، وَقَالَ: " آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ، وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ؟ " قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِیْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغَانِمِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ النَّبِیْذِ فِی الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِیْرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ

1879: لفظ "صوم" کا لغوی معنی "رک جانا" ہے۔

اصطلاحِ شریعت میں روزے کے اہل فرد کا' نیت کے ہمراہ صبح صادق ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک مفطرات (یعنی کھانے' پینے اور صحبت کرنے) سے رُک جانا ہے۔

روزے کا بنیادی رکن' پیٹ اور شرم گاہ کی خواہشات کو پورا کرنے سے باز رہنا ہے۔ یہ حکم احناف اور حنابلہ کے نزدیک ہے' جبکہ مالکیہ اور شوافع کے نزدیک صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت کرنا بھی اس کا رکن ہے۔

روزے کی فرضیت کا حکم قرآن' حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کا منکر ہو تو اسے کافر قرار دیا جائے گا اور اس کے ساتھ مرتد کا سا سلوک کیا جائے گا۔

روزے کی چار قسمیں ہیں:

(i) فرض (ii) نفل (iii) حرام (iv) مکروہ

ایک اور حوالے سے' احناف نے روزوں کی درج ذیل اقسام بیان کی ہیں۔

(1) فرض اور متعین روزہ' جیسے رمضان کا روزہ

(2) فرض اور غیر متعین روزہ' جیسے رمضان کی قضا' یا کفارے کا روزہ

(3) واجب اور متعین روزہ' جیسے متعین نذر کا روزہ

(4) واجب اور غیر متعین روزہ' جیسے مطلق نذر کا روزہ

(5) نفلی مسنون روزہ' جیسے عاشورہ کے دن کا روزہ

(6) نفلی مستحب روزہ' جیسے ہر مہینے میں ایام بیض کے روزے

(7) مکروہ تحریمی روزہ' جیسے عید کے دن کا روزہ

(8) مکروہ تنزیہی روزہ' جیسے ایک دن پہلے یا بعد کے روزے کے بغیر عاشورہ یا جمعہ کے دن روزہ رکھنا۔

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--ابو عامر--قرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ میرے پاس ایک گھڑا ہے' جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے' جس میں سے میں کچھ پی لیتا ہوں۔ پھر میں کچھ لوگوں کے پاس کافی دیر بیٹھا رہوں' تو مجھے یہ اندیشہ ہونے لگتا ہے' شاید اس کی مٹھاس کی وجہ سے مجھے رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وفد کو خوش آمدید ہے' جو کسی رسوائی اور ندامت کے بغیر ہو۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان معز قبیلے سے تعلق رکھنے والے مشرکین رہتے ہیں اس لیے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے کہ جب ہم اسے اختیار کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے موجود افراد کو بھی اس کی دعوت دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں منع کرتا ہوں۔ (میں تمہیں حکم دیتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا' مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا اور میں تمہیں دباء' نقیر' حنتم' مزفت میں نبیذ تیار کرنے

1879: صحیح البخاری - کتاب مواقیت الصلاۃ' باب قول اللہ تعالی : منیبین إلیہ واتقوہ وأقیموا الصلاۃ ولا - حدیث: 509' صحیح ابن حبان - کتاب إخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابۃ' ذکر نفی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم الخزی والندامۃ عن وفد - حدیث: 7403' سنن الترمذی الجامع الصحیح - الذبائح' أبواب الإیمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی إضافۃ الفرائض إلی الإیمان' حدیث: 2599' السنن الصغری - کتاب الإیمان وشرائعہ' أداء الخمس - حدیث: 4969' السنن الکبری للنسائی - کتاب الأشربۃ' ذکر الأوعیۃ التی خص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنہی عن - ذکر الأخبار التی اعتل بہا من أباح شرب المسکر' حدیث: 5057' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 3304' مسند الطیالسی - أحادیث النساء' وما أسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب - وأبو جمرۃ نصر بن عمران' حدیث: 2860' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ عبد اللہ' وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما - سعید بن المسیب عن ابن عباس' حدیث: 10498' 1880: صحیح البخاری - کتاب الإیمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم : " بنی الإسلام - حدیث: 8' صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الإسلام علی خمس - حدیث: 45' سنن الترمذی الجامع الصحیح - الذبائح' أبواب الإیمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء بنی الإسلام علی خمس' حدیث: 2597' صحیح ابن حبان - کتاب الصلاۃ' ذکر البیان بأن إقامۃ المرء الفرائض من الإسلام - حدیث: 1462' السنن الصغری - کتاب الإیمان وشرائعہ' علی کم بنی الإسلام - حدیث: 4939' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - حدیث: 4659' مسند الحمیدی - أحادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' حدیث: 679' مسند عبد بن حمید - أحادیث ابن عمر' حدیث: 824' مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد اللہ بن عمر' حدیث: 5653' المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' باب من اسمہ إبراہیم - حدیث: 2990' المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمہ محمد' حدیث: 783' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الجیم' باب من اسمہ جابر - عبد اللہ بن حبیب بن أبی ثابت' حدیث: 2314

سے منع کرتا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذِ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ اسْمَانِ لِمُسَمًّى وَاحِدٍ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ جِبْرِيْلَ فِيْ مَسْاَلَتِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَمْلَيْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ

باب نمبر 2: اس بات کا بیان: رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا اسلام کا حصہ ہے کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی معنی کا دو حصے ہیں

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں جو سوال کیے تھے اس روایت کو میں کتاب الایمان میں املاء کروا چکا ہوں۔

1880 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْجُمَحِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ"

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- حنظلہ جمحی -- عکرمہ بن خالد مخزومی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' حج بیت اللہ کرنا اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا۔

1881 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- بشر بن مفضل -- عاصم ابن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

جُمَّاعُ اَبْوَابِ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصِيَامِهِ

ابواب کا مجموعہ: رمضان کے مہینے اور اس میں روزہ رکھنے کے فضائل

بَابُ ذِكْرِ فَتْحِ اَبْوَابِ الْجِنَانِ

نَسْاَلُ اللّٰهَ دُخُوْلَهَا - وَاِغْلَاقِ اَبْوَابِ النَّارِ بَاعَدَنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَتَصْفِيْدِ الشَّيَاطِيْنِ بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهِمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ فِيْ تَصْفِيْدِ الشَّيَاطِيْنِ

باب نمبر **3**: رمضان کے مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

ہم اللہ تعالیٰ سے اس میں داخل ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے دور رکھے اور شیاطین کو قید کیے جاتے ہیں' ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' (ان امور) کا تذکرہ ایسے الفاظ کے ذریعے جو بظاہر عام ہیں لیکن شیاطین کو قید کیے جانے کے حوالے سے ان کا مفہوم مخصوص ہے۔

1882 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا اَبُوْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا جَاءَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُوْ سُهَيْلٍ عَمُّ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل ابن جعفر-- ابوسہیل-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب رمضان کا مہینہ آجاتا ہے' تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

1882- واخرجه مسلم "1079" "2" فی الصیام: باب فضل شهر رمضان، عن حرملة بن يحيى، والبيهقى 4/303 من طريق الربيع بن سليمان، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن نافع بن ابى انس، عن ابيه، عن ابى هريرة. واخرجه احمد 2/401 من طريق ابن المبارك، عن يونس، عن ابن شهاب، عن نافع بن ابى انس، به .واخرجه البخارى "1899" فى الصوم: باب هل يقال: رمضان أو شهر رمضان، و "3277" فى بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، من طريق عقيل، عن ابن شهاب، عن نافع بن ابى انس، به. واخرجه احمد 2/357، والبخارى "1898"، ومسلم "1079"، والنسائى 4/126 و126 – 127 فى الصيام: باب فضل شهر رمضان، والدارمى 2/62، وابن خزيمة "1882"، والبيهقى 4/202، والبغوى "1703" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن نافع بن ابى انس، به. واخرجه ابن ابى شيبة 3/1-2 من طريق الزهرى، عن ابى سلمة، عن ابى هريرة.

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ابو سہیل نامی راوی امام مالک بن انس کے چچا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ مَرَدَةُ الْجِنِّ مِنْهُمْ، لَا جَمِيْعَ الشَّيَاطِيْنِ اِذِ اسْمُ الشَّيَاطِيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِهِمْ، وَذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَكِ فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْخَيْرَاتِ، وَالتَّقْصِيرِ عَنِ السَّيِّئَاتِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اَبْوَابَ الْجِنَانِ اِذَا فُتِحَتْ لَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَلَا يُفْتَحُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ النِّيرَانِ اِذَا اُغْلِقَتْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب نمبر 4: اس بات کا بیان: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے''

سے مراد ان میں سے سرکش جنات ہیں تمام شیاطین مراد نہیں ہیں کیونکہ شیاطین کے لفظ کا اطلاق بعض اوقات ان میں سے بعض پر کیا جاتا ہے اور اس بات کا تذکرہ: رمضان میں فرشتے بھلائی کی طرف بلاتے ہیں اور برائی سے بچنے کا کہتے ہیں اور اس بات کی دلیل کہ جب رمضان کے مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' تو ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور جب جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' تو ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔

1883 - سندِ حدیث: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: "اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَنَادٰى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابوبکر بن عیاش -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو شیاطین میں سے سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا۔ ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے اے بھلائی کے طلبگار! آگے آؤ۔ اے برائی کے طلبگار! باز آ جاؤ (اس مہینے میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔

1883- واخرجه الترمذی "682" فی أول کتاب الصوم، وابن ماجه "1642" فی الصیام: باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، وابن خزیمة "1883"، والحاکم 1/421، والبغوی "1705" من طریق أبی کریب، بهذا الإسناد، وصححه الحاکم ووافقه الذهبی. واخرجه البیهقی 4/303 304 من طریق أحمد بن عبد الجبار، عن أبی بکر بن عیاش به. وله شاهد قوی من حدیث رجل من الصحابة عند ابن أبی شیبة 3/1، وأحمد 4/311 و 5/411، والنسائی 4/130ز

بَابٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنَّهُ خَيْرُ الشُّهُوْرِ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَذِكْرِ إِعْدَادِ الْمُؤْمِنِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ

باب نمبر 5: رمضان کے مہینے کی فضیلت اور یہ مسلمانوں کے لئے سب سے بہتر مہینہ ہے اور اس بات کا تذکرہ:
رمضان کا مہینہ آنے سے پہلے ہی مومن کو عبادت کے لئے اپنے اخراجات وضروریات کی تیاری کر لینی چاہئے

1884 - سندِحدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ تَمِيْمٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هٰذَا بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مَرَّ بِالْمُسْلِمِيْنَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ، وَلَا مَرَّ بِالْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيَكْتُبُ أَجْرَهُ وَنَوَافِلَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ، وَيَكْتُبُ إِصْرَهُ وَشَقَاءَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُعِدُّ فِيْهِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ، وَيُعِدُّ فِيْهِ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفَلَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ، فَغُنْمٌ يَغْنَمُهُ الْمُؤْمِنُ

اختلافِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى، وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَهُوَ غُنْمٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، يَغْتَنِمُهُ الْفَاجِرُ عَمْرُو بْنُ تَمِيْمٍ هٰذَا يُقَالُ لَهُ: مَوْلَى بَنِيْ رُمَّانَةَ مَدَنِيٌّ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار اور یحییٰ بن حکیم --ابو عامر --کثیر بن زید --عمرو بن تمیم --اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تم پر یہ مہینہ سایہ کیے ہوئے ہے۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھا کر یہ بات ارشاد فرمائی) مسلمانوں پر ایسا کوئی مہینہ نہیں گزرا جو ان کے لئے زیادہ بہتر ہو اور منافقین پر ایسا کوئی مہینہ نہیں گزرا جو ان کے لئے اس سے زیادہ برا ہو۔

وہ (یعنی مومن) اپنا اجر اور اپنا نوافل اس مہینے کے داخل ہونے سے پہلے ہی نوٹ کر لیتا ہے اور وہ (یعنی منافق) اسے گناہ اور اپنی بدبختی کو اس مہینے کے داخل ہونے سے پہلے ہی نوٹ کر لیتا ہے۔ اس کی صورت یوں ہے: مومن اس مہینے میں عبادت کرنے کے لئے اپنی آمدن میں سے اپنی خوراک کی تیاری کر لیتا ہے جبکہ منافق اس مہینے میں اہلِ ایمان کی غلطیوں، کوتاہیوں اور عیبوں کے پیچھے لگا رہتا ہے تو مومن اس میں جو کچھ حاصل کرتا ہے وہ غنیمت ہے۔

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ نامی راوی کے ہیں۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو یہ (مہینہ) اہلِ ایمان کیلئے غنیمت ہے اور فاجر شخص اپنا فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے"۔

عمرو بن تمیم کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے: یہ "بنو رمانہ" کا آزاد کردہ غلام ہے اور مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ

فِيْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَغْفِرَتِهِ اِيَّاهُمْ كَرَمًا وَّجُوْدًا اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَاِنِّيْ لَا اَعْرِفُ خَلَفًا اَبَا الرَّبِيْعِ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ، وَلَا عَمْرَو بْنَ حَمْزَةَ الْقَيْسِيَّ الَّذِيْ هُوَ دُوْنَهُ

باب نمبر 6: اس بات کا تذکرہ: رمضان کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر یہ فضل کرتا ہے

اپنے کرم اور جود کی وجہ سے ان کی مغفرت کر دیتا ہے بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ مجھے اس روایت کے ایک راوی ابوربیع خلف کے بارے میں جرح وتعدیل کا کوئی علم نہیں ہے۔ اور اس کے بعد والے راوی عمرو بن حمزہ قیسی کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں ہے۔

1885 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ حَمْزَةَ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا خَلَفٌ اَبُو الرَّبِيْعِ، اِمَامُ مَسْجِدِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَسْتَقْبِلُكُمْ وَتَسْتَقْبِلُوْنَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَحْيٌ نَزَلَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: عَدُوٌّ حَضَرَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَمَاذَا؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْفِرُ فِيْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِكُلِّ اَهْلِ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ، وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَيْهَا، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَهُزُّ رَاْسَهُ وَيَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فُلَانُ، ضَاقَ بِهِ صَدْرُكَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ ذَكَرْتُ الْمُنَافِقَ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ، وَلَيْسَ لِكَافِرٍ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- زید بن حباب -- عمرو بن حمزہ قیسی -- خلف ابوربیع -- امام مسجد ابن ابوعروبہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اس کو تمہارے سامنے آنا ہے تمہیں اس کا سامنا کرنا ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا کوئی دشمن سامنے آ گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: پھر کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی رات میں اس قبلہ کے ماننے والوں (یعنی اہل اسلام) میں سے ہر شخص کی مغفرت کر دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ (راوی کہتے ہیں:) ہر شخص اپنا سر ہلانے لگا اور کہنے لگا: بہت خوب، بہت خوب تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے فلاں! کیا تمہیں اس بات سے الجھن ہوئی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: جی نہیں! لیکن مجھے ایک منافق یاد آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ منافق لوگ ہی کافر ہیں اور کافر کو اس میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْيِينِ الْجَنَّةِ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

وَذِكْرِ بَعْضِ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِلصَّائِمِينَ فِي الْجَنَّةِ غَيْرِ مُمْكِنٍ لِآدَمِيٍّ صِفَتِهِ، اِذْ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ؛ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ جَرِيرِ بْنِ اَيُّوبَ الْبَجَلِيِّ

باب 7: رمضان کے مہینے کے لئے جنت کے آراستہ کیے جانے کا تذکرہ

اوراس بات کا تذکرہ: اللہ تعالیٰ نے جنت میں روزہ داروں کے لئے وہ کچھ تیار کیا ہے کہ آدمی کے لئے اس کی صفت بیان کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس میں ایسی چیز ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہے کسی کان نے سنی نہیں ہے کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال تک نہیں آیا۔ بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ اس کے ایک راوی جریر بن ایوب بجلی کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

1886 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ اَبُو عَتَّابٍ، اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا: نَا جَرِيرُ بْنُ اَيُّوبَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ اَبُو الْخَطَّابِ الْغِفَارِيُّ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهٰذَا حَدِيثُ اَبِي الْخَطَّابِ - قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ اَهَلَّ رَمَضَانُ، فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ اُمَّتِي اَنْ يَكُونَ السَّنَةَ كُلَّهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، حَدِّثْنَا، فَقَالَ: "اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَزَيَّنُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ اِلَى الْحَوْلِ، فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَصَفَقَتْ وَرَقَ الْجَنَّةِ، فَتَنْظُرُ الْحُورُ الْعِينُ اِلٰى ذٰلِكَ، فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ اَزْوَاجًا تَقَرُّ اَعْيُنُنَا بِهِمْ، وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا قَالَ: فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا زُوِّجَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ مِمَّا نَعَتَ اللّٰهُ: (حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ) (الرحمن: 72) عَلٰى كُلِّ امْرَاَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً، لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلٰى لَوْنِ الْاُخْرٰى، تُعْطٰى سَبْعُونَ لَوْنًا مِنَ الطِّيبِ، لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلٰى رِيحِ الْاٰخَرِ، لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ اَلْفَ وَصِيفَةٍ لِحَاجَتِهَا، وَسَبْعُونَ اَلْفَ وَصِيفٍ، مَعَ كُلِّ وَصِيفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فِيهَا لَوْنُ طَعَامٍ، تَجِدُ لِاٰخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهُ لَذَّةً، لَا تَجِدُ لِاَوَّلِهِ، لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ سَرِيرًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ، عَلٰى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا، بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ، فَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ اَرِيكَةً، وَيُعْطٰى زَوْجُهَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَلٰى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ اَحْمَرَ، مُوَشَّحٍ بِالدُّرِّ، عَلَيْهِ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، هٰذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ سِوٰى مَا

1886: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث: [illegible] مصنف ابن أبی شيبة - كتاب الصيام' ما ذكر فی فضل رمضان وثوابه - حديث: 8735

عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ "

اختلافِ روایت: وَرُبَّمَا خَالَفَ الْفِرْيَابِيَّ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ فِي الْحَرْفِ وَالشَّيْءِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، عَنْ قُتَيْبَةَ، نا جَرِيرُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ نافع بْنِ بُرْدَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ غِفَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ: (حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ) (الرحمٰن: 72)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوخطاب زیاد بن یحییٰ الحسانی -- سہل بن حماد ابوعتاب -- سعید بن ابویزید -- محمد بن یوسف -- جریر بن ایوب بجلی -- شعبی -- نافع بن بردہ ابومسعود (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوخطاب غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ابوخطاب غفاری بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس وقت رمضان کا چاند نظر آ چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو یہ پتہ چل جائے کہ رمضان میں کیا خصوصیات ہیں' تو میری امت اس بات کی آرزومند ہو کہ سارا سال رمضان رہے' تو خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں بھی کچھ بتایئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے جنت کو سال کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک آراستہ کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے' تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جو جنت کے پتوں کو حرکت دیتی ہے' تو حورین اس کی طرف دیکھنے لگتی ہیں پھر وہ عرض کرتی ہیں: اے ہمارے پروردگار! تو اس مہینے میں سے ہمارے لیے شوہر مقرر کر دے' تو ان لوگوں کے ذریعے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک دے اور ہمارے ذریعے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک دے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو بھی بندہ رمضان کے ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اس کی شادی موتیوں کے خیمے میں رہنے والی حورعین کے ساتھ کر دی جاتی ہے' جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

''وہ حوریں جو خیموں میں پوشیدہ ہیں''۔

ان میں سے ہر ایک حور نے ستر لباس پہنے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ اسے ستر قسم کی خوشبو میں بسایا گیا ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک کی خوشبو دوسرے سے مختلف ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک حور کی ستر ہزار خادمائیں ہوتی ہیں جو اس کے کام کاج کرتی ہیں اور ستر ہزار خادم ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک خادم کے ہاتھ میں سونے کا برتن ہوتا ہے' جس میں ایسا کھانا ہوتا ہے' جس میں ہر ایک لقمے کی لذت دوسرے لقمے سے مختلف ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک حور کے سرخ یاقوت سے بنے پلنگ ہوتے ہیں' جس میں سے ہر ایک پلنگ پر ستر بچھونے بچھے ہوں گے' جن میں سے ہر ایک کا استر ریشم سے بنا ہوگا اور ہر ایک بستر پر آراستہ تکیے والے تخت ہوں گے اور اس حور کے شوہر کو بھی موتیوں سے بنے ہوئے سرخ یاقوت سے بنے ہوئے پلنگ پر اسی طرح کی نعمتیں عطا کی جائیں گی اور اسے سونے کے کنگن بھی پہنائے جائیں گے اور یہ سب کچھ بندہ مومن کو رمضان میں رکھے جانے والے ایک روزے کے بدلے میں ملے گا' جو باقی نیکیوں کے علاوہ ہوگا۔

روایت کے متن کے بعض الفاظ میں سہل بن حماد نے فریابی سے کچھ مختلف الفاظ نقل کیے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

یہ روایت یہاں تک منقول ہے: "وہ حوریں جو خیموں میں چھپی ہوئی ہیں"۔

بَابُ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

باب 8: رمضان کے مہینے کے فضائل بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو

1887 - سندِ حدیث: ثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ زِيَادٍ، ثنا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يَزْدَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، قَالُوا: لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ، فَقَالَ: "يُعْطِي اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ، أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ، أَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ، مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ، وَاسْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَيْنِ تُرْضُونَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُونَ بِهِمَا رَبَّكُمْ: فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَتَسْتَغْفِرُونَهُ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا: فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ أَشْبَعَ فِيهِ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی -- یوسف بن زیاد -- ہمام بن یحییٰ -- علی بن زید بن جدعان -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شعبان کے آخری دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک ایسا مہینہ سایہ کرنے والا ہے جو عظیم ہے۔ جو مبارک مہینہ ہے اور اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دنوں میں روزہ رکھنے کو فرض قرار دیا ہے اور رات میں نوافل ادا کرنے کو نفل قرار دیا ہے جو شخص اس مہینے میں کسی بھی نیکی کے ذریعے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ اس مہینے کے علاوہ فرض ادا

1887: مسند الحارث - كتاب الصيام' باب في فضل شهر رمضان - حديث: **318**

کرنے کی مانند ہوگا اور جو شخص اس مہینے میں فرض ادا کرے گا' تو یہ یوں ہوگا کہ اس نے اس مہینے کے علاوہ ستر فرائض ادا کیے ہوں۔
یہ صبر کا مہینہ ہے' اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ بھائی چارگی کا مہینہ ہے' یہ وہ مہینہ ہے' جس میں مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کروائے گا' تو یہ چیز اس کے گناہوں کی مغفرت اور اس کے لیے جہنم سے آزادی کا باعث بن جائے گی اور اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملے گا حالانکہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔
صحابہ کرام نے عرض کی: ہم میں سے ہر شخص افطاری کروانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ اجر و ثواب اس شخص کو بھی عطا کرے گا' جو کسی روزہ دار شخص کو ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ میں پانی ملا کر افطاری کروائے گا۔ یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے' درمیانی حصہ مغفرت ہے' اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے' جو شخص (اس مہینے) میں غلام کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی مغفرت کر دے گا' اور اسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔ اس مہینے میں چار کام بکثرت کرو۔ دو کام ایسے ہیں' جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کر لو گے اور دو کام ایسے ہیں جو تمہارے لیے ضروری ہیں جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے' جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کر لو گے تو وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا ہے' جو یہاں تک ان دو چیزوں کا تعلق ہے' جو تمہارے لیے انتہائی ضروری ہیں' تو وہ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرو اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے مشروب پلائے گا' جس کے بعد وہ شخص جنت میں داخل ہونے تک پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ فِيْ رَمَضَانَ لَعَلَّ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ يَغْفِرُ لِلْمُجْتَهِدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْقَضِيَ الشَّهْرُ وَلَا يَرْغَمُ بِاَنْفِ الْعَبْدِ بِمُضِيِّ رَمَضَانَ قَبْلَ الْغُفْرَانِ

باب 9: رمضان میں اہتمام کے ساتھ عبادت کا مستحب ہونا

تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور مہربانی کے ذریعے مہینہ گزرنے سے پہلے ہی عبادت کرنے والے شخص کی مغفرت کر دے اور مغفرت سے پہلے ہی رمضان گزرنے کی وجہ سے آدمی کی ناک خاک آلود نہ ہو

1888 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

1888: صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب رغم أنف من أدرك أبويه أو أحدهما عند الكبر - حديث: **4734**' سنن الترمذي الجامع الصحيح - الذبائح' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: **3550**' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: **7283** مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث: **5787** صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأدعية - ذكر رجاء دخول الجنان المصلي على المصطفى صلى الله عليه وسلم' حديث: **908**' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: **8292**' الأدب المفرد للبخاري - باب من ذكر عنده النبي صلى الله عليه وسلم فلم يصل' حديث: **665**

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا فَقَالَ: " قَالَ لِي جِبْرِيلُ: اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَ عَبْدٍ - اَوْ بَعُدَ - دَخَلَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: آمِينَ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ اَنْفُ عَبْدٍ - اَوْ بَعُدَ - اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا لَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ اَنْفُ عَبْدٍ - اَوْ بَعُدَ - ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِينَ "

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- ابن وہب -- سلیمان ابن بلال -- کثیر بن زید -- ولید بن رباح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو آپ نے فرمایا: آمین آمین آمین! آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ نے یہ عمل کیوں کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی ناک کو خاک آلود کرے (راوی کو شک ہے) یا وہ شخص (اللہ کی رحمت سے) دور ہو جائے کہ رمضان کا مہینہ آنے کے باوجود اس کی مغفرت نہ ہو سکے تو میں نے کہا: آمین۔ پھر انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو یا وہ بندہ (رحمت) سے دور ہو جائے جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو (بڑھاپے کی حالت) میں پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کروا سکیں تو میں نے کہا: آمین۔

پھر انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو یا وہ شخص (رحمت الٰہی) سے دور ہو جائے جس کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا جائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا: آمین۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُوْدِ بِالْخَيْرِ وَالْعَطَايَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلٰى انْسِلَاخِهِ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 10: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے رمضان کے مہینے کے ختم ہونے تک بھلائی اور عطیات کے بارے میں جود کا اظہار کرنا مستحب ہے

1889 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ

1889: صحیح البخاری - کتاب الصوم، باب : أجود ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون - حدیث: 1812، صحیح مسلم - کتاب الفضائل، باب کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم أجود الناس بالخیر من - حدیث: 4369، صحیح ابن حبان - کتاب الصوم، باب فضل رمضان - ذکر استحباب الجود و الإفضال علی المسلمین بالعطایا فی رمضان، حدیث: 3499، مصنف ابن أبی شیبۃ - کتاب الأدب، ما ذکر فی الشح - حدیث: 26083، مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم، مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 3322، الأدب المفرد للبخاری - باب حسن الخلق إذا فقهوا، حدیث: 302، الشمائل المحمدیۃ للترمذی - باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 345، أخرجہ البخاری فی الأدب المفرد برقم (646) من طریق محمد بن عبد اللہ، واسماعیل القاضی (18) من طریق أبی ثابت، کلاهما عن ابن ابی حازم، عن کثیر، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، واخرجه البزار (3169).

اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ، يَاْتِيهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبداللہ بن عمران عابدی--ابراہیم بن سعد--ابن شہاب زہری--عبیداللہ بن عبداللہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے معاملے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں آپ سب سے زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے اور پورا مہینہ آپ کی یہی کیفیت رہتی تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ وہ آپ کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملنے کے لئے آتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے کاموں میں ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

بَابُ الِاجْتِنَانِ بِالصَّوْمِ مِنَ النَّارِ اِذِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الصَّوْمَ جُنَّةً مِنَ النَّارِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

باب نمبر 11: روزے کے ذریعے جہنم سے بچنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ نے روزہ کو جہنم سے بچاؤ کی ڈھال بنایا ہے ہم جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں

1890 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: الصَّوْمُ جُنَّةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--روح بن عبادہ--ابن جریج--عطاء--ابوصالح الزیات (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روزہ ڈھال ہے''۔

1891 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ:

1890: سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في فضل الصائم - حديث: **1770** مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: **9757** السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة' حديث: **2502**

متن حدیث: دَخَلْتُ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ، فَدَعَا بِلَبَنٍ لِیَسْقِیَهُ، فَقُلْتُ: اِنِّی صَائِمٌ، فَقَالَ: اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: الصِّیَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ

قَالَ: وَصِیَامٌ حَسَنٌ صِیَامُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابن ابوعدی --محمد بن اسحاق --سعید ابن ابوہند (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) مطرف بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان بن ابوالعاص کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک اونٹنی کا دودھ منگوایا تاکہ انہیں پینے کے لئے دیں تو میں نے کہا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے تو انہوں نے یہ بتایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے۔ جس طرح کوئی شخص لڑائی کے لئے ڈھال استعمال کرتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزوں میں سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے جائیں۔

بَابُ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الصَّوْمَ اِنَّمَا یَكُوْنُ جُنَّةً بِاجْتِنَابِ مَا نُهِیَ الصَّائِمُ عَنْهُ وَاِنْ كَانَ مَا نُهِیَ عَنْهُ مِمَّا لَا یُفَطِّرُهُ، وَلٰكِنْ یَنْقُصُ صَوْمَهُ عَنِ الْكَمَالِ وَالتَّمَامِ "

باب **12**: اس بات کی دلیل کہ (روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے) اس وقت ڈھال ہوتا ہے

جب روزہ رکھنے والا شخص ان تمام چیزوں سے اجتناب کرے جن سے اسے منع کیا گیا ہے۔ اگرچہ جس چیز سے اسے منع کیا گیا ہے وہ کوئی ایسی چیز ہو۔ جس کی وجہ سے روزہ ٹوٹتا نہ ہو لیکن وہ آدمی کے روزے کو کامل اور تمام ہونے سے ناقص کردے

1892 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِیُّ، نا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سَیْفِ بْنِ اَبِی سَیْفٍ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِیَاضِ بْنِ غُطَیْفٍ، عَنْ اَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متن حدیث: الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ یَخْرِقْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یحییٰ بن نصر بن سابق خولانی-- ابن وہب-- جریر بن حازم-- سیف بن ابوسیف-- ولید بن عبدالرحمن-- عیاض بن غطیف (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روزہ ڈھال ہے جب تک آدمی اسے پھاڑ نہ دے''۔

بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ وَأَنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

باب نمبر 13: روزہ رکھنے کی فضیلت اور یہ بات کہ کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں ہے

1893 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَصْرٍ الْهِلَالِيَّ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ

توضیحِ راوی: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ هَذَا هُوَ الَّذِي قَالَ عَنْهُ شُعْبَةُ: هُوَ سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ"

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--عبدالصمد بن عبدالوارث--شعبہ--محمد بن ابویعقوب--ابونصر الہلالی--رجاء بن حیوہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کسی عمل کی طرف میری رہنمائی کیجیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم روزہ رکھنے کو اختیار کرو کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے"۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن ابویعقوب نامی راوی وہ ہے جس کے بارے میں شعبہ نے یہ کہا ہے یہ بنوتمیم کا سردار تھا۔

بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ السَّالِفَةِ بِصَوْمِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا

باب 14: ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے مہینے کے روزہ رکھنے سے انسان کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجانے کا تذکرہ

1894 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عمرو بن علی--سفیان بن عیینہ--ابن شہاب زہری--ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1893: صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذکر البیان بأن الصوم لا یعدله شیء من الطاعات' حدیث: 3485' المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب الصوم' حدیث: 1466' السنن الصغری - الصیام' ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب فی حدیث ابی أمامة - حدیث: 2204' السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' الحث علی السحور - ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة' حدیث: 2500' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أبی أمامة الباهلی الصدی بن عجلان بن عمرو ویقال : - حدیث: 21597

جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ جو شخص ایمان کی حالت میں شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَمْثِيلِ الصَّائِمِ فِيْ طِيبِ رِيحِهِ بِطِيبِ رِيحِ الْمِسْكِ إِذْ هُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ

باب 15: اس بات کا تذکرہ: روزہ دار کی بو کو مشک کی خوشبو کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ وہ سب سے عمدہ خوشبو ہے

1895 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا اَبَانُ يَعْنِىْ ابْنَ يَزِيْدَ الْعَطَّارَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ سَلَامٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَامٍ، عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ، وَيَاْمُرَ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ اَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ، فَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ بِهِنَّ، فَاَتَاهُ عِيسٰى فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ، وَيَاْمُرُ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ اَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ، فَاِمَّا اَنْ تُخْبِرَهُمْ، وَاِمَّا اَنْ اُخْبِرَهُمْ فَقَالَ: يَا اَخِىْ، لَا تَفْعَلْ، فَاِنِّىْ اَخَافُ اَنْ تَسْبِقَنِىْ بِهِنَّ اَنْ يُخْسَفَ بِىْ، اَوْ اُعَذَّبَ قَالَ: فَجَمَعَ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، حَتّٰى امْتَلَاَ الْمَسْجِدُ، وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرُفَاتِ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَىَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ، وَآمُرَ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ اَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ: اَوَّلُهُنَّ: اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ

1894: صحيح البخارى - كتاب الإيمان' باب : صوم رمضان احتسابا من الإيمان - حديث: **38**' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الترغيب فى قيام رمضان - حديث: **1308**' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل رمضان - ذكر إثبات مغفرة الله جل وعلا لصائم رمضان إيمانا واحتسابا' حديث: **3491**' سنن ابى داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب شهر رمضان - باب فى قيام شهر رمضان' حديث: **1178**' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء فى فضل شهر رمضان - حديث: **1637**' السنن الصغرى - الصيام' ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا والاختلاف على الزهرى فى - حديث: **2186**' مصنف ابن أبى شيبة - كتاب الصيام' ما ذكر فى فضل رمضان وثوابه - حديث: **8734**' السنن الكبرى للنسائى - كتاب الصيام' الحث على السحور - ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا وذكر الاختلاف على الزهرى فى' حديث: **2482**' مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: **1950**' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند أبى هريرة رضى الله عنه - حديث: **7011**' مسند الطيالسى - احاديث النساء' ما أسند ابو هريرة - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: **2470**' مسند الحميدى - احاديث أبى هريرة رضى الله عنه' حديث: **923**' مسند أبى يعلى الموصلى - من مسند عبد الرحمن بن عوف' حديث: **829**' المعجم الأوسط للطبرانى - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث: **8993**' سنن الترمذى الجامع الصحيح' أبواب الأمثال عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فى مثل الصلاة والصيام والصدقة' حديث: **2865**' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث الحارث الأشعرى عن النبى صلى الله عليه وسلم - حديث: **17491**' مسند الطيالسى - وأبو مالك الأشعرى عن النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: **1242**' مسند أبى يعلى الموصلى - مسند عم أبى حرة الرقاشى' حديث: **1536**' المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعرى - أبو سلام الأسود عن الحارث الأشعرى' حديث: **3348**

كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ، بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ، ثُمَّ اَسْكَنَهُ دَارًا، فَقَالَ: اعْمَلْ وَارْفَعْ اِلَيَّ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيَرْفَعُ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ، فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ؟ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ، فَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَلْتَفِتُوا؛ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ اِلٰى وَجْهِ عَبْدِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ، وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهٗ صُرَّةُ مِسْكٍ، كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَجِدَ رِيحَهَا، وَاِنَّ الصِّيَامَ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ، فَاَوْثَقُوا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ، وَقَرَّبُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَفْدِيَ نَفْسِيْ مِنْكُمْ؟ وَجَعَلَ يُعْطِي الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ حَتّٰى فَدٰى نَفْسَهٗ، وَآمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ كَثِيْرًا، وَمَثَلُ ذِكْرِ اللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِيْ اَثَرِهٖ، حَتّٰى اَتٰى حِصْنًا حَصِيْنًا، فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ فِيْهِ، وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يَنْجُو مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ " قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَاَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَمَرَنِيَ اللّٰهُ بِهِنَّ: الْجَمَاعَةُ، وَالسَّمْعُ، وَالطَّاعَةُ، وَالْهِجْرَةُ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ مِنْ رَاْسِهٖ، اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ، وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ "، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى؟ قَالَ: وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى، تَدَاعَوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمْ بِهَا الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ --ابوداؤد سلیمان بن داؤد-- ابان ابن یزید عطار-- یحییٰ بن ابوکثیر--زید بن ابوسلام--ابوسلام (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف پانچ باتوں کی وحی کی کہ وہ خود بھی یہ عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ لوگ ان پر عمل کرے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے انہیں تلقین کرنے میں کچھ تاخیر کردی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ باتوں کے بارے میں حکم دیا تھا کہ آپ خود بھی ان پر عمل کرے اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ لوگ بھی ان پر عمل کریں۔ اب یا تو آپ بنی اسرائیل کو اس بارے میں بتادیں نہیں' تو میں انہیں بتادیتا ہوں' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے بھائی آپ ایسا نہ کیجئے کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے' اگر آپ نے مجھ سے پہلے یہ کام کر لیا' تو کہیں (سزا کے طور پر) مجھے زمین میں دھنسا نہ دیا جائے کہیں مجھے عذاب نہ دیا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی اور لوگ بالکونیوں میں بھی بیٹھ گئے۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے انہیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف پانچ کلمات وحی کیے ہیں یہ کہ میں ان پر خود بھی عمل کروں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کروں کہ وہ بھی اس پر عمل کریں۔ ان میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے' تم کسی کو بھی اللہ کا شریک قرار نہ دو' کیونکہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو خالص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں غلام خریدتا ہے اسے رہنے کے لئے جگہ دیتا ہے' پھر اس سے یہ کہتا ہے' تم میرا

کام کرواور وہ کام لے کر میرے پاس آؤ تو وہ شخص کام کرنا شروع کرتا ہے اور اسے لے کر اپنے آقا کی بجائے کسی دوسرے شخص کے پاس لے کر چلا جاتا ہے تو تم میں سے کون اس بات کے لئے راضی ہوگا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے تو تم کسی کو بھی اس کا شریک قرار نہ دو اور جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو تم ادھر ادھر توجہ نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی کے سامنے کی طرف اس وقت تک رہتا ہے جب تک آدمی ادھر ادھر توجہ نہیں دیتا۔ میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو اور اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو۔ ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اس کی خوشبو کو حاصل کرے تو روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال کسی ایسے شخص کی مانند ہے جس کو دشمن قید کر لیتا ہے وہ اس کے ہاتھ اس کی گردن پر باندھ دیتا ہے اور پھر اس کی گردن اڑانے کے لئے آگے بڑھتا ہے تو وہ آدمی یہ کہتا ہے۔ کیا میں تمہیں اپنی جان کا فدیہ ادا کر دوں؟ پھر وہ شخص تھوڑا یا زیادہ مال دے کر اپنی جان کا فدیہ ادا کر دیتا ہے۔

اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے کی ہدایت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جس کے تعاقب میں اس کا دشمن اس کے قدموں کے نشانات تیزی سے ڈھونڈتا آ رہا ہو یہاں تک کہ وہ شخص ایک محفوظ قلعے تک پہنچ جائے اور اس میں داخل ہو کر اپنے آپ کو محفوظ کر لے۔ بندہ بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعے ہی شیطان سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔ جماعت (یعنی مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا) اطاعت و فرمانبرداری (یعنی حاکم وقت کی اطاعت و فرمانبرداری) ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ جو شخص ایک بالشت کے برابر (مسلمانوں کی جماعت) سے علیحدگی اختیار کرے گا وہ اپنی گردن میں سے ایمان اور اسلام کے پٹے کو اتار دے گا یہاں تک کہ وہ واپس مسلمانوں کی جماعت کی طرف آ جائے اور جو شخص زمانہ جہالت کا کوئی دعویٰ کرے گا۔ وہ جہنمی ہوگا۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو نماز ادا کرتا ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نام کے مطابق دعویٰ کرو۔ وہ اللہ تعالیٰ جس نے تمہارا نام مومن اور مسلمان رکھا ہے۔ اے اللہ کے بندو!

بَابُ ذِكْرِ طِيبِ خِلْفَةِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کا تذکرہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزہ دار کے منہ کی بو پاکیزہ ہوگی

1896 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي: "قَالَ اللّٰهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ،

فَهُوَ لِي، وَانَا اَجْزِي بِهِ، الصِّيَامُ عَنْهُ جُنَّةٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن حسن بن تسنیم --محمد ابن بکر برسانی--ابن جریج --عطاء--ابوصالح الزیات (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے البتہ روزہ کا حکم مختلف ہے' جو میرے لیے ہے' اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہوتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے۔ روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی۔ روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ جب وہ افطار کرتا ہے' تو اپنے افطار پر خوش ہوتا ہے' اور جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔

بَابُ ذِكْرِ اِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّائِمَ اَجْرَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اِذِ الصِّيَامُ مِنَ الصَّبْرِ " قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) (الزمر: 10) "

باب 16: پروردگار کا روزہ دار کو کسی حساب کے بغیر اجر عطا کرنا کیونکہ روزہ رکھنا صبر کا حصہ ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''صبر کرنے والوں کو ان کا پورا اجر کسی حساب کے بغیر دیا جائے گا''۔

1897 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، انا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: " كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ: اِلَّا الصِّيَامَ، فَهُوَ لِي، وَاَنَا اَجْزِي بِهِ، يَدَعُ الطَّعَامَ مِنْ اَجْلِي، وَيَدَعُ الشَّرَابَ مِنْ اَجْلِي، وَيَدَعُ لَذَّتَهُ مِنْ اَجْلِي، وَيَدَعُ زَوْجَتَهُ مِنْ اَجْلِي، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ"

1896: صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب : هل يقول إني صائم إذا شتم - حديث: **1814**' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب فضل الصيام - حديث: **2067**' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذكر البيان بأن خلوف الصائم يكون أطيب عند الله من ريح' حديث: **3481**' السنن الصغرى - الصيام' ذكر الاختلاف على أبي صالح في هذا الحديث - حديث: **2198**' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب فضل الصيام - حديث: **7635**' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر الاختلاف على أبي صالح في هذا الحديث' حديث: **2495**' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: **4256**' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: **10474**' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث: **9217**'

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز بن محمد دراوردی -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے۔ ہر نیکی کا بدلہ دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: روزے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ میرے لیے ہے' اور میں خود اس کا بدلہ دونگا۔ وہ آدمی میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے۔ میری وجہ سے پینا چھوڑتا ہے۔ میری وجہ سے اپنی خواہش نفس کو چھوڑ دیتا ہے۔ میری وجہ سے اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہونگی۔ ایک خوشی افطاری کے وقت نصیب ہوگی اور ایک خوشی اپنی پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے وقت نصیب ہوگی۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الصِّيَامَ مِنَ الصَّبْرِ عَلٰى مَا تَاَوَّلْتُ خَبَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 18: اس بات کا بیان: روزہ رکھنا صبر کا حصہ ہے' اور اس کی بنیاد یہ ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ مفہوم مراد لیا ہے؟

1898 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ:

1897– واخرجه ابن ابی شیبة 3/5، واحمد 2/443 و477، ومسلم "1151" فی الصیام: باب فضل الصیام، وابن ماجه "1638" فی الصیام: باب ما جاء فی فضل الصیام، والبیهقی 4/304، والبغوی "1710" من طریق وکیع، عن الأعمش، بهذا الإسناد. واخرجه عبد الرزاق "7893" عن سفیان الثوری، والبخاری "7492" فی التوحید: باب قول الله تعالی: (يُرِيدُونَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلامَ اللّٰهِ) (الفتح: من الآية 15) من طریق أبی نعیم، کلاهما عن الأعمش، به. واخرجه ابن ابی شیبة 3/5، وابن خزیمة "1897" و"1900" من طرق عن أبی صالح، به. واخرجه عبد الرزاق "7891"، واحمد 2/281، والبخاری "5927" فی اللباس: باب ما یذکر فی المسك، ومسلم "1151" "161"، والنسائی 4/164، 4/304، البغوی "1711" من طرق عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. واخرجه مَالِكٌ 1/310 عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هریرة، ومن طریق مالك أخرجه البخاری "1894"، والبیهقی 4/304، والبغوی. "1712" واخرجه الطیالسی "2485"، واحمد 2/466– 467 و504، البخاری "7538" من طرق عن أبی هریرة.

1898: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله علیه - باب' حدیث: **2478** 'سنن الدارمی - ومن کتاب الأطعمة' باب فی الشکر علی الطعام - حدیث: **2002** 'سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب فیمن قال : الطاعم الشاکر کالصائم الصابر - حدیث: **1760** 'المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب الأطعمة' وأما حدیث عمر - حدیث: **7261** 'صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذکر تفضل الله جل وعلا بإعطاء أجر الصائم الصابر للمفطر إذا' حدیث: **316** 'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: **7628** 'مسند أبی یعلی الموصلی - شهر بن حوشب ' حدیث: **6445** 'المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه محمد - حدیث: **7522**

متن حدیث: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَقِيعِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ؛ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي "

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بشر بن ہلال--عمر بن علی--معن بن محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سعید مقبری بیان کرتے ہیں:

میں اور حنظلہ بن علی "بقیع" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"شکر کر کے کھانے والا صبر کر کے روزہ رکھنے والے کی مانند ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے البتہ روزہ کا حکم مختلف ہے کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ وہ شخص میری خاطر کھانا' پینا اور اپنی خواہش کو چھوڑ دیتا ہے۔

1899 - اسنادِ دیگر: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْبَقِيعِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: " الْإِسْنَادَانِ صَحِيحَانِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَلَا تَسْمَعُ الْمَقْبُرِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَقِيعِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ "

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی--عمر بن علی--معن بن محمد--حنظلہ بن علی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

یہی روایت ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ دونوں اسناد صحیح ہیں۔

سعید مقبری اور حنظلہ بن علی دونوں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ کیا آپ نے مقبری کا یہ قول نہیں سنا کہ میں اور حنظلہ بن علی "بقیع" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے۔

بَابُ ذِكْرِ فَرَحِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِإِعْطَاءِ الرَّبِّ إِيَّاهُ ثَوَابَ صَوْمِهِ بِلَا حِسَابٍ جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ

باب 19: قیامت کے دن روزہ دار کے خوش ہونے کا تذکرہ جب پروردگار اس کے روزے کا ثواب کسی حساب کے بغیر اسے عطا کرے گا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے

1900 - سندِحدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِیْ سَعِيدٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: الصَّوْمُ لِی، وَاَنَا اَجْزِی بِهٖ، اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ، وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ "

اختلافِ روایت: لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ: فَجَزَاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- محمد بن فضیل (یہاں تحویلِ سند ہے) -- علی بن منذر -- ابن فضیل -- ضرار بن مرہ -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا۔ روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہے۔ ایک وہ جب افطاری کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ دوسرا جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے جزا دے گا تو اس وقت بھی وہ خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے۔ روزہ دار کے شخص کے منہ کی بومشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے "اللہ تعالیٰ اسے جزاء دے گا"۔

بَابُ ذِكْرِ اسْتِجَابَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ الصُّوَّامِ اِلٰى فِطْرِهِمْ مِنْ صِيَامِهِمْ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

باب 20: اس بات کا تذکرہ: روزہ دار کے روزہ رکھنے سے افطاری کرنے تک کی دعا کو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے

1901 - سندِحدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ اَبِیْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِیْ مُدِلَّةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1901 سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب' حدیث: **3606** سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب فی الصائم لا ترد دعوته - حدیث: **1748** صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذکر رجاء استجابة دعاء الصائم عند إفطاره' حدیث: **3487** مسند احمد بن حنبل مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حدیث: **7858** مسند عبد بن حميد - من مسند أبی هريرة رضی الله عنه' حدیث: **1423** مسند الحارث - كتاب الأدعية' باب فی المواعظ - حدیث: **1061**

وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث:" ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَإِمَامٌ عَدْلٌ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابَ السَّمَوَاتِ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

توضیح راوی:اَبُوْ مُجَاهِدٍ هُوَ هٰذَا اسْمُهُ سَعْدٌ الطَّائِيُّ، وَاَبُوْ مُدِلَّةَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ هٰذَا اَحَدُ عُبَّادِ الدُّنْيَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عبدالرحمٰن بن محمد محاربی -- عمرو بن قیس ملائی -- ابومجاہد -- ابومدلہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

تین آدمی ایسے ہیں جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی۔ایک روزہ دار شخص جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا۔ایک عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اسے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصے بعد کروں۔

ابومجاہد نامی راوی کا نام سعد طائی ہے اور ابومدلہ نامی راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔
عمرو بن قیس نامی راوی ایک دنیادار شخص تھا۔

بَابُ ذِكْرِ بَابِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ يُخَصُّ بِدُخُوْلِهِ الصُّوَّامُ دُوْنَ غَيْرِهِمْ وَنَفْيِ الظَّمَأِ عَمَّنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

باب 21: جنت کے اس دروازہ کا تذکرہ جو صرف روزہ داروں کے داخلے کے لئے مخصوص ہے

اوران کے علاوہ دوسروں کے لئے نہیں ہے اور جو شخص جنت میں داخل ہو جائے گا وہاں کا مشروب پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے۔

1902 - سندِ حدیث:حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث:لِلصَّائِمِيْنَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ اُغْلِقَ، مَنْ دَخَلَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا

توضیح راوی:اَبُوْ حَازِمٍ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ ثِقَةٌ، لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَانِهِ مِثْلُهُ "

1902:السنن الصغرى - الصيام، ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة - حديث: **2216**، السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام، الحث على السحور - ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة، حديث: **2511**، مسند أبي يعلى الموصلي - حديث سهل بن سعد الساعدي عن النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: **7366**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی --سعید بن عبدالرحمٰن جمحی اور دیگر حضرات ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک مخصوص دروازہ ہے جس کا نام "ریان" ہے۔ اس میں روزہ داروں کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا اور جب آخری روزہ دار اس میں داخل ہو جائے گا تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ مشروب پیئے گا اور جو شخص اس مشروب کو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

ابوحازم سلمہ بن دینار نامی راوی "ثقہ" ہے اس کے زمانے میں اس جیسا اور کوئی شخص نہیں تھا۔

بَابُ صِفَةِ بَدْءِ الصَّوْمِ كَانَ فِي تَخْيِيرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْإِطْعَامِ، وَنَسْخِ ذٰلِكَ بِإِيجَابِ الصَّوْمِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ تَخْيِيرٍ

باب 22: روزے (کا حکم نازل ہونے) کے آغاز کا تذکرہ

پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اس بات کا اختیار دیا تھا کہ وہ روزہ رکھ لے یا اس کی جگہ (کھانا) کھلا دے پھر یہ حکم منسوخ قرار دیا اور انہیں کوئی اختیار دیے بغیر ان پر روزہ رکھنا لازم قرار دیا

1903 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّي، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ يَزِيْدَ، مَوْلٰى سَلَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ اَبِي عُبَيْدٍ - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ:

متنِ حدیث: " كُنَّا فِي رَمَضَانَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَافْتَدٰى بِاِطْعَامِ مِسْكِيْنٍ، حَتّٰى اُنْزِلَتِ الْاٰيَةُ: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: 185) "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب --اپنے چچا --عمرو بن حارث --بکیر ابن عبد اللہ بن اشج --یزید --مولیٰ سلمہ - ابن ابوعبید - (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم رمضان میں (آغاز میں یوں کیا کرتے تھے) کہ جو شخص چاہتا تھا۔ روزہ رکھ لیا کرتا تھا جو شخص چاہتا تھا وہ روزہ نہیں رکھتا تھا۔ اس کے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلا کر فدیہ دیدیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

"تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے وہ اس میں روزہ رکھے"۔

1903: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' حديث: **1472**' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم التطوع - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الافتداء والتخيير كان' حديث: **3684**' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' من اسمه سلمة - يزيد بن أبي عبيد مولى سلمة' حديث: **6174**

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ الصَّائِمُ عَنْهُ مَمْنُوعًا

بَعْدَ النَّوْمِ فِيْ لَيْلِ الصَّوْمِ مِنَ الْاَكْلِ، وَالشُّرْبِ، وَالْجِمَاعِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصِّيَامِ، وَنَسْخِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذٰلِكَ بِإِبَاحَتِهِ لَهُمْ ذٰلِكَ اَجْمَعَ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ، تَفَضُّلًا مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَعَفْوًا مِنْهُ عَنْهُمْ، وَتَخْفِيْفًا عَلَيْهِمْ

باب 23: اس بات کا تذکرہ: روزوں کی فرضیت کے آغاز میں رمضان کی رات میں سو جانے کے بعد کھانا یا پینا یا صحبت کرنا روزہ دار کے لئے ممنوع ہو جاتا تھا

پھر اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کیا اور اپنی طرف سے اپنے مومن بندوں پر فضل کرتے ہوئے اپنی طرف سے ان سے درگزر کرتے ہوئے ان کے لئے یہ تمام امور صبح صادق تک مباح قرار دیئے

1904 - سندِ حدیث: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا، فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاَنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ اَطْلُبُ، فَطَلَبَتْ لَهُ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتِ امْرَاَتُهُ قَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ، فَاَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: " (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ) (البقرة: 187) فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا، فَقَالَ: (كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187) "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سعید بن یحییٰ قرشی -- عبید بن سعید -- اسماعیل -- ابواسحاق (کے حوالے

1903 - وأخرجه مسلم "1145" "150" في الصيام: باب بيان نسخ قوله تعالى: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ) (البقرة: من الآية184)، بقوله: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: من الآية 185)، وابن خزيمة "1903" والبيهقي 4/200 من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4507" في التفسير: باب: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) (البقرة: من الآية 185) ومسلم "1145" "149"، والنسائي 4/190 في الصيام: باب تأويل قول الله عز وجل: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) (البقرة: 184)، وأبو داوُد "2315" في الصوم: باب نسخ قوله: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ) (البقرة: من الآية 184)، والترمذي "798" في الصوم: باب ما جاء: (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ) (البقرة: من الآية184)، والبيهقي 4/200 من طريق قتيبة بن سعيد، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه الدارمي 2/15 من طريق عبد الله بن صالح، عن يزيد مولى سلمة، به.

1904: صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب قول الله جل ذكره: أحل لكم ليلة الصيام الرفث - حديث: **1827**' سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب: ومن سورة البقرة' حديث: **2977**' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث البراء بن عازب - حديث: **18265**' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب السحور - حديث: **3519**

سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے یہ معمول تھا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے روزہ رکھا ہوتا اور افطاری کا وقت ہو جاتا اور وہ افطاری کرنے سے پہلے سو جاتا تو وہ رات بھر کھانا نہیں کھا سکتا تھا۔ اگلے دن شام تک بھی کھانا نہیں کھا سکتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ افطاری کا وقت ہوا تو وہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ خاتون نے جواب دیا: جی نہیں! میں تلاش کر کے لے آتی ہوں وہ خاتون ان کے لئے وہ چیز لینے کے لئے گئی۔ وہ دن بھر کام کرتے رہے تھے ان کی آنکھ لگ گئی۔ جب ان کی اہلیہ واپس تشریف لائی تو بولی: آپ کے لئے پریشانی ہے اگلے دن دوپہر کے وقت وہ بے ہوش ہو گئے۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تمہارے لیے روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال قرار دیا گیا ہے''۔

تو لوگ اس بات پر بہت زیادہ خوش ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا۔

''تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک صبح صادق سے تعلق رکھنے والا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہیں ہو جاتا''۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَهِلَّةِ وَوَقْتُ ابْتِدَاءِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ابواب کا مجموعہ: پہلی کے چانداور رمضان کے مہینے کے روزے کے آغاز کا وقت

بَابُ الْاَمْرِ بِالصِّيَامِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ اِذَا لَمْ يُغَمَّ عَلَى النَّاسِ

باب **24**: پہلی کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کا حکم جبکہ لوگوں پر بادل نہ چھائے ہوں

1905 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي سَالِمٌ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاَفْطِرُوا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- سالم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب تم پہلی کا چاند دیکھو تو روزہ رکھنا شروع کردو جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنا موقوف کردو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو اس کی گنتی پوری کرلو"۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ لِصَوْمِهِمْ وَفِطْرِهِمْ

اِذْ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِ، وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَتِهِ مَا لَمْ يُغَمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ) (البقرة: 189)، الْآيَةَ "

1905: رمضان اور شوال کا چاند دیکھنے کے بارے میں احناف نے یہ اصول بیان کیا ہے: اگر مطلع صاف ہو تو ایسی صورت میں رمضان کے چاند کے اثبات کے لئے جم غفیر کا چاند کو دیکھنا ضروری ہے۔ اس طرح عید الفطر کے لئے بھی مطلع صاف ہونے کی صورت میں جم غفیر کا چاند کو دیکھنا ضروری ہے کیونکہ ایسی صورتحال میں چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جب مطلع صاف نہ ہو تو پھر دو عادل گواہوں کی گواہی قبول کرے گا۔ صرف ایک عادل گواہ کی گواہی میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

1905: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته - حديث: **1650**' السنن الصغرى - الصيام' ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث - حديث: **2103**' السنن المأثورة للشافعي - باب ما جاء في تقدم الشهر' حديث: **327**' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الرجل يشك في صلاته فلا يدري أثلاثا صلى أم أربعا' حديث: **1614**' مسند أحمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: **6150**' مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الأصل العتيق' حديث: **840**' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: **5318**

باب 25: اس بات کا بیان: اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو ان کے روزہ رکھنے اور روزے ختم کرنے (یعنی عیدالفطر) کرنے کے وقت کا علم حاصل ہونے کا ذریعہ بنایا ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ حکم دیا ہے پہلی کا چاند دیکھ کر رمضان کے روزے رکھے جائیں اور پہلی کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے ترک کیے جائیں (یعنی عیدالفطر کی جائے) جبکہ بادل نہ چھائے ہوئے ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لوگ تم سے پہلی کے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرمادو! یہ لوگوں کے لئے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے"۔

1906 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ، ثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيتَ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ، وَاعْلَمُوا اَنَّ الشَّهْرَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى ثَلَاثِيْنَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن محمد زہری -- ابوعاصم -- عبدالعزیز بن ابورواد -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو اوقات جاننے کا ذریعہ بنایا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنا موقوف کر دو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو اس مہینے کی گنتی پوری کرلو۔ یہ بات جان لو! کوئی بھی مہینہ تیس دن سے زیادہ کا نہیں ہوتا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالتَّقْدِيرِ لِلشَّهْرِ اِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ

باب 26: جب لوگوں پر بادل چھائے ہوں تو گنتی کے حساب سے مہینے کا حساب لگانے کا حکم

1907 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِيْ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ اِلَّا اَنْ يُّغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ حُفَّاظِ الدُّنْيَا فِيْ زَمَانِهِ

1907- وهو في "الموطأ" 1/286 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان . ومن طريق مالك اخرجه الشافعي 1/272، والبخاري "1907"في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "اذا رايتم الهلال فصوموا"... والبيهقي 4/205، وابو نعيم في "الحلية" 6/347، والبغوي ."1714" واخرجه مسلم "1080" "9" في الصيام: باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، والبيهقي 4/205

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل ابن جعفر-- عبداللہ بن دینار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بعض اوقات مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اس لیے تم لوگ اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک تم اسے (یعنی پہلی کے چاند کو) نہ دیکھ لو اور تم لوگ اس وقت تک روزے رکھنا موقوف نہ کرو جب تک اسے (پہلی کے چاند) کو نہ دیکھ لو البتہ اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔ اگر تم پر بادل چھپائے ہوئے ہوں تو تم تیس کی گنتی پوری کرلو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اسماعیل بن جعفر نامی راوی اپنے زمانے کے بڑے حافظانِ حدیث میں سے ایک تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالتَّقْدِيرِ لِلشَّهْرِ اِذَا غُمَّ، اَنْ يُّعَدَّ شَعْبَانُ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ يُصَامُ

باب نمبر **27**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: مہینے کے لئے گنتی کا حساب لگانے کا حکم اس صورت میں ہے جب بادل چھائے ہوئے ہوں اور حکم یہ ہے شعبان کے تیس دن پورے کیے جائیں پھر روزہ رکھا جائے

1908 - سندِ حدیث: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ:

اختلافِ روایت: فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کی مانند حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اور اگر تم پر بادل چھپائے ہوئے ہوں تو تم تیس کی گنتی پوری کرلو''۔

1909 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، نا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِیُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثِيْنَ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَيَعْقِدُ فِی الثَّالِثَةِ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ

اختلافِ روایت: وَفِیْ خَبَرِ ابْنِ فُضَيْلٍ: ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدِهٖ، وَاَمْسَكَ وَاحِدَةً مِنْ اَصَابِعِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَيْكُمْ فَثَلَاثِيْنَ

1908- واخرجه النسائي 4/134 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث، وابن خزيمة "1908" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. واخرجه الطيالسي "2306" عن إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید--مروان بن معاویہ--ابن فضیل--عاصم بن محمد عمری--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مہینہ اتنا اتنا اور اتنا ہوتا ہے یعنی تیس دن کا ہوتا ہے' اور مہینہ اتنا اتنا اور اتنا ہوتا ہے تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگلی کو بند کرلیا (پھر آپ نے ارشاد فرمایا) اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تم تیس کی تعداد پوری کرلو۔

ابن فضیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو سیدھا کیا اور ایک انگلی کو نیچے رہنے دیا (اور ارشاد فرمایا:)

''اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس کی (گنتی کو پورا کرلو)''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِاِكْمَالِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ اِكْمَالِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ

باب 28: اس دلیل کا تذکرہ: جو شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس کی گنتی مکمل کرنے کا جو حکم دیا ہے' وہ رمضان کے روزوں کے لئے ہے شعبان کے تیس دن مکمل کرنے کا حکم نہیں دیا ہے

1910 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ صَامَ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم--عبدالرحمٰن بن مہدی--معاویہ بن صالح--عبداللہ بن ابوقیس (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے پہلی کے چاند کا اہتمام جتنا زیادہ کرتے تھے کہ اتنا دوسرے مہینوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ پھر آپ رمضان کی پہلی کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کردیتے تھے۔ اگر آپ پر بادل چھائے ہوئے ہوتے' تو آپ شعبان کے تیس دن پورے کرلیتے تھے اور پھر روزہ رکھنا شروع کردیتے تھے۔

1910: صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب رؤية الهلال - ذكر البيان بأن المرء عليه إحصاء شعبان لثلاثين يوما' حديث: **3503** مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: **24831** المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' حديث: **1474** سنن الدارقطني - كتاب الصيام' حديث: **1884**

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصِّيَامِ لِرَمَضَانَ قَبْلَ مُضِيِّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ إِذَا لَمْ يُرَ الْهِلَالُ

باب 29: جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے ہونے سے پہلے رمضان کا روزہ رکھنے کی ممانعت

1911 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَدِّمُوا هَذَا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ربعی بن حراش (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اس مہینے سے پہلے روزہ رکھنا شروع نہ کرو جب تک تم پہلی کا چاند نہ دیکھ لو یا جب تک تعداد پوری نہ کرلو۔

1912 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ الْبَزَّارُ، نا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ، وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ قَالَ: وَاللَّهِ لَتَدْنُوَنَّ قُلْتُ: فَحَدِّثْنِي قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1911- وأخرجه النسائي 4/135 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي، وأبو داوُد "2337" في الصوم: باب إذا أغمي الشهر، وابن خزيمة "1911"، والبزار "969"، والبيهقي 4/208 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "7337"، والنسائي 4/135- 136، وابن الجارود "396"، الدارقطني 2/161 و162 من طريق سفيان الثوري، والدارقطني 2/161 و 168 من طريق عبيدة بن حميد.

1912- وأخرجه الحاكم 1/424-425 من طريق عبد الملك بن محمد الرقاشيء عن يحيى بن كثير، بهذا الإسناد . وصححه ووافقه الذهبي .وأخرجه احمد 1/226، والدارمي 2/2، والنسائي 4/136 في الصيام: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه، والبيهقي 4/207، والبغوي "1716" من طريق حاتم بن أبي صغيرة، والنسائي 4/153- 154 باب صيام يوم الشك، من طريق أبي يونس، والطبراني "11754"، والبيهقي 4/207 من طريق زائدة، والطيالسي "2671"، والبيهقي 4/207 من طريق أبي عوانة، والطبراني "11755" و "11757" من طريق الوليد بن أبي ثور والحسن بن صالح، ستتهم عن سماك بن حرب، به .وأخرجه الطبراني "11706" من طريق أشعث بن سوار، عن عكرمة، به .وأخرجه مالك 1/287 في الصيام: باب ما جاء في رؤية الهلال للصوم والفطر في رمضان، عن ثور بن زيد الديلي، عن أبي عباس . وهو منقطع .وأخرجه الشافعي 1/274، وعبد الرزاق "7302"، والدارمي 2/3، والنسائي 4/135، وابن الجارود "375"، والبيهقي 4/207 من طريق عمرو بن دينار، عن محمد حنين "وتحرف في المطبوع من "مسند الشافعي" إلى: خبير، و"سنن الدارمي" إلى: جبير" عن ابن عباس .وأخرجه النسائي 4/135 من طريق عمرو بن دينار، عن ابن عباس .وأخرجه ابن أبي شيبة 3م22، ومسلم "1088" "30" في الصيام: باب بيان أنه لا اعتبار بكبر الهلال وصغره، وابن خزيمة "1915"، والدارقطني 2/162 من طريق شعبة .

قَالَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن محمد بن سکن البزار -- یحییٰ بن کثیر -- شعبہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سماک بیان کرتے ہیں: میں اس دن میں عکرمہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے بارے میں یہ شک تھا کہ کیا یہ رمضان کا حصہ ہے؟ وہ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آ گئے آؤ اور کھانا شروع کرو۔ میں نے کہا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے وہ بولے: اللہ کی قسم! تم ضرور آ گے آؤ گے۔ میں نے کہا: آپ مجھے ضرور اس بارے میں بتائیے تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث سنائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس رمضان کے مہینے سے پہلے ہی اس کا آغاز نہ کرو بلکہ پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزے رکھنا موقوف کرو۔ اگر تمہارے اس چاند کو دیکھنے کے درمیان میں بادل یا گرد وغبار آ جاتا ہے' تو تم تیس کی تعداد کو پورا کرو۔

بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يُغَمَّ الْهِلَالُ

وَبَيْنَ الزَّجْرِ عَنْ إِفْطَارِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ إِذَا لَمْ يُغَمَّ الْهِلَالُ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّائِمَ لِرَمَضَانَ إِذَا غُمَّ الْهِلَالُ قَبْلَ مُضِيِّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ عَاصٍ كَالْمُفْطِرِ قَبْلَ مُضِيِّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِرَمَضَانَ إِذَا غُمَّ الْهِلَالُ

باب **30**: اس بارے میں حکم برابر ہے' جب بادل نہ چھایا ہوا ہو

تو رمضان کا پہلی کا چاند دیکھنے سے پہلے رمضان کے روزے رکھنا منع ہے' اور جب بادل نہ چھایا ہوا ہو' تو شوال کا پہلی کا چاند دیکھنے سے پہلے روزے ختم کرنا منع ہے' اور اس بات کی دلیل کہ جب شعبان کے تیس دن گزرنے سے پہلے' پہلی کے چاند پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو رمضان کی نیت سے روزہ رکھنے والا شخص گناہگار ہوگا' بالکل اسی طرح کہ جب شوال کے پہلی کے چاند پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو رمضان کے تیس دن گزرنے سے پہلے روزہ نہ رکھنے والا شخص گناہگار ہوگا۔

1913 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1913– أخرجه مسلم "1080" "5" في الصيام: باب وجوب صيام رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال، عن محمد بن عبد الله بن نمير، عن أبيه بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/13، ومسلم "1080"، وابن خزيمة "1913" و"1918" من طرق عن عبيد الله، به. وأخرجه الدارمي 2/4، ومسلم "1080" "6" و"7"، وأبو داؤد "2320" في الصوم: باب الشهر يكون تسعًا وعشرين، والبيهقي 4/204 من طرق عن نافع، به. وانظر "3449" و"3453" و"3454"

متن حدیث: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ - وَعَقَدَ اِبْهَامَهُ - فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ.

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- عبدالوہاب-- عبیداللہ-- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کے ذریعے عدد بنا کر دکھایا۔ (پھر فرمایا) تم لوگ اس وقت تک روزے نہ رکھو جب تک تم (رمضان کے) پہلی کے چاند کو نہ دیکھ لو اور تم اس وقت تک روزے رکھنا موقوف نہ کرو جب تک تم اسے نہ دیکھ لو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تم (تیس کی تعداد) پوری کرو۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ، اَمِنْ رَمَضَانَ اَمْ مِنْ شَعْبَانَ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 31: جس دن کے بارے میں یہ شک ہو کہ یہ رمضان کا حصہ ہے یا شوال کا حصہ ہے۔ ایسے دن میں روزہ رکھنے کی ممانعت جو غیر وضاحت شدہ مجمل الفاظ کے ذریعے ثابت ہے

1914 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ مَا لَا اُحْصِي غَيْرَ مَرَّةٍ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ. فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج-- ابوخالد-- عمرو بن قیس-- ابواسحاق (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ ان کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بھی کھاؤ تو ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے۔ انہوں نے بتایا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایسے دن میں روزہ رکھے گا جس کے بارے میں شک پایا جاتا ہے' تو اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

1914: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في كراهية صوم يوم الشك' حديث: **654**'سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في النهي عن صيام يوم الشك - حديث: **1683**'السنن الصغرى - الصيام - صيام يوم الشك - حديث: **2171**'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - صيام يوم الشك' حديث: **2467**'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' فصل في صوم الدهر - فصل في صوم يوم الشك' حديث: **3644**' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب الصوم يوم الشك - حديث: **2239**'البحر الزخار مسند البزار - صلة بن زفر' حديث: **1240**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْهِلَالَ يَكُوْنُ لِلَّيْلَةِ الَّتِيْ يُرٰى صَغُرَ اَوْ كَبُرَ مَا لَمْ تَمْضِ ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا لِلشَّهْرِ، ثُمَّ لَا يُرٰى الْهِلَالُ لِغَيْمٍ اَوْ سَحَابٍ

باب 32: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: پہلی کا چاند اس رات کے لئے شمار ہوگا' جس میں وہ دکھائی دیا ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو' جبکہ گزشتہ مہینے کے تیس دن نہ گزرے ہوں اور ابر یا بادل کی وجہ سے پہلی کا چاند نظر نہ آیا ہو

1915 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: اَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ قَالَ: فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد ابن جعفر -- شعبہ -- عمرو بن مرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہم نے جب رمضان کا پہلی کا چاند دیکھا تو اس وقت ہم ''ذات عرق'' میں تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان سے یہ مسئلہ دریافت کرے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ چاند کو دیکھنے کے لئے اسے تمہارے لیے بڑا کر دیتا ہے' تو جب تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تم تیس کی تعداد پوری کرلو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَلْدَةٍ صِيَامُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِمْ لَا رُؤْيَةِ غَيْرِهِمْ

باب 33: اس بات کی دلیل کہ ہر شہر کے رہنے والوں پر خود چاند دیکھ کر روزہ رکھنا لازم ہے دوسروں کی رویت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا

1916 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ،

1915: صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال وصغره - حديث: **1886**' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: **3184**' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: **2925**' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - ابو البختري' حديث: **2834**

متن حدیث: اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا، وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ - ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ - فَقَالَ: مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ اَنَا رَاَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا، وَصَامَ مُعَاوِيَةُ. قَالَ: لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُهُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: اَوَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ قَالَ: لَا، هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل ابن جعفر-- محمد ابن ابوحرملہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

کریب بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بنت حارث نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شام بھیجا۔ وہ کہتے ہیں: میں شام آیا اور میں نے سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کا کام پورا کیا۔ جب میں شام میں موجود تھا تو وہاں میں نے رمضان کا پہلی کا چاند دیکھ لیا۔ ہم نے جمعہ کی رات پہلی کا چاند دیکھا تھا۔ لوگوں نے بھی اسے دیکھ لیا اور روزہ رکھ لیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھ لیا۔ مہینہ کے آخر میں' میں مدینہ منورہ آیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا۔ انہوں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کیا اور دریافت کیا: تم لوگوں نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: ہم نے اسے جمعہ کی رات دیکھ لیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے خود اسے جمعہ کی رات دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے خود اسے جمعہ کی رات دیکھا تھا اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا تھا تو لوگوں نے بھی روزہ رکھنا شروع کر دیا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھنا شروع کر دیا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا ہے اس لیے ہم مسلسل روزے رکھتے رہیں گے جب تک ہم تیس کی تعداد پوری نہیں کر لیتے یا ہمیں (شوال کا پہلی) کا چاند نظر نہیں آ جاتا تو میں نے کہا: آپ کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھ لینا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح حکم دیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

1916:صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب بيان أن لكل بلد رؤيتهم وأنهم إذا رأوا الهلال ببلد - حديث: **1884**'سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء لكل أهل بلد رؤيتهم' حديث: **661**'سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب إذا رئي الهلال في بلد قبل الآخرين بليلة - حديث: **1998**'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: **2709**'سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب الشهادة على رؤية الهلال - حديث: **1937**'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عنه عليه السلام مما رواه ابن' حديث: **418**

باب 34: ان روایات کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی گئی ہیں کہ بعض اوقات مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد مخصوص ہے

1917 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ بُنْدَارٌ: نا شُعْبَةُ وَقَالَ يَحْيَى: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بندار اور یحییٰ بن حکیم -- عبدالرحمٰن -- شعبہ -- جبلہ بن سحیم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مہینہ (کبھی) انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

1918 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَمُؤَمَّلٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوہاشم زیاد بن ایوب اور حسن بن محمد زعفرانی اور احمد بن منیع اور مؤمل بن ہشام -- اسماعیل ابن علیہ -- ایوب زعفرانی اور مؤمل -- ایوب -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مہینہ (کبھی) انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

1917: صحيح البخاری - كتاب الصوم' باب قول النبی صلى الله عليه وسلم : "إذا رأيتم - حديث: **1819**' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال - حديث: **1867**' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب رؤية الهلال - ذكر خبر اوهم من لم يحكم صناعة العلم أن شهر رمضان' حديث: **3508**' موطا مالك - كتاب الصيام' باب ما جاء فی رؤية الهلال للصوم والفطر فی رمضان - حديث: **631**' سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب الشهر تسع وعشرون - حديث: **1691**' سنن ابی داود - كتاب الصوم' باب الشهر يكون تسعا وعشرين - حديث: **1989**' السنن الصغرى - الصيام' ذكر الاختلاف على يحيى بن أبی كثير فی خبر أبی سلمة - حديث: **2122**' مصنف ابن أبی شيبة - كتاب الصيام' ما قالوا فی الشهر كم هو يوما - حديث: **9453**' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الصيام' ذكر الاختلاف على يحيى بن أبی كثير فی خبر ابی سلمة - حديث: **2418**' شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الأيمان والنذور' باب : الرجل يحلف أن لا يكلم رجلا شهرا ، كم - حديث: **3075**' سنن الدارقطنی - كتاب الصيام' حديث: **1096**' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حديث: **4344**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى خِلَافِ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ وَالْجُهَّالُ اَنَّ الْهِلَالَ اِذَا كَانَ كَبِيرًا مُضِيئًا اَنَّهُ لِلَّيْلَةِ الْمَاضِيَةِ لَا لِلَّيْلَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ

باب **35**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ' جوعام اور ناواقف لوگوں کی اس غلط فہمی کے برخلاف ہے' جب پہلی کا چاند بڑا اور روشن نظر آ رہا ہوتو وہ گزری ہوئی رات کا چاند ہوگا آنے والی رات کا چاند نہیں ہوگا

1919 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، نا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ ، قَالَ: فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ: اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ مَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَاَيْتُمُوهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن منذر-- ابن فضیل-- حصین-- عمرو بن مرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔

جب ہم ''بطن نخلہ'' میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ ہم نے پہلی کا چاند دیکھ لیا۔ بعض حاضرین نے کہا: یہ تو تیسری رات کا چاند ہے۔ بعض نے کہا: یہ تو دوسری رات کا چاند ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ ہم نے کہا: ہم نے پہلی کا چاند دیکھا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تیسری رات کا چاند ہے' جبکہ بعض کا یہ کہنا تھا یہ دوسری رات کا چاند ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تم نے اسے کون سی رات میں دیکھا تھا؟ ہم نے بتایا: فلاں' فلاں رات میں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس چاند کو دیکھنے کے لئے اسے پھیلا دیتا ہے۔ یہ اسی رات کا چاند شمار ہوگا' جب تم نے اسے دیکھا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ اِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ اَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ بِاِشَارَةٍ لَا بِنُطْقٍ

مَعَ اِعْلَامِهِ اِيَّاهُمْ اَنَّهُ اُمِّيٌّ لَا يَكْتُبُ، وَلَا يَحْسِبُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْاِشَارَةَ الْمَفْهُومَةَ مِنَ النَّاطِقِ تَقُومُ مَقَامَ النُّطْقِ فِي الْحُكْمِ كَهِيَ مِنَ الْاَخْرَسِ

باب **36**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارے کے ذریعے' گفتگو کے ذریعے نہیں' اپنی امت کو اس بات کی اطلاع دینا کہ

بعض اوقات مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے باوجود کہ آپ نے ان لوگوں کو یہ بھی بتایا' آپ''امی'' ہیں نہ آپ لکھتے ہیں: نہ ہی حساب کتاب کرتے ہیں' اوراس بات کی دلیل کہ بولنے والے شخص کی طرف سے ایسا اشارہ' جس کا مفہوم سمجھ میں آچکا ہو' حکم میں' وہ بولنے کا قائم مقام ہوگا جیسا کہ گونگے شخص کے بارے میں یہی حکم ہے۔

1920 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا

اختلافِ روایت: وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَبَضَ أَصَابِعَهُ فِي الثَّالِثَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید-- مروان ابن معاویہ-- اسماعیل (یہاں تحویلِ سند ہے) عبدہ بن عبداللہ-- محمد ابن بشر-- اسماعیل بن ابوخالد-- محمد بن سعد بن ابووقاص-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہینہ اتنا' اتنا اور اتنا ہوتا ہے''۔

محمد بن بشر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

''مہینہ اتنا' اتنا اور اتنا ہوتا ہے'' تیسری مرتبہ میں آپ نے اپنی انگلیوں کو بند کرلیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ بَعْضَ الشُّهُورِ لَا كُلَّهَا، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ أَرَادَ: أَيْ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب 37: اس روایت کا تذکرہ' جس میں لفظی طور پر اس مجمل مفہوم کی وضاحت ہے

جس کا میں نے تذکرہ کیا ہے' اوراس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان کے ذریعے ''کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے'' اس سے مراد بعض مہینے لیے ہیں۔ سارے مہینے مراد نہیں ہیں' اوراس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے'' اس سے مراد یہ ہے' کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

1921 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي سِمَاكٌ أَبُو زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي - يَعْنِي - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ:

متن حدیث: لَمَّا اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--عمر بن یونس--عکرمہ بن عمار--سماک ابوزمیل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے عارضی علیحدگی اختیار کی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے بالاخانے میں انتیس دن قیام کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صِيَامَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لِرَمَضَانَ

كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِ ثَلَاثِينَ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُ بَعْضُ الْجُهَّالِ، وَالرِّعَاعِ، أَنَّ الْوَاجِبَ أَنْ يُصَامَ لِكُلِّ رَمَضَانَ ثَلَاثُونَ يَوْمًا كَوَامِلُ

باب 38: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں رمضان کے انتیس روزے' تیس روزوں سے زیادہ مرتبہ رہے ہیں اور یہ ان لوگوں کے موقف کے خلاف ہے

جو بعض جاہل لوگ اور بے وقوف لوگ اس بات کے قائل ہیں' ہر رمضان میں مکمل تیس روزے رکھنا لازم ہے

1922 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ دِينَارٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نا أَحْمَدُ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا: ثَنَا عِيسَى بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

متن حدیث: لَمَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلَاثِينَ

توضیح راوی: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنِ ابْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يُسَمِّهِ

1921– وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 14/1 مطولاً، وفيه "عثمان بن عمر" بدل "عمر بن يونس"، وهو تحريف، فقد رواه المصنف والبيهقي 7/46 من طريق أبي يعلى، فقالا: عمر بن يونس، وكذلك هو في مسلم وغيره. وأخرجه مسلم "1479" في الطلاق: باب الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد.

1922: سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء أن الشهر يكون تسعا وعشرين' حديث: **657**' سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب الشهر يكون تسعا وعشرين - حديث: **1996**' سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب القبلة للصائم - حديث: **2060**' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: **3013**' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب' حديث: **10342**

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن منیع --ابن ابوزائدہ (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن مسلم--ابن ابوزائدہ--عیسیٰ بن دینار (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار--احمد اور عثمان بن عمر--عیسیٰ بن دینار--اپنے والد کے حوالے سے--عمرو بن حارث بن ابوضرار (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انتیس روزے تیس روزوں سے زیادہ مرتبہ رکھے ہیں۔

علی بن مسلم نے راوی کا نام عمرو بن حارث بن مصطلق نقل کیا ہے' جبکہ بندار نامی راوی نے ''ابن حارث'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

بَابُ اِجَازَةِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب 39: پہلی کے چاند کے بارے میں ایک گواہ کی گواہی کو جائز قرار دینا

1923 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، نا اَبُوْ اُسَامَةَ، نَا زَائِدَةُ، نا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُمْ يَا فُلَانُ فَاَذِّنْ بِالنَّاسِ فَلْيَصُوْمُوا غَدًا.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عثمان عجلی--ابواسامہ--زائدہ--سماک بن حرب--عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی۔ میں نے آج رات پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں! تم اٹھو اور لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

1924 – سندِ حدیث: ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَنَحْوِهِ.

1923: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الصوم بالشهادة' حديث: **659**'السنن الصغرى - الصيام' باب قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان وذكر الاختلاف - حديث: **2098**'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان - حديث: **2393**'سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في الشهادة على رؤية الهلال - حديث: **1648**'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب صلاة العيدين' حديث: **1048**'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب رؤية الهلال - ذكر إجازة شهادة الشاهد الواحد إذا كان عدلا على رؤية هلال' حديث: **3505**'مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: **2473**

اختلاف روایت: وَقَالَ: اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ بِالنَّاسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187) بَيَانَ بَيَاضِ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ، فَوَقَعَ اسْمَ الْخَيْطِ عَلٰى بَيَاضِ النَّهَارِ، وَعَلٰى سَوَادِ اللَّيْلِ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الْعَرَبَ لَمْ تَكُنْ تَعْرِفُهَا فِىْ مَعْنَاهَا، وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَنْزَلَ الْكِتَابَ بِلُغَتِهِمْ لَا بِمَعَانِيْهِمْ، فَالْخَيْطُ لُغَتُهُمْ، وَاِيقَاعُ هٰذَا الِاسْمُ عَلٰى بَيَاضِ النَّهَارِ وَسَوَادِ اللَّيْلِ، لَمْ يَكُنْ مِنْ مَعَانِيْهِمُ الَّتِىْ يَفْهَمُوْنَهَا حَتّٰى اَعْلَمَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 40: اس بات کا بیان: اللہ تعالیٰ کے فرمان:

''یہاں تک کہ صبح صادق میں سے سفید دھاگا' سیاہ دھاگے سے' تمہارے سامنے نمایاں ہو جائے''

اس سے مراد رات کے مقابلے میں دن کی سفیدی ہے' تو یہاں لفظ دھاگے کو دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی کے لئے استعمال کیا گیا ہے' یہ اس نوعیت کا کلام ہوگا' جس کے بارے میں یہ بتا چکا ہوں کہ عرب اس مفہوم سے واقف نہیں تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی لغت میں یہ کتاب نازل کی ہے' ان کے معنی کے حوالے سے یہ کتاب نازل نہیں کی ہے یہ لفظ ''خیط'' (دھاگا) ان کی لغت ہے' لیکن اس لفظ کو دن کی سفیدی یا رات کی سیاہی کے لئے استعمال کرنا' ان کے اس محاورے میں شامل نہیں ہے' جس سے وہ واقف تھے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ بتایا' اس سے مراد کیا ہے۔

1925 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَخْبَرَنِىْ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ

1924- وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 3/68، و "مسند أبي يعلى" "2529". وأخرجه أبو داؤد "2340" في الصوم: باب في الشهادة الواحد على رؤية الهلال، والنسائي 4/132 في الصوم: باب قبول شهادة الرجل الواحد على رؤية هلال رمضان، والترمذي "691" في الصوم: باب ما جاء في الصوم بالشهادة، والدارمي 2/5، وابن خزيمة "1924"، والطحاوي في "مشكل الآثار" "482" و"483"، وابن الجارود "380"، والحاكم 1/424، والبيهقي 4/211، الدارقطني 2/158 من طرق عن الحسين بن علي الجعفي، وبهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1652" في الصيام: باب ما جاء في الشهادة على رؤية الهلال، وابن خزيمة "1923"، والدارقطني 2/58 من طريق عن أبي أسامة، عن زائدة، به. وأخرجه الترمذي "691"، والطحاوي "484"، وابن الجارود "379"، النسائي 4/131-132، والحاكم 1/424، والبيهقي 4/121، الدارقطني 2/158، والبغوي "1723" من طرق عن سماك، به. وقال أبو داؤد: رواه جماعة عن سماك عن عكرمة مرسلًا، وقال الترمذي: حديث ابن عباس فيه اختلاف، وأكثر أصحاب سماك يروونه عنه عن عكرمة مرسلًا. وأخرجه عبد الرزاق "7342"، والنسائي 4/132، والطحاوي "485"، والداقطني 2/159 من طريق سفيان، وابن أبي شيبة 3/67 -68 من طريق إسرائيل، وأبو داؤد "2341" من طريق حماد، ثلاثتهم عن سماك، عن عكرمة مرسلًا، وقال النسائي: إنه أولى بالصواب. وانظر "نصب الراية" 2/443.

قَالَ:

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَكُلُوا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ) (البقرة: 187) مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن منیع-- ہشیم-- حصین-- شعبی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو۔ جب تک سفید دھاگہ' سیاہ دھاگے کے مقابلے میں' تمہارے سامنے ممتاز نہ ہو جائے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد دن کی سفیدی کا رات کی سیاہی سے ممتاز ہونا ہے''۔

1926 - سند حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نا جَرِيْرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ؟ اَهُمَا الْخَيْطَانِ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا اَرَاَيْتَ اَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ قَطُّ ؟ ثُمَّ قَالَ: لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر-- مطرف-- عامر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سیاہ دھاگے کے مقابلے میں سفید دھاگے کے نمایاں ہونے سے کیا مراد ہے؟ کیا اس سے مراد دو دھاگے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے کیا تم نے کبھی اس طرح کے دو دھاگے دیکھے ہیں''۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

1925- وأخرجه الترمذي "2970" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، عن أحمد بن منيع، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/377، والبخاري "1916" في الصوم: باب قول الله تعالى: (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: من الآية187)، والطحاوي 2/53 البيهقي 4/215، والبغوي في "تفسير" 1/158 من طرق عن هشيم، به. وأخرجه الدارمي 2/5-6، البخاري "4509" في التفسير: باب (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ...)، ومسلم "1090" في الصوم: باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، والطحاوي 2/53 من طرق عن حصين، به. وأخرجه البخاري "4510"، والطبري في "جامع البيان" "2989"، وابن خزيمة "1926"، والطبراني في "الكبير" 17/ "178" من طريق جرير، والحميدي "916"، والترمذي "2971"، والطبري "2986" و "2987" و "2988" من طريق مجالد، والطبراني 17/ "179" من طريق سماك، ثلاثتهم عن الشعبي، به.

1926: صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من' حديث: **4240**' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر - حديث: **1880**' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب متى يمسك المتسحر عن الطعام والشراب - حديث: **1696**' سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب وقت السحور - حديث: **2015**' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عدي - باب' حديث: **14054**

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْفَجْرَ هُمَا فَجْرَانِ

وَاَنَّ طُلُوعَ الثَّانِيْ مِنْهُمَا هُوَ الْمُحَرِّمُ عَلَى الصَّائِمِ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ وَالْجِمَاعَ، لَا الْاَوَّلُ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَيَانَ عَنْهُ عَزَّ وَجَلَّ

باب41: اس بات کی دلیل کہ فجر (یعنی صبح صادق) دوطرح کی ہوتی ہے

اوران میں سے دوسری فجر کے طلوع ہونے پر روزہ دار کے لئے کھانا پینا اور صحبت کرنا حرام ہوتا ہے پہلی کے طلوع ہونے پر ایسا نہیں ہوتا اور یہ اس نوعیت کا کلام ہے جس کے بارے میں میں یہ بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس کی وضاحت کا نگران مقرر کیا ہے۔

1927 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ اَصْلُهُ بَغْدَادِيٌّ انْتَقَلَ اِلٰى فُسْطَاطٍ، نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

" اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ: فَاَمَّا الْاَوَّلُ فَاِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَلَا يُحِلُّ الصَّلَاةَ، وَاَمَّا الثَّانِيْ فَاِنَّهُ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَيُحِلُّ الصَّلَاةَ "

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا لَمْ يَرْوِهِ اَحَدٌ عَنْ اَبِيْ اَحْمَدَ اِلَّا ابْنُ مُحْرِزٍ هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علی بن محرز-- ابواحمد زبیری-- سفیان-- ابن جریج-- عطاء (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

صبح صادق دوطرح کی ہوتی ہے جہاں تک کہ پہلی کا تعلق ہے تو یہ کھانے کو حرام نہیں کرتی اور (فجر کی نماز) کو حلال نہیں کرتی جہاں تک دوسری کا تعلق ہے تو وہ (سحری کے) کھانے کو حرام کر دیتی ہے اور (فجر کی) نماز کو حلال کر دیتی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہی روایت ابواحمد نامی راوی کے حوالے سے صرف ابن محرز نامی راوی نے نقل کی ہے۔

بَابُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ الْمُعْتَرِضُ لَا الْمُسْتَطِيلُ

باب42: وہ فجر جس کا ذکر ہم نے کیا ہے اس کی صفت یہ ہے وہ چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے وہ لمبائی کی سمت میں نہیں پھیلتی

1928 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الدَّوْرَقِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْنَعَنَّ اَذَانُ بِلَالٍ اَحَدًا مِنْكُمْ مِنْ سَحُوْرِهِ فَاِنَّهُ يُنَادِيْ

1927: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصلاة' باب في مواقيت الصلاة - حديث: **636**'سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب في وقت السحر - حديث: **1913**

اَوْ يُؤَذِّنَ لِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ. قَالَ: "وَلَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ - يَعْنِي الصُّبْحَ - هٰكَذَا اَوْ قَالَ هٰكَذَا، وَلٰكِنْ حَتّٰى يَقُوْلَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا - يَعْنِي طُوْلًا، وَلٰكِنْ هٰكَذَا - يَعْنِي عَرْضًا"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم بن کثیر دورقی -- معتمر -- اپنے والد کے حوالے سے -- ابوعثمان (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

بلال کی اذان کسی بھی شخص کو سحری کرنے سے نہ روکے' کیونکہ وہ اس لیے اعلان کرتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس لیے اذان دیتا ہے' تاکہ سوئے ہوئے شخص کو بیدار کر دے اور نوافل پڑھنے والا شخص واپس چلا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: یہ یوں نہیں ہوتی ہے' اس سے مراد صبح صادق تھی' یا شاید یہ فرمایا: یوں نہیں ہوتی ہے' تاہم آپ نے فرمایا: یہ یوں اور یوں ہوتی ہے' یعنی وہ لمبائی کی سمت میں نہیں ہوتی' بلکہ چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے۔

1929 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- عبداللہ بن سوادہ -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بلال کی اذان تمہیں کسی غلط فہمی کا شکار نہ کرے اور صبح کے وقت لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی سفیدی بھی تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' جب تک یہ چوڑائی کی سمت میں نہ پھیل جائے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْفَجْرَ الثَّانِيَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

هُوَ الْبَيَاضُ الْمُعْتَرِضُ الَّذِيْ لَوْنُهُ الْحُمْرَةُ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ "فَاِنِّيْ لَا اَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ، وَلَا اَعْرِفُ لَهُ عَنْهُ رَاوِيًا غَيْرَ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو

باب **43**: اس بات کی دلیل کہ دوسری فجر جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے' جس کی رنگت سرخ ہوتی ہے

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو' کیونکہ میں راوی عبداللہ بن نعمان کے بارے میں کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں اور

1928- واخرجه مسلم "1093" فى الصوم: باب بيان ان الدخول فى الصوم يحصل بطلوع الفجر، عن ابى خيثمة، بهذا الإسناد. واخرجه احمد 1/335، ومن طريقه البيهقى 1/381 عن إسماعيل بن عليه، به واخرجه احمد 1/392، وابن ابى شيبة 3/9، والبخارى "621" فى الأذان: باب الأذان قبل الفجر، و "5298" فى الطلاق: باب الإشارة فى الطلاق والأمور، ومسلم "1093"، وابو داؤد "2347" فى الصوم: باب وقت السحور، والنسائى 2/11 فى الأذان: باب الأذان فى غير وقت الصلاة، وابن خزيمة "402" و "1928"، والطبرانى "10558"، وابن الجارود "382"، والبيهقى 4/218 من طرق عن سليمان التيمى، به.

میرے علم کے مطابق ملازم بن عمرو نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے بھی اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل نہیں کی ہے۔

1930 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ قَالَ: اَتَانِيْ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ،

متنِ حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا، وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ، وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام -- ملازم بن عمرو -- عبداللہ بن نعمان سحیمی بیان کرتے ہیں: قیس بن طلق رمضان میں میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا: میرے والد حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تم لوگ کھاتے پیتے رہو اور لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک چوڑائی کی سمت میں سرخی نہیں پھیل جاتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَذَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَا يَمْنَعُ الصَّائِمَ طَعَامَهٗ وَلَا شَرَابَهٗ، وَلَا جِمَاعًا ضِدَّ مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ

باب 44: اس بات کی دلیل کہ صبح صادق ہونے سے پہلے دی جانے والی اذان روزہ دار شخص کو کھانے پینے یا صحبت کرنے سے نہیں روکتی ہے اور یہ بات عام لوگوں کے وہم کے برخلاف ہے

1931 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيٰى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ -- عبید اللہ بن عمر -- نافع (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک بلال رات کے وقت میں (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دیدیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا۔

1930: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في بيان الفجر' حديث: **671** 'سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب وقت السحور - حديث: **2014** "سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب في وقت السحر - حديث: **1915** 'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب الوقت الذي يحرم فيه الطعام على الصيام - حديث: **2038**

بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ اَذَانِ بِلَالٍ، وَاَذَانِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ

باب 45: اس وقت کی مقدار کا تذکرہ' جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان (اور حضرت ابن مکتوم کی اذان کے درمیان ہوتا تھا

1932 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِيْ ابْنَ غِيَاثٍ، ح، وَثَنَا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ . قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا قَدْرُ مَا يَنْزِلُ هٰذَا ، وَيَرْقٰى هٰذَا . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ قَاسِمٍ ، وَقَالَ اَيْضًا: اِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ . قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا ، وَيَصْعَدَ هٰذَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَقُوْلُ مِنَ الْاَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّتِيْ يَجُوزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهَا ، وَيَتَعَيَّنُ الْعِلْمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَمَرَ بِالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بَعْدَ نِدَاءِ بِلَالٍ اَعْلَمَهُمْ اَنَّ الْجِمَاعَ وَكُلَّ مَا جَازَ لِلْمُفْطِرِ فِعْلُهُ فَجَائِزٌ فِعْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ ، لَا اَنَّهُ اَبَاحَ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ فَقَطْ دُوْنَ غَيْرِهِمَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم -- حفص ابن غیاث -- (یہاں تحویل سند ہے) -- بندار -- یحیٰ -- عبیداللہ -- قاسم -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بلال رات میں ہی اذان دیدیتا ہے' تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیدیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات کی اذان کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ یہ صاحب (مینارے) نیچے اتر رہے ہوتے تھے اور وہ چڑھ رہے ہوتے تھے۔

دورقی نامی راوی نے قاسم کے حوالے سے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

''جب بلال اذان دے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ وہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے اور وہ چڑھ رہے ہوتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ اس نوعیت کی احادیث میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں' میں یہ بات بیان کر چکا ہوں یہ روایت ''معلل'' ہے' جس پر قیاس کرنا جائز ہے' اور علم میں یہ بات متعین ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد کھانے پینے کا حکم دیا' تو آپ نے لوگوں کو یہ بات بتادی تھی کہ صحبت کرنا اور ہر وہ عمل کرنا' جو روزہ کے بغیر شخص کے لئے جائز ہوتا ہے یہ بھی اس وقت جائز ہوگا: اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے اس وقت میں صرف کھانا پینا مباح ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی کام جائز نہیں ہے۔

بَابُ اِيجَابِ الْإِجْمَاعِ عَلَى الصَّوْمِ الْوَاجِبِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِلَفْظٍ عَامٍّ، مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 46: صبح صادق ہونے سے پہلے واجب روزے کو رکھنے کی نیت کرنا لازم ہے یہ حکم عام لفظ کے ذریعے ثابت ہے' جس کی مراد مخصوص ہے

1933 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، وَابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ لَّمْ يَجْمَعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ .

اختلافِ روایت: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُمْ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، وَزَادَ: قَالَ: وَقَالَ لِي مَالِكٌ، وَاللَّيْثُ بِمِثْلِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یحییٰ بن ایوب اور ابن لہیعہ -- عبداللہ بن ابوبکر -- ابن شہاب زہری -- سالم بن عبداللہ -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

ابن عبدالحکم نے ابن وہب کے حوالے سے اسی کی مانند الفاظ نقل کیے ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔ امام مالک اور لیث بن سعد نے مجھ سے کہا۔

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابُ اِيجَابِ النِّيَّةِ لِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ طُلُوْعِ فَجْرُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ نِيَّةً وَاحِدَةً فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ لِجَمِيعِ الشَّهْرِ جَائِزٌ

باب 47: ہر دن کے روزے کے لئے اس دن کی صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے نیت کرنا لازم ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ایک ہی وقت میں کی جانے والی ایک ہی نیت پورے مہینے کے لئے جائز ہوگی

1933: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء لا صيام لمن لم يعزم من الليل' حديث: **694**' السنن الصغرى - الصيام' ذكر اختلاف الناقلين لخبر حفصة في ذلك - حديث: **2305**' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ذكر اختلاف الناقلين لخبر حفصة في ذلك' حديث: **2598**' سنن ابی داود - كتاب الصوم' باب النية في الصيام - حديث: **2111**' سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب من لم يجمع الصيام من الليل - حديث: **1708**

1934 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى قَدْ اَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الْوُضُوْءِ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''بے شک اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ ہر شخص کو وہی اجر ملے گا' جس کی اس نے نیت کی ہوگی''۔

میں یہ روایت کتاب الوضوء میں املاء کرواچکا ہوں۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، الْوَاجِبَ مِنَ الصِّيَامِ دُوْنَ التَّطَوُّعِ مِنْهُ

باب **48**: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو رات میں ہی روزے کی نیت نہیں کرتا'' اس سے مراد فرض روزہ ہے' نفلی روزہ مراد نہیں ہے

1935 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: حَدِيْثُ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيهَا فَيَقُوْلُ: هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ، وَاِلَّا، فَاِنِّيْ صَائِمٌ خَرَّجْتُهُ فِيْ ذِكْرِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے اور دریافت کرتے کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ اگر نہیں' تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں''۔

میں نے یہ روایت نفلی روزوں کے باب میں ذکر کردی ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالسَّحُوْرِ اَمْرُ نَدْبٍ وَاِرْشَادٍ، اِذِ السَّحُوْرُ بَرَكَةٌ، لَا اَمْرُ فَرْضٍ وَاِيْجَابٍ، يَكُوْنُ تَارِكُهُ عَاصِيًا بِتَرْكِهِ

باب **49**: سحری کے بارے میں حکم ہونا' یہ استحباب کے طور پر حکم ہے' اور رہنمائی کے لئے ہے

کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے' یہ فرض حکم نہیں ہے اور واجب قرار دینے کے لئے نہیں ہے کہ اس کو ترک کرنے والا شخص اس کو ترک کرنے کی وجہ سے گناہگار ہو

1936 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: تَسَحَّرُوْا، فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.

اسنادِ دیگر: ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، نا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَا

الْإِسْنَادِ مِثْلِهِ سَوَاءً مَرْفُوعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالرحمن بن مہدی -- ابوبکر بن عیاش -- عاصم -- زر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تم لوگ سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم بزاز نے یہ روایت احمد بن یونس اور ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1937 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، ح، وَثَنَا اَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ح، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، ح، وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَحَّرُوا، فَاِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد ابن زید -- (یہاں تحویل سند ہے) -- ابوعمار -- اسماعیل بن ابراہیم اور -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث -- (یہاں تحویل سند ہے) -- بندار -- محمد -- شعبہ -- عبدالعزیز بن صہیب -- (یہاں تحویل سند ہے) -- زیاد بن ایوب -- ہشیم -- عبدالعزیز بن صہیب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1936: صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب بركة السحور من غير إيجاب - حديث: 1834'صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب فضل السحور وتأكيد استحبابه - حديث: 1900'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب السحور - ذكر الأمر بالسحور لمن أراد الصيام' حديث: 3525'سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في فضل السحور - حديث: 1698'سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل السحور' حديث: 674' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في السحور - حديث: 1688'السنن الصغرى - الصيام' الحث على السحور - حديث: 2127'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' في السحور - حديث: 8770'مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب ما يقال في السحور حديث: 7349'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - حديث: 2425'مسند أحمد بن حنبل - ومن مس بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8718'البحر الزخار مسند البزار - بقية حديث زر' حديث: 1606'مسند أ يعلى الموصلي - قتادة ' حديث: 2779'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد' حديث: 60'المعجم الأوسط للطبراني - الألف' من اسمه أحمد - حديث: 2058'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الج رسول الله - باب' حديث: 10044

1937- أخرجه الطيالسي "2006"، وأحمد 3/229 و243، ومسلم "1095" في الصيام: باب في فضل الس والنسائي 4/141 في الصيام: باب الحث على السحور، والترمذي "708" في الصوم: باب في فضل السحور، وأبو يعلى "8 والبيهقي 4/236، والبغوي "2727" و "1728" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/215 عن محمد ب عن سعيد، عن قتادة، به.وأخرجه عبد الرزاق "7598"، وابن أبي شيبة 3/8، وأحمد 3/99 و229 و258 و281، والدار والبخاري "1923" في الصوم: باب بركة السحور من غير إيجاب، ومسلم "1095"، والترمذي "780"، وابن ماجه "92 الصيام: باب ما جاء في السحور، وابن الجارود "383"، والبيهقي 4/236، والبغوي "1728" من طرق عن عبد العزيز ابن عن أنس.وأخرجه البزار "976" من طريق محمد بن ثابت، عن أنس.

''تم لوگ سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ اَنَّ السَّحُورَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْغَدَاءِ

باب 50: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: سحری کے لئے لفظ غداء (ناشتہ) بھی استعمال ہوتا ہے

1938 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالُوا: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ رَجُلًا اِلَى السَّحُورِ، فَقَالَ: هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

اختلافِ روایت: وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ اِلَى السَّحُورِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ. وَزَادَا: ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ. وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ: عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ: هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور یعقوب بن ابراہیم دورقی اور عبداللہ بن ہاشم -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- معاویہ بن صالح -- یونس بن سیف -- حارث بن زیاد -- ابورہم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

❁❁ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ نے ایک شخص کو سحری کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: برکت والے کھانے کی طرف آ جاؤ۔

دورقی اور عبداللہ بن ہاشم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ رمضان کے مہینے میں سحری کی طرف بلا رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: برکت والے کھانے کی طرف آ جاؤ۔

ان دونوں راویوں نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا کر اور اسے عذاب سے بچالے''۔

عبداللہ بن ہاشم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''برکت والے کھانے کی طرف آ جاؤ''

1938: سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب من سمى السحور الغداء - حديث: 2010 'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث العرباض بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 16845 'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - أبو رهم السمعي' حديث: 15440 ،

1939 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ، وَبِقَيْلُولَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار-- ابوعاصم-- زمعہ-- سلمہ بن وہرام-- عکرمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سحری کھانے کے ذریعے دن کے روزے کے بارے میں مدد حاصل کرو۔ دوپہر کے وقت سونے کے ذریعے رات کے نوافل کے بارے میں مدد حاصل کرو''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّحُورِ فَصْلًا مِنْ صِيَامِ النَّهَارِ، وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَالْأَمْرِ بِمُخَالَفَتِهِمْ إِذْ هُمْ لَا يَتَسَحَّرُونَ

دن کے روزے (میں فصل کرنے کے لیے) اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے کے لئے سحری کرنے کا مستحب ہونا اور اہل کتاب کی مخالفت کا حکم ہونا کیونکہ وہ لوگ سحری نہیں کرتے ہیں۔

1940 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، ح، وَثَنَا يُونُسُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، ح، وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، ح، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا، وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أُكْلَةُ السَّحُورِ. وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: مَا بَيْنَ صِيَامِكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابوصفوان ثقفی-- عبدالرحمٰن-- موسیٰ بن علی-- (یہاں تحویل سند ہے) --یونس-- عبداللہ بن وہب-- (یہاں تحویل سند ہے) --ابن عبدحکم-- ابن وہب-- موسیٰ بن علی بن رباح-- (یہاں تحویل سند ہے) --محمد بن عیسیٰ-- عبداللہ ابن مبارک-- (یہاں تحویل سند ہے) --جعفر بن محمد-- وکیع-- دونوں نے-- موسیٰ

1939: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في السحور - حديث: 1689' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' وأما حديث حماد بن سلمة - حديث: 1485' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11418

1940: السنن الصغرى - الصيام' فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب - حديث: 2149' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب السحور - ذكر العلة التي من أجلها أمر بهذا الأمر' حديث: 3536

بن علی بن رباح -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) ابوقیس مولی عمرو بن عاص روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ رکھنے کے درمیان فرق سحری کھانا ہے''۔

وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم لوگوں کے روزہ رکھنے کے طریقے''۔

بَابُ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

باب 53: سحری میں تاخیر کرنا

1941 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، نا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، نا قَتَادَةُ، ح، وَثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، ح، وَثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

متنِ حدیث: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً.

توضیح روایت: مَعَانِي اَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ، وَهٰذَا حَدِيثُ وَكِيعٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- خالد ابن حارث -- ہشام -- قتادہ -- (یہاں تحویل سند ہے) -- جعفر بن محمد -- وکیع -- ہشام -- قتادہ -- (یہاں تحویل سند ہے) -- بندار محمد بن بشار -- سالم بن نوح -- عمر بن عامر -- قتادہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سحری کی' پھر ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا تو انہوں نے بتایا: پچاس آیات کی تلاوت جتنا۔

ان تمام روایات کا معنی برابر ہے اور یہ روایت وکیع نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔

1942 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ،

1941– اخرجه البخاري (576) في مواقيت الصلاة: باب وقت الفجر، و (1134) في التهجد: باب من تسحر فلم ينم حتى صلى الصبح، والنسائي 4/143 في الصيام: باب قدر ما بين السحور وبين صلاة الصبح، من طريقين عن سعيد بن ابي عروبة، بهذا الإسناد. واخرجه ابن ابي شيبة 3/10، واحمد 5/182و185و186و188و192، والبخاري (575) في مواقيت الصلاة، و (1921) في الصوم: باب قدركم بين السحور وصلاة الفجر، ومسلم (1097) في الصيام: باب فضل السحور وتاكيد استحبابه، والترمذي (703) و (704) في الصوم، والنسائي 4/143، وابن ماجة (1694) في الصيام، والطبراني (4793) من طرق، عن قتادة، عن انس بن مالك، عن زيد بن ثابت.

متن حدیث: اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ، ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن مسکین یمامی-- یحییٰ بن حسان--سلیمان ابن بلال--ابوحازم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے گھر میں سحری کیا کرتا تھا' پھر میں تیزی سے نکلتا تھا تا کہ صبح کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شامل ہو جاؤں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

1042: صحیح البخاری - کتاب مواقیت الصلاة' باب وقت الفجر - حدیث: 561' مسند أبي يعلى الموصلي - حديث سهل بن سعد الساعدي عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 7364' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما أسند سهل بن سعد - عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه' حديث: 5767

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَفْعَالِ اللَّوَاتِیْ تُفْطِرِ الصَّائِمِ

ابواب کا مجموعہ

وہ افعال جو روزہ دار (کا روزہ) توڑ دیتے ہیں

بَابُ ذِکْرِ الْمُفْطِرِ بِالْجِمَاعِ فِیْ نَهَارِ الصِّیَامِ

باب **54**: جو شخص روزے کے دن میں صحبت کے ذریعے روزہ توڑ دے اس کا تذکرہ

1943 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، ح، وَحَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِیُّ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، ح، وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِیْمٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُ

حدیث **1943**: روزے کے دوران مفطرات تین بنیادی چیزیں ہیں کھانا' پینا' صحبت کرنا

لیکن ان کی جزئیات کی وضاحت کرتے ہوئے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے۔

(i) مفطر ایسی چیز ہوگی کہ اس کے نتیجے میں صرف قضاء لازم ہوتی ہے۔

(ii) مفطر ایسی چیز ہوگی کہ اس کے نتیجے میں قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

وہ امور جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے' اور آدمی پر صرف قضا لازم ہوتی ہے' کفارہ لازم نہیں ہوتا اس کی تین بنیادی صورتیں ہیں۔

(1) آدمی ایسی چیز کھالے جو غذا نہ ہو' یا اس میں غذائی معنی نہ پایا جاتا ہو۔

(2) عذرِ شرعی کی وجہ سے روزہ دار روزہ توڑ دے' یا بھول کر کچھ کھا یا پی لے۔

(3) تیسری قسم کا تعلق جنسی خواہش پوری کرنے کی کچھ جزئیات کے ساتھ ساتھ ہے' جیسے جانور سے بدفعلی کرنا وغیرہ

وہ امور جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور آدمی پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ اس کی تقریباً **20** قسمیں ہیں۔

روزے کے مفطرات پانچ ہیں۔

(1) ایسا جماع جس سے غسل واجب ہو جائے' وہ روزے کو بھی توڑ دے گا۔

(2) بوسہ لینے' مباشرت کرنے' یا سوچنے سے منی یا مذی خارج ہو جائے۔

(3) جان بوجھ کرتے کرنا' خواہ منہ بھر کر ہو یا اس سے کم ہو۔

(4) منہ' ناک' یا کان کے ذریعے حلق تک کوئی مائع چیز پہنچ جائے۔ خواہ جان بوجھ کر ہو' یا غلطی سے ہو۔

(5) کسی چیز کا معدے تک پہنچ جانا' خواہ وہ چیز مائع ہو یا نہ ہو۔

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بِعِتْقِ رَقَبَۃٍ، اَوْ صِیَامِ شَھْرَیْنِ، اَوْ اِطْعَامِ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا"،

وَقَالَ مَالِکٌ فِیْ عَقِبِ خَبَرِہٖ: وَکَانَ فِطْرُہٗ بِجِمَاعٍ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- امام مالک -- (یہاں تحویل سند ہے) -- ربیع بن سلیمان -- امام شافعی: -- امام مالک -- ابن شہاب زہری -- حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ -- (یہاں تحویل سند ہے) -- عمرو بن علی -- ابوعاصم -- ابن جریج -- زہری -- (یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن تسنیم -- محمد بن بکر -- ابن جریج -- زہری -- حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے دوران روزہ توڑنے والے شخص کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ غلام آزاد کرے دوماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے"۔

امام مالک نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس شخص نے صحبت کر کے روزہ توڑا تھا"۔

بَابُ اِیْجَابِ الْکَفَّارَۃِ عَلَی الْمُجَامِعِ فِی الصَّوْمِ فِیْ رَمَضَانَ بِالْعِتْقِ اِذَا وَجَدَہٗ

اَوِ الصِّیَامِ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْعِتْقَ، اَوِ الْاِطْعَامِ اِذَا لَمْ یَسْتَطِعِ الصَّوْمَ، وَالدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ خَبَرَ ابْنِ جُرَیْجٍ وَمَالِکٍ مُخْتَصَرٌ غَیْرُ مُتَقَصًّی مَعَ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ اللَّفْظَ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ فِیْ خَبَرِھِمَا کَانَ فِطْرًا بِجِمَاعٍ لَا بِاَکْلٍ، وَلَا بِشُرْبٍ، وَلَا ھُمَا

باب **55**: رمضان کے روزے کے دوران صحبت کرنے والے شخص پر غلام آزاد کرنے کا کفارہ لازم ہوگا

اگر اس کے پاس اس کی گنجائش ہو۔ اگر اس کے پاس غلام آزاد کرنے کی گنجائش نہیں ہے تو پھر روزے رکھنے کی شکل میں کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر اس کے اندر روزے رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو کھانا کھلانے کا کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا اور اس بات کی دلیل کہ ابن جریج اور امام مالک کی نقل کردہ روایات مختصر ہیں جن میں تمام بات بیان نہیں ہوئی ہے اور اس بات کی دلیل کہ ہم نے جو الفاظ ان دونوں کی نقل کردہ روایت میں ذکر کیے ہیں: اس سے مراد صحبت کے ذریعے روزہ توڑنا ہے۔ کھانا یا پینے کے ذریعے یا ان دونوں کے ذریعے روزہ توڑنا مراد نہیں ہے۔

1944 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْیَانُ قَالَ: حَفِظْتُہٗ مِنْ فِی الزُّھْرِیِّ، سَمِعَ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُخْبِرُ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ:

متن حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ھَلَکْتُ، فَقَالَ: وَمَا اَھْلَکَکَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَی امْرَاَتِیْ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَۃً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْہِ تَمْرٌ، - قَالَ: وَالْعَرَقُ ھُوَ الْمِکْتَلُ الضَّخْمُ -، قَالَ: خُذْ

هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَعَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنَّا؟ فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَاَطْعِمْ اَهْلَكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان-زہری--حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کیا ہے؟ اس نے بتایا میں نے رمضان کے مہینے (میں روزے) کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ غلام آزاد کردو؟ اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ شخص بیٹھا رہا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) ''عرق'' سے مراد ماپنے کا بڑا برتن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ لو اور اسے صدقہ کردو! اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اسے میں اپنے سے زیادہ غریب گھرانے میں صدقہ کردوں؟ پورے شہر میں ہمارے گھر سے زیادہ اور کوئی غریب نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت بھی نظر آنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابُ اِعْطَاءِ الْاِمَامِ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا مَا يُكَفِّرُ بِهِ

اِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِدًا لِلْكَفَّارَةِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا اِذَا كَانَ غَيْرَ وَاجِدٍ لِلْكَفَّارَةِ

1944: صحيح البخاری - كتاب الصوم' باب إذا جامع في رمضان - حديث: 1847' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم - حديث: 1935' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب الكفارة - حديث: 3582' موطا مالك - كتاب الصيام' باب كفارة من أفطر في رمضان - حديث: 659' سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب في الذی يقع على امرأته في شهر رمضان نهارا - حديث: 1718' سنن ابی داود - كتاب الصوم' باب كفارة من اتى أهله في رمضان - حديث: 2056' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في كفارة من أفطر يوما من رمضان - حديث: 1667' سنن الترمذی الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان' حديث: 686' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الصيام' باب من يبطل الصيام - حديث: 7214' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الصيام' ما قالوا فيه إذا وقع على امرأته في رمضان - حديث: 9628' السنن الكبری للنسائی - كتاب الصيام' سرد الصيام - ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر ابی هريرة فيه' حديث: 3023' شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الصيام' باب الحكم في من جامع أهله في رمضان متعمدا - حديث: 2053' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1318' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث: 6785' سنن الدارقطنی - كتاب الصيام' باب القبلة للصائم - حديث: 2020

وَقْتَ الْجِمَاعِ، ثُمَّ اسْتَفَادَ مَا بِهِ يُكَفِّرُ، كَانَتِ الْكَفَّارَةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ

باب 56: رمضان کے مہینے میں دن کے وقت صحبت کرنے والے شخص کو امام کا ایسی چیز دینا

جس کے ذریعے وہ کفارہ ادا کر دے' اس وقت جب اس کے پاس کفارے کی ادائیگی کے لئے کوئی چیز نہ ہو اور اس بات کی دلیل کہ رمضان میں دن کے وقت صحبت کرنے والے شخص کو صحبت کرنے کے وقت (اس سے اگلے دنوں میں) کفارے کی ادائیگی کے لئے کچھ نہیں ملتا اور پھر بعد میں اسے اتنا مال مل جاتا ہے' جس کے ذریعے وہ کفارہ ادا کر سکے' تو اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا

1945 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ الْاٰخَرَ وَقَعَ عَلَى امْرَاَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: اَفَتَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: اَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: فَاُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَّهُوَ الزَّنْبِيلُ ، فَقَالَ: اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ ، فَقَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجَ مِنَّا قَالَ: فَاَطْعِمْ اَهْلَكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- محمد بن مسلم زہری -- حمید بن عبد الرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: کہ ایک شخص نے رمضان میں روزے کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس غلام آزاد کرنے کی گنجائش ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دو ماہ کے مسلسل

1945- وهو في "الموطأ" 1/296 في الصيام: باب كفارة من أفطر في رمضان ، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/260-261، ومسلم "1111" "83" في الصيام: باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم، وأبو داوٗد "2392" في الصوم: باب كفارة من أتى أهله في رمضان، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/328، والدارمي 2/11، والطحاوي 2/60، وأخرجه عبد الرزاق "7457"، وأحمد 2/281، والبخاري "2600" في الهبة: باب إذا وهب هبة فقبضها الآخر ولم يقل: قبلت، و "6710" في كفارت الأيمان: باب من أعان المعسر في الكفارة، ومسلم "1111" "84"، وأبو داوٗد "2391" من طريق معمر، والدارمي 2/11، والبخاري "5368" في النفقات: باب نفقة المعسر على أهله، و "6087" في الأدب: باب التبسم والضحك، من طريق إبراهيم بن سعد، وأحمد 2/208، والبيهقي 4/226 من طريق إبراهيم بن عامر، والبخاري "1937" في الصوم: باب المجامع في رمضان هل يطعم أهله من الكفارة إذا كانوا محاويج، ومسلم "81" "1111"، وبن خزيمة "1945" و"1950" من طريق منصور، والبخاري "6821" في الحدود: باب من أصاب ذنباً دون الحد فأخبر الإمام، ومسلم "1111" "82" من طريق الليث، والبخاري في "التاريخ الصغير" 1/290 من طريق يحيى بن سعيد، والبيهقي 4/226 من طريق عبد الجبار بن عمر، والطحاوي 2/60 و 61 من طريق عبد الرحمٰن بن خالد بن مسافر وشعيب وسفيان بن عيينة ومنصور ومحمد بن أبي حفصة والنعمان بن راشد والأوزاعي، كلهم عن الزهري، بهذا الإسناد

روزے رکھ سکتے ہو۔ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں موجود تھیں۔ یہ ایک زنبیل تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تم اپنی طرف سے کھلا دو۔ اس نے عرض کی: پورے شہر میں ہمارے گھرانے سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ مُخْتَصَرًا وَّهِمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْحِجَازِيِّينَ

اَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا جَائِزٌ لَهُ اَنْ يُّكَفِّرَ بِالْإِطْعَامِ، وَاِنْ كَانَ وَاجِدًا لِعِتْقِ رَقَبَةٍ، مُسْتَطِيعًا لِصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

باب 57: اس روایت کا تذکرہ' جو مختصر طور پر نقل کی گئی ہے' جس کی وجہ سے حجاز سے تعلق رکھنے والے' بعض اہل علم کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ رمضان میں دن کے وقت صحبت کرنے والے شخص کے لئے یہ بات جائز ہے

وہ کھانا کھلانے کی شکل میں کفارہ ادا کردے۔ اگرچہ وہ غلام بھی آزاد کرسکتا ہو یا دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

1946 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح، وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، اَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُولُ:

متنِ حدیث: اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ فِیْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، احْتَرَقْتُ ، فَسَاَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُهُ ، فَقَالَ: اَصَبْتُ اَهْلِیْ ، قَالَ: تَصَدَّقْ ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا لِیْ شَیْءٌ وَّمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ ، قَالَ: اجْلِسْ ، فَجَلَسَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟ ، فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَصَدَّقْ بِهٰذَا ، فَقَالَ: عَلٰى غَيْرِنَا فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَجِيَاعٌ ، وَمَا لَنَا شَیْءٌ قَالَ: فَكُلُوْهُ . وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَغَيْرَنَا فَوَاللّٰهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- (یہاں تحویل سند ہے) -- ابن عبد حکم -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- عبدالرحمٰن بن قاسم -- محمد بن جعفر بن زبیر -- عباد بن عبداللہ بن زبیر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے۔ اس

نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں جل گیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے بتایا میں نے (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صدقہ کرو۔ اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہی میں اس کی قدرت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھے رہو وہ شخص بیٹھا رہا۔ اسی دوران ایک شخص اپنے گدھے کو ہانک کرلے کر آیا جس پر اناج موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ جلنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کو صدقہ کر دو۔ اس نے دریافت کیا: کیا اپنے علاوہ کسی اور پر؟ اللہ کی قسم! ہم لوگ بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ہی اسے کھالو۔

ابن عبدالحکم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہمارے علاوہ کسی اور پر؟ اللہ کی قسم"

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَمَرَ هٰذَا الْمُجَامِعَ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ اَنْ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَا يَجِدُ عِتْقَ رَقَبَةٍ، وَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ اُعْلِمَ اَيْضًا اَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَطِيعٍ لِصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ كَاَخْبَارِ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَاخْتُصِرَ الْخَبَرُ

باب 58: اس بات کی دلیل کا تذکرہ: نبی اکرم ﷺ نے صحبت کرنے والے اس شخص کو صدقہ دینے کا حکم اس وقت دیا تھا جب اس نے آپ کو یہ بتادیا تھا کہ اس کے پاس غلام آزاد کرنے کی گنجائش نہیں ہے

اور اس بات کا بھی امکان موجود ہے اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی بتادیا ہو کہ وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا' جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات میں یہ مذکور ہے' تو یہ روایت مختصر طور پر نقل کردی گئی

1947 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُبَيْدَةَ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلٍّ فَارِعٍ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَيَاضَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، احْتَرَقْتُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَاَتِي وَاَنَا صَائِمٌ وَّذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ: لَا اَجِدُهُ، قَالَ: اَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعًا، فَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا؟ قَالَ: هَا اَنَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى اَحْوَجَ مِنِّي وَمِنْ اَهْلِي؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا لَنَا عَشَاءُ لَيْلَةٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعُدْ بِهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِكَ. لَمْ يُذْكَرِ الصَّوْمُ فِي الْخَبَرِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: إِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ بِعَرَقٍ فِيْهِ عِشْرُوْنَ صَاعًا "، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ هٰذَا الْمُجَامِعَ أَنْ يُّطْعِمَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ؛ لِأَنَّ عِشْرِيْنَ صَاعًا إِذَا قُسِمَ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا كَانَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثُ صَاعٍ، وَلَسْتُ أَحْسِبُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ ثَابِتَةً، فَإِنَّ فِيْ خَبَرِ الزُّهْرِيِّ: أُتِيَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، أَوْ عِشْرُوْنَ صَاعًا، هٰذَا فِيْ خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. فَأَمَّا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ فَإِنَّهُ رَوَى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، قَدْ خَرَّجْتُهُمَا بَعْدُ، وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ عُلَمَاءِ الْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ قَالَ: يُطْعِمُ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ كُلَّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثَ صَاعٍ فِيْ رَمَضَانَ. قَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ: يُطْعِمُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ، تَمْرًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ، وَقَالَ الْعِرَاقِيُّوْنَ: يُطْعِمُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَأَمَّا ثُلُثُ صَاعٍ فَلَسْتُ أَحْفَظُ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ."

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تَرْكُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا كَانَ؛ لِأَنَّ السُّؤَالَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا كَانَ فِيْ رَمَضَانَ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ الشَّهْرُ، وَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ بِهٰذِهِ الْحَوْبَةِ لَا يُمْكِنُ الْاِبْتِدَاءُ فِيْهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَبَعْدَ مُضِيِّ يَوْمٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَامِعَ بِإِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، إِذِ الْإِطْعَامُ مُمْكِنٌ فِيْ رَمَضَانَ لَوْ كَانَ الْمُجَامِعُ مَالِكًا لِقَدْرِ الْإِطْعَامِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ فِعْلُهُ مُعَجَّلًا، دُوْنَ مَا لَا يَجُوْزُ لَهُ فِعْلُهُ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ أَيَّامٍ وَلَيَالٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَلَسْتُ أَحْفَظُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَخْبَارِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ السُّؤَالَ مِنَ الْمُجَامِعِ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَجَازَ إِذَا كَانَ السُّؤَالُ بَعْدَ مُضِيِّ رَمَضَانَ أَنْ يُؤْمَرَ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ؛ لِأَنَّ الصِّيَامَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لِلْكَفَّارَةِ جَائِزَةٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سعید دارمی -- مصعب بن عبداللہ -- عبدالعزیز بن محمد بن ابوعبیدہ دراوردی -- عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش بن ابوربیعہ مخزومی -- محمد بن جعفر بن زبیر -- عباد بن عبداللہ بن زبیر -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پھیلے ہوئے سائے میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران بنو بیاضہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں جل گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے۔ اس نے عرض کی: میں نے روزے کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم غلام آزاد کر دو۔ اس نے عرض کی: میرے پاس اس کی گنجائش نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کی: میرے پاس یہ بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھے رہو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا۔ جس میں بیس صاع کھجوریں آتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہاں موجود ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے

لو اور صدقہ کردو۔ اس نے عرض کی: اپنے سے زیادہ ضرورت مند گھر والوں کو صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ ہمارے پاس تورات کے کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے لے جاؤ اور اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت میں کفارے کے طور پر روزہ رکھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اگر روایت کے یہ الفاظ ثابت ہو جائیں۔

''ایک ایسا ٹوکرہ آیا جس میں بیس صاع کھجوریں آتی تھیں'' تو اس کا مطلب یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس صحبت کرنے والے شخص کو ہدایت کی تھی۔ ایک مسکین کو کھجوروں کے ایک صاع کا تہائی حصہ ادا کرے کیونکہ جب بیس صاع' ساٹھ مسکینوں میں تقسیم ہوں گے تو ہر مسکین کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔ میرے خیال میں یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں' کیونکہ زہری کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک ایسا ٹوکرا لایا جس میں 15 صاع کھجوریں آتی ہیں' یا شاید بیس صاع آتی ہیں۔ یہ اس روایت میں منقول ہے' جو منصور بن معتمر نے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

جہاں تک ہقل بن زیاد کی روایت کا تعلق ہے' تو انہوں نے امام اوزاعی کے حوالے سے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں پندرہ صاع کھجوریں آتی تھیں۔

میں نے یہ دونوں روایات بعد میں نقل کر دی ہیں۔ میرے علم کے مطابق حجاز اور عراق کے علماء نے یہ بات بیان نہیں کی ہے۔

''رمضان کے دوران (روزے کی حالت میں) صحبت کر کے (روزہ توڑنے) کے کفارے میں ہر مسکین کو ایک تہائی حصہ ادا کیا جائے''۔

علماء حجاز اس بات کے قائل ہیں۔ ہر مسکین کو اناج کا ایک مد دیا جائے گا خواہ وہ اناج کھجور ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

اہل عراق اس بات کے قائل ہیں: ہر مسکین کو کھجور کا ایک ''صاع'' دیا جائے گا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) جہاں تک ایک تہائی ''صاع'' تعلق ہے' تو میرے علم کے مطابق کسی نے بھی یہ رائے پیش نہیں کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' اس روایت میں مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے کا ذکر اس لیے نہیں ہو کیونکہ اس روایت کے مطابق یہ سوال رمضان کے دوران' رمضان کا مہینہ گزرنے سے پہلے کیا گیا تھا اور مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا اس وقت میں ممکن نہیں تھا ان کا آغاز صرف اسی وقت ہو سکتا تھا۔ جب رمضان کا پورا مہینہ گزر چکا ہوتا اور شوال کا ایک دن گزر چکا ہوتا۔ اسی لیے صحبت کرنے والے اس شخص کو نبی اکرم ﷺ نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا' کیونکہ کھانا کھلانا رمضان میں ممکن تھا' اگر صحبت کرنے والا شخص کھانا کھلانے کی قدرت رکھتا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کفارے کو ادا کر دے جسے جلدی ادا کرنا اس کے لئے جائز ہے' تاکہ اسے ادا کرے' جس کی ادائیگی چند دن بعد گزرنے کے بعد ممکن ہوتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

میرے علم کے مطابق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات میں بھی یہ مذکور نہیں ہے صحبت کرنے والے شخص نے رمضان کا مہینہ گزرنے سے پہلے یہ سوال کیا تھا' البتہ اس بات کا امکان موجود ہے اگر اس نے رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد یہ سوال کیا ہوتا تو پھر اسے دو ماہ کے روزے رکھنے کا حکم دیا جاتا' کیونکہ اس وقت میں کفارے کے روزے رکھنا جائز ہوتا ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْمُجَامِعَ فِي رَمَضَانَ اِذَا مَلَكَ مَا يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا، وَلَمْ يَمْلِكْ مَعَهُ قُوتَ نَفْسِهٖ وَعِيَالِهٖ، لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

باب **59**: اس بات کی دلیل کہ رمضان میں صحبت کرنے والا شخص اس چیز کا مالک ہو جائے جس کے ذریعے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکے اور وہ اس چیز کے ہمراہ اپنی ذات اور اپنے گھر والوں کے لئے خوراک کا مالک نہ ہو' اس پر کفارے کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی۔

1948 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "فِي خَبَرِ عَائِشَةَ قَالَ: اِنَّا لَجِيَاعٌ مَّا لَنَا شَيْءٌ. هٰذَا فِي خَبَرِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ: مَا لَنَا عَشَاءُ لَيْلَةٍ. وَفِي خَبَرِ اَبِي هُرَيْرَةَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَحْوَجَ مِنَّا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''ہم بھوکے ہیں ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے''۔

یہ روایت عمرو بن حارث کی نقل کردہ ہے۔

جبکہ عبدالرحمٰن بن حارث نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہمارے پاس آج رات کا کھانا بھی نہیں ہے''۔

جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''پورے شہر میں ہم سے زیادہ ضرورت مند کوئی نہیں ہے''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمَعْصِيَةِ الَّتِي ارْتَكَبَهَا الْمُجَامِعُ

فِي صَوْمِ رَمَضَانَ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْكَفَّارَةَ بِعِتْقٍ، وَلَا بِاِطْعَامٍ، وَلَا يَسْتَطِيعُ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، وَالْاَمْرِ بِاِطْعَامِ التَّمْرِ فِي كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِي رَمَضَانَ

باب **60**: رمضان کے روزے کے دوران صحبت کرنے والا شخص جس گناہ کا مرتکب ہوا ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا حکم

جب اسے غلام آزاد کرنے یا کھانا کھلانے کی شکل میں کفارے کی ادائیگی کی گنجائش نہیں ملتی اور وہ مسلسل دو ماہ کے روزے بھی نہیں رکھ سکتا۔ نیز رمضان میں روزے کے دوران صحبت کرنے کے کفارے میں کھجوریں کھلانے کا حکم۔

1949 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عُقَيْلٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ اَهْلَهُ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هَلَكْتُ ، قَالَ: وَيْحَكَ مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ ، قَالَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً ، قَالَ: مَا اَجِدُهَا ، قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، قَالَ: مَا اَسْتَطِيْعُ ، قَالَ: اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ، قَالَ: مَا اَجِدُهُ ، قَالَ: فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ: خُذْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ ، قَالَ: مَا اَجِدُ اَحَقَّ بِهِ مِنْ اَهْلِيْ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِيْنَةِ اَحَدًا اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنِّيْ ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ، قَالَ: خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عزیز الایلی --سلامہ-- عقیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عقیل بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن شہاب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو شخص رمضان کے مہینے میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے۔ انہوں نے بتایا: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو۔ کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غلام آزاد کر دو' اس نے عرض کی: میرے پاس اس کی گنجائش نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو' اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے حاصل کر لو اور اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: مجھے اپنے گھر والوں سے زیادہ حقدار اور کوئی نہیں ملتا۔ یارسول اللہ! پورے شہر میں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہمیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت بھی نظر آنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے لو! اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مِكْيَلِ التَّمْرِ لِاِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِيْ صَوْمِ رَمَضَانَ

باب 61: ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کے لئے کھجوروں کے پیمانے کی مقدار کا تذکرہ

جو رمضان کے دوران صحبت کرنے کے کفارے میں (ادا کی جائے گی)

1950 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

متن حدیث: وَقَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ اَوْ عِشْرُوْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ، فَاَطْعِمْهُ عَنْكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- مؤمل -- سفیان -- منصور -- ابن شہاب زہری -- حمید بن عبدالرحمٰن -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں **15** یا **20** صاع کھجوریں آتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے اپنی طرف سے کھلا دو!

1951 - سند حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا مِهْرَانُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الرَّازِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَامِرٍ، وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَ: فَاُتِيَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، اَوْ عِشْرِيْنَ صَاعًا،

توضیح مصنف: اِلَّا اَنَّهُ غَلِطَ فِي الْاِسْنَادِ، فَقَالَ: عَنْ اَبِي سَلَمَةَ. وَفِي خَبَرِ حَجَّاجٍ اَيْضًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فَجِيْءَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اِلَّا اَنَّ الْحَجَّاجَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرَةَ يَحْكِي عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي ظَبْيَةَ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: قَالَ الْحَجَّاجُ: صِفْ لِيَ الزُّهْرِيَّ - لَمْ يَكُنْ يَرَاهُ -

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- مہران بن ابوعمر رازی -- سفیان ثوری -- ابراہیم بن عامر اور حبیب بن ابوثابت -- سعید بن میسب اور منصور -- ابن شہاب زہری -- سعید بن میسب (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا۔ اس میں **15** یا **20** صاع کھجوریں آتی تھیں۔

تاہم راوی نے اس کی سند میں غلطی کی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے۔ یہ روایت ابوسلمہ سے منقول ہے' جبکہ حجاج کے حوالے سے زہری کے حوالے سے بھی یہ روایت منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں **15** صاع کھجوریں آتی تھی لیکن حجاج نامی راوی نے زہری سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

محمد بن عمرہ نامی راوی نے احمد بن ابوظبیہ کے حوالے سے حسین کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ حجاج نے یہ بات بیان کی ہے۔

''میرے سامنے زہری کا حلیہ بیان کرو'' تو اس کی وجہ یہی تھی کہ حجاج نے خود زہری کو نہیں دیکھا ہوا۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِطْعَامَ مِسْكِينٍ وَاحِدٍ

طَعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا فِي سِتِّينَ يَوْمًا كُلَّ يَوْمٍ طَعَامَ مِسْكِينٍ جَائِزٌ فِي كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِي صَوْمِ رَمَضَانَ، فَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ اِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا، وَبَيْنَ طَعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا، وَمَنْ فَهِمَ لُغَةَ الْعَرَبِ عَلِمَ اَنَّ اِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا لَا يَكُونُ اِلَّا وَكُلُّ مِسْكِينٍ غَيْرُ الْاٰخَرِ

باب 62: اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے

ساٹھ دنوں میں ایک ہی مسکین کو ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلا دینا۔ یوں کہ اسے روزانہ ایک مسکین کا کھانا دیا جائے۔ یہ رمضان کے روزے کے دوران صحبت کرنے کے کفارے میں جائز ہوگا۔ ایسے شخص نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ساٹھ مسکینوں کے کھانے کے دوران تمیز نہیں کی لیکن جو شخص عربی زبان سے واقف ہے' وہ یہ بات جانتا ہے' ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مطلب یہی ہے' ہر مسکین دوسرے کے علاوہ ہو۔

1952 - قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ: اَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) زہری کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ''۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ صِيَامَ الشَّهْرَيْنِ فِي كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ لَا يَجُوزُ مُتَفَرِّقًا اِنَّمَا يَجِبُ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: "فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ"

باب 63: اس بات کی دلیل کہ صحبت کرنے کے کفارے کے دو ماہ کے روزے متفرق طور پر رکھنا جائز نہیں ہے بلکہ مسلسل دو ماہ روزے رکھنا لازم ہوگا

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: زہری نے حمید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو''۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الْمُجَامِعَ اِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَفَرَّطَ فِي الصِّيَامِ

حَتّٰى تَنْزِلَ بِهِ الْمَنِيَّةُ، قُضِيَ الصَّوْمُ عَنْهُ، كَالدَّيْنِ يَكُونُ عَلَيْهِ مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ دَيْنَ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مِنْ دُيُونِ الْعِبَادِ

باب 64: اس بات کی دلیل (روزے کے دوران) صحبت کرنے والے شخص پر جب مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا لازم ہو جائیں

اور وہ روزہ رکھنے میں کوتاہی کا ارتکاب کرے یہاں تک کہ اس کی زندگی ختم ہو جائے تو اس کی طرف سے روزوں کی قضا کی جائے گی۔ جس طرح اس کے ذمے لازم قرض کو ادا کیا جاتا ہے اور اس بات کی دلیل کر ن کے قرض کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

1953 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَوْ كَانَ عَلَى اُخْتِكَ دَيْنٌ، اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد -- اعمش -- حکم اور سلمہ بن کہیل اور مسلم البطین -- سعید بن جبیر -- عطاء اور مجاہد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے اس کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا لازم تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اگر تمہاری بہن کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے)۔

بَابُ اَمْرِ الْمُجَامِعِ بِقَضَاءِ صَوْمِ يَوْمٍ مَكَانَ الْيَوْمِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِدًا لِلْكَفَّارَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا قَبْلُ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ

باب 65: (روزے کے دوران) صحبت کرنے والے شخص کو اس روزے کی قضا کا حکم ہوگا

جس کے دوران اس نے یہ عمل کیا تھا جبکہ اس کے پاس کفارے کی ادائیگی کے لئے گنجائش نہ ہو یعنی وہ کفارے جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں لیکن اس کے لئے شرط یہ کہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ ان الفاظ کے بارے میں میرے ذہن میں

1953: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الصوم عن الميت' حديث: 682' السنن الصغرى - كتاب مناسك الحج' الحج عن الميت الذي نذر أن يحج - حديث: 2598' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - صوم الحي عن الميت وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك' حديث: 2851' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب من مات وعليه صيام من نذر - حديث: 1754' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2082' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب الكفارة - ذكر الخبر الدال على أن المواقع أهله في رمضان إذا وجب' حديث: 3589' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير ' حديث: 12230

کچھ الجھن ہے

1954 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَقَعَ بِاَهْلِهِ فِيْ رَمَضَانَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَقَالَ فِي اٰخِرِهِ: فَصُمْ يَوْمًا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْاِسْنَادُ وَهْمٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- حسین بن حفص اصبہانی -- ہشام بن سعد -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے رمضان میں روزے کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تھی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں)

''تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس کی سند میں وہم پایا جاتا ہے۔

1955 - اسنادِ دیگر: الْخَبَرُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ الصَّحِيْحُ لَا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، وَقَدْ رَوَى اَيْضًا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ مِثْلَ خَبَرِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ فِيْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَهَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، قَالَ هَارُوْنُ: قَالَ حَجَّاجٌ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ شَيْئًا

❁❁ ایک وہ روایت ہے' جو ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہی روایت مستند ہے وہ روایت درست نہیں ہے' جو ابوسلمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ایک روایت حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا سے اسی طرح نقل کی ہے' جس طرح زہری نے نقل کی ہے اور عمرو بن شعیب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ محمد بن علاء اور ہارون بن اسحاق نے ابوخالد کے حوالے سے نقل کی ہے ہارون کہتے ہیں حجاج نے یہ بات بیان کی ہے عمرو بن شعیب نے مجھے یہ بتائی ہے وہ کہتے ہیں: محمد بن علاء نے حجاج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حسین بن مہدی نے عبدالرزاق کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتے حجاج بن ارطاۃ نے زہری سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الِاسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمْدِ يُفَطِّرُ الصَّائِمَ

باب 66: اس بات کی دلیل کہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1956 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ وَجَمَاعَةٌ، وَهٰذَا حَدِيثُ اَبِي مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ ابْنَ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَهُ، اَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيدِ حَدَّثَهُ اَنَّ مَعْدَانَ بْنَ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ:

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ایک جماعت نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت ابوموسیٰ نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو روزہ توڑ دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) بعد میں میری ملاقات مسجد دمشق میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے اس بات کا تذکرہ ان سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

1957 - غَيْرَ اَنَّ الْبِسْطَامِيَّ، وَمُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى قَالَا: عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَالصَّوَابُ مَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى، اِنَّمَا هُوَ يَعِيشُ عَنْ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

❁❁ البتہ بسطامی اور محمد بن یحییٰ نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

تاہم درست روایت وہ ہے' جو ابوموسیٰ نے بیان کی ہے' راوی کا نام یعیش ہے' اور اس نے معدان کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

1958 - اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ غَيْلَانَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعِيشَ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ مِثْلَ حَدِيثِ اَبِي مُوْسٰى،

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ ابوموسیٰ نامی راوی سے منقول روایت کی مانند ہے۔

1959 - اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِنَا يُرِيدُ الْأَوْزَاعِيَّ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ مَعْدَانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيَّ، نَا هِشَامٌ، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ: عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَأَمَّا بُنْدَارٌ فَنَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ وَقَالَا: إِنَّ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ فَبِرِوَايَةِ هِشَامٍ، وَحَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عُلِمَ أَنَّ الصَّوَابَ مَا رَوَاهُ أَبُو مُوسَى، وَأَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْ مَعْدَانَ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا أَبُوهُ "

❁❁ تاہم اس راوی نے ''مسجد دمشق میں'' کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

تاہم بندار نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی ہے۔ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے معدان نے انہیں یہ روایت سنائی ہے۔

توہشام اور حرب بن شداد کی روایت سے یہ بات پتہ چلتی ہے درست روایت وہ ہے جسے ابوموسیٰ نے نقل کیا ہے اور یعیش بن ولید نے یہ روایت معدان سے سنی ہے۔ان کے درمیان ان کے والد کا واسطہ نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ إِيجَابِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسْتَقِيءِ عَمْدًا

وَإِسْقَاطِ الْقَضَاءِ عَمَّنْ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ إِيجَابَ الْكَفَّارَةِ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا لِعِلَّةِ الْفِطْرِ فَقَطْ، إِذْ لَوْ كَانَ لِعِلَّةِ الْفِطْرِ فَقَطْ لَا لِلْجِمَاعِ خَاصَّةً، كَانَ عَلَى كُلِّ مُفْطِرٍ الْكَفَّارَةُ، وَالْمُسْتَقِيءُ عَمْدًا مُفْطِرٌ بِحُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْكَفَّارَةُ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَيْهِ

باب 67: جان بوجھ کرقے کرنے والے شخص پر روزے کی قضا لازم ہونے کا تذکرہ

اور جس کو خود بخود قے آ گئی ہو اس سے قضا ساقط ہونے کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ صحبت کرنے والے شخص پر کفارے کی ادائیگی کا واجب ہونا صرف روزہ توڑنے کی علت کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ اگر یہ روزہ توڑنے کی علت کی وجہ سے ہوتا تو یہ صرف صحبت کرنے کے لئے مخصوص نہ ہوتا بلکہ ہر روزہ توڑنے والے شخص پر کفارے کی ادائیگی واجب ہوتی اور نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت جان بوجھ کرقے کرنے والا شخص روزہ توڑ دیتا ہے لیکن اس پر کفارے کی ادائیگی واجب نہیں ہوتی ہے۔

1960 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا اسْتَقَاءَ الصَّائِمُ أَفْطَرَ، وَإِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ لَمْ يُفْطِرْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- عیسیٰ بن یونس-- ہشام-- ابن سیرین (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1960: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم، وأما حديث هشام - حديث: 1490

''جب کوئی روزہ دار جان بوجھ کر قے کر دے' تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے' اور جب اسے قے آ جائے' تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے''۔

1961 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ عَلِيٌّ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ: مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

❁❁ علی بن عمر سعدی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جس شخص کو قے آ جائے' تو اس پر قضا لازم نہیں ہوتی اور جو شخص جان بوجھ کر قے کرے گا اس پر قضا لازم ہوگی''۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الْحَاجِمَ وَالْمَحْجُومَ جَمِيعًا

باب **68**: اس بات کا بیان: پچھنے لگوانے سے لگانے والا اور لگوانے والے' دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1962 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ، أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن سہل رملی -- ولید بن مسلم -- ابوعمرو اوزاعی -- یحییٰ -- ابوقلابہ جرمی -- ابو اسماء رحبی -- ثوبان رضی اللہ عنہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' ان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

1961- وأخرجه أحمد 2/498، والدارمي 2/14، والبخاري في "التاريخ الكبير" 1/91-92 وأبو داؤد "2380" في الصوم: باب الصائم يستقيء عامداً، والترمذي "720" في الصوم: باب ما جاء فيمن استقاء عمداً، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/354، وابن ماجه "1676"، في الصيام: باب ما جاء في الصائم يقيء وابن خزيمة "1960" و"1961"، والطحاوي 2/97، والدارقطني 2/184، والحاكم 1/426- 427، البيهقي 4/219، والبغوي "1755" من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي، وهو كما قالا .وقال أبو داؤد بإثر حديث "2380": رواه أيضاً حفص بن غياث عن هشام مثله . وهذه الرواية وصلها ابن ماجه "1676"، والحاكم 1/426، والبيهقي 4/219

1962- اخرجه ابن خزيمة "1962"، والطحاوي 2/99 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/280، وابن خزيمة "1963"، والطحاوي 2/98، والحاكم 1/427، والبيهقي 4/265 من عن الأوزاعي به . صححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه عبد الرزاق "7522"، والطيالسي "989"، وأحمد 5/277 و282 و283، والدارمي 2/14-15، وأبو داؤد "2367" في الصوم: باب الصائم يحتجم، وابن ماجه "1680" في الصيام: باب ما جاء في الحجامة للصائم، والطبراني "1447"، وابن الجارود "386"، والحاكم 1/427، والبيهقي 4/265 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 2/137 من طريق أيوب، عن أبي قلابة، به .وأخرجه أبو داؤد "2371"، والبيهقي 4/266 من طريقين عن أبي أسماء الرحبي به .وأخرجه عبد الرزاق "7525"، وابن أبي شيبة 3/50، وأحمد 5/276 و282، وأبو داؤد "2370"، والنسائي كما في "التحفة" 2/129 و132 و134 و141 و142، والطحاوي 2/98، والطبراني "1406" من طرق عن ثوبان .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1963 - سندِحدیث: وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَمَانَ عَشَرَ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَى الْبَقِيعِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ الْوَلِيدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- زیاد بن ایوب -- مبشر ابن اسماعیل -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوقلابہ جرمی -- ابواسماء رحبی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) ثوبان رضی اللہ عنہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں) بیان کرتے ہیں:

رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "بقیع" کی طرف چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو پچھنے لگوا رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پچھنے لگانے والے اور لگوانے والا کا روزہ ٹوٹ گیا"۔

یہ روایت ولید کی نقل کردہ ہے۔

1964 - سندِحدیث: ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ الْعَبَّاسُ نا، وَقَالَ الْحُسَيْنُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

1964- وهو في "مصنف عبد الرزاق" "7523" .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/465، والترمذي "774" في الصوم: باب كراهية الحجامة للصائم، والطبراني "4257"، وابن خزيمة "1964"، والحاكم 1/428، والبيهقي 4/265 . وقال ابن خزيمة: سمعت العباس بن عبد العظيم العنبري يقول: سمعت علي بن عبد الله "وهو المديني " يقول: لا اعلم في "افطر الحاجم والمحجوم " حديثا أصح من ذا . سنن ابي داود - كتاب الصوم' باب في الصائم يحتجم - حديث: 2033'سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الحجامة لفطر الصائم - حديث: 1732' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' وأما حديث هشام الدستوائي - حديث: 1495'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب حجامة الصائم - ذكر خبر ثان يصرح بالزجر عن الفعل الذي ذكرناه قبل' حديث: 3594'سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في الحجامة للصائم - حديث: 1676'سنن الترمذي الجامع الصحيح - 'أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب كراهية الحجامة للصائم' حديث: 739'مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب الحجامة للصائم - حديث: 7277'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' من كره أن يحتجم الصائم - حديث: 9149'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - الحجامة للصائم وذكر الأسانيد المختلفة الاختلاف على مكحول فيه' حديث: 3039'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب الصائم يحتجم - حديث: 2200'مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث رافع بن خديج - حديث: 15549'مسند الطيالسي - وثوبان رحمه الله' حديث: 1070

توضیح روایت: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: لَا أَعْلَمُ فِي: أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ حَدِيثًا أَصَحَّ مِنْ ذَا

اسنادِ دیگر: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَى هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) --عباس بن عبدالعظیم عنبری اور حسین بن مہدی --عبدالرزاق --معمر --یحییٰ بن ابوکثیر --ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ --سائب بن یزید (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے اور لگوانے والا کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

مجھے نہیں معلوم یہ روایت ''پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا کا روزہ ٹوٹ گیا'' یہ اس سے زیادہ مستند ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں۔ یہ روایت معاویہ بن سلام نے بھی یحییٰ سے نقل کی ہے۔

1965 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ أَبُو عُثْمَانَ الرَّهَاوِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقَدْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ: إِنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ، وَاحْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ، وَهٰذَا الْخَبَرُ غَيْرُ دَالٍّ عَلَى أَنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فِي سَفَرٍ " لَا فِي حَضَرٍ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ مُحْرِمًا مُقِيمًا بِبَلَدِهِ، إِنَّمَا كَانَ مُحْرِمًا وَهُوَ مُسَافِرٌ، وَالْمُسَافِرُ - وَإِنْ كَانَ نَاوِيًا لِلصَّوْمِ - قَدْ مَضَى عَلَيْهِ بَعْضُ النَّهَارِ وَهُوَ صَائِمٌ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَأَنَّ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ يُفَطِّرَانِهِ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا دَخَلَ الصَّوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يُفْطِرَ إِلَى أَنْ يُتِمَّ صَوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ، فَإِذَا كَانَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَيَشْرَبَ وَقَدْ نَوَى الصَّوْمَ وَقَدْ مَضَى بَعْضُ النَّهَارِ وَهُوَ صَائِمٌ يُفْطِرُ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، جَازَ لَهُ أَنْ يَحْتَجِمَ وَهُوَ مُسَافِرٌ فِي بَعْضِ نَهَارِ الصَّوْمِ، وَإِنْ كَانَتِ الْحِجَامَةُ مُفَطِّرَةً، وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ لِلصَّائِمِ أَنْ يُفْطِرَ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي السَّفَرِ فِي نَهَارٍ قَدْ مَضَى بَعْضُهُ وَهُوَ صَائِمٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن حسین شیبانی --عمار بن مطر ابوعثمان رہاوی --معاویہ بن سلام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے اس موضوع متعلق تمام روایات ''کتاب الکبیر'' میں نقل کی ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایات سے یہ بات ثابت ہے آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

خلاف ہے۔ وہ اس بات کے قائل ہیں' پچھنے لگانے کی وجہ سے روزہ دار نہیں ٹوٹتا ہے۔ انہوں نے یہ بات دلیل کے طور پر پیش کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں احرام کے دوران پچھنے لگوائے تھے۔ اس مسئلے کے بارے میں جن حضرات کی رائے ہمارے موقف کے

لیکن یہ روایت اس بات پر دلالت نہیں کرتی ہے' پچھنے لگانے سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے جب نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے۔ اس وقت آپ نے سفر کے دوران روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ حضر کی حالت میں نہیں تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی اپنے شہر میں مقیم رہنے کے دوران احرام نہیں باندھا۔ آپ نے احرام اس وقت باندھا جب آپ سفر کر رہے تھے اور مسافر شخص کا حکم یہ ہے' اگر اس نے روزے کی نیت کی ہوئی ہو اور دن کا کچھ حصہ گزر بھی چکا ہو اور اس نے روزہ بھی رکھا ہوا ہو' تو وہ کچھ کھا اور پی سکتا ہے کھانے اور پینے کی وجہ سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

ایسا مسئلہ نہیں ہے جیسا کہ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے' مسافر شخص روزے میں داخل ہو چکا ہو' تو اب اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اس دن کے پورا ہونے تک روزے کو توڑ دے جس دن میں وہ روزے میں داخل ہوا تھا تو جب اس کے لئے اس بات کا حق ہے' وہ کھا اور پی سکتا ہے' جب اس نے روزے کی نیت کی ہوئی ہو اور دن کا بعض حصہ گزر بھی چکا ہو' تو اب وہ روزے کی حالت میں کھا پی کر روزے کو توڑ سکتا ہے' تو اس کے لئے یہ بات بھی جائز ہوگی کہ وہ روزے کے دوران دن کے کسی بھی حصے میں سفر کی حالت میں پچھنے لگوالے اگرچہ پچھنے لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس بات کی دلیل کہ دن میں سفر کے دوران کھانے پینے سے روزہ دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ایک ایسا دن جس کا بعض حصہ گزر چکا ہو۔ اس دوران وہ شخص روزہ کی حالت میں رہا ہو (اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے)

1966 - اَنَّ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى نَهَرٍ مِنْ مَّاءِ السَّمَاءِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ، وَالْمُشَاةُ كَثِيْرٌ، وَالنَّاسُ صِيَامٌ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَاِذَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اشْرَبُوْا فَجَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ قَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، اِنِّيْ رَاكِبٌ وَّاَنْتُمْ مُشَاةٌ، وَاِنِّيْ اَيْسَرُكُمْ اشْرَبُوْا فَجَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ مَا يَصْنَعُ فَلَمَّا اَبَوْا حَوَّلَ وَرِكَهُ فَنَزَلَ وَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ

توضیح مصنف: وَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ خَرَّجْتُهُمَا فِيْ كِتَابِ الصِّيَامِ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ

اَفَيَجُوْزُ لِجَاهِلٍ اَنْ يَّقُوْلَ: الشُّرْبُ جَائِزٌ لِلصَّائِمِ، وَلَا يُفَطِّرُ الشُّرْبُ الصَّائِمَ؟ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَصْحَابَهُ وَهُوَ صَائِمٌ بِالشُّرْبِ، فَلَمَّا امْتَنَعُوْا شَرِبَ وَهُوَ صَائِمٌ، وَشَرِبُوْا، فَمَنْ يَّعْقِلُ الْعِلْمَ، وَيَفْهَمُ الْفِقْهَ يَعْلَمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَ مُفْطِرًا وَّاَصْحَابُهُ لِشُرْبِ الْمَاءِ، وَقَدْ كَانُوْا نَوَوُا الصَّوْمَ، وَمَضٰى بِهِمْ بَعْضُ النَّهَارِ، وَكَانَ لَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا، اِذْ كَانُوْا فِي السَّفَرِ لَا فِي الْحَضَرِ،

وَكَذٰلِكَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْتَجِمَ وَهُوَ صَائِمٌ فِي السَّفَرِ وَاِنْ كَانَتِ الْحِجَامَةُ تُفْطِرُ الصَّائِمَ؛ لِاَنَّ مَنْ جَازَ لَهُ الشُّرْبُ - وَاِنْ كَانَ الشُّرْبُ مُفْطِرًا - جَازَ لَهُ الْحِجَامَةُ - وَاِنْ كَانَ بِالْحِجَامَةِ مُفْطِرًا۔

فَاَمَّا مَا احْتَجَّ بِهٖ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ اَنَّ الْفِطْرَ مِمَّا يَدْخُلُ، وَلَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ، فَهٰذَا جَهْلٌ وَّاِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهٖ وَتَمْوِيْهٌ عَلٰى مَنْ لَّا يُحْسِنُ الْعِلْمَ وَلَا يَفْهَمُ الْفِقْهَ وَهٰذَا الْقَوْلُ مِنْ قَائِلِهٖ خِلَافُ دَلِيْلِ كِتَابِ اللّٰهِ وَخِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِلَافُ قَوْلِ اَهْلِ الصَّلَاةِ مِنْ اَهْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

اِذَا جُعِلَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى ظَاهِرِهَا قَدْ دَلَّ اللّٰهُ فِيْ مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهٖ اَنَّ الْمُبَاشَرَةَ هِيَ الْجِمَاعُ فِيْ نَهَارِ الصِّيَامِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلَى الْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ عِتْقَ رَقَبَةٍ اِنْ وَجَدَهَا وَصِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِنْ لَّمْ يَجِدِ الرَّقَبَةَ اَوْ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الصَّوْمَ "، وَالْمُجَامِعُ لَا يَدْخُلُ جَوْفَهٗ شَيْءٌ فِي الْجِمَاعِ، اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْهُ مَنِيٌّ اِنْ اَمْنٰى، وَقَدْ يُجَامِعُ مِنْ غَيْرِ اِمْنَاءٍ فِي الْفَرْجِ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهٖ اَيْضًا مَنِيٌّ وَّالْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ مِنْ غَيْرِ اِمْنَاءٍ يُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَيُوْجِبُ الْكَفَّارَةَ وَلَا يَدْخُلُ جَوْفَ الْمُجَامِعِ شَيْءٌ وَّلَا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ اِذَا كَانَ الْمُجَامِعُ هٰذِهٖ صِفَتُهٗ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ الْمُسْتَقِيْءَ عَامِدًا يُفْطِرُهُ الْاِسْتِقَاءُ عَلَى الْعَمْدِ، وَاتَّفَقَ اَهْلُ الصَّلَاةِ وَاَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الْاِسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمْدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ وَلَوْ كَانَ الصَّائِمُ لَا يُفْطِرُهٗ اِلَّا مَا يَدْخُلُ جَوْفَهٗ كَانَ الْجِمَاعُ وَالْاِسْتِقَاءُ لَا يُفْطِرَانِ الصَّائِمَ،

وَجَاءَ بَعْضُ اَهْلِ الْجَهْلِ بِاُعْجُوْبَةٍ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ، فَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ لِاَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ فَاِذَا قِيْلَ لَهٗ: فَالْغِيْبَةُ تُفْطِرُ الصَّائِمَ؟ زَعَمَ اَنَّهَا لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ، فَيُقَالُ لَهٗ: فَاِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكَ اِنَّمَا قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ لِاَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ وَالْغِيْبَةُ عِنْدَكَ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ، فَهَلْ يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ، يَزْعُمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ اُمَّتَهٗ اَنَّ الْمُغْتَابَيْنِ مُفْطِرَانِ، وَيَقُوْلُ هُوَ: بَلْ هُمَا صَائِمَانِ غَيْرُ مُفْطِرَيْنِ، فَخَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ طَاعَتَهٗ وَاتِّبَاعَهٗ، وَوَعَدَ الْهُدٰى عَلَى اتِّبَاعِهٖ، وَاَوْعَدَ عَلٰى مُخَالِفِيْهِ، وَنَفَى الْاِيْمَانَ عَمَّنْ وَّجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ حَرَجًا مِّنْ حُكْمِهٖ، فَقَالَ:

(فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65) الْاٰيَةَ

وَلَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِاَحَدٍ خِيَرَةً فِيْمَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

(وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ) (الأحزاب: 36)

وَالْمُحْتَجُّ بِهٰذَا الْخَبَرِ اِنَّمَا صَرَّحَ بِمُخَالَفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ نَفْسِهٖ، بِلَا شُبْهَةٍ وَّلَا تَاْوِيْلٍ يَحْتَمِلُ الْخَبَرَ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ،

اِذَا زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ لِلْحَاجِمِ وَالْمَحْجُوْمِ مُفْطِرَانِ لِعِلَّةِ غِيْبَتِهِمَا ثُمَّ هُوَ زَعَمَ

اَنَّ الْغِيبَةَ لَا تُفَطِّرُ، فَقَدْ جَرَّدَ مُخَالَفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا شُبْهَةٍ وَّلَا تَاْوِيْلٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) احمد بن عبدہ -- یزید بن زریع -- سعید الجریری -- ابونضرہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے دن میں بارانی پانی والی نہر کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت پیدل چلنے والے لوگ بہت زیادہ تھے۔ انہوں نے روزہ بھی رکھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نہر کے پاس ٹھہر گئے۔ وہاں بہت سے لوگ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پانی پی لو! تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں سوار ہو کر جا رہا ہوں تم لوگ پیدل چل رہے ہو اور میں تم لوگوں کے مقابلے میں زیادہ آسانی فراہم کرنے والا ہوں۔ تم لوگ پی لو۔

(راوی کہتے ہیں:) لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' کہ خود آپ کیا کرتے ہیں؟ جب انہوں نے آپ کی بات پر عمل نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کولہے کو موڑ کر سواری سے نیچے اترے اور آپ نے پانی پی لیا' تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو میں نے ''کتاب الکبیر'' کے کتاب الصیام میں ذکر کیا ہے۔

تو کیا کسی ناواقف شخص کے لئے یہ کہنا جائز ہے' روزہ دار شخص کے لئے پینا جائز ہے؟ کیا پینے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار ہونے کے باوجود اپنے اصحاب کو پانی پینے کا حکم دیا تھا۔ جب ان لوگوں نے اس پر عمل نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روزہ دار ہونے کے باوجود پانی پی لیا' تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔

جو شخص علم کو سمجھتا ہے' اور فقہ کو سمجھتا ہے وہ یہ بات جان لے گا' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو پانی پینے کے لئے اضطراری حالت لاحق ہو گئی تھی حالانکہ انہوں نے پہلے سے روزہ کی نیت کی ہوئی تھی اور دن کا کچھ حصہ گزر چکا تھا لیکن انہیں روزہ توڑنے کی اجازت تھی کیونکہ وہ لوگ سفر میں تھے۔ حضر میں نہیں تھے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران روزے کی حالت میں پچھنے بھی لگوائے تھے اگرچہ پچھنے لگوانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' جس شخص کے لئے پینا جائز ہو جائے۔ اگرچہ پینے کی وجہ سے روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے پچھنے لگوانا بھی جائز ہو جائے گا۔ اگرچہ پچھنے لگوانے کی وجہ سے روزہ ختم ہو جاتا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے بعض عراقی علماء نے اس مسئلے کے بارے میں یہ استدلال کیا ہے' روزہ اس چیز کی وجہ سے ٹوٹتا ہے' جو جسم میں داخل ہوتی ہے۔ اس چیز کی وجہ سے نہیں روزہ ٹوٹتا جو باہر نکلتی ہے' تو یہ جہالت کی وجہ سے ہے' اور اس قائل کی غفلت کی وجہ سے ہے اور جو شخص اچھی طرح عالم نہیں ہے۔ وہ فقہ کا فہم نہیں رکھتا۔ اسے غلط فہمی کا شکار کرنے کے لئے ہے' اس کی وجہ یہ ہے۔ اس قائل کا یہ قول اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بھی خلاف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بھی خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ماننے والے

اہل نماز (یعنی تمام اہل اسلام) کے بھی خلاف ہے جبکہ اس سے مراد اس کا ظاہری مفہوم لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے روزے کے دوران مباشرت کرنے سے مراد دن کے وقت صحبت کرنا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں (روزے کے دوران) صحبت کرنے والے شخص پر غلام آزاد کرنے کو لازم قرار دیا ہے بشرطیکہ اس کے پاس اس کی گنجائش ہو اور اگر اس کے پاس غلام آزاد کرنے کی گنجائش نہیں ہے تو وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ لے اور اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم قرار دیا ہے تو صحبت کے دوران صحبت کرنے والے شخص کے پیٹ میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی بلکہ اگر اسے انزال ہو جائے تو اس کی منی باہر نکلتی ہے اور بعض اوقات عورت کی شرمگاہ میں آدمی صحبت کر لیتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا تو آدمی کے پیٹ سے منی باہر بھی نہیں آتی لیکن انزال ہوئے بغیر محض شرمگاہوں کے مل جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ لازم ہو جاتا ہے حالانکہ اس صورت میں صحبت کرنے والے شخص کے پیٹ میں کوئی چیز داخل بھی نہیں ہوتی اور اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکلی بھی نہیں تو جب صحبت کرنے والے کی یہ کیفیت ہے (لیکن اس کے باوجود اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے)

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے جو شخص جان بوجھ کرتے کر دیتا ہے تو جان بوجھ کرتے کرنے کے نتیجے میں اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور تمام اہل نماز اور تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں جان بوجھ کرتے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو اگر اصول یہ ہوتا کہ روزہ صرف اس وقت ٹوٹتا ہے جب آدمی کے پیٹ میں کوئی چیز داخل ہو تو صحبت کرنے یا (جان بوجھ کرتے کرنے کے نتیجے میں روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے تھا۔

ایک جاہل آدمی نے اس مسئلے کے بارے میں بڑی حیران کن بات بیان کی ہے اس نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

وہ یہ کہتا ہے اس کی وجہ یہ ہے یہ دونوں غیبت کرتے ہیں جب اس سے دریافت کیا جائے: کہ کیا غیبت کرنے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو وہ اس بات کا قائل ہے غیبت روزے کو نہیں توڑتی ہے تو پھر اس سے یہ کہا جائے گا کہ تمہارے خیال میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹتا ہے'' اس کی وجہ یہ ہے دونوں غیبت کرتے ہیں تو تمہارے نزدیک غیبت کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو تو کیا وہ اس بات کا قائل ہوگا اور یہ بات بیان کرے گا جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو اس بات کی اطلاع دی ہے غیبت کرنے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن وہ شخص آگے سے یہ کہے گا کہ نہیں یہ دونوں روزہ دار رہتے ہیں ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے برخلاف بات بیان کی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر نبی اکرم ﷺ کی اطاعت اور آپ کی اتباع کو لازم قرار دیا ہے اور آپ کی پیروی کرنے والے کے ساتھ ہدایت کا وعدہ کیا ہے اور آپ کی پیروی کی مخالفت کرنے والے کو وعید سنائی ہے اور کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کے کسی فیصلے کے بارے میں کچھ الجھن محسوس کرے تو اس سے ایمان کی نفی کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں ثالث تسلیم نہیں کرتے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کو اس بات کا اختیار نہیں دیا ہے کہ جس مسئلے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فیصلہ دیدیا ہے (تو آدمی اسے قبول کرے یا نہ کرے)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''کسی بھی مومن مرد اور مومن عورت کو اس بات کا اختیار نہیں ہے جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کے بارے میں فیصلہ دیدے تو ان لوگوں کو اس معاملے میں (کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنے) کا اختیار ہو''۔

تو جو شخص اس روایت کے ذریعے استدلال کرتا ہے وہ نبی اکرم ﷺ کی صریح مخالفت کرتا ہے جس میں کسی شبہ یا کسی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور یہ روایت اس بات کا احتمال رکھتی ہے جس کا اس نے ذکر کیا ہے جب اس نے اس بات کو بیان کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کے روزہ ٹوٹنے کی وجہ یہ بیان کی ہے وہ دونوں غیبت کرتے ہیں اور پھر وہی شخص یہ کہتا ہے غیبت کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے تو کسی شبہ یا تاویل کے بغیر اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی مخالفت کی ہے۔

1987 - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ:

متنِ حدیث: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ: اِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، لا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُدْرِجَ فِي الْخَبَرِ لَعَلَّ الْمُعْتَمِرَ حَدَّثَ بِهٰذَا حِفْظًا فَاَدْرَجَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فِي خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: وَرَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، فَلَمْ يُضْبَطْ عَنْهُ: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ، فَاُدْرِجَ هٰذَا الْقَوْلُ فِي الْخَبَرِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) معتمر بن سلیمان -- حمید -- ابومتوکل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے روزہ دار کو بیوی کا بوسہ لینے اور روزہ دار کو پچھنے لگانے کی اجازت دی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

روایت کے یہ الفاظ روزہ دار کو ''پچھنے لگانے کی اجازت دی ہے''۔

یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ سے منقول نہیں ہے اسے روایت کے الفاظ میں درج کر لیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے معتمر نامی راوی نے یہ الفاظ اپنی یادداشت کی بنیاد پر بیان کیے ہوں اور انہوں نے ان الفاظ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول روایت میں شامل کر دیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے روزہ دار کو شخص کو پچھنے لگانے کی اجازت دی ہے لیکن ان کے حوالے سے روایت کے الفاظ کا ضبط نہیں کیا جا سکا۔ یعنی ان الفاظ

کا'' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے'' تو یہ الفاظ روایت کے الفاظ میں درج ہو گئے۔

1968 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْخَبَرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَذْكُرْ مَزِيْدًا عَلٰى هٰذَا قُلْتُ لِلصَّنْعَانِيِّ: وَالْحِجَامَةُ؟ فَغَضِبَ، فَاَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْخَبَرِ ذِكْرُ الْحِجَامَةِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرُ الْحِجَامَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی اور بشر بن معاذ -- معتمر بن سلیمان -- حمید -- ابومتوکل الناجی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو بوسہ لینے کی اجازت دی ہے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہاں متن کے کچھ الفاظ مبہم ہیں' میں نے اپنے استاد صنعانی سے دریافت کیا: اور پچھنے لگانے کا (اس روایت میں ذکر کیوں نہیں ہے؟) تو وہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے اس بات کا انکار کیا' اس روایت میں پچھنے لگانے کا بھی ذکر ہو۔

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایت میں پچھنے لگانے کا ذکر نہیں ہے (یہ درج ذیل روایت ہے)

1969 - اَنَّ عَلِيَّ بْنَ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَيْضًا قَالَ: ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، نا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ

توضیح مصنف: فَهٰذَا الْخَبَرُ رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ، دَالٌّ عَلٰى اَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) علی بن سعید -- ابونضر -- اشجعی -- سفیان -- خالد الحذاء -- ابومتوکل الناجی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے اور بوسہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

تو یہ روایت کہ روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے اور بوسہ لینے کی اجازت دی گئی ہے' اس بات پر دلالت کرتی ہے' اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

1970 - وَقَدْ ثَنَا اَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى، ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْحِجَامَةِ: "اِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ - قَالَ: اَوْ قَالَ يَخَافُوْنَ - الضَّعْفَ"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن بزیع --ابو یحییٰ --حمید طویل اور ضحاک بن عثمان-- ابو متوکل الناجی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگوانے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے:

لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اسے مکروہ سمجھتے تھے (راوی کہتے ہیں:) شاید انہوں نے یہ بھی کہا تھا: وہ لوگ اس کے (نتیجے میں) لاحق ہونے والے) ضعف سے ڈرتے تھے۔

1971 - سند حدیث: وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متن حدیث: اِنَّمَا كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "فَخَبَرُ قَتَادَةَ، وَخَبَرُ اَبِي يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، وَالضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ دَالَّانِ عَلَى اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ لَمْ يَحْكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، اِذْ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يَرْوِيَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، وَيَقُوْلَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ مَخَافَةَ الضَّعْفِ، اِذْ مَا قَدْ اَبَاحَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةً مُطْلَقًا لَا اسْتِثْنَاءَ وَلَا شَرِيْطَةَ فَمُبَاحٌ لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يُقَالَ: اَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ، وَهُوَ مَكْرُوْهٌ مَخَافَةَ الضَّعْفِ، وَلَمْ يَسْتَثْنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِبَاحَتِهَا مَنْ يَاْمَنُ الضَّعْفَ دُوْنَ مَنْ يَخَافُهُ، فَاِنْ صَحَّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، كَانَ مُؤَدَّى هٰذَا الْقَوْلِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ: كُرِهَ لِلصَّائِمِ مَا رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ فِيْهَا، وَغَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يُتَاَوَّلَ هٰذَا عَلَى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْوُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً فِي الشَّيْءِ وَيَكْرَهُوْنَهُ"

وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ، وَالْقَيْءُ، وَالْحُلْمُ"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار --محمد --شعبہ --قتادہ --ابو متوکل الناجی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں کمزوری کے خوف کی وجہ سے روزہ دار شخص کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) تو قتادہ اور ابو یحییٰ نے حمید اور ضحاک بن عثمان کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے۔

دونوں روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں' روزہ شخص کے لئے پچھنے لگانے کی اجازت کا حکم حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان نہیں کیا ہے۔ یہ بات جائز نہیں ہے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ بات روایت کریں کہ روزہ دار شخص کو پچھنے لگانے کی اجازت دی ہے' اور ساتھ میں وہ بھی بیان کردیں نہ کمزوری کے خوف کی وجہ سے وہ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔

اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے جس چیز کو مطلق طور پر مباح قرار دیا ہو اس میں کوئی استثنیٰ اور کوئی شرط عائد نہ کی ہے۔ وہ کام تمام مخلوق کے لئے مباح ہوتا ہے۔ یہ کہنا جائز نہیں ہوگا کہ نبی اکرم ﷺ نے روزہ دار کے لئے پچھنے لگانے کا مباح قرار دیا ہے' اور کمزوری کی اندیشہ کی وجہ سے ایسا کرنا مکروہ ہے' جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں کوئی استثنیٰ نہیں کیا' اس کی اباحت کا حکم اس کے لئے ہے' جو کمزوری سے محفوظ رہتا ہے اس شخص کے لئے نہیں ہے' جسے کمزوری کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہو بھی جائے کہ نبی اکرم ﷺ نے روزہ دار شخص کو پچھنے لگانے کی اجازت دی ہے' تو پھر یہ بات اس قول تک پہنچ جائے گی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' روزہ دار شخص کے لئے یہ بات مکروہ ہے' جس کی نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دی ہے۔

اور یہ بات جائز نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے بارے میں یہ طویل کی جائے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کسی چیز کے بارے میں رخصت نقل کردیں اور خود اسے مکروہ سمجھتے ہوں۔

ایک سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے:

''تین چیزیں روزے کو توڑ دیتی ہے۔ پچھنے لگوانا' قے کرنا اور احتلام ہونا۔

1972 - سندِحدیث: حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْاِسْنَادُ غَلَطٌ لَيْسَ فِيهِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، وَلَا اَبُوْ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ يَحْتَجُّ اَهْلُ التَّثْبِيتِ بِحَدِيثِهِ لِسُوْءِ حِفْظِهِ لِلْاَسَانِيدِ وَهُوَ رَجُلٌ صِنَاعَتُهُ الْعِبَادَةُ وَالتَّقَشُّفُ وَالْمَوْعِظَةُ وَالزُّهْدِ لَيْسَ مِنْ اَحْلَاسِ الْحَدِيْثِ الَّذِي يَحْفَظُ الْاَسَانِيدَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یحییٰ بن مغیرہ ابوسلمہ مخزومی---اسماعیل بن ابواویس---عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ---محمد بن یحییٰ---سعید بن منصور---عبدالرحمٰن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

یہ روایت بعض دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ سند غلط ہے۔ اس میں عطاء بن یسار مذکور نہیں ہے' اور ابوسعید نامی راوی مذکور نہیں ہے' جہاں تک عبدالرحمان بن زید نامی راوی کا تعلق ہے' تو یہ ایک ایسا شخص نہیں ہے' جس کی نقل کردہ روایت سے مستند محدثین نے استدلال نہیں کیا' کیونکہ اسانید یاد رکھنے میں اس کا حافظہ ٹھیک نہیں ہے' ویسے یہ ایک ایسا شخص ہے' جس کی مخصوص خوبی اس کی عبادت پرہیزگاری وعظ ونصیحت اور زہد ہے' لیکن یہ علم حدیث کے ان ماہرین میں سے نہیں ہے' جو اسانید کو یاد رکھتے تھے۔

1973 - وَرَوَى هٰذَا الْخَبَرَ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدِ الثَّوْرِيُّ، وَهُوَ مِمَّنْ لَّا يُدَانِيْهِ فِي الْحِفْظِ فِيْ زَمَانِهٖ كَثِيْرُ اَحَدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ صَاحِبٍ لَّهٗ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ، وَلَا مَنِ احْتَلَمَ، وَلَا مَنِ احْتَجَمَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْخَبَرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لَبَاحَ الثَّوْرِيُّ، بِذِكْرِهِمَا وَلَمْ يَسْكُتْ عَنِ اسْمَيْهِمَا يَقُوْلُ: عَنْ صَاحِبٍ لَّهٗ عَنْ رَجُلٍ وَاِنَّمَا يُقَالُ فِي الْاَخْبَارِ: عَنْ صَاحِبٍ لَّهٗ وَعَنْ رَجُلٍ اِذَا كَانَ غَيْرَ مَشْهُوْرٍ"

❁❁ یہ روایت سفیان بن سعید ثوری نے نقل کی ہے یہ ان افراد میں سے ایک ہے ان کے زمانے میں بہت سے لوگ حافظے کے حوالے سے ان کے ہم پلہ نہیں تھے اور انہوں نے یہ روایت زید بن اسلم کے حوالے سے ان کے ایک ساتھی کے حوالے سے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قے کر دے یا جسے احتلام ہو جائے' جو پچھنے لگوا لے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا''۔

یہ روایت ابوموسیٰ نے عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زید بن اسلم سے نقل کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اگر یہ روایت عطاء بن یسار کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہوتی' تو سفیان ثوری ان دونوں کا تذکرہ کرتے تھے اور ان دونوں کے نام کے حوالے سے خاموش نہ رہتے اور یہ نہ کہتے کہ یہ اس کے ایک ساتھی کے حوالے سے ایک صاحب سے منقول ہے۔ کسی روایت میں یہ کہنا کہ اس نے' اس کے ساتھی کے حوالے سے اور ایک شخص کے حوالے سے منقول ہے یہ اس وقت ہوتا ہے' جب راوی غیر مشہور ہو۔

1974 - سندِ حدیث: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اسنادِ دیگر: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ زید بن اسلم کے حوالے سے' ایک (غیر متعین شخص) کے حوالے سے ایک غیر متعین صحابی سے منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

1975 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِنَا، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ، وَلَا مَنِ احْتَلَمَ، وَلَا مَنِ احْتَجَمَ

توضیح روایت: وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد--محمد بن یوسف--سفیان--زید بن اسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

زید بن اسلم نے یہ بات بیان کی ہے ہمارے اصحاب میں سے ایک صاحب نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کو قے آجائے' یا جس شخص کو احتلام ہو جائے' یا جو شخص پچھنے لگوالے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا''۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔ (وہ روایت درج ذیل ہے)

1976 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--عبدالرزاق--ابن ابوسبرہ--زید بن اسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عطا بن یسار نے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

1977 - سندِ حدیث: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ اور--محمد بن یحییٰ--جعفر بن عون--ہشام بن سعد--زید بن اسلم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

زید بن اسلم نے عطا بن یسار کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1978 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: " ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ: اِلاحْتِلَامُ، وَالْقَيْءُ، وَالْحِجَامَةُ "

توضیح مصنف: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: " هٰذَا الْخَبَرُ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، وَلَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَالْمَحْفُوْظُ عِنْدَنَا: حَدِيْثُ سُفْيَانَ، وَمَعْمَرٍ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد--ابونعیم--ہشام--زید بن اسلم (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عطا بن یسار نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین چیزیں ایسی ہے' جو روزے کو نہیں توڑتی ہیں۔ احتلام ہو جانا یا قے کرنا اور پچھنے لگوانا''۔

میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ

روایت مرفوع نہیں ہے اسی طرح عطا بن یسار کے حوالے سے مرفوع ہونے میں بھی یہ محفوظ نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک یہ روایت سفیان اور معمر سے منقول ہونے کے حوالے سے محفوظ ہے۔

1979 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- محمد بن عبداللہ انصاری -- ابو متوکل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کے لئے پچھنے لگوانے کے لئے کوئی حرج نہیں ہے"۔

1980 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدٌ، نا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ:

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد -- حجاج بن منہال -- حماد -- حمید -- ابو متوکل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابو متوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ روزہ دار شخص کے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے"۔

1981 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد -- نعیم بن حماد -- ابن مبارک -- خالد الحذاء -- ابو متوکل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابو متوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
"روزہ دار شخص کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

1982 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدٌ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، نا عَبْدَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ لَيْسَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَا اَظُنُّ مَعْمَرًا لَفِظَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد -- موسیٰ بن ہارون بردی -- عبدہ -- سلیمان الناجی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:)

ابومتوکل کہتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان نہیں کی اور میرے خیال میں یہ الفاظ معمر نامی راوی سے منقول نہیں ہیں۔

1983 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَمَانَ عَشَرَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن نصر--محمد بن کثیر--اوزاعی--یحییٰ بن ابوکثیر--ابوقلابہ--ابواسماء الرحبی (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو پچھنے لگوا رہا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والا کا روزہ ٹوٹ گیا۔

1984 - سندِ حدیث: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ الْبَصْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

متنِ حدیث: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: "فَكُلُّ مَا لَمْ اَقُلْ اِلَى اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ: اِنَّ هٰذَا صَحِيحٌ، فَلَيْسَ مِنْ شَرْطِنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ، وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ"

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ خَبَرُ ثَوْبَانَ عِنْدِي صَحِيحٌ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن نصر--عبداللہ بن صالح اور یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر--لیث بن سعد --قتادہ بن دعامہ بصری--حسن (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس باب کے آخر تک جس روایت میں' میں نے یہ نہیں کہا۔ یہ روایت صحیح ہے وہ روایت ہماری اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہوگی اور حسن نامی راوی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت میرے نزدیک سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ السُّعُوْطَ، وَمَا يَصِلُ اِلَى الْاُنُوْفِ مِنَ الْمَنْخَرَيْنِ يُفَطِّرُ الصَّائِمَ

باب 69: اس بات کی دلیل کہ ناک میں دوائی ڈالنے سے یعنی وہ دوائی جو نتھنوں کے راستے حلق تک پہنچ جائے۔ اس کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1985 - خَبَرُ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغْ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: "تم ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرو البتہ اگر تم روزے کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)"۔

بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيقِ الْمُفْطِرِينَ قَبْلَ وَقْتِ الْإِفْطَارِ بِعَرَاقِيبِهِمْ، وَتَعْذِيبِهِمْ فِي الْاٰخِرَةِ بِفِطْرِهِمْ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ

باب 70: اس بات کا تذکرہ کہ افطار کے وقت سے پہلے ہی روزہ کھول دینے والے لوگوں کو ان کی ایڑیوں کے بل لٹکا دیا جائے گا

اور آخرت میں انہیں یہ عذاب اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے اس وقت روزہ کھولا تھا جب روزہ کھولنا ان کے لئے جائز نہیں تھا

1986 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ اَبِي يَحْيَى، حَدَّثَنِي اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: " بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلَانِ، فَاَخَذَا بِضَبْعَيَّ، فَاَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْرًا، فَقَالَا: اصْعَدْ، فَقُلْتُ: اِنِّي لَا اُطِيقُهُ، فَقَالَا: اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ، فَصَعِدْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ، قُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوا: هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ، مُشَقَّقَةٍ اَشْدَاقُهُمْ، تَسِيلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ، فَقَالَ: خَابَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ سُلَيْمَانُ: مَا اَدْرِي اَسَمِعَهُ اَبُوْ اُمَامَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ شَيْءٌ مِنْ رَاْيِهِ؟ ثُمَّ انْطَلَقَ، فَاِذَا بِقَوْمٍ اَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا وَاَنْتَنِهِ رِيحًا، وَاَسْوَئِهِ مَنْظَرًا، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ

1986: صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر وصف عقوبة أقوام من أجل أعمال ارتكبوها - حديث: 7598 ' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم ' وأما حديث شعبة - حديث: 1504 ' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام ' سرد الصيام - ذكر الاختلاف على شعبة ' حديث: 3186

قَتْلَى الْكُفَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، فَإِذَا بِقَوْمٍ اَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا، وَاَنْتَنِهِ رِيحًا، كَاَنَّ رِيحَهُمُ الْمَرَاحِيضُ، قُلْتُ: مَنْ هَـؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَـؤُلَاءِ الزَّانُونَ وَالزَّوَانِي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، فَإِذَا اَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِيَّهُنَّ الْحَيَّاتُ، قُلْتُ: مَا بَالُ هَـؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَـؤُلَاءِ يَمْنَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اَلْبَانَهُنَّ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، فَإِذَا اَنَا بِالْغِلْمَانِ يَلْعَبُونَ بَيْنَ نَهْرَيْنِ، قُلْتُ: مَنْ هَـؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَـؤُلَاءِ ذَرَارِي الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا، فَإِذَا اَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ يَشْرَبُونَ مِنْ خَمْرٍ لَهُمْ، قُلْتُ: مَنْ هَـؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَـؤُلَاءِ جَعْفَرٌ، وَزَيْدٌ، وَابْنُ رَوَاحَةَ، ثُمَّ شَرَفَنِي شَرَفًا آخَرَ، فَإِذَا اَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ، قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا اِبْرَاهِيمُ، وَمُوسٰى، وَعِيسٰى، وَهُمْ يَنْظُرُونِيْ " هٰذَا حَدِيثُ الرَّبِيعِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی اور بحر بن نصر خولانی -- بشر بن بکر -- ابن جابر -- سلیم بن عامر ابو یحییٰ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے میرے دونوں بازو پکڑے اور مجھے لے کر ایک سخت پہاڑ پر آ گئے۔ انہوں نے کہا: آپ اوپر چڑھ جائیں۔ میں نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا: ہم اسے آپ کے لئے آسان کر دیں گے۔ پھر میں اوپر چڑھا یہاں تک کہ میں پہاڑ کے عین اوپر آ گیا۔ وہاں بہت سی آوازیں تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ آوازیں کس قسم کی ہیں' تو انہوں نے بتایا یہ اہل جہنم کی چیخ و پکار ہے' پھر وہ دونوں مجھے لے کر گئے' تو کچھ لوگوں کے پاس پہنچا تو انہیں ان کی ایڑیوں کے بل لٹکایا گیا تھا اور ان کی باچھوں سے خون نکل رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں' تو اس فرشتے نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے روزے کے حلال ہونے سے پہلے ہی روزہ توڑ لیتا تھا (یعنی وہ روزے نہیں رکھا کرتے تھے یا روزہ توڑ دیتے تھے) پھر اس نے (یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) کہا: یہودی اور عیسائی رسوا ہو گئے۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم یہ بات ابومعمر کی زبانی سنی ہے یا انہوں نے اپنی طرف سے یہ بات بیان کی ہے (یعنی یہ کلمات کہ یہودی اور عیسائی رسوا ہو گئے)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ لوگ روانہ ہوئے وہاں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو پھولے ہوئے تھے۔ انتہائی بدبودار تھے اور انتہائی بری حالت میں نظر آ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں' تو کسی نے بتایا یہ کفار کے مقتولین ہیں۔ پھر وہ فرشتے مجھے لے کر گئے' تو ہمارا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو انتہائی پھولے ہوئے تھے اور بدبودار تھے اور ان کی بدبو یوں تھی کہ جیسے بیت الخلاء کی ہوتی ہے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے نے بتایا: یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔ پھر فرشتہ مجھے لے کر چلا تو ہمارا گزر کچھ ایسی خواتین کے پاس سے ہوا۔ جن کی چھاتیوں پر سانپ ڈس رہے تھے' تو میں نے دریافت کیا: ان کا کیا معاملہ ہے' تو فرشتے نے بتایا یہ اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلایا کرتی تھیں۔ پھر وہ مجھے لے کر چلا' ہمیں کچھ نوجوان نظر آئے جو دو نہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ یہ کون لوگ ہیں' تو انہوں نے بتایا یہ اہلِ ایمان کے بچے ہیں (جو بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے)

پھر وہ فرشتہ کچھ اوپر چڑھا تو میرے سامنے تین آدمی آئے جو مشروب پی رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ فرشتے نے بتایا یہ جعفر (طیار) حضرت (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) اور (عبداللہ) بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر وہ مجھے لے کر ایک اور بلندی پر چڑھا۔ مجھے تین آدمی نظر آئے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) یہ حضرات میری طرف دیکھ رہے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ربیع نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ التَّغْلِيطِ فِيْ اِفْطَارِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَاِنِّيْ لَا اَعْرِفُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ، وَلَا اَبَاهُ غَيْرَ اَنَّ حَبِيْبَ ابْنَ اَبِيْ ثَابِتٍ قَدْ ذَكَرَ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا الْمُطَوِّسِ

باب 71: کسی رخصت کے بغیر رمضان کے روزے کو جان بوجھ کر چھوڑنے کی شدید مذمت لیکن شرط یہ ہے

روایت مستند ہو چونکہ میں ابن مطوس نامی راوی اور اس کے باپ کے بارے میں نہیں جانتا ہوں' البتہ حبیب بن ابوثابت نامی راوی نے یہ بات ذکر کی ہے' ان کی ابومطوس کے ساتھ ملاقات ہوئی ہے۔

1987 - مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالُوا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِيْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللّٰهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ زَادَ فِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: وَاِنْ صَامَهُ

❁❁ - محمد بن بشار -- محمد بن جعفر (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن بشار بندار -- ابن ابوعدی اور -- صنعانی -- خالد بن حارث -- شعبہ -- حبیب بن ابوثابت -- عمارہ بن عمیر -- ابن مطوس -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان میں اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ کسی رخصت کے بغیر' کسی ایک دن روزے نہ رکھے' تو زندگی بھر روزہ رکھنا اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا''۔

محمد بن جعفر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اگر چہ وہ (زندگی بھر) روزہ رکھتا ہے''۔

1988 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ حَبِيْبٌ: فَلَقِيْتُ اَبَا الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ

1987: سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب التغليظ في من أفطر عمدا - حديث: 2058' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8829' مسند الطيالسي - احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة - وابو المطوس' حديث: 2652' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1311

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) بندار نے ابوداؤد کے حوالے سے شعبہ کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں: حبیب نے یہ بات بیان کی ہے میری ملاقات ابومطوس سے ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ الْاٰكِلَ وَالشَّارِبَ نَاسِيًا لِصِيَامِهِ غَيْرُ مُفْطِرٍ بِالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

باب 72: اس بات کا بیان: اپنے روزے کو بھول کر کھانے یا پینے والا شخص کھا پی کر روزہ توڑنے والے شمار نہیں ہوگا

1989 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، نا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی--عبدالاعلی--ہشام--محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص روزے کے دوران بھول کر کچھ کھا لے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ اِسْقَاطِ الْقَضَاءِ وَالْكَفَّارَةِ عَنِ الْاٰكِلِ وَالشَّارِبِ فِي الصِّيَامِ اِذَا كَانَ نَاسِيًا لِصِيَامِهِ وَقْتَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

1989: صحيح البخاری - كتاب الصوم' باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا - حديث: 1844' صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر - حديث: 2024' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب فيمن أكل ناسيا - حديث: 1727' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء فيمن أفطر ناسيا - حديث: 1669' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - في الصائم يأكل ناسيا' حديث: 3176' سنن الدارقطني - كتاب الصيام' باب - حديث: 1968' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9307' مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن خلاس بن عمرو ' حديث: 90' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث: 5934' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 957 وأخرجه النسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/354 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/425 و 491 و 513– 514، والدارمي 2/13، والبخاري "1933" في الصوم: باب الصائم إذا أكل او شرب ناسياً، ومسلم "1155" في الصوم: باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا يفطر، وأبو داؤد "2398" في الصوم: باب من أكل ناسياً، وابن خزيمة "1989"، والدارقطني 2/178، والبيهقي 4/229، والبغوي "1754" من طرق عن هشام بن حسان، به .وأخرجه عبد الرزاق "7372"، وأحمد 2/180 و 513 و514، والترمذي "721" في الصوم: باب ما جاء في الصائم يأكل او يشرب ناسياً، والدارقطني 2/178-179و 180، والبيهقي 4/229 من طرق عن محمد بن سيرين،به .وأخرجه أحمد 2/395، والبخاري "6669"

باب 73: اس بات کا تذکرہ: جب کوئی شخص کھاتے یا پیتے وقت روزے کو بھول چکا ہو تو روزے کے دوران کھانے یا پینے والے ایسے شخص سے قضاء اور کفارہ ساقط ہوں گے

1990 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدٌ، وَابْرَاهِيمُ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ الْبَاهِلِيَّانِ الْبَصْرِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ اَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا، لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ هٰذَا حَدِيثُ مُحَمَّدٍ، وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ فِي حَدِيثِهِ: مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد اور ابراہیم ابنا محمد بن مرزوق -- محمد بن عبداللہ انصاری -- محمد بن عمرو -- ابوسلمہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص رمضان کے مہینے میں روزے کے دوران بھول کر کچھ لے یا پی لے اس پر قضا بھی لازم نہیں ہوتی اور کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

روایت کے یہ الفاظ محمد نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔ ابراہیم نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
جو شخص رمضان میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضا یا کفارہ لازم نہیں ہوں گے۔

بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ اِذَا حَسِبَ الصَّائِمُ اَنَّهَا قَدْ غَرَبَتْ

باب 74: سورج غروب ہونے سے پہلے روزہ افطار کرنے کا تذکرہ جبکہ روزہ دار یہ سمجھ رہا ہو کہ سورج غروب ہو چکا ہے

1991 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُو اُسَامَةَ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ اَسْمَاءَ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: اَفْطَرْنَا فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمِ غَيْمٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ: قُلْتُ لِهِشَامٍ - وَقَالَ اَبُو عَمَّارٍ: فَقِيلَ لِهِشَامٍ -: اُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: بُدٌّ مِنْ ذٰلِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: لَيْسَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّهُمْ اُمِرُوا بِالْقَضَاءِ، وَهٰذَا مِنْ قَوْلِ هِشَامٍ: بُدٌّ مِنْ ذٰلِكَ،

1990 – وأخرجه الحاكم 1/430، وعنه البيهقي 4/229 من طريق أبي حاتم محمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، به. وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي! وذكره الهيثمي في "المجمع" 3/157 – 158 وقال: رواه الطبراني في "الأوسط"، وفيه محمد بن عمرو، وهو حسن الحديث.

لَا فِي الْخَبَرِ، وَلَا يَبِينُ عِنْدِي أَنَّ عَلَيْهِمُ الْقَضَاءَ، فَإِذَا أَفْطَرُوا وَالشَّمْسُ عِنْدَهُمْ قَدْ غَرَبَتْ، ثُمَّ بَانَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ غَرَبَتْ كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: وَاللّٰهِ مَا نَقْضِي مَا يُجَانِفُنَا مِنَ الْإِثْمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب--ابواسامہ--ہشام--فاطمہ--اسماء، (یہاں تحویل سند ہے) ابوعمار حسین بن حریث--ابواسامہ--ہشام بن عروہ--فاطمہ بنت منذر (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دن جب بادل چھائے ہوئے تھے ہم نے افطاری کر لی (بادل ختم ہوا) تو سورج نکل آیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ہشام سے کہا (ابوعمار نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں) ہشام سے دریافت کیا گیا' کیا انہیں قضا کا حکم دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ تو ضروری ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''انہیں قضا کا حکم دیا گیا تھا'' بلکہ یہ ہشام کا قول ہے۔ روایت کا حصہ نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ بات واضح نہیں ہے کہ ان پر قضا لازم ہو جبکہ (صورتحال یہ ہو) انہوں نے اس وقت افطاری کی ہو جب ان کے نزدیک سورج غروب ہو چکا تھا۔ اور پھر یہ بات سامنے آئی کہ وہ غروب نہیں ہوا تھا۔

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کی طرح ہو گا۔

اللہ کی قسم! جو بات ہمیں گناہ سے دور رکھے ہم اس کی قضا نہیں کریں گے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ الْمَنْهِيَّةِ عَنْهَا

فِي الصَّوْمِ مِنْ غَيْرِ اِيجَابِ فِطْرٍ

ابواب کا مجموعہ وہ اقوال اور وہ افعال کہ روزے کے دوران جن کی ادائیگی سے منع کیا گیا ہے' اور ان کی ادائیگی کی صورت میں روزہ ٹوٹتا نہیں ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَهْلِ فِي الصِّيَامِ

1992 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: "اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ، وَلَا يَجْهَلْ، فَاِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ" وَقَالَ الْاَشَجُّ: اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ -- اعمش -- (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابن نمیر -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1992: "جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہو تو وہ بدزبانی نہ کرے' جہالت کا مظاہرہ نہ کرے' اگر اس کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے' تو اسے یہ کہہ دینا چاہئے: "میں نے روزہ رکھا ہوا ہے"۔

اشج کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جب کسی شخص کا روزے کا دن ہو"۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السِّبَابِ وَالْاِقْتِتَالِ فِي الصِّيَامِ وَاِنَّ سُبَّ الصَّائِمُ اَوْ قُوتِلَ

وَاِعْلَامِ الصَّائِمِ مَقَاتِلَهُ وَسَابَّهُ اَنَّهُ صَائِمٌ لَعَلَّهُ يَنْزَجِرُ عَنْ قِتَالِهِ وَسِبَابِهِ اِذَا عَلِمَ اَنَّهُ لَا يَنْتَصِرُ مِنْهُ لِعِلَّةِ صَوْمِهِ

باب **76**: روزے کے دوران گالی گلوچ کرنے لڑنے جھگڑنے سے ممانعت

1992: صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب آداب الصوم - ذكر الأمر للصائم إذا جهل عليه أن يقول: إني صائم' حديث: 3541'سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم - حديث: 1687'السنن الصغرى - الصيام' ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة - حديث: 2214'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - ما يؤمر به الصائم من ترك الرفث والصخب' حديث: 3155'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما يؤمر به الصائم من قلة الكلام - حديث: 8738'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7661

اگر کسی روزہ دار کو گالی دی جائے اس کے ساتھ جھگڑا کیا جائے' تو جھگڑا کرنے والے شخص یا گالی دینے والے شخص کو روزہ دار بتا سکتا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تا کہ وہ دوسرا شخص اس کے ساتھ لڑنے یا برا کہنے سے باز آ جائے جب اسے یہ پتہ چل جائے کہ یہ شخص اپنے روزے کی وجہ سے اسے جواب نہیں دے رہا۔

1993 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: " اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ، فَاِنْ شَاتَمَهُ اَوْ سَابَّهُ وَقَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز ابن محمد -- سہیل -- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کا روزے کا دن ہو' تو وہ بدزبانی نہ کرے' اگر کوئی شخص اسے گالی دے' یا برا کہے' یا جھگڑا کرے' تو اسے یہ کہہ دینا چاہیے: ''میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْجُلُوسِ اِذَا شَتَمَ الصَّائِمُ وَهُوَ قَائِمٌ، لِتَسْكِينِ الْغَضَبِ عَلَى الْمَشْتُومِ فَلَا يَنْتَصِرُ بِالْجَوَابِ

باب **77**: روزہ دار شخص کو گالی دی جائے' تو وہ اس وقت کھڑا ہوا ہو' تو اس کو حکم یہ ہے' وہ بیٹھ جائے تا کہ جسے گالی دی جا رہی ہے اس کے غصے کو کم کیا جا سکے اور وہ جواب نہ دے

1994 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَجْلَانَ، مَوْلَى الْمُشْمَعِلِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: " لَا تُسَابَّ وَاَنْتَ صَائِمٌ، فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ فَقُلْ: اِنِّي صَائِمٌ، وَاِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ "

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عثمان بن عمر -- ابن ابوذئب -- عجلان -- مولیٰ مشمعل (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم نے روزہ رکھا ہو تو تم کسی کو برا نہ کہو' اگر کوئی تمہیں برا کہے' تو تم کہہ دو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ اور (اس صورتحال میں) اگر تم کھڑے ہو' تو بیٹھ جاؤ''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الزُّوْرِ، وَالْعَمَلِ بِهِ، وَالْجَهْلِ فِي الصَّوْمِ، وَالتَّغْلِيظِ فِيهِ

باب **78**: روزہ کے دوران جھوٹی بات کہنے' اس پر عمل کرنے

1994 - أخرجه أحمد 2/428، والنسائي في الصوم من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/253 من طريقين عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/505 من طريق ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ ابي هريرة.

اور جہالت کا مظاہرہ کرنے کی ممانعت اور اس پر شدید تاکید

1995 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی، نا عَبْدُ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ یَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ هٰذَا حَدِیْثُ بُنْدَارٍ، وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- عثمان بن عمر-- ابن ابوذئب (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عیسیٰ-- عبداللہ ابن مبارک-- ابن ابوذئب-- سعید بن ابوسعید مقبری-- اپنے والد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جھوٹی بات کہنا اور جو اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کھانا اور پینا چھوڑ دے''۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

ابن مبارک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اس پر عمل کرنا اور جہالت کا مظاہرہ کرنا''

بَابُ النَّهْیِ عَنِ اللَّغْوِ فِی الصِّیَامِ وَالدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الْاِمْسَاكَ عَنِ اللَّغْوِ

وَالرَّفَثِ مِنْ تَمَامِ الصَّوْمِ، مَعَ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الْاِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ یَقَعُ عَلٰی بَعْضِ اَجْزَاءِ الْعَمَلِ ذِی الشُّعَبِ وَالْاَجْزَاءِ، عَلٰی مَا بَیَّنْتُهٗ فِیْ كِتَابِ الْاِیْمَانِ

باب 79: روزے کے دوران لغویات کرنے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ لغویات اور بے ہودہ بات سے رکنا روزے کی تکمیل کا حصہ ہے' اور اس بات کی دلیل کہ جو اسم معرف باللام کے طور پر اسم معرفہ ہو اس کا اطلاق بعض اوقات عمل کے بعض اجزاء پر ہوتا ہے' جبکہ وہ ایسا عمل ہو' جس کے حصے اور اجزاء ہو سکتے ہوں' جیسا کہ میں نے کتاب ایمان میں یہ بات بیان کی ہے۔

1996 - سندِ حدیث: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُمْ، وَاَخْبَرَنِیْ اَنَسُ

1995: صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب من لم يدع قول الزور - حديث: 1813' صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب آداب الصوم - ذكر الخبر الدال على أن الصوم إنما يتم باجتناب المحظورات لا' حديث: 3539' سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب الغيبة للصائم - حديث: 2028' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم - حديث: 1685' سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في التشديد في الغيبة للصائم' حديث: 673' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - ما ينهى عنه الصائم من قول الزور والغيبة ' حديث: 3148' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9649

بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: " لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ، اِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ اَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَلْتَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ، اِنِّيْ صَائِمٌ "

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم-- ابن وہب-- انس بن عیاض-- حارث بن عبد الرحمٰن-- اپنے چچا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ (صرف) کھانے پینے (سے رُکنے) کا نام نہیں ہے' بلکہ روزہ لغو اور بے ہودہ گفتگو (سے بھی بچنے) کا نام ہے' اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے' یا تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' تو تم کہہ دو: ''میں روزہ دار ہوں' میں روزہ دار ہوں''۔

بَابُ نَفْيِ ثَوَابِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُمْسِكِ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ مَعَ ارْتِكَابِهٖ مَا زُجِرَ عَنْهُ غَيْرَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

باب 80: کھانے اور پینے سے رک جانے والے شخص سے روزے کے ثواب کی نفی جو کھانے یا پینے کے علاوہ دیگر ممنوعہ چیزوں کا ارتکاب کرتا ہے

1997 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ، وَرُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل بن جعفر-- عمرو بن ابوعمرو-- ابوسعید مقبری (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں' کہ انہیں روزے میں سے صرف بھوکے اور پیاسے رہنے کا حصہ ملتا ہے' اور کئی (رات کے وقت) نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں کہ ان کے حصے میں صرف جاگنا آتا ہے''۔

1997: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8675' مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6417' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' وأما حديث شعبة - حديث: 1507' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - نافع' حديث: 13189

1997– وأخرجه أحمد 2/373، وابن خزيمة "1997"، والقضاعي "1426"، والبغوي "1747" من طريق إسماعيل بن جعفر، وأحمد 2/441، وابن ماجه "1690" الصيام: باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، والقضاعي "1425" من طريق أسامة بن زيد، والدارمي 1/301 من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد، ثلاثتهم عن عمرو بن أبي عمرو، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.